امام بخاری کے استاد امام حمیدی کا مجموعہ حدیث تاریخ میں پہلی
مرتبہ فقہی ترتیب و تبویب اور اردو ترجمہ شرح کے ساتھ
فضل الهادي
في شرح
مسند الحميدي
مصنف
امام ابوبکر عبداللہ بن زبیر حمیدی رحمۃ اللہ علیہ
متوفی ۲۱۹ھ
ترتیب فقہی مع اردو ترجمہ وشرح
علامہ قاری
محمد طیب نقشبندی
ناظم جامعہ رسولیہ اسلامک سنٹر مانچسٹر یوکے
مکتبہ برہان القرآن
مرکز الاویس دربار مارکیٹ لاہور
0321-4298570

نام کتاب: فضل الهادي في شرح مسند الحميدي

مصنف: امام ابوبکر عبداللہ بن زبیر حمیدی رحمۃ اللہ علیہ

شارح: علامہ قاری محمد طیب نقشبندی

طباعت اول: محرم الحرام 1436ھ

صفحات: 832

باہتمام: محمد نعمان رضا

ہدیہ:

ملنے کے پتے

دارالنور	دربار مارکیٹ لاہور	نظامیہ کتاب گھر	اُردو بازار لاہور
مکتبہ غوثیہ	پرانی سبزی منڈی کراچی	ضیاء القرآن	گنج بخش روڈ لاہور
اسلامک بک کارپوریشن	کمیٹی چوک راولپنڈی	مکتبہ قادریہ	دربار مارکیٹ لاہور
مکتبہ فیضان مدینہ	مدینہ ٹاؤن، سردار آباد (فیصل آباد)		

Find us in uk

UK Branch:Jamia Rasoolia Islamic Center
250 Upper Chorlton Road Old Tarfford Manchester M16 0BL
Mob :007786888834 07450005809

۷۸٦

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق، کتابت، طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔

اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہ کرم مطلع فرمادیں کیونکہ بشری تقاضے کے مطابق کسی بھی مرحلے میں غلطی کا رہ جانا ممکن ہے۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے لئے ہم بے حد شکر گزار ہوں گے۔ (ادارہ)

تقریظ

یادگار اسلاف بحر العلوم مفتی گل احمد خان صاحب عتیقی

شیخ الحدیث جامعہ رسولیہ شیرازیہ رضویہ

باسمہ سبحانہ و تعالیٰ حامداً مصلیا وسلما

علم اور علماء کی فضیلت میں ارشاد نبوی ﷺ

حضرت امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "جو شخص علم کو طلب کرنے کے لئے کسی راستہ پر چلا، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے اور بے شک فرشتے طالب علم کی رضا کے لئے اپنے پَر بچھاتے ہیں اور بے شک عالم کے لئے آسمانوں اور زمینوں کی تمام چیزیں مغفرت طلب کرتی ہیں حتیٰ کہ پانی کی مچھلیاں بھی۔ بے شک علماء انبیاء کے وارث ہیں اور بے شک انبیاء نے دینار کے وارث تیار کیے ہیں نہ کہ درہموں کے، بلکہ انہوں نے تو صرف علم کے وارث تیار کیے ہیں۔ درج بالا ارشاد نبوی ﷺ سے علم اور علماء دونوں کی عظمت شان کا اظہار ہوتا ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے علم کی فضیلت بیان کرتے ہوئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد بھی نقل کیا ہے کہ منصب سے پہلے علم حاصل کرو اور بعد میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی طرف سے یہ اضافہ فرمایا ہے کہ منصب پر فائز ہونے کے بعد بھی علم حاصل کرو کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بڑھاپے میں بھی علم حاصل کیا ہے اور پھر اسکی تائید میں بعد میں سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کا واقعہ بھی بیان کیا ہے کہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے نبوت کے عظیم منصب پر فائز ہونے کے باوجود اور اس بات کو جانتے ہوئے کہ اس وقت شرعی علوم میں آپ سے بڑا عالم کوئی نہیں تھا پھر بھی آپ نے مزید حصول علم کے لئے سمندر کا خطرناک سفر فرمایا۔ تو آپ کے اس سفر علم کی فضیلت کا اظہار ہوتا ہے۔ مختصر یہ کہ ایمان بہت بڑی نعمت ہے اور ایمان کے بعد علم دین بہت بڑی نعمت ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس سے چیدہ چیدہ شخصیات کو نوازا ہے۔ تو اسی سلسلہ میں ہمارے آقا و مولیٰ امام الانبیاء ﷺ کا ارشاد ہے کہ

"جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ خیر کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے"

درج بالا حدیث شریف سے یہ معلوم ہو کہ قرآن پاک میں جس علم کی فضیلت معلوم ہوتی ہے وہ علم دین اور علم شریعت ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس کسی کو بھی اس نعمت سے نوازتا ہے وہ اشاعت دین میں مصروف ہو جاتا ہے۔ اس موجودہ دور میں اشاعت دین کے تین ہی طریقے ہیں درس و تدریس، تحقیق و تصنیف اور وعظ و تبلیغ۔ تو کچھ شخصیات صرف درس و تدریس کے ذریعہ، کچھ تحقیق و تصنیف کے ذریعہ اور بعض وہ ہیں جو صرف وعظ و تبلیغ کے ذریعہ اشاعت دین کے فریضہ میں سرگرم عمل ہوتے ہیں

اور بعض ایسی خوش قسمت اور خوش بخت شخصیات ہیں جو بفضلہ ومنہ وتوفیقہ تعالیٰ تینوں شعبوں میں بھر پور انداز میں اشاعت دین کے لئے سرگرم عمل ہیں۔ان عظیم عہد ساز شخصیات میں سے ایک ترجمان ومحقق اہل سنت محسن ومخدوم ملت اسلامیہ جامع المعقول والمنقول مناظر اسلام بحر العلوم حضرت علامہ مولانا محمد علی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت بھی ہے۔جنہوں نے تینوں شعبوں میں ایسے نمایاں اور نا قابل فراموش کارنامے سرانجام دیے جس سے اہل سنت کا سرفخر سے بلند ہوگیا۔خصوصاً میدان تحریر میں تو غیروں نے بھی آپ کی ان کاوشوں کو زبردست خراج تحسین پیش کیا اور علامہ نور بخش توکلی مرحوم کے بعد اہل سنت کے ذمہ تحریر وتحقیق کے سلسلہ میں اشاعت دین کا جو قرض بقایا تھا آپ نے بڑی حد تک وہ قرض بھی چکا دیا۔ویسے تو آپ کتب کثیرہ کے مصنف ہیں لیکن درج ذیل کتب آپ کا عظیم شاہکار ہیں۔

۱-	عقائد جعفریہ (چار جلدیں)	۲-	فقہ جعفریہ (چار جلدیں)
۳-	تحفہ جعفریہ (پانچ جلدیں)	۴-	دشمنان امیر معاویہ کا علمی محاسبہ (دو جلدیں)
۵-	شرح موطا امام محمد (تین جلدیں)		

زندہ قومیں اپنے ماضی کے تسلسل کو برقرار رکھنے کے لئے ماضی کے دریچوں سے جھانک کر اپنے مستقبل کی کامیابیوں کی راہیں تلاش کرتی رہتی ہیں۔تاکہ وہ اپنا تاریخی کردار ادا کرسکیں اسی زندہ قوم کے افراد میں سے ایک فرد مناظر اسلام محقق اہل سنت کے نور نظر اور لخت جگر مناظر اسلام ابن مناظر اسلام محقق ابن محقق حضرت علامہ مولانا قاری محمد طیب نقشبندی بھی ہیں۔آپ کو اللہ تعالیٰ نے بہت خوبیوں سے نوازا ہے۔متانت،سنجیدگی،علم،بردباری،حسن خلق،حسن سیرت وحسین صورت کا مجسمہ ہیں۔اپنے والد گرامی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے آپ بھی تحقیق وتصنیف،درس وتدریس وعظ وتبلیغ تینوں شعبوں میں اشاعت اسلام میں سرگرم عمل ہیں۔آپ کو تفسیر وحدیث،فقہ اصول فقہ،قرأت،صرف نحو اور بلاغت وغیرہ تمام علوم میں مہارت تامہ حاصل ہے اور تحقیق وتصنیف میں آپ کو جنون کی حد تک لگاؤ ہے۔یہی وجہ ہے کہ ناسازی طبع کے باوجود اکثر وبیشتر علوم میں اپ کی گرانقدر تصانیف چھپ کر منظر عام پر آچکی ہیں اور ابھی آپ کا اشہب قلم بڑی برق رفتاری سے رواں دواں ہے۔اس لئے بڑی سرعت کے ساتھ آپکی تصانیف جدیدہ دھڑا دھڑا منظر عام پر آنے کی منتظر ہیں مگر یہاں چیدہ چیدہ کتب کا تذکرہ مقصود ہے۔

اسعاف الحاجہ عربی حاشیہ سنن ابن ماجہ جو زیور طبع سے مزین ہو کر منظر عام پر آچکی ہے اور علماء وطلبہ مدارس عربیہ اس سے استفادہ کر کے حضرت علامہ کو زبردست خراج تحسین پیش کر رہے ہیں۔

۱- تفسیر برہان القرآن (کامل سات جلدیں)

۲- العطاء الربانی فی شرح الجامع الصغیر للطبرانی

۳- الکلام المحمود فی شرح سنن ابوداود (زیر طبع)

۴- سیرت خلفاء راشدین از کتب شیعہ (زیر طبع)

۵- عظمت اہلبیت رسول ﷺ

۶- جمال الوردہ شرح قصیدہ بردہ

۷- دلائل ختم نبوت مع رد قادیانیت

میں نے اس وقت صرف مسند حمیدی پر مختصر گفتگو کرنی ہے۔ جو امام حافظ عبداللہ ابن الزبیر الحمیدی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ہے۔ جس کی شرح فاضل محقق شیخ القرآن والحدیث جامع العلوم حضرت علامہ مولانا قاری محمد طیب نقشبندی مدظلہ العالی نے کی ہے۔

مسند اس کتاب کو کہتے ہیں جس میں احادیث کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ترتیب سے جمع کیا گیا ہو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک صحابی رسول ﷺ کی تمام روایات کو ایک جگہ جمع کیا جائے، چاہے اس کا تعلق کسی مسند سے ہو ایسے پھر دوسرے صحابی کی مرویات کو جمع کیا جائے، چاہے اس کا تعلق کسی بھی مسئلہ سے ہو اور ایسے ہی تیسرے چوتھے پانچویں صحابی کی مرویات کو جمع کر دیا جائے یا اس ترتیب سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مرویات کو جمع کیا جائے جو پہلے اسلام لائے خواہ ان کا مرتبہ کسی دوسرے صحابی سے کم یا زیادہ ہو اور بعض محدثین نے مراتب صحابہ کے لحاظ سے مسانید لکھی ہیں۔ ان میں سب سے پہلے خلفاء راشدین پھر اہل بدر اور پھر بیعت رضوان کے شرکاء اس کے بعد فتح مکہ والوں کے نام سے احادیث بیان کی ہیں۔ الغرض ماضی میں مسانید لکھنے کا بہت رواج تھا اور اکثر اکابرین نے اپنے مزاج کے مطابق مسانید لکھیں۔ اور ایسا زمانہ بھی آیا جس میں یہ مشہور تھا کہ کوئی ایسا بڑا محدث نہیں جس نے مسند نہ لکھی ہو اور سب سے پہلی مسند حضرت نعیم بن حماد رحمۃ اللہ علیہ نے لکھی اور ان کے بعد بے شمار مسانید لکھی گئیں اور امام بخاری کے متعدد اساتذہ نے بھی مسانید لکھی ہیں مگر اس وقت صرف تین مسانید مطبوعہ شکل میں دستیاب ہیں۔

1: مسند ابو داؤد طیالسی مطبوعہ دائرۃ المعارف دکن حیدر آباد، 2: مسند امام احمد بن حنبل (آپ امام بخاری کے استاد ہیں) جو نہایت جامع ہے۔ جسے حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے 6 لاکھ احادیث سے منتخب کر کے لکھا ہے۔ اور تیسری مسند حمیدی ہے۔ اور امام ابو بکر حمیدی حضرت امام بخاری کے نامور استاد ہیں امام بخاری نے بخاری شریف کی پہلی حدیث انہی سے روایت کی ہے۔ یہ اپنے جد امجد حمید کی طرف منسوب ہیں جن کا تعلق قبیلہ بنو اسد کے ساتھ ہے۔ اور یہی اُم المومنین حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا قبیلہ تھا۔ تو اس لحاظ سے یہ قریشی ہوئے۔ تو یہ مسند حمیدی امام حمیدی کی لکھی ہوئے کتاب جس کی شرح کا شرف محسن اہل سنت مخدوم ملت شیخ القرآن والحدیث علامہ مولانا قاری محمد طیب نقشبندی کو حاصل ہوا اور اس کے فوائد و عظمت کا اندازہ اس کے پڑھنے سے ہی حاصل ہو گا۔ جسے پڑھ کر ہر قاری پکار اُٹھے گا۔

آفتاب آمد دلیل آفتاب

محمد گل احمد خان عتیقی غفرلہ

خادم التدریس: جامعہ رسولیہ شیرازیہ و جامعہ ہجویریہ معارف اولیاء داتا دربار لاہور

بتاریخ 19-9-2015 بوقت بارہ بجے شب

فہرست

تعارف امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۲۱۹ھ)	29
مترجم اور ترجمہ کے بارہ میں	33
کتاب الایمان	
ایمان اور اسلام میں فرق	35
دین بچانے کے لیے پہاڑوں کی چوٹیوں کی طرف بھاگ جانا	36
جس نے کلمہ طیبہ پڑھ لیا وہ جنت میں ضرور جائے گا	37
اللہ نے اس امت کو وسوسوں کی معافی دی ہے	40
مومن دوزخ میں ہمیشہ نہیں رہے گا	40
اسلام کے پانچ ارکان	41
جنت میں مومن ہی داخل ہوگا	41
ہر بچہ فطرتِ اسلام پر پیدا ہوتا ہے	42
کفار کو (کفر کے علاوہ) ان کے گناہوں کا بھی عذاب ہوگا	43
دین اسلام کی کاملیت اور نعمت کا تمام ہونا	43
شرکیہ رسموں کا رد	44
وحی کی اقسام	44

قرآن اور سنت رسول ﷺ کی اتباع	45
اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت کی فضیلت	46
ایمان بچانے کے لیے مصائب کا برداشت کرنا	50
نبی اکرم ﷺ کے ہر فیصلہ کی اطاعت واجب ہے	51
گناہوں سے بچنے کی بیعت کرنا	52
اللہ کی حدوں کے قریب جانے سے بچنا	53
عورت کے لیے نیکی کا ثواب مرد کی طرح ہے	54
مشتبہ چیزوں سے بچنے کا حکم	54
حدیث کا حجت ہونا	56
اسلام میں عورت کا مقام	56
امت مسلمہ کا اتحاد	58
دل کی اصلاح	60
نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا	61
خارجی لوگ جہنم کے کتے ہیں	63
اہل بیت رسول ﷺ کے پاس قرآن کے سوا کوئی کتاب نہ تھی	64
نبی اکرم ﷺ سے زیادہ سوال کرنے کی ممانعت	65

عنوان	صفحہ
چھوٹے گناہوں سے بچنے کا حکم	67
جس نے کسی نیک کام کا اجراء کیا اس کا اجر	68
جو دارالحرب میں چلا گیا اس کا حکم	68
حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ کی فضیلت	69
عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ ہونے کی دلیل	70
کتاب مناقب الرسول ﷺ	
نبی اکرم ﷺ کا قاسم حوض ہونا	72
نبی اکرم ﷺ کی بعض خصوصی عظمتیں	73
نبی اکرم ﷺ کا خاتم النبیین ہونا	73
منکر ختم نبوت کا عذاب	76
اللہ کے ہاں آپ ﷺ کی قدر و منزلت	77
نبی اکرم ﷺ صوم وصال رکھتے تھے	78
روز قیامت جنت دستِ رسول ﷺ سے کھولی جائے گی	78
رسول اللہ ﷺ کی پشت مبارک کا چمکدار ہونا	79
رسول اللہ ﷺ کی بغلیں نورانی ہیں	79
نبی اکرم ﷺ کی مہر نبوت	80
مسجد اقصیٰ میں نبی اکرم ﷺ کا انبیاء کو نماز پڑھانا	80
نبی اکرم ﷺ کی نیند آپ ﷺ کا وضو نہیں توڑتی	82
انبیاء کا خواب وحی الٰہی ہوتا ہے	83
اجراء احکام میں رسول اللہ ﷺ کا اختیار	84
رسول اللہ ﷺ کی قبولیت دعاء	84
آثار رسول ﷺ سے تبرک حاصل کرنا	85
تبرکات رسول ﷺ کی تعظیم	86
نبی اکرم ﷺ کے استعمال شدہ پانی کی برکت	86
نبی اکرم ﷺ کے آبِ وضو کی برکت	87
نبی ﷺ نے صحابہ کو اپنے تبرکات کی تعظیم کا طریقہ سکھایا	88
نبی ﷺ کی دعا سے چاند کا پھٹنا	88
کفار کی طرف کنکریاں پھینکنے کا معجزہ	89
نبی اکرم ﷺ کا ایک چھڑی سے بتانِ حرم کو توڑنا	91
نبی اکرم ﷺ کے دست مبارک کے مس ہونے کی برکت	92
آپ ﷺ کی برکت سے کھانے کا بڑھ جانا	92
نبی اکرم ﷺ اپنے پیچھے بھی ایسے دیکھتے تھے جیسے آگے	93
حضور ﷺ کا دجال کے بارے میں علم	94
حضور ﷺ کا علمِ غیب	95
جب کسریٰ ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہ ہوگا	95
نبی اکرم ﷺ فتنوں کا برسنا دیکھتے تھے	96

عنوان	صفحہ
خلافتِ راشدہ میں خوف کے امن سے بدل جانے کی خبر دینا	97
حضور ﷺ کا جنگ صفین کی خبر دینا	97
نبی ﷺ کا خوارج کے بارے میں پیشگی خبر دینا	99
کل کیا ہوگا اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا علم	103
اللہ تعالیٰ کا آپ ﷺ کو شر اعداء سے محفوظ فرمانا	104
رسول اللہ ﷺ کے نفلی روزے اور نماز تہجد	106
رسول اللہ ﷺ کا تواضع	107
رسول اللہ ﷺ کا عبادت سے شغف	108
سیرت رسول اکرم ﷺ میں سادگی	108
حضور ﷺ کا زہد	109
نبی اکرم ﷺ کی طبع مبارک کی نفاست	110
رسول اللہ ﷺ کا اچھے اشعار سے ذوق رکھنا	111
نبی اکرم ﷺ اپنے لیے کبھی بدلہ نہیں لیتے تھے	111
رسول اللہ ﷺ کا جود وسخا	112
نبی اکرم ﷺ کا غصہ پی جانا اور معاف کرنا	113
رسول اللہ ﷺ کا اپنے دشمنوں سے حسن خلق	113
رسول اللہ ﷺ کا حسن خلق	114
رسول اللہ ﷺ کا طرز تکلم	115
حضور ﷺ کا اپنی ازواج سے حسن سلوک	116
نبی اکرم ﷺ کی اپنے صحابہ کے ساتھ شفقت	117
رسول اللہ ﷺ کی بچوں کے ساتھ شفقت	118
ناقصین علم کے لیے نبی اکرم ﷺ کی شفقت	119
نبی اکرم ﷺ کا غلاموں کی عزت افزائی کرنا	120
وہ مصائب جو رسول اللہ ﷺ نے اللہ کی راہ میں اٹھائے	121
یہود کا نبی اکرم ﷺ پر جادو کرنا	124
رسول اللہ ﷺ نے کوئی مالی وصیت نہیں کی تھی	125
نبی اکرم ﷺ کے وصال کا بیان	126
کتاب فضائل اصحاب الرسول ﷺ	
اصحاب رسول ﷺ کی فضیلت وعظمت	128
صحابہ کرام کا راہ خدا میں مصائب برداشت کرنا	129
صحابہ، تابعین اور اتباع تابعین کی فضیلت	131
صحابہ کرام] کی رسول اللہ ﷺ سے محبت	132
صحابہ کرام کا جذبہ اطاعت رسول ﷺ	133
صحابہ کرام کے درمیان مثالی اخوت ومحبت	133
بدری صحابہ کرام کی فضیلت	134
حدیبیہ والے صحابہ] کی فضیلت	137
انصار صحابہ کی فضیلت	137
صدیق اکبر وعمر فاروق رضی اللہ عنہما کی افضلیت	139

فضیلت ابوبکر صدیق وعمر فاروق رضی اللہ عنہما اور ان کی خلافت	140
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا خوفِ خدا	142
مجھے کسی کے مال نے وہ نفع نہیں دیا جو ابوبکر کے مال نے دیا	143
اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا	144
ابتداء اسلام میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا دفاعِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	144
صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا علم تعبیر خواب	146
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت اور اُن کا مستحق خلافت ہونا	147
یادِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ان کا رونا	148
سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا محدَّث ہونا	149
حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایسا دروازہ تھے جو فتنوں کو بند رکھے	150
جنت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا محل	151
راہِ خدا میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت	152
عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا راہِ خدا میں خرچ کرنا	153
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا زہد اور تواضع	154
فضیلتِ حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ	155
اے علی رضی اللہ عنہ تم میرے ساتھ ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ حضرت ہارون علیہ السلام	157
حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مومن ہی محبت رکھتا اور منافق ہی بغض رکھتا ہے	157
حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ کی دانائی	158
حضرت سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کی فضیلت	159
حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی فضیلت	160
قبیلہ قریش کی فضیلت	161
بعض قبائل عرب کی فضیلت	162
اہل یمن کی فضیلت	163
اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زہد	166
حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی فضیلت	168
حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے راہ خدا میں تیر چلایا	171
فضیلتِ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ	171
فضیلتِ زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ	172
فضیلت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا	173
حضرت جبریل علیہ السلام کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو سلام کہنا	177
فضیلت ام المؤمنین خدیجہ رضی اللہ عنہا	178
فضیلت حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ	178
فضیلتِ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ	179
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت	180

عنوان	صفحہ
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی فضیلت	182
فضیلت حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ	183
فضیلت حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ	184
فضیلت حضرت انس رضی اللہ عنہ	184
حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی فضیلت	185
حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی فضیلت	186
حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی فضیلت	187
فضیلت حضرت عروہ بن جعد بارقی رضی اللہ عنہ	187
حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کی فضیلت	188
فضیلت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ	189
حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت	190
حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی فضیلت	190
نجاشی شاہِ حبشہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت	191
فضیلتِ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما	192
کتاب العلم	
حدیث نبوی کو آگے پہنچانے کا ثواب	195
روایت حدیث میں احتیاط کی ضرورت	196
علم دین کی فضیلت	196
جو آدمی اپنا مال اور علم راہِ خدا میں لٹاتا ہے اس کا اجر	197
وعظ میں لوگوں کو تھکانے کی برائی	198
اہل کتاب سے روایت کرنے کا جواز	199
جان بوجھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھوٹ منسوب کرنے کا عذاب	199
ایک حدیث کے حصول کے لیے طویل سفر کرنا	200
کتاب الطھارۃ	
دورانِ استنجاء قبلہ کو رخ یا پیٹھ کرنے کی حرمت	202
دائیں ہاتھ سے استنجاء کی ممانعت	203
استنجاء میں تین پتھروں کا ہونا مستحب ہے	203
داڑھی کا خلال وضو کی سنتوں میں سے ہے	205
وضو کی سنتیں	206
مسواک کرنے کی فضیلت	208
بے وضو آدمی پانی میں ہاتھ ڈال کر اس سے وضو نہ کرے	209
بھرپور وضو کا حکم	210
وضو اچھی طرح کرنے کی فضیلت	210
محض وسوسہ سے وضو نہیں ٹوٹتا	211
مذی صرف وضو واجب کرتی ہے	211
شرمگاہ سے چھونے کے سبب وضو کرنا ضروری نہیں	212
آگ سے پکی ہوئی چیز کے کھانے سے وضو واجب نہیں	213
قضاء حاجت کے بعد وضو سے قبل کھانا کھانے کا جواز	216

عنوان	صفحہ
دوبارہ مباشرت سے قبل وضو کرنا	217
موزوں پر مسح کا جواز	217
موزوں پر مسح کی مدت	218
عورت پر احتلام کی وجہ سے وجوبِ غسل	223
جنابت کا غسل	223
عورت پر ضروری نہیں کہ غسل جنابت کے لیے مینڈھیاں کھولے	224
ناپاک آدمی کو سونے کی اجازت	225
غسل کی سنتیں	226
ناپاک آدمی قرآن نہیں پڑھ سکتا	226
حیض سے متعلقہ احکام	228
حیض والی عورت کے لیے کیا اعمال جائز ہیں	229
خونِ استحاضہ سے نماز معاف نہیں ہوتی	231
جنابت سے تیمم کیسے ہے	233
شیر خوار بچے کے پیشاب کا حکم	234
پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنے کا عذاب	235
ٹھہرے پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت	235
جب کتا برتن میں منہ ڈال دے تو اسے سات بار دھویا جائے	236
بلی کا جوٹھا پاک ہے	237
نجاستوں کا دور کرنا	238
جو کھال رنگ لی جائے وہ پاک ہوگئی	240
كتاب الصلوٰة	
مؤذن کی پکار کا جواب دینا	242
بلا معاوضہ اذان دینے کی فضیلت	243
اذان کے بعد مسجد سے نکلنے کا عدم جواز	243
لوگوں کو سحری کے لیے جگانے کی اذان دینا	244
حفاظت کے لیے اذان دینا	244
حضرت جبرائیل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ کو اوقاتِ نماز بتانے کے لیے اقامت کرائی	245
نمازِ فجر کو سفید کر کے پڑھنا	246
شدید گرمی میں نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھنا	246
نماز عصر کا وقت	247
نماز عشاء کو دیر سے پڑھنے کا استحباب	248
نماز کو اس کے وقت سے ہٹ کر پڑھنے کی ممانعت	249
بوجہ عذر دو نمازوں کو صورتاً اکٹھا کیا جا سکتا ہے	250
سورج کے طلوع وغروب کے وقت نماز کی ممانعت	253
نماز عصر کے بعد کوئی نفل نماز نہیں ہے	253
نمازِ فجر وعصر کے بعد نفل نماز کا عدم جواز	255
پانچ نمازوں پر پابندی کرنے والے کا اجر	256
نمازِ فجر وعصر کی اہمیت	257

عنوان	صفحہ
لڑکا کب بالغ ہوجاتا ہے اور کب اس پر نماز فرض ہوجاتی ہے	258
نماز میں قرآن کریم کیسے پڑھا جائے	259
سورہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہے	260
امام کے پیچھے قرأتِ قرآن نہ کرنے کا حکم	261
نماز میں سورہ فاتحہ پڑھنے کا ثواب	262
آمین آہستہ کہنے کی طرف اشارہ	264
رکوع میں جانے اور اس سے اٹھنے میں رفع یدین نہ کرنا سنت ہے	265
نماز میں سکون رکھنے اور ہاتھوں کو نہ اٹھانے کا حکم	268
نماز میں خشوع کا وجوب	269
نماز سے قبل قضاء حاجت سے فارغ ہونا	269
نمازی کا اس چیز سے بچنا جو نماز میں اس کا خیال بانٹے	272
سجدہ سات اعضاء پر ہوتا ہے	273
تشہد میں دونوں ہاتھوں کو رانوں میں دینے کی ممانعت	274
نماز میں اشارہ کرنا	275
نماز میں کلام کرنے کی ممانعت	277
تقدم المصلی و تأخرہٗ فی الصلوٰۃ شیئًا للضرورۃ جائز	278
ضرورتاً نمازی کا نماز میں کچھ آگے پیچھے ہونا جائز ہے	278
جسے قرأت میں کھانسی آئے وہ رکوع کردے	279
نماز سے فراغت کے بعد اٹھ کر جانا	279
نماز میں کنکریوں کا چھونا ممنوع ہے	280
جوتی پہن کر نماز پڑھنے کا جواز	281
تشہد میں انگلی اٹھانا سنت ہے	282
تشہد میں آپ ﷺ پر کیسے درود پڑھا جائے	283
ایک کپڑے میں لپٹ کر نماز پڑھنے کا جواز	284
ایک کپڑے میں نماز کیسے پڑھی جائے	285
فرض نماز کے بعد ذکر بالجہر کا جواز	285
نمازی کو اپنے سامنے سترہ رکھنے کا حکم	286
نمازی کے آگے سے گزرنے کا گناہ	287
نماز میں سترہ کے قریب کھڑے ہونا	287
جماعت کے آگے سے گزرنا جبکہ امام کے آگے سترہ ہو	288
کثرت سجود پر طول قیام کی فضیلت	[illegible]
فجر کی دو سنتوں کی اہمیت	290
فجر کی دو سنتوں کا مختصر ادا کرنا	291
نماز عشاء کو عتمہ کہنے کی ممانعت	292
سہو کے دو سجدوں کا حکم	292

عنوان	صفحہ
نماز میں سے واجب کے ترک پر سجدۂ سہو کا وجوب	294
نمازِ وتر کا آخر شب میں ادا کرنا	296
مؤکدہ سنتیں	296
مسجد کو نماز کے لیے پاک صاف رکھنا	298
بدبو سے مسجد کو پاک رکھنا	299
نمازِ تحیۃ المسجد	300
دخولِ مسجد کے لیے دو رکعت ادا کرنے کی فضیلت	300
مسجد کے بعض آداب	301
نماز باجماعت کا واجب ہونا	303
عورتوں کا نماز فجر میں حاضر مسجد ہونا	304
اللہ کی باندیوں کو اللہ کی مسجدوں سے نہ روکو	304
جماعت کے دوران ایک آدمی کا الگ نماز پڑھنا ممنوع ہے	306
امام لوگوں کی نماز کا ضامن ہے	307
نماز کی طرف دوڑتے ہوئے آنے کی کراہیت	307
شدید بارش اور سردی ترک نماز باجماعت کا عذر ہیں	308
رکوع وسجود میں امام سے پیچھے رہنا	308
جو آدمی امام کی متابعت نہیں کرتا اس کا گناہ	311
نبی اکرم ﷺ لوگوں کو مختصر نماز پڑھاتے تھے	311
امام کا لمبی قرأت کرنا ناپسندیدہ ہے	312
امامت کا زیادہ حق دار کون ہے؟	314
لوگوں میں سے کمزور ترشخص کے حساب سے امامت کرنی چاہیے	314
جس نے نماز میں سے ایک رکعت پالی اس نے ساری نماز پالی	315
صفوں کا برابر کرنا	315
مردوں کے لیے تسبیح ہے اور عورتوں کے لیے ہاتھ پر ہاتھ مارنا	316
جو شخص دور سے مسجد میں حاضر ہوتا ہے اس کا ثواب	316
عورتوں کا نمازِ عید میں حاضر ہونا	317
عید کے دن امام کا عورتوں سے خطبہ کہنا	318
نماز تہجد کی فضیلت	319
نماز تہجد کے بعد کچھ دیر کے لیے سو جانا	320
نماز تہجد باجماعت کا جواز	321
فیئ زوال کے وقت نماز	321
نماز نفل میں بیٹھنے کا جواز	322
نماز تراویح کا سنت ہونا	322
کعبۃ اللہ میں نماز پڑھنا	323
سفر میں نماز کا قصر کرنا	324
جس شہر میں نکاح کر لیا جائے وہاں نماز پوری پڑھنی چاہیے	325

عنوان	صفحہ
جمعہ کے بعض آداب	327
اس شخص کا ثواب جو جمعہ میں سب سے پہلے آیا پھر جو اس کے بعد آیا	328
جمعہ کا خطبہ	328
خطبۂ جمعہ میں خاموشی کا حکم	329
امام کے خطبۂ جمعہ شروع کرنے سے قبل دو رکعات پڑھنے کا جواز	329
نمازِ جمعہ کے بعد کی سنتیں	331
جمعہ کے دن قبولیت کی گھڑی کا اجر	332
سورج گرہن کی نماز	333
امام نمازِ استسقاء میں چادر کو الٹ لے	334
عید کا خطبہ نماز کے بعد ہوتا ہے	336
نمازِ عید سے قبل قربانی جائز نہیں	337
قربانی کے جانوروں کے بارے میں احکام	338
جس نے قربانی دینی ہو وہ بال نہ کٹوائے	339
کتاب الجنائز	
جو اللہ سے ملنا چاہے اللہ اس سے ملنا چاہتا ہے	340
میت کے اہل خانہ کے لیے کھانا تیار کرنا	341
جنازے کے لیے کھڑے ہونے کا حکم	341
کافر مردے پر اس کے اہل خانہ کا رونا اس کے لیے باعث عذاب ہے	343
میت پر چیخ و پکار کی حرمت	344
اولاد کے فوت ہونے پر صبر کا اجر	346
عورت کو کیسے کفن دیا جائے	347
جنازہ سے آگے چلنے کا جواز	348
جو شخص دفن تک جنازہ کے ساتھ رہے اس کا اجر	348
میت کو جلد دفنانے کا حکم	349
نماز جنازہ کی وجہ سے مسلمان میت کی بخشش	349
نماز جنازہ چار تکبیروں سے ہے	350
میت کو دفن کرنے کا طریقہ	350
قبر کو سجدہ کرنے کی حرمت	351
میت پر تین دن سے زیادہ سوگ جائز نہیں	351
عذاب قبر کا بیان	353
جس نے خودکشی کی اس کا عذاب	354
مُردوں کا سننا حق ہے	354
ایصال ثواب کا جواز	355
میت کی طرف سے حج کرنے کا جواز	355
کتاب الزکوٰۃ	
راہ خدا میں مال خرچ کرنا	357
دل کی تونگری اصل تونگری ہے	360
اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے میں خازن کا بھی اجر ہے	360

عنوان	صفحہ
مانگنے کی مذمت	361
محنت کرنے کی فضیلت اور مانگنے کی مذمت	362
رزق حلال سے استغناء بہتر نہیں	364
زکوٰۃ کے بعض احکام	365
زکوٰۃ نہ دینے کا عذاب	365
خوش دلی سے زکوٰۃ ادا کرنا	366
مال میں صدقہ کے مل جانے سے اس کی ہلاکت	367
گھوڑوں اور غلاموں میں کوئی زکوٰۃ نہیں	367
ہبہ کو واپس لینے کی حرمت	369
دفینہ میں سے خمس کی ادائیگی	370
صدقہ فطر کی مقدار	370
كتاب الصوم	
جلد روزہ افطار کرنے کا حکم	372
افطار جلدی کرنے کا حکم	372
کھجور سے روزہ کھولنا افضل ہے	373
روزے میں مسواک کرنے کا جواز	373
روزہ دار کے لیے بیوی کا بوسہ لینے کا جواز	374
جنابت کے ساتھ روزے کی ابتدا ہو سکتی ہے	375
عورت کو اس کے شوہر کی اجازت کے بغیر نفل روزہ رکھنا ممنوع ہے	377
جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے ممانعت	377
شک والے دن روزے رکھنے کی ممانعت	378
ہر ماہ میں تین روزے رکھنے کا ثواب	379
روزوں کی فضیلت	380
روزہ صبر کا نام ہے	381
صوم داؤد علیہ السلام کی فضیلت	382
شوال کے چھ دن کے روزے	382
سفر میں روزہ چھوڑنے کی اجازت	383
سفر میں نفل روزہ کا جواز	384
سفر میں نفل روزہ مستحب نہیں	384
نفل روزہ چھوڑنے کا جواز	386
روزۂ عاشورہ کی فضیلت	387
یوم عاشورہ کے روزے کی سنیت	387
یوم عرفہ اور یوم عاشور کے روزے کا ثواب	388
روزۂ عاشورہ کے ساتھ ایک اور روزہ ہونا چاہیے	389
روزۂ رمضان اور لیلۃ القدر کی فضیلت	390
جس شخص نے جان بوجھ کر رمضان کا روزہ توڑ دیا اس کا کفارہ	391
فضیلتِ اعتکاف	392
رمضان کے آخری عشرہ میں کثرتِ عبادت	393
لیلۃ القدر کب آتی ہے	393
كتاب الحج	
قرض حج سے نہیں روکتا	396

مضمون	صفحہ
بچہ کا بھی حج ہے	396
بچوں کو حج پہ ساتھ لے جانے کا جواز	397
حج مبرور کی فضیلت	397
کسی اور کی طرف سے حج کرنا	398
احرام باندھنے کے مقامات	399
مقام تنعیم سے عمرہ کا احرام باندھنا	400
احرام کی اقسام	401
عمرہ کے احرام میں حج کا احرام شامل کرنا	404
حج کی قربانی والے جانور پر سواری کا جواز	405
احرام میں تلبیہ کے الفاظ	406
تلبیہ کو بلند آواز سے کہنے کا حکم	407
جو شخص حج و عمرہ کے سوا کسی کام کو مکہ آئے اس پر احرام واجب نہیں	408
عمرہ کرنے والا سعی سے قبل مباشرت نہیں کرسکتا	408
کسی عذر سے یوم نحر سے قبل قربانی کے جانور کا ذبح کرنا	409
احکام الاحرام	410
احرام میں کیا جائز ہے کیا ناجائز	410
احرام سے قبل اور اس کے بعد خوشبو لگانا سنت ہے	410
جس نے مجبوراً احرام میں سر منڈوایا اس کا جرمانہ	413
محرم کے لیے خوشبو لگانے کی حرمت	414
احرام سے فراغت کے بعد خوشبو لگانے کا جواز	416
جو احرام میں مر گیا روز قیامت احرام میں تلبیہ کہتے اٹھے گا	417
احرام میں نکاح کا جواز	418
احرام میں کیسا لباس ممنوع ہے	420
محرم کے لیے شکار کرنے کی ممانعت	421
احرام میں پچھنے لگوانے کا جواز	422
مناسک الحج	424
طواف اور سعی	424
زمین پر رکھی جانے والی پہلی مسجد مسجدِ حرام ہے	424
مسجد حرام میں نماز کی فضیلت	425
جو طواف میں مصروف ہے وہ نمازی کے آگے سے گزر سکتا ہے	426
وقوفِ عرفہ کی فرضیت	427
یوم عرفہ کو حاجی کے لیے روزہ رکھنا خلاف سنت ہے	429
نبی اکرم ﷺ نے یوم عرفہ کو روزہ نہیں رکھا تھا	430
عرفات و مزدلفہ کے مابین درمیانہ چال سے چلنا	431
مزدلفہ پہنچنے سے قبل راستہ میں مغرب نہیں پڑھی جاسکتی	432
مزدلفہ میں مغرب و عشاء کا جمع کرنا	433

مزدلفہ سے منیٰ جانا	433
فجر کے بعد منیٰ سے مزدلفہ جایا جاسکتا ہے	434
جمرات کو کنکریاں مارنے کا حکم	435
رمی جمرات کے آداب	436
حج کا تلبیہ رمی جمرات پر ختم ہوجاتا ہے	436
حج میں زیادہ قربانیاں دینا	437
حلق قصر سے دوگنا افضل ہے	438
ارکان یوم نحر میں ترتیب کا عدم وجوب	439
طوافِ زیارت کے بعد ہی حاجی تمام محرماتِ حج سے آزاد ہوتا ہے	440
اگر عورت کو طوافِ زیارت کے بعد حیض آجائے	441
رسول اللہ ﷺ کا حج حجِ قران تھا	442
طوافِ وداع کا وجوب	445
کسی کو مسجد حرام میں نماز سے نہ روکا جائے	446
رمضان المبارک میں عمرہ کی فضیلت	447
فضائل المدینۃ المنورۃ	448
میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان والا حصہ جنت کا باغ ہے	448
مدینہ طیبہ میں اقامت کی فضیلت	448
جو اہل مدینہ کو تکلیف دینا چاہے اس کا عذاب	450
مدینہ طیبہ بھٹی کی طرح ہے جو خبیث کو نکال دیتی ہے	451
نبی اکرم ﷺ کی شہر مدینہ کے لیے دعاء برکت	452
مدینہ طیبہ کی وادی عقیق کی فضیلت	453
سرزمین مدینہ طیبہ میں شکار سے بچنا	454
مسجد نبوی میں نماز کی فضیلت	455
تین مساجد کے سوا کسی مسجد میں نماز کے لیے سفر نہ کیا جائے	456
مسجد قبا کی فضیلت	458
مدینہ منورہ کے اہل علم کی فضیلت	458
كتاب النكاح	
جس عورت سے شادی کا ارادہ ہو اسے دیکھ لینا چاہیے	460
شادی میں نیزے کے ساتھ کھیل کرنا	460
سب سے برا کھانا ولیمہ کا ہے	461
جوانوں کو نکاح کرنے کا حکم	462
نوجوان شخص کو کنواری عورت سے شادی کرنی چاہیے	463
عورت کی اجازت کے بغیر اس کا نکاح کرنا جائز نہیں ہے	464
بیویوں کے پچھلے راستہ میں جماع کی حرمت	464
بیوی سے عزل کا جواز	465
بیوی کو مارنے کی کراہت	467

شوہر کی نافرمان عورت کا عذاب	468
عورت اپنے شوہر کے مال سے بقدر حاجت لے سکتی ہے	469
اکثر عورتیں اپنے شوہروں کی شکر گزار نہیں ہوتیں	469
سب سے بہتر خرچہ وہ ہے جو اہل وعیال پر کیا جائے	470
عورت کو پسلی سے پیدا کیا گیا ہے	471
بیوی کو مارنے کی کراہیت	471
رات کو اچانک عورتوں کے پاس گھر جانے کی ممانعت	472
بچے کا نام محمد رکھنے کا حکم	473
متعہ کی حرمت	474
حق مہر کو بڑھا چڑھا کر مقرر کرنے کی کراہت	476
اس شرط پر نکاح کرنا کہ شوہر اپنی بیوی کو قرآن سکھائے گا	477
عورت کا اپنے ولی کے اذن کے بغیر نکاح کرنا	478
ایک آدمی کے نکاح میں دو سگی بہنوں کا اجتماع نہیں ہوسکتا	480
اولاد بس عظیم آزمائش ہے	481
انبیاء کے ناموں پر نام رکھنا	481
بچہ اسی کا ہے جس کے بستر پر وہ پیدا ہوا	482
رنگ کا اختلاف نسب میں کچھ مُخل نہیں	483
رضاعت کی حرمت، حرمتِ نسب کی طرح ہے	486
عقیقہ وختنہ کا حکم	486
کتاب الطلاق	
تین طلاق والی عورت پہلے شوہر کے پاس نہیں جاسکتی جب تک دوسرا شوہر اس سے مباشرت کر کے طلاق نہ دے	488
محض اختیار دینے سے طلاق نہیں ہوتی	489
عدت کے بعض احکام	490
نافرمان عورت کو طلاق کے بعد نفقہ وسکنیٰ نہیں ملے گا	491
میاں بیوی میں لعان کا حکم	492
لعان کے بعض احکام	493
جب لعان ہو جائے تو زوجین میں تفریق کر دی جائے گی	493
طلاق کے بعد زوجین میں سے بچوں کا زیادہ حقدار کون ہے	494
کتاب البیوع	
بیع کے بعض احکام	496
پڑوسی کے لیے حقِ شفعہ ہے	497

پھل کے پکنے سے قبل اس کی بیع کی ممانعت	498
برسوں کے حساب سے بیع کی ممانعت	499
کھجوروں پر کھڑے پھل کو کٹے پھل کے ساتھ بیچنے کی ممانعت	500
بیع حبل الحبلہ سے ممانعت	500
کوئی شخص دوسرے آدمی کی بیع پر بیع نہ کرے	501
کوئی شہری کسی دیہاتی کے لیے بیع نہ کرے	501
ان دوھے جانور کی بیع سے ممانعت	503
گانے والی عورت کی کمائی حرام ہے	504
جھوٹی قسم اٹھا کر بیع کرنے کی ممانعت	504
پانی بیچنے کی حرمت	505
خرید وفروخت کے بعض ناجائز طریقے	506
بیع سلم کا جواز	507
ناپ تول کے بغیر بیع کا عدم جواز	508
بیع کرنے والے دونوں آدمیوں کو اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں	508
تین دن کے اختیار سے بیع کرنا	509
بیع عرایا کی حرمت	510
زمین کو ٹھیکے پر دینے کا جواز	511
زمین کو بٹائی پر دینے کا حکم	512
تاجروں کو صدقہ زیادہ کرنا چاہیے	513
حلال سے بچنے کی کراہت	514
سود کی حرمت	515
ایک درہم کو دو درہموں سے بیچنے کا عدم جواز	517
ربا الفضل کی حرمت	518
کمی بیشی کے ساتھ بیع صرف کا عدم جواز	519
کتاب الحدود والقصاص	
شراب نوشی کی سزا	521
کتنا مال چرانے میں چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا	524
مال غیر محفوظ کی چوری میں ہاتھ کا نہ کاٹا جانا	525
رجم کے حدِ شرعی ہونے کا ثبوت	526
حد زنا کے احکام	527
رجم اور قصاص کا حکم	528
قیام شہادت کے بغیر اقامت حد جائز نہیں ہے	528
مولیٰ اپنے غلام پر حد قائم کر سکتا ہے	529
گستاخ رسول ﷺ کی سزا قتل ہے	530
قتل میں قسامت کا حکم	533
ڈنڈے کے ساتھ قصداً یا خطأً قتل کی دیت	534
دیت کے بعض احکام	535
کتاب الایمان والنذور	
گناہ کی نذر کا پورا کرنا واجب نہیں ہے	538
جس نے کسی چیز پر قسم اٹھائی پھر بھلائی اس کے غیر میں دیکھی	540

باپ دادا کی قسم اٹھانے سے ممانعت	541
جس نے دورِ جاہلیت میں نذر مانی وہ اسے پورا کرے	542
کتاب العتق	
غلام آزاد کرنے والے کی فضیلت	543
کتاب الاشربۃ	
جو شراب نشہ لائے وہ حرام ہے	546
نبیذ بنانے کا جواز	547
شراب فروخت کرنے کی حرمت	548
شراب والے برتنوں سے بچنے کا حکم	550
کتاب الصید والذبح	
جانور کو کیسے ذبح کیا جائے	553
مجبوری کا ذبح	553
وہی جانور کھاؤ جس کو ذبح کیا گیا ہو	554
جو جانور سکھائے کتے سے شکار کیا جائے اس کا حکم	555
موذی چیزوں کے مارنے کا حکم	556
نوکیلے دانتوں والے جانور کا گوشت کھانے سے روکا جانا	557
گھوڑے کے حلال ہونے میں اختلاف	558
کتا پالنے کی حرمت	559
کیا گوہ کھائی جاسکتی ہے؟	559
گوہ کا کھانا حلال ہے	560
ٹڈی کھانے کی حلّت	562
گدھے کی حرمت	563
حمار وحشی کا حلال ہونا	564
مرغ کی فضیلت	566
کتاب المیراث	
میراث میں سے پہلے میت کا قرض اتارا جائے پھر وصیت پوری کی جائے	567
وصیت جلد کرنے کا حکم	568
جس کے پاس ایک غلام کے سوا کوئی مال نہ ہو وہ اسے مدبّر نہیں بنا سکتا	568
ماں شریک بھائیوں کی میراث کا حکم	569
جو غلام آزاد کرے ولاء اُسی کی ہے	569
ایک تہائی مال سے زائد کی وصیت نہیں ہے	571
وصیت میں چوتھائی مال پر اکتفاء کرنا بہتر ہے	571
آزادیٔ غلام کی بنیاد پر وراثت	572
ولاء کے بیچنے کی ممانعت	572
رسول اللہ ﷺ کی کوئی مالی میراث نہ تھی	573
مسلمان اور کافر کے مابین کوئی توارث نہیں	574
دادا کی میراث	574
عمر بھر کے لیے کوئی چیز کسی کو دے دینا ہبہ ہی ہے جو میراث کو ثابت کرتا ہے	575

کتاب البرّ و الاحسان	
سب مخلوق سے بھلائی کرنا	577
سب مسلمانوں سے بھلائی کرنا	577
سب مسلمانوں کے لیے خصوصی دعا	579
ہر پیاسے جگر کے سیراب کرنے میں ثواب ہے	580
اچھی سفارش کا اجر	582
والدین سے اچھا سلوک کرنا	584
والدین میں سے کون خدمت کا زیادہ حقدار ہے؟	585
اولاد کی کمائی سے کھانے کا جواز	586
باپ جنت کا سب سے مرکزی دروازہ ہے	587
اولاد سے بھلائی کرنا	588
اولاد میں مساوات رکھنے کا وجوب	589
بیٹیوں اور بہنوں سے حسنِ سلوک کی جزا	590
پڑوسی سے حسن سلوک	590
یتیموں سے بھلائی کرنا	592
غلاموں سے بھلائی کرنا	593
کتاب الاخلاق الحسنة	
عمل میں اخلاص کی اہمیت	595
ندامت توبہ ہی ہے	596
بندہ کیسے توبہ کرے	597
حسنِ خلق میزان میں سب سے وزنی عمل ہے	600
حیا ایمان کا حصہ ہے	600
نرم دلی مکمل خیر ہے	601
صلہ رحمی	601
پرندوں پر رحم کرنا	603
مصیبت پر صبر	604
کتاب الاخلاق الذمیمة	
جھگڑالو شخص اللہ کے ہاں سب سے ناپسندیدہ ہے	605
سب سے برا آدمی وہ ہے جس کی بدکلامی سے بچنے کے لیے لوگ اس کو چھوڑ دیں	605
منافقت کی برائی	607
حرص کی مذمت	607
حسد، بغض اور قطع رحمی کی مذمت	607
دو چہروں والے شخص کی مذمت	608
بدگمانی سے بچنے کی تائید	608
دو مسلمانوں میں بغض کے ہونے کی برائی	609
دکھلاوے کی برائی	610
لوگوں پر سختی کرنے والے عذاب	610
تکبر کی مذمت	611
جھوٹ کا گناہ	612

چغل خور جنت میں نہ جائے گا	613
قطع رحمی کا گناہ	613
جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا	616
بخل کی مذمت	617
کتاب الآداب	
سونے چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے کی حرمت	618
درخت خرما کی فضیلت	619
کھانے کے بعض آداب	620
پاؤں کے بل بیٹھ کر کھانا بھی سنت ہے	621
زیادہ کھانے کی کراہیت	622
کھانا کھانے کے بعد انگلیاں چاٹنا	622
کھانا کھانے کے بعض آداب	623
مشکیزے کے منہ سے منہ لگا کر پینے کی ممانعت	625
تکیہ لگا کر کھانے کی کراہیت	625
زمزم کا کھڑے ہو کر پینا	626
کلام کے آداب سے	626
ان شاء اللہ کہنے کی فضیلت	627
گالی دینے اور لعنت کرنے کی برائی	628
زبان کی حفاظت کرنے کا حکم	628
زمانے کو گالی دینے کی حرمت	629

انگور کو کرم کہنے کی ممانعت	630
کسی کو شہنشاہ کہنے کی کراہیت	631
جس نے اپنے بھائی کو کافر کہا تو ان دونوں میں سے ایک ضرور کافر ہے	631
مردوں سے تشبیہ کرنے والی عورتوں پر اللہ تعالیٰ لعنت کرتا ہے	632
بالوں کو رنگنے کا استحباب	632
مردوں کو عورتوں والی رنگ دار خوشبو لگانے کی کراہیت	633
پانچ چیزیں فطرت میں سے ہیں	634
پہلے دائیں پاؤں میں جوتی پہنو اور پہلے بائیں پاؤں سے اتارو	634
بال لگانے اور لگوانے والی عورت پر اللہ کی لعنت	635
عورتوں کے لیے بالوں کے جوڑنے (وگ لگانے) کی ممانعت	635
عورت خوشبو لگا کر مسجد نہ جائے	636
داڑھی کو مہندی لگانا	637
نبی اکرم ﷺ کی انگوٹھی	638
تصویر کی حرمت	639
جس نے تصویر بنائی اسے عذاب دیا جائے گا	640
روز قیامت سب سے سخت عذاب تصویر سازوں کا ہے	640

عنوان	صفحہ
فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جہاں کتا یا تصویر ہو	641
چھپکلیوں کے مارنے کا حکم	642
سونے سے قبل آگ کے بجھانے کا حکم	642
سانپوں کے مارنے کا حکم	643
دو آدمی تیسرے کو چھوڑ کر باہم سرگوشی نہ کریں	643
مسلمانوں کی مجلس اللہ کے ذکر سے خالی نہیں ہونی چاہیے	645
بدبو لے کر مجلس میں داخل ہونے کی ممانعت	645
اچھی صحبت اور بری صحبت	646
اہلِ مجلس کو دوبار سلام کہنے کا حکم	646
مجلس میں دوسرے آدمی کی جگہ لے لینے کی ممانعت	647
بادشاہوں کی مصاحبت سے بچنا	647
جب کوئی غیر مسلم سلام کہے تو کیا اس کا جواب دیا جائے؟	648
سب سے اچھے کپڑے سفید ہیں	649
تکبر سے دامن گھسیٹ کر چلنے کی حرمت	650
ٹخنوں سے نیچے تہبند کا کوئی حق نہیں	652
مرد کی ران جائے ستر میں سے ہے	653
مردوں کے لیے ریشم پہننے کی ممانعت	653

عنوان	صفحہ
مردوں کے لیے ریشم کی حرمت	654
رات کو اکیلا سفر کرنے کی کراہیت	655
طاعون والے علاقہ سے بھاگنے کا عدم جواز	656
پچھنے لگانے کا پیشہ اپنانے کی کراہیت	656
رات کو دروازے بند رکھنے، چراغ بجھانے اور برتن اوندھے رکھنے کا حکم	657
(آدھا) دھوپ اور (آدھا) چھاؤں میں سونے سے ممانعت	658
جمائی آنے پر اسے دباؤ یا منہ پر ہاتھ رکھو	658
چھینک لیتے ہوئے چہرے کا چھپانا	659
چھینک لینے والے کو جواب دینا	660
ابوالقاسم کنیت کی کراہیت	661
کتاب الاذکار	
غلبۂ قرض سے پناہ مانگنا	667
معافی اور عافیت کی دعا	668
عذاب قبر سے پناہ مانگنا	669
ناگہانی آفت کے لیے دعا	669
بلا اور بدبختی سے پناہ مانگنا	670
فتنوں سے پناہ مانگنا	671
گھر سے نکلتے وقت کی دعاء	672
مباشرت سے قبل دعا	672

عنوان	صفحہ
سونے سے پہلے کی دعا	673
نمازِ تہجد سے قبل دعاء	674
کھانے اور پینے کے بعد دعا	675
نمازِ فجر کے بعد دعاء	676
جنگ سے واپسی پر دعاء	677
جنگ میں خصوصی دعاء	678
کوئی یوں نہ کہے اے اللہ اگر تو چاہتا ہے تو مجھے بخش دے	678
کتاب التفسیر	
صفا و مروہ میں سعی کے دوران بطنِ وادی میں تیز چلنا	680
کتاب القدر	
تقدیر پر ایمان	708
نذر انسان کو وہی کچھ دلاتی ہے جو اس کی تقدیر میں تھا	713
ارشادِ رسول اللہ ﷺ کوئی عدویٰ ہے نہ طیرہ	714
کتاب الرقاق	
روزِ قیامت نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا	717
زینتِ دنیا میں کوئی حرج نہیں اگر اس کے ساتھ تکبر نہ ہو	717
جائیدادیں خریدنے میں لگ جانے کی برائی	718
بہتر یہ ہے کہ آدمی اپنے سے کم تر کی طرف دیکھے	722
حصولِ دنیا میں غلو کی برائی	723
دنیا کی آزمائش	724
جنت کی وسعت	725
جنت میں لاٹھی رکھنے کی جگہ دنیا کی سب نعمتوں سے بڑھ کر ہے	726
کتاب فضائل القرآن	
نبی اکرم ﷺ کا قرآن سن کر رو دیا کرنا	727
رسول اللہ ﷺ سب سے بڑھ کر قرآن کو خوبصورت آواز سے پڑھنے والے تھے	728
قرآن کریم کو اچھے لہجے سے پڑھنے کا اجر	728
قرآن کو خوبصورت پڑھنے پر اللہ تعالیٰ کی نبی ﷺ پر رضا	729
قرآن کریم کو یاد رکھنے کا حکم	730
دلوں میں قرآن کریم کی تاثیر	730
قرآن کا سات قرأت اترنا	731
سورہ بقرہ کی فضیلت	731
سورۃ بقرہ کی آخری آیات کی فضیلت	733
فضیلت سورہ مرسلات	733
سورہ اعلیٰ اور سورہ غاشیہ کی فضیلت	734

قرآن کی آخری سورتوں کی فضیلت	735
تلاوت کے سجدے	736
کتاب الطب	
اللہ نے ہر بیماری کی دوا اتاری ہے	738
کھمبی من میں سے ہے	738
کلونجی میں شفاء ہے	739
عودِ ہندی سے نفع اٹھانا	740
عجوہ کھجور کی برکت	741
رسول اللہ ﷺ کا تربوز اور کھجور کو جمع کرنا	741
نبی اکرم ﷺ میٹھے ٹھنڈے مشروب کو پسند فرماتے تھے	742
نظر بد سے بچنے کے لئے دم کرنا جائز ہے	743
دم اور تعویذ کا جواز	743
شرکیہ تعویذات کی حرمت	744
کتاب المظالم	
جو آدمی گناہ رائج کرے اس کا عذاب	746
مسلمان کو گالی دینے کا گناہ	747
چہرے پر مارنے کی حرمت	747
جھوٹی قسم کے ساتھ کسی مومن کا مال ہتھیالینا	748
جس نے ہم (مسلمانوں) سے دھوکہ کیا وہ ہم میں سے نہیں ہے	749
مالدار شخص کا (قرض سے) ٹال مٹول کرنا ظلم ہے	749
شہید کا قرض نہیں بخشا جاتا	750
کسی کی زمین سے ایک بالشت ظلماً لے لینے کا عذاب	751
جو شخص مفلس قرار شدہ کے پاس اپنی چیز دیکھے تو وہی اس کا حق دار ہے	752
کسی کے جانور کا دودھ اس کی اجازت کے بغیر دوہنا حرام ہے	752
جس نے قاضی کے ہاں جھگڑا کر کے دوسروں کا مال لے لیا اس کا عذاب	753
مسلمانوں کی باہمی جنگ کا نقصان	754
قاتل کے لئے بخشش نہیں تا آنکہ اسے مقتول معاف کرے	755
اہل وعیال کے حقوق کا ضیاع	756
پرندوں پر رحم کرنے کا حکم	756
اموال مسلمین میں خیانت کی حرمت	757
گری ہوئی یا گمشدہ چیز کا حکم	759
کتاب الامارۃ والقضاء	
عدل کرنے والے حاکم کی فضیلت	760
امیر کی اطاعت کا وجوب	760
حاکم کے لئے غصہ میں فیصلہ کرنا جائز نہیں ہے	761

عنوان	صفحہ
سرکاری اہل کار کے لئے تحائف نہ لینے کا حکم	762
کتاب الاستیذان	
اجازت کے بغیر کسی کے گھر میں جھانکنے کا گناہ	764
تین بار سے زیادہ دروازہ کھٹکھٹانا جائز نہیں	765
ہیجڑوں کو گھروں میں داخل نہ ہونے دیا جائے	766
کوئی عورت محرم کے بغیر تین دن یا اس سے زیادہ کا سفر نہ کرے	767
مرد کے لئے عورتوں سے مصافحہ کرنا جائز نہیں ہے	767
عورتوں کے فتنے سے بڑا کوئی فتنہ نہیں	768
عورت کے لئے اجنبی مرد کے ساتھ خلوت اور محرم کے بغیر سفر حرام ہے	769
رضاعی چچا اپنی بھتیجی سے مل سکتا ہے	769
بدل کتابت پر قادر مکاتب اپنی مالکہ سے پردہ کرے	771
القیامیة	
علاماتِ قیامت	773
قیامت کی نشانیاں	775
قیامِ قیامت سے قبل امانت کا اٹھ جانا	778
دجال پیدا ہو چکا ہے اور اس کے خروج کا بیان	779
قیامت کیسے قائم ہوگی	782
روزِ قیامت لوگ ننگے پاؤں، برہنہ، بے ختنہ اٹھیں گے	783
جنت اور جہنم کو کیوں بنایا گیا	783
یہ امت اہلِ جنت کا دو تہائی ہوگی	784
جنت کی نعمتوں کا بیان	785
مومن کی روح جنت میں سبز پرندہ ہوتی ہے	788
روزِ قیامت مومنوں کو اللہ کا دیدار حاصل ہوگا	789
نارِ جہنم کا ذکر	793
کتاب الجھاد	
اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہادت پانے کی فضیلت	794
بہتر یہ ہے کہ شہید کو وہیں دفنایا جائے جہاں وہ شہید ہوا	796
اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی فضیلت	796
جہاد قیامت تک چلے گا	798
شہداء کی روحیں سبز پرندوں کی شکل میں جنت میں اڑتی پھرتی ہیں	799
جنگ میں دشمن کو دھوکہ دینا جائز ہے	800
جہاد کے لئے گھڑ دوڑ کے مقابلہ کا جواز	801
دشمن پر صبح کے وقت حملہ آور ہونا	802
دشمن (کفار) کی سرزمین میں قرآن لے کر نہ جایا جائے	802
جنگ میں دشمنانِ اسلام کے اموال کا تباہ کرنا جائز ہے	803

جنگ میں (کفار کی) عورتوں اور ان کے بچوں کا قتل جائز نہیں ہے	803
سمندر میں جہاد کا اجر	804
جس نے کسی مجاہد کی مدد کی اس کا اجر	804
مجاہدین کی عورتوں کی حرمت قاعدین (پیچھے رہ جانے والوں) پر ان کی ماؤں کی طرح ہے	805
پلٹ کر حملہ کرنے کے لئے جنگ سے پسپا ہونے کا جواز	805
اموالِ غنیمت کی تقسیم	806
جہاد میں قاتل کو مقتول کا سامان دیا جانا	807
مجوس سے بھی جزیہ لیا جاتا ہے	808
یہود کو حجاز سے نکالنے کا حکم	808
اسلام میں کوئی حلف نہیں	809
اموال فئے کا حکم	810
حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا علمی مرتبہ	811
ارض حرم میں لڑائی کی ممانعت	813
جنگ میں کفار کے جو بچے اور عورتیں بلا ارادہ مارے جائیں ان کا حکم	814
مہاجر کو اپنے پرانے وطن میں واپس نہیں ٹھہرنا چاہیے	816
کتاب التعبير	
جب کسی کو برا خواب آئے تو وہ کیا کرے	818
نبوت کے مبشرات میں سے کچھ نہیں بچا سوا اچھے خوابوں کے	820
کتاب الجوامع	
اختتامی کلمات	831
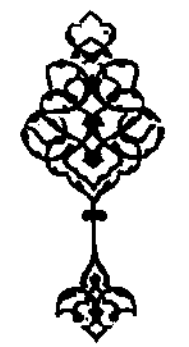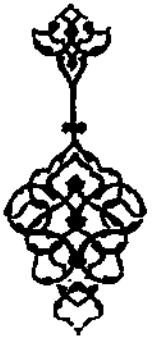
تعارف۔۔۔ امام حمیدی ﷫ (متوفٰی ۲۱۹ھ)

نام ونسب

آپ کا نام عبداللہ بن زبیر بن عیسیٰ بن عبیداللہ بن حمید بن نصر بن حارث بن اسد بن عبدالعزیٰ ہے۔ آپ کی کنیت ابوبکر ہے۔ گویا آپ کو حمیدی کہنا آپ کے نسب میں آنے والے چوتھے جد کی نسبت کی وجہ سے ہے۔ آپ کو اسدی قریشی بھی کہا جاتا ہے کیونکہ آپ قریش کی شاخ بنو اسد سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے، وہیں زندگی گزاری اور وہیں وصال فرمایا۔ یعنی آپ اہل حرم میں سے ہیں یہ بھی ایک بڑا ایمانی اعزاز ہے۔

آپ کے سنِ پیدائش کے بارے میں کوئی صراحت نہیں ہے کہ کس سن میں آپ کی ولادت ہوئی۔ عموماً ایسا ہی ہوتا ہے کہ نامور شخصیات گم نامی میں پیدا ہوتی ہیں۔ ان کی ولادت اور بچپن کے بارے میں زمیادہ معلومات نہیں ملتیں، مگر ان کا آخری دوران کی علمی خدمات کی وجہ سے تابناک اور درخشندہ ہوتا ہے۔

بہرحال امام حمیدی ﷫ نے مکہ مکرمہ سے تحصیل علم کا سفر شروع کیا حج وعمرہ کے لیے اکناف عالم سے آنے والے محدثین وائمہ سے آپ نے اکتساب علم کا سلسلہ شروع کیا اور آپ کی علمی پیاس بڑھتی گئی پھر جب آپ کی ملاقات امام محمد بن ادریس شافعی ﷫ سے ہوئی تو آپ ان کے دامن سے مستقل وابستہ ہو گئے۔ بلکہ ان کے ساتھ مصر چلے گئے اور ایک عرصہ ان کے ساتھ مصر میں رہ کر ان سے جواہرِ حدیث حاصل کرتے رہے۔

آپ کے اساتذہ

جن ائمہ سے آپ نے احادیثِ رسول ﷺ کا ذخیرہ جمع کیا ان میں سب سے معروف نام حضرت سفیان بن عُیینہ ﷫ کا ہے۔ اسی لیے مسند حمیدی میں آپ کو اکثر روایات حضرت سفیان سے مروی ملتی ہیں۔ مسند حمیدی میں شائد ہی کوئی حدیث ایسی ہو جس میں حضرت سفیان کا نام نہ آیا ہو۔ دوسرے نمبر پہ آپ کے اساتذہ میں معروف تر نام امام محمد بن ادریس شافعی ﷫ کا ہے۔ آپ کے دیگر اساتذۂ حدیث میں وکیع بن جراح اور مشہور صوفی اور محدث فضیل بن عیاض ﷫ کا نام بھی آتا ہے اور امام ابن حجر عسقلانی نے آپ کے اساتذہ میں ابراہیم بن سعد، ولید بن مسلم، رواہ بن معاویہ اور عبدالعزیز بن ابی حازم کا بھی ذکر کیا ہے۔

آپ کے تلامذہ

درخت کی قدر و قیمت دیکھنی ہو تو اس پر لگنے والے پھل کو دیکھنا چاہیے اور کسی شیخ کا علم و فضل جاننا ہو تو اس سے کسبِ علم کرنے والے تلامذہ کو دیکھنا چاہیے۔ امام حمیدی وہ آفتاب علم و فضل ہیں جس کی چند نورانی شعاعوں کے اسماء گرامی یہ ہیں:

۱۔ امام محمد بن اسماعیل بخاری صاحب صحیح البخاری

۲۔ امام مسلم بن حجاج بن مسلم نیشاپوری صاحب صحیح المسلم

۳۔ امام سلیمان بن اشعث بجستانی صاحب سُنن ابی داؤد

۴۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی صاحب جامع ترمذی

۵۔ امام ابو عبدالرحمان نسائی صاحب سنن نسائی

۶۔ امام محمد ابن ماجہ قزوینی صاحب سنن ابن ماجہ

ان کے علاوہ امام ابوزرعہ، امام ابوحاتم، یعقوب بن شیبہ، یوسف بن موسیٰ و دیگر کثیر ائمہ حدیث بھی آپ سے براہِ راست اکتسابِ حدیث کرنے والوں میں شامل ہیں۔ (تہذیب التہذیب جلد ۳، صفحہ ۱۴۲، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

آپ کے بارے میں جلیل القدر محدثین کے قیمتی تاثرات

امام احمد بن حنبل آپ کے بارہ میں فرماتے ہیں:

الحمیدی عندنا امام.

''حمیدی ہمارے نزدیک بڑے امام ہیں۔''

امام ابوحاتم فرماتے ہیں:

هو اثبت الناس فی ابن عیینة و هو رئیس اصحابه

یعنی ''سفیان بن عیینہ کے تلامذہ میں وہ سب لوگوں سے ثقہ تر ہیں بلکہ وہ ان کے سب ساتھیوں کے رئیس ہیں۔''

امام یعقوب بن سفیان کہتے ہیں:

ما لقیتُ انصح للاسلام و اهله منه.

''میں نے اسلام اور اہل اسلام کے لیے حمیدی سے بڑا خیر خواہ کوئی نہیں دیکھا۔''

امام محمد بن عبدالرحمن ہروی کہتے ہیں:

قدمت مكة غوب وفاة ابن عيينة منسألت عن اجل اصحابه فقالوا الحميدی.

''میں سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کی وفات کے بعد مکہ آیا۔ میں نے پوچھا کہ ان کے تلامذہ میں سب سے جلیل القدر کون ہے؟ لوگوں نے کہا: حمیدی۔''

امام محمد بن اسماعیل بخاری فرماتے ہیں:

اذا وجد الحديث عند لا يحرجهٗ الی غيرهٖ من الثقة به.

''جب کوئی حدیث حمیدی سے مل جائے تو اسے کسی دوسرے محدث کی طرف منسوب کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔''

امام بخاری رحمہ اللہ کا امام حمیدی سے خصوصی تعلق

امام حمیدی کے جلیل القدر تلامذہ میں امام محمد بن اسماعیل بخاری کا نام سب سے معروف ہے۔ انہوں نے صحیح بخاری میں امام حمیدی سے بیسیوں احادیث روایت کی ہیں جن کی تعداد ۹۲ تک بتائی جاتی ہے بلکہ اصح الکتب بعد کتاب اللہ الصحیح البخاری کی سب سے پہلی حدیث امام عبداللہ بن زبیر حمیدی ہی سے مروی ہے۔ چنانچہ آج آپ بخاری شریف کا پہلا صفحہ کھولیں تو پہلی حدیث آپ کو یوں ملے گی:

حدثنا الحميدی عبدالله بن الزبير الخ.

اس سے امام حمیدی کی عظمت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

مسند حمیدی

محدثین کی اصطلاح میں مسند اس کتاب کو کہتے ہیں جس کے مصنف نے ایک ایک صحابی سے مروی احادیث کو الگ الگ جمع کر دیا ہو۔ جیسے مسند احمد بن حنبل ہے کہ اس میں پہلے خلفاء راشدین اور اہل بیتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ہر ایک سے مروی احادیث کو الگ الگ لکھا گیا ہے۔ ایسے ہی مسند حمیدی ہے۔ اس میں سب سے پہلے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی احادیث کو مسند ابی بکر کے عنوان سے جمع کیا گیا ہے پھر عمر بن خطاب پھر عثمان بن عفان پھر علی بن ابی طالب سے سند روایات لائی گئی ہیں پھر زبیر بن عوام، عبدالرحمان بن عوف، سعید بن زید، ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہم یعنی عشرہ مبشرہ صحابہ کرام سے مروی احادیث کو الگ الگ فصل میں لایا گیا ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے لیے الگ الگ فصول لائی گئی ہیں۔

مسند حمیدی میں کُل 181 صحابہ کرام کی مسانید جمع کی گئی ہیں یعنی 18 صحابہ کرام میں سے ہر ایک کے لیے الگ مسند بنائی گئی ہے اور اس میں اس صحابی کی مروی احادیث جمع کی گئی ہیں۔ مسند ابی بکر میں 16 احادیث ہیں مسند عمر بن خطاب میں

126 احادیث ہیں، مسند عثمان بن عفان میں صرف 14 احادیث ہیں۔ مسند علی بن ابی طالب میں 27 احادیث ہیں اور ایسے ہی ہر صحابی سے احادیث کی ایک تعداد مروی ہے۔ بعض صحابہ کرام سے صرف ایک حدیث روایت کی گئی اور اس کے لیے بھی الگ مسند بنایا گیا ہے۔ سب سے زیادہ احادیث ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں چنانچہ ان ابواب کو آگے فصول میں تقسیم کر دیا گیا ہے، مثلاً احادیث عائشہ فی الصلوٰۃ، احادیث عائشہ فی الصوم، احادیث عائشہ فی الحج، احادیث عائشہ فی الجنائز، احادیث عائشہ فی الطلاق اور آخر میں ایک جامع فصل لائی گئی ہے جس میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی متفرق موضوعات سے متعلق احادیث کو اکٹھا کیا گیا ہے۔ اس حسنِ ترتیب نے مسند حمیدی کو کتبِ حدیث میں ممتاز کر دیا ہے۔

مسند حمیدی کی قریباً تمام احادیث صحیح ہیں۔ اس کی کل احادیث 1330 ہیں، کچھ احادیث تکرار کے ساتھ بھی ہیں۔ بہر حال ان میں سے 582 احادیث بخاری و مسلم کی متفق علیہ ہیں اور ان میں 96 احادیث صرف بخاری کے ہاں بھی ہیں اور 152 احادیث صرف مسلم کے ہاں بھی ہیں۔ اس سے بھی اندازہ ہوتا ہے کہ مسند حمیدی کس بلند پایہ کی کتبِ حدیث میں سے ہے۔

اللہ رب العزت امام عبداللہ بن زبیر حمیدی اسدی قریشی مکی رحمہ اللہ کو جمع احادیثِ صحیحہ کے اس عظیم کارنامہ پر اجر عظیم اور بدل جزیل عطا فرمائے۔

از قلم مترجم

قاری محمد طیب نقشبندی

مترجم اور ترجمہ کے بارے میں

پیشِ نظر ترجمۂ مسند حمیدی میرے استاد اور والد گرامی مفسر قرآن شیخ الحدیث قاری محمد طیب نقشبندی مدظلہٗ کی علمی کاوش ہے۔ والد گرامی مدظلہ نے تفسیر قرآن بنام ''برھان القرآن'' کے علاوہ عربی میں سنن ابن ماجہ کی شرح بنام ''اسعاف الحاجہ فی شرح سنن ابن ماجہ'' تحریر کی ہے اور اب وہ سنن ابی داؤد کی شرح میں صبح وشام مصروف ہیں۔ دو سال قبل قبلہ والد گرامی عمرہ کے لیے سعودی عرب تشریف لے گئے۔ تب میں نے ان کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ دورانِ عمرہ اپنے ساتھ کوئی کتابِ حدیث لے جائیں اور جب وہاں فراغت ملے تو جس قدر احادیث کا ترجمہ لکھا جانا ممکن ہو لکھتے رہیں کیونکہ ہمیں معلوم ہے آپ کا قلم ہر وقت چلتا رہتا ہے۔ یہی آپ کا ہر وقت کا مشغلہ ہے، تو حاضری حرمین کے دوران جو فراغت کا وقت ہو، اسے آپ خدمتِ حدیث میں صرف کرلیں۔ والد گرامی مدظلہٗ نے میری گزارش کو مان لیا اور مسند حمیدی کو ساتھ لے گئے۔

وہاں آپ قریباً دو تین ہفتے قیام پذیر رہے اور الحمد للہ آپ نے اس عرصہ میں حیرت انگیز سرعت کے ساتھ پوری کتاب مسند حمیدی کا ترجمہ لکھ ڈالا، یعنی کچھ مکہ مکرمہ میں اور کچھ مدینہ منورہ میں۔ پھر جب والد صاحب واپس مانچسٹر اپنے گھر تشریف لے آئے تو آپ نے مجھے سارا مسودہ دکھایا مجھے بے حد مسرت ہوئی۔ تب میں نے آپ کی خدمت میں یہ گزارش کی کہ آپ ان میں سے بعض احادیث کی مختصر شرح بھی تحریر فرما دیں تاکہ قارئین کے لیے مزید سہولت ہو جائے۔ وہ احادیث جن کا مفہوم کچھ وضاحت طلب ہے اگر ساتھ ساتھ ان کی کچھ شرح بھی لکھ دی جائے تو قارئین اس کتاب سے بہتر استفادہ کرسکیں گے۔ چنانچہ والد صاحب نے کمال شفقت کے ساتھ میری یہ گزارش بھی قبول کی اور چند دن مزید صرف کر کے متعدد احادیث کی شرح بھی اختصار کے ساتھ لکھ دی۔

میرے استاذ اور میرے والد گرامی نے اس ترجمہ میں یہ نئی چیز پیدا کی ہے کہ تمام احادیث کو فقہی ترتیب پر مرتب کردیا ہے، یعنی امام حمیدی کی ترتیب یہ تھی کہ انہوں نے ایک ایک صحابی سے مروی احادیث کو الگ الگ فصل میں لکھا ہے۔ اب ہر فصل میں نماز سے متعلق احادیث بھی ہیں زکوٰۃ سے متعلق بھی ہیں اور روزہ وحج کے بارے میں بھی ہیں۔ قبلہ والد گرامی نے یہ عنایت کی ہے کہ نماز سے متعلق ساری احادیث کو الگ فصل میں جمع کردیا ہے، طہارت سے متعلق احادیث کو الگ لکھ دیا ہے اور اس سلسلہ کو انہوں نے کتاب الایمان سے شروع کیا ہے، یعنی سب سے پہلے وہ احادیث جمع کی ہیں جو ایمان سے تعلق

رکھتی ہیں۔اس طرح احادیث کی روشنی میں یہ بات نکھر کر سامنے آگئی ہے کہ ایمان باللہ کی کیا اہمیت ہے ایمان بالرسول کا مقام کیا ہے اور صحابہ واہل بیت کی فضیلت کیا ہے۔اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ قبلہ والد گرامی کے زورِ قلم میں مزید اضافہ فرمائے۔آپ کا سایہ ہم پر تادیر قائم رہے اور آپ کا قلم اس طرح امت کو علومِ حدیث سے مستفید و مستفیض کرتا رہے۔اس وقت قبلہ والد گرامی سنن ابوداؤد کی شرح میں ہمہ وقت معروف ہیں اور اس کتاب کی سوا پانچ ہزار احادیث میں سے اکیس سو سے زائد احادیث کا ترجمہ اور شرح لکھ چکے ہیں ان کا اشہب قلم سرپٹ دوڑ رہا ہے روزانہ چھ سات احادیث کی شرح لکھ دی جاتی ہے۔اگر روانئ قلم یوں ہی جاری رہی تو ان شاء اللہ العزیز آج سے لے کر قریباً ڈیڑھ پونے دو سال میں پوری سنن ابوداؤد کی شرح مکمل ہو جائے گی۔

اس جگہ میں اپنے برادران مولانا نعمان رضا کی مساعی جمیلہ کا تذکرہ بھی ضرور کرنا چاہتا ہوں ان کی زیر سرپرستی لاہور دربار مارکیٹ میں ''مکتبہ برھان القرآن'' کے نام سے ایک اشاعتی مرکز کام کر رہا ہے۔جس سے قبلہ والد گرامی کی قریباً سات آٹھ کتابیں گزشتہ سال میں شائع کی گئی ہیں جن میں اطیب الحواشی شرح اصول الشاشی، جمال الوردۃ شرح قصیدہ البردۃ، جشنِ عید میلاد النبی کا جواز، عظمتِ اہل بیت رسول ﷺ شامل ہیں اور سب سے اہم کتاب جو والد گرامی کی تصانیف میں سے اب تک مکتبہ برھان القرآن کی طرف سے شائع ہوئی ہے وہ اسعاف الحاجہ فی شرح سننِ ابن ماجہ ہے۔جسے علمی حلقوں میں بڑی پذیرائی مل رہی ہے اور ان شاء اللہ اس برس مکتبہ برھان القراان کی طرف سے والد گرامی کی لکھی ہوئی تفسیر ''برھان القرآن'' بھی شائع ہونے والی ہے اور اس کے بعد شرح سنن ابوداؤد کی باری ہے۔قارئین سے دردمندانہ وعاجزانہ التماس ہے کہ وہ قبلہ والد گرامی مدظلہٗ کی صحت و عافیت کے لیے خصوصی دعا کریں وہ بیمار رہتے ہیں انہوں نے اپنے دونوں گھٹنوں کا آپریشن کروایا ہے جس کی وجہ سے چلنے بلکہ کرسی وغیرہ پر بیٹھنے میں بھی دقت ہے۔اس کے باوجود وہ بستر پہ لیٹے لیٹے تکیہ کے سہارے بیٹھ کر مسلسل لکھتے جاتے ہیں، اگر وہ تکلیف کے بغیر کرسی وغیرہ پہ سیدھے بیٹھنے لگیں اور چلنا پھرنا بھی درست ہو جائے تو وہ مزید دل جمعی اور سکون کے ساتھ کام کر سکیں گے۔

حافظ محمد عزیز

یکے از طلباء جامعہ رسولیہ اسلامک سنٹر مانچسٹر انگلینڈ

و یکے از ابنائے حضرت مترجم علامہ محمد طیب مدظلہٗ

کتاب الایمان

الفرق بین الایمان و الاسلام

ایمان اور اسلام میں فرق

١ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَسَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسْمًا فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَعْطِ فُلَانًا فَإِنَّهُ مُؤْمِنٌ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. أَوْ مُسْلِمٌ. فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَعْطِ فُلَانًا فَإِنَّهُ مُؤْمِنٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْ مُسْلِمٌ. فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَعْطِ فُلَانًا فَإِنَّهُ مُؤْمِنٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْ مُسْلِمٌ. ثُمَّ قَالَ: إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ مَخَافَةَ أَنْ يَكُبَّهُ اللهُ فِي النَّارِ.
(متفق علیه)

١ حضرت سعد بن ابی وقاص ﷛ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مال تقسیم فرمایا تو میں نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ فلاں شخص کو عطا فرمائیں وہ مومن ہے۔“ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”مومن ہے یا مسلم ہے؟“ پھر میں نے ایک اور آدمی کے بارے میں عرض کیا۔ ”یا رسول اللہ ﷺ فلاں آدمی کو عطا فرمائیں وہ مومن ہے۔“ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”مومن ہے یا مسلم ہے؟“ پھر آپ نے فرمایا: ”میں کسی شخص کو مال دیتا ہوں حالانکہ دوسرے لوگ میرے نزدیک اس سے محبوب تر ہوتے ہیں۔ مجھے ڈر ہوتا ہے کہ کہیں اللہ اس کو جہنم میں الٹا نہ پھینک دے۔“ (کہیں یہ دین سے پھر نہ جائے۔)

35

٢ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ هَذَا الْحَدِيثِ وَزَادَ فِيهِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَنُرَى أَنَّ الْإِسْلَامَ الْكَلِمَةُ، وَأَنَّ الْإِيمَانَ الْعَمَلُ
(اخرجه ابن حبان فی صحیحه)

٢ یہی حدیث حضرت سعد بن ابی وقاص ﷛ سے دوسری سند کے ساتھ مروی ہے۔ زہری (راوی) نے کہا: ہم سمجھتے ہیں کہ اسلام ظاہری کلمہ پڑھنا ہے اور ایمان عمل کا نام ہے۔

شرح: ایمان کا تعلق دل سے ہے اور اسلام کا ظاہری اعضاء سے اسی لیے حدیث جبریل میں ہے کہ جبریل علیہ السلام نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایمان کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر اور اس کے رسولوں پر کتابوں پر فرشتوں پر اور آخرت پر اور تقدیر پر ایمان لاؤ، پھر انہوں نے پوچھا کہ اسلام کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم توحید و رسالت کی گواہی دو، نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو، روزہ رمضان رکھو اور توفیق ہو تو حج کرو۔ (بخاری و مسلم)

معلوم ہوا کہ ظاہری عمل کا نام اسلام ہے اور دل سے اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر حکم کے ماننے کو ایمان کہتے ہیں، گویا منافق مسلم ہو سکتا ہے مومن نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جانتے تھے کہ کون لوگ منافق ہیں مومن نہیں، یعنی ابھی ان کے دلوں میں اسلام راسخ نہیں ہوا پھر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو دوسروں سے زیادہ دیتے تھے تا کہ وہ پکے مومن ہو جائیں اور جہنم میں نہ جائیں۔

الفرار بالدین الیٰ شعف الجبال

دین بچانے کے لیے پہاڑوں کی چوٹیوں کی طرف بھاگ جانا

۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ صَعْصَعَةَ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يُوْشِكُ اَنْ يَكُوْنَ خَيْرَ مَالِ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ شَعَفَ الْجِبَالِ، وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ، يَفِرُّ بِدِيْنِهِ مِنَ الْفِتَنِ»

(اخرجه البخاری فی الایمان)

۳ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قریب ہے کہ ایک مسلمان آدمی کا سب سے اچھا مال اس کی بکریاں ہوں جن کو لے کر وہ کسی پہاڑ کی چوٹی یا جنگل میں چلا جائے اور اپنے دین کو منافقوں سے بچا لے۔

شرح: معلوم ہوا جب ہر طرف کفر و الحاد پھیل جائے اور لوگوں کو دین چھوڑنے پر مجبور کیا جائے تو جس طرح بھی ایمان بچانا پڑے بچانا ضروری ہے خواہ غار میں جا کر چھپنا پڑے یا پہاڑ کی چوٹی پہ پناہ لینی پڑے، جیسے اصحاب کہف نے ایمان بچانے کے لیے غار میں پناہ لی تھی۔

من قال لا اله الا الله دخل الجنة ﷺ

جس نے کلمہ طیبہ پڑھ لیا وہ جنت میں ضرور جائے گا

۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُوْلُ: أَخْبَرَنِيْ مَنْ شَهِدَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ حِيْنَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ يَقُوْلُ: اكْشِفُوْا عَنِّيْ سِجْفَ الْقُبَّةِ حَتّٰى أُحَدِّثَكُمْ حَدِيْثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمْنَعْنِيْ أَنْ أُحَدِّثَكُمْ إِلَّا أَنْ تَتَّكِلُوْا عَنِ الْعَمَلِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُخْلِصًا مِنْ قَلْبِهِ أَوْ يَقِيْنًا مِنْ قَلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَلَمْ تَمَسَّهُ النَّارُ» (اخرجه الطبرانی فی الایمان)

۴ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے بتایا جو معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے وصال کے وقت حاضر تھا۔ انہوں نے فرمایا: لوگو! خیمے کا پردہ اٹھاؤ تا کہ میں تمہیں وہ حدیث سناؤں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی۔ میں نے اس سے قبل صرف اس لیے تمہیں نہ سنائی کہ کہیں تم عمل نہ چھوڑ دو۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کہا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس پر اس کے دل میں یقین ہو تو وہ ضرور جنت میں جائے گا اسے آگ نہ چھوئے گی۔

شرح: اس کا معنی یہ ہے کہ اسے ہمیشہ کے لیے آگ نہ چھوئے گی اور جنت میں ضرور جائے گا خواہ سیدھا جنت میں جائے اور خواہ جہنم کا کچھ عذاب سہہ کر، کیونکہ مومنوں کے لیے مختلف گناہوں پر قرآن میں متعدد عذاب ذکر کیے گئے ہیں۔

۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَقُوْلُ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّ أَبَا طَالِبٍ كَانَ يَحُوْطُكَ وَيَنْصُرُكَ فَهَلْ نَفَعَهُ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: «نَعَمْ

۵ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ (عم رسول اللہ ﷺ) کہتے ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ ابو طالب آپ ﷺ کی حمایت کرتا تھا۔ کیا اس چیز نے اسے کچھ نفع دیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، میں نے اسے دوزخ کی گہرائی میں دیکھا تو اسے آسان تر حصے میں نکال لایا۔

وَجَدْتُهُ فِيْ غَمَرَاتٍ مِّنَ النَّارِ فَأَخْرَجْتُهُ إِلٰى ضَحْضَاحٍ» (اخرجه ابن عساکر)

شرح: معلوم ہوا صرف دل کی تصدیق کا نام ایمان نہیں بلکہ اس کے ساتھ زبان کا اقرار بھی ضروری ہے۔ اس کے بغیر نجاتِ اخروی نہیں مل سکتی۔ ابو طالب نے دل سے رسول اللہ ﷺ سے محبت رکھی مگر زبان سے اقرار رسالت نہیں کیا۔

۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَزَالُ النَّاسُ يَتَسَاءَلُوْنَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا: هٰذَا اللهُ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ، فَمَنْ خَلَقَ اللهَ؟ قَالَ: فَإِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلْيَقُلْ: اٰمَنَّا بِاللهِ" (متفق علیہ)

۶ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ ہمیشہ سوالات کرتے رہیں گے وہ کہیں گے کہ دیکھو اللہ نے ہر چیز بنائی ہے تو اللہ کو کس نے بنایا ہے، لہٰذا جب تم ایسی بات سنو تو کہو ہم اللہ پر ایمان لائے۔

شرح: مقصد یہ ہے کہ مومن کو اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہیے اور ایسے سوالات پیدا کرنے سے بچنا چاہیے جو اس کے ایمان کو متزلزل کریں۔

۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ الْأَهْوَازِيُّ أَبُوْ هَمَّامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ هِصَّانَ بْنِ كَاهِلٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَا مِنْ نَفْسٍ تَمُوْتُ تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّيْ رَسُوْلُ اللهِ يَرْجِعُ ذٰلِكَ إِلٰى قَلْبٍ مُوْقِنٍ إِلَّا غَفَرَ اللهُ لَهُ» (اخرجه البيهقي في شعب الايمان)

۷ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بھی شخص یہ گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں اور یہ باتیں وہ یقینِ قلب کے ساتھ کہے تو ضرور اللہ اس کی مغفرت کر دے گا۔

شرح: یعنی جس نے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صدق دل سے پڑھ لیا وہ ضرور جنت کا حقدار ہو گیا۔ اگر اسے خدانہ خواستہ دوزخ میں اس کے اعمال بد کی وجہ سے بھیجا گیا تو وہ وہاں ہمیشہ نہیں رہے گا۔

٨ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَزْنِي الْمُؤْمِنُ حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً حِينَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ»

(متفق علیہ)

٨ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن جب زنا کرتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا اور جب چوری کرتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا اور جب شراب پیتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا اور جب ڈاکہ ڈالتا ہے تو مومن نہیں ہوتا۔

(مومن کامل نہیں ہوتا)

شرح: اس کا یہ معنیٰ بھی ہو سکتا ہے کہ جب وہ زنا کرے اور فخر یہ بتائے یونہی چوری کر کے اس پر فخر کرے اور شراب پی کر اس پر اترائے تو وہ مومن نہیں رہتا کیونکہ گناہ پر فخر کرنا گویا گناہ کو جائز کہنا ہے۔ اور یہ کفر ہے۔ یا یہ معنیٰ ہے کہ اس وقت وہ بندہ کامل مومن نہیں ہوتا اور نور ایمان سے محروم ہوتا ہے۔

٩ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سَعِيدٍ الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، يَقُولُ: «لَيْسَ أَحَدٌ أَصْبَرَ عَلَى أَذًى يَسْمَعُهُ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، يَدْعُونَ لَهُ نِدًّا ثُمَّ هُوَ يَرْزُقُهُمْ وَيُعَافِيهِمْ» ، قَالَ الْأَعْمَشُ: فَقِيلَ لَهُ: مِمَّنْ سَمِعْتَ هَذَا يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ، قَالَ: أَمَا إِنِّي لَمْ أَكْذِبْ، حَدَّثَنَاهُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيُّ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اخرجه البخاری فی الادب)

٩ حضرت سعید بن جُبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی ہستی نہیں جو تکلیف دہ باتوں کو سن کر ان پر صبر کرے لوگ اللہ کے لیے اولاد مانتے ہیں پھر وہ انہیں رزق عطا فرماتا اور عافیت دیتا ہے۔ اعمش کہتے ہیں ان سے کہا گیا یہ بات آپ نے کس سے سنی اے ابو عبداللہ! انہوں نے کہا: میں جھوٹ نہیں کہتا، مجھے یہ حدیث عبدالرحمٰن سلمی نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

شرح: معلوم ہوا اللہ اولاد سے پاک ہے اور اس کے لیے اولاد ماننا اللہ کے غضب کو دعوت دینا ہے یہ الگ بات ہے کہ وہ اس دنیا میں کفار پہ پکڑ نہیں فرماتا اور یہ صدقہ ہے نبی اکرم ﷺ کی بعثتِ مبارکہ کا۔

ان الله تجاوز عن هٰذه الامة الوساوس

اللہ نے اس امت کو وسوسوں کی معافی دی ہے

۱۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ تَجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِيْ مَا وَسْوَسَتْ صُدُوْرُهَا، مَا لَمْ تَعْمَلْ، اَوْ تَكَلَّمْ» (متفق عليه)

۱۰ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری امت سے وہ معاف کر دیا ہے جو ان کے سینوں میں وسوسے آتے ہیں جب تک ان کو عمل میں نہ لایا جائے یا زبان پر نہ لایا جائے۔

شرح: انسان کے دل میں بسا اوقات ایسے وسوسے آتے ہیں کہ اگر انہیں زبان پر لائے تو اس کا ایمان جاتا رہے، مگر محض دل میں وسوسہ آنے سے ایمان میں کچھ خلل نہیں آتا۔

المؤمن لا یخلد فی النار

مومن دوزخ میں ہمیشہ نہیں رہے گا

۱۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يُشِيْرُ اِلٰى اُذُنَيْهِ، يَقُوْلُ اَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاُذُنَيَّ هَاتَيْنِ، يَقُوْلُ: «اِنَّ نَاسًا يَخْرُجُوْنَ مِنَ النَّارِ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ» (متفق عليه)

۱۱ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے اپنے کانوں سے سنا: کچھ لوگ دوزخ سے نکالے جائیں گے اور جنت میں داخل کیے جائیں گے۔

شرح: یعنی مومن اگر اپنے گناہ کے سبب دوزخ میں جائے گا تو وہ وہاں ہمیشہ نہیں رہے گا بلکہ رسول اللہ ﷺ کی شفاعت

سے یا دوسرے مقربین کی سفارش سے بالآخر ضرور جنت میں چلا جائے گا۔

ارکان الاسلام الخمسة

اسلام کے پانچ ارکان

١٢ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُعَيْرُ بْنُ الْخِمْسِ التَّمِيمِيُّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ، شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، وَإِقَامُ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ، وَصَوْمُ شَهْرِ رَمَضَانَ، وَحَجُّ الْبَيْتِ» (متفق عليه)

۱۲ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام کی عمارت پانچ ستونوں پر کھڑی ہے۔ یہ گواہی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا ماہِ رمضان کے روزے اور بیت اللہ کا حج۔

١٣ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ مَرَّةً وَاحِدَةً، عَنْ سُعَيْرٍ، وَمِسْعَرٍ، ثُمَّ لَمْ أَسْمَعْ سُفْيَانَ يَذْكُرُ مِسْعَرًا بَعْدَ ذَلِكَ

۱۳ یہی حدیث عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دوسری سند کے ساتھ مروی ہے۔

شرح: اسلام کو خیمے سے تشبیہ دی گئی ہے خیمہ میں پانچ ستون ہوتے ہیں ایک درمیان میں جو سب سے اونچا اور مضبوط تر ہوتا ہے اسی پہ حقیقت میں سارا خیمہ کھڑا ہوتا ہے پھر اس کے چاروں کونوں میں ایک ایک ستون لگا کر خیمے کو پھیلایا جاتا ہے۔ اسی طرح خیمہ اسلام کا مرکزی ستون لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے، پھر نماز روزہ زکوٰۃ اور حج کو چار ستونوں سے اس کو پھیلایا گیا ہے۔

دخل الجنة الا مؤمن

جنت میں مومن ہی داخل ہوگا

١٤ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي

۱۴ حضرت زید بن یثیع کہتے ہیں ہم نے حضرت علی

أَبُوْ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ قَالَ: سَأَلْنَا عَلِيًّا «بِأَيِّ شَيْءٍ بُعِثْتَ فِي الْحَجَّةِ» قَالَ: «بُعِثْتُ بِأَرْبَعٍ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُؤْمِنَةٌ، وَلَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ، وَلَا يَجْتَمِعُ مُسْلِمٌ وَمُشْرِكٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بَعْدَ عَامِهِمْ هَذَا، وَمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَعَهْدُهُ إِلَى مُدَّتِهِ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ عَهْدٌ فَأَجَلُهُ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ»

(اخرجه الموصلی فی سندہ)

المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ کو ماہ ذی الحجہ (ہجری ۹) میں کس چیز کا اعلان کرنے کے لیے بھیجا گیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: چار چیزوں کے اعلان کے لیے۔ اول: جنت میں کوئی مومن ہی داخل ہوگا۔ دوم: بیت اللہ کا طواف برہنہ نہیں کیا جائے گا۔ سوم: اس برس کے بعد مسجد حرام میں مومن اور کافر جمع نہیں ہوں گے، چہارم: جس شخص (یا قبیلہ) کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کوئی معاہدہ ہے، وہ اپنے عہد کی مدت تک (عرب میں) رہ سکتا ہے اور جس کے پاس کوئی عہد نہیں ہے اس کی مدت چار ماہ تک ہے۔

شرح: ۹ھ ذی الحجہ کے شروع میں سورہ برأت کی پہلی پانچ آیات اتریں جن میں اعلان کیا گیا ہے کہ تمام مشرکین سن لیں جن مشرکین کا مسلمانوں سے کوئی معاہدہ ہے وہ اپنے معاہدہ کی مدت تک عرب میں رہ سکتے ہیں، نہیں تو چار ماہ تک انہیں عرب میں رہنے کی اجازت ہے اس دوران خواہ وہ ایمان لے آئیں یا عرب کو چھوڑ دیں ورنہ جنگ کے لیے تیار ہو جائیں، چنانچہ یہ دھمکی کارگر ثابت ہوئی اور سب قبائل عرب ایمان لے آئے۔

کل مولود یولد علیٰ فطرۃ السلام

ہر بچہ فطرتِ اسلام پر پیدا ہوتا ہے

١٥ حَدَّثَنَا عَمْرٌو، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ، فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ، أَوْ يُنَصِّرَانِهِ، وَزَادَ أَبُو الزِّنَادِ: وَيُمَجِّسَانِهِ وَيُشَرِّكَانِهِ "، قَالَ: وَسُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِيْنَ مَنْ يَمُوْتُ مِنْهُمْ صِغَارًا، فَقَالَ:

۱۵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر پیدا ہونے والا بچہ فطرتِ اسلام پر پیدا ہوتا ہے، پھر اس کے والدین اسے یہودی، عیسائی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ مشرک بنا دیتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکوں کی اولاد کے بارے میں پوچھا گیا جو چھوٹی عمر میں (سن شعور سے قبل) فوت ہو جاتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ہی جانتا

«اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ» (متفق علیہ) ہے وہ بڑے ہو کر کیا کرتے۔

الکفار یعذبون بذنوبھم

کفار کو (کفر کے علاوہ) ان کے گناہوں کا بھی عذاب ہوگا

۱۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنُؤَاخَذُ بِمَا كَانَ مِنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ؟ فَقَالَ «مَنْ اَحْسَنَ مِنْكُمْ لَمْ يُؤَاخَذْ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَمَنْ اَسَاءَ اُخِذَ بِالْاَوَّلِ وَالْآخِرِ»

۱۶ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگ جو کچھ جاہلیت میں کرتے تھے کیا اس پر بھی ہمارا مواخذہ ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا کام اچھا ہو گیا اس سے جاہلیت کا مواخذہ نہ ہوگا اور جس کا معاملہ اچھا نہ ہوا اس سے پہلے اور پچھلے تمام اعمال کا حساب ہوگا۔

شرح: یعنی جو ایمان لے آیا اس کے سابقہ دور کے سب گناہ معاف ہو گئے، خود قرآن نے فرمایا: قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ”آپ کافروں سے فرما دیں اگر وہ باز آ جائیں (یعنی ایمان لے آئیں) تو جو پہلے ہو چکا وہ انہیں معاف کر دیا جائے گا۔“ (سورہ انفال آیت: ۳۸) اور جو شخص ایمان نہ لایا اور کفر ہی پر مر گیا اسے اپنی ساری زندگی کے گناہوں کی سزا ہوگی۔

اکمال الدین و اتمام النعمة

دین اسلام کی کاملیت اور نعمت کا تمام ہونا

۱۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مِسْعَرٍ وَغَيْرِهٖ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: لَوْ عَلَيْنَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ {اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ، وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ

۱۷ ابن شہاب کہتے ہیں: ایک یہودی نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: اگر یہ آیت اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ، وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ”آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے دینِ اسلام

نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِيْنًا} لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا، فَقَالَ عُمَرُ: «إِنِّيْ لَأَعْلَمُ أَيَّ يَوْمٍ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ نَزَلَتْ يَوْمَ عَرَفَةَ وَفِيْ يَوْمِ جُمُعَةٍ» (اخرجه البخاری فی الاعتصام)

کو پسند فرمالیا۔"ہم پر نازل ہوتی (یعنی تورات میں اترتی) تو ہم اس دن کو عید مناتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں جانتا ہوں یہ آیت کس دن نازل ہوئی، یہ آیت یوم عرفہ میں نازل ہوئی اور وہ روز جمعہ تھا۔

شرح: یعنی الحمد للہ وہ دن مسلمانوں کے لیے دولحاظ سے یوم عید تھا۔ یوم عرفہ بھی عید ہے اور یوم جمعہ بھی، اس آیت کی اہمیت کے پیش نظر اس کو ایسے عظیم موقع پر نازل کیا گیا، کیونکہ اس میں تکمیل دین کی بشارت دی گئی ہے۔ مکمل دین کا مفہوم یہ ہے کہ قرآن کے بعد کوئی کتاب نہیں آئے گی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

الرسوم الشركية

شرکیہ رسموں کا رد

44

۱۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا فَرَعَةَ وَلَا عَتِيْرَةَ» قَالَ الزُّهْرِيُّ: " وَالْفَرَعَةُ: أَوَّلُ النِّتَاجِ وَالْعَتِيْرَةُ: شَاةٌ تُذْبَحُ عَنْ كُلِّ أَهْلِ بَيْتٍ فِيْ رَجَبٍ " (متفق علیه)

۱۸ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی فرعہ نہیں اور کوئی عتیرہ نہیں۔ زہری نے کہا: فرعہ یہ ہے کہ کوئی جانور سب سے پہلا بچہ جنے (تو اسے بتوں کے نام پر چھوڑ دیا جائے) اور عتیرہ یہ ہے کہ ماہِ رجب میں کوئی جانور کسی اہل خانہ کی طرف سے ذبح کیا جائے (تو اس کا گوشت نہ کھایا جائے یہ جاہلیت کی رسمیں تھیں۔)

اقسام الوحی

وحی کی اقسام

۱۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ

۱۹ حضرت ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حارث بن ہشام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ

عَائِشَةَ قَالَتْ سَاَلَ الْحَارِثُ بْنُ هِشَامٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَأْتِيْكَ الْوَحْيُ؟ فَقَالَ: «يَأْتِيْنِيْ اَحْيَانًا فِيْ مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ فَيَفْصِمُ عَنِّيْ، وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ، وَهُوَ اَشَدُّ مَا يَأْتِيْنِيْ، وَيَأْتِيْنِيْ اَحْيَانًا فِيْ مِثْلِ صُوْرَةِ الْفَتٰى فَيَنْبُذُهُ اِلَيَّ فَاَعِيْهِ، وَهُوَ اَهْوَنُهُ عَلَيَّ» (متفق علیہ)

ﷺ پر وحی کیسے آتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کبھی وہ مجھ پر مسلسل گھنٹی کی آواز کی صورت میں آتی ہے، جب وہ ختم ہوتی ہے تو میں اسے یاد کر چکا ہوتا ہوں اور یہ طریقہ مجھ پر سب سے سخت ہے اور کبھی وہ فرشتہ میرے پاس نوجوان کی صورت میں آتا ہے اور مجھ پر وحی القاء کرتا ہے جسے میں یاد کر لیتا ہوں اور یہ مجھ پر سب سے آسان طریقہ ہے۔

شرح: وحی کی متعدد اقسام ہیں کبھی گھنٹی کی صورت، کبھی فرشتہ کا دل پر القاء کرنا، کبھی اس کا انسانی شکل میں آنا۔ کبھی خواب میں کچھ دکھایا جانا وغیرہ۔ یہ اقسام سب انبیاء کو عطا فرمائی گئیں، البتہ ایک بار رسول اللہ ﷺ کو سر عرش شب اسراء (ماہِ رجب کی ستائیسویں رات) میں کلام کے ساتھ دیدار الٰہی بھی عطا فرمایا گیا۔

اتباع القرآن و سنة الرسول ﷺ

قرآن اور سنت رسول ﷺ کی اتباع

۲۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ اَبِيْ مُوْسٰى الْاَشْعَرِيِّ فَاُتِيَ بِلَحْمِ دَجَاجٍ، فَتَنَحّٰى رَجُلٌ لَمْ يَاْكُلْ، فَدَعَاهُ اَبُوْ مُوْسٰى فَقَالَ: اِنِّيْ رَاَيْتُهُ يَاْكُلُ شَيْئًا، فَقَذِرْتُهُ، فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى: «رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُهُ»

(اخرجه البخاری فی فرض الخمس)

۲۰ زہدم جرمی بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے، ان کے پاس مرغی کا گوشت لایا گیا تو ایک آدمی الگ ہو کر بیٹھ گیا۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے اسے بلا کر اس کا سبب پوچھا اس نے کہا: میں نے مرغی کو کوئی (گندی) چیز کھاتے دیکھا، اس لیے میں اس سے کراہت کرتا ہوں۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہنے لگے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو مرغی کھاتے دیکھا تھا۔

شرح: لہٰذا جو نبی اکرم ﷺ نے کیا اسی کی اتباع میں ہماری نجات ہے۔

فضل حب الله و رسوله

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت کی فضیلت

٢١ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ السَّاعَةِ فَقَالَ: «مَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟» فَلَمْ يَذْكُرْ كَبِيرًا إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: إِنِّي أُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ» قَالَ أَبُو عَلِيٍّ: سَمِعْتُ الْحُمَيْدِيَّ يَقُولُ: "لَقِيَ ابْنُ عُيَيْنَةَ سِتَّةً وَثَمَانِينَ مِنَ التَّابِعِينَ وَكَانَ يَقُولُ: مَا رَأَيْتُ مِثْلَ أَيُّوبَ" قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ لَفْظُ الزُّهْرِيِّ إِذَا حَدَّثَنَا عَنْ أَنَسٍ وَسَهْلٍ: سَمِعْتُ سَمِعْتُ (متفق عليه)

٢١ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہو کر قیامت کے بارے میں پوچھا (کہ کب آئے گی) آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے کوئی بڑی بات نہ کی. البتہ یہ کہا: میں اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) سے محبت رکھتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس سے تمھیں محبت ہے تم اس کے ساتھ ہو گے۔

شرح: ہم بھی کہتے ہیں کہ اگرچہ ہم نے قیامت کے لیے کچھ تیاری نہیں کی ہے، مگر ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے محبوب طالب و مطلوب دانائے غیوب مبرہ عن العیوب نور العیون والقلوب سید عالم نور مجسم ﷺ سے محبت رکھتے ہیں۔ اے اللہ اس محبت کے صدقے ہمیں بھی جنت میں آپ ﷺ کی صحبت و زیارت عطا فرما۔

٢٢ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْعَبَّاسِ الْأَعْمَى، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

٢٢ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے گھر تشریف لائے اور فرمایا: مجھے بتایا گیا ہے کہ تم ساری رات قیام کرتے اور ہمیشہ روزہ رکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ ہاں میں ایسا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَقُوْمُ اللَّيْلَ وَتَصُوْمُ النَّهَارَ» قُلْتُ: إِنِّي لَأَفْعَلُ ذٰلِكَ، قَالَ: «فَلَا تَفْعَلْ، فَإِنَّ لِعَيْنَيْكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَلِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ هَجَمَتْ عَيْنُكَ، وَنَفِهَتْ نَفْسُكَ، فَقُمْ، وَنَمْ، وَصُمْ، وَأَفْطِرْ»

(اخرجه البخاری فی التهجد)

کرتا ہوں۔آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا نہ کرو تمہاری آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے۔ تمہاری جان کا بھی تم پر حق ہے، تمہارے اہل خانہ کا بھی تم پر حق ہے، اگر تم مسلسل ایسا کرو گے تو تمہاری آنکھیں کمزور ہو جائیں گی اور تمہاری جان بھی، تو رات کو قیام بھی کرو اور سویا بھی کرو اور روزے رکھو اور چھوڑ بھی دیا کرو۔

۲۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَرْجِسٍ يَقُوْلُ: رَأَيْتُ الْأُصَيْلِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَتَى الْحَجَرَ الْأَسْوَدَ فَقَبَّلَهُ، ثُمَّ قَالَ: «وَاللهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ، وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ»

(اخرجه البخاری فی الحج)

۲۳ حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے آگے سے کم بالوں والے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا وہ حجر اسود کے پاس آئے اسے بوسہ دیا پھر کہا: ''اللہ کی قسم! میں خوب جانتا ہوں کہ تم ایک پتھر ہو تم کوئی نقصان دے سکتے ہو نہ نفع، اور اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو تمہیں بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تمہیں کبھی بوسہ نہ دیتا۔

شرح: یعنی اے پتھر! تم ذاتی طور پر کسی نفع ونقصان کے مالک نہیں ہو، یہ اس لیے فرمایا تا کہ حجر اسود کی بوسہ دہی کو کوئی مشرک و کافر دیکھ کر یہ نہ کہے کہ ہم میں اور مسلمانوں میں کیا فرق ہے، ہم اپنے بتوں کو یعنی پتھروں کو چومتے ہیں اور اہل اسلام بھی پتھر کو چومتے ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے واضح فرما دیا کہ ہم اہل اسلام کسی پتھر کو ذاتی طور پر کسی نفع ونقصان کا مالک نہیں سمجھتے جبکہ مشرکین اپنے بتوں کو بھی ہر نفع وضرر کا مالک سمجھتے ہیں۔

ورنہ حجر اسود وہ پتھر ہے کہ اس میں اللہ نے نفع ونقصان رکھا ہے، جو اس کو چومے اس کے گناہ جھڑ جاتے ہیں اور جو اس کی اہانت کرے، وہ اللہ کی پکڑ میں آجاتا ہے کیونکہ یہ پتھر اللہ کی نشانی ہے۔ اسے جنت سے نازل کیا گیا اور جو اللہ کی نشانی کی توہین کرے اللہ کا غضب اس پر جوش میں آتا ہے۔ حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی اللہ کی نشانی تھی، جب اسے مارا گیا تو اللہ تعالیٰ نے پوری قوم کو مار دیا۔ اسی لیے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حجر اسود نفع بھی دیتا ہے اور نقصان بھی۔ (نسائی شریف)

۲۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ النَّاسِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا، فَلَمَّا أَضَاءَتْ لَهُ، جَعَلَ الدَّوَابُّ وَالْفَرَاشُ يَتَقَحَّمُونَ فِيهَا، فَأَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ، وَأَنْتُمْ تَقْتَحِمُونَ فِيهَا»

(متفق علیہ)

۲۴ حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اور لوگوں کی مثال ایسے ہے جیسے کسی نے آگ روشن کی، جب آگ روشن ہوگئی تو یہ پروانے اور پتنگے اس پر گرنے لگے تو میں تم کو کمر سے پکڑ کر آگ سے پیچھے کرتا ہوں اور تم اس میں گرنے کی کوشش کرتے ہو۔

شرح: یعنی کفار و مشرکین اور فاسق و فاجر لوگ جو علانیہ فسق و فجور کرتے ہیں ایسے ہیں جیسے پتنگے آگ میں گرنے کی کوشش کرتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ ان کو پکڑ پکڑ کر پیچھے کرتے ہیں کہ باز آجاؤ جہنم سے بچ جاؤ۔

۲۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُومُ عَلَى الصَّفَا فِي مَكَانٍ أَظُنُّ ذَلِكَ: «وَاللهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ فِيهِ»

(اسنادہ ضعیف ما وجتہ عند غیر الحمیدی)

۲۵ نافع کہتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر ﷠ کو صفا پہاڑی پر ایک خاص جگہ کھڑے ہوتے دیکھا۔ بخدا میرا گمان ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو اس جگہ کھڑے دیکھا ہوگا۔

۲۶ حَدَّثَنَا قَالَ:حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِأَبِي هُرَيْرَةَ: إِنِّي رَجُلٌ كَثِيرُ الشَّعْرِ، وَلَا يَكْفِينِي ثَلَاثُ حَثَيَاتٍ، فَقَالَ: «كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ مِنْكَ شَعْرًا، وَأَطْيَبَ مِنْكَ، وَكَانَ يَحْثِي عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا»

(اخرجہ الموصلی فی مسند)

۲۶ سعید مقبری کہتے ہیں ایک شخص نے حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے کہا: میرے بال بہت گھنے ہیں اور تین بار پانی ڈالنا میرے لیے کفایت نہیں کرتا۔ حضرت ابو ہریرہ ﷛ نے کہا: نبی اکرم ﷺ کے بال تجھ سے بھی زیادہ گھنے تھے اور آپ ﷺ کو تین بار پانی ڈالنا کافی ہوتا تھا۔
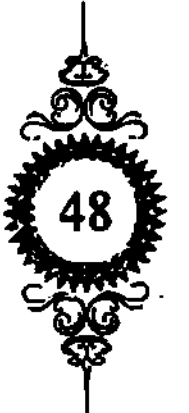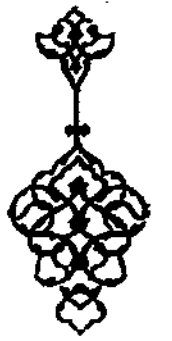
شرح: لہٰذا تمہیں رسول اللہ ﷺ کا طریقہ اپنانا چاہیے کیونکہ آپ کی اتباع ہی میں ہماری نجات ہے۔

٢٧ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ دِيْنَارٍ يَعْنِيْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ دِيْنَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، فَكُنَّا إِذَا بَايَعْنَاهُ يُلَقِّنُنَا، فَيَقُوْلُ: «فِيْمَا اسْتَطَعْتُمْ» (اخرجه البخاري في الاحكام)

٢٧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ہم سے بیعت لی کہ ہم ہر حکم سنیں گے اور مانیں گے تو جب ہم آپ ﷺ سے بیعت کرتے تو آپ ﷺ ہمیں تلقین فرماتے کہ جس قدر تم سے ہو سکے سنو اور مانو۔

٢٨ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ سَعِيْدٍ الْمَازِنِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، يَقُوْلُ: خَرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ فَسَأَلَ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ «بِأَيِّ شَيْءٍ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟» قَالَ أَبُوْ وَاقِدٍ: «بِ (ق)، وَ(اقْتَرَبَتْ)» (اخرجه مسلم في العيدين)

٢٨ حضرت عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ کہتے ہیں: عمر فاروق رضی اللہ عنہ عید والے دن نکلے تو ابو واقد لیثی سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس دن قرآن کے کس حصہ کی تلاوت فرمائی تھی؟ انہوں نے کہا: سورہ ق اور اِقْتَرَبَتِ السَّاعَة۔

حَدِيثُ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

شرح: گویا صحابہ کرام کی خواہش ہوتی تھی کہ ہر کام میں سنت رسول ﷺ کی اتباع کریں اور اس میں بڑے آدمی کو چھوٹے آدمی سے علم حاصل کرنے میں کوئی عار نہ تھا۔

٢٩ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ السِّخْتِيَانِيُّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: خَذَفَ قَرَابَةٌ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ عِنْدَهُ، فَنَهَاهُ عَنْهَا، وَقَالَ: " أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهَا، وَقَالَ: إِنَّهَا

٢٩ حضرت سعید بن جبیر کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کا ایک قریبی عزیز کنکریاں پھینک رہا تھا۔ حضرت عبداللہ نے اس کو اس سے منع کیا، اور بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ کنکریوں سے مار کر نہ تو کوئی شکار کر سکتا ہے اور نہ کسی دشمن کو واپس بھگا

لَا تَصِيدُ صَيْدًا، وَلَا تَنْكَأُ عَدُوًّا، وَإِنَّهَا تَفْقَأُ الْعَيْنَ، وَتَكْسَرُ السِّنَّ " فَعَادَ فَخَذَفَ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ مُغَفَّلٍ: «أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْهَا وَتَعُودُ. لَا أُكَلِّمُكَ أَبَدًا»

سکتا ہے، البتہ یہ کسی کی آنکھ پھوڑ سکتا ہے اور کسی کا دانت توڑ سکتا ہے۔ اسی شخص نے دوبارہ پھر کنکریاں ماریں تو حضرت عبداللہ بن مغفل نے انسے کہا: میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی حدیث سنا رہا ہوں کہ آپ ﷺ نے اس سے منع فرمایا اور اگر اسے دوبارہ کرو گے میں تم سے کبھی کلام نہیں کروں گا۔

شرح: یعنی صحابہ کرام ہر اس شخص سے ترکِ تعلق کر لیتے تھے، جو نبی اکرم ﷺ کے حکم مبارک کی پرواہ نہیں کرتا تھا۔ مومن کا کام ہے کہ حکم خدا عزوجل و ارشاد مصطفیٰ ﷺ سن کر گردن جھکا دے۔

تحمل المصائب لحفظ الایمان

ایمان بچانے کے لیے مصائب کا برداشت کرنا

۳۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ بِشْرٍ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَا: سَمِعْنَا قَيْسًا يَقُولُ: سَمِعْتُ خَبَّابًا يَقُولُ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَقَدْ لَقِينَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ شِدَّةً شَدِيدَةً فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَلَا تَدْعُو اللهَ لَنَا؟ فَقَعَدَ وَهُوَ مُحْمَرٌّ وَجْهُهُ فَقَالَ: «إِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ لَيُمْشَطُ أَحَدُهُمْ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيدِ مَا دُونَ عَظْمِهِ مِنْ لَحْمٍ أَوْ عَصَبٍ مَا يَصْرِفُهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَيُوضَعُ الْمِنْشَارُ عَلَى مَفْرِقِ رَأْسِهِ فَيُشَقُّ

۳۰ حضرت قیس کہتے ہیں: میں نے خباب رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہنے لگے: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا آپ ﷺ اس وقت کعبۃ اللہ کے سائے میں چادر سے ٹیک لگا کر تشریف فرما تھے۔ ان دنوں ہم مشرکین سے شدید اذیت اٹھا رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ آپ ﷺ ہمارے لیے دعا کیوں نہیں فرماتے (کہ اللہ ہمارے دشمنوں کو ہلاک کرے) آپ ﷺ سیدھے بیٹھ گئے۔ آپ کا چہرہ سرخ تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم سے قبل جو لوگ تھے ان کے جسموں کو لوہے کی کنگھیوں سے ادھیڑا جاتا تھا کنگھی ان کی ہڈیوں اور پٹھوں تک اتر جاتی تھی۔ مگر یہ سزا ان کو ان کے دین سے پھیر نہیں سکتی تھی۔ ان میں سے

بِاثْنَيْنِ مَا يَصْرِفُهُ ذٰلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَلَيُتِمَّنَّ اللهُ هٰذَا الْأَمْرَ حَتّٰى يَسِيرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلٰى حَضْرَمَوْتَ لَا يَخَافُ إِلَّا اللهَ » زَادَ بَيَانٌ «وَالذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهِ»

(اخرجه البخاری فی مناقب الانصار)

بعض کے سر پہ آری رکھ کر اس کے جسم کو دو حصوں میں کاٹ دیا گیا، مگر اس طرح اس کو اپنے دین سے نہ پھیرا جاسکا۔ سن لو کہ اللہ اپنے دین کو ضرور غالب فرمائے گا حتیٰ کہ ایک سوار صنعاء سے چل کر حضر موت جائے گا اور اسے اللہ کے سوا کسی کا خوف نہ ہوگا۔ ایک روایت میں ہے کہ فرمایا: اسے صرف اپنی بکریوں کے بارے میں بھیڑیے کا خوف ہوگا۔

شرح: اس حدیث میں یہ درس ہے کہ مومن کو اپنے ایمان سے کسی حالت میں دست بردار نہیں ہونا چاہیے خواہ اس کو جیسے بھی حالات کا سامنا کرنا پڑے۔ پچھلی امتوں میں ایسے با استقامت لوگ گزرے ہیں کہ ان کو دین سے پھیرنے کے لیے ان کے جسموں کو چھلنی کیا گیا مگر ان کے پائے استقامت میں لغزش نہ ہوئی (جیسے قرآن میں اصحاب الاخدود کا واقعہ مذکور ہے، فرعون کو کنگھی کرنے والی عورت کا واقعہ حدیث میں مذکور ہے وغیرہ۔) تو امت محمد یہ سب سے افضل امت ہے۔ اس کا حق زیادہ ہے کہ دین کے لیے قربانی کا مظاہرہ کرے۔

وجوب اطاعته فی کل ما حکم به

نبی اکرم ﷺ کے ہر فیصلہ کی اطاعت واجب ہے

۳۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَلَمَةُ رَجُلٌ مِّنْ وَلَدِ أُمِّ سَلَمَةَ: أَنَّ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ خَاصَمَ رَجُلًا إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: إِنَّمَا قَضٰى لَهُ لِأَنَّهُ ابْنُ عَمَّتِهِ. فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ (فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا

۳۱ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں سے کسی نے روایت کیا کہ زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے اپنے جھگڑے کو نبی اکرم ﷺ کے سامنے پیش کیا۔ آپ ﷺ نے حضرت زبیرؓ کے حق میں فیصلہ فرمایا۔ وہ شخص کہنے لگا: آپ ﷺ نے زبیر کے حق میں اس لیے فیصلہ کیا کہ وہ آپ ﷺ کا پھوپھی زاد بھائی ہے۔ تب اللہ نے یہ آیت اتاری: فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى الخ اے نبی اکرم ﷺ مجھے آپ کا رب ہونے کی قسم ہے۔ لوگ مومن نہیں ہو سکتے جب تک

شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا.

(اخرجه البخاری فی المساقاة)

وہ آپ کو اپنے جھگڑے میں حاکم نہ مان لیں پھر آپ کے فیصلے کے بارے میں اپنے دلوں میں کوئی کھٹکا نہ محسوس کریں اور اسے خوب خوب مانیں۔ (سورہ نسآء، آیت ۶۵)

شرح: یہ آیت اور اس کا شان نزول بتا رہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ معصوم ہیں، کیونکہ آپ ﷺ کے ہر فیصلے کو دل و جان سے ماننے کا حکم فرمایا گیا ہے، معلوم ہوا شیطان آپ ﷺ کے قریب نہیں بھٹک سکتا اور آپ ﷺ نفسانی و شیطانی وسوسہ کے تحت کوئی فیصلہ کر ہی نہیں سکتے۔ اگر کر سکتے ہوتے تو اللہ آپ ﷺ ہر فیصلے کو خوب خوب ماننے کا حکم نہ فرماتا۔

البيعة لا جتناب المعاصي

گناہوں سے بچنے کی بیعت کرنا

۳۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُوْلُ: اَخْبَرَنِي اَبُوْ اِدْرِيْسَ الْخُوْلَانِيُّ اَنَّهُ سَمِعَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ يَقُوْلُ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسٍ فَقَالَ: «تُبَايِعُوْنِي اَنْ لَّا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا، وَلَا تَسْرِقُوا، وَلَا تَزْنُوا الْاٰيَةَ فَمَنْ وَفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ، وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ فَهُوَ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ وَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ» قَالَ سُفْيَانُ كُنَّا عِنْدَ الزُّهْرِيِّ فَلَمَّا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَشَارَ اِلَيَّ اَبُوْ بَكْرٍ الْهُذَلِيُّ اَنِ احْفَظْهُ فَكَتَبْتُهُ فَلَمَّا قَامَ الزُّهْرِيُّ اَخْبَرْتُ بِهِ اَبَا بَكْرٍ (اخرجه صحیح ابن حبان)

۳۲ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں تھا آپ ﷺ نے فرمایا: تم مجھ سے یہ بیعت کرو کہ اللہ کے ساتھ شرک نہیں کرو گے۔ چوری اور زنا کے قریب نہ جاؤ گے الیٰ آخر الآیۃ۔ تو جو اس وعدہ پر قائم رہے اس کا اجر اللہ کے ذمے ہے اور جس نے ان گناہوں میں سے کسی چیز کا ارتکاب کیا اور اسے سزا دی گئی تو وہ اس کے لیے کفارہ ہو گئی اور جس نے کسی ایسے گناہ کا ارتکاب کیا، اور اللہ نے اس کے گناہ پر پردہ رکھا تو وہ اللہ کی طرف سپرد ہے۔ اگر چاہے تو اسے بخشے چاہے تو عذاب دے۔ سفیان نے اس کی سند پر ایک بحث کی ہے۔

۳۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُبَادَةَ بْنَ الْوَلِيدِ يُحَدِّثُ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: «بَايَعْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ، وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ، وَأَنْ نَقُولَ بِالْحَقِّ حَيْثُ مَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللهِ عَزَّ وَجَلَّ لَوْمَةَ لَائِمٍ»

(اخرجه البخاری فی الاحکام)

۳۳ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کی کہ ہر تنگی و فراخی اور خوشی و غمی میں اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کریں گے اور اہل حکومت سے بغاوت نہیں کریں گے، اور ہمیشہ حق بات کہیں گے اور اللہ کے بارے میں کسی ملامت گر کی ملامت کو خاطر میں نہ لائیں گے۔

شرح: مسلم حاکم خواہ فاسق ہو اس کے خلاف بغاوت جائز نہیں تا آنکہ اس سے صریح کفر صادر ہو۔

حذر الاقتراب عن حدود الله

اللہ کی حدوں کے قریب جانے سے بچنا

۳۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: أَخْبَرَنِي الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: «لَا حِمَى إِلَّا لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ» (اخرجه البخاری فی الجهاد)

۳۴ حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چراگاہ (شریعت) صرف اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔

شرح: ایک حدیث میں ہے کہ یہ بادشاہ کی چراگاہ ہوتی ہے (جس میں کسی دوسرے شخص کو اپنے جانور لے جانے کی اجازت نہیں ہوتی) اور اللہ کی چراگاہ اللہ کی حرام کردہ اشیاء ہیں تو تم ان کے قریب مت آؤ۔

(بخاری کتاب الایمان باب ۳۹، مسلم کتاب المساقاۃ حدیث ۱۰۷)

للمرأة مثل ما للرجل من الاجر

عورت کے لیے نیکی کا ثواب مرد کی طرح ہے

۳۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ سَلَمَةُ رَجُلٌ مِّنْ وَلَدِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ لَا أَسْمَعُ اللهَ عَزَّوَجَلَّ ذَكَرَ النِّسَاءَ فِي الْهِجْرَةِ بِشَيْءٍ. فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ (فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّيْ لَا أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِنْكُمْ مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى) الْآيَةَ

(اخرجه الموصلی فی مسندہ)

۳۵ حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے نہیں سنا کہ اللہ نے ہجرت میں عورتوں کا ذکر کیا ہو۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری کہ اللہ نے فرمایا: فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّيْ لَا أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى؛ تو ان کے رب نے ان کی دعا قبول کر لی کہ فرمایا میں کسی کام کرنے والے کا کام ضائع نہیں کرتا خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔ (آل عمران، ۱۹۵)

شرح: اس آیت میں آگے اللہ نے ہجرت کا ذکر فرمایا ہے یعنی اسے مردوں، عورتوں سب کے لیے باعث اجر قرار دیا ہے؛ چنانچہ آگے فرمایا: فالذین ھاجروا و اخرجوا من دیارھم و اوذوا فی سبیلی و قاتلوا وقتلوا لا کفرن عنھم سیاتھم و لا دخلنھم جنات تجری من تحتھا الانھار ثواباً من عند اللہ و اللہ عندہ حسن الثواب تو جنہوں نے ہجرت کی اور انہیں ان کے گھروں سے نکالا گیا اور میری راہ میں انہیں ستایا گیا۔ انہوں نے جہاد کیا اور قتل ہوئے میں ضرور ان کے گناہ مٹادوں گا اور انہیں جنتی باغات میں داخل کروں گا، جہاں نہریں بہتی ہیں یہ اللہ کی طرف سے اجر ہے اور اللہ ہی کے ہاں اچھا اجر ہے۔ (نساء، ۱۹۵)

وجوب الاجتناب عن المتشابھات

مشتبہ چیزوں سے بچنے کا حکم

۳۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،

۳۶ شعبی کہتے ہیں میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ

قَالَ:حَدَّثَنَا اَبُوْ فَرْوَةَ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ عَلَى الْمِنْبَرِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: «حَلَالٌ بَيِّنٌ وَحَرَامٌ بَيِّنٌ، وَشُبُهَاتٌ بَيْنَ ذٰلِكَ، فَمَنْ تَرَكَ مَا اشْتَبَهَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ كَانَ لِمَا اسْتَبَانَ لَهُ اَتْرَكَ، وَمَنِ اجْتَرَاَ عَلَى مَا شَكَّ فِيْهِ، اَوْشَكَ اَنْ يُّوَاقِعَ الْحَرَامَ، وَاِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى، وَحِمَى اللهِ فِي الْاَرْضِ مَعَاصِيهِ» (اخرجه البخاری فی الایمان)

کو منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا۔انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: حلال ظاہر ہے اور حرام ظاہر ہے اور ان کے درمیان کچھ متشابہ چیزیں ہیں، تو جس نے وہ چیز چھوڑ دی جو اس پر مشتبہ تھی یعنی مشتبہ گناہ تھا تو وہ واضح گناہ کو زیادہ چھوڑنے والا ہوگا اور جس نے شک والی چیز پر جرأت کر لی تو قریب ہے کہ وہ حرام میں مبتلا ہو جائے۔ ہر بادشاہ کی چراگاہ ہوتی ہے اور اللہ کی بنائی ہوئی چراگاہ اللہ کے مقرر کردہ گناہ ہیں۔

۳۷ حَدَّثَنَا وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: «حَلَالٌ بَيِّنٌ وَحَرَامٌ بَيِّنٌ، وَشُبُهَاتٌ بَيْنَ ذٰلِكَ، فَمَنْ تَرَكَ مَا اشْتَبَهَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ كَانَ لِمَا اسْتَبَانَ لَهُ اَتْرَكَ، وَمَنِ اجْتَرَاَ عَلَى مَا شَكَّ فِيْهِ، يُوْشِكُ اَنْ يُّوَاقِعَ الْحَرَامَ، كَمَنْ رَتَعَ اِلٰى جَانِبِ الْحِمَى، يُوْشِكُ اَنْ يَّقَعَ فِيْهِ، وَاِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى، وَحِمَى اللهِ فِي الْاَرْضِ مَعَاصِيهِ» (ایضاً)

۳۷ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور ان کے درمیان شُبہات ہیں تو جس نے مشتبہ گناہ کو چھوڑ دیا وہ کھلے گناہ کو زیادہ چھوڑنے والا ہوگا اور جس نے شک والی چیز پر جرأت کر لی تو قریب ہے کہ وہ حرام میں مبتلا ہو جائے جیسے اگر کوئی شخص کسی کی چراگاہ کے قریب اپنے جانوروں کو چرائے تو قریب ہے کہ اس چراگاہ میں جا پڑے گا (اس کے جانور اس میں داخل ہو جائیں گے) تو ہر بادشاہ کی چراگاہ ہے اور زمین میں اللہ کی چراگاہ اس کے مقرر کردہ گناہ ہیں۔

شرح: جب مومن کو شک ہو کہ یہ چیز میرے لیے حلال ہے یا نہیں تو اسے رک کر پہلے تحقیق کر لینی چاہیے۔ ایسا نہ ہو کہ لاپرواہی کے سبب وہ گناہ میں مبتلا ہو جائے۔

حجية الحديث

حدیث کا حجت ہونا

٣٨ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا سَالِمٌ اَبُو النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ سُفْيَانُ: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ مُرْسَلًا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ مُتَّكِئًا عَلٰى اَرِيكَتِهِ يَأْتِيْهِ الْاَمْرُ مِنْ اَمْرِيْ مِمَّا اَمَرْتُ بِهٖ اَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُوْلُ لَا نَدْرِيْ مَا وَجَدْنَا فِيْ كِتَابِ اللهِ اتَّبَعْنَاهُ» قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: قَالَ سُفْيَانُ: وَاَنَا لِحَدِيثِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ اَحْفَظُ لِاَنِّيْ سَمِعْتُهٗ اَوَّلًا؟ وَقَدْ حَفِظْتُ هٰذَا اَيْضًا (اخرجه الطبرانی فی الکبیر)

٣٨ محمد بن منکدر مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تم میں سے کسی شخص کو ایسی حالت میں نہ پاؤں کہ وہ اپنی سہری پر براجمان ہو اس کے پاس میری حدیث آئے میں نے کسی کام کا حکم دیا ہو یا کسی چیز سے روکا ہو اور وہ کہے ہم نہیں جانتے ہم تو جو قرآن میں پائیں اس کی اتباع کریں گے۔ امام حمیدی نے اس کی سند پر سفیان کا کلام نقل کیا ہے۔
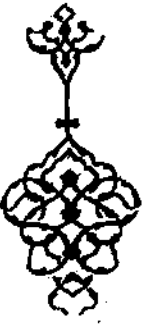
شرح: اس حدیث مبارک میں منکرین حدیث یعنی پرویزی فرقہ کا رد شدید ہے، جو صرف قرآن کو ماننے کے مدعی ہیں اور حدیث کو کچھ اہمیت نہیں دیتے حالانکہ یہ صریح الحاد و کفر ہے، اللہ نے فرمایا: مَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ رسول اللہ ﷺ تمہیں جو حکم دیں وہ لے لو اور جس سے تمہیں منع کریں اس سے رک جاؤ۔ (حشر، آیت ٧)

مكانة المرأة فی الاسلام

اسلام میں عورت کا مقام

٣٩ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

٣٩ حضرت سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں فتح مکہ والے دن

قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي مُرَّةَ مَوْلَى عَقِيلٍ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ: أَتَانِي يَوْمَ الْفَتْحِ حَمَوَانِ لِي فَأَجَرْتُهُمَا فَجَاءَ عَلِيٌّ يُرِيدُ قَتْلَهُمَا فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي قُبَّتِهِ بِالْأَبْطَحِ بِأَعْلَى مَكَّةَ فَلَمْ أَجِدْهُ وَوَجَدْتُ فَاطِمَةَ فَلَهِيَ كَانَتْ أَشَدَّ عَلَيَّ مِنْ عَلِيٍّ فَقَالَتْ تُؤْوِينَ الْكُفَّارَ وَتُجِيرِينَهُمْ وَتَفْعَلِينَ وَتَفْعَلِينَ، فَلَمْ أَلْبَثْ أَنْ جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى وَجْهِهِ رَهْجَةُ الْغُبَارِ فَقَالَ «يَا فَاطِمَةُ اسْكُبِي لِي غُسْلًا» فَسَكَبَتْ لَهُ غُسْلًا فِي جَفْنَةٍ لَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَثَرِ الْعَجِينِ فِيهَا ثُمَّ سَتَرَتْ عَلَيْهِ بِثَوْبٍ «فَاغْتَسَلَ ثُمَّ صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ» مَا رَأَيْتُهُ صَلَّاهَا قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا فَلَمَّا انْصَرَفَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَجَرْتُ حَمَوَيْنِ لِي، وَإِنَّ ابْنَ أُمِّي عَلِيٌّ أَرَادَ قَتْلَهُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَيْسَ ذٰلِكَ لَهُ إِنَّا قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ، وَأَمَّنَّا مَنْ أَمَّنْتِ» (اخرجه صحیح ابن حبان)

میرے پاس میرے دو دیور (شوہر کے بھائی) آئے۔ میں نے ان کو پناہ دے دی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے وہ ان کو قتل کرنا چاہتے تھے۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم بالائی مکہ میں مقام ابطح پر اپنے قبہ میں تشریف فرما تھے۔ مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں نہ ملے۔ میں نے وہاں حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو پایا تو وہ مجھ پر حضرت علی سے بھی زیادہ سختی کر رہی تھیں۔ وہ کہنے لگیں: تم کفار کو پناہ دے رہی ہو انہیں بچا رہی ہو یہ کر رہی ہو اور یہ کر رہی ہو؟ تھوڑی دیر بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر غبار تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے فاطمہ میرے لیے پانی ڈالو انہوں نے ایک بڑے برتن میں پانی ڈالا۔ جس میں آٹے کا اثر تھا۔ انہوں نے پردہ کا اہتمام کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کپڑے میں نماز پڑھی جس کی دونوں طرفین آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخالف سمت کندھوں پہ ڈال رکھی تھیں میں نے آپ کو یہ نماز اس سے قبل اور اس کے بعد کبھی پڑھتے نہ دیکھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اپنے دو دیوروں کو پناہ دی ہے اور میرا ماں جایا بھائی علی انہیں قتل کرنا چاہتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے یہ اختیار نہیں ہے۔ جس کو تم نے امان دی ہے اسے ہم امان دیتے ہیں اور جسے تم نے پناہ دی ہے ہم اسے پناہ دیتے ہیں۔

شرح: حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا نے جس کو پناہ دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی پناہ کو جاری کر دیا۔ گویا اگر جنگ ایک مسلمان عورت کسی کافر کو پناہ دے دے تو اس کی پناہ کو قبول کیا جائے گا، ہاں اگر کسی کافر کو پناہ دینا سب مسلمانوں کے مفاد کے خلاف

ہوتو حاکم اسلام اس پناہ کو ختم کر سکتا ہے خواہ وہ پناہ کسی عورت نے دی ہو یا مرد نے، گویا عورت بحیثیت ایک فرد امت مردوں سے کم نہیں ہے۔ صرف بعض گھریلو مسائل میں اس کی ذمہ داریاں محدود کی گئی ہیں اس کی حفاظت کے لیے۔

اتحاد الامة المسلمة

امت مسلمہ کا اتحاد

۴۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ، يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا»

(اخرجه البخاری فی الصلوٰة)

۴۰ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن دوسرے مومن کے لیے ایسے ہے جیسے دیوار ہے کہ اس کا ہر حصہ دوسرے حصوں کو مضبوط بناتا ہے۔

۴۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ، قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ، يَقُولُ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ، يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ الشَّعْبِيُّ: وَكُنْتُ إِذَا سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ عَلَى الْمِنْبَرِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَنَنْتُ أَنِّي لَا أَسْمَعُ أَحَدًا بَعْدَهُ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: «مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَبَاذُلِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ، كَمَثَلِ الْإِنْسَانِ، إِذَا اشْتَكَى عُضْوًا مِنْ أَعْضَائِهِ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالْحُمّٰى وَالسَّهَرِ» (متفق علیه)

۴۱ شعبی کہتے ہیں میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا، اور جب وہ یہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے تو میں یقین کر لیتا تھا کہ مجھے اس کے بعد کسی سے کچھ سننے کی ضرورت نہیں تو انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "اہل ایمان کے باہمی پیار، صلہ رحمی اور تعاون کے لحاظ سے ان کی مثال ایک انسان کی طرح ہے جب اس کے کسی ایک عضو کو تکلیف ہوتی ہے تو اس کی وجہ سے سارا جسم بخار اور بے خوابی کا شکار ہو جاتا ہے۔

شرح: یعنی ساری امت مسلمہ ایک دیوار کی طرح ہے یا ایک انسانی جسم کی طرح ہے۔ اگر دیوار کا ایک حصہ ناقص ہو تو ساری دیوار ناقص ہے اور انسانی جسم کا ایک حصہ تکلیف میں ہو تو سارا جسم درد میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ مگر افسوس آج ہم یہ سبق بھول گئے ہیں۔

۴۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، يَقُولُ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَكَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: يَا لَلْأَنْصَارِ، وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ: يَا لَلْمُهَاجِرِينَ، قَالَ: فَسَمِعَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: «مَا هَذَا؟» ، فَقَالُوا: رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَسَعَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: يَا لَلْأَنْصَارِ، وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ: يَا لَلْمُهَاجِرِينَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا بَالُ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ دَعُوهَا، فَإِنَّهَا مُنْتِنَةٌ» ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيِّ ابْنِ سَلُولَ: أَوَقَدْ فَعَلُوهَا؟، وَاللهِ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ، قَالَ جَابِرٌ: وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ بِالْمَدِينَةِ أَكْثَرَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ، حِينَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ كَثُرَ الْمُهَاجِرُونَ بَعْدُ، قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ: دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «دَعْهُ لَا

۴۲ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک جنگ میں شریک تھے مہاجرین میں سے ایک شخص نے کسی انصاری کو ہاتھ سے پیٹھ پر مارا انصاری نے کہا: اور انصار یو میری مدد کرو تو مہاجر نے کہا: اوہ مہاجرو میری مدد کرو۔ نبی اکرم ﷺ نے سن کر فرمایا: یہ جاہلیت کی پکار کیسی ہے؟ چھوڑ دو انہیں یہ بدبودار آوازیں ہیں۔

منافق عبداللہ بن ابی بن سلول نے کہا: کیا کسی مہاجر نے ایسا کیا ہے؟ قسم بخدا اگر ہم مدینہ واپس گئے تو عزت والا وہاں سے ذلت والے کو نکال دے گا۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ مدینہ طیبہ میں تشریف لائے تو یہاں انصار زیادہ تھے، پھر بعد میں مہاجرین زیادہ ہو گئے۔ (اس لیے عبداللہ بن ابی سلول منافق نے کہا کہ ہم مدینہ والے زیادہ ہیں ہم مہاجروں کو مدینہ سے نکال دیں گے۔) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ اجازت دیں میں اس منافق کا سر اتار دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے رہنے دو۔ دوسرے لوگ باتیں کریں گے کہ محمد (ﷺ) اپنے ہی ساتھیوں کو قتل کر دیتا ہے۔

يَتَحَدَّثُ النَّاسُ اَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ اَصْحَابَهُ»
(متفق علیه)

۴۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ هَارُونَ الْمَدَنِيُّ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيِّ ابْنِ سَلُولَ، لِاَبِيهِ: " وَاللّٰهِ لَا تَدْخُلُ الْمَدِينَةَ اَبَدًا حَتّٰى تَقُولَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَعَزُّ، وَاَنَا الْاَذَلُّ، قَالَ: وَجَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُ بَلَغَنِي اَنَّكَ تُرِيدُ اَنْ تَقْتُلَ اَبِي، فَوَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا تَاَمَّلْتُ وَجْهَهُ قَطُّ هَيْبَةً لَهُ، وَاِنْ شِئْتَ اَنْ اٰتِيَكَ بِرَاْسِهِ لَاَتَيْتُكَ، فَاِنِّي اَكْرَهُ اَنْ اَرٰى قَاتِلَ اَبِي" (متفق علیه)

۴۳ ابوہارون مدنی کہتے ہیں (جب لشکر واپس مدینہ طیبہ پہنچا تو) عبداللہ بن ابی منافق کے بیٹے حضرت عبداللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے کہا: واللہ تم مدینہ میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک تم یہ نہ کہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی سب سے عزت والے ہیں اور میں ذلیل تر ہوں۔ (جب باپ نے یہ الفاظ کہے تو انہوں نے اسے شہر میں داخل ہونے دیا۔)

پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے باپ کو قتل کرنا چاہتے ہیں۔ اس رب کی قسم جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق دے کر بھیجا ہے۔ میں نے اس کی ہیبت کی وجہ سے اس کو مہلت نہیں دے رکھی اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چاہیں تو میں ابھی اس کا سر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آتا ہوں مگر میں نہیں چاہتا کہ مجھے باپ کا قاتل کہا جائے۔

شرح: مسلمانوں میں کبھی کسی بات پر اختلاف ہوسکتا ہے مگر اس اختلاف کو ہوا دے کر ایک گروہ کو دوسرے کے خلاف بھڑکانا منافق عبداللہ بن اُبی والا کام ہے جو کسی مسلمان کو زیب نہیں ہے۔

اصلاح القلب

دل کی اصلاح

۴۴ حَدَّثَنَا وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: «فِي الْاِنْسَانِ مُضْغَةٌ، اِذَا هِيَ صَلَحَتْ وَسَلِمَتْ سَلِمَ لَهَا سَائِرُ الْجَسَدِ،

۴۴ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: انسان میں گوشت کا ایک لوتھڑا ہے جب وہ درست اور سالم ہو تو سارا جسم سالم اور

وَصَحَّ، وَإِذَا هِيَ سَقِمَتْ سَقِمَ لَهَا سَائِرُ الْجَسَدِ وَفَسَدَ، وَ هِيَ الْقَلْبُ» (اخرجه البخاری فی الایمان)

تندرست ہوتا ہے اور جب وہ بیمار ہو تو سارا جسم بیمار ہو جاتا ہے تو سن لو کہ وہ دل ہے۔

الامر بالمعروف و النهي عن المنكر

نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا

۴۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ قَامَ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَقْرَءُونَ هَذِهِ الْآيَةَ {يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ} وَإِنَّا سَمِعْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ يَأْخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ يُوشِكُ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللهُ بِعِقَابٍ» (اخرجه الموصلی فی سننه)

۴۵ حضرت قیس بن ابی حازم کہتے ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر اللہ کی حمد و ثنا کہی اس کے بعد فرمایا: اے لوگو! تم یہ آیت پڑھتے ہو: يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ اے ایمان والو! تم اپنے آپ کی فکر کرو جب تم ہدایت پر ہو تو کسی شخص کا گمراہ ہونا تمہیں نقصان نہیں دیتا، جبکہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا:

''لوگ جب کسی ظالم کو دیکھیں (کہ ظلم کر رہا ہے) پھر وہ اس کے ہاتھوں کو نہ پکڑیں (اسے نہ روکیں) تو اللہ ان سب کو عذاب میں گھیر لے گا۔''

شرح: یہ حدیث اس آیت کی وضاحت کر رہی ہے جو سورہ مائدہ کی آیت ۱۰۵ ہے۔ آیت کے ظاہری مفہوم سے یوں لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے، جب تم ہدایت یافتہ ہو تو کسی کے گمراہ ہونے سے تمہیں کوئی نقصان نہیں ہے۔ [illegible] سے گمراہی سے باز آنے کی تلقین کرو یا نہ کرو، مگر اس حدیث نے شرح کر دی کہ آیت کا معنیٰ یہ ہے کہ جب تم نے کسی گمراہ شخص کو ہدایت کا راستہ بتا دیا پھر اس نے انکار کیا تو اب اس کی گمراہی سے تمہیں نقصان نہ ہوگا اور اگر تم نے اسے گمراہی سے نہ روکا بلکہ یہ سوچا کہ اسے مرنے دو عذاب میں، تو عذاب الٰہی تم دونوں کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔

۴۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،

۴۶ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول

قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، وَأَبُو عُمَيْرٍ الْحَارِثُ بْنُ عُمَيْرٍ، أَنَّهُمَا سَمِعَا مِنْ أَبِي طُوَالَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ نَهَارٍ الْعَبْدِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: إِنَّ اللهَ لَيَسْأَلُ الْعَبْدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَقُولَ: مَا مَنَعَكَ إِذَا رَأَيْتَ الْمُنْكَرَ فِي الدُّنْيَا أَنْ تُنْكِرَهُ، فَإِذَا لَقَّنَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَبْدَهُ حُجَّتَهُ، الْقَالَ: يَا رَبِّ رَجَوْتُكَ وَخِفْتُ النَّاسَ (اخرجه البیہقی فی شعب الایمان)

اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: اللہ تعالیٰ روز قیامت بندے سے سوال کرے گا کہے گا، جب تم نے دنیا میں برائی دیکھی تو اسے منع کیوں نہ کیا؟ پھر اللہ خود ہی اس کو جواب سمجھائے گا اور وہ کہے گا، اے اللہ! مجھے تیری رحمت کی امید تھی اور لوگوں کا ڈر بھی تھا۔

شرح: اگر واقعتاً ایسا ڈر ہو کہ برائی کے خلاف آواز اٹھانے سے جان چلی جائے گی یا شدید جسمانی یا مالی اذیت پہنچے گی جو قابل برداشت نہیں ہے پھر وہ خاموش رہا اور دل میں نفرت تھی، اس لیے وہ مجرموں سے الگ رہا تو یہ قابل معافی ہے اور اگر وہ مجرموں کا ساتھی بن گیا اور جانتے ہوئے بھی کہ یہ مجرم ہیں، ان سے مفاد اٹھانے لگا تو یہ قابل معافی نہیں ہے۔

۴۷ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: مَثَلُ الْمُدْهِنِ فِي حُقُوقِ اللهِ وَالْوَاقِعِ فِيهَا، وَالْقَائِمِ عَلَيْهَا، كَمَثَلِ ثَلَاثَةٍ رَكِبُوا سَفِينَةً وَاسْتَهَمُوا مَنَازِلَهَا، فَطَارَ لِأَحَدِهِمْ أَسْفَلُهَا .وَأَوْعَرُهَا وَشَرُّهَا، وَكَانَ مُخْتَلَفُهُ وَمُهَرَاقُ مَائِهِ عَلَيْهِمْ، فَبَيْنَا هُمْ فِيهَا لَمْ يَفْجَأْهُمْ بِهِ إِلَّا وَقَدْ أَخَذَ الْقَدُومَ، فَقَالُوا لَهُ: أَيَّ شَيْءٍ تَصْنَعُ؟ فَقَالَ: أَخْرِقُ فِي حَقِّي خَرْقًا فَيَكُونُ أَقْرَبَ لِي مِنَ الْمَاءِ وَيَكُونَ فِيهِ مُخْتَلَفِي وَمُهَرَاقُ مَائِي، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اتْرُكُوهُ أَبْعَدَهُ اللهُ يَخْرِقُ فِي حَقِّهِ مَا شَاءَ، فَقَالَ

۴۷ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا:

''حقوق اللہ کے بارے میں لا پرواہی برتنے والا، ان کو پامال کرنے والا، اور ان کی حفاظت کرنے والا، ان کی مثال ان تین طرح کے لوگوں جیسی ہے جو کشتی میں سوار ہوئے۔ انہوں نے قرعہ ڈالا اور اپنی اپنی منزلیں لے لیں تو کسی کے لیے سب سے نچلی منزل آئی جو سب سے سخت اور بری ہے تو وہ پانی بہانے اور دیگر ضروریات کے لیے اوپر کی منزلوں میں جاتے تھے تو ایسے ہی وقت میں اہل کشتی کو اچانک معلوم ہوا کہ سب سے نچلی منزل والے نے کلہاڑا پکڑا ہے۔ انہوں نے پوچھا تم کیا کرنے لگے ہو؟ اس نے کہا:

بَعْضُهُمْ: لَا تَدَعُوهُ يَخْرِقُهَا، فَيُهْلِكُنَا وَيُهْلِكَ نَفْسَهُ، فَإِنْ هُمْ أَخَذُوا عَلَى يَدَيْهِ نَجَا وَنَجَوْا مَعَهُ، وَإِنْ هُمْ لَمْ يَأْخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ هَلَكَ وَهَلَكُوا مَعَهُ" (اخرجه البخاری فی الشرك)

میں اپنے حصہ میں سوراخ کروں گا تا کہ پانی سے قریب تر ہو جاؤں، اور یہیں میری ضروریات اور پانی کا بہانا پورا ہو جائے گا تو کچھ لوگوں نے کہا، اسے اپنے حال پر چھوڑ دو۔ اللہ اسے دور کرے یہ اپنے حصہ میں جو چاہے سوراخ کرے۔ تو بعض نے کہا، اسے سوراخ کرنے کی اجازت نہ دو یہ ہمیں بھی ہلاک کرے گا اور خود بھی ہلاک ہو گا تو اگر انہوں نے اس کے ہاتھ پکڑ لیے تو وہ نجات پا گیا اور دوسرے لوگ بھی نجات پا گئے، اور اگر انہوں نے اس کے ہاتھ نہ پکڑے تو وہ بھی ہلاک ہوگا اور دوسرے لوگ بھی۔

شرح: یہی معاملہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا ہے۔ جب کچھ لوگ برائی کرتے ہیں تو دوسروں کا فرض ہے کہ انہیں روکیں ورنہ وہ برائی اس قدر عام ہو جائے گی کہ سب کے گھر اس کی لپیٹ میں آ جائیں گے اور سب ڈوبیں گے۔

الخوارج کلاب جهنم

خارجی لوگ جہنم کے کتے ہیں

۴۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو غَالِبٍ صَاحِبُ الْمَحْجَنِ، قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ أَبْصَرَ رُءُوسَ خَوَارِجَ عَلَى دَرَجِ دِمَشْقٍ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: «كِلَابُ أَهْلِ النَّارِ، كِلَابُ أَهْلِ النَّارِ، كِلَابُ أَهْلِ النَّارِ» ، ثُمَّ بَكَى، ثُمَّ قَالَ: «شَرُّ قَتْلَى تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ، وَخَيْرُ قَتْلَى مَنْ قَتَلُوا» قَالَ أَبُو غَالِبٍ: أَأَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: نَعَمْ، إِنِّي إِذًا لَجَرِيءٌ،

۴۸ ابو غالب کہتے ہیں حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ نے دمشق کی سیڑھی پر خارجیوں کے سر دیکھے تو کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا:۔ وہ جہنم کے کتے ہیں وہ جہنم کے کتے ہیں وہ جہنم کے کتے ہیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رو دیے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ آسمان کے نیچے سب سے بدتر مقتول ہوں گے اور جو ان کے ہاتھوں قتل (شہید) ہوں گے وہ سب سے بہترین شہید ہوں گے ابو غالب کہنے لگے: اے ابو امامہ کیا آپ نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خود سنی تھی؟ انہوں نے کہا: ہاں اور اگر نہ سنی ہو تو میں رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بڑی جرأت کرنے والا ہوں۔ میں نے یہ بات

سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ وَلَا ثَلَاثٍ

ایک بار یا دو تین بار نہیں سنی۔ (بلکہ کئی بار سنی ہے۔)

(اخرجه البیهقی فی قتال اجعل البغی)

شرح: خوارج ایک گروہ تھا، جو جنگ صفین کے اختتام پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لشکر سے الگ ہوگیا۔ وہ سب صحابہ کو کافر کہتا تھا، بلکہ ان کے ہاتھوں متعدد صحابہ شہید ہوئے وہ ملحدین تھے۔ قرآن کی غلط تفسیر کر کے انہوں نے ایک نیا دین ایجاد کرلیا جب حضرت مولا علی المرتضیٰ اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہما نے اس بات پر اتفاق کیا کہ جنگ بند کر کے دو حکمین کے حکم پر عمل کیا جائے تو خوارج نے کہا: ان الحکم الا للہ حکم تو صرف اللہ کا ہے۔ آخر مقام نہروان پر ان کی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جنگ ہوئی تو وہ چند ایک کے سوا سب ہی قتل کر دیے گئے، مگر حضرت علی نے فرمایا: ایسے گروہ قیامت تک آتے رہیں گے۔ (البدایۃ والنہایہ)

اسی طرح قیامت تک جو گروہ بھی ایسے عقائد کے ساتھ پیدا ہوں جو صریح کفر پر مشتمل ہوں اور وہ خود کو مسلمان کہیں تو ان کا حکم انہی خوارج والا ہے۔ وہ جہنم کے کتے ہیں۔

لم يكن عند اهل البيت كتابٌ سوا القرآن

اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس قرآن کے سوا کوئی کتاب نہ تھی

٤٩ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا مُطَرِّفُ بْنُ طَرِيفٍ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي أَبُو جُحَيْفَةَ قَالَ: قُلْتُ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: "هَلْ عِنْدَكَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ سِوَى الْقُرْآنِ؟ فَقَالَ: لَا وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ إِلَّا أَنْ يُعْطِيَ اللّٰهُ عَبْدًا فَهْمًا فِي كِتَابِهِ، أَوْ مَا فِي الصَّحِيفَةِ قُلْتُ: وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ؟ قَالَ: الْعَقْلُ، وَفِكَاكُ الْأَسِيرِ، وَأَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ"

(اخرجه البخاری فی العلم)

٤٩ ابو جحیفہ کہتے ہیں میں نے علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ کے پاس قرآن کے سوا کوئی چیز ایسی ہے جو آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملی ہو؟ انہوں نے فرمایا: اس رب کی قسم جس نے رزق پیدا کیا اور روح بنائی، میرے پاس قرآن کے سوا کچھ نہیں ہے سوا اس کے جو آدمی کو اللہ اپنے قرآن کا فہم عطا کرتا ہے یا جو اس صحیفہ میں ہے۔ میں نے کہا: اس صحیفہ میں کیا ہے؟ انہوں نے کہا: دیت کا ادا کرنا غلام کا آزاد کرنا اور یہ کہ کسی مسلمان کو کسی کافر کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا۔

شرح: اس میں اہل تشیع کا رد ہے، جو سمجھتے ہیں کہ حضور ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو صحیفہ امامت دے کر گئے تھے پھر ایک کتاب الجامعہ بھی ان کو عطا کی تھی، مگر یہ سب من گھڑت باتیں ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ خود اس کا رد کر رہے ہیں، مومن کو کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے گا۔ اس سے مراد حالتِ جنگ ہے، ورنہ ذمی کافر کو قتل کرنے والے مسلم کو قتل کیا جائے گا۔

حرمة كثرة السوال عن النبي ﷺ

نبی اکرم ﷺ سے زیادہ سوال کرنے کی ممانعت

٥٠ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، ثنا سُفْيَانُ، ثنا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَعْظَمُ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا مَنْ سَأَلَ عَنْ أَمْرٍ لَمْ يُحَرَّمْ فَحُرِّمَ عَلَى النَّاسِ مِنْ أَجْلِ مَسْأَلَتِهِ»

٥٠ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمانوں میں سب سے بڑا مجرم وہ ہے کہ جو ایسی چیز کے بارے میں سوال کرے جو حرام نہ تھی، پھر وہ لوگوں پر اس کے سوال کرنے کی وجہ سے حرام کردی گئی۔''

شرح: جب قرآن کریم نازل ہو رہا تھا تو اللہ نے حکم فرمایا: لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَاِنْ تَسْئَلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ ۔ اے مومنو! ایسی چیزوں کے بارے میں سوال نہ کرو کہ اگر تمہیں بتا دی جائیں تو تمہیں اچھی نہ لگیں، اور اگر تم ان کے بارے میں پوچھو گے جبکہ قرآن اتر رہا ہے تو تمہیں بتا دی جائیں گی۔

(سورہ مائدہ، آیت ۱۰۱)

اسی بارے میں رسول اللہ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا جس کا مطلب یہ ہے کہ بیکار سوالات مت کرو ایسا نہ ہو کہ کسی کے سوال پر ایسا جواب دیا جائے کہ سارے اہل اسلام مشکل میں پڑ جائیں، جیسے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا ہے کسی نے کہا: کیا ہر سال؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، ایک بار، اور اگر میں کہہ دیتا کہ ہر سال تو ہر سال حج فرض ہو جاتا اور تم ایسا نہ کر سکتے تو جو میں کہوں اس پر عمل کرو اور جو نہ کہوں اس سے خاموش رہو۔ (ابن ماجہ مقدمہ)

٥١ وَابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

٥١ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو چیز میں تمہارے لیے مطلق چھوڑ دوں،

وَسَلَّمَ: «ذَرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ، فَإِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَثْرَةُ سُؤَالِهِمْ، وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ، مَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا، وَمَا أَمَرْتُكُمْ بِهِ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ» زَادَ ابْنُ عَجْلَانَ: فَحَدَّثْتُ بِهِ أَبَانَ بْنَ صَالِحٍ، فَكَانَ يُعْجَبُ بِهٰذِهِ الْكَلِمَةِ: «فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ»

(متفق علیه)

اس میں مجھے رہنے دو (سوالات نہ کرو) کیونکہ تم سے قبل والے لوگ زیادہ سوالات کرنے اور اپنے انبیاء سے اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوئے۔ جس چیز سے میں تمہیں روکوں اس سے رک جاؤ، اور جو میں تمہیں حکم دوں اسے بجالاؤ۔ جس قدر تم سے ممکن ہو۔

شرح: اس کی تشریح وہ حدیث ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا ہے تو حج کرو ایک شخص نے کہا: کیا ہر سال حج فرض ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے، اس نے تین دفعہ سوال دہرایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال حج فرض ہو جاتا، پھر فرمایا: جو چیز میں تم سے نہ کہوں اس میں مجھ سے سوال نہ کرو۔ تم سے پہلے زیادہ سوال کرنے اور انبیاء سے اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوئے جو میں تمہیں حکم دوں، وہ بجالاؤ اور جس سے روکوں اس سے رک جاؤ۔ (مسلم کتاب الحج حدیث ۳۲۵۷)

۵۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ: أَنَّ امْرَأَةً مِّنْ بَنِي أَسَدٍ أَتَتِ ابْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَتْ لَهُ: بَلَغَنِي أَنَّكَ لَعَنْتَ ذَيْتَ وَ ذَيْتَ، وَ الْوَاشِمَةَ وَ الْمُسْتَوْشِمَةَ، وَ إِنِّي قَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ فَلَمْ أَجِدِ الَّذِي تَقُولُ، وَ إِنِّي لَأَظُنُّ عَلَى أَهْلِكَ مِنْهَا. فَقَالَ لَهَا عَبْدُ اللهِ: فَادْخُلِي فَانْظُرِي. فَدَخَلَتْ فَنَظَرَتْ فَلَمْ تَرَ شَيْئًا. قَالَ فَقَالَ لَهَا عَبْدُ اللهِ: أَمَا قَرَأْتِ (مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ قَالَتْ: بَلَى: قَالَ: فَهُوَ ذٰلِكَ. (اخرجه البخاری فی التفسير)

۵۲ علقمہ کہتے ہیں کہ بنی اسد کی ایک عورت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئی۔ کہنے لگی: مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ فلاں فلاں قسم کی عورت پر اور چہرے کو گودنے اور گدوانے والی عورت پر لعنت کرتے ہیں؟ اور میں نے سارا قرآن پڑھا ہے مجھے تو اس میں ایسی کوئی چیز نظر نہیں آئی، اور میرا خیال ہے آپ کی بیوی بھی ایسے کام کرتی ہے، حضرت عبداللہ نے فرمایا: جاؤ اندر داخل ہو کر دیکھ لو، وہ اندر گئی مگر اسے ایسی کوئی چیز نظر نہ آئی تو حضرت عبداللہ نے اسے کہا: کیا تم نے یہ آیت نہیں پڑھی: ما آتاکم الرسول فخذوه ما نهاکم عنه فانتهوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں جو دے دیں وہ لے لو اور جس چیز سے

روکیں اس سے رک جاؤ۔ (سورہ حشر، آیت: ۸) کہنے لگی
ہاں میں نے یہ آیت پڑھی ہے، فرمایا تو یہی آیت ہے۔

شرح: یعنی جب اللہ فرما رہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جو حکم عطا کریں وہ لے لو اور جس چیز سے منع کریں، اس سے باز آ جاؤ۔ تو رسول اللہ ﷺ ہی نے چہرہ گودنے اور گدوانے والی عورت پر، ابرو باریک کرنے اور کروانے والی عورت پر اور دانتوں کو رگڑ کر باریک کرنے اور کروانے والی عورت پر لعنت فرمائی ہے۔
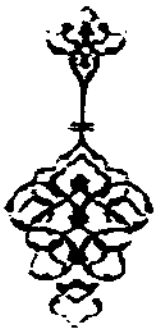
الامر بالاجتناب عن ارتکاب الصغائر

چھوٹے گناہوں سے بچنے کا حکم

۵۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ الْهَجَرِيُّ أَبُوْ إِسْحَاقَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الْأَحْوَصِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الشَّيْطٰنَ قَدْ أَيِسَ أَنْ تُعْبَدَ الْأَصْنَامُ بِأَرْضِكُمْ هٰذِهِ أَوْ بِبَلَدِكُمْ هٰذَا وَلٰكِنَّهُ رَضِيَ مِنْكُمْ بِالْمُحَقَّرَاتِ مِنْ أَعْمَالِكُمْ، فَاتَّقُوا الْمُحَقَّرَاتِ فَإِنَّهُنَّ مِنَ الْمُوبِقَاتِ، أَوَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَثَلِ ذٰلِكَ؟ مَثَلُ رَكْبٍ نَزَلُوْا فَلَاةً مِّنَ الْأَرْضِ لَيْسَ بِهَا حَطَبٌ فَتَفَرَّقُوْا، فَجَاءَ ذَا بِعُوْدٍ وَجَاءَ ذَا بِعَظْمٍ وَجَاءَ ذَا بِرَوْثَةٍ حَتّٰى أَنْضَجُوْا الَّذِيْ أَرَدُوْا فَكَذٰلِكَ الذُّنُوْبُ.

(اخرجه الموصلی فی مسنده)

۵۳ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شیطان اس بات سے مایوس ہو گیا ہے کہ تمہاری اس سرزمین میں یا تمہارے اس شہر میں بتوں کو پھر پوجا جائے گا، البتہ وہ تمہارے اعمال میں سے چند چھوٹے گناہوں پر راضی ہوا ہے تو چھوٹے گناہوں سے بچو کیونکہ یہ ہلاک کرنے والے ہیں۔ کیا میں تمہیں اس کی مثال نہ دوں؟ یہ ایسے ہے کہ چند سوار کسی بیابان جگہ میں اترے۔ ان کے پاس (جلانے کے لیے) لکڑیاں نہ تھیں، وہ پھیل گئے کوئی ایک لکڑی لایا کوئی ایک ہڈی لایا اور کوئی سوکھا گوبر لے آیا، اس طرح انہوں نے جو کھانا چاہا پکا لیا ایسے ہی گناہ ہیں کہ تھوڑے تھوڑے مل کر بہت ہو جاتے ہیں۔)

اجر من سنّة سنة حسنة

جس نے کسی نیک کام کا اجراء کیا اس کا اجر

۵۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ جَرِيرٍ، قَالَ: جَاءَ قَوْمٌ مُتَجَبِّبُو النِّمَارِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلُوهُ، فَحَثَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَأَبْطَؤُا، حَتَّى عُرِفَ ذٰلِكَ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ بِقِطْعَةِ ذَهَبٍ، أَوْ قَالَ: تِبْرٍ فَأَلْقَاهَا، فَتَتَابَعُوا النَّاسُ حَتَّى عُرِفَ ذٰلِكَ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً فَعُمِلَ بِهَا، كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا، وَمَنْ سَنَّ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعُمِلَ بِهَا، كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ وِزْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا» (اخرجه مسلم فی الزکوٰة)

۵۴ جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کچھ خستہ حال لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو صدقہ کی رغبت دلائی لوگوں نے اس بارے میں کچھ تاخیر دکھائی، جس کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک میں ناخوشی سی نمودار ہوئی، پھر ایک انصاری آدمی لوہے کا ایک ٹکرا لے آیا اور اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ڈال دیا، تب سارے لوگ کچھ نہ کچھ لانے لگے حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر خوشی نظر آئی۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کوئی اچھا کام شروع کرے اور اس پر عمل کیا جائے تو جتنے لوگ اس پر عمل کریں گے، اسی قدر ثواب اسے بھی ہوگا جس نے وہ عمل شروع کیا۔ اس سے لوگوں کے اجر میں کوئی کمی نہ آئے گی، اور جس نے برا کام شروع کیا پھر اس پر عمل کیا گیا تو جتنے لوگ اس پر عمل کریں گے، ان سب کے برابر اس شخص کو عذاب دیا جائے گا جس نے وہ عمل شروع کیا، اس سے ان کے عذاب میں کوئی کمی نہ آئے گی۔

حکم من لحق بدار الحرب

جو دار الحرب میں چلا گیا اس کا حکم

۵۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،

۵۵ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول

قَالَ:حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ جَرِيرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا أَبَقَ الْعَبْدُ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ، فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ» (اخرجه ابوداؤد فی الحدود)

اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی غلام کفار کے علاقہ کی طرف بھاگ جاتا ہے تو اس سے اللہ کا ذمہ ختم ہو جاتا ہے۔ (اگر کوئی کافر اسے مار دے تو اسلامی حکومت اس کا نوٹس نہ لے گی۔)

۵۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا بَعْضُ أَصْحَابِنَا، عَنْ حَبِيبٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ جَرِيرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ

۵۶ حدیث کو دوسری سند کے ساتھ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا۔

فضل عیسیٰ علیہ السلام و امہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ کی فضیلت

۵۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يَطْعُنُ الشَّيْطَانُ فِي نُغْضِ كَتِفِهِ، إِلَّا عِيسَى وَأُمَّهُ، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ حَفَّتْ بِهِمَا، وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ: {وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ} [آل عمران: 36] " (متفق علیہ)

۵۷ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بچہ بھی پیدا ہوتا ہے، شیطان اس کے کندھے کے نرم حصہ میں اپنی انگلی چبھوتا ہے سوا عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ کے کیونکہ فرشتوں نے ان کو حفاظت میں لے لیا تھا۔ اگر تم چاہو تو یہ آیت اس موقع پر پڑھ لو: وانی اعیذها بك و ذریتها من الشیطان الرجیم۔ میں مریم اور اس کی اولاد کو شیطان مردود کے مقابلہ میں تیری پناہ میں دیتی ہوں۔ (آل عمران: آیت ۳۶)

شرح: اس بات سے خود رسول اللہ ﷺ مستثنیٰ ہیں کبھی متکلم دوسرے لوگوں کی بات کرتا ہے خود اس میں شامل نہیں ہوتا۔ نبی اکرم ﷺ نے دنیا میں آتے ہی سجدہ فرمایا۔ اللہ کا ذکر کیا اور امت کی بخشش کے لیے دعا فرمائی۔ امام سیوطی علیہ الرحمہ نے

خصائص الکبریٰ میں ایسی احادیث جمع کردی ہیں۔

حیاۃ عیسیٰ علیہ السلام

عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ ہونے کی دلیل

۵۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي حَنْظَلَةُ الْأَسْلَمِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُهِلَّنَّ ابْنُ مَرْيَمَ بِفَجِّ الرَّوْحَاءِ حَاجًّا، أَوْ مُعْتَمِرًا، أَوْ لَيُثَنِّيَنَّهُمَا»

(اخرجه البیهقی فی الحج)

۵۸ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس رب کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، عیسیٰ ابن مریم علیہ السالم فج روحاء کے مقام سے حج یا عمرہ کا یا دونوں کا احرام باندھیں گے۔

شرح: مقام روحاء مدینہ طیبہ سے باہر مکہ مکرمہ کے راستے پر ذوالحلیفہ کے قریب ایک مقام ہے جو میقات کے محاذات میں ہے، یہاں سے احرام باندھا جاتا ہے چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق میں آسمان سے اتریں گے اور مدینہ طیبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس پر حاضری دیں گے، پھر وہاں سے حج کی تیاری کریں گے چنانچہ وہیں سے احرام باندھیں گے جہاں سے اہلِ مدینہ احرام باندھتے ہیں۔

۵۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يُوشِكُ أَنْ يَنْزِلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ حَكَمًا، وَإِمَامًا مُقْسِطًا يَكْسِرُ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَيَفِيضُ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ» (متفق علیه)

۵۹ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قریب ہے کہ تم میں عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام حاکم عادل بن کر نازل ہوں، وہ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ رکھ دیں گے اور مال کو اس قدر بہائیں گے کہ کوئی اسے قبول کرنے والا نہ ہوگا۔

شرح: حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب قرب قیامت میں نازل ہوں گے تو حاکم عادل ہوں گے۔ دنیا بھر پر حکومت کریں گے۔ صلیب کا نام و نشان مٹ جائے گا کیونکہ دنیا سے ہر مذہب مٹ جائے گا صرف اسلام ہی رہ جائے گا۔ انگریز خنزیر کو کھاتے ہیں لہٰذا اس کی افزائش نسل کرتے ہیں، جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے تو خنزیر جیسے نجس عین جانور کے ہلاک کرنے کا حکم دیں گے، گویا صلیب توڑنا اور خنزیر کا قتل کرنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ عیسائیت دنیا سے مٹ جائے گی، اور چونکہ کفار ہی نہ رہیں گے تو جزیہ بھی نہیں رہے گا، وہ مال اس قدر بہائیں گے کہ پھر کسی کو مال کی حاجت نہیں رہے گی، لوگ زکوٰۃ لے کر نکلیں گے مگر کوئی زکوٰۃ لینے والا نہیں ملے گا۔

٦٠ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ ظَبْيَانَ الْحَنَفِيُّ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يُوشِكُ أَنْ يَنْزِلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ إِمَامَ هُدًى وَقَاضِيَ عَدْلٍ، يَكْسِرُ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَيَفِيضُ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ» (ایضاً)

٦٠ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قریب ہے وہ زمانہ عیسیٰ ابن مریم تم میں اتریں گے، وہ ہدایت کے امام اور عادل قاضی ہوں گے۔ صلیب کو توڑ دیں گے خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ اٹھا دیں گے (کیونکہ جزیہ کفار سے لیا جاتا ہے اور اس وقت دنیا میں کوئی کافر نہیں رہے گا) اور وہ مال کو اس قدر بہائیں گے کہ کوئی اسے قبول نہیں کرے گا۔

شرح: مرزا غلام احمد قادیانی نے کہا کہ ان احادیث میں جس عیسیٰ ابن مریم کے آنے کی پیشن گوئی کی گئی ہے وہ میں مرزا قادیانی خود ہوں، یعنی پاگلوں کے سر پہ سینگ نہیں ہوتے اس کی باتوں سے اس کا پاگل پن عیاں ہوتا ہے کیا مرزا کا نام عیسیٰ تھا؟ کیا اس کی ماں کا نام مریم تھا؟ کیا اسے کسی خطہ کی حکومت ملی؟ کیا اس کے آنے سے صلیب کا نام و نشان مٹ گیا؟ کیا خنزیر ختم ہو گئے؟ کیا کفار اٹھ گئے اور جزیہ بھی اٹھ گیا، اور کیا دنیا میں یہ حال ہو گیا ہے کہ کسی کو مال کی حاجت نہیں رہی؟ میں نے اس موضوع پر ایک کتاب لکھی ہے "حیاتِ ابن مریم" میں نے اس میں چالیس احادیث جمع کی ہیں جن میں عیسیٰ علیہ السلام کی ایک سو نشانیاں مذکور ہیں، جس کے ساتھ وہ واپس دنیا میں آئیں گے اور میں نے مرزائیوں سے پوچھا ہے کہ کیا ان ایک سو نشانیوں میں سے کوئی ایک بھی مرزا قادیانی میں پائی جاتی ہے؟ اور جب نہیں پائی جاتی تو پھر مرزا قادیانی کو عیسیٰ ابن مریم اور مسیح موعود کا دعویٰ کرتے ہوئے کوئی حیا کیوں مانع نہ ہوئی؟

کتاب مناقب الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خصائص الرسول ﷺ

کونہ ﷺ قاسم الحوض

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قاسم حوض ہونا

۶۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جُنْدُبًا الْبَجَلِيَّ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَلَا اِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ» قَالَ سُفْيَانُ: «وَذُكِرَ فِيْهِ شَيْءٌ آخَرُ»

(اخرجه البخاری فی الرقاق)

۶۱ حضرت جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں حوضِ کوثر پر تمہارا پیش رو ہوں گا اور اس میں کچھ اور باتوں کا بھی ذکر ہے۔

۶۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الصَّنَابِحِيَّ الْاَحْمَسِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: «اَلَا اِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ، وَاِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْاُمَمَ، فَلَا تَقْتَتِلُنَّ بَعْدِي»، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: «الصَّنَابِحِيُّ هُوَ اَبُو الْاَعْسَرِ، وَلَمْ يَقُلْهُ لَنَا سُفْيَانُ، فَعَلِمْنَاهُ مَنْ وَجْهٍ آخَرَ»

۶۲ حضرت صنابحی احمسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: میں حوضِ کوثر پر تمہارا پیش رو ہوں گا، اور دوسری امتوں کے مقابلہ میں تمہاری کثرت پر فخر کروں گا، لہٰذا میرے بعد ایک دوسرے کو قتل نہ کرنے لگنا۔

شرح: یعنی اے مسلمانو! اللہ تمہیں بہت کثرت دے گا اور میں روزِ قیامت اس پر فخر کروں گا کہ میری امت سب انبیاء سے زیادہ ہے، مگر تم پر ضروری ہے کہ آپس میں متحد رہنا ورنہ تم اپنی کثرت کے باوجود ذلت سے دو چار ہو جاؤ گے۔

عن خصائص الرسول ﷺ

نبی اکرم ﷺ کی بعض خصوصی عظمتیں

٦٣ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَمَّنْ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، اِمَّا سَعِيدٌ، وَاِمَّا اَبُو سَلَمَةَ، وَاَكْثَرُ ذٰلِكَ يَقُولُهُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " اُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ اَحَدٌ قَبْلِي: جُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا وَطَهُوْرًا، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَاُحِلَّتْ لِي الْغَنَائِمُ، وَاُرْسِلْتُ اِلَى الْاَحْمَرِ وَالْاَسْوَدِ، وَاُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ " (اخرجه البيهقي في سنن الاثار)

٦٣ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے پانچ باتیں (خصوصی نعمتیں) دی گئی ہیں، جو مجھ سے قبل کسی (نبی) کو نہ دی گئیں۔ میرے لیے تمام زمین کو مسجد اور پاک کرنے والی بنایا گیا۔ رعب سے میری مدد کی گئی، میرے لیے مالِ غنیمت کو حلال کیا گیا، مجھے ہر سرخ و سیاہ کی طرف رسول بنایا گیا، اور مجھے اذنِ شفاعت دیا گیا۔

شرح: جُعلت لی الارض یعنی حضور ﷺ کی امت زمین میں ہر جگہ نماز پڑھ سکتی ہے اور اگر وضوء و غسل کے لیے پانی نہ ملے تو مٹی سے تیمم کر سکتی ہے۔

کون النبی ﷺ خاتم النبیین

نبی اکرم ﷺ کا خاتم النبیین ہونا

٦٤ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: ثنا سُفْيَانُ قَالَ: ثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ سِبَاعَ بْنَ ثَابِتٍ يُحَدِّثُ: أَنَّهُ

٦٤ ام کرز رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: نبوت چلی گئی اور اچھی خوابیں باقی ہیں۔ سفیان اس حدیث کی سند پر کچھ بحث کرتے ہیں۔

سَمِعَ أُمَّ كُرْزٍ تَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ وَبَقِيَتِ الْمُبَشِّرَاتُ» وَكَانَ سُفْيَانُ يُحَدِّثُ بِهَذَا عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا زَمَانًا، ثُمَّ حَدَّثَ بِهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سِبَاعٍ، عَنْ أُمِّ كُرْزٍ وَذَكَرَ أَنَّهُ كَانَ يَتْرُكُ إِسْنَادَهُ حَتَّى أَثْبَتَهُ بَعْدُ

شرح: یعنی نبوت کی کوئی قسم باقی نہیں رہ گئی ہے مرزا قادیانی نے ظلی نبوت کا شوشہ چھوڑا۔ ہم کہتے ہیں کوئی نبوت ظلی نہیں ہوتی حقیقی ہی ہوتی ہے، اور اگر ہو بھی تو بحکم رسول ﷺ آپ پر ہر نبوت ختم ہوگئی ہے۔

۶۵ **حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ** قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بِنَاءً فَأَحْسَنَهُ، وَأَكْمَلَهُ، وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ، فَجَعَلَ النَّاسُ يُطِيفُونَ بِهِ، فَيَقُولُونَ: مَا رَأَيْنَا بِنَاءً أَحْسَنَ مِنْ هٰذَا لَوْلَا مَوْضِعَ هٰذِهِ اللَّبِنَةِ، أَلَا وَكُنْتُ أَنَا تِلْكَ اللَّبِنَةَ"

(متفق علیه)

۶۵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری مثال اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال تو اس شخص کی طرح ہے جس نے عمارت بنائی اور اسے حسین اور مکمل بنا دیا، مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی رہنے دی لوگ آ کر اس کے گرد گھومنے لگے اور کہنے لگے، ہم نے اس عمارت سے خوب تر کوئی عمارت نہیں دیکھی مگر یہ اینٹ کیوں نہیں لگائی گئی؟ تو سن لو کہ وہ آخری اینٹ میں ہوں۔

شرح: یہ حدیث ختم نبوت کی روشن تر دلیل ہے کیونکہ یہاں فرمایا گیا **مثل الانبياء من قبلي** تو اس میں تمام انبیاء سابقین آ گئے خواہ وہ تشریعی تھے یا غیر تشریعی، صاحب کتاب تھے یا غیر صاحب کتاب، لہٰذا رسول اللہ ﷺ سب کے لیے خاتم ہیں مزید تفصیل میری کتاب دلائل ختم نبوت میں ہے۔

۶۶ **حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ** قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

۶۶ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ

قَالَ:حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّ لِيْ اَسْمَاءً اَنَا مُحَمَّدٌ، وَاَنَا اَحْمَدُ، وَاِنَا الْمَاحِيُ الَّذِيْ يُمْحٰى بِيَ الْكُفْرُ، وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِيْ، وَاَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِيْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهٗ» (اخرجه البخاری فی المناقب)

ﷺ نے فرمایا: میرے کئی نام ہیں۔ میں محمد ہوں میں احمد ہوں، میں ماحی (محو کرنے والا) ہوں اللہ میرے ذریعہ کفر کو محو کر دے گا اور میں عاقب (سب سے پیچھے آنے والا) ہوں یعنی وہ جس کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

٦٧ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا اَبُوْ حَازِمٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهٰذِهٖ مِنْ هٰذِهٖ» وَاَشَارَ سُفْيَانُ بِالسَّبَّابَةِ، وَالْوُسْطٰى (اخرجه البخاری فی التفسیر)

٦٧ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اور قیامت یوں اکٹھے بھیجے گئے ہیں جیسے یہ دو انگلیاں۔ سفیان نے شہادت والی اور درمیانی انگلی سے اشارہ کر کے بتایا۔

شرح: یعنی جس طرح ان دو انگلیوں کے درمیان اور انگلی نہیں یونہی نبی اکرم ﷺ اور قیامت کے درمیان کوئی نبی نہیں لہٰذا آپ ﷺ ہی آخری نبی ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قرب قیامت میں آئیں گے مگر بطور نبی نہیں آئیں گے، نہ ہی اپنی نبوت کو منوائیں گے۔ وہ نبی اکرم ﷺ کی امت میں شامل ہو کر آئیں گے اور آپ ﷺ کی نبوت کا ڈنکا بجائیں گے وہ حضور ﷺ سے قبل بطور نبی مبعوث ہو چکے ہیں۔ ان کا آنا ایسے ہے جیسے ایک حاکم دوسرے حاکم کے ملک میں جائے تا کہ اس کی مدد کرے اور لوگوں کو اس کی اطاعت کا حکم دے۔

٦٨ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «نَحْنُ الْآخِرُوْنَ وَنَحْنُ السَّابِقُوْنَ،

٦٨ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم دنیا میں آخری امت ہیں اور آخرت میں ہم سب سے پہلے (جنت میں جانے) والے ہیں۔ فرق یہ ہے کہ اُن لوگوں کو ہم سے پہلے کتاب دی گئی، اور ہمیں

بَيْدَ أَنَّهُمْ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا، وَأُوتِينَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ، فَهٰذَا الْيَوْمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ، فَهَدَانَا اللّٰهُ لَهُ، فَالنَّاسُ لَنَا فِيهِ تَبَعٌ الْيَهُودُ غَدًا وَالنَّصَارٰى بَعْدَ غَدٍ»

بعد میں دی گئی، تو یہ (جمعہ) وہ دن ہے، جس میں کفار نے ہم سے جھگڑا کیا۔ اللہ نے ہمیں اس کی طرف راہنمائی کی لوگ اس میں ہمارے تابع ہیں۔ یہود کل ہیں اور عیسائی کل کے بعد۔

٦٩ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: «بَيْدَ أَنَّهُمْ»، تَفْسِيرُهَا: مِنْ أَجْلِ أَنَّهُمْ (اخرجه البخاری فی الجمعة)

٦٩ یہی حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسری سند کے ساتھ مروی ہے جس کے بعض الفاظ مختلف ہیں۔

شرح: یعنی یہود ہفتہ کو خصوصی عبادات کرتے ہیں، اور نصاریٰ اتوار کو جبکہ مسلمانوں کے لیے یوم جمعہ ہے۔ یہ حدیث بتاتی ہے کہ امت محمدیہ سب سے آخری امت ہے کیونکہ ان کا نبی آخری نبی ہے تو یہ حدیث ختم نبوت کی بھی دلیل ہے۔

عذاب من انكر ختم النبوة

منکر ختم نبوت کا عذاب

٧٠ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ ظَبْيَانَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَتَعْرِفُ رَجَّالًا؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: «ضِرْسُهُ فِي النَّارِ أَعْظَمُ مِنْ أُحُدٍ، فَكَانَ أَسْلَمَ ثُمَّ ارْتَدَّ وَلَحِقَ بِمُسَيْلِمَةَ»، وَقَالَ: «كَبْشَانِ

٧٠ بنی حنیفہ کا ایک آدمی کہتا ہے مجھے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا، کیا تم رجّال (بن عنفوہ) کو جانتے ہو؟ میں نے کہا: ہاں۔ کہنے لگے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اس کی ایک داڑھ جہنم میں احد پہاڑ سے بڑی ہے۔ راوی کہتا ہے وہ پہلے اسلام لایا پھر مرتد ہوکر مسیلمہ کذاب کا ساتھی بن گیا، اور اس نے کہا: دو مینڈھے ایک دوسرے کو سینگ مار رہے ہیں، اور میرے نزدیک پسندیدہ تر یہ ہے کہ

اِنْتَطَحَا فَاَحِبُّهُمَا اِلَیَّ اَنْ یَّغْلِبَ کَبْشِی» میرا مینڈھا کامیاب ہو۔(یعنی ان مکروہ الفاظ میں اس نے رسول اللہ ﷺ کے لیے برالفظ استعمال کیا)

شرح: گویا جو شخص نبی اکرم ﷺ کے بعد کسی مدعی نبوت پر ایمان لاتا ہے اسے جہنم میں ایسا خوفناک عذاب دیا جاتا ہے کہ اس کا جسم پھیلا دیا جاتا ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ آگ اسے جلائے۔حتیٰ کہ اس کی ایک داڑھ اُحد پہاڑ کے برابر ہو جاتی ہے۔

قدرہٗ عند اللہ

اللہ کے ہاں آپ ﷺ کی قدر و منزلت

۷۱ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا عَمْرٌو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ: «مَا مَاتَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اُحِلَّ لَهُ النِّسَاءُ»

(فی موارد الظمآن)

۷۱ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے وصال سے قبل آپ ﷺ کے لیے مزید خواتین سے شادی حلال کر دی گئی تھی۔

شرح: یعنی جب ازواج رسول اللہ ﷺ نے واقعہ ایلاء میں رسول اللہ ﷺ کے لیے فقر و فاقہ کو اختیار کر لیا تو اللہ نے فرمایا:

لَا یَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْۢ بَعْدُ وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ

آپ ﷺ کے لیے اس کے بعد مزید عورتوں سے نکاح حلال نہیں ہے نہ یہ حلال ہے کہ آپ ﷺ ان میں کسی کو طلاق دے کر کسی دوسری عورت سے نکاح کریں۔(احزاب،۵۲)

مگر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بعد میں رسول اللہ ﷺ سے اللہ نے یہ پابندی ختم کر دی،اور آپ ﷺ کو مزید خواتین سے شادی کی اجازت دے دی،مگر سیرت کا مطالعہ بتاتا ہے کہ اس کے بعد آپ ﷺ نے مزید کوئی نکاح نہیں فرمایا۔

کان رسول اللہ ﷺ یواصل فی صومہ

نبی اکرم ﷺ صوم وصال رکھتے تھے

۷۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تُوَاصِلُوا»، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ، قَالَ: «إِنِّي لَسْتُ كَأَحَدِكُمْ، إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي» (متفق علیه)

۷۲ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صوم وصال نہ رکھو۔ لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ ﷺ بھی صوم وصال رکھتے ہیں۔ (یعنی مسلسل روزہ بغیر سحر و افطار) آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم میں سے کسی جیسا نہیں ہوں میں رات یوں گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔

شرح: نبی اکرم ﷺ نے بعض اوقات یوں روزہ رکھا کہ نہ سحری کی نہ افطاری مسلسل کئی دن بغیر کھائے پیے چلتے رہے۔ اسے صوم وصال کہتے ہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے دیکھا تو انہوں نے بھی صوم وصال شروع کر دیا، مگر وہ اس کو چلا نہ سکے تب نبی اکرم ﷺ نے انہیں اس سے منع کیا اور فرمایا میں تم جیسا نہیں ہوں، میں یوں رات گزارتا ہوں کہ مجھے اللہ کی طرف سے کھلایا پلایا جاتا ہے۔ (بخاری کتاب الصوم باب ۲۰، حدیث ۱۹۲۲)

معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کی بشریت بے مثال و بے مثیل ہے، حتیٰ کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی بشریت بھی بشریت محمدیہ جیسی نہیں ہو سکتی۔ چہ جائیکہ ہم کہیں کہ ہم آپ ﷺ جیسے بشر ہیں یا آپ ﷺ ہمارے جیسے بشر ہیں اور وہ جو قرآن میں انما انا بشر مثلکم فرمایا گیا ہے تو وہ رسول اللہ ﷺ کو عجز و تواضع سکھایا گیا ہے۔ ہمیں نہیں کہا گیا کہ ہم بھی یہی کہیں۔

تفتح الجنة یوم القیامة بید النبی ﷺ

روز قیامت جنت دستِ رسول ﷺ سے کھولی جائے گی

۷۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُدْعَانَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّهُ ذَكَرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّفَاعَةَ، فَقَالَ: النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَآخُذُ بِحَلْقَةِ الْجَنَّةِ فَأُقَعْقِعُهَا»

(اخرجه المسلم فی الایمان)

۷۳ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے پاس شفاعت کا ذکر کیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں جنت کا کنڈا پکڑ کر اسے (سب سے پہلے) کھٹکھٹاؤں گا۔

نور بدنہ ﷺ

بیاض ظهره ﷺ

رسول اللہ ﷺ کی پشت مبارک کا چمکدار ہونا

۷۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ، عَنْ مُزَاحِمِ بْنِ أَبِي مُزَاحِمٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَالِدِ بْنِ أَسِيْدٍ، عَنْ مِحْرَشٍ الْكَعْبِيِّ، قَالَ: «اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ لَيْلًا، فَنَظَرْتُ إِلَى ظَهْرِهِ كَأَنَّهُ سَبِيْكَةُ فِضَّةٍ، وَأَصْبَحَ كَبَائِتٍ » قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: "وَكَانَ سُفْيَانُ، يَقُوْلُ: فِيْهِ مِحْرَشٌ الْكَعْبِيُّ، فَإِنِ اسْتَفْهَمَهُ أَحَدٌ، قَالَ: مِخْرَشٌ، أَوْ مِجْرَشٌ، أَوْ مِحْرَشٌ، رُبَّمَا قَالَ: ذَا، وَذَا وَكَانَ أَبَدًا يَضْطَرِبُ فِي الِاسْمِ "، قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: «وَهُوَ مِحْرَشٌ» (اخرجه المسلم فی المساجد)

۷۴ حضرت محرش کعبی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے جعرانہ سے رات کے وقت عمرہ کا احرام باندھا۔ میں نے آپ ﷺ کی پشت مبارک دیکھی تو وہ چاندی کے ٹکڑے کی طرح چمکدار تھی۔ آپ ﷺ نے صبح وہیں جعرانہ میں کی گویا آپ ﷺ وہیں رات بھر رہے۔

شرح: غزوہ طائف سے واپسی پر نبی اکرم ﷺ نے جعرانہ سے احرام باندھا اور عمرہ ادا کیا۔ آج اس جگہ خوبصورت مسجد ہے اور لوگ حصول برکت کے لیے وہاں جا کر احرام باندھتے اور عمرہ کرتے ہیں۔ یہ جگہ مکہ مکرمہ سے قریباً بیس پچیس میل جنوب مشرق میں ہے۔ راقم الحروف کو بھی وہاں سے احرام باندھنے کا شرف حاصل ہوا ہے۔

بیاض ابطیہ ﷺ

رسول اللہ ﷺ کی بغلیں نورانی ہیں

۷۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: سُفْيَانُ حَدَّثَنَا،

۷۵ حضرت عبداللہ بن اقرم خزاعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں

قَالَ:حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ الْفَرَّاءُ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَقْرَمَ الْخُزَاعِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: «رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَاعِ مِنْ نَمِرَةَ يُصَلِّي، فَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ إِذَا سَجَدَ» (اخرجه الترمذی فی الصلوٰۃ)

نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ مقام نمرہ کی کھلی جگہ پر نماز پڑھ رہے تھے جب آپ ﷺ سجدہ میں جاتے تو مجھے آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی (نورانیت) نظر آتی تھی۔

خاتم نبوتہ ﷺ

نبی اکرم ﷺ کی مہر نبوت

۷۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَرْجِسَ، قَالَ: «رَأَيْتُ الَّذِي بِظَهْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّهُ جُمْعٌ» قَالَ سُفْيَانُ: «مِثْلُ الْمِحْجَمَةِ الضَّخْمَةِ»

(اخرجه مسلم فی الفضائل)

۷۶ حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کی پشت مبارک میں (مہر نبوت کو) دیکھا تو بند مٹھی جیسا نشان تھا۔ سفیان نے یہ الفاظ بھی روایت کیے کہ وہ نشان پچھنے لگانے والے بڑے آلے کی طرح تھا (یعنی گولائی میں تھا)

صلوٰۃ النبی ﷺ بالانبیاء فی المسجد الاقصیٰ

مسجد اقصیٰ میں نبی اکرم ﷺ کا انبیاء کو نماز پڑھانا

۷۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: قُلْتُ لِحُذَيْفَةَ هَلْ صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ؟ فَقَالَ حُذَيْفَةُ: أَنْتَ تَقُولُ صَلَّى فِيهِ

۷۷ زر بن حبیش کہتے ہیں میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے بیت المقدس میں نماز پڑھی تھی۔ وہ کہنے لگے: اے اگلے حصہ سے گنجے سر والے انسان! کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ حضور ﷺ نے وہاں نماز پڑھی تھی؟ میں نے کہا: ہاں، اور اس پر قرآن سے دلیل

يَا أَصْلَعُ قُلْتُ: نَعَمْ بَيْنِي وَبَيْنَكَ الْقُرْآنُ، قَالَ حُذَيْفَةُ: هَاتِ مَنِ احْتَجَّ بِالْقُرْآنِ فَقَدْ فَلَجَ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ ﴿سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى﴾ [الاسراء: 1] فَقَالَ لِي حُذَيْفَةُ: أَيْنَ تَجِدُهُ صَلَّى فِيهِ؟ لَوْ صَلَّى فِيهِ لَكُتِبَتْ عَلَيْكُمُ الصَّلَاةُ فِيهِ كَمَا كُتِبَتْ عَلَيْكُمُ الصَّلَاةُ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ثُمَّ قَالَ حُذَيْفَةُ: «أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَابَّةٍ طَوِيلِ الظَّهْرِ مَمْدُودٍ يُقَالُ لَهُ الْبُرَاقُ خَطْوُهَا مَدُّ الْبَصَرِ فَمَا زَايَلَا ظَهْرَ الْبُرَاقِ حَتَّى رَأَيَا الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَوَعْدَ الْآخِرَةِ أَجْمَعَ» قَالَ «وَيَتَحَدَّثُونَ أَنَّهُ رَبَطَهُ لِمَ أَيَفِرُّ؟ لِمَ أَيَفِرُّ مِنْهُ؟ وَإِنَّمَا سَخَّرَهُ لَهُ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ» (اخرجه صحيح ابن حبان)

موجود ہے۔حذیفہ کہنے لگے: لاؤ قرآن۔قرآن سے دلیل پکڑنے والا کامیاب رہتا ہے۔میں نے یہ آیت پڑھی: سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الخ (بنی اسرائیل آیت ۱)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے اس آیت میں یہ کہاں ہے کہ آپ ﷺ نے وہاں نماز پڑھی؟ اگر آپ ﷺ نے وہاں نماز پڑھی ہوتی تو تم پر وہاں نماز پڑھنا فرض قرار دیا جاتا جیسے تم پر مسجد حرام میں نماز کا پڑھنا فرض کیا گیا ہے۔ پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک جانور لایا گیا جو سیدھی پشت والا دراز قد تھا۔ اسے براق کہا جاتا تھا۔جہاں اس کی نظر جائے وہاں اس کا قدم پڑتا ہے، تو نبی اکرم ﷺ براق پر سوار رہے حتیٰ کہ آپ ﷺ نے جنت و نار کو دیکھ لیا اور آخرت کا وعدہ جامع تر ہے، پھر وہ کہنے لگے کہ لوگ یہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اس جانور کو باندھا تھا، تو کیا اس نے آپ ﷺ کو چھوڑ کر بھاگ جانا تھا حالانکہ اسے غیب و شہادت کے جاننے والے رب نے آپ ﷺ کے لیے مسخر کیا تھا۔

شرح: یہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی ذاتی رائے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد اقصیٰ میں نماز نہیں پڑھی ہے، ممکن ہے ان تک رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نہ پہنچا ہو کہ میں نے مسجد اقصیٰ میں انبیاء کو امامت کرائی۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ثُمَّ دَخَلْتُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَجُمِعَ لِيَ الْأَنْبِيَاءُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَقَدَّمَنِيْ جِبْرَائِيْلُ حَتّٰى أَمَّمْتُهُمْ

''پھر میں بیت المقدس میں داخل ہوا تو میرے لیے انبیاء کو جمع کیا گیا تب جبریل علیہ السلام نے مجھے آگے کیا تو میں نے ان کو امامت کرائی۔'' (نسائی کتاب الصلوٰۃ باب اول مطبوعہ ریاض سعودیہ)

امام ابن ابی حاتم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یوں روایت کیا ہے:

فَاَخَذَ جِبْرَآئِيْلُ بِيَدِيْ فَقَدَّمَنِيْ فَصَلَّيْتُ بِهِمْ.

''حضرت جبرائیل علیہ السلام نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے آگے کر دیا تو میں نے انبیاء کو امامت کرائی۔''

(درمنثور جلد ۵ صفحہ ۱۸۶)

نوم النبی ﷺ لا ینقض وضوئهٗ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نیند آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وضو نہیں توڑتی
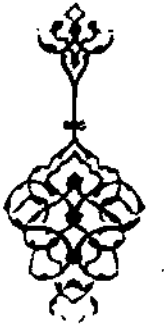
۷۸ **حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ** قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بِتُّ لَيْلَةً عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ «فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَتَوَضَّأَ مِنْ شَنٍّ مُعَلَّقٍ وُضُوءًا خَفِيفًا، وَجَعَلَ يَصِفُهُ وَيُقَلِّلُهُ» فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ الَّذِي صَنَعَ ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخْلَفَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ «فَصَلَّى ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ، ثُمَّ أَتَاهُ بِلَالٌ فَآذَنَهُ بِالصَّلَاةِ فَخَرَجَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ»

(اخرجه البخاری فی الآذان)

۷۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ میں نے اپنی خالہ ام المؤمنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات گزاری۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو اُٹھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (دیوار سے) لٹکے ہوئے مشکیزہ سے ہلکا سا وضو کیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس وضو کا ہلکا پن بیان کیا۔ کہتے ہیں کہ میں نے بھی اٹھ کر اُسی طرح وضو کیا جیسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا تھا، پھر میں آ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بائیں طرف کھڑا ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے پیچھے کیا پھر مجھے دائیں طرف کھڑا کر لیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھ کر لیٹ گئے اور سو گئے حتیٰ کہ آپ نے خراٹے لیے، پھر بلال رضی اللہ عنہ آئے انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز کے بارے میں بتایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے اور نماز پڑھائی مگر آپ نے وضو نہ فرمایا۔

۷۹ **حَدَّثَنَا سُفْيَانُ** وَحَدَّثَنِيهِ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ إِلَى قَوْلِهِ فَأَخْلَفَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّى فَقَالَ لَهُ

۷۹ یہی حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دوسری سند کے ساتھ مروی ہے۔ چند الفاظ مختلف ہیں۔

عَمْرُو بْنُ دِینَارٍ وَکَانَ فِی الْمَجْلِسِ هِیهِ رُدَّ یَا اَبَا مُحَمَّدٍ فَقَالَ عَطَاءٌ: مَا هِیهِ؟ هٰکَذَا سَمِعْتُ فَقَالَ عَمْرٌو: اَخْبَرَنِی کُرَیْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ «ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتّٰی نَفَخَ ثُمَّ اَتَاهُ بِلَالٌ فَاٰذَنَهُ بِالصَّلَاةِ فَصَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّاْ» (ایضاً)

شرح: اس کا سبب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری آنکھیں سوتی ہیں میرا دل نہیں سوتا۔
(بخاری کتاب التہجد باب ۱۶، مسلم کتاب المسافرین حدیث ۱۲۵)
لہٰذا آپ ﷺ کی نماز ہم جیسی نہیں ہے وہ آپ ﷺ کا وضو نہیں توڑتی۔

۸۰ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ: فَقَالَ سُفْیَانُ: هٰذَا لِلنَّبِیِّ خَاصَّةً لِاَنَّ النَّبِیَّ تَنَامُ عَیْنَاهُ وَلَا یَنَامُ قَلْبُهُ (ایضاً)

۸۰ یہی حدیث ایک اور سند کے ساتھ مروی ہے جس میں سفیان بن عیینہ نے کہا: یہ نبی اکرم ﷺ کا خاصہ ہے۔ کیونکہ آپ ﷺ کی آنکھیں سوتی ہیں اور آپ ﷺ کا قلب مبارک بیدار رہتا ہے۔

رؤیا الانبیاء وحی من اللہ

انبیاء کا خواب وحی الٰہی ہوتا ہے

۸۱ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ: قَالَ سُفْیَانُ وَلِاَنَّ عَمْرًا حَدَّثَنَا اَنَّهُ سَمِعَ عُبَیْدَ بْنَ عُمَیْرٍ یَقُوْلُ: «رُؤْیَا الْاَنْبِیَاءِ وَحْیٌ» وَقَرَاَ {اِنِّیْ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْ اَذْبَحُكَ} [الصافات: 102]

۸۱ حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: انبیاء کرام کا خواب وحی الٰہی ہے، پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی: اِنِّیْۤ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْۤ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی۔ ابراہیم علیہ السلام نے کہا: اے اسماعیل میں خواب دیکھتا ہوں کہ تجھے ذبح کرتا ہوں، بتاؤ تمہارا کیا خیال ہے؟ انہوں نے کہا: اے ابا جان! اللہ تعالیٰ آپ کو جو حکم فرما رہا ہے۔ اسے پورا

کریں۔ان شاءاللہ آپ مجھے صابر پائیں گے۔(صافات، آیت ۱۰۲)

شرح: آج اگر کوئی شخص خواب میں اپنے بیٹے کو اللہ کے نام پر ذبح کرتا دیکھے تو اس کے لیے بیٹے کو ذبح کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ شیطانی خواب ہے مگر پیغمبر خدا کا خواب شیطانی نہیں ہوسکتا وہ محض وحی الٰہی ہے۔

اختیارهٔ ﷺ فی اجراء الاحکام

اجراء احکام میں رسول اللہ ﷺ کا اختیار

۸۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْمُرَقِّعِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: إِنَّمَا كَانَ فَسْخُ الْحَجِّ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا خَاصَّةً.

(اخرجه فی معجم شیوخ ابو یعلی)

۸۲ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ حج کا فسخ کرنا نبی اکرم ﷺ نے صرف ہم صحابہ کے لیے رکھا تھا۔

شرح: حجۃ الوداع پر کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حج کا احرام باندھ کر آئے تھے آپ ﷺ نے انہیں فرمایا کہ تم اسے عمرہ قرار دے کر مناسک عمرہ ادا کرو اور احرام کھول دو۔اس کے بعد حج کے ایام آنے پر حج کا احرام باندھو۔حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرما رہے ہیں کہ یہ نبی اکرم ﷺ ہی کا اختیار تھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے حج کو عمرہ میں بدلا۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد کوئی ایسا نہیں کرسکتا۔

مناقب الرسول ﷺ- استجابة دعائه ﷺ

رسول اللہ ﷺ کی قبولیت دعاء

۸۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَيْسًا، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، يَقُوْلُ: قَالَ

۸۳ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے (مجھے) فرمایا: کیا تم مجھے اس یمنی بت خانہ کی تکلیف سے نہیں بچاؤ گے (یعنی کیا تم اسے منہدم نہیں کرو

هَذِهِ الْخَلَصَةَ الْيَمَانِيَّةَ؟» فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنِّي رَجُلٌ لَا اَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ، قَالَ: «فَضَرَبَ فِي صَدْرِي» وَقَالَ: «اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ، وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا» قَالَ: فَخَرَجْتُ، قَالَ سُفْيَانُ فِي اَرْبَعِيْنَ اَوْ قَالَ خَمْسِيْنَ رَاكِبًا مِّنْ قَوْمِي فَحَرَّقْتُهَا، ثُمَّ جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: مَا جِئْتُكَ حَتّٰى تَرَكْتُهَا مِثْلَ الْجَمَلِ الْاَجْرَبِ اَوْ قَالَ الْاَجْرَدِ قَالَ: «فَدَعَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَحْمَسَ خَيْلِهَا وَرِجَالِهَا ثَلَاثًا»

گے؟) میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ میں گھوڑے پر جم کر بیٹھ نہیں سکتا، کہتے ہیں تو آپ ﷺ نے میرے سینے میں ہاتھ مارا اور فرمایا: اے اللہ اسے مضبوطی دے دے اور ہدایت دینے والا و ہدایت یافتہ بنا دے۔ کہتے ہیں پھر میں اپنی قوم کے چالیس یا پچاس گھڑ سواروں کو لے کر نکلا میں نے اس بت خانہ کو جلا ڈالا پھر میں نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میں آپ ﷺ کے پاس تب آیا ہوں جب میں نے اس بت خانہ کو خارش زدہ اونٹ کی طرح نکما کر کے رکھ دیا ہے (اجاڑ دیا ہے) تو رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ بنو احمس کے گھڑ سواروں اور پیادوں کے لیے تین بار دعا خیر فرمائی۔

التبرك بآثار النبی ﷺ

آثار رسول ﷺ سے تبرک حاصل کرنا

۸۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَبِي عَمْرَةَ، عَنْ جَدَّتِهِ كَبْشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ «فَشَرِبَ مِنْ فِي قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ وَهُوَ قَائِمٌ» قَالَتْ: فَقَطَعْتُ فَمَ الْقِرْبَةِ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ كَبْشَةُ اَوْ كُبَيْشَةُ وَاَكْثَرُ ذٰلِكَ يَقُوْلُ كُبَيْشَةُ

(اخرجه صحیح ابن حبان)

۸۴ حضرت کبشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے ہمارے گھر میں لٹکے ہوئے ایک مشکیزہ سے منہ لگا کر پانی پیا تو میں نے بعد میں مشکیزہ کا منہ کاٹ لیا۔

شرح: گویا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہر اس چیز سے برکت حاصل کرتے تھے جس کو رسول اللہ ﷺ کے جسم مبارک سے نسبت حاصل ہو۔

تعظیم تبرکات الرسول ﷺ

تبرکات رسول ﷺ کی تعظیم

۸۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَمُرُّ بِشَجَرَةٍ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ، «كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَظِلُّ فِيهَا فَيَحْمِلُ لَهَا الْمَاءَ مِنَ الْمَكَانِ الْبَعِيدِ حَتّٰى يَصُبَّهُ تَحْتَهَا»

(اخرجه البخاری فی الجمعة)

۸۵ نافع کہتے ہیں کہ مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کے درمیان ایک درخت تھا، جس کے سائے میں نبی اکرم ﷺ بیٹھے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب بھی وہاں سے گزرتے تو اس درخت کو ضرور پانی دیتے تھے۔

شرح: اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تبرکات رسول ﷺ سے عقیدت و محبت رکھتے تھے۔ آج نجدی فکر کے لوگ تعظیم تبرکات کو شرک سے تعبیر کرتے ہیں یہ سراسر گمراہی ہے۔

ماءه المستعمل برکة ﷺ

نبی اکرم ﷺ کے استعمال شدہ پانی کی برکت

۸۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: «أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَلْوٍ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ، ثُمَّ تَوَضَّأَ،

۸۶ حضرت وائل بن حُجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آب زمزم کا ڈول لایا گیا تو آپ ﷺ نے پیا پھر وضو کیا تو کلی کی اور وہ کلی کا پانی ڈول میں انڈیل دیا تو ڈول کا پانی کستوری سے زیادہ خوشبودار ہو گیا، البتہ آپ ﷺ نے

فَمَضْمَضَ، ثُمَّ مَجَّهُ فِي الدَّلْوِ مِسْكًا، أَوْ قَالَ أَطْيَبَ مِنَ الْمِسْكِ، وَاسْتَنْثَرَ خَارِجًا مِنَ الدَّلْوِ» (اخرجه ابن ماجه فی الطهارة)

ناک کو ڈول سے باہر صاف کیا۔

برکة ماء وضوئه ﷺ

نبی اکرم ﷺ کے آبِ وضو کی برکت

۸۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، يَقُولُ: " مَرِضْتُ فَعَادَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ، وَهُمَا يَمْشِيَانِ فَأُغْمِيَ عَلَيَّ، فَدَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ، فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ صَبَّهُ عَلَيَّ، فَأَفَقْتُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ أَقْضِي فِي مَالِي؟، كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي؟، فَسَكَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ " (متفق عليه)

۸۷ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں بیمار ہوا نبی اکرم ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ پیدل چل کر میری عیادت کے لیے تشریف لائے مجھ پر بیہوشی طاری تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے پانی منگوایا۔ اس سے وضو کیا پھر بچا ہوا پانی مجھ پر پھینکا تو مجھے افاقہ ہو گیا، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ میں اپنے مال کے بارے میں کیا فیصلہ کروں کیسے تقسیم کرو؟ پس رسول اللہ ﷺ نے خاموشی اختیار فرمائی یہاں تک کہ تو میراث کی آیات نازل ہوئیں۔

شرح: بخاری میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میری عیادت کو آئے میں نے عرض کیا میں اپنے مال کے بارے میں کیا تقسیم جاری کروں تو یہ آیات اتریں:

يُوْصِيْكُمُ اللهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ. (بخاری کتاب التفسیر حدیث ۴۵۷۷)

۸۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ مِغْوَلٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَوْنَ بْنَ أَبِي جُحَيْفَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: خَرَجَ بِلَالٌ بِفَضْلِ وَضُوءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ

۸۸ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے وضو کا بچا ہوا پانی لے کر باہر نکلے تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اسے لینے کے لیے لپکے۔ مجھے بھی اس میں سے کچھ حصہ ملا اور میں نے اس کے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَابْتَدَرَهُ النَّاسُ فَاَصَبْتُ مِنْهُ شَيْئًا وَلَمْ اٰلُ، قَالَ: وَنَصَبَ بِلَالٌ عَنَزَةً، «فَصَلّٰى اِلَيْهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّ الْكَلْبَ، وَالْمَرْاَةَ، وَالْحِمَارَ، يَمُرُّوْنَ بَيْنَ يَدَيْهِ» (اخرجه البخاری فی الوضوء)

حصول میں کوئی کوتاہی نہ کی۔

کہتے ہیں پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نیزہ گاڑھا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف منہ کر کے نماز ادا فرمائی۔ جب کہ آپ ﷺ کے آگے سے کتا، عورت اور گدھا سب گزر رہے تھے۔

علم رسول اللہ ﷺ اصحابہ تعظیم آثارہ

نبی ﷺ نے صحابہ کو اپنے تبرکات کی تعظیم کا طریقہ سکھایا

٨٩ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ الْقُرْدُوسِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، «اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَمَى الْجَمْرَةَ، وَنَحَرَ نُسُكَهُ، نَاوَلَ الْحَالِقَ شِقَّهُ الْاَيْمَنَ، فَحَلَقَهُ، ثُمَّ نَاوَلَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِقَّهُ الْاَيْسَرَ، فَحَلَقَهُ، ثُمَّ نَاوَلَهُ اَبَا طَلْحَةَ وَاَمَرَهُ اَنْ يَّقْسِمَهُ بَيْنَ النَّاسِ» (متفق علیه)

٨٩ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ نے جمرہ کو کنکریاں ماریں اور اپنی طرف سے قربانی دے دی تو سر مونڈنے والے کو پہلے اپنے سر انور کا دایاں حصہ دیا اس نے اسے مونڈا، پھر بایاں حصہ دیا اس نے اسے مونڈا، پھر آپ ﷺ نے اپنے بال دیے اور انہیں حکم فرمایا کہ ان بالوں کو لوگوں میں تقسیم کر دے۔

شرح: معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے خود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تعظیم تبرکات کی ترغیب دی، لہٰذا برکت حاصل کرنے کو شرک سے تعبیر کرنے والے بعض نجدی فکر کے لوگ گمراہی میں مبتلا ہیں۔

معجزة انشقاق القمر

نبی ﷺ کی دعا سے چاند کا پھٹنا

٩٠ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،

٩٠ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ

حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِقَّتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَشْهَدُوا اشْهَدُوا. حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ اَثْبَت. لَنَا ابْنُ اَبِيْ نَجِيْحٍ هٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ.

(اخرجه الموصلی فی مسندہ)

ﷺ کے عہد مبارک میں چاند دو حصوں میں پھٹ گیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: گواہ ہو جاؤ گواہ ہو جاؤ۔

شرح: دور حاضر کے بعض جہلاء کہتے ہیں کہ دور رسالت میں چاند کے دو ٹکڑے ضرور ہوئے تھے، مگر وہ رسول اللہ ﷺ کا معجزہ نہ تھا بلکہ قرب قیامت کی نشانی کے طور پر اس کا ظہور ہوا۔ یعنی اس میں آپ ﷺ کی دعا یا اشارہ کا کوئی دخل نہیں تھا، مگر یہ ان لوگوں کی جہالت ہے۔ شق القمر آپ ﷺ نے کیا اور اپنی نشانی دکھائی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

سأل اهل مكة ان يريهم آية فاراهم انشقاق القمر.

اہل مکہ نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ آپ (ﷺ) ان کو کوئی نشانی دکھائیں تو آپ (ﷺ) نے ان کو چاند کا پھٹنا دکھا دیا۔ (بخاری کتاب التفسیر سورۃ القمر)

معجزة رمى الحصيات الى الكفار

کفار کی طرف کنکریاں پھینکنے کا معجزہ

۹۱ حَدَّثَنَا اَبُوْ طَاهِرٍ عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرَ بْنِ زَيْدِ الْمُؤَدِّبُ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ مِنْ سَنَةِ تِسْعٍ وَعِشْرِيْنَ وَاَرْبَعِمِائَةٍ، فَاَقَرَّ بِهِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ

۹۱ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں غزوہ حنین میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا۔ آپ ﷺ اپنے اس خچر پر سوار تھے جو آپ ﷺ کو جُذامی نے ہدیہ دیا تھا۔ جب سلمان پیچھے ہٹے تو نبی اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا: اے عباس!

بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الصَّوَّافِ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ فَأَقَرَّ بِهِ، قَالَ:حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ بِشْرُ بْنُ مُوسَى قَالَ:حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلَتِهِ الَّتِي أَهْدَاهَا لَهُ الْجُذَامِيُّ فَلَمَّا وَلَّى الْمُسْلِمُونَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا عَبَّاسُ نَادِ» يَا أَصْحَابَ السَّمُرَةِ يَا أَصْحَابَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَكُنْتُ رَجُلًا صَيِّتًا فَقُلْتُ: يَا أَصْحَابَ السَّمُرَةِ يَا أَصْحَابَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فَرَجَعُوا عَطْفَةً كَعَطْفَةِ الْبَقَرَةِ عَلَى أَوْلَادِهَا وَارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ وَهُمْ يَقُولُونَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ ثُمَّ قَصَرَتُ الدَّعْوَةُ عَلَى بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ يَا بَنِي الْحَارِثِ قَالَ: وَتَطَاوَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى بَغْلَتِهِ فَقَالَ: " هَذَا حِينَ حَمِيَ الْوَطِيسُ وَهُوَ يَقُولُ: قُدُمًا يَا عَبَّاسُ " ثُمَّ أَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصَيَاتٍ فَرَمَى بِهِنَّ ثُمَّ قَالَ: «انْهَزَمُوا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ» وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ «وَرَبِّ مُحَمَّدٍ» قَالَ سُفْيَانُ حَدَّثَنَاهُ الزُّهْرِيُّ بِطُولِهِ فَهَذَا الَّذِي
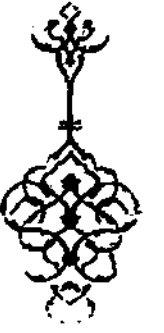
یوں پکارو! اے بیری کے درخت کے نیچے بیعت کرنے والو! اے سورہ بقرہ کے ماننے والو۔ میں اونچی آواز والا تھا میں نے پکار کر کہا: یا اصحاب السمرة یا اصحاب سورة البقرة تو صحابہ کرام علیہم اجمعین یوں واپس پلٹے جیسے گائے اپنے بچوں کی طرف لپکتی ہے، شور مچا اور لوگ پکار رہے تھے: اے گروہ انصار، گروہ انصار، پھر میں نے خصوصاً بنو حارج بن خزرج کو پکارا اے بنی حارث۔ نبی اکرم ﷺ آگے بڑھ کر جنگ کا جائزہ لینے لگے۔ آپ خچر پر سوار تھے۔ آپ ﷺ فرما رہے تھے اے عباس آگے بڑھو، پھر آپ ﷺ نے مٹھی بھر کنکر اٹھا کر (کفار کی طرف) پھینکے اور فرمایا یا رب کعبہ کی قسم کفار پسپا ہو گئے، اور ایک روایت میں ہے کہ کہا: رب محمد کی قسم!

حَفِظْتُ مِنْهُ (اخرجه مسلم فی الجهاد)

شرح: حنین میں تھوڑی دیر کے لیے افراتفری ہوئی، پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی آواز پر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین جمع ہو گئے اور انہوں نے اجتماعی قوت کے ساتھ حملہ کیا اور حنین کو فتح کر لیا گیا۔ یہ غزوہ شوال ۸ ھ میں ہوا۔

تکسیرہ الاصنام عن حول الکعبة بعود

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک چھڑی سے بتانِ حرم کو توڑنا

۹۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَحَوْلَ الْبَيْتِ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَسِتُّونَ نُصُبًا «فَجَعَلَ يَطْعَنُهَا بِعُودٍ فِي يَدِهِ» وَيَقُوْلُ: «جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ، جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا»

(اخرجه الموصلی فی مسندہ)

۹۲ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتح مکہ والے دن جب مکہ میں داخل ہوئے تو کعبۃ اللہ کے گرد تین سو ساٹھ بت نصب تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتوں کو اپنے ہاتھ سے ایک چھڑی کے ساتھ مارنا شروع کیا، اور ساتھ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے تھے جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۚ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ﴿٨١﴾ حق آ گیا اور باطل بھاگ گیا بے شک باطل بھاگنے ہی والا تھا۔ (سورہ بنی اسرائیل آیت ۸۱) (چنانچہ جس پتھر کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چھڑی لگتی وہ زمین پہ جا گرتا۔)

۹۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ الْاَعْرَجُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ يُقَالُ لَهُ مُعَاذٌ اَوِ ابْنُ مُعَاذٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْزَلَ النَّاسَ بِمِنًى مَنَازِلَهُمْ، فَاَنْزَلَ الْمُهَاجِرِينَ وَاَنْزَلَ الْاَنْصَارَ شُعْبَهُمْ، قَالَ: وَعَلَّمَ النَّاسَ مَنَاسِكَهُمْ، قَالَ: وَفَتَحَ اللّٰهُ

۹۳ حضرت معاذ یا ابن معاذ تیمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں منیٰ میں اپنے ٹھکانوں پر بٹھایا۔ مہاجرین کو ان کا پڑاؤ دیا انصار کو ان کا کہتے ہیں اللہ نے ہماری سماعتوں کو کھول دیا تو ہم اپنے اپنے پڑاؤ میں بیٹھے سن رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں جو تعلیم دی اس میں یہ بھی تھا کہ فرمایا: جب تم جمرہ کو کنکریاں مارو تو چھوٹی کنکری ہو (چٹکی بھر)

اَسْمَاعَنَا، فَإِنَّا لَنَسْمَعُ وَنَحْنُ فِي رِحَالِنَا، فَكَانَ فِيمَا عَلَّمَنَا أَنْ قَالَ: «إِذَا رَمَيْتُمُ الْجَمْرَةَ فَارْمُوهَا بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ»

(اخرجه الشافعی فی الام)

شرح: یہ رسول اللہ ﷺ کا معجزہ ہے کہ آپ ﷺ کی آواز کو دورانِ خطبہ دور والے لوگ بھی قریب والوں کی طرح برابر سنتے تھے، اور حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی بھی کرامت ہے کہ لاکھوں کے مجمع میں ان کی آواز دور و نزدیک یکساں سنائی دیتی تھی۔

برکة مس یده ﷺ

نبی اکرم ﷺ کے دست مبارک کے مس ہونے کی برکت

۹۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَدْرَكَنِي، وَأَنَا عَلَى نَاضِحٍ لَنَا كَأَنَّهُ يَقُولُ: بَطِيءٌ، فَقُلْتُ: وَالْهَفَ أُمَّاهُ، مَا يَزَالُ لَنَا نَاضِحُ سُوءٍ، «فَخَرَشَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُودٍ مَعَهُ، أَوْ مِحْجَنٍ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ، وَمَا يَكَادُ يَنْفَدُ مَعَهُ شَيْءٌ» (متفق علیہ)

۹۴ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر میں تھا۔ آپ ﷺ نے مجھے ایک اونٹ پر دیکھا جو بہت سست تھا۔ میں نے کہا: اسے اس کی ماں روئے یہ ہمیشہ ہمارے لیے برا اونٹ ثابت ہوا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ایک لکڑی یا چھڑی سے اسے چھویا جو آپ ﷺ کے پاس تھی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر وہ ایسا تیز تھا کہ کوئی اونٹ اسے پا نہیں سکتا تھا۔

تکثیر الطعام ببرکته ﷺ

آپ ﷺ کی برکت سے کھانے کا بڑھ جانا

۹۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ قَيْسًا،

۹۵ حضرت دُکین بن سعید مزنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس چار سو سوار حاضر ہوئے، ہم نے آپ

يَقُوْلُ: حَدَّثَنِيْ دُكَيْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْمُزَنِيُّ، قَالَ: اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اَرْبَعِمِائَةِ رَاكِبٍ نَسْاَلُهُ الطَّعَامَ، فَقَالَ: «يَا عُمَرُ اذْهَبْ فَاَطْعِمْهُمْ، وَاَعْطِهِمْ» ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا عِنْدِي اِلَّا اَصْعُ مِنْ تَمْرٍ مَا تُقَيِّظُ عِيَالِي، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اسْمَعْ وَاَطِعْ، فَقَالَ عُمَرُ: سَمْعٌ وَطَاعَةٌ، قَالَ: فَانْطَلَقَ عُمَرُ حَتّٰى اَتَى عِلِّيَّةً لَهُ، فَاَخْرَجَ مِفْتَاحًا مِنْ حُجْزَتِهٖ فَفَتَحَهَا، فَقَالَ لِلْقَوْمِ: ادْخُلُوْا فَدَخَلُوْا، وَكُنْتُ اٰخِرَ الْقَوْمِ دُخُولًا، فَاَخَذْتُ، ثُمَّ الْتَفَتُّ فَاِذَا مِثْلُ الْفَصِيلِ مِنَ التَّمْرِ

(اخرجه ابن حبان فی صحیحه)

ﷺ سے طعام مانگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: عمر جاؤ ان کو کھلاؤ اور ان کو نوازو انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میرے پاس (میرے گھر میں) چند صاع کھجوریں ہیں، جو میرے اہل خانہ ہی کے لیے کفایت کرتی ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم حکم رسول سنو اور اس پر عمل کرو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں سر تسلیم خم کرتا ہوں سنتا اور مانتا ہوں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کو لے کر گئے۔ وہ اپنے بالا خانہ پہ گئے اور ایک چابی اپنے پہلو کے نیچے سے نکالی اور اس سے اسے کھولا اور لوگوں سے کہا: اندر آؤ۔ وہ داخل ہوئے میں ان میں سب سے آخر میں داخل ہوا میں نے بھی حصہ لیا پھر میں پلٹا تو دیکھا کہ اونٹنی کے بچے کے برابر کھجوریں پڑی تھیں (یعنی ایک بڑا ڈھیر موجود تھا)

شرح: مطلب یہ ہے کہ وہ چند صاع کا ڈھیر ہی چار سو افراد کے پیٹ بھرنے کے لیے کافی ہو گیا۔

کان رسول اللہ ﷺ یریٰ خلفہ کامامہ

نبی اکرم ﷺ اپنے پیچھے بھی ایسے دیکھتے تھے جیسے آگے

۹۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تَرَوْنَ قِبْلَتِي هٰذِهٖ؟ فَمَا يَخْفٰى عَلَيَّ رُكُوعُكُمْ، وَلَا خُشُوعُكُمْ، اَوْ رُكُوْعُكُمْ، وَلَا سُجُوْدُكُمْ» (متفق علیه)

۹۶ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم سمجھتے ہو کہ میری توجہ بس ادھر (سامنے) ہی ہوتی ہے؟ (اور میں پیچھے نہیں دیکھ سکتا) مجھ پر نہ تمہارا رکوع مخفی ہوتا ہے نہ خشوع۔ یا فرمایا کہ نہ تمہارا رکوع مخفی ہوتا ہے نہ سجود۔

۹۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ شَابُوْرٍ، وَحُمَيْدٌ الْاَعْرَجُ، وَابْنُ اَبِيْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِيْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: {وَتَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِينَ} [الشعراء: 219]، قَالَ: «كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرٰى مِنْ خَلْفِهِ فِي الصَّلَاةِ كَمَا يَرٰى مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ» (اخرجه البیهقی فی دلائل النبوۃ)

۹۷ مجاہد سے مروی ہے کہ انہوں نے قول خداوندی: وَتَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِينَ (سورۂ شعراء، آیت:۲۱۹) کے تحت فرمایا: رسول اللہ ﷺ اپنے پیچھے بھی ایسے ہی دیکھتے تھے جیسے اپنے آگے۔

شرح: اس سے رسول اللہ ﷺ کی وسعت علمی کا پتہ چلتا ہے۔ کیونکہ پیچھے دیکھنا حواسِ ظاہرہ سے ممکن نہیں ہے۔ یہ حواسِ باطنہ سے ہی ممکن ہے اور یہی علمِ غیب ہے، یعنی آپ ﷺ کو مستقلاً علم غیب عطا فرمایا گیا۔

علمه ﷺ بالدجال

حضور ﷺ کا دجال کے بارے میں علم

۹۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ خَالِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ اَبِيْ حَازِمٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ، يَقُوْلُ: مَا سَأَلَ اَحَدٌ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَّالِ، مَا سَأَلْتُهُ، قَالَ: وَمَا مَسْأَلَتُكَ عَنْهُ؟ «اِنَّكَ لَنْ تُدْرِكَهُ»

(اخرجه البخاری فی الفتن)

۹۸ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دجال کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے جس قدر میں نے سوالات کیے کسی نے نہ کیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس کے بارے میں کیوں سوال کرتے ہو تم اسے نہیں پاؤ گے۔

شرح: گویا حضور ﷺ جانتے تھے کہ دجال کب ظاہر ہوگا، اور یہ بھی جانتے تھے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا وصال کب ہوگا۔ جن احادیث میں ہے کہ آپ ﷺ کو ابن صیاد کے بارے میں دجال ہونے کا گمان تھا وہ ابتدائی زمانہ کی بات ہے بعد میں آپ ﷺ کو بتا دیا گیا کہ دجال قربِ قیامت میں آئے گا، چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے عیسیٰ علیہ السلام مقام لد پر قتل کریں گے۔ (مسلم)

علمه ﷺ بالغيب

حضور ﷺ کا علمِ غیب

٩٩ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَحَدَّثَنَاهُ مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ هِنْدَ بِنْتِ الْحَارِثِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ لَيْلَةٍ «سُبْحَانَ اللهِ مَاذَا وَقَعَ مِنَ الْفِتَنِ؟ وَمَا فُتِحَ مِنَ الْخَزَائِنِ، فَأَيْقِظُوا صَوَاحِبَاتِ الْحِجَرِ فَرُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» (اخرجه البخاری فی العلم)

٩٩ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ایک رات رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ! کیسے کیسے فتنے اترے ہیں اور کیسے کیسے خزانے کھولے گئے ہیں؟ تو حجروں میں رہنے والی عورتوں کو بیدار کرو (آپ ﷺ کی ازواج مراد ہیں) کئی عورتیں جو دنیا میں پردے والی ہیں آخرت میں ننگی ہوں گی۔

شرح: ازواج کو بیدار کرنے کا معنیٰ یہ ہے کہ وہ اٹھ کر قیام اللیل کریں کیونکہ بعض لوگوں کی عبادت ساری قوم کے لیے باعثِ رحمت بن جاتی ہے۔ رسول اکرم ﷺ ان فتنوں کی طرف اشارہ کر رہے ہیں، جو مسلمانوں میں قتلِ عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے شروع ہوئے جس کے سبب مسلمانوں میں جنگیں ہوئیں اور ایسی نارِ فتنہ بھڑکی جس کی تپش آج بھی محسوس ہو رہی ہے۔

اذا هلك كسرىٰ فلا كسرىٰ بعدهٗ۔ (الحدیث)

جب کسریٰ ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہ ہوگا

١٠٠ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى

١٠٠ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسریٰ ہلاک ہو جائے تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہ ہوگا اور جب قیصر ہلاک ہو جائے تو اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہے، اور اس رب کی قسم جس کے قبضہ میں

بَعْدَهُ، وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرٌ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ» (متفق علیه)

میری جان ہے کسریٰ وقیصر کے خزانے اللہ کی راہ میں تقسیم کر دیے جائیں گے۔

شرح: رسول اللہ ﷺ کے دورِ مبارک میں دنیا میں دو بڑی سلطنتیں تھیں رومی اور ایرانی۔ روم کے بادشاہ کو قیصر کہا جاتا تھا اور ایران کے بادشاہ کو کسریٰ۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ نام ختم ہو جائیں گے، چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ایرانی سلطنت کا تو نام و نشان ہی مٹ گیا اور وہ مکمل طور پر زیرِ اسلام آ گئی جبکہ رومی سلطنت تو موجود رہی مگر قیصر کا لفظ ختم ہو گیا، اور اس کی وہ شان و شوکت بھی ختم ہو گئی یہ علم غیب ہے، جو اللہ نے اپنے حبیب پاک ﷺ کو عطا فرمایا۔

رؤية رسول الله ﷺ نزول الفتن

نبی اکرم ﷺ فتنوں کا برسنا دیکھتے تھے

۱۰۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يَقُوْلُ: أَشْرَفَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُطُمٍ مِنْ آطَامِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ: «هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرٰى؟ إِنِّي لَأَرٰى الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ»

(اخرجه البخاری فی فضائل المدینه)

۱۰۱ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ کے ٹیلوں میں سے ایک ٹیلہ پر چڑھے اور فرمایا: کیا تم وہ کچھ دیکھتے ہو جو میں دیکھتا ہوں؟ میں دیکھ رہا ہوں کہ فتنے تمہارے گھروں میں یوں برس رہے ہیں جیسے بارش کے قطرے برستے ہیں۔

شرح: اللہ نے رسول اللہ ﷺ کو غیب دیکھنے والی نگاہیں عطا فرمائی ہیں۔ آپ ﷺ وہ کچھ دیکھتے تھے جو ہو چکا اور جو ہونے والا ہے یہ آپ ﷺ کا علم غیب ہے۔

اخبارہٗ بتَبَدُّل الخوف بالامن فی الخلافۃ الراشدۃ

خلافتِ راشدہ میں خوف کے امن سے بدل جانے کی خبر دینا

۱۰۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: ثنا سُفْيَانُ، قَالَ: ثنا مُجَالِدٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »كَيْفَ بِكَ إِذَا أَقْبَلَتِ الظَّعِينَةُ مِنْ أَقْصَى الْيَمَنِ إِلَى قُصُورِ الْحِيْرَةِ لَا تَخَافُ إِلَّا اللهَ « فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَكَيْفَ بِطَيِّءٍ مَقَانِبِهَا وَرِجَالِهَا، قَالَ: »يَكْفِيهَا اللهُ طَيِّئًا وَمَنْ سِوَاهَا« قَالَ مُجَالِدٌ: »فَلَقَدْ كَانَتِ الظَّعِينَةُ تَخْرُجُ مِنْ حَضْرَمَوْتَ حَتَّى تَأْتِيَ الْحِيرَةَ«

۱۰۲ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب ایک عورت یمن کے آخری کنارے سے حیرہ کے محلات تک اکیلی جائے گی اسے اللہ کے سوا کسی کا خوف نہ ہوگا۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ تب قبیلہ بنو طے کے ڈاکوؤں اور لٹیروں کا کیا بنے گا؟ فرمایا: بنو طے اور دوسرے سب لوگوں کے لیے اللہ کافی ہوگا۔ حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر ایسا ہوا کہ ایک عورت حضر موت سے حیرہ تک اکیلے سفر کرتی تھی۔

شرح: حیرہ عراق میں کوفہ سے تین میل پر ایک گاؤں ہے، آج وہاں نجف اشرف آباد ہے جہاں حضرت مولا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا مزار پر انوار ہے۔ (اطلس الحدیث النبوی صفحہ ۱۵۷)

مطلب یہ ہے کہ ایسا امن ہو جائے گا کہ اگر ایک عورت یمن سے عراق تک اکیلی سفر کرے گی تو اسے کوئی خوف نہ ہوگا، اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں جب یہ سارے علاقے فتح ہوئے تو ایسا ماحول قائم ہو گیا جو صدیوں قائم رہا۔ اس سے یہ دلیل پکڑنا جائز نہیں کہ عورت اکیلے سفر پہ نکل سکتی ہے، بلکہ مقصد یہ بتانا ہے کہ خلافتِ راشدہ میں ایسا امن قائم ہو گیا تھا کہ ایک عورت یمن سے عراق تک اکیلے سفر کر سکتی تھی اور بعض عورتوں نے کیا بھی، مگر ان کا فعل دلیل جواز نہیں، کیونکہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

لا تسافر المرأۃ لثلاثۃ ایام الا و معھا ذوجھا اوذو رحم محرم منھا.

کوئی عورت تین دن کا یوں نہ کرے کہ اس کے ساتھ اس کا شوہر یا اس کا محرم نہ ہو۔ (بخاری ومسلم)

النبی ﷺ عن حرب الصفین

حضور ﷺ کا جنگ صفین کی خبر دینا

۱۰۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا

۱۰۳ ابو اسود دیلمی کہتے ہیں میں نے حضرت علی المرتضیٰ

عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَعْيَنَ سَمِعَهُ مِنْ أَبِيْ حَرْبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ يُحَدِّثُهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ: أَتَانِيْ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ وَقَدْ أَدْخَلْتُ رِجْلِي فِي الْغَرْزِ فَقَالَ لِي: أَيْنَ تُرِيدُ؟ فَقُلْتُ: الْعِرَاقَ فَقَالَ: «أَمَا إِنَّكَ إِنْ جِئْتَهَا لَيُصِيبَنَّكَ بِهَا ذُبَابُ السَّيْفِ» فَقَالَ عَلِيٌّ: «وَايْمُ اللهِ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَبْلَهُ يَقُوْلُهُ» فَقَالَ أَبُوْ حَرْبٍ فَسَمِعْتُ: أَبِيْ يَقُوْلُ: فَعَجِبْتُ مِنْهُ وَقُلْتُ: رَجُلٌ مُحَارِبٌ يُحَدِّثُ مِثْلَ هٰذَا عَنْ نَفْسِهِ

(اخرجه ابو یعلی فی المسند)

رضی اللہ عنہ سے سنا کہ فرمایا: میرے پاس عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اس وقت آئے جب میں (بصرہ جانے کے لیے) اپنا پاؤں رکاب میں رکھ چکا تھا۔ انہوں نے مجھے کہا: آپ کدھر جانے لگے ہیں؟ میں نے کہا: عراق جا رہا ہوں۔ انہوں نے کہا: اگر آپ ادھر جائیں گے تو آپ کی تلوار کو دندے پڑ جائیں گے (اس کی کاٹ برقرار نہیں رہے گی) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم میں نے بھی رسول اللہ ﷺ کو اس سے قبل یہ کہتے ہوئے سنا تھا (مگر میں بھول گیا تھا) ابوحرب کہتے ہیں میرے والد (ابواسود دیلمی) کہتے تھے: مجھے اس پر بہت تعجب ہوا کہ جنگ کرنے والا ایک شخص خود اپنے بارے میں یہ کہہ رہا ہے۔

شرح: یہ حدیث بہت قابل غور اور چشم کشا ہے، گویا اگر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو یہ حدیث عراق کی طرف تیاری سے قبل یاد آجاتی تو شاید آپ عراق نہ جاتے، تاہم اس حدیث میں چونکہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو عراق کی طرف جانے سے روکا نہیں گیا صرف تلوار کو دندے پڑ جانے کی خبر دی گئی ہے۔ اس لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ چل دیے، اور آپ کی تلوار کو دندے پڑ گئے، یعنی اس کی وہ کاٹ نہ رہی جو بدر و احد اور خندق و خیبر میں ہوتی تھی، اور چھ ماہ جاری رہنے والی جنگ صفین میں آپ رضی اللہ عنہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے کوئی علاقہ حاصل نہ کر سکے نہ ان کو کسی لحاظ سے زیر کر سکے۔ خود آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ صحابہ پریشان تھے کہ ہمیں کیا ہو گیا ہے؟ ہماری تلواریں جب کفار کے خلاف اٹھتی تھیں تو بڑی کامیابی ملتی تھی جب سے اپنے لوگوں پر اٹھنے لگی ہیں تو ان کی کاٹ نہیں رہی ہے۔ (الصواعق المحرقہ)

دراصل حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اجتہادی خطا پر کھڑے تھے وہ باطل پر نہ کھڑے تھے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی، امام غزالی، مجدد الف ثانی، امام ابن حجر مکی، امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کا یہی نظریہ ہے۔ اسی لیے تلواروں کو دندے پڑ گئے۔

۱۰۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

۱۰۴ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت نہ ہو گی حتیٰ کہ دو عظیم گروہ باہم جنگ کریں گے حالانکہ دونوں کی دعوت ایک ہو گی۔

وَسَلَّمَ: «لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيْمَتَانِ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ» (متفق علیه) (دونوں مسلمان ہوں گے)

شرح: ضروری نہیں کہ جس حدیث میں یہ الفاظ لا تقوم الساعة حتّٰی الخ جیسے الفاظ ہوں، وہ قرب قیامت کی طرف اشارہ ہو، بلکہ کبھی مقصد یہ ہوتا ہے کہ قیامت سے قبل یہ واقعہ ضرور ہوگا، چنانچہ اس حدیث میں جن دو مسلمان گروہوں کا باہم لڑنا بتایا گیا ہے اکثر محدثین کے نزدیک اس کا اشارہ جنگ صفین کی طرف ہے، کیونکہ یہی وہ پہلی جنگ ہے جو دو مسلمان گروہوں کے درمیان باقاعدہ صف بندی کے ساتھ ہوئی۔ اس سے قبل جنگ جمل ہوئی وہ اچانک چھڑ گئی جس میں کوئی لشکر اصل میں لڑنا نہیں چاہتا تھا بلکہ رات کو صلح کر کے سوئے تھے۔

اخبار النبی ﷺ عن الخوارج

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خوارج کے بارے میں پیشگی خبر دینا

١٠٥ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْعَبْدِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُوْ كَثِيرٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ سَيِّدِي يعني عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ حِينَ قَتَلَ أَهْلَ النَّهْرَوَانِ فَكَانَّ النَّاسَ قَدْ وَجَدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ مِنْ قَتْلِهِمْ فَقَالَ عَلِيٌّ يَاأَيُّهَا النَّاسُ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِيْ «أَنَّ نَاسًا يَخْرُجُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَخْرُجُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، وَلَا يَعُودُونَ فِيهِ أَبَدًا أَلَا وَإِنَّ آيَةَ ذٰلِكَ أَنَّ فِيهِمْ رَجُلًا أَسْوَدَ مُجَدَّعَ الْيَدِ إِحْدَى يَدَيْهِ كَثَدْيِ الْمَرْأَةِ لَهَا حَلَمَةٌ كَحَلَمَةِ الْمَرْأَةِ» قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ «حَوْلَهَا سَبْعُ هُلْبَاتٍ

١٠٥ ابوکثیر کہتے ہیں: میں اپنے آقا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ جب آپ رضی اللہ عنہ نے اہلِ نہروان (خوارج) کو قتل کیا۔ لوگ ان کے قتل کی وجہ سے اپنے دلوں پر بوجھ محسوس کرتے تھے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا: ”کچھ لوگ دین سے یوں نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جائے۔ وہ دین میں کبھی واپس نہیں آئیں گے۔ سن لو ان کا نشان یہ ہے کہ ان میں ایک سیاہ رنگ آدمی ہوگا۔ اس کا ہاتھ خراب ہوگا یعنی اس کا ایک ہاتھ اس کے کندھے پر یوں ہوگا جیسے عورت کا پستان وہ عورتوں کی طرح حرکت کرے گا۔ میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اس کے ہاتھ کے گرد سات جگہ بہت سے بال ہوں گے۔ تم جاؤ اس (کی لاش) کو تلاش کرو

فَالْتَمِسُوهُ فَإِنِّي لَا أُرَاهُ إِلَّا فِيهِمْ» فَوَجَدُوهُ عَلَى شَفِيرِ النَّهْرِ تَحْتَ الْقَتْلَى فَقَالَ صَدَقَ اللهُ وَرَسُولُهُ وَإِنَّ عَلِيًّا لَمُتَقَلِّدٌ قَوْسًا لَهُ عَرَبِيَّةً يَطْعَنُ بِهَا فِي مُخْدَجَتِهِ قَالَ فَفَرِحَ النَّاسُ حِينَ رَأَوْهُ وَاسْتَبْشَرُوا وَذَهَبَ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَجِدُونَ

(اخرجه الموصلی فی مسنده)

میرا یقین ہے کہ وہ انہی (مقتولین) میں سے ہے، تو لوگوں نے اسے مقتولین کے نیچے نہر کے کنارے پالیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ کس قدر سچے ہیں۔ حضرت علی نے گلے میں اپنی کمان ڈال رکھی تھی۔ آپ اس خارجی کے ٹکڑے ہوئے ہاتھ پر اپنی کمان مارنے لگے۔ لوگ اس کی لاش کو دیکھ کر نہایت خوش ہوئے اور ان کے دلوں پر جو بوجھ تھا وہ جاتا رہا۔

شرح: یہ ٹکڑے ہاتھ والا منافق انسان وہی تھا جس نے رسول اللہ ﷺ سے کہا تھا آپ (ﷺ) عدل سے کام نہیں لے رہے آپ ﷺ عدل کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا برا ہو اگر میں عدل نہیں کروں گا تو کوئی دوسرا شخص میرے بعد کون عدل کرنے والا ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے کہا گیا کہ اس منافق کا سر قلم کر دینا چاہیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم ایسا نہیں کر سکتے اس کی پشت سے ایسے لوگ آنے والے ہیں جو قرآن تم سے زیادہ پڑھیں گے مگر وہ ان کے حلق سے نہیں اترے گا اور وہ دین سے یوں نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جائے اور اس پر کوئی خون نہ لگے، پورے حوالہ جات ہم نے اپنی کتاب عظمت اہلِ بیت رسول ﷺ میں لکھے ہیں، اور اگلی حدیث میں اس کی صراحت بھی آ رہی ہے۔

۱۰۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ بِالْجِعْرَانَةِ، وَالتِّبْرُ فِي حِجْرِ بِلَالٍ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ اعْدِلْ، فَإِنَّكَ لَمْ تَعْدِلْ، قَالَ: «وَيْحَكَ، فَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ؟» فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ

۱۰۶ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ مقام جعرانہ میں حنین کا مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے (سونا چاندی کے) کچھ ٹکڑے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی جھولی میں پڑے تھے اتنے میں ایک (منافق) شخص آیا۔ اس نے کہا: اے محمد (ﷺ) عدل کریں آپ (ﷺ) عدل نہیں کر رہے۔ آپ (ﷺ) نے فرمایا تم پر افسوس! اگر میں عدل نہیں کروں گا تو کون کرے گا؟ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ مجھے اجازت دیں میں اس منافق کا سر اتار دوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے رہنے دو اس

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «دَعْهُ، فَإِنَّ هٰذَا مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ، أَوْ لِي أَصْحَابٍ لَهُ، يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ، لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ» (متفق علیہ)

کے بہت سے ساتھی بھی ہیں وہ قرآن پڑھیں گے مگر قرآن ان کے گلوں سے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے یوں نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جائے۔

۱۰۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمُحَيَّاةِ، عَنْ أُمِّهِ أَنَّهَا قَالَتْ: لَمَّا قَتَلَ الْحَجَّاجُ بْنُ يُوسُفَ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ دَخَلَ الْحَجَّاجُ عَلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ لَهَا: يَا أُمَّهْ إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَوْصَانِي بِكِ، فَهَلْ لَكِ مِنْ حَاجَةٍ؟ قَالَتْ: مَا لِي مِنْ حَاجَةٍ وَلَسْتُ لَكَ بِأُمٍّ وَلَكِنِّي أُمُّ الْمَصْلُوبِ عَلَى رَأْسِ الثَّنِيَّةِ وَلَكِنِ انْتَظِرْ أُحَدِّثْكَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «يَخْرُجُ مِنْ ثَقِيفٍ كَذَّابٌ وَمُبِيرٌ» فَأَمَّا الْكَذَّابُ فَقَدْ رَأَيْنَاهُ تَعْنِيَا لْمُخْتَارَ وَأَمَّا الْمُبِيرُ فَأَنْتَ فَقَالَ الْحَجَّاجُ: مُبِيرٌ لِلْمُنَافِقِينَ

(اخرجہ البخاری فی الکبیر)

۱۰۷ ابو محیاۃ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: جب حجاج بن یوسف نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو قتل کیا تو اس کے بعد وہ اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما کے پاس گیا۔ کہنے لگا: اے اماں! امیر المؤمنین نے مجھے حکم کیا ہے کہ آپ سے پوچھوں کیا آپ کی کوئی ضرورت ہے جو پوری کی جائے؟ انہوں نے فرمایا: میری کوئی حاجت نہیں اور نہ ہی میں تمہاری ماں ہوں میں تو اس کی ماں ہوں جس کو گھاٹی پر سولی دی گئی ہے (یعنی عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما) مگر ٹھہرو میں تمہیں وہ حدیث سناتی ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بنوثقیف سے ایک کذاب اور ایک خونریز نکلے گا۔ کذاب کو تو ہم نے دیکھ لیا یعنی مختار ثقفی اور خوں ریز تم ہو۔ وہ کہنے لگا میں منافقوں کے لیے خون ریز ہوں۔

شرح: یعنی وہ بدبخت شخص صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو منافق کہہ رہا تھا۔ اسی سے اس کی گمراہی ظاہر ہے۔

۱۰۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ: سَمِعْتُ كُرْزَ بْنَ عَلْقَمَةَ الْخُزَاعِيَّ يَقُولُ: سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ لِلْإِسْلَامِ مِنْ

۱۰۸ کُرز بن علقمہ خزاعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا اسلام کی کوئی انتہاء ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اللہ رب العزت عرب وعجم کے جس گھر کے لیے بھلائی چاہے گا اس میں اسلام داخل کر دے گا۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ پھر کیا ہوگا؟ آپ

مُنْتَهًى؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «نَعَمْ أَيُّمَا أَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الْعَرَبِ أَوِ الْعَجَمِ أَرَادَ اللهُ بِهِمْ خَيْرًا أَدْخَلَ عَلَيْهِمُ الْإِسْلَامَ» قَالَ: ثُمَّ مَهْ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ: «ثُمَّ تَقَعُ الْفِتَنُ كَأَنَّهَا الظُّلَلُ» فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: كَلَّا وَاللهِ إِنْ شَاءَ اللهُ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «بَلَى وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَيَعُوْدُنَّ فِيْهَا أَسَاوِدَ صُبًّا يَضْرِبُ بَعْضُهُمْ رِقَابَ بَعْضٍ» قَالَ الزُّهْرِيُّ «وَالْأَسْوَدُ الْحَيَّةُ إِذَا أَرَادَ أَنْ تَنْهَشَ تَنْتَصِبُ هٰكَذَا» وَرَفَعَ الْحُمَيْدِيُّ يَدَهُ ثُمَّ تَنْصَبُ، قَالَ سُفْيَانُ حِيْنَ حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ: لَا نُبَالِيْ أَلَّا يُسْمَعَ هٰذَا مِنَ ابْنِ شِهَابٍ

(اخرجه البیهقی فی الدلائل)

ﷺ نے فرمایا: پھر فتنے یوں گریں گے جیسے بادل برسے۔ اس شخص نے کہا: یارسول اللہ ﷺ ان شاء اللہ ایسا نہیں ہو گا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں؟ اس رب کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اسلام میں ایسے اژدھا نما گروہ آجائیں گے جو ایک دوسرے کی گردنیں اڑائیں گے۔ زہری کہتے ہیں اسود وہ اژدھا ہے جو ڈنگ مارنے کے لیے کھڑا ہو جاتا ہے۔ امام حمیدی نے ہاتھ کا اشارہ کر کے بتایا۔

١٠٩ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ أَبِيْ نَضْرَةَ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيْمَتَانِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ، أَوْلَاهُمَا بِالْحَقِّ الَّتِيْ تَغْلِبُ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ، إِذْ مَرَقَتْ مِنْهُمْ مَارِقَةٌ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ، كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ» (اخرجه مسلم فی الزکوٰۃ)

١٠٩ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: قیامت قائم نہ ہو گی جب تک مسلمانوں کے دو عظیم گروہ باہم لڑائی نہیں کریں گے۔ دونوں کی دعوت ایک ہی ہو گی (یعنی دعوتِ اسلام) ان میں جو غالب آئے گا وہی حق کے قریب تر ہو گا۔ ابھی وہ اسی لڑائی میں ہوں گے کہ ایک گروہ ان میں سے نکل جائے گا وہ اسلام سے یوں تیزی سے نکل جائیں گے جیسے تیر اپنے نشانے سے نکل جائے۔

شرح: یہ جنگ صفین کی طرف اشارہ ہے، جو حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے درمیان چھ ماہ جاری رہی، پھر جب یہ جنگ اختتام کو پہنچ رہی تھی تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے لشکر سے خوارج کا گروہ الگ ہو گیا وہ دعویٰ اسلام رکھتے تھے مگر وہ ملحدین تھے قرآن کا مفہوم بگاڑتے تھے۔ حضرت علی المرتضیٰ اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہما اور ان کے ساتھیوں کو کافر کہتے تھے۔ آخر وہ مولا علی المرتضیٰ کی ذوالفقار حیدری کی خوراک بن گئے۔

علمهُ صلى الله عليه وسلم بما يقع غداً

کل کیا ہوگا اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا علم

١١٠ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو، سَمِعْتُ أَبَا الْعَبَّاسِ الْأَعْمَى قَالَ سَمِعْتُ قَالَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، يَقُولُ: لَمَّا حَاصَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الطَّائِفِ، قَالَ: «إِنَّا قَافِلُوْنَ إِنْ شَاءَ اللهُ غَدًا» ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ: أَنَقْفِلُ قَبْلَ أَنْ تَفْتَحَهَا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَاغْدُوْا عَلَى الْقِتَالِ غَدًا إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى» ، قَالَ: فَغَدَوْا عَلَى الْقِتَالِ، فَأَصَابَتْهُمْ جِرَاحَةٌ شَدِيدَةٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّا قَافِلُوْنَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللهُ» ، فَكَأَنَّهُمُ اشْتَهَوْا ذٰلِكَ وَسَكَنُوْا إِلَيْهِ، قَالَ: «فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»

(اخرجه البخاری فی المغازی)

١١٠ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ نے طائف کا محاصرہ کیا تو ایک دن فرمایا: کل ہم ان شاء اللہ کوچ کریں گے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ ﷺ طائف کو فتح کیے بغیر ہی کوچ کریں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر اگر اللہ نے چاہا تو تم کل لڑائی کرو۔ اگلے دن انہوں نے جنگ کی تو انہیں شدید زخم آئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کل ہم ان شاء اللہ کوچ کریں گے۔ تو گویا صحابہ یہی چاہتے تھے اس لیے چپ ہو گئے۔ نبی اکرم ﷺ ہنس پڑے۔

شرح: نبی اکرم ﷺ نے فتح مکہ کے بعد طائف کا محاصرہ کیا تین ہفتے کے شدید محاصرہ کے باوجود اہل طائف مطیع نہ ہوئے تو آپ ﷺ نے بحکم الٰہی محاصرہ اٹھا لینے کا حکم فرمایا جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر شاق گزرا، اور عرض کیا کہ کیا بغیر فتح ہی ہم یہاں چلے جائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر کل لڑائی کے لیے نکلو۔ اگلے دن دوبارہ قلعہ کھولنے کی کوشش کی گئی تو صحابہ کو مزید تکلیف پہنچی تب آپ ﷺ نے فرمایا: کل ہم کوچ کریں گے تو صحابہ خاموش ہو گئے تب آپ ﷺ مسکرا پڑے مطلب یہ تھا کہ اگر تم کل ہی کوچ پر آمادہ ہو جاتے تو اتنی تکلیف نہ اٹھانا پڑتی، اس سے آپ ﷺ کے علم غیب پر دلالت ہوتی ہے۔

پھر جب ہوازن فتح ہوا تو اہل طائف نے خود ہی اطاعت قبول کر لی۔

محافظة الله اياه عن شر الاعداء

اللہ تعالیٰ کا آپ ﷺ کو شر اعداء سے محفوظ فرمانا

١١١ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنِ ابْنِ تَدْرُسَ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: لَمَّا نَزَلَتْ {تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ} [المسد: 1] أَقْبَلَتِ الْعَوْرَاءُ أُمُّ جَمِيلٍ بِنْتُ حَرْبٍ وَلَهَا وَلْوَلَةٌ وَفِي يَدِهَا فِهْرٌ وَهِيَ تَقُولُ: مُذَمَّمٌ أَبَيْنَا، وَدِينَهُ قَلَيْنَا، وَأَمْرَهُ عَصَيْنَا، وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ قَرَأَ قُرْآنًا وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ فَلَمَّا رَآهَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ أَقْبَلَتْ وَأَنَا أَخَافُ أَنْ تَرَاكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّهَا لَنْ تَرَانِي» وَقَرَأَ قُرْآنًا اعْتَصَمَ بِهِ، كَمَا قَالَ وَقَرَأَ {وَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ حِجَابًا مَسْتُورًا} [الاسراء: 45] فَأَقْبَلَتْ حَتَّى وَقَفَتْ عَلَى أَبِي بَكْرٍ

١١١ حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: جب تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ نازل ہوئی تو (ابولہب کی بیوی) ام جمیل بنت حرب آئی وہ بڑے جوش میں تھی۔ اس کے ہاتھ میں پتھر تھا۔ وہ کہہ رہی تھی: ہم مذمم کی بات نہیں مانتے (نبی اکرم ﷺ کو کفار قریش گستاخی کے لیے مذمم کہتے تھے۔ معاذ اللہ) ہم اس کے دین سے منکر ہیں اور اس کے حکم کو ٹھکراتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ مسجد حرام میں تشریف فرما تھے اور قرآن پڑھ رہے تھے۔ آپ ﷺ کے ساتھ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی تھے، جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ام جمیل کو آتے دیکھا تو عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ یہ آپ کی طرف آرہی ہے اور مجھے ڈر ہے کہ وہ آپ ﷺ کو دیکھ کر ایذاء پہنچائے گی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ مجھے نہیں دیکھ سکے گی۔

چنانچہ آپ ﷺ قرآن پڑھتے رہے جس کی وجہ سے آپ کی حفاظت کی گئی جیسا کہ اللہ فرماتا ہے: و اذا قرأت القرآن اور جب آپ قرآن پڑھتے ہیں تو ہم آپ کے

وَلَمْ تَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا اَبَا بَكْرٍ اِنِّي أُخْبِرْتُ اَنَّ صَاحِبَكَ هَجَانِي فَقَالَ: لَا وَرَبِّ هَذَا الْبَيْتِ مَا هَجَاكِ قَالَ: فَوَلَّتْ وَهِيَ تَقُوْلُ: قَدْ عَلِمَتْ قُرَيْشٌ اَنِّي بِنْتُ سَيِّدِهَا قَالَ فَقَالَ الْوَلِيدُ فِي حَدِيثِهِ اَوْ قَالَ غَيْرُهُ: فَعَثَرَتْ أُمُّ جَمِيلٍ وَهِيَ تَطُوفُ بِالْبَيْتِ فِي مِرْطِهَا فَقَالَتْ: تَعِسَ مُذَمَّمٌ فَقَالَتْ أُمُّ حَكِيمِ ابْنَةُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ: اِنِّي لَحَصَانٌ فَمَا أُكَلَّمُ، وَثَقَافٌ فَمَا أُعَلَّمُ، وَكِلْتَانَا مِنْ بَنِي الْعَمِّ قُرَيْشٌ بَعْدُ اَعْلَمُ

(اخرجه ابن ابی حاتم فی التفسیر)

درمیان اور آخرت کے منکرین کے درمیان خفیہ پردہ حائل کردیتے ہیں۔ (سورہ بنی اسرائیل آیت ۱۵)

چنانچہ اُمِ جمیل آئی اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سامنے کھڑے ہوگئی مگر وہ رسول اللہ ﷺ کو نہ دیکھ سکی۔ وہ کہنے لگی اے ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمہارے ساتھی (رسول اللہ ﷺ) نے میری ہجو کی ہے (مجھے برا کہا ہے) انہوں نے کہا:

رب کعبہ کی قسم آپ ﷺ نے تمہاری ہجو ہرگز نہیں کی ہے تو وہ واپس پلٹ گئی وہ کہہ رہی تھی: سب قریش جانتے ہیں کہ میں ان کے سردار کی بیٹی ہوں۔

ولید وغیرہ نے اپنی روایت میں کہا ہے کہ ام جمیل اپنی چادر میں بیت اللہ کا طواف کرنے لگی اور ساتھ میں بک رہی تھی مذمم ہلاک ہو تب ام حکیم بنت عبدالمطلب نے کہا: میں پاک دامن ہوں مجھ سے بات نہیں کی جاسکتی۔ میں سمجھدار ہوں مجھے پڑھایا نہیں جاسکتا اور ہم دونوں باہم چچا زاد ہیں اور قریش خوب جانتے ہیں۔

شرح: اس حدیث سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا رسول اللہ ﷺ سے کمالِ قرب معلوم ہوتا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص قرآن کریم کی تلاوت میں مشغول ہو وہ رسول اللہ ﷺ کے صدقے میں دشمنانِ اسلام سے محفوظ رہے گا۔ ام حکیم رضی اللہ عنہا جو رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی ہیں ان کا قولِ مذکور اس معنیٰ میں ہے کہ صرف ام جمیل ہی بڑی چیز نہیں سب قریش نسب میں عظیم ہیں پھر جن کو ایمان مل گیا وہ آخرت میں بھی عظیم ہوگئے۔

عباداته ﷺ

صومهٗ ﷺ و صلواتهٗ باللیل

رسول اللہ ﷺ کے نفلی روزے اور نماز تہجد

۱۱۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اَبِيْ لَبِيدٍ وَكَانَ مِنْ عُبَّادِ اَهْلِ الْمَدِينَةِ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ: اَيْ اُمَّهْ اَخْبِرِيْنِيْ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ وَعَنْ صِيَامِهِ فَقَالَتْ: «كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ صَامَ، وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُولَ قَدْ اَفْطَرَ، وَمَا رَاَيْتُهُ صَائِمًا فِي شَهْرٍ قَطُّ اَكْثَرَ مِنْ صِيَامِهِ فِي شَعْبَانَ، كَانَ يَصُومُهُ كُلَّهُ، بَلْ كَانَ يَصُومُهُ اِلَّا قَلِيْلًا، وَكَانَتْ صَلَاتُهُ بِاللَّيْلِ فِي رَمَضَانَ وَغَيْرِهِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ»

(اخرجه مسلم فی صلوٰۃ ﷺ المسافرین)

۱۱۲ حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمان (بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوا، میں نے عرض کیا: اے اماں جان! مجھے رسول اللہ ﷺ کی رات والی نماز (تہجد) اور آپ ﷺ کے (نفلی) روزوں کے بارے میں بتلائیں۔ وہ کہنے لگیں: رسول اللہ ﷺ (نفلی) روزے رکھنا شروع کر دیتے حتیٰ کہ ہم سوچتے کہ اب کبھی روزہ نہیں چھوڑیں گے، اور آپ ﷺ روزہ رکھنا چھوڑ دیتے حتیٰ کہ ہم کہتے کہ آپ ﷺ نے نفلی روزہ مکمل چھوڑ دیا ہے، اور میں نے ماہ شعبان سے زیادہ کسی ماہ میں آپ کو روزے رکھتے نہیں دیکھا۔ آپ اس ماہ کو قریباً مکمل طور پر بھی روزہ میں گزار دیتے تھے۔ صرف چند دن روزہ چھوڑتے اور آپ رمضان و غیر رمضان میں رات کو گیارہ رکعات ادا کرتے تھے جن میں فجر کی دو سنتیں بھی شامل تھیں۔

شرح: گیارہ رکعات کا معنیٰ یہ ہے کہ آپ ﷺ آٹھ رکعات تہجد پڑھتے اور اس کے بعد تین وتر ادا فرماتے۔ کبھی آپ ﷺ تہجد کی رکعات بارہ تک بھی لے جاتے تھے مگر آٹھ سے کم نہیں کرتے تھے۔

اخلاق رسول اللہ ﷺ

تواضع الرسول ﷺ

رسول اللہ ﷺ کا تواضع

۱۱۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُوْلُ: أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «لَا تُطْرُوْنِيْ كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارَى ابْنَ مَرْيَمَ فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُهُ فَقُوْلُوْا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ»

(رواہ البخاری فی احادیث الانبیاء)

۱۱۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے: تم مجھے یوں حد سے نہ بڑھاؤ جیسے عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو بڑھایا میں تو اللہ کا بندہ ہوں تو تم (میرے بارے میں) یوں کہو کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

شرح: عیسائیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو خدا اور خدا کا بیٹا بنا دیا یہ شرک ہے۔ اس سے رسول اللہ ﷺ منع فرما رہے ہیں کہ آپ ﷺ کو ایسا نہ بنایا جائے، لہٰذا اس سے کم تر آپ ﷺ کے فضائل و محامد جو قرآن و حدیث میں مذکور ہیں کا بیان کرنا بہت اہم اور بہت مبارک ہے۔ اسی لیے امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

دَعْ مَا ادَّعَتْهُ النَّصَارٰى فِيْ نَبِيِّهِمْ
وَ احْكُمْ بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِيْهِ وَ احْتَكِمِ

یعنی نصاریٰ نے اپنے نبی عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں دعوے کیے وہ چھوڑ دو اس کے علاوہ تعریف مصطفیٰ ﷺ میں جو چاہو کہو اور اس پر مضبوطی سے کھڑے ہو جاؤ۔

۱۱۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ عَبَّادُ بْنُ تَمِيْمٍ، عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ «رَأَيْتُ

۱۱۳ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ مسجد میں زمین پر چاروں شانے چت لیٹے ہوئے تھے اور آپ ﷺ نے

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا إِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى»

ایک پاؤں دوسرے پر رکھا ہوا تھا۔

شرح: نبی اکرم ﷺ کو زمین پر سونے سے بھی کوئی عار نہ تھا۔ یہ آپ ﷺ کا کمال عجز و تواضع ہے۔ آپ ﷺ کی طبع مبارک فقیرانہ تھی جس میں کوئی تکلف اور بناوٹ نہ تھی۔

شغفهٗ ﷺ بالعبادة

رسول اللہ ﷺ کا عبادت سے شغف

١١٤ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ، يَقُوْلُ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ، فَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَيْسَ قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَفَلَا أَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا» (اخرجه البخاری فی التهجد)

۱۱۴ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قیام اللیل فرمایا حتیٰ کہ آپ ﷺ کے قدم مبارک پر سوج آ گئی، تو عرض کیا گیا: یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ نے تو آپ کی وجہ سے آپ ﷺ کے اگلوں پچھلوں کی بخشش فرمائی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟

الخشونة فی حیاة النبی ﷺ

سیرت رسول اکرم ﷺ میں سادگی

١١٥ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثُوْنَا عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ «أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَمَ عَلٰى بَعْضِ نِسَائِهِ

۱۱۵ حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بعض ازواج کا ولیمہ جَو پر کیا تھا (مہمانوں کو جو پکا کر کھلائے گئے۔)

بِشَعِيرٍ» قَالَ الْحُمَيْدِيُّ فَوَقَّفْنَا سُفْيَانُ فَقَالَ لَمْ أَسْمَعْهُ (اخرجه الموصلی فی مسنده)

شرح: اس سے رسول اللہ ﷺ کی سادگی، دنیا سے بے رغبتی اور آپ ﷺ کے زہد وفقر کا پتہ چلتا ہے۔ اصل میں آپ ﷺ امت کو درس دینا چاہتے تھے کہ شادی کے موقع پر سادگی کو ملحوظ رکھا جائے تا کہ غرباء وفقراء امت احساس کمتری کا شکار نہ ہوں، اور وہ سوچیں کہ ہمارے آقائے کریم ﷺ نے شادی پر جو پکا کر کھلائے تھے۔

۱۱۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَائِلُ بْنُ دَاوُدَ، عَنِ ابْنِهِ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، «أَوْلَمَ عَلَى صَفِيَّةَ بِسَوِيقٍ وَتَمْرٍ؟» قَالَ سُفْيَانُ: «وَقَدْ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ بِهِ فَلَمْ أَحْفَظْهُ، وَكَانَ بَكْرُ بْنُ وَائِلٍ يُجَالِسُ الزُّهْرِيَّ مَعَنَا» (اخرجه ابن حبان فی صحیحه)

۱۱۶ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے شادی پر ولیمہ فرمایا تو ستو اور کھجور پیش کیے۔

زهدهٗ ﷺ

حضور ﷺ کا زہد

۱۱۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ ذَهَبًا كَانَتْ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ وَهِيَ أَكْثَرُ مِنَ السَّبْعَةِ وَأَقَلُّ مِنَ التِّسْعَةِ فَلَمْ يُصْبِحْ حَتَّى قَسَّمَهَا ثُمَّ قَالَ: «مَا ظَنُّ مُحَمَّدٍ بِرَبِّهِ لَوْ مَاتَ وَهَذِهِ عِنْدَهُ» قَالَ

۱۱۷ حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ کچھ سونا رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا آپ ﷺ نے رات بیقراری میں جاگتے ہوئے گزاری۔ وہ سونا سات مثقال سے زیادہ اور نو سے کم تھا تو آپ ﷺ نے صبح سے قبل ہی اسے تقسیم کر دیا، پھر فرمایا: محمد ﷺ کا اپنے رب کے بارے میں کیا گمان ہوگا اگر اس حالت میں فوت ہوا کہ اس کے گھر میں یہ سونا ہو۔

سُفْيَانُ: اُرَاهَا صَدَقَةً كَانَتْ اَتَتْهُ اَوْ حَقًّا لِاِنْسَانٍ خَشِيَ اَنْ يَّتْوٰى

(اخرجه البیہقی فی قسم الفئی)

سفیان بن عیینہ کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ وہ آپ ﷺ کے پاس صدقہ (زکوۃ وغیرہ) کا مال آیا تھا یا کسی کا حق تھا آپ ﷺ کو خوف تھا کہ کہیں ضائع نہ ہو جائے۔

شرح: یعنی آپ ﷺ کو اپنے گھر میں مال دنیا کی موجودگی پسند ہی نہ تھی یہ انتہاء زہد و ترکِ دنیا ہے۔

نفاسة طبعه المبارك

نبی اکرم ﷺ کی طبع مبارک کی نفاست

١١٨ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ يَزِيدَ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ، اَنَّ اُمَّ اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيَّةَ اَخْبَرَتْهُ قَالَتْ: نَزَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّفْنَا لَهٗ طَعَامًا فِيْهِ مِنْ بَعْضِ هٰذِهِ الْبُقُوْلِ فَكَرِهَهٗ وَقَالَ لِاَصْحَابِهِ: «كُلُوْا فَاِنِّيْ لَسْتُ كَاَحَدِكُمْ اِنِّيْ اَكْرَهُ اَنْ اُوْذِيَ صَاحِبِيْ» قَالَ الْحُمَيْدِيُّ قَالَ سُفْيَانُ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِي النَّوْمِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ هٰذَا الَّذِيْ يُحَدَّثُ بِهٖ عَنْكَ: اِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَاَذّٰى مِمَّا يَتَاَذّٰى مِنْهُ بَنُوْ اٰدَمَ؟ فَقَالَ: حَقٌّ

(اخرجه ابن ابی شیبه)

١١٨ حضرت ام ایوب انصاریہ (ابو ایوب انصاری کی بیوی) ؓ بتاتی ہیں کہ جب نبی اکرم ﷺ ہمارے ہاں مہمان بنے تو ایک دن ہم نے ایک سبزی پکائی۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے ناپسند کیا اور فرمایا: تم کھاؤ میں تم میں سے کسی جیسا نہیں ہوں میں اپنے ساتھی (فرشتے) کو تکلیف دینا پسند نہیں رکھتا۔

امام حمیدی کہتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ ؒ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ آپ ﷺ کی طرف سے یہ حدیث بیان کی جاتی ہے کہ فرشتے بھی ان چیزوں سے تکلیف پاتے ہیں جن سے انسان تکلیف پاتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا یہ بات حق ہے۔

شرح: نبی اکرم ﷺ نہایت نفیس طبع مبارک والے ہیں جس کھانے میں کچھ بھی مہک سی ہو جو ناپسندیدہ سمجھی جائے تو آپ اس سے دور رہتے تھے کیونکہ آپ پر فرشتوں کا نزول رہتا تھا اور فرشتے بھی ایسی چیزوں سے تکلیف پاتے ہیں۔

ذوقه ﷺ بالاشعار الحسنة

رسول اللہ ﷺ کا اچھے اشعار سے ذوق رکھنا

۱۱۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الشَّرِيدِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لِي: «هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ أُمَيَّةَ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ شَيْءٌ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «هِيهِ» ، فَأَنْشَدْتُهُ بَيْتًا ثُمَّ قَالَ: «هِيهِ» ، فَأَنْشَدْتُهُ بَيْتًا فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُ: «هِيهِ» ، وَأُنْشِدُ بِهِ حَتّٰى أَنْشَدْتُهُ مِائَةَ بَيْتٍ

(اخرجه مسلم فی الشعر)

۱۱۹ حضرت شرید بن سوید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے پیچھے آپ ﷺ کی سواری پر سوار تھا آپ نے مجھے فرمایا: کیا تم امیہ بن ابی صلت کے کچھ اشعار یاد رکھتے ہو؟ میں نے کہا: ہاں۔ فرمایا: لاؤ پیش کرو میں نے آپ ﷺ کو ایک شعر سنایا۔ آپ نے فرمایا: مزید سناؤ۔ میں نے مزید ایک شعر سنایا۔ تو آپ ﷺ مجھ سے بار بار مزید اشعار کا تقاضا فرماتے رہے حتیٰ کہ میں نے آپ ﷺ کو سو اشعار سنا دیے۔

شرح: یعنی رسول اللہ ﷺ اچھے اشعار سنتے تھے اور ان سے ذوق حاصل فرماتے تھے۔ رہا وہ جو اللہ نے فرمایا: وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ کہ ہم نے آپ کو شعر کہنا نہیں سکھایا۔ (یٰسین) تو اس کا مفہوم یہ ہے کہ شعر کہنا ہم نے آپ ﷺ سے دور رکھا ہے کیونکہ یہ آپ ﷺ کے لائق نہیں ہے جیسے کوئی کہے میں نے اپنے بیٹے کو جھوٹ کہنا یا گالی دینا نہیں سکھایا۔ اس کا معنیٰ یہ نہیں ہوتا کہ وہ جانتا نہیں کہ جھوٹ کیا چیز ہے۔

ما كان رسول الله ﷺ يتنصر لنفسه

نبی اکرم ﷺ اپنے لیے کبھی بدلہ نہیں لیتے تھے

۱۲۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: «مَا

۱۲۰ حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ فرمایا: میں نے کبھی نہ دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ پر کوئی ظلم کیا گیا ہو تو آپ نے اس کا بدلہ لیا ہو۔ جب تک کہ اللہ کی

رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْتَصِرًا مِنْ مَظْلِمَةٍ ظُلِمَهَا قَطُّ مَا لَمْ تُنْتَهَكْ مَحَارِمُ اللّٰهِ فَاِذَا انْتُهِكَ مِنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ شَيْءٌ كَانَ اَشَدَّهُمْ فِي ذٰلِكَ غَضَبًا، وَمَا خُيِّرَ بَيْنَ اَمْرَيْنِ اِلَّا اخْتَارَ اَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ مَأْثَمًا»

(اخرجه مسلم فی الفضائل)

محرمات کو پامال نہ کیا جاتا۔ جب اللہ کی محرمات میں سے کسی چیز کی توہین کی جاتی تو آپ ﷺ سب سے بڑھ کر غضب ناک ہوتے اور آپ ﷺ کو جب بھی کسی دو معاملہ میں سے ایک کا اختیار دیا گیا تو آپ ﷺ نے دونوں میں سے آسان تر معاملہ کو اختیار کیا جب تک کہ اس میں گناہ کی بات نہ ہو۔

شرح: اس میں یہ درس ہے کہ اگر کسی معاملہ میں دو طرح کرنے کی شرعاً اجازت ہو تو علماء کو چاہیے کہ اس صورت پہ فتویٰ دیں جس میں لوگوں کے لیے آسانی ہو دین کو آسان بنایا جائے مشکل نہ کیا جائے یسروا و لا تعسروا قربوا و لا تنفرُوا۔

سخاءهٗ وجودهٗ ﷺ

رسول اللہ ﷺ کا جود و سخا

۱۲۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ: مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ، فَقَالَ: «لَا» (متفق)

۱۲۱ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ سے جب بھی کچھ مانگا گیا تو آپ ﷺ نے کبھی نہ نہیں کہا۔

شرح: یعنی جو کچھ آپ ﷺ کے گھر میں ہوتا خواہ کھجور آپ ﷺ ہر بھوکے کو کھلاتے خواہ خود بھوکے رہ جائیں۔ ایک بار آپ ﷺ سے کسی نے قمیص مانگی آپ ﷺ کے پاس وہی قمیص تھی جو آپ ﷺ نے پہن رکھی تھی آپ نے وہی اتار کر دے دی، پھر آپ ﷺ نماز پر مسجد میں تشریف نہ لا سکے تب اللہ نے یہ آیت اتاری: وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ۔ آپ ﷺ اپنے ہاتھ کو اپنی گردن سے باندھ کر نہ رکھیں (کہ کسی کو کچھ نہ دیں) اور نہ اسے سارا کھول دیں (کہ قمیص بھی اتار دیں۔) (سورۂ بنی اسرائیل، آیت: ۲۰)

کظمۃُ الغیظ و العفو

نبی اکرم ﷺ کا غصہ پی جانا اور معاف کرنا

١٢٢ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، ثنا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسْمًا فَقَالَ رَجُلٌ: إِنَّ هٰذِهِ لَقِسْمَةٌ مَا أُرِيدَ بِهَا وَجْهُ اللهِ قَالَ: فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ: فَمَا مَلَكْتُ نَفْسِيْ اَنْ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ، فَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ، اَوْ قَالَ لَوْنُهُ قَالَ عَبْدُ اللهِ: فَتَمَنَّيْتُ اَنِّي كُنْتُ اَسْلَمْتُ يَوْمَئِذٍ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «قَدْ اُوْذِيَ مُوسٰى بِاَشَدَّ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ»

١٢٢ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مال تقسیم فرمایا، ایک (منافق) شخص کہنے لگا: اس تقسیم میں اللہ کی رضا کو مدنظر نہیں رکھا گیا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، مجھ سے برداشت نہ ہوا میں نے جا کر رسول اللہ ﷺ کو اس کے بارے میں آگاہ کیا۔ آپ ﷺ کا چہرہ مبارک (غصہ سے) متغیر ہو گیا۔ عبداللہ کہتے ہیں میں تمنا کرنے لگا کہ کاش میں آج اسلام لایا ہوتا (اور میں نے یہ پریشان کن صورت حال نہ دیکھی ہوتی) اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: موسیٰ علیہ السلام کو اس سے زیادہ ایذاء دی گئی مگر انہوں نے صبر کیا۔

شرح: دوسری احادیث کے مطابق یہ منافق وہی ذوالخویصرہ تھا جو بعد میں خوارج کا سردار بنا اور جنگ نہروان میں مولیٰ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی تلوار ذوالفقار کی خوراک بن کر جہنم رسید ہوا۔

حسن خلقہ ﷺ باعداءہٖ

رسول اللہ ﷺ کا اپنے دشمنوں سے حسن خلق

١٢٣ حَدَّثَنَا اَبُوْ طَاهِرٍ: عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرَ بْنِ زَيْدِ الْمُؤَدِّبُ قِرَاءَةً عَلَيْهِ مِنْ اَصْلِهِ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ: مُحَمَّدُ بْنُ -

١٢٣ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب عبداللہ بن ابی ابن سلول کو قبر میں رکھ دیا گیا تو نبی اکرم ﷺ تشریف لائے، فرمایا: اسے نکالو اسے نکالا گیا۔ آپ نے

اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ ابْنُ الصَّوَّافِ قِرَاءَةً عَلَيْهِ مِنْ اَصْلِهِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ: بِشْرُ بْنُ مُوْسَى الْاَسَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، يَقُوْلُ: جَاءَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عَبْدِ اللهِ بْنِ اُبَيٍّ ابْنِ سَلُوْلَ بَعْدَ مَا اُدْخِلَ حُفْرَتَهُ، قَالَ: «فَاَمَرَ بِهِ، فَاُخْرِجَ، فَوَضَعَهُ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ، فَاَلْبَسَهُ قَمِيْصَهُ، وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيقِهِ»، وَاللهُ اَعْلَمُ. (متفق علیه)

اس کے سر کو اپنے گھٹنوں پر رکھ لیا اسے اپنی قمیص پہنائی اور اس پر اپنا لعاب دہن مبارک ڈالا اور اللہ بہتر جانتا ہے۔

١٢٤ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ هَارُوْنَ مُوْسَى بْنُ اَبِيْ عِيسٰى، قَالَ: فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ اُبَيٍّ، وَكَانَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيصَانِ: اَلْبِسْهُ يَا رَسُوْلَ اللهِ الْقَمِيصَ الَّذِي يَلِي جِلْدَكَ

(اخرجه ابن یشکول فی غوامض الاسماء المبہمة)
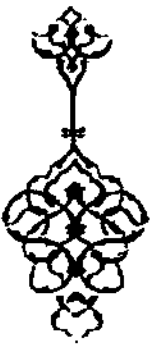
۱۲۴ حضرت موسیٰ بن ابی عیسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس موقع پر نبی اکرم ﷺ نے دو قمیصیں پہن رکھی تھیں تو عبداللہ بن ابی کے بیٹے حضرت عبداللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ اس کو وہ قمیص پہنائیں جو آپ ﷺ کے جسم مبارک سے لگی ہوئی ہے۔

شرح: چونکہ وہ منافق تھا اور منافق کو کوئی برکت والی چیز نفع نہیں دے سکتی مگر آپ ﷺ کے اس حسن خلق نے یہ اثر کیا کہ عبداللہ بن ابی کے ہزار منافق ساتھی یہ حسن خلق دیکھ کر صدق دل سے ایمان لے آئے اور منافقین کی جماعت کا مدینہ طیبہ سے خاتمہ ہو گیا اور یہ ہجری ۹ کی بات ہے۔

حسن خلقه ﷺ

رسول اللہ ﷺ کا حسن خلق

١٢٥ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،

۱۲۵ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ

قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ قَيْسًا، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيَّ، مَا رَآنِي رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ إِلَّا تَبَسَّمَ فِي وَجْهِي

ﷺ نے جب بھی مجھے دیکھا تو مجھے دیکھ کر آپ ﷺ ضرور مسکرائے۔

۱۲۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُوْلُ: «احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَمَهُ عَبْدٌ لِحَيٍّ مِنَ الْأَنْصَارِ، يُقَالُ لَهُمْ بَنُو بَيَاضَةَ، يُسَمَّى أَبَا طَيْبَةَ، فَأَعْطَاهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا، أَوْ صَاعَيْنِ، أَوْ مُدًّا، أَوْ مُدَّيْنِ، وَكَلَّمَ مَوَالِيَهُ فَخَفَّفُوْا عَنْهُ مِنْ ضَرِيبَتِهِ» يَعْنِي خَرَاجَهُ

(متفق عليه)

۱۲۶ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے پچھنے لگوائے انصار کے ایک قبیلہ بنو بیاضہ کے غلام نے آپ ﷺ کو پچھنے لگائے۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے ایک یا دو صاع یا ایک دو مد (کھجور سے) عطاء فرمائے۔ آپ ﷺ نے اس کے مالکوں سے بات کی تو انہوں نے اس کے ذمہ خراج کو کم دیا۔ (اس کی ڈیوٹی کم کر دی۔)

كيف كان كلام رسول الله ﷺ

رسول اللہ ﷺ کا طرز تکلم

۱۲۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: جَلَسَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِلَى جَنْبِ حُجْرَةِ عَائِشَةَ وَهِيَ تُصَلِّي فَجَعَلَ يُحَدِّثُ وَيَقُوْلُ: اسْمَعِي يَا رَبَّةَ الْحُجْرَةِ، فَلَمَّا قَضَتْ صَلَاتَهَا، قَالَتْ لِي: يَا ابْنَ أُخْتِي أَلَا تَعْجَبُ إِلَى هٰذَا وَإِلَى حَدِيثِهِ «إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ

۱۲۷ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حُجرہ کے پاس بیٹھے تھے۔ وہ اس وقت نماز پڑھ رہی تھیں۔ وہ باتیں کرنے لگے اور کہنے لگے: اے حجرہ کی مالکہ! (میری بات سنو) جب انہوں نے نماز مکمل کر لی تو مجھے (عروہ بن زبیر کو) کہنے لگیں: اے میرے بھانجے! کیا تمہیں اس آدمی کی بات سے تعجب نہیں

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ يُحَدِّثُ حَدِيْثًا لَوْ عَدَّهُ الْعَادُّ أَحْصَاهُ» قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: لَمْ يَسْمَعْهُ سُفْيَانُ مِنَ الزُّهْرِيِّ (متفق علیه)

ہوا؟ نبی اکرم ﷺ اس قدر آہستہ بات کرتے تھے اگر کوئی الفاظ گننا چاہتا تو گن سکتا تھا۔ ابو بکر کہتے ہیں سفیان نے یہ حدیث زہری سے براہِ راست نہیں سنی۔

شرح: بخاری میں یہ حدیث اس طرح ہے کہ حضرت ام المؤمنین ؓ نے فرمایا: اے عروہ کیا تمھیں تعجب نہیں آتا کہ ابو فلاں (ابو ہریرہ) آیا وہ میرے حُجرے کے قریب بیٹھ کر حدیث بیان کرنے لگا اور وہ مجھے سنا رہا تھا میں اس وقت نفل پڑھ رہی تھی، وہ میرے نفل کے مکمل ہونے سے پہلے اُٹھ گیا۔ اگر میں اسے پاتی تو اسے جواب دیتی، نبی اکرم ﷺ حدیث کو اس طرح تیز تیز نہیں بیان کرتے تھے (یعنی ٹھہر ٹھہر کر بات سناتے تھے اور اس جگہ بخاری میں اس سے قبل والی حدیث میں حضرت عائشہ ؓ فرماتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ یوں ٹھہر کر بات کرتے تھے اگر سننے والا الفاظ گننا چاہتا تو گن لیتا۔ (بخاری کتاب المناقب حدیث ۳۵۶۸)

حسن معاشرتہ بازواجہ ﷺ

حضور ﷺ کا اپنی ازواج سے حسن سلوک

۱۲۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَلْعَبُ بِهَذِهِ الْبَنَاتِ، فَكُنَّ جَوَارِيَ يَأْتِيْنَنِيْ يَلْعَبْنَ مَعِيْ بِهَا، فَلَمَّا رَأَيْنَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقَمَّعْنَ «فَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَرِّبُهُنَّ إِلَيَّ» (متفق علیه)

۱۲۸ حضرت عائشہ صدیقہ ؓ کہتی ہیں: میں ان گڑیوں کے ساتھ کھیلتی تھی۔ میری سہیلیاں میرے پاس آکر میرے ساتھ کھیلتی تھیں، جب وہ رسولِ اللہ ﷺ کو دیکھتیں تو ادھر ادھر بھاگنے کی کوشش کرتی تھیں۔ تب آپ ان کو میری طرف بھیجتے تھے۔ (ان کی حوصلہ افزائی کرتے تھے کہ بھاگو نہیں بلکہ عائشہ کے ساتھ کھیلو۔)

شرح: یہ رسول اللہ ﷺ کا اپنی ازواج کے ساتھ جو عظیم حسن خلق تھا اس کی ایک جھلک ہے۔ اسی لیے اللہ نے فرمایا: وَإِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۝ (سورۃ القلم، آیت: ۴)

۱۲۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

۱۲۹ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ ؓ کہتی ہیں کہ

قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: سَابَقْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَبَقْتُهُ، فَلَمَّا حَمَلْتُ مِنَ اللَّحْمِ سَابَقَنِي فَسَبَقَنِي فَقَالَ: «يَا عَائِشَةُ هَذِهِ بِتِلْكَ» (اخرجه ابن حبان فی صحیحه)

میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دوڑ لگائی تو میں آگے نکل گئی، پھر جب میرا جسم بھاری ہو گیا تو آپ ﷺ نے مجھ سے دوڑ لگائی اور آپ آگے نکل گئے۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا یہ اس کا بدلہ ہو گیا۔

شرح: اس حدیث سے جہاں آقائے کریم ﷺ کے اپنی ازواج کے ساتھ حسنِ خلق کی عظمت معلوم ہوتی ہے وہاں ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا مقام و مرتبہ اور ان کی سید المرسلین ﷺ سے قربت اور محبت کا اندازہ ہوتا ہے۔

۱۳۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ «أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ عَنْ تِسْعٍ وَكَانَ يَقْسِمُ لِثَمَانٍ»

(اخرجه مسلم فی الرضاع)

۱۳۰ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ فوت ہوئے تو آپ کی زوجیت میں نوں ازواج تھیں اور آپ آٹھ بیویوں کے لیے باری مقرر فرماتے تھے۔

شرح: اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت ام المؤمنین سودہ رضی اللہ عنہا نے اپنی باری سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سپرد کر دی تھی۔

شفقته باصحابه

نبی اکرم ﷺ کی اپنے صحابہ کے ساتھ شفقت

۱۳۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَكُنْتُ عَلَى بَكْرٍ صَعْبٍ لِعُمَرَ، فَكَانَ يَغْلِبُنِي فَيَتَقَدَّمُ أَمَامَ الْقَوْمِ، فَيَزْجُرُهُ عُمَرُ وَيَرُدُّهُ، ثُمَّ يَتَقَدَّمُ فَيَزْجُرُهُ عُمَرُ وَيَرُدُّهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

۱۳۱ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے۔ میں اپنے والد عمر رضی اللہ عنہ کے اونٹ پر سوار تھا جو سخت تر تھا، وہ مجھ پر غالب آجاتا اور لوگوں سے آگے بڑھ جاتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کو ڈانٹ کر واپس لاتے۔ وہ پھر آگے نکل جاتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسے پھر ڈانٹ کر واپس لاتے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عمر! یہ

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ: «بِعْنِيْهِ»، قَالَ: هُوَ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: «بِعْنِيْهِ» فَبَاعَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ، فَاصْنَعْ بِهِ مَا شِئْتَ»

(اخرجه مسلم فی صلوٰۃ المسافرین)

اونٹ مجھے بیچ دو، انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ یہ آپ ہی کا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں یہ مجھے بیچ دو، انہوں نے وہ نبی اکرم ﷺ کو بیچ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عبداللہ بن عمر یہ اونٹ تمہارا ہے اب تم اس سے جو چاہو کرو۔

شرح: رسول اللہ ﷺ سے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی مشکل نہ دیکھی گئی کہ وہ بار بار اپنے والد کی ڈانٹ سہہ رہے تھے۔ آپ نے اونٹ خرید کر انہیں دے دیا۔

١٣٢ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسٰى، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: «قَضَانِي رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَزَادَنِي»

١٣٢ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے میرا حق پورا کر کے دیا، اور اس سے مزید بھی عطا فرمایا۔

شفقتهٗ بالصبیان

رسول اللہ ﷺ کی بچوں کے ساتھ شفقت

١٣٣ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ اَنَّهُمَا سَمِعَا عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ يُخْبِرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ، عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ: «رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ النَّاسَ وَاُمَامَةُ بِنْتُ

١٣٣ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ لوگوں کو امامت کرا رہے تھے جبکہ آپ ﷺ کی نواسی امامہ بنتِ زینب بنت رسول ﷺ آپ ﷺ کے کندھوں پر تھی، جب آپ ﷺ رکوع میں جاتے تو اسے زمین پر رکھ دیتے جب سجدے سے اٹھتے تو اسے واپس کندھے پر رکھ لیتے۔
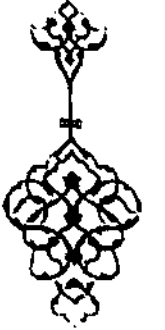
الْعَاصِ وَهِيَ ابْنَةُ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَاتِقِهِ فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا فَإِذَا فَرَغَ مِنَ السُّجُودِ أَعَادَهَا»

(اخرجه البخاری فی الصلوٰۃ)

شرح: یہ ابتداء اسلام کی بات تھی، جب حضرت امامہ رضی اللہ عنہا ایک دو برس کی تھیں۔ اس وقت، نماز کے احکام میں نرمی تھی، بلکہ نماز میں بات چیت کی بھی اجازت تھی، بعد میں ان چیزوں کو ممنوع کر دیا گیا، لہٰذا اب جائز نہیں کہ نماز میں بچے کو بار بار زمین پر رکھا اور اٹھایا جائے، بلکہ ارشاد ربانی ہے وَقُومُوا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ اللہ کے حضور عاجزی کے ساتھ کھڑے ہو، اور حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نماز میں تم گھوڑے کی دُم کی طرح ہاتھ کیوں اٹھاتے رہتے ہو نماز میں سکون رکھو۔ (مسلم کتاب الصلوٰۃ)

بہر حال اس حدیث سے بچوں کے ساتھ شفقتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پتہ چلتا ہے۔

١٣٤ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِيْ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ جَعْفَرٍ يَقُوْلُ: " مَرَّ بِي رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَغُلَامٌ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَحَمَلَنَا عَلَى دَابَّةٍ فَكُنَّا ثَلَاثَةً (اخرجه الموصلی فی مسنده)

١٣٤ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے اور عبدالمطلب کے ایک لڑکے کے پاس سے گزرے۔ آپ نے ہمیں اپنی سواری پر سوار کر لیا تو ہم تین ہو گئے۔

شرح: اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بچوں سے کیسا والہانہ پیار فرماتے تھے۔

شفقتهُ ﷺ لنا قصي العلم

ناقصین علم کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفقت

١٣٥ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ كَمَا أَقُوْلُ لَكَ لَا تَحْتَاجُ فِيْهِ إِلَى أَحَدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ،

١٣٥ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی مسجد نبوی میں داخل ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے، جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو کہنے لگا: اے اللہ مجھ پر

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ: دَخَلَ اَعْرَابِیٌّ الْمَسْجِدَ، وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ، قَالَ: فَقَامَ فَصَلّٰی، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهٖ، قَالَ: اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ وَمُحَمَّدًا، وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا اَحَدًا، فَالْتَفَتَ اِلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: «لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا» ، فَمَا لَبِثَ اَنْ بَالَ فِی الْمَسْجِدِ، فَاَسْرَعَ النَّاسُ اِلَیْهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: «اَهْرِیقُوْا عَلَیْهِ سَجْلًا مِنْ مَاءٍ، اَوْ دَلْوًا مِنْ مَاءٍ» ، ثُمَّ قَالَ: «اِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُیَسِّرِیْنَ، وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِیْنَ» (اخرجه البخاری فی الوضوء)

رحم فرما اور محمد (ﷺ) پر رحم فرما اور ہمارے ساتھ کسی اور پر رحم نہ فرما۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: تم نے اللہ کی وسیع رحمت کو محدود کر دیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد اس نے مسجد میں پیشاب کرنا شروع کر دیا لوگ اس کی طرف دوڑے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (اسے پیشاب کر لینے دو اور) اس کے پیشاب پر پانی بہا دو، پھر فرمایا: تمہیں آسانی کرنے والا بنایا گیا تنگی کرنے والا نہیں۔

١٣٦ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، یَقُوْلُ: بَالَ اَعْرَابِیٌّ فِی الْمَسْجِدِ، فَجَعَلَ النَّاسُ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْهِ، فَنَهَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: «صُبُّوْا عَلَیْهِ دَلْوًا مِّنْ مَاءٍ»

(متفق علیه)

١٣٦ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک دیہاتی مسجد میں پیشاب کرنے لگا۔ لوگ اس کی طرف غصے سے دیکھنے لگے۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں روک دیا اور فرمایا: اس پر پانی کا ڈول بہا دو۔

اکرامهٗ ﷺ موالیه

نبی اکرم ﷺ کا غلاموں کی عزت افزائی کرنا

١٣٧ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ،

١٣٧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول

قَالَ:حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ عَلَى نَاقَةٍ لِأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، حَتّٰى اَنَاخَ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ، ثُمَّ دَعَا عُثْمَانَ بْنَ طَلْحَةَ بِالْمِفْتَاحِ، فَذَهَبَ اِلٰى اُمِّهِ، فَاَبَتْ اَنْ تُعْطِيَهُ اِيَّاهُ، فَقَالَ: لَتُعْطِيَنِّيْ اَوْ لَيَخْرُجَنَّ السَّيْفُ مِنْ صُلْبِي، فَاَعْطَتْهُ الْمِفْتَاحَ، فَفَتَحَ الْبَابَ، فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، وَبِلَالٌ، وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ، وَاَجَافُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ مَلِيًّا، وَكُنْتُ شَابًّا قَوِيًّا فَبَادَرْتُ الْبَابَ حِيْنَ فُتِحَ، فَاسْتَقْبَلَنِي بِلَالٌ فَقُلْتُ: " يَا بِلَالُ اَيْنَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ "، وَنَسِيْتُ اَنْ اَسْاَلَهُ كَمْ صَلَّى؟ (اخرجه البخاری فی الصلوٰۃ)

اللہ ﷺ اسامہ بن زید ؓ کی اونٹنی پر فتح مکہ کے موقع پر مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے آپ ﷺ نے صحن کعبہ میں اونٹنی کو بٹھایا، پھر عثمان بن طلحہ کو پیغام بھیجا کہ چابی لاؤ۔ وہ اپنی والدہ کے پاس گئے۔ ماں نے چابی دینے سے انکار کیا۔ عثمان بن طلحہ نے کہا: چابی دے دو، نہیں تو تلوار میری کمر سے آر پار ہو جائے گی۔ ماں نے چابی دے دی۔ حضرت عثمان بن طلحہ نے کعبہ کا دروازہ کھولا۔ نبی اکرم ﷺ داخل ہوئے آپ ﷺ کے ساتھ اسامہ بن زید، بلال اور عثمان بن طلحہ بھی داخل ہوئے انہوں نے تھوڑی دیر کے لیے دروازہ بند کر دیا۔

عبداللہ بن عمر کہتے ہیں میں اس وقت قوی نوجوان تھا۔ جب دروازہ کھلا تو میں لپک کر دروازہ کی طرف گیا۔ آگے سے حضرت بلال ؓ ملے۔ میں نے ان سے کہا: اے بلال نبی اکرم ﷺ نے کعبہ میں کہاں نماز پڑھی؟ انہوں نے کہا: اگلے دو ستونوں کے درمیان اور یہ پوچھنا مجھے بھول گیا کہ آپ ﷺ نے کتنی رکعت نماز ادا کی تھی۔

شرح: یہ رسول اللہ ﷺ کا خلق عظیم ہے کہ آپ ﷺ فتح مکہ کے اس اہم ترین موقع پر کعبۃ اللہ میں اپنے ساتھ قریش کے بڑے لوگوں کو لے جانے کی بجائے دو آزاد کردہ غلاموں کو لے کر داخل ہوئے۔

ما تحمل رسول الله ﷺ من المصائب فی سبیل الله

وہ مصائب جو رسول اللہ ﷺ نے اللہ کی راہ میں اٹھائے

۱۳۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ، قَالَ:

۱۳۸ عبداللہ بن ابی اوفی ؓ کہتے ہیں: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عمرہ کیا تو ہم آپ کو اہل مکہ کے بچوں سے

سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ اَبِیْ اَوْفَی، یَقُوْلُ: «اِعْتَمَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَکُنَّا نَسْتُرُهٗ حِینَ طَافَ مِنْ صِبْیَانِ اَهْلِ مَکَّةَ لَا یُؤْذُونَهٗ»، قَالَ سُفْیَانُ: «اَرَاهُ فِی عُمْرَةِ الْقَضَاءِ» قَالَ اِسْمَاعِیلُ: «وَاَرَانَا ابْنُ اَبِیْ اَوْفَی ضَرْبَةً اَصَابَتْهُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ حُنَیْنٍ»

(اخرجه البخاری فی الحج)

مخفی رکھ رہے تھے تاکہ وہ آپ کو ایذا نہ دیں۔
سفیان بن عیینہ کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ وہ عمرۃ القضا تھا اسماعیل کہتے ہیں: عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے ہمیں تلوار کا وہ زخم دکھایا جو انہیں غزوہ حنین میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں کفار کی طرف سے لگا تھا۔

شرح: یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ حالت ہے جس میں عبدیت کا غلبہ ہے۔ ایسے میں آپ راہ خدا میں شدید ایذاء اٹھاتے ہیں تاکہ تا قیامت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کردار داعیان حق کے لیے مشعل راہ بنے، اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر شان رسالت کا غلبہ ہوتا ہے تو ایذا کا ارادہ رکھنے والوں کو اندھا کر دیا جاتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے پھینکی گئی مٹھی بھر کنکریاں پورے لشکر کو اندھا کر دیتی ہیں۔

۱۳۹ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، قَالَ: ثنا عَاصِمُ الْاَحْوَلُ، قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، یَقُوْلُ: «مَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَجِدَ عَلَی سَرِیَّةٍ قَطُّ مَا وَجِدَ عَلَی اَصْحَابِ بِئْرِ مَعُوْنَةَ حِینَ قُتِلُوا، وَکَانُوا یُسَمَّوْنَ الْقُرَّاءَ» (متفق علیه)

۱۳۹ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی جنگی مہم کے بارے اس قدر مغموم نہ دیکھا۔ جس قدر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو "بیرٔ معونہ" والے صحابہ کے قتل پر غم و اندوہ ہوا، ان کو قرا اقرآن کہا جاتا تھا۔

شرح: بیرٔ معونہ عرب کا ایک علاقہ تھا، وہاں کے لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے کہنے لگے: آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمارے ساتھ چند افراد بھیج دیں جو ہمارے علاقہ میں تبلیغ کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ ستر انصار قراء قرآن کی ایک جماعت کر دی، مگر ان کو وہاں لے جا کر شہید کر دیا گیا، جس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شدید دکھ ہوا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ماہ تک ان کے حق میں قنوتِ نازلہ پڑھتے رہے۔ (بخاری کتاب الجہاد حدیث ۳۰۶۴)

۱۴۰ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ حَازِمٍ، قَالَ: اخْتَلَفَ النَّاسُ

۱۴۰ ابو حازم کہتے ہیں لوگوں میں اختلاف ہوا کہ جنگ احد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زخم کا علاج کس چیز سے کیا

بِأَيِّ شَيْءٍ دُوْوِيَ جُرْحُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ؟ فَسَأَلُوْا سَهْلًا، وَكَانَ مِنْ آخِرِ مَنْ بَقِيَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ، فَقَالَ: مَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَعْلَمَ بِهِ مِنِّي، «كَانَتْ فَاطِمَةُ تَغْسِلُ عَنْ وَجْهِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّمَ، وَعَلِيٌّ يَأْتِيْ بِالْمَاءِ فِي تُرْسِهِ، وَأُخِذَ حَصِيرٌ فَأُحْرِقَ فَحُشِيَ بِهِ جُرْحُهُ»

(اخرجه البخاری فی الوضوء)

گیا۔ لوگوں نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے پوچھا اور وہ مدینہ طیبہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے باقی رہنے والے آخری صحابی تھے۔ انہوں نے فرمایا: ہاں اب کوئی باقی نہیں رہا جو اس بارے میں مجھ سے زیادہ جانتا ہو۔ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا آپ کا چہرہ صاف کر رہی تھیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی ڈھال میں پانی لائے اور ایک چٹائی جلا کر اس کی راکھ بنائی گئی اور اس سے آپ کے زخم کو بھرا گیا۔

۱۴۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَلَا تَعْجَبُوْا كَيْفَ يَصْرِفُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنِّيْ شَتْمَ قُرَيْشٍ، وَلَعْنَهُمْ يَشْتُمُوْنَ مُذَمَّمًا، وَيَلْعَنُوْنَ مُذَمَّمًا، وَأَنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» (اخرجه البخاری فی المناقب)

۱۴۱ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تعجب نہ کرو کہ کیسے اللہ نے مجھ سے قریش کے شتم اور ان کے لعن طعن کو دور کر دیا ہے وہ کسی مذمّم کو گالی دیتے اور لعن کرتے ہیں اور میں محمد ہوں (ﷺ)۔

شرح: یعنی کفار مکہ رسول اللہ ﷺ کو محمد کی بجائے معاذ اللہ مذمّم کہہ کر آپ ﷺ کی برائیاں کرتے تھے کہ مذمم نے یہ کہا ہے۔ (مذمّم کا معنیٰ ہے جس کی مذمت کی جائے۔) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اچھا ہوا میرا نام ان کی گالیوں سے بچ گیا۔ کوئی مذمّم ہوگا جس کو وہ گالی دیتے ہیں۔ میں مذمّم نہیں میں تو محمد ہوں ﷺ۔ جس کا معنیٰ وہ ذات جس کی بار بار تعریف کی جائے، یعنی ان کی تعریف ختم نہیں ہو سکتی۔

تسحرا لیھود علٰی رسول اللہ ﷺ

یہود کا نبی اکرم ﷺ پر جادو کرنا

١٤٢ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَكَثَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَا وَكَذَا يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَأْتِيْ أَهْلَهُ وَلَا يَأْتِيهِمْ قَالَتْ: فَقَالَ ذَاتَ يَوْمٍ: " يَا عَائِشَةُ أَعَلِمْتِ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَفْتَانِيْ فِيْ أَمْرٍ اسْتَفْتَيْتُهُ فِيْهِ، أَتَانِيْ رَجُلَانِ فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رِجْلَيَّ، وَالْآخَرُ عِنْدَ رَأْسِيْ فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رِجْلَيَّ لِلَّذِي عِنْدَ رَأْسِيْ: مَا بَالُ الرَّجُلِ؟ قَالَ: مَطْبُوْبٌ قَالَ: وَمَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ لَبِيْدُ بْنُ أَعْصَمَ قَالَ: وَفِيمَ؟ قَالَ: فِيْ جُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ فِيْ مُشْطٍ وَمُشَاقَةٍ تَحْتَ رَعُوْفَةٍ فِيْ بِئْرِ ذَرْوَانَ قَالَتْ: فَجَاءَهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ «هٰذِهِ الْبِئْرُ الَّتِيْ أُرِيتُهَا كَأَنَّ رُءُوْسَ نَخْلِهَا رُءُوْسُ الشَّيَاطِيْنِ، وَكَأَنَّ مَائَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ» قَالَتْ: فَأَمَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُخْرِجَ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ فَهَلَّا قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِيْ تَنَشَّرْتَ فَقَالَ «أَمَا وَاللهِ فَقَدْ شَفَانِيْ، وَأَمَّا أَنَا فَأَكْرَهُ أَنْ أُثِيرَ عَلَى النَّاسِ

١٤٢ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پر کچھ عرصہ ایسی کیفیت رہی کہ آپ ﷺ کو خیال گزرتا تھا کہ آپ ﷺ نے اپنی کسی اہلیہ کے پاس گئے ہیں حالانکہ آپ نے نہیں گئے ہوئے تھے۔ ایک دن آپ ﷺ فرمانے لگے: اے عائشہ کیا تم جانتی ہو کہ میں نے ایک معاملہ میں اللہ سے سوال کیا تو اللہ نے مجھے اس کا جواب دیا۔ وہ یہ تھا کہ میرے پاس دو آنے والے (فرشتے) آئے، ان میں سے ایک میرے پاؤں کے پاس بیٹھ گیا دوسرا میرے سرہانے (جبکہ آپ ﷺ لیٹے سو رہے تھے۔) جو میرے قدموں کے پاس تھا اس نے میرے سرہانے والے سے کہا: ان کا معاملہ کیا ہے؟ اس نے کہا: ان پر جادو ہوا ہے۔ اس نے کہا: کس نے جادو کیا ہے؟ دوسرے نے کہا: لبید بن اعصم نے، اس نے کہا: کس چیز میں جادو کیا گیا ہے؟ دوسرے نے کہا: نر کھجور کے گھابہ کے خالی حصہ میں ایک کنگھی رکھی گئی ہے جس پر بال لپیٹے گئے ہیں اور ذروان کنوئیں میں ایک بڑے پتھر کے نیچے ہے۔ جب رسول اللہ ﷺ اس کنوئیں پر تشریف لے گئے تو فرمایا: مجھے یہی کنواں دکھایا گیا ہے۔ میں نے دیکھا کہ اس کے آس پاس کھجوروں کے درخت ایسے ہیں جیسے وہ شیاطین کے سر ہوں۔ اس کنوئیں کا پانی مہندی والے پانی کی مانند تھا۔

مِنْهُ شَرًّا» قَالَتْ وَلَبِيْدُ بْنُ اَعْصَمَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ زُرَيْقٍ حَلِيفٌ لِيَهُودَ قَالَ سُفْيَانُ وَكَانَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَاهُ اَوَّلًا قَبْلَ اَنْ نَلْقٰى هِشَامًا فَقَالَ: حَدَّثَنِيْ بَعْضُ آلِ عُرْوَةَ فَلَمَّا قَدِمَ هِشَامٌ حَدَّثَنَاهُ (متفق علیه)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے حکم فرمایا تو اس کنوئیں سے وہ چیزیں نکالی گئیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ نے یہود پر الٹا کوئی ایسا عمل کیوں نہیں کیا؟ آپ نے فرمایا: مجھے تو اللہ نے شفا دے دی ہے اور میں لوگوں میں فتنہ نہیں بھڑکانا چاہتا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ لبید بن اعصم بنی زریق کا آدمی تھا جو یہود کے حلیف تھے۔ سفیان بن عیینہ کی اس حدیث کی سند پر ایک بحث ہے۔

شرح: اور احادیث کے مطابق اسی موقع پر نبی اکرم ﷺ پر قرآن کی آخری دو سورتیں معوذتین نازل کی گئیں تو ان کی تلاوت سے آپ ﷺ پر جو کچھ جسمانی اثر تھا وہ ختم ہو گیا، اور آپ کو شفا حاصل ہو گئی۔ (درمنثور بروایت دلائل النبوۃ للبیہقی جلد ۱۰، صفحہ ۶۸۶، مطبوعہ دار الفکر بیروت)

یاد رہے انبیاء و رسل پر جادو ہو سکتا ہے مگر اس کا اثر ان پہ صرف جسمانی ہوتا ہے جیسے سر درد ہونا یا کسی بات کا وقتی طور پر ذھول ہو جانا مگر ان کا علم اور تبلیغی احکام متاثر نہیں ہو سکتے۔

لم یوص رسول الله ﷺ بشیئ من المال

رسول اللہ ﷺ نے کوئی مالی وصیت نہیں کی تھی۔

۱۴۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ اَوْفٰى: هَلْ اَوْصٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: لَمْ يَتْرُكْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا يُوْصِيْ فِيْهِ، قُلْتُ: وَكَيْفَ اَمَرَ

۱۴۳ طلحہ بن مصرف کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے وصیت کی تھی انہوں نے کہا: آپ ﷺ نے کوئی مال ہی نہیں چھوڑا تھا۔ جس میں وصیت کی جا سکے۔ میں نے کہا: آپ ﷺ لوگوں کو وصیت کا حکم فرماتے ہیں اور خود کوئی وصیت نہیں کی؟ انہوں نے کہا: نبی اکرم ﷺ نے کتاب اللہ پر عمل کی وصیت کی تھی۔

النَّاسَ بِالْوَصِيَّةِ وَلَمْ يُوْصِ؟ قَالَ: «اَوْصَى بِكِتَابِ اللّٰهِ» قَالَ طَلْحَةُ: قَالَ الْهُزَيْلُ بْنُ شُرَحْبِيلٍ: اَبُوْ بَكْرٍ يَتَقَدَّمُ عَلٰى وَصِيِّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَّ اَبُوْ بَكْرٍ اَنَّهُ وَجَدَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ عَهْدًا، فَخَزَمَ لَهُ اَنْفَهُ

(اخرجه البخاری فی الوصایا)

طلحہ کہتے ہیں۔ حضرت ہزیل بن شرحبیل نے کہا: کیا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے کسی وصی سے آگے بڑھ سکتے تھے؟ ہرگز نہیں۔ وہ تو پسند رکھتے تھے کہ انہیں رسول اللہ ﷺ کا کوئی حکم ملے تو وہ اس کے آگے سر تسلیم خم کریں۔ (لہٰذا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وصی رسول ﷺ کہنا اور شیعی امامت کا راستہ ہموار کرنا غلط ہے۔)

ذکر وصال النبی ﷺ

نبی اکرم ﷺ کے وصال کا بیان

۱۴۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ اَبِيْ مُسْلِمٍ الْاَحْوَلُ وَكَانَ ثِقَةً قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: يَوْمُ الْخَمِيسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيسِ؟ ثُمَّ بَكٰى حَتّٰى بَلَّ دَمْعُهُ الْحَصَى فَقِيلَ لَهُ: يَا اَبَا عَبَّاسٍ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيسِ؟ قَالَ اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ يَوْمَ الْخَمِيسِ فَقَالَ: «ائْتُوْنِيْ اَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهُ اَبَدًا» فَتَنَازَعُوْا وَلَا يَنْبَغِي عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ، فَقَالَ مَا شَأْنُهُ؟ اَهَجَرَ؟ اسْتَفْهِمُوْهُ فَرَدُّوْا عَلَيْهِ فَقَالَ: «دَعُوْنِيْ فَالَّذِي اَنَا فِيْهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُوْنِي اِلَيْهِ» قَالَ: وَاَوْصَاهُمْ بِثَلَاثٍ فَقَالَ «اَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ

۱۴۴ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا: آہ! جمعرات کا دن، جمعرات کا دن کیا ہی (حسرت ناک) ہے، پھر وہ رو پڑے حتیٰ کہ ان کے آنسوؤں نے چٹائی کو تر کر دیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا۔ جمعرات کے دن کیا ماجرا ہے؟ کہنے لگے: اسی دن رسول اللہ ﷺ کی بیماری نے شدت پکڑی۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس قلم دوات لاؤ میں تمہیں وہ تحریر دے دوں جس کے بعد تم گمراہ نہ ہو گے۔ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان تنازع ہوا حالانکہ نبی کے پاس تنازع نہیں ہونا چاہیے۔ کسی صاحب (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) نے کہا: کیا آپ ﷺ نے بیماری میں کوئی لفظ بولا ہے؟ آپ ﷺ سے دوبارہ پوچھ لو صحابہ نے آپ سے دوبارہ پوچھا آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے یونہی رہنے دو تم مجھ

مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ، وَاَجِيْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ اُجِيْزُهُمْ» قَالَ سُفْيَانُ: قَالَ سُلَيْمَانُ لَا اَدْرِيْ اَذَكَرَ سَعِيْدٌ الثَّالِثَةَ فَنَسِيْتُهَا اَوْ سَكَتَ عَنْهَا (اخرجه البخاری فی الجهاد)

سے جو پوچھنا چاہتے ہو میں اس سے اچھی حالت میں ہوں، پھر آپ ﷺ نے لوگوں کو تین باتوں کی وصیت فرمائی۔ مشرکین کو جزیرۂ عرب سے نکال دو، آنے والے وفود کی مہمانی اسی طرح کرنا جیسے میں کرتا تھا۔ سفیان کہتے ہیں سلیمان نے کہا: مجھے معلوم نہیں سعید نے تیسری بات کیا کہی تھی میں بھول گیا یا انہیں یاد نہ رہا۔

شرح: اہل تشیع سمجھتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ آخری وقت میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خلافت لکھنا چاہتے تھے، مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایسا نہ کرنے دیا۔ یہ رسول اللہ ﷺ کی شدید گستاخی ہے جو پیغمبر ساری عمر مصروفِ جہاد رہا وہ آخری وقت اپنے ایک ساتھی سے ڈر گیا؟ لا حول و لا قوة الا باللہ۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ ﷺ وہی کچھ لکھوانا چاہتے تھے جو آپ ﷺ نے بعد میں وصیت فرمادی کہ وفود کا احترام کیا جائے یہود و نصاریٰ کو عرب سے نکالا جائے وغیرہ۔

حضرتِ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا کاغذ و قلم کے لانے سے روکنا اس لیے تھا کہ نبی اکرم ﷺ سخت تکلیف میں ہیں، آپ ﷺ کا آرام ہی ملحوظ تھا۔

١٤٥ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُوْلُ: آخِرُ نَظْرَةٍ نَظَرْتُهَا اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَشَفَ السِّتَارَةَ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَالنَّاسُ صُفُوْفٌ خَلْفَ اَبِيْ بَكْرٍ فَلَمَّا رَآهُ كَاَنَّهُمْ اَيْ تَحَرَّكُوْا، «فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِ اثْبُتُوْا فَنَظَرْتُ اِلَى وَجْهِهِ كَاَنَّهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ، وَاَلْقَى السِّجْفَ وَتُوُفِّيَ مِنْ آخِرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» (متفق علیه)

١٤٥ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے جو آخری نظر رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا وہ یوں تھا کہ پیر والے دن آپ ﷺ نے اپنے گھر کے دروازے سے پردہ اٹھایا۔ لوگ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے صف بستہ کھڑے تھے۔ جب لوگوں نے آپ کو دیکھا تو قریب تھا کہ وہ حرکت کرتے، آپ ﷺ نے ان کو اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ ٹھہرے رہو۔ میں نے آپ ﷺ کا چہرہ دیکھا تو گویا وہ قرآن کریم کا ورق تھا، پھر آپ ﷺ نے پردہ گرا دیا اور اسی دن کے آخر میں آپ کا وصال ہو گیا۔

کتاب فضائل اصحاب الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فضل اصحاب الرسول ﷺ جمعاً

اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت وعظمت

۱۴۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَبِيدٍ، عَنِ ابْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ خَطَبَ النَّاسَ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَقِيَامِي فِيكُمْ فَقَالَ: «أَكْرِمُوا أَصْحَابِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَظْهَرُ الْكَذِبُ حَتَّى يَشْهَدَ الرَّجُلُ وَلَمْ يُسْتَشْهَدْ، وَيَحْلِفَ وَلَمْ يُسْتَحْلَفْ، أَلَا لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ فَإِنَّ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ، أَلَا وَمَنْ سَرَّتْهُ بُحْبُحَةُ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْفَذِّ وَهُوَ مِنَ الِاثْنَيْنِ أَبْعَدُ، أَلَا وَمَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ»

(اخرجه الموصلی فی مسنده)

۱۴۶ سلیمان بن یسار اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مقام جابیہ پر لوگوں سے خطاب کیا اور کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے درمیان اسی طرح کھڑے ہوئے جیسے میں کھڑا ہوں پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "میرے صحابہ کی تکریم کرو پھر جو ان کے بعد آئیں، پھر جو ان کے بعد آئیں ان کی تکریم کرو (یعنی تابعین و اتباع تابعین) پھر ان کے بعد جھوٹ عام ہو جائے گا حتیٰ کہ ایک شخص گواہی دے گا حالانکہ اس سے کسی نے گواہی مانگی نہیں ہوگی، وہ قسم دے گا اور کسی نے اس سے اس کا تقاضا نہیں کیا ہوگا۔ خبردار سن لو! کوئی شخص کسی عورت کے پاس تنہائی میں نہ بیٹھے کیونکہ اس وقت ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے۔ جو شخص چاہتا ہے کہ جنت کا اعلیٰ درجہ پائے وہ جماعت کے ساتھ رہے کیونکہ جو جماعت سے کٹے شیطان اس کا ساتھی ہے، اور جب دو آدمی مل جائیں تو شیطان اسی قدر دور ہو جاتا ہے اور جس شخص کو نیکی کرنا خوش کرے اور برائی پر اسے افسوس ہو وہ مومن ہے۔

شرح: اس حدیث کا ابتدائی حصہ جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عظمت پر دلالت کرتا ہے۔ بخاری و مسلم میں بھی ہے اور بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس امت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل لوگ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں اور اہل بیت کرام بھی صحابہ میں شامل ہیں۔

تحملهم المصائب فی سبیل الله

صحابہ کرام کا راہ خدا میں مصائب برداشت کرنا

۱۴۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، يَقُولُ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثِ مِائَةِ رَاكِبٍ وَأَمِيرُنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نَرْصُدُ عِيرًا لِقُرَيْشٍ، فَأَصَابَنَا جُوعٌ شَدِيدٌ حَتَّى أَكَلْنَا الْخَبَطَ، فَسُمِّيَ ذٰلِكَ الْجَيْشُ جَيْشَ الْخَبَطِ، قَالَ: فَأَلْقَى لَنَا الْبَحْرُ وَنَحْنُ بِالسَّاحِلِ دَابَّةً تُسَمَّى الْعَنْبَرَ، فَأَكَلْنَا مِنْهَا نِصْفَ شَهْرٍ، وَائْتَدَمْنَا بِهِ وَادَّهَنَّا بِوَدَكِهِ حَتَّى ثَابَتْ أَجْسَامُنَا، قَالَ: فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ ضِلَعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ فَنَصَبَهُ، ثُمَّ نَظَرَ أَطْوَلَ رَجُلٍ وَأَعْظَمَ جَمَلٍ فِي الْجَيْشِ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَرْكَبَ الْجَمَلَ، ثُمَّ يَمُرَّ تَحْتَهُ، الفَفَعَلَ، فَمَرَّ تَحْتَهُ، فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرْنَاهُ، فَقَالَ: «هَلْ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ؟»، قُلْنَا: لَا (متفق علیه)

۱۴۷ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین سو سواروں کی جنگی مہم میں روانہ کیا، ہمارے امیر ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ تھے ہم قریش کے ایک قافلہ کو پکڑنے نکلے۔ ہمیں شدید بھوک نے آلیا، حتیٰ کہ ہم نے پتے کھائے اور اس لشکر کا نام پتوں والا لشکر پڑ گیا۔ تب ہم ساحلِ سمندر پر جا رہے تھے کہ سمندر نے ایک مچھلی ہماری طرف اچھال دی جسے عنبر کہا جاتا ہے ہم نصف ماہ اس کا گوشت کھاتے رہے، ہم نے اس کا سالن بنایا اور اس کا تیل جسم پر لگایا حتیٰ کہ ہمارے جسم موٹے ہو گئے۔ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے ایک بار اس کا کانٹا کھڑا کیا۔ (دو کانٹے ملا کر محرابی شکل میں کھڑے کیے) پھر ہم میں سے سب سے اونچے آدمی کو سب سے بڑے اونٹ پر بٹھا کر حکم دیا کہ اس کے نیچے سے گزرو تو وہ نیچے سے گزر گیا۔ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری خبر سنائی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہارے پاس اس کا کچھ گوشت ہے؟ ہم نے کہا: نہیں۔

شرح: معلوم ہوا صحابہ کرام نے راہِ خدا میں بعض اوقات پتے کھا کر پیٹ بھرا مگر راہِ جہاد میں ان کے قدم نہ ڈگمگائے۔

١٤٨ **حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ** قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِمِثْلِهِ وَزَادَ، وَكَانَ فِينَا رَجُلٌ مَعَهُ جِرَابٌ فِيهِ تَمْرٌ، فَكَانَ يُعْطِينَا مِنْهُ قَبْضَةً، ثُمَّ صَارَتْ إِلَى تَمْرَةٍ فَلَمَّا فَنِيَ وَجَدْنَا فَقْدَهُ قَالَ أَبُوْبَكْرٍ الْحُمَيْدِيُّ: وَلَمْ يَسْمَعْهُ سُفْيَانُ مِنْ أَبِي الزُّبَيْرِ. (متفق علیه)

١٤٨ یہی حدیث جابر رضی اللہ عنہ سے دوسری سند کے ساتھ مروی ہے، جس میں یہ بھی ہے کہ ہم میں ایک آدمی تھا جس کے پاس کھجوروں کی ایک بوری تھی۔ وہ ہمیں روزانہ اس سے مٹھی بھر کھجور دیتا تھا (یعنی پانچ چھ کھجوریں) پھر روزانہ ایک کھجور دینے لگا، جب وہ بھی ختم ہو گئیں تو ہم سوچنے لگے کہ ایک کھجور بھی کیسی غنیمت تھی۔ (تب اللہ تعالیٰ نے سمندر سے رزق کا انتظام کیا۔)
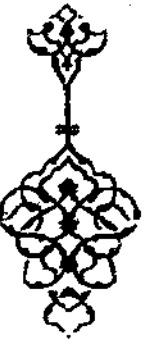
١٤٩ **قَالَ: حَدَّثَنَا** عَمْرٌو، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: وَكَانَ فِينَا رَجُلٌ، فَلَمَّا اشْتَدَّ الْجُوعُ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ، ثُمَّ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ، ثُمَّ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ، ثُمَّ نَهَاهُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ" (متفق علیه)

١٤٩ اسی سلسلہ میں عمرو بن دینار نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ہمارے درمیان ایک (قصاب) شخص تھا، جب ہم پر بھوک غالب آئی تو اس نے تین اونٹ ذبح کیے، پھر تین اونٹ ذبح کیے پھر تین اونٹ ذبح کیے، پھر ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کو روک دیا۔

١٥٠ **حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ** قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، قَالَ: " قُلْتُ لِأَبِي كُنْتُ فِي الْجَيْشِ جَيْشِ الْخَبَطِ، فَأَصَابَ النَّاسَ جُوعٌ، قَالَ لِي أَبِي: انْحَرْ، قُلْتُ: نَحَرْتُ، ثُمَّ أَصَابَهُمْ جُوعٌ شَدِيدٌ، فَقَالَ لِي أَبِي: انْحَرْ، قُلْتُ: نَحَرْتُ، ثُمَّ أَصَابَهُمْ جُوعٌ شَدِيدٌ، فَقَالَ لِي أَبِي: انْحَرْ، فَقُلْتُ: نَحَرْتُ، ثُمَّ قَالَ أَبِي: انْحَرْ، قُلْتُ: نُهِيتُ" (اخرجه البخاری فی المغازی)

١٥٠ حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے اپنے والد سے کہا: میں اس پتوں والے لشکر میں تھا (جو پتے کھانے پر مجبور ہوا) جب بھوک زیادہ ہوئی تو مجھے میرے باپ نے کہا: ایک اونٹ ذبح کر دو میں نے کر دیا، پھر جب لوگوں کو بھوک نے تنگ کیا تو میرے والد نے کہا: ایک اونٹ اور ذبح کر دو، پھر جب مزید بھوک ہوئی تو میرے والد نے کہا اونٹ ذبح کرو، تو میں نے کہا: مجھے (امیر لشکر ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے) روک دیا گیا ہے۔

شرح: یہ معاہدہ حدیبیہ سے قبل کا واقعہ ہے۔ اس جنگی مہم کو سریہ سیف البحر کا نام دیا گیا ہے، نبی اکرم ﷺ نے قریش کے ایک تجارتی قافلہ کو پکڑنے کے لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھیجے مگر وہ مشکل میں گھر گئے تب اللہ نے ان کی مدد فرمائی۔

فضل الصحابة و التابعين و اتباع التابعين

صحابہ، تابعین اور اتباع تابعین کی فضیلت

١٥١ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ: حَدَّثَنِي اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " يَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، فَيَغْزُو فِيْهِ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ، فَيُقَالُ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَيُقَالُ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، فَيَغْزُو فِيْهِ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ، فَيُقَالُ لَهُمْ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ اَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَيُقَالُ لَهُمْ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، فَيَغْزُو فِيْهِ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ، فَيُقَالُ لَهُمْ هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ مَنْ صَاحَبَ اَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَيُقَالُ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ " (متفق علیہ)

١٥١ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ ان میں سے کچھ لوگ جہاد پر نکلیں گے تو کہا جائے گا، کیا تم میں سے کوئی ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت پائی ہو؟ کہا جائے گا ہاں ہے تو (اس کی برکت سے) ان کو فتح ملے گی، پھر لوگوں پر زمانہ آئے گا، کچھ لوگ جہاد کے لیے نکلیں گے تو کہا جائے گا: کیا تم میں کوئی ہے جس نے اصحاب رسول ﷺ کی صحبت پائی ہو؟ کہا جائے گا ہاں ہے، تو (اس کی وجہ سے) ان کو فتح دی جائے گی، پھر لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کچھ لوگ جہاد کے لیے نکلیں گے تو کہا جائے گا۔ کیا تم میں کوئی ہے جس نے اصحاب رسول ﷺ کی صحبت پانے والے شخص کی صحبت پائی ہو؟ کہا جائے گا ہاں ہے تو ان کو اس کی وجہ سے فتح سے ہمکنار کیا جائے گا۔

شرح: یہ حدیث صحابہ، تابعین اور اتباع تابعین کی عظیم فضیلت بتاتی ہے۔ علاوہ ازیں اس سے اللہ کے مقبول بندوں کے توسل سے دعا کرنے کا جواز بھی معلوم ہوا، جو لوگ اس وسیلہ کو شرک کہے وہ بخاری و مسلم کی اس متفق علیہ حدیث کے متعلق بے

بس ہیں یعنی لوگ پہلے یہ دعا کریں گے کہ اے اللہ ہمارے درمیان جو صحابی ہے اس کے صدقے ہمیں فتح دے، پھر ایسی دعائیں ایک تابعی کے ذریعے پھر تبع تابعی کے ذریعے کی جائیں گی۔

محبة الصحابة للرسول ﷺ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی رسول اللہ ﷺ سے محبت

١٥٢ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا اَبُوْ الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ مَا بَعَثْتُ سَرِيَّةً اَتَخَلَّفُ عَنْهَا لَيْسَ عِنْدِيْ مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ، وَيَشُقُّ عَلَيَّ اَنْ يَتَخَلَّفُوْا بَعْدِيْ» (متفق علیه)

١٥٢ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ بات نہ ہو کہ میں مسلمانوں پر مشکل بنا دوں گا تو میں کسی جنگی مہم سے پیچھے نہ رہتا، ہر مہم میں خود شامل ہوتا مگر میرے پاس اس قدر سواریاں نہیں کہ سب مسلمانوں کو ان پر سوار کر سکوں، اور ان کو یہ گوارہ نہیں کہ وہ مجھ سے پیچھے رہ جائیں۔

شرح: یعنی کئی جنگوں میں رسول اللہ ﷺ اس لیے نہیں جاتے تھے کہ جب آپ ﷺ کسی جنگ میں شمولیت کا ارادہ کرتے تو ہر صحابی کی خواہش ہوتی کہ وہ اس میں ضرور شامل ہو، اور اتنی سواریوں کا مہیا کرنا مشکل ہو جاتا تھا۔ یہ حدیث صحابہ کرام کی محبت رسول ﷺ سے شدت پر دلالت کرتی ہے۔

١٥٣ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: «اُذِّنَ فِي النَّاسِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ الْحَجَّ، فَامْتَلَاَتِ الْمَدِيْنَةُ، فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ زَمَانِ الْحَجِّ، وَفِيْ حِيْنِ الْحَجِّ، فَلَمَّا اَشْرَفَ عَلَى الْبَيْدَاءِ اَهَلَّ مِنْهَا، فَاَهَلَّ النَّاسُ مَعَهُ» (اخرجه مسلم فی الحج)

١٥٣ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: لوگوں میں اعلان کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ حج (حجۃ الوداع) کے لیے تیار ہیں تو (آپ کے ساتھ سفر کے لیے) سارا مدینہ لبالب ہو گیا (نصف لاکھ سے زائد لوگ جمع ہو گئے) رسول اللہ ﷺ حج کے قریب ترین دنوں میں نکلے (ذی الحجہ کی ابتدائی تاریخوں میں نکلے) جب آپ بیداء (ذوالحلیفہ) پہنچے تو وہاں سے احرام باندھا اور سب لوگوں نے بھی باندھا۔

متابعة الصحابة للرسول ﷺ

صحابہ کرام کا جذبہ اطاعت رسول ﷺ

۱۵۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، يَقُولُ: كُنْتُ قَائِمًا عَلَى عُمُومَةٍ لِي مِنَ الْأَنْصَارِ أَسْقِيهِمْ فَضِيخًا لَهُمْ، فَأَتَانَا رَجُلٌ مِنْ قِبَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَذْعُورًا، قُلْنَا: مَا وَرَائَكَ؟ قَالَ: «حُرِّمَتِ الْخَمْرُ»، فَقَالُوا لِي: أَكْفِئْهَا يَا أَنَسُ، قَالَ: فَكَفَأْتُهَا فَقَالَ النَّضْرُ بْنُ أَنَسٍ: «هِيَ كَانَتْ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ» (متفق علیہ)

۱۵۴ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں اپنے چند انصاری چچاؤں کو کھڑے ہوکر ایک نبیذ پلا رہا تھا اتنے میں ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی طرف سے گھبرایا ہوا آیا۔ ہم نے کہا کیا ہوا؟ کہنے لگا شراب کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ میرے چچاؤں نے فوراً مجھے کہا: انس اس کو بہادو۔ نضر بن انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ان دنوں لوگوں کی شراب یہی تھی۔

شرح: اہلِ عرب کی گھٹی میں شراب پڑی ہوئی تھی، مگر جب رسول اللہ ﷺ نے حرمت شراب کا اعلان فرمایا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے کھڑے کھڑے چھوڑ دیا۔ اس سے ان کے جذبہ اطاعت کا پتہ چلتا ہے، پھر کیسے ہوسکتا ہے کہ انہوں نے معاملۂ خلافت میں حکم رسول ﷺ سے مخالفت کی ہو۔ اس سے اہل تشیع کو عبرت پکڑنی چاہیے۔

الاخوة المثالية بين اصحاب الرسول ﷺ

صحابہ کرام کے درمیان مثالی اخوت ومحبت

۱۵۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ أَسْهَمَ النَّاسَ الْمَنَازِلَ،

۱۵۵ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو لوگوں کو (مہاجرین کو) مختلف گھروں میں ٹھہرایا۔ حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کے گھر ٹھہرے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ

فَطَارَ سَهْمُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَلَى سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ: تَعَالَ حَتّٰى أُقَاسِمَكَ مَالِي، وَأَنْزِلَ لَكَ عَنْ أَيِّ امْرَأَتَيَّ شِئْتَ، فَأَكْفِيَكَ الْعَمَلَ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ، دُلُّونِي عَلَى السُّوقِ، فَخَرَجَ، فَأَصَابَ شَيْئًا فَخَطَبَ امْرَأَةً، فَتَزَوَّجَهَا، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «عَلٰى كَمْ تَزَوَّجْتَهَا؟» ، قَالَ: عَلٰى نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ» (متفق عليه)

نے ان سے کہا: میں اپنا مال بھی آپ سے تقسیم کر لیتا ہوں (آدھا آپ کا آدھا میرا) اور میری دونوں بیویوں میں سے آپ جسے پسند کریں میں اس کو طلاق دے دیتا ہوں آپ اس سے نکاح کر لیں اور آپ کی جگہ کام بھی میں کیا کروں گا۔ عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اللہ آپ کے مال وعیال میں برکت فرمائے۔ مجھے صرف بازار کا راستہ دکھا دو، وہ بازار گئے اور تجارت سے کچھ مال حاصل کیا پھر ایک عورت سے شادی بھی کر لی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: تم نے اس عورت سے کتنے مہر پر شادی کی؟ عرض کیا سونے کی ایک گٹھلی پر۔ آپ نے فرمایا: ولیمہ بھی کرو خواہ ایک بکری کے گوشت سے۔

شرح: یہ حدیث صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عظیم جذبۂ اخوتِ اسلامیہ پر دلالت کرتی ہے۔ آج ہم ایک دوسرے کا گلا کاٹتے ہیں۔ کہاں وہ کہاں ہم۔ یہ صحبت رسول ﷺ کی تاثیر تھی۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ اپنے محسن پر بوجھ نہیں بننا چاہیے بلکہ اپنے قدموں پر جلد از جلد کھڑے ہونا چاہیے۔

فضل اصحاب البدر

بدری صحابہ کرام کی فضیلت

١٥٦ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي رَافِعٍ كَاتِبَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ بَعَثَنِي مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

١٥٦ حضرت عبید اللہ بن ابی رافع کہتے ہیں جو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے کاتب تھے کہ میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا: ”مجھے اور زبیر اور مقداد کو رسول اللہ ﷺ نے بھیجا اور فرمایا: جاؤ جب تم خاخ نامی باغ تک پہنچو گے تو وہاں تمہیں ایک عورت نظر آئے گی جس کے پاس ایک خط

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آنَا، وَالزُّبَيْرُ، وَالْمِقْدَادُ فَقَالَ: «انْطَلِقُوا حَتّٰى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ بِهَا ظَعِينَةٌ مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا» فَانْطَلَقْنَا تَعَادٰى بِنَا خَيْلُنَا حَتّٰى اَتَيْنَا الرَّوْضَةَ فَإِذَا نَحْنُ بِالظَّعِينَةِ فَقُلْنَا: اَخْرِجِي الْكِتَابَ، فَقَالَتْ: مَا مَعِي مِنْ كِتَابٍ، فَقُلْنَا: لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ اَوْ لَتُلْقِيِنَّ الثِّيَابَ، فَاَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا، فَاَتَيْنَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا فِيْهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ اَبِيْ بَلْتَعَةَ اِلٰى نَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِمَّنْ بِمَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ اَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا هٰذَا يَا حَاطِبُ؟» فَقَالَ حَاطِبٌ: لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَإِنِّي كُنْتُ امْرَاً مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ وَلَمْ اَكُنْ مِنْ اَنْفُسِهِمْ، وَكَانَ مَنْ كَانَ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَحْمُوْنَ بِهَا اَهَالِيَهِمْ وَاَمْوَالَهِمْ بِمَكَّةَ فَاَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي ذٰلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيْهِمْ اَنْ اَتَّخِذَ عِنْدَهُمْ يَدًا يَحْمُونَ بِهَا قَرَابَتِي وَمَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ كُفْرًا، وَلَا ارْتِدَادًا عَنْ دِيْنِيْ، وَلَا رِضًا بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكُمْ» فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ دَعْنِيْ اَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

ہے وہ اس سے لے کر آؤ۔ تو ہم چل پڑے۔ ہمارے گھوڑے ایک دوسرے پر سبقت لے جارہے تھے۔ ہم اس باغ تک پہنچے وہاں ہمیں ارشاد رسول ﷺ کے مطابق وہ عورت نظر آئی۔ ہم نے کہا: اے عورت خط نکال کر ہمیں دے دو، وہ کہنے لگی: میرے پاس کوئی خط نہیں ہے۔ ہم نے اسے کہا: خط نکالو ورنہ ہم تیری جامہ تلاشی لیں گے تو اس نے اپنے بالوں کی لٹوں میں سے خط نکال دیا۔ ہم وہ خط لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اسے کھولا گیا تو اس میں لکھا ہوا تھا: ''یہ خط حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے مشرکین مکہ کے نام ہے، نبی اکرم ﷺ تم پر حملہ کرنے والے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے حاطب یہ کیا ہے؟ حاطب رضی اللہ عنہ کہنے لگے: یارسول اللہ ﷺ جلدی نہ فرمائیں۔ میں قریش میں رہائش پذیر تھا مگر میں قریش میں سے نہ تھا اور آپ کے ساتھ باقی جتنے مہاجرین ہیں ان کی قریش سے رشتہ داریاں ہیں جن کی وجہ سے قریش وہاں ان کے اہل خانہ اور اموال کی حفاظت کرتے ہیں۔ میں نے چاہا کہ اگر میری قریش سے کوئی رشتہ داری نہیں ہے تو میں ان پر کوئی احسان کردوں، تاکہ وہ وہاں میرے اہل خانہ کی حفاظت کریں، یارسول اللہ ﷺ میں نے یہ کام کسی کفر یا دین سے پھرنے کی بنیاد پر نہیں کیا، اور نہ ہی اسلام لانے کے بعد کفر کی طرف میری کوئی رضا ہے (اور اللہ نے آپ کو فتح تو یقینی طور پر دینی ہے میرے خط سے اس میں کوئی فرق نہیں آتا۔ یعنی مجھ سے غلطی

وَسَلَّمَ: " إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللهَ قَدِ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ: «اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ» قَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: وَنَزَلَتْ فِيهِ {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ} [الممتحنة: 1] الْآيَةَ قَالَ سُفْيَانُ: فَلَا أَدْرِي أَذَلِكَ فِي الْحَدِيثِ أَمْ قَوْلًا مِنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ

(اخرجه الموصلی فی مسندہ)

ہوگئی۔) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ شخص تم سے سچ کہہ رہا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ ﷺ مجھے اجازت دیں میں اس کی گردن اتاردوں، یہ منافق ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ شخص بدر میں شامل ہوا اور تم کیا جانو کہ اللہ نے اہل بدر پر نظر رحمت فرمائی اور فرمایا: تم جو بھی عمل کرو بہرحال اللہ نے تمہیں بخش دیا ہے۔

عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ اسی بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ (سورہ ممتحنہ، آیت ۱) حضرت سفیان کہتے ہیں میں نہیں جانتا کہ یہ آخری الفاظ متن حدیث میں سے ہیں یا عمرو بن دینار کی طرف سے ہیں۔

136 **شرح:** حضرت حاطب رضی اللہ عنہ بدری صحابی ہیں ان سے خطاء ہوئی انہوں نے اہل مکہ کو خط لکھ دیا کہ رسول اللہ ﷺ تم پر حملہ کرنے والے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کو اللہ نے بذریعہ وحی آگاہ فرمایا، چنانچہ خط پکڑا گیا، اور حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ نے اصل حقیقت بتادی، نبی اکرم ﷺ نے ان کی تصدیق کی اور ان کی معذرت قبول فرمائی، اور بتایا کہ حاطب کی غلطی معاف ہے کیونکہ وہ بدری ہے اور اللہ نے اہل بدر کے بارے میں فرمایا ہے کہ تم جو بھی عمل کرو بہرحال اللہ نے تمہیں بخش دیا ہے۔

اس سے بدری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عظیم فضیلت ظاہر ہوگئی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا درجہ بدری صحابی ہونے کی حیثیت سے سب سے عظیم تر ہے۔ بدر میں تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو میدان میں اتارا گیا اور حضور ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اپنے چھپر میں اپنے ساتھ رکھا تا کہ ان کی عظمت سب پر عیاں ہو، اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا مشورہ اسیران بدر کے بارے میں اللہ نے پسند فرمایا اور اس کی تائید قرآن میں اتاری۔ **ما کان لنبی ان یکون لهٗ اسریٰ الخ۔** (سورۂ انفال، آیت: ٦٧) اور عثمان غنی رضی اللہ عنہ اپنی بیوی رقیہ بنت رسول ﷺ کی تیمارداری کے سبب بدر میں شریک نہ ہوئے پھر بھی کریم آقا ﷺ نے انہیں بدر کے ثواب اور غنیمت میں ان کو شامل رکھا تو ان عظیم بدری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں اہل تشیع کا گالی گلوچ اور لعن طعن کس قدر افسوس ناک ہے۔

فضل اهل الحديبية

حدیبیہ والے صحابہ رضی اللہ عنہم کی فضیلت

۱۵۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، يَقُوْلُ: كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِائَةٍ، فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ» قَالَ جَابِرٌ: «وَلَوْ كُنْتُ أُبْصِرُ لَأَرَيْتُكُمْ مَوْضِعَ الشَّجَرَةِ» (اخرجه ابی شیبه)

۱۵۷ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم حدیبیہ میں چودہ سو افراد تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا: آج تم ساری روئے زمین کے لوگوں سے افضل ہو۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے تھے: اگر میں حدیبیہ میں ہوں تو تمہیں وہ جگہ دکھاؤں۔

شرح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سفر حدیبیہ میں شریک ہونے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تمام دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم سے افضل ہیں، علماء کہتے ہیں پھر ان میں سے اہل بدر افضل ہیں، پھر ان میں سے مہاجرین افضل ہیں، پھر ان میں سے وہ چالیس افضل ہیں جن کا عدد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے سے پورا ہوا، پھر ان میں عشرہ مبشرہ افضل ہیں، پھر ان میں سے خلفاء راشدین پھر ان میں ترتیب خلافت ہے جو سب سے پہلے ہے وہ سب سے افضل۔

فضل الانصار

انصار صحابہ کی فضیلت

۱۵۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: سَمِعَهُ مِنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، يَقُوْلُ: دَعَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارَ لِيَقْطَعَ لَهُمُ الْبَحْرَيْنِ فَقَالُوا: لَا حَتَّى تَقْطَعَ لِإِخْوَانِنَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ

۱۵۸ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلایا تاکہ بحرین میں ان کے لیے علاقہ لکھ دیں۔ انہوں نے کہا: نہیں۔ ہم نہیں لکھوائیں گے تا آنکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے مہاجرین بھائیوں کے لیے بھی لکھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد تم دیکھو گے کہ لوگ ترجیحی فیصلے

مِثْلَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً، فَاصْبِرُوا حَتّٰى تَلْقَوْنِي» (اخرجه البخاری فی المساقاۃ)

کرتے ہیں تو تم صبر رکھنا تا آنکہ تم میرے پاس آ جاؤ۔

شرح: یعنی ایسے امراء آئیں گے جو صحابہ کرام ﷡ کی عظمت وفضیلت کا کچھ لحاظ نہیں رکھیں گے، چنانچہ اموی دور میں ایسے امراء وحکام آئے جنہوں نے صحابہ کرام ﷡ کی حرمت کو پامال کیا جیسے مروان بن حکم، عبدالملک بن مروان وغیرہ۔

۱۵۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «خَيْرُ دُوْرِ الْأَنْصَارِ دَارُ بَنِي النَّجَّارِ، ثُمَّ دَارُ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ، ثُمَّ دَارُ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، ثُمَّ دَارُ بَنِي سَاعِدَةَ»، وَقَالَ: «فِي كُلِّ دُوْرِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ» (متفق علیه)

۱۵۹ حضرت انس بن مالک ﷜ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصار کے گھروں میں سے سب سے بہتر گھرانہ بنی نجار کا ہے، پھر بنی عبدالاشھل کا، پھر بنی حارث کا، پھر بنی ساعدہ کا اور انصار کے ہر گھرانے میں خیر ہی خیر ہے۔

۱۶۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ شِعْبًا لَسَلَكْتُ شِعْبَ الْأَنْصَارِ، وَلَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ، الْأَنْصَارُ كَرِشِي، وَعَيْبَتِي، فَأَحْسِنُوا إِلَى مُحْسِنِهِمْ، وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ»، قَالَ ابْنُ جُدْعَانَ: وَزَادَنِي الْحَسَنُ: «إِلَّا فِي حَدٍّ»

(اخرجه ابن حبان فی صحیحه)

۱۶۰ حضرت انس بن مالک ﷜ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر لوگ ایک وادی میں چلیں اور انصار ایک گھاٹی میں چلیں (یعنی دشوار گزار راستہ اختیار کریں) تو میں انصار کے ساتھ ان کی گھاٹی میں چلوں گا، اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار میں سے ہوتا۔ انصار میری جماعت ہے میرا اثاثہ ہے۔ جو ان میں سے مخلص ہو، اس سے اخلاص برتو جو خطا کار ہو اس سے درگزر کرو۔ ایک روایت میں ہے کہ فرمایا ہاں حد کا قیام ضروری ہے۔
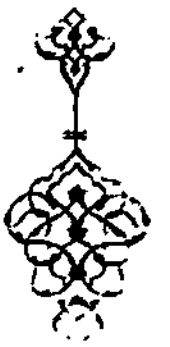
فضل العشرة المبشر لهم بالجنة

۱۶۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنِ ابْنِ ظَالِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «عَشَرَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ فِي الْجَنَّةِ أَنَا فِي الْجَنَّةِ، وَأَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِيْ وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ» ثُمَّ سَكَتَ سَعِيدٌ فَقَالُوا مَنِ الْعَاشِرُ؟ فَقَالَ سَعِيدٌ أَنَا.

(اخرجه الموصلی فی مسنده)

۱۶۱ حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قریش میں سے دس آدمی جنت میں ہیں۔ میں جنت میں ہوں۔ ابوبکر جنت میں ہے۔ عمر جنت میں ہے۔ عثمان جنت میں ہے، علی جنت میں ہے۔ زبیر جنت میں ہے، طلحہ جنت میں ہے، عبدالرحمان بن عوف جنت میں ہے، سعد بن ابی وقاص جنت میں ہے، اس کے بعد حضرت سعید خاموش ہو گئے۔ لوگوں نے پوچھا: دسواں آدمی کون ہے؟ کہنے لگے وہ میں ہوں۔

شرح: اس حدیث کی بنیاد پر ان دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو عشرہ مبشرہ کہا جاتا ہے کہ ان کو ایک مجلس میں ایک ساتھ جنت کی بشارت دی گئی، اس کا یہ معنی نہیں کہ کسی اور کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی بشارت نہیں دی کیونکہ صاف حدیث ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نساء اہل جنت کی سردار ہیں اور حسن و حسین رضی اللہ عنہما نوجوانانِ جنت کے سردار ہیں۔

افضلیة ابی بکر الصدیق و عمر الفاروق رضی الله عنهما

صدیق اکبر و عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی افضلیت

۱۶۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى

۱۶۲ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلند درجات والے اہل جنت اہل علیین کو (اپنے سے یوں بلند) دیکھیں گے جیسے تم افق میں چمکنے

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى لَيَرَوْنَ أَهْلَ عِلِّيِّينَ كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ فِي الْأُفُقِ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ لَمِنْهُمْ، وَأَنْعَمَا» (متفق علیه)

والے ستارے کو دیکھتے ہو اور ابوبکر و عمر (رضی اللہ عنہما) انہی اہل علیین میں سے ہیں اور ان میں سب سے بہتر ہیں۔

١٦٣ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ،

١٦٣ یہی حدیث حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے دوسری سند کے ساتھ مروی ہے۔

فضل الشيخين ابي بكر و عمر و خلافتهما

فضیلت ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ عنہما اور ان کی خلافت

140

١٦٤ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ الثَّقَفِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اقْتَدُوا بِاللَّذَيْنِ بَعْدِي أَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَاهْتَدُوا بِهَدْيِ عَمَّارٍ وَتَمَسَّكُوا بِعَهْدِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ» (اخرجه الحاكم)

١٦٤ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی اقتداء کرو عمار کا طریقہ اپناؤ اور ابن اُم عبد (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کے عہد کو مضبوطی سے تھامو۔

أَحَادِيثُ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

شرح: یہ حدیث اشارہ کرتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنے بعد ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی خلافت چاہتے تھے، تو جیسا آپ ﷺ نے چاہا امت نے اسی طرح کیا۔

۱۶۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ الزِّنَادِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الْأَعْرَجُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهِ، فَقَالَ: «بَيْنَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقَرَةً إِذْ أَعْيَا فَرَكِبَهَا، فَضَرَبَهَا، فَقَالَتْ إِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهَذَا إِنَّمَا خُلِقْنَا لِحِرَاثَةِ الْأَرْضِ»، فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللهِ بَقَرَةٌ تَكَلَّمُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَإِنِّيْ أُوْمِنُ بِهِ أَنَا وَأَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَمَا هُمَا ثَمَّ»، ثُمَّ قَالَ: "بَيْنَمَا رَجُلٌ فِي غَنَمٍ لَهُ إِذْ عَدَا الذِّئْبُ عَلَى شَاةٍ مِنْهَا، فَأَدْرَكَهَا صَاحِبُهَا، فَاسْتَنْقَذَهَا، فَقَالَ الذِّئْبُ: فَمَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ، يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِي"، فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللهِ ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَإِنِّيْ أُوْمِنُ بِهِ أَنَا، وَأَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَمَا هُمَا ثَمَّ» (متفق علیه)

۱۶۵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک بار نماز فجر پڑھائی پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا ایک آدمی گائے کو ہانک کر لے جا رہا تھا جب وہ تھک گیا تو اس پر بیٹھ گیا اور اسے مارا تو گائے کہنے لگی، ہمیں سواری کے لیے نہیں بنایا گیا ہمیں زمین کی کھیتی باڑی کے لیے بنایا گیا ہے۔ صحابہ نے سن کر کہا: سبحان اللہ گائے کلام کرتی ہے، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں اس پر ایمان رکھتا ہوں اور ابوبکر و عمر اس پر ایمان رکھتے ہیں، حالانکہ وہ دونوں وہاں موجود نہ تھے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی اپنی بکریاں چرا رہا تھا کہ ایک بھیڑیے نے اس کی بکریوں میں سے ایک بکری پر حملہ کر دیا۔ اس آدمی نے بکری کو بھیڑیے کے منہ سے چھڑایا تو بھیڑیے نے کہا: ایک دن درندوں کے لیے ہوگا اس دن کوئی چرواہا نہ ہوگا جو بکریوں کی حفاظت کرے سوا میرے (یعنی ایک دن میں ضرور بکری اٹھا لوں گا) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سن کر کہا: سبحان اللہ بھیڑیا کلام کرتا ہے! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں اس پر ایمان رکھتا ہوں اور ابوبکر و عمر اس پر ایمان رکھتے ہیں۔

۱۶۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۶۶ یہی حدیث دوسری سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

مِثْلَهُ، اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: «فَاُؤْمِنُ بِهِ اَنَا وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ» (ایضاً)

شرح: یہ حدیث بتا رہی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ابوبکر صدیق وعمر فاروق رضی اللہ عنہما کے ایمان کو سب صحابہ سے افضل واقویٰ قرار دیتے ہیں، اور ایمان ہی سب سے افضل صفت ہے جو سب اعمال کی بنیاد ہے یہ ان دونوں کے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے افضل ہونے کی مضبوط تر دلیل ہے۔

فضل ابی بکر الصدیق رضی الله عنه

خوفهٗ من الله تعالیٰ

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا خوفِ خدا

١٦٧ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ،حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ،حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ، عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ قَالَ: مَرَرْتُ عَلَى اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَهُوَ يَتَغَيَّظُ عَلَى رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِهِ فَقُلْتُ: يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللّٰهِ مَنْ هٰذَا الَّذِي تَغَيَّظُ عَلَيْهِ؟ قَالَ: وَلِمَ تَسْاَلُ عَنْهُ؟ قُلْتُ: اَضْرِبُ عُنُقَهُ، قَالَ: فَوَاللّٰهِ لَاَذْهَبَ غَضَبَهُ مَا قُلْتُ ثُمَّ قَالَ: «مَا كَانَتْ لِاَحَدٍ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»

(اخرجه الموصلی فی مسنده)

١٦٧ ابوبرزہ کہتے ہیں میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا۔ وہ ایک شخص پر غضب ناک ہو رہے تھے۔ میں نے کہا: اے رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ! یہ کون شخص ہے جس پر آپ غضب ناک ہو رہے ہیں؟ انہوں نے کہا: اس کے متعلق تم کیوں پوچھ رہے ہو؟ میں نے کہا: آپ اس کی گردن اڑا دیں! تو اللہ کی قسم میری اس بات سے ان کا غضب فوراً ختم ہو گیا اور وہ کہنے لگے: محمد مصطفیٰ ﷺ کے بعد یہ اختیار کسی کے پاس نہیں ہے۔

شرح: اس سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا خوفِ خدا، ان کی تواضع اور ان کی اتباع سنت کا پتہ چلتا ہے، یعنی وہ کوئی جابر وظالم حاکم نہیں تھے بلکہ خوفِ خدا اور اطاعتِ مصطفیٰ ﷺ رکھنے والے خلیفۃ المسلمین تھے۔ یہاں سے اہل تشیع کو عبرت پکڑنی چاہیے جو سمجھتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ڈر کے مارے اور اپنی جان بچانے کے لیے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت مان لی اور ان کی

بیعت کرلی۔ ورنہ وہ ان کو قتل کردیتے۔ یہ سب جھوٹے قصے ہیں اور اپنے جھوٹے مذہب کو بچانے کے لیے اہل تشیع نے وضع کیے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تو باہم شیر وشکر تھے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے خلفاء راشدین سے سچا پیار کیا اور دل وجان سے ان کا ساتھ دیا۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب ایک ادنیٰ مسلمان کے قتل کو برداشت نہیں کرتے تو مولا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو کوئی نقصان پہنچانے کا ارادہ کیسے کرسکتے تھے اور حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کو ان سے ڈرنے کی کیا ضرورت تھی۔ کیا شیر خدا بھی کسی سے ڈرتا ہے۔

ما نفعنی مال احد ما نفعنی مال ابی بکر

مجھے کسی کے مال نے وہ نفع نہیں دیا جو ابوبکر کے مال نے دیا

۱۶۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَا نَفَعَنَا مَالٌ قَطُّ مَا نَفَعَنَا مَالُ اَبِيْ بَكْرٍ» قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: فَقِيْلَ لِسُفْيَانَ فَاِنَّ مَعْمَرًا يَقُوْلُهُ عَنْ سَعِيْدٍ فَقَالَ: مَا سَمِعْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ اِلَّا عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ

(اخرجه الموصلی فی مسنده)
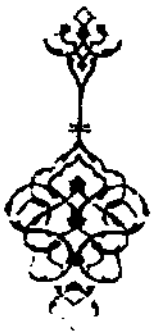
۱۶۸ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مجھے کسی شخص کے مال نے وہ نفع نہیں دیا جو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مال نے دیا۔"

امام حمیدی اس کی سند پر کچھ بحث کرتے ہیں۔

شرح: اور بلاشبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ساری زندگی اس ارشاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی آئینہ دار ہے۔ انہوں نے تین بار اپنا سارا مال اپنے آقا پر قربان کیا۔ پہلی بار جب وہ ایمان لائے، اور سارا مال بارگاہِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر کردیا۔ اس مال سے وہ غلام خریدے گئے جو ابتداء اسلام میں ایمان لائے، اور ان کے موالی ان پر ظلم ڈھاتے تھے جیسے بلال حبشی، عامر بن فہیرہ و دیگر رضی اللہ عنہم۔ دوسری بار جب انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی تو سارا مال جو ان کے پاس تھا ساتھ لے لیا۔ اس سے سواری کے جانور خریدے گئے کھانے پینے کا بندوبست کیا گیا، پھر مسجد نبوی کے لیے ابتدائی جگہ خریدی گئی، وغیرہ اور تیسری بار جب تبوک جانے کے لیے مال درکار ہوا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سارا مال حاضر کردیا۔ اس کی مکمل تشریح میں نے اپنی تفسیر برھان القرآن میں لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ الخ (سورۃ حدید، آیت: ۱۰) کے تحت کی ہے وہاں دیکھی جائے۔

لو کنت متخذا خلیلاً لاتخذت ابا بکر خلیلاً

اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا

۱۶۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ غَيْرَ مَرَّةٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَبْرَأُ إِلَى كُلِّ خَلِيلٍ مِّنْ خِلِّهِ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا، وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ لَخَلِيلُ اللهِ» يَعْنِي نَفْسَهُ

(اخرجه مسلم فی فضائل الصحابة)

۱۶۹ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''میں ہر دوست کی دوستی سے بری ہوں، اور اگر میں اللہ کے سوا کسی کو خلیل (گہرا دوست) بناتا تو ابوبکر کو بناتا، مگر تمہارا نبی صرف اللہ کا خلیل ہے۔''

شرح: یہ حدیث حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی افضلیت پر دلالت کرتی ہے۔ بخاری میں یہ حدیث اس طرح ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے (اپنی حیات ظاہرہ کے آخر میں) لوگوں کو خطبہ دیا آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ نے ایک بندے کو دنیا میں رہنے یا اللہ کے پاس آنے کا اختیار دیا تو اس نے اللہ کے پاس جانا پسند کیا، یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رونا شروع کر دیا، ہمیں ان کے رونے پر تعجب ہوا کہ آپ ﷺ تو کسی بندے کی بات کر رہے ہیں مگر ابوبکر ہم سب سے زیادہ عالم تھے۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے مجھے اپنی جان اور اپنے مال کے ذریعہ سب سے زیادہ سکون پہنچایا ہے وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہے، اور اگر میں اللہ کے سوا کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیل بناتا مگر اسلام کی اخوت ہی کافی ہے۔ مسجد کی طرف آنے والے سب دروازے بند کر دیے جائیں سوا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دروازے کے۔

(بخاری کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ حدیث ۳۶۵۴)

مدافعتهٗ عن النبی ﷺ فی بدایة الاسلام

ابتداء اسلام میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا دفاعِ رسول ﷺ

۱۷۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

۱۷۰ ابن تدرس کہتے ہیں کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر

قَالَ:حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنِ ابْنِ تَدْرُسَ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُمْ قَالُوا لَهَا: مَا أَشَدُّ مَا رَأَيْتِ الْمُشْرِكِينَ بَلَغُوا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: كَانَ الْمُشْرِكُونَ قَعَدُوا فِي الْمَسْجِدِ يَتَذَاكَرُونَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آلِهَتِهِمْ، فَبَيْنَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامُوا إِلَيْهِ، وَكَانُوا إِذَا سَأَلُوا عَنْ شَيْءٍ صَدَقَهُمْ، فَقَالُوا: أَلَسْتَ تَقُولُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ: «بَلَى» فَتَشَبَّثُوا بِهِ بِأَجْمَعِهِمْ فَأَتَى الصَّرِيخُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقِيلَ بَادِرْ صَاحِبَكَ فَخَرَجَ مِنْ لَغَدَائِرَ، وَإِنَّ لَهُ غَدَائِرَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَهُوَ يَقُولُ: وَيْلَكُمْ أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللهُ وَقَدْ جَاءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ، قَالَ: فَلَهَوْا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقْبَلُوا عَلَى أَبِي بَكْرٍ فَرَجَعَ إِلَيْنَا أَبُوبَكْرٍ فَجَعَلَ لَا يَمَسُّ شَيْئًا مِنْ غَدَائِرِهِ إِلَّا جَاءَ مَعَهُ وَهُوَ يَقُولُ: تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ (اخرجه الموصلی فی مسنده)

صدیق ﷺ سے لوگوں نے پوچھا کہ یہ بتائیں نبی اکرم ﷺ پر سب سے سخت اور مشکل وقت آپ نے کون سا دیکھا؟ جس میں مشرکین نے آپ ﷺ کو اذیت پہنچائی تھی؟ انہوں نے بتایا کہ مشرکین مسجد میں بیٹھے نبی اکرم ﷺ ہی کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے کہ آپ ﷺ ان کے (جھوٹے) خداؤں کی تردید کرتے ہیں۔ وہ یہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ اتنے میں رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لے آئے تو سب مشرکین اٹھ کر آپ ﷺ کی طرف لپکے اور وہ آپ ﷺ سے جو پوچھتے آپ ان سے سچی بات فرماتے تھے۔ وہ کہنے لگے تم ہمارے خداؤں کو یہ یہ کہتے ہو؟ فرمایا: ہاں میں کہتا ہوں تو وہ سب آپ ﷺ پر پل پڑے کسی نے جا کر پکارا اے ابوبکر ﷺ اپنے ساتھی کی خبر لو، تو ابوبکر صدیق دوڑ کر ہمارے ہاں سے نکلے۔ اس وقت انہوں نے زلفیں رکھی ہوئی تھیں۔ وہ مسجد میں گئے وہ کہہ رہے تھے: اتقتلون رجلا ان یقول ربی اللہ و قد جاء کم بالبینات من ربکم۔ کیا تم کسی شخص کو اس لیے قتل کرنا چاہتے ہو کہ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے اور وہ تمہارے پاس کھلی نشانیاں لایا ہے۔ تو کفار نے رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کر ابوبکر صدیق کو مارنا شروع کر دیا۔ جب وہ ہمارے پاس گھر واپس آئے تو ان کے سارے بال اکھڑ چکے تھے جہاں سے انکے بال پکڑے جاتے اکھڑ جاتے اس وقت وہ صرف یہی کہہ رہے تھے اے جلال واکرام والے رب تو کیا ہی برکت والا ہے۔

علمهٗ بتعبیر الرؤیا

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا علم تعبیر خواب

۱۷۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُجَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «رَأَيْتُنِي الْبَارِحَةَ كَأَنَّ رَجُلًا أَلْقَمَنِيْ كُتْلَةَ تَمْرٍ، فَعَجَمْتُهَا، فَوَجَدْتُ فِيهَا نَوَاةً، فَآذَتْنِيْ فَلَفَظْتُهَا، ثُمَّ أَلْقَمَنِيْ كُتْلَةً، فَمِثْلُ ذٰلِكَ، ثُمَّ أُخْرٰى، فَمِثْلُ ذٰلِكَ» ، فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، دَعْنِي أَعْبُرْهَا، قَالَ: «اعْبُرْهَا» ، قَالَ: هُوَ الْجَيْشُ الَّذِي بَعَثْتَ يُسْلِمُهُمُ اللهُ، وَيُغَنِّمُهُمْ، ثُمَّ يَلْقَوْنَ رَجُلًا، فَيُنْشِدُهُمْ ذِمَّتَكَ، فَيَدَعُوْنَهُ، ثُمَّ يَلْقَوْنَ آخَرَ، فَيُنْشِدُهُمْ ذِمَّتَكَ، فَيَدَعُوْنَهُ، ثُمَّ يَلْقَوْنَ آخَرَ، فَيُنْشِدُهُمْ ذِمَّتَكَ، فَيَدَعُوْنَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كَذٰلِكَ قَالَ الْمَلَكُ يَا أَبَا بَكْرٍ»

(اخرجه الدارمی فی الرؤیا)

۱۷۱ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج رات میں نے (خواب میں) یوں دیکھا کہ ایک شخص نے میرے منہ میں کھجور کا ٹکڑا ڈالا، میں نے اسے چبایا تو اس میں گٹھلی تھی اس نے مجھے تکلیف دی۔ میں نے اسے پھینک دیا۔ اس نے مجھے اس جیسا دوسرا ٹکڑا کھلایا وہ بھی اسی جیسا تھا، پھر ایک اور کھلایا وہ بھی ویسا ہی تھا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہنے لگے: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اجازت دیں میں اس کی تعبیر کروں۔ فرمایا: کرو۔ کہنے لگے: اس سے وہ لشکر مراد ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے۔ اللہ انہیں سالم وغانم لائے گا پھر وہ کسی شخص سے ملیں گے جو انہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد کی قسم دے گا تو وہ اسے چھوڑ دیں گے، پھر ایک اور آدمی سے ملیں گے وہ ان کو یہی قسم دے گا وہ اسے چھوڑ دیں گے، پھر ایک اور سے ملیں گے وہ بھی یہی قسم دے گا تو وہ اسے بھی چھوڑ دیں گے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ فرشتے نے بھی ایسے ہی کہا ہے۔

فضل ابی بکر الصدیق و اھلیتہٗ للخلافۃ

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت اور اُن کا مستحق خلافت ہونا

١٧٢ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ، يَقُوْلُ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْلِحُ بَيْنَ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فِي شَيْءٍ وَقَعَ بَيْنَهُمْ حَتّٰى تَرَامَوْا بِالْحِجَارَةِ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَأَذَّنَ بِلَالٌ، وَاحْتَبَسَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَدَّمَ أَبُوْبَكْرٍ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ، فَجَاءَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُ الصُّفُوْفَ، فَلَمَّا انْتَهٰى إِلَى الصَّفِّ الَّذِيْ يَلِيْ أَبَابَكْرٍ أَخَذَ النَّاسُ فِي التَّصْفِيْحِ، وَكَانَ أَبُوْبَكْرٍ رَجُلًا لَا يَلْتَفِتُ فِي الصَّلَاةِ، فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ الْتَفَتَ، فَأَبْصَرَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِ اثْبُتْ، فَرَفَعَ أَبُوْبَكْرٍ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ، فَشَكَرَ اللهَ وَرَجَعَ الْقَهْقَرٰى، وَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ، الْقَالَ: «يَا أَبَابَكْرٍ، مَا مَنَعَكَ حِيْنَ أَشَرْتُ إِلَيْكَ؟»، فَقَالَ: مَا كَانَ اللهُ لِيَرَى ابْنَ أَبِيْ قُحَافَةَ بَيْنَ

١٧٢ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ قبیلہ عمرو بن عوف میں صلح کرانے کے لیے تشریف لے گئے۔ ان میں اختلاف واقع ہوا حتیٰ کہ ایک دوسرے کو پتھر پھینکے گئے، تو نماز کا وقت ہوگیا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان کہی اور رسول اللہ ﷺ نماز پر پہنچنے سے متاخر ہوگئے، تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آگے بڑھ کر نماز پڑھانے لگے۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور صفوں کے درمیان سے گزرتے ہوئے اس صف تک جا پہنچے جو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے تھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ہاتھوں پر ہاتھ مارنا شروع کیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز میں ایسے منہمک ہوتے تھے کہ کسی طرف متوجہ نہیں ہوتے تھے۔ جب آوازیں بڑھیں تو وہ متوجہ ہوئے اور نبی اکرم ﷺ کو اپنے قریب دیکھا تو الٹے پاؤں پیچھے جانے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں اشارہ کیا کہ اپنی جگہ ٹھہرے رہو، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آسمان کی طرف نگاہ کر کے شکر ادا کیا کہ حضور ﷺ مجھے اپنے مصلّٰی پر کھڑے رہنے کا فرما رہے ہیں اور عزت دے رہے ہیں پھر وہ الٹے پاؤں واپس ہوگئے، اور رسول اللہ ﷺ نے آگے بڑھ کر نماز پڑھائی۔ جب آپ نے نماز مکمل کی تو فرمایا: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ جب

يَدَيْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ انْحَرَفَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى النَّاسِ، فَقَالَ: " يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَا لَكُمْ حِينَ نَابَكُمْ فِي صَلَاتِكُمْ شَيْءٌ أَخَذْتُمْ فِي التَّصْفِيحِ، إِنَّمَا التَّصْفِيحُ لِلنِّسَاءِ، وَالتَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ، مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ، فَلْيَقُلْ: سُبْحَانَ اللهِ " (اخرجه البخاری فی الآذان)

میں نے تمہیں کہا تھا کہ اپنی جگہ کھڑے رہو تو تم کیوں کھڑے کیوں نہ رہے؟ انہوں نے کہا: اللہ کو پسند نہیں کہ ابوقحافہ کا بیٹا رسول اللہ ﷺ کے آگے کھڑا رہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے لوگو! تمہارا کیا حال ہے کہ جب نماز میں تمہیں کوئی حاجت پیش آئے تو تم ہاتھوں پر ہاتھ مارنے لگتے ہو؟ (جیسا کہ صحابہ نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو متنبہ کرنے کے لیے ہاتھوں پہ ہاتھ مارے) یہ ہاتھوں پر ہاتھ مارنا عورتوں کے لیے ہے مردوں کے لیے تسبیح کہنا ہے جسے نماز میں کوئی مسئلہ درپیش ہو تو وہ سبحان اللہ کہے۔

شرح: دراصل ابھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نماز شروع ہی کی تھی کہ نبی اکرم ﷺ آ گئے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نماز منقطع کر دی اور نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو نئے سرے سے نماز پڑھائی۔ اس سے مقام صدیق اکبر رضی اللہ عنہ واضح ہے کہ حضور ﷺ کی غیر موجودگی میں انہی کو سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے امام بنایا اور نبی اکرم ﷺ نے انہیں اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ پر ٹھہرے رہو مگر وہ از راہ ادب پیچھے آ گئے۔ معلوم ہوا کہ نبی اکرم ﷺ نے بھی اشارہ دے دیا کہ وہ آپ ﷺ کے جانشین ہونے کی پوری اہلیت رکھتے ہیں۔

بكاءهٗ فی ذكرى الرسول ﷺ

یاد رسول ﷺ میں ان کا رونا

۱۷۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ الدِّمَشْقِيُّ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ أَوْسَطَ الْبَجَلِيَّ وَهُوَ عَلَى مِنْبَرِ
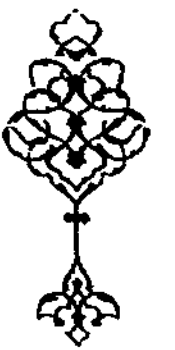
۱۷۳ حضرت اوسط بجلی رضی اللہ عنہ نے شہر حمص کے منبر پر وعظ کہتے ہوئے کہا: میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سنا کہ وہ منبر رسول ﷺ پر فرما رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، اتنا کہنے کے بعد ان پر گریہ

حِنْصَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ يَقُوْلُ وَهُوَ عَلَى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ خَنَقَتْهُ الْعَبْرَةُ ثُمَّ عَادَ فَخَنَقَتْهُ الْعَبْرَةُ ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَامَ الْاَوَّلِ: «سَلُوا اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فَاِنَّهُ مَا اُوْتِيَ عَبْدٌ بَعْدَ يَقِيْنٍ شَيْئًا خَيْرًا مِنَ الْعَافِيَةِ»

(اخرجه الموصلی فی مسنده)

طاری ہو گیا، پھر یہی الفاظ کہے، پھر ان پر گریہ طاری ہو گیا پھر انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو گزشتہ سال یہ کہتے ہوئے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا:

''لوگو! اللہ سے معافی اور عافیت (خیریت) مانگو، کیونکہ کسی بندے کو یقین (ایمان) کے بعد عافیت سے بہتر کوئی چیز نہیں دی گئی ہے۔''

شرح: اوسط بجلی رضی اللہ عنہ کا پورا نام اوسط بن اسماعیل بجلی ہے۔ وہ دمشق کے رہنے والے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یزید بن ابی سفیان کو گورنر شام بنایا تو انہوں نے حضرت اوسط بجلی رضی اللہ عنہ کو شہر حمص کا والی بنایا تو انہوں نے منبر حمص پر یہ حدیث سنائی کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سرکار مدینہ ﷺ کا وقت یاد کر کے بار بار روتے تھے، اور حدیث کے الفاظ ان کے منہ سے نکل نہیں پاتے تھے۔ اس سے ان کی شدید محبت رسول کا پتہ چلتا ہے۔

حضرت اوسط رضی اللہ عنہ نے سن ہجری ۷۹ میں حمص ہی میں وفات پائی۔ (تہذیب التہذیب جلد اول صفحہ ۲۴۳)

حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ مومن کے پاس اللہ کا سب سے بڑا ہتھیار نعمتِ ایمان ہے، ایمان کے بعد سب سے بڑی نعمت عافیت ہے، یعنی مال اولاد اور صحت کی سلامتی اور مصائب و امراض سے محفوظ رہنا ہے تو مومن کو چاہیے کہ اللہ سے عافیت مانگتا رہے، جیسے حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ یوں دعا کرتے تھے: **اللھم انی اسئلك العفو و العافية فی دینی و دنیای و اھلی و مالی۔** اے اللہ میں تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور اپنے دین و دنیا اور اپنے اہل خانہ اور مال میں عافیت کا طلب گار ہوں۔ (ابوداؤد، کتاب الادب حدیث ۵۰۷۴)

فضل سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کونهٗ محدّثا

سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا محدَّث ہونا

۱۷۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

۱۷۴ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول

قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ اَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ اِبْرَاهِیمَ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّهُ کَانَ فِی الْاُمَمِ قَبْلَکُمْ مُحَدَّثُوْنَ، فَاِنْ یَّکُنْ فِیْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ فَهُوَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ»

(اخرجه مسلم فی فضائل الصحابة)

اللہ ﷺ نے فرمایا:

”گزشتہ قوموں میں تم سے قبل ایسے لوگ گزرے ہیں جن سے (اللہ کی طرف سے) کلام کیا جاتا تھا۔ اگر اس امت میں ایسا کوئی شخص ہے تو وہ عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) ہے۔“

شرح: اور یقیناً حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اللہ نے ایسی اصابت رائے عطا فرمائی تھی کہ جو ان کے ذہن میں آئے اسی کے مطابق وحی اتر آتی، گویا ان سے الہام کی صورت میں کلام کیا جاتا تھا۔ قرآن کریم میں متعدد آیات ان کی رائے پر اتری ہیں۔

کونهُ باباً یسدُّ الفتن

حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایسا دروازہ تھے جو فتنوں کو بند رکھے

۱۷۵ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ اَبِیْ رَاشِدٍ، وَسُلَیْمَانُ الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ، عَنْ حُذَیْفَةَ بْنِ الْیَمَانِ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: «مَنْ یُحَدِّثُنَا عَنِ الْفِتْنَةِ» ؟ فَقُلْتُ: اَنَا سَمِعْتُهُ یَقُوْلُ «فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِیْ اَهْلِهِ وَمَالِهِ وَجَارِهِ یُکَفِّرُهَا الصَّلَاةُ، وَالصَّدَقَةُ، وَالصَّوْمُ» فَقَالَ عُمَرُ: «لَسْتُ عَنْ تِلْکَ اَسْاَلُکَ اِنَّمَا اَسْاَلُکَ عَنِ الَّتِیْ تَمُوْجُ مَوْجَ الْبَحْرِ» فَقُلْتُ: اِنَّ مِنْ دُوْنِ ذٰلِکَ بَابًا مُغْلَقًا قَتْلُ رَجُلٍ اَوْ مَوْتُهُ قَالَ

۱۷۵ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: ہمیں فتنہ کے بارے میں حدیث کون بتائے گا؟ میں نے کہا: میں نے سنا ہے کہ آدمی کو اس کے اہل خانہ، اس کے مال اور اس کے پڑوسی کے ذریعے فتنہ پہنچتا ہے تو نماز، صدقہ اور روزہ اس فتنہ کو مٹا دیتا ہے (اس کی برکت سے فتنہ ختم ہو جاتا ہے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: میں نے اس طرح کے فتنہ کے بارے میں سوال نہیں کیا۔ میں تو آپ سے اس فتنہ کے بارے میں پوچھ رہا ہوں جو سمندر کی موج کی طرح پھیل جائے گا۔ میں نے کہا: اس فتنہ کے آگے دروازہ ہے جو بند ہے، چنانچہ ایک شخص کو قتل کیا جائے گا یا وہ فوت ہو گا۔ (تب فتنہ کا دروازہ کھل جائے

«اَيُكْسَرُ ذٰلِكَ الْبَابُ اَوْ يُفْتَحُ» ؟ فَقُلْتُ: لَا بَلْ يُكْسَرُ فَقَالَ عُمَرُ: «ذٰلِكَ اَجْدَرُ اَنْ لَّا يُغْلَقَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ» حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ فَهِبْنَا حُذَيْفَةَ اَنْ نَسْاَلَهُ اَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ اَنَّهُ هُوَ الْبَابُ؟ فَاَمَرْنَا مَسْرُوقًا فَسَاَلَهُ فَقَالَ: نَعَمْ كَمَا تَعْلَمُ اَنَّ دُونَ غَدٍ اللَّيْلَةَ فَذَاكَ اَنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْاَغَالِيطِ

گا) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا یہ دروازہ توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا، میں نے کہا: نہیں، بلکہ اسے توڑا جائے گا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تب یہ دروازہ تا قیامت بند نہیں ہو گا۔ اعمش کہتے ہیں ہم اس بات سے مرعوب ہوئے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھیں کہ کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ جانتے تھے کہ وہ خود ہی وہ دروازہ ہیں؟ تو ہم نے مسروق سے کہا، اس نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ انہوں نے کہا: ہاں وہ اس بات کو یوں جانتے تھے جیسے کوئی یہ جانے کہ آج کی رات کل سے قبل ہے، کیونکہ میں نے ان سے یہ حدیث یوں بیان کی کہ اس میں کوئی غلطی نہ تھی۔

قصرة فی الجنة

جنت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا محل

۱۷۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، يَقُولُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَاَيْتُ فِيهَا قَصْرًا اَوْ دَارًا، فَقُلْتُ: لِمَنْ هٰذَا؟، فَقِيلَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: فَلَوْلَا غَيْرَتُكَ يَا اَبَا حَفْصٍ لَدَخَلْتُهُ "، قَالَ: فَبَكَى عُمَرُ، وَقَالَ: اَيُغَارُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ (اخرجه مسلم فضائل الصحابة)

۱۷۶ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا میں نے وہاں ایک محل یا کہا کہ گھر دیکھا۔ میں نے کہا: یہ کس کا ہے؟ کہا گیا عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کا ہے تو اے ابوحفص اگر تمہاری غیرت کا خیال نہ ہوتا تو میں اس میں داخل ہو جاتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ کیا میں آپ ﷺ پر غیرت کروں گا؟ (کہ آپ ﷺ میرے گھر میں کیوں داخل ہوئے؟)

۱۷۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،

۱۷۷ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ

قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ فِيهَا قَصْرًا، أَوْ دَارًا، فَسَمِعْتُ فِيهَا ضَوْضَاةً، فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا؟ فَقِيلَ لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَرَجَوْتُ أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ، فَقِيلَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: فَلَوْلَا غَيْرَتُكَ يَا أَبَا حَفْصٍ لَدَخَلْتُهُ". قَالَ: فَبَكَى عُمَرُ، وَقَالَ: أَيُغَارُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟

نے فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا میں نے وہاں ایک محل یا کہا کہ گھر دیکھا وہاں میں نے ایک آواز سنی۔ میں نے کہا: یہ کس کا گھر ہے؟ کہا گیا ایک قریشی مرد کا ہے۔ میں نے خواہش کی کہ وہ مرد میں ہوں۔ مجھے کہا گیا وہ عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کا ہے۔ تو اے ابوحفص اگر تمہاری غیرت کا خیال نہ ہوتا تو میں اس میں ضرور داخل ہوتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے، عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ کیا میں آپ پر غیرت کروں گا؟

شرح: اس حدیث کو بخاری نے یوں ذکر کیا ہے کہ آقائے کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے خود کو جنت میں دیکھا۔ وہاں ایک عورت ایک محل کی جانب میں وضو کر رہی تھی۔ میں نے کہا: یہ کس کا محل ہے؟ کہا گیا یہ عمر بن خطاب کا ہے، پھر مجھے تمہاری غیرت یاد آئی اور میں پلٹ آیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ سن کر رونے لگے۔ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ پر میرے ماں باپ قربان کیا آپ ﷺ غیرت پر کی جا سکتی ہے؟ (بخاری کتاب التعبیر حدیث ۷۰۲۳)

یعنی رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جنت میں عظیم محل کی بشارت عطا فرمائی اور نبی کا خواب وحی الٰہی ہے۔

استشهادهٗ فی سبیل الله

راہِ خدا میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت

۱۷۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَبِيحٍ الْخُرَاسَانِيُّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ عَلَى الْمِنْبَرِ: " رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ دِيكًا نَقَرَنِي ثَلَاثَ نَقَرَاتٍ أَوْ نَقَدَنِي ثَلَاثَ نَقَدَاتٍ فَقُلْتُ: أَعْجَمِيٌّ وَإِنِّي قَدْ جَعَلْتُ هٰذَا الْأَمْرَ

۱۷۸ معدان بن ابی طلحہ یعمری کہتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے منبر پر یہ فرمایا:

''میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ایک مرغ نے مجھے تین بار چونچ ماری ہے۔ یا ٹھونگا لگایا ہے۔ میں نے کہا: کوئی عجمی شخص ہے (جو مجھے قتل کرے گا) اور میں نے اپنے بعد خلافت کا معاملہ ان چھ افراد کے سپرد کر دیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب دنیا سے تشریف لے گئے تو ان سے خوش تھے۔

بَعْدِي إِلَى هٰؤُلَاءِ السِّتَّةِ الَّذِينَ قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ عُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَالزُّبَيْرُ، وَطَلْحَةُ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فَمَنِ اسْتُخْلِفَ فَهُوَ الْخَلِيفَةُ " (اخرجه مسلم فی المساجد)

وہ یہ افراد ہیں: عثمان، علی، زبیر، طلحہ، عبدالرحمان بن عوف اور سعد بن ابی وقاص، تو جوان میں سے خلیفہ بنایا جائے وہی خلیفہ ہے۔

شرح: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خواب دیکھا کہ ایک مرغ نے ان کو بار بار چونچ ماری ہے۔ انہوں نے اس کی تعبیر یہ کی تو کوئی عجمی کافر انہیں قتل کرے گا، چنانچہ اسی طرح ہوا ابولؤلو مجوسی نے ان کو دورانِ نماز خنجر کے کئی وار کر کے شدید زخمی کر دیا تو اس کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ چند دن زندہ رہے، اس دوران انہوں نے چھ رکنی مجلس شوریٰ بنائی کہ وہ آپس میں کسی کو خلیفہ بنائیں چنانچہ اس مجلس نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنا دیا۔

عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا راہِ خدا میں خرچ کرنا

۱۷۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ مُنْذُ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِينَ سَنَةً، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: جَاءَ عُمَرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَصَبْتُ مَالًا لَمْ أُصِبْ قَطُّ مِثْلَهُ، تَخَلَّصْتُ مِائَةَ سَهْمٍ الَّتِي بِخَيْبَرَ، وَإِنِّي قَدْ أَرَدْتُ أَنْ أَتَقَرَّبَ بِهَا إِلَى اللهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا عُمَرُ، احْبِسِ الْأَصْلَ، وَسَبِّلِ الثَّمَرَةَ»

(اخرجه البخاری فی الشروط)

۱۷۹ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے ایسا مال ملا ہے کہ اس جیسا مال پہلے کبھی نہ ملا تھا۔ مجھے خیبر سے سو حصے ملے ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ انہیں راہ خدا میں دے کر اللہ کا قرب حاصل کروں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عمر! (اصل (زمین یا باغ) اپنے پاس رکھو اور اس کا نفع صدقہ کر دو۔

شرح: اس باغ سے جو پھل پیدا ہو وہ غرباء کے لیے وقف ہے۔ اصل باغ اپنے پاس رکھو، تا کہ اس کا انتظام بہتر چل سکے۔

ورعهٗ و تواضعهٗ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا زہد اور تواضع

۱۸۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ «كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِذَا صَلَّى صَلَاةً جَلَسَ لِلنَّاسِ فَمَنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ كَلَّمَهُ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لِأَحَدٍ حَاجَةٌ قَامَ فَدَخَلَ» قَالَ: " فَصَلَّى صَلَوَاتٍ لَا يَجْلِسُ لِلنَّاسِ فِيهِنَّ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَحَضَرْتُ الْبَابَ فَقُلْتُ: يَا يَرْفَأُ أَبِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ شَكَاةٌ؟ فَقَالَ: مَا بِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ شَكْوَى فَجَلَسْتُ، فَجَاءَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَجَلَسَ فَخَرَجَ يَرْفَأُ فَقَالَ: قُمْ يَا ابْنَ عَفَّانَ، قُمْ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَدَخَلَ عَلَى عُمَرَ " فَإِذَا بَيْنَ يَدَيْهِ صُبَرٌ مِنْ مَالٍ عَلَى كُلِّ صُبْرَةٍ مِنْهَا كَتِفٌ فَقَالَ عُمَرُ: " إِنِّي نَظَرْتُ فِي أَهْلِ الْمَدِينَةِ فَوَجَدْتُكُمَا مِنْ أَكْثَرِ أَهْلِهَا عَشِيرَةً، فَخُذَا هَذَا الْمَالَ فَاقْتَسِمَاهُ، فَمَا كَانَ مِنْ فَضْلٍ فَرُدَّا، فَأَمَّا عُثْمَانُ فَحَثَا وَأَمَّا أَنَا فَجَثَوْتُ لِرُكْبَتَيَّ، وَقُلْتُ: وَإِنْ كَانَ نُقْصَانًا رَدَدْتَ عَلَيْنَا، فَقَالَ عُمَرُ «شِنْشِنَةٌ مِنْ أَخْشَنَ ـ يَعْنِي حَجَرًا مِنْ جَبَلٍ ـ أَمَا كَانَ هَذَا عِنْدَ اللَّهِ إِذْ

۱۸۰ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جب نماز پڑھا کر فارغ ہوتے تو لوگوں کے درمیان بیٹھ جاتے جسے کوئی حاجت ہوتی وہ آپ سے بات کر لیتا، اگر کسی کو کوئی حاجت نہ ہوتی تو آپ اٹھ کر چلے جاتے، ایک بار آپ نے چند نمازیں پڑھائیں اور ان کے بعد لوگوں کے پاس نہ بیٹھے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں دروازہ پر گیا۔ میں نے (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلام یرفا سے) کہا: اے یرفا! کیا امیر المؤمنین بیمار ہیں؟ اس نے کہا: امیر المؤمنین کو کوئی بیماری نہیں ہے تو میں بیٹھ گیا۔ اتنے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آ گئے۔ وہ بھی بیٹھ گئے۔ تب یرفا نکلا، کہنے لگا اے ابن عفان اے ابن عباس آ جاؤ تو دونوں حضرت عمر کے پاس داخل ہوئے آپ کے سامنے مال کے چند ڈھیر پڑے تھے ہر ڈھیر پر پردہ ڈالا ہوا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے تمام اہل مدینہ پر نظر ڈالی ہے میں نے دیکھا کہ تم دونوں کے خاندان کے افراد یہاں سب سے زیادہ ہیں تو تم اس مال کو اٹھا لو اور لوگوں میں تقسیم کر دو جو بچ جائے وہ واپس لے آؤ۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دونوں ہاتھوں سے اٹھایا اور میں گھٹنوں کے بل جھک گیا اور میں نے کہا: اگر مال کم پڑا تو کیا آپ ہمیں مزید دیں

مُحَمَّدٌ وَاَصْحَابُهٗ يَاْكُلُوْنَ الْقِدَّ» فَقُلْتُ: بَلٰى وَاللّٰهِ لَقَدْ كَانَ هٰذَا عِنْدَ اللّٰهِ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ، وَلَوْ عَلَيْهِ فُتِحَ لَصَنَعَ فِيْهِ غَيْرَ الَّذِيْ تَصْنَعُ، قَالَ: فَغَضِبَ عُمَرُ وَقَالَ: «اَوْ صَنَعَ مَاذَا؟» قُلْتُ: إِذًا لَاَكَلَ وَاَطْعَمَنَا، قَالَ: فَنَشَجَ عُمَرُ حَتّٰى اخْتَلَفَتْ اَضْلَاعُهٗ، ثُمَّ قَالَ «وَدِدْتُ اَنِّيْ خَرَجْتُ مِنْهَا كَفَافًا فَلَا لِيَ وَلَا عَلَيَّ» (اخرجه البزار فی المعجر الزخار)

گے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم پہاڑ کا پتھر ہو۔ (یہ تعریفی جملہ ہے) کیا ایسا نہیں ہے کہ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی معمولی قسم کا کھانا کھاتے تھے کیا اللہ کے ہاں اس کا اجر نہیں؟ میں نے کہا: ہاں اس کا اللہ کے ہاں اجر ہے، اگر آپ پر یہ مالی فتوحات ہوتیں تو آپ وہ نہ کرتے جو اے عمر تم کر رہے ہو، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو غصہ آیا، کہنے لگے: آپ کیا کرتے (جو میں نہیں کرتا؟) میں نے کہا: آپ اس میں سے خود (بقدر حاجت) کھاتے اور ہمیں کھلاتے یہ سن کر عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس قدر روئے کہ ان کے پہلو ہلنے لگے، پھر انہوں نے کہا: میری تو یہ تمنا ہے کہ دنیا سے یوں جاؤں کہ معاملہ برابر ہو جائے نہ مجھ پر بوجھ ہو نہ بڑا درجہ ہو۔

شرح: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سرکاری خزانہ کی تقسیم میں اس قدر محتاط تھے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کو بھی شکایت محسوس ہوئی اور انہوں نے ان سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس مال کے بارے میں اس قدر سختی نہ کرتے تھے جس قدر آپ کرتے ہیں۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر شدید گریہ طاری ہو گیا اور کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو رسول خدا ہیں جبکہ میری حالت یہ ہے کہ اگر میرا معاملہ برابر برابر ہو گیا تو بھی بڑی کامیابی ہے۔

فضل عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

فضیلتِ حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ

١٨١ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِيْ سَهْلَةَ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ

١٨١ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ میرے پاس میرے صحابہ (رضی اللہ عنہم) میں سے کوئی اس وقت موجود ہو، ہم نے عرض کیا: کیا ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بلائیں؟

يَوْمٍ «وَدِدْتُ اَنَّ عِنْدِي رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِي» فَقُلْتُ: اَلَا نَدْعُو لَكَ اَبَا بَكْرٍ؟ قَالَ «لَا» ثُمَّ قَالَ «وَدِدْتُ اَنَّ عِنْدِي رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِي» فَقُلْتُ اَلَا نَدْعُوْ لَكَ عُمَرَ؟ قَالَ «لَا» ثُمَّ قَالَ «وَدِدْتُ اَنَّ عِنْدِي رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِي» فَقُلْتُ: اَلَا نَدْعُوْ لَكَ ابْنَ عَمِّكَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ؟ قَالَ: «لَا» ثُمَّ قَالَ: «وَدِدْتُ اَنَّ عِنْدِيْ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِيْ» فَقُلْتُ: اَلَا نَدْعُوْ طَالِبٍ؟ قَالَ: «لَا» ثُمَّ قَالَ: «وَدِدْتُ اَنَّ عِنْدِيْ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِيْ» فَقُلْتُ: اَلَا نَدْعُوْ لَكَ عُثْمَانَ؟ فَسَكَتَ، قَالَتْ: فَاَمَرْتُ بِهٖ فَدُعِيَ فَلَمَّا جَاءَهُ خَلَا بِهٖ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَهُ وَوَجْهُ عُثْمَانَ يَتَلَوَّنُ قَالَ سُفْيَانُ: وَحَدَّثُوْنِيْ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ اَبِيْ سَهْلَةَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ: فَلَمْ اَحْفَظْ مِنْ قَوْلِهٖ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ «وَاِنْ سَاَلُوْكَ اَنْ تَنْخَلِعَ مِنْ قَمِيْصٍ قَمَّصَكَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَلَا تَفْعَلْ»

(اخرجه الموصلی فی مسندہ)

آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ میں نے کہا: کیا ہم عمر رضی اللہ عنہ کو بلائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ میں نے کہا: کیا ہم آپ ﷺ کے چچا زاد بھائی علی رضی اللہ عنہ کو بلائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ میرے صحابہ میں سے کوئی شخص میرے پاس ہو، میں نے عرض کیا: کیا ہم عثمان رضی اللہ عنہ کو بلائیں؟ تو آپ ﷺ خاموش ہو گئے۔ کہتی ہیں میں نے ان کے بلائے جانے کا کہا: تو ان کو بلایا گیا۔ جب وہ آئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے تنہائی میں گفتگو فرمائی، دوران گفتگو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا چہرہ بدلنے لگا۔ اس حدیث کی دوسری سند میں یہ ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں: مجھے آپ ﷺ کی گفتگو میں سے صرف یہ حصہ یاد ہے کہ آپ نے (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے) فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں قمیص پہنائے گا تو کچھ لوگ تم سے اسے چھیننا چاہیں گے مگر تم اسے مت اتارنا۔

شرح: اس سے رسول اللہ ﷺ کا علم غیب معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے بتایا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ خلیفہ بنیں گے، پھر حالات خراب ہوں گے لوگ ان سے خلافت چھیننے کی کوشش کریں گے، مگر ان کا مطالبہ نہ مانا جائے یہ میرے آقا ﷺ کا علم غیب ہے جو عظیم الشان دلیل نبوت ہے۔

اور اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے لیے شدت سے انتظار کرنا ان سے ملنے کا اشتیاق

فرمانا اور ان سے راز کی باتیں کرنا، عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی عظیم فضیلت کا اظہار کرتا ہے۔

فضل سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

إما ترضیٰ ان تکون منی بمنزلة هارون من موسیٰ

اے علی رضی اللہ عنہ تم میرے ساتھ ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ حضرت ہارون علیہ السلام

۱۸۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ: بَلَغَنِيْ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ الْحَدِيثُ ثُمَّ لَقِيْتُ سَعْدًا فَحَدَّثَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ «اَمَا تَرْضَى اَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى» (اخرجه الموصلی فی مسنده)

۱۸۲ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے یہ حدیث حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی طرف سے ملی تھی۔ میں خود حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے ملا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اے علی کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم میرے لیے ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کے لیے ہارون علیہ السلام تھے؟''

شرح: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوۂ تبوک کے لیے جانے لگے تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو اپنی جگہ مدینہ طیبہ میں بطور نائب چھوڑا۔ وہ رو دیے کہ میرے جیسا مجاہد گھر میں بیٹھا رہے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی تسلی کے لیے فرمایا کہ جیسے موسیٰ علیہ السلام نے طور پر جاتے ہوئے اپنے بھائی کو اپنی جگہ چھوڑا تھا میں تم کو اپنی جگہ چھوڑ کر تبوک جا رہا ہوں تم اس وقت میرے ساتھ ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہارون علیہ السلام۔ وہ بھی بھائی تھے ہم بھی بھائی ہیں۔

لا یحب علیاً الا مؤمن و لا یبغضه الا منافق

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مومن ہی محبت رکھتا اور منافق ہی بغض رکھتا ہے

۱۸۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسٰى، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ

۱۸۳ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے یہ عہد فرمایا تھا کہ اے علی! تجھ سے وہی محبت رکھے گا جو مومن ہو، اور وہی بغض رکھے گا جو منافق ہو۔

طَالِبٍ «لَقَدْ عَهِدَ اِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاُمِّيُّ اِنَّهُ لَا يُحِبُّكَ اِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يَبْغَضُكَ اِلَّا مُنَافِقٌ» (اخرجہ ابن ابی شیبہ)

شرح: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی سیرت مبارکہ ایسی ہے کہ کئی لوگ آپ رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتے تھے اور اب بھی رکھتے ہیں۔ انہی کو خوارج کہا جاتا ہے وہ آپ رضی اللہ عنہ کی شان میں بے ادبی کا پہلو نکالتے رہتے ہیں ایسے لوگ منافق ہیں، ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ سے محبت رکھی جائے کیونکہ آپ رضی اللہ عنہ داماد رسول ﷺ ہیں اور محبت رسول ﷺ ہی اصل ایمان ہے۔

حكمة سيدنا علی بن ابی طالب رضی الله عنه

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ کی دانائی

۱۸۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَجْلَحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُجَيَّةَ الْكِنْدِيُّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ، قَالَ: اُتِيَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ بِالْيَمَنِ، فِي ثَلَاثَةِ نَفَرٍ وَقَعُوا عَلَى جَارِيَةٍ لَهُمْ فِي طُهْرٍ وَاحِدٍ، فَجَائَتْ بِوَلَدٍ، فَقَالَ عَلِيٌّ لِاثْنَيْنِ مِنْهُمْ: اَتَطِيبَانِ بِهِ نَفْسًا لِصَاحِبِكُمَا؟ قَالَا: لَا، ثُمَّ قَالَ لِلْآخَرَيْنِ: اَتَطِيبَانِ بِهِ نَفْسًا لِصَاحِبِكُمَا؟ قَالَا: لَا، ثُمَّ قَالَ لِآخَرَيْنِ: اَتَطِيبَانِ بِهِ نَفْسًا لِصَاحِبِكُمَا؟ قَالَا: لَا، فَقَالَ عَلِيٌّ: اَنْتُمْ شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُونَ، اِنِّي مُقْرِعٌ بَيْنَكُمْ، فَاَيُّكُمْ اَصَابَتْهُ الْقُرْعَةُ اَلْزَمْتُهُ الْوَلَدَ، وَاَغْرَمْتُهُ ثُلُثَيْ قِيمَةِ الْجَارِيَةِ

۱۸۴ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں یمن میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس تین آدمیوں کا مقدمہ لایا گیا جنہوں نے ایک طہر میں ایک لونڈی سے مباشرت کی تھی۔ (وہ اہل اسلام میں سے نہ تھے) اس لونڈی نے بچہ جنا (اب ان میں سے ہر کوئی اس بچے کو حاصل کرنا چاہتا تھا) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان میں سے دو سے فرمایا کیا تم یہ بچہ خوشی سے تیسرے آدمی کو دینا چاہو گے؟ انہوں نے کہا: نہیں، پھر آپ نے دو اور سے کہا کیا تم تیسرے کو بچہ سپرد کر سکتے ہو؟ انہوں نے کہا: نہیں، پھر دو اور سے یہی بات کہی انہوں نے بھی انکار کیا۔ تب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: تم جھگڑالو شرکاء ہو۔ میں تمہارے درمیان قرعہ ڈالتا ہوں جس کے نام قرع نکلے وہ اپنے دونوں ساتھیوں کو لونڈی کی قیمت سے دو تہائی دے دے (اور لونڈی اس کی ہو جائے گی اور بچہ بھی اسی کا

لِصَاحِبَيْهِ، فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلٰى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: «مَا أَعْلَمُ فِيهَا إِلَّا مَا قَالَ عَلِيٌّ»

(اخرجه ابو داؤد فی الطلاق)

ہوگا) جب ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو یہ ماجرا آپ ﷺ سے عرض کیا: آپ ﷺ نے فرمایا: میں بھی وہ سمجھتا ہوں جو علی رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کیا ہے۔

۱۸۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ ذُرَيْحٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِمِثْلِهِ (ایضاً)

۱۸۵ یہی حدیث حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے دوسری سند کے ساتھ مروی ہے۔

فضل سيدة النساء فاطمة الزهراء رضی الله عنها

حضرت سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کی فضیلت

۱۸۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: أَرَدْتُ أَنْ أَخْطُبَ إِلٰى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَتَهُ ثُمَّ ذَكَرْتُ أَنَّهُ لَا شَيْءَ لِي ثُمَّ ذَكَرْتُ عَائِدَتَهُ وَفَضْلَهُ فَخَطَبْتُهَا فَقَالَ لِي: «هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ تُعْطِيهَا إِيَّاهُ؟» قُلْتُ: لَا، قَالَ «فَأَيْنَ دِرْعُكَ الْحُطَمِيَّةُ الَّتِي أَعْطَيْتُكَهَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا؟» قُلْتُ: هِيَ عِنْدِي، قَالَ «فَأْتِنِي بِهَا» قَالَ: فَجِئْتُ بِهَا فَأَعْطَيْتُهُ إِيَّاهَا فَزَوَّجَنِيهَا فَلَمَّا أَدْخَلَهَا عَلَيَّ قَالَ: «لَا تُحْدِثَا

۱۸۶ ابن نجیح کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ کہتے تھے: میں نے چاہا کہ رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ کی صاحبزادی کا رشتہ مانگوں، پھر میں نے سوچا کہ میرے پاس تو کوئی مال نہیں ہے، پھر میں نے آپ ﷺ کے دریائے جود و کرم کا خیال کیا تو میں نے رشتہ مانگ لیا، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس اپنی بیوی کو (حق مہر اور خرچہ وغیرہ) دینے کے لیے کچھ مال ہے؟ میں نے کہا: نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: وہ حطمی درع (زرہ) کہاں ہے جو میں نے تمہیں فلاں موقع پر دی تھی؟ میں نے کہا: وہ میرے پاس ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ میرے پاس لاؤ، میں اسے لے کر حاضر ہوا، وہ میں نے

شَيْئًا حَتّٰى آتِيَكُمَا » فَجَاءَنَا وَعَلَيْنَا كِسَاءٌ أَوْ قَطِيفَةٌ، فَلَمَّا رَأَيْنَاهُ تَخَشْخَشْنَا فَقَالَ: «مَكَانَكُمَا » فَدَعَا بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ فَدَعَا فِيهِ ثُمَّ رَشَّهُ عَلَيْنَا فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهِيَ أَحَبُّ إِلَيْكَ أَمْ أَنَا؟ قَالَ: « هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْكَ، وَأَنْتَ أَعَزُّ عَلَيَّ مِنْهَا » قَالَ أَبُو عَلِيِّ بْنُ الصَّوَّافِ وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عَلَى مِنْبَرِ الْكُوفَةِ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ (رواہ البیہقی فی الصداق)
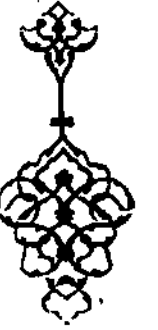
آپ ﷺ کو پیش کر دی، آپ ﷺ نے اس کے عوض میرا نکاح اپنی صاحبزادی سے کر دیا، جب آپ ﷺ اسے میرے پاس لائے تو فرمایا: جب تک میں تمہارے پاس نہ آؤں تم کوئی بات چیت نہ کرنا، آپ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے ہم پر ایک چادر تھی، جب آپ ﷺ آئے تو ہم اپنی جگہ سے جدا ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی جگہ رہو، پھر آپ ﷺ نے پانی والا برتن منگوایا اس پر آپ ﷺ نے دعا فرمائی پھر وہ پانی ہم پر چھڑکا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! کیا میں آپ ﷺ کو زیادہ محبوب ہوں یا یہ (فاطمہ)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ مجھے محبوب تر ہے اور تم مجھے عزیز تر ہو۔ ابو نجیح نے کہا: یہ بات حضرت علی رضی اللہ عنہ نے منبر کوفہ پر ارشاد فرمائی۔

فضل سيدنا الحسن بن على سبط الرسول ﷺ

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی فضیلت

۱۸۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ أَبُو مُوسٰى، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ، يَقُولُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ مَعَهُ إِلٰى جَنْبِهِ، وَهُوَ يَلْتَفِتُ إِلَى النَّاسِ مَرَّةً وَإِلَيْهِ مَرَّةً، وَهُوَ يَقُولُ: «إِنَّ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ»

(اخرجه ابن حبان فی صحيحه)

۱۸۷ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر دیکھا۔ آپ ﷺ کے پہلو میں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ آپ ﷺ ایک نظر لوگوں کو دیکھتے اور ایک نظر اپنے نواسہ کو، پھر فرمایا: یہ میرا بیٹا سیّد ہے اور یقیناً اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو عظیم گروہوں کے درمیان صلح کروائے گا۔

۱۸۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ، قَالَ: مَشَيْتُ مَعَ أَبِي جُحَيْفَةَ إِلَى الْجُمُعَةِ، فَقُلْتُ لَهُ: " هَلْ رَأَيْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشْبِهُهُ "
(اخرجه البخاری فی المناقب)

۱۸۸ ابن ابی خالد کہتے ہیں میں ابو جحیفہ کے ساتھ نماز جمعہ کی طرف گیا۔ میں نے ان سے کہا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا؟ انہوں نے کہا: ہاں دیکھا تھا اور امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے بہت مشابہت رکھتے ہیں۔
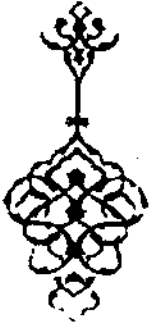
فضل قریش
قبیلہ قریش کی فضیلت

۱۸۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هٰذَا الشَّأْنِ، مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِّمُسْلِمِهِمْ، وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ» (متفق علیہ)

۱۸۹ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ اس معاملہ (حکومت) میں قریش کے تابع ہیں۔ مسلمان ان کے مسلمانوں کے تابع ہیں اور کفار ان کے کفار کے (یعنی جاہلیت میں بھی قریش سارے عرب کے رئیس تھے اور اسلام میں بھی قریش ہی حاکم ہیں اسی لیے فرمایا گیا الائمۃ من قریش)

۱۹۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تَجِدُونَ النَّاسَ مَعَادِنَ، فَخِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقُهُوا»
(ایضاً)

۱۹۰ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم کچھ لوگوں کو (بھلائی کی) کان کی طرح پاؤ گے جو جاہلیت میں لوگوں میں ممتاز تھے، وہ اسلام میں بھی ممتاز ہیں جب ان کو دین کی سمجھ حاصل ہو جائے۔

۱۹۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي طُعْمَةُ بْنُ عَمْرٍو الْجَعْفَرِيُّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ (ایضاً)

۱۹۱ یہی حدیث دوسری سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

شرح: یعنی بعض لوگ اللہ کی طرف سے اچھی قسمت لے کر پیدا ہوتے ہیں جیسے کئی لوگ جاہلیت میں بھی ممتاز تھے پھر اسلام لا کر بھی ممتاز ٹھہرے جیسے خلفاء راشدین اور دیگر جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

۱۹۲ وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ، قَالَ أَحَدُهُمَا: صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ، وَقَالَ الْآخَرُ: نِسَاءُ قُرَيْشٍ أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ"

۱۹۲ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو عورتیں اونٹوں پر سوار ہوئی ہیں، ان میں سب سے بہتر قریش کی عورتیں ہیں، جو اولاد کی صغرسنی میں ان پر بے حد شفیق ہوتی ہیں اور شوہر کے مال کی سب سے بہتر حفاظت کرتی ہیں۔

۱۹۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: ثنا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۹۳ اس حدیث کی ایک سند بھی امام حمیدی نے ذکر کی ہے۔

فضل بعض من قبائل العرب

بعض قبائل عرب کی فضیلت

۱۹۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

۱۹۴ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلم، غفار، جہینہ اور مزینہ قبائل ان قبائل سے بہتر ہیں اسد و غطفان جو باہم حلیف ہیں اور بنو تمیم، بنو

وَسَلَّمَ: «وَاللهِ لَاَسْلَمُ، وَغِفَارٌ، وَجُهَيْنَةُ، وَمُزَيْنَةُ، خَيْرٌ مِنَ الْحَلِيفَيْنِ اَسَدٍ، وَغَطَفَانَ، وَمِنْ بَنِي تَمِيمٍ، وَمِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ، يَمُدُّ بِهَا صَوْتَهُ» (أيضاً)

عامر بن صعصعہ نبی ﷺ آواز کو لمبا کر کے فرماتے تھے۔

فضل اهل اليمن

اہل یمن کی فضیلت

١٩٥ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَتَاكُمْ اَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ اَلْيَنُ قُلُوبًا، وَاَرَقُّ اَفْئِدَةً الْاِيمَانُ يَمَانٍ، وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ، وَالْجَفَاءُ وَالْقَسْوَةُ وَغِلَظُ الْقُلُوبِ فِي الْفَدَّادِينَ اَهْلِ الْوَبَرِ، عِنْدَ اُصُولِ اَذْنَابِ الْاِبِلِ مِنْ رَبِيعَةَ، وَمُضَرَ» قَالَ سُفْيَانُ: وَاِنَّمَا يَعْنِي قَوْلَهُ: «اَتَاكُمْ اَهْلُ الْيَمَنِ اَهْلُ تِهَامَةَ، لِاَنَّ مَكَّةَ يَمَنٌ، وَهِيَ تِهَامِيَّةٌ، وَهُوَ قَوْلُهُ الْاِيمَانُ يَمَانٍ، وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ» (ایضاً)

١٩٥ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس اہل یمن آئے ہیں۔ جن کے دل سب سے نرم ہیں اور ان کی طبائع میں بہت گداز ہے۔ ایمان یمانی ہے اور حکمت یمانی، جبکہ ظلم، سخت دلی اور درشتگی چند قبائل میں ہے یعنی بنو ربیعہ اور بنو مضر جو متکبر دیہاتی ہیں اونٹوں کے کانوں کے نیچے رہتے ہیں۔

شرح: یمانی کا معنیٰ برکت والی چیز ہے، اور یَمن کا لفظ بھی یُمن سے نکلا ہے جس کا معنیٰ برکت ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اہل یمن ربیعہ ومضر سے بڑھ کر نرم دل اور برکت والے ہیں اور قریش بھی بنی مضر سے ہیں۔

١٩٦ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي

١٩٦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے

هُرَيْرَةَ، قَالَ: جَاءَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو الدَّوْسِيُّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ دَوْسًا قَدْ عَصَتْ وَأَبَتْ فَادْعُ اللهَ عَلَيْهَا، فَاسْتَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَهُ، فَقَالَ النَّاسُ هَلَكَتْ دَوْسٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَائْتِ بِهِمْ، مَرَّتَيْنِ» (ایضاً)

پاس حاضر ہوئے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ قبیلہ بنودوس نے نافرمانی کی ہے اور ایمان سے انکار کیا ہے۔ آپ ان کی ہلاکت کی دعا فرمائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے قبلہ کی طرف رخ کرلیا اور ہاتھ اٹھا لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: بنودوس ہلاک ہوگئے (کیونکہ ابھی آپ ان کی ہلاکت کی دعا کرنے والے ہیں) تو نبی ﷺ نے کہا: اے اللہ بنودوس کو ہدایت عطا فرما اور ان کو (میرے پاس) لا۔ یہ آپ نے دوبارہ دعا کی۔

شرح: چنانچہ معاہدہ حدیبیہ کے بعد دوسی لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ جن میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بھی تھے جن کے ذریعے احادیث نبویہ کا سب سے بڑا ذخیرہ امت کو حاصل ہوا۔

۱۹۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِيْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ أَهْدَى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةً، فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا فَلَمْ يَرْضَ، ثُمَّ أَعْطَاهُ ثَلَاثًا، فَلَمْ يَرْضَ، ثُمَّ أَعْطَاهُ ثَلَاثًا، فَرَضِيَ بِالتِّسْعِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أَتَّهِبَ هِبَةً إِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ، أَوْ أَنْصَارِيٍّ، أَوْ ثَقَفِيٍّ، أَوْ دَوْسِيٍّ» قَالَ سُفْيَانُ: وَقَالَ غَيْرُ ابْنِ عَجْلَانَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: لَمَّا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْقَوْلَ الْتَفَتَ،

۱۹۷ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو ایک دیہاتی شخص نے ہدیہ میں اونٹنی دی۔ آپ ﷺ نے اسے تین اونٹنیاں دیں مگر وہ راضی نہ ہوا آپ ﷺ نے اسے تین مزید دیں وہ راضی نہ ہوا تو آپ ﷺ نے اسے مزید تین اونٹنیاں دیں تو وہ نوں اونٹنیوں پر راضی ہوا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے ارادہ کرلیا ہے کہ صرف کسی قریشی، انصاری ثقفی یا دوسی ہی سے ہدیہ لوں گا۔

ابن عجلان کے علاوہ دوسرے راویوں نے یوں روایت کیا ہے کہ (پہلے آپ ﷺ نے دوسی کا لفظ نہیں کہا تھا۔) پھر آپ نے توجہ کی تو مجھے دیکھا تب فرمایا: ''یا دوسی (شخص سے)۔''

فَرَآنِي فَاسْتَحْيَى، فَقَالَ: «أَوْ دَوْسِيٍّ»

(اخرجه ابن حبان فی صحیحه)

١٩٨ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو، وَابْنُ طَاوُسٍ، أَنَّ أَعْرَابِيًّا وَهَبَ هِبَةً لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَثَابَهُ، فَلَمْ يَرْضَ، ثُمَّ أَثَابَهُ، فَلَمْ يَرْضَ، ثُمَّ أَثَابَهُ فَرَضِيَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أَتَّهِبَ هِبَةً إِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ، أَوْ أَنْصَارِيٍّ، أَوْ ثَقَفِيٍّ» (ایضاً)

١٩٨ یہی حدیث ایک اور سند کے ساتھ مروی ہے۔

شرح: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ان قبائل کی حوصلہ افزائی کے لیے فرمائی۔

١٩٩ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّ أَصْدَقَ بَيْتٍ قَالَهُ الشَّاعِرُ:

أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلُ
وَ كَادَ ابْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسْلِمَ"

(متفق علیه)

١٩٩ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے سچا شعر جو کسی شاعر نے کہا ہے یہ ہے:

إِلَا كُلَّ شَيْءٍ مَا سِوَى اللّٰهِ بَاطِلٌ
وَ كَادَ أُمَيَّةُ بْنُ الصَّلْتِ أَنْ يُسْلِمَ

''سن لو اللہ کے سوا ہر چیز باطل ہے اور قریب تھا کہ امیہ بن صلت اسلام لے آتا۔''

شرح: یہ شعر لبید بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کا ہے۔ وہ اپنے قبیلہ کے ساتھ حاضر دربار رسالت مآب ﷺ ہوئے اور اسلام لائے۔ وہ عظیم عربی شعراء میں سے ہیں جبکہ امیہ بن صلت بھی عظیم شاعر تھا۔ اس نے بھی رسول اللہ ﷺ کا زمانہ پایا مگر اسلام نہ لایا۔

٢٠٠ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ،

٢٠٠ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دن کے کسی حصہ میں باہر نکلا آپ مجھ سے کلام نہیں

عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةٍ مِنَ النَّهَارِ لَا يُكَلِّمُنِي وَلَا أُكَلِّمُهُ، حَتَّى أَتَى سُوقَ قَيْنُقَاعٍ، ثُمَّ انْصَرَفَ حَتَّى أَتَى فِنَاءَ عَائِشَةَ، فَجَلَسَ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: «أَثَمَّ أُثَمَّ، يَعْنِي حَسَنًا» فَظَنَنْتُ أَنَّهُ إِنَّمَا تَحْبِسُهُ أُمُّهُ لِأَنْ تَغْسِلَهُ وَتُلْبِسَهُ سِخَابًا، فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ جَاءَ يَسْعَى حَتَّى اعْتَنَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ» (متفق علیه)

فرمارہے تھے نہ میں کچھ عرض کر رہا تھا۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ قینقاع کے بازار میں گئے وہاں سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے صحن میں پہنچے۔ وہاں آپ ﷺ تشریف فرما ہوئے اور فرمایا: کیا یہاں وہ (بالکا) ہے کیا یہاں وہ (بالکا) ہے۔ یعنی حسن بن علی۔ مین نے گمان کیا کہ اس کی والدہ نے اسے روکا ہوگا تا کہ اسے غسل دے اور عمدہ لباس پہنائے۔ چنانچہ تھوڑی دیر نہ گزری کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ دوڑتے ہوئے آگئے تو دونوں ایک دوسرے سے بغل گیر ہو گئے۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ۔ اے اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما اور جو اس سے محبت رکھے تو اسے بھی محبت فرما۔

زهدُ اهل بيت الرسول ﷺ

اہل بیت رسول ﷺ کا زہد

٢٠١ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ أَنَّهُ سَمِعَ مُجَاهِدًا يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي لَيْلٰى يُحَدِّثُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «تَسْأَلُهُ خَادِمًا» فَقَالَ: «أَلَا أُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ خَيْرٌ لَكِ

٢٠١ عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئیں تا کہ آپ ﷺ سے ایک خادم کا سوال کریں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اے فاطمہ کیا میں تجھے وہ چیز نہ بتاؤں جو تیرے لیے خادم سے بہتر ہے؟ تم سوتے ہوئے تینتیس بار سبحان اللہ، تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہا کرو۔''

مِنْهُ؟ تُسَبِّحِيْنَ اللهَ عِنْدَ مَنَامِكِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ، وَتَحْمَدِيْنَ اللهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ، وَتُكَبِّرِيْنَ اللهَ اَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ » ثُمَّ قَالَ سُفْيَانُ: اِحْدَاهُنَّ اَرْبَعٌ وَثَلَاثُوْنَ، قَالَ عَلِيٌّ فَمَا تَرَكْتُهَا مُنْذُ بَعْدُ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا لَهُ: وَلَا لَيْلَةَ صِفِّيْنَ، قَالَ: «وَلَا لَيْلَةَ صِفِّيْنَ» (اخرجه احمد)

حضرت علی ؓ فرماتے ہیں: جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے میں نے اسے کبھی نہیں چھوڑا، لوگوں نے کہا: کیا آپ نے صفین والی رات بھی نہ چھوڑا؟ فرمایا: ہاں صفین والی رات بھی نہ چھوڑا۔

شرح: معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیٹی کو مال دنیا میں سے ایک غلام دینا بھی پسند نہ فرمایا کیونکہ جس طرح آپ خود اپنے لیے مال دنیا پسند نہیں فرماتے تھے اپنی اولاد کے لیے بھی اسے ناپسند رکھتے تھے، تو کیسے ممکن ہے کہ آپ نے اپنی بیٹی کو باغ فدک کے نام سے ایک عظیم جائیداد دے دی ہو؟ یقیناً یہ ایک جھوٹا فسانہ ہے جو اہل تشیع نے گھڑا ہے۔ اگر کہا جائے وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّهٗ (سورہ بنی اسرائیل، آیت: ۲۶) کے تحت امام سیوطی نے در منثور میں ابویعلیٰ کے حوالے سے حدیث نقل کی ہے کہ جب یہ آیت اتری تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ ؓ کو بلا کر ان کو فدک دے دیا تو ہم کہتے ہیں یہ روایت موضوعہ ہے اس کا راوی عطیہ عوفی کٹر شیعہ ہے جو روایات گھڑ کر صحابہ کرام ؓ کی طرف منسوب کر دیتا تھا۔ اس کی تحقیق تہذیب التہذیب لابن حجر اور میزان الاعتدال للذہبی میں دیکھیں۔

۲۰۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: " اَنَّ فَاطِمَةَ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْاَلُهٗ خَادِمًا فَقَالَ: «لَا اُعْطِيْكِ خَادِمًا، وَاَدَعُ اَهْلَ الصُّفَّةِ تُطْوٰى بُطُوْنُهُمْ مِنَ الْجُوْعِ، اَلَا اُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ خَيْرٌ لَكِ مِنْهُ » ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللهِ الْاَوَّلِ اِلٰى آخِرِهٖ (ایضاً)

۲۰۲ حضرت علی المرتضیٰ ؓ کہتے ہیں کہ فاطمۃ الزہرا ؓ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تا کہ ایک خادم کا سوال کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں ایسا نہیں کروں گا کہ تمہیں خادم دوں اور اہل صفہ کی یہ حالت ہو کہ بھوک سے ان کے پیٹ دوہرے ہوتے ہیں۔ کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز کی خبر نہ دوں؟ تم سونے سے قبل تینتیس بار سبحان اللہ تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہا کرو۔

۲۰۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَمَّنْ حَدَّثَهُ قَالَ: فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُتْبَةَ: وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ قَالَ: وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ ذَكَرْتُهَا مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ (ایضاً)

۲۰۳ یہی حدیث دوسری سند کے ساتھ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

فضل سعد بن ابی الوقاص رضی الله عنه

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی فضیلت

۲۰۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، أَخْبَرَنِيْ عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ. قَالَ: مَرِضْتُ بِمَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ مَرَضًا أَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَأَتَانِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّ لِيْ مَالًا كَثِيرًا، وَلَيْسَ يَرِثُنِيْ إِلَّا ابْنَتِي أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِيْ؟ قَالَ «لَا» قُلْتُ: فَالشَّطْرُ قَالَ: «لَا» قُلْتُ: فَبِالثُّلُثِ قَالَ: «الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ إِنْ تَتْرُكْ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَتْرُكَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ، وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً إِلَّا أُجِرْتَ عَلَيْهَا حَتَّى اللُّقْمَةُ تَرْفَعُهَا إِلَى فِيْ امْرَأَتِكَ» فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ أُخَلَّفُ عَلَى هِجْرَتِيْ فَقَالَ «إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ بَعْدِي فَتَعْمَلَ عَمَلًا تُرِيْدُ بِهِ وَجْهَ اللهِ إِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ رِفْعَةً وَدَرَجَةً وَلَعَلَّكَ إِنْ تُخَلَّفَ بَعْدِي حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرُّ بِكَ

۲۰۴ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں مکہ میں فتح مکہ والے سال میں بیمار پڑا حتیٰ کہ مجھے موت نظر آنے لگی، رسول اللہ ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ﷺ میرے پاس بہت سا مال ہے اور میری بیٹی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں۔ تو کیا میں اپنے مال کے دو تہائی حصے صدقہ کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، میں نے عرض کیا: کیا آدھا مال؟ فرمایا: نہیں، میں نے عرض کیا: تو ایک تہائی حصہ؟ فرمایا: ہاں تہائی ٹھیک ہے اور تہائی بہت ہے۔ اگر تم اپنے وارثوں کو مال دار چھوڑ کر جاؤ تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تم انہیں تنگ دست چھوڑو اور وہ لوگوں سے مانگیں، اور تم جو بھی خرچہ کرتے ہو اس کا اجر تمہیں ضرور ملتا ہے حتیٰ کہ تم اپنی بیوی کے منہ میں جو لقمہ ڈالتے ہو اس پر بھی تم اجر پاتے ہو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا میں ہجرت سے رہ جاؤں گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد تم جتنا عرصہ دنیا میں رہو گے اور اللہ کی رضا کے لیے عمل کرتے رہو گے اس سے تمہارے درجات بڑھتے رہیں گے، اور مجھے امید ہے کہ تم میرے بعد زندہ رہو

آخَرُونَ، اللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِیْ هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰی اَعْقَابِهِمْ» وَلٰكِنَّ الْبَائِسُ سَعْدُ ابْنُ خَوْلَةَ یَرْثِیْ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ قَالَ سُفْیَانُ وَسَعْدُ ابْنُ خَوْلَةَ رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ عَامِرِ بْنِ لُؤَیٍّ.

(اخرجه البخاری فی الفرائض)

گے، حتیٰ کہ کئی لوگوں کو تم سے نفع ملے گا اور کئی کو نقصان۔ اے اللہ میرے صحابہ کی ہجرت کو پورا فرما اور انہیں اپنی ایڑیوں کے بل لوٹ جانے والے نہ بنا، مگر حضرت سعد بن خولہ کے لیے رسول اللہ ﷺ افسوس کرتے تھے کہ بے چارہ مکہ میں فوت ہو گیا۔ حضرت سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ بنی عامر بن لوئی سے تھے۔

شرح: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ جو عشرہ مبشرہ میں سے ہیں، انہوں نے ابتدائی دورِ اسلام میں اسلام قبول کیا، پھر ہجرت کی پھر فتح مکہ کے موقع پر شدید بیمار ہوئے حتیٰ کہ موت نظر آنے لگی تو سوچنے لگے کہ جس جگہ سے میں نے ہجرت کی تھی وہیں مجھے موت آ رہی ہے تو کیا میں مہاجرین میں سے نکل جاؤں گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں تم مہاجرین ہی میں سے ہو اور فرمایا کہ تم ابھی فوت نہیں ہو گے بلکہ طویل عرصہ زندہ رہو گے کئی لوگوں کو تم سے فائدہ ہو گا کئی کو نقصان، چنانچہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سن ہجری ۵۱ میں فوت ہوئے اور جنت البقیع میں دفن کیے گئے۔ ان کے ہاتھ پر پورا عراق اور ایران فتح ہوا کئی لاکھ مربع میل ان کے ذریعے اسلام کے زیر نگیں آیا اور آج تک اسلام کے زیر نگیں ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا مال کے تہائی حصہ سے زیادہ وصیت جاری نہیں کی جا سکتی۔ حضرت سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ صحابی رسول ﷺ تھے۔ انہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی پھر مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کی مگر حجۃ الوداع کے موقع پر بیمار ہو کر مکہ میں فوت ہو گئے اس لیے نبی اکرم ﷺ نے ان پر افسوس فرمایا کہ بے چارہ مکہ ہی میں فوت ہو گیا۔

(اسد الغابہ جلد دوم صفحہ ۴۲۷)

۲۰۵ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ، حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَیْرٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ السُّوَائِیَّ یَقُوْلُ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ یَقُوْلُ لِسَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ: وَاللّٰهِ لَقَدْ شَكَاكَ اَهْلُ الْكُوْفَةِ فِیْ كُلِّ شَیْءٍ حَتّٰی زَعَمُوْا اَنَّكَ لَا تُحْسِنُ تُصَلِّیْ بِهِمْ فَقَالَ سَعْدٌ: «اَمَا وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ آلُوْ بِهِمْ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی

۲۰۵ حضرت جابر بن سمرہ سوائی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب کہ میں نے سنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اہل کوفہ نے آپ کے بارے میں بہت سی شکایات کی ہیں حتیٰ کہ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ آپ ان کو صحیح طرح نماز نہیں پڑھاتے، حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم میں نے ان کو رسول اللہ ﷺ والی نماز پڑھانے میں کبھی کمی نہیں کی۔ میں ظہر و عصر کی پہلی دو رکعات لمبی پڑھتا

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ اَرْكُدُ فِي الْأُولَيَيْنِ وَاَحْذِفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ» قَالَ: فَسَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ: ذٰلِكَ الظَّنُّ بِكَ، ذٰلِكَ الظَّنُّ بِكَ

(متفق علیہ)

ہوں اور آخری دو کو مختصر کر دیتا ہوں، کہتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُن سے فرمانے لگے: آپ کے بارے میں میرا یہی گمان تھا آپ کے بارے میں میرا یہی گمان تھا۔

۲۰۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ مِثْلَهُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ ذٰلِكَ الظَّنُّ بِكَ يَا أَبَا إِسْحَاقَ زَادَ فِيْهِ سُفْيَانُ فَأَمَرَ بِهِ عُمَرُ أَنْ يُوْقَفَ لِلنَّاسِ، فَجَعَلَ لَا يَمُرُّ عَلٰى قَبِيلَةٍ إِلَّا أَثْنَوْا خَيْرًا حَتّٰى مَرَّ بِمَجْلِسٍ لِبَنِي عَبْسٍ فَانْبَرٰى شَقِيٌّ مِنْهُمْ يُكْنٰى أَبَا سَعْدَةَ فَقَالَ: أَنَا أَعْلَمُهُ لَا يَعْدِلُ فِي الرَّعِيَّةِ، وَلَا يَخْرُجُ فِي السَّرِيَّةِ، وَلَا يَقْسِمُ بِالسَّوِيَّةِ، فَقَالَ سَعْدٌ: أَمَا وَاللهِ لَأَدْعُوَنَّ بِثَلَاثٍ اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ كَذَّابًا فَأَطِلْ عُمُرَهُ، وَأَكْثِرْ وَلَدَهُ، وَابْتَلِهِ بِالْفَقْرِ وَافْتِنْهُ، قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ فَأَنَا رَأَيْتُهُ بَعْدُ شَيْخًا كَبِيْرًا يَغْمِزُ الْجَوَارِيَ فِي الطُّرُقِ، فَيُقَالُ لَهُ فِي ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ: شَيْخٌ كَبِيْرٌ فَقِيْرٌ مَفْتُوْنٌ أَصَابَتْهُ دَعْوَةُ الرَّجُلِ الصَّالِحِ سَعْدٍ لَا تَكُوْنُ فِتْنَةٌ إِلَّا وَثَبَ فِيْهَا (اخرجه ابن حبان)

۲۰۶ یہی حدیث دوسری سند کے ساتھ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ جس میں یہ زائد ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابواسحاق (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) آپ کے بارے میں میرا یہی گمان ہے۔ سفیان نے یہ بات بھی زائد کی کہ حضرت عمر کے حکم سے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو سب کوفی لوگوں کے سامنے پیش کیا جائے۔ چنانچہ حضرت سعد جس قبیلہ کے پاس سے گزرتے وہ ان کی تعریف ہی کہتا، البتہ جب وہ بنی عبس کی مجلس سے گزرے تو ان میں سے ایک بد بخت نے آگے بڑھ کر کہا (اس کا نام ابوسعد تھا) کہ حضرت سعد لوگوں میں عدل نہیں کرتے اور کسی جہاد پر نہیں جاتے نہ مال کو برابر تقسیم کرتے ہیں۔ حضرت سعد نے کہا میں اس کے لیے تین دعائیں کروں گا اے اللہ اگر یہ شخص جھوٹا ہے تو اس کی عمر لمبی کر دے اس کے بچے بڑھا دے اور اس کو محتاجی میں مبتلا کر، عبدالملک بن عمیر کہتا ہے پھر میں نے دیکھا وہ شخص بہت بوڑھا ہو گیا اور لڑکیوں کو چھیڑتا تھا اور لوگ کہتے تھے اللہ کے نیک بندے سعد کی بد دعا اس بوڑھے فقیر کھوسٹ کو لگ گئی ہے۔

ھو اول من رمٰی السعمه فی سبیل الله

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے راہ خدا میں تیر چلایا

۲۰۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ،حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ أَبِي حَازِمٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ: «أَنَا أَوَّلُ مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَلَقَدْ رَأَيْتُنِي مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابِعَ سَبْعَةٍ وَمَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا الْحُبْلَةَ وَوَرَقَ السَّمُرِ حَتَّى لَقَدْ قَرِحَتْ أَشْدَاقُنَا حَتَّى إِنْ كَانَ أَحَدُنَا لَيَضَعُ مِثْلَ مَا تَضَعُ الشَّاةُ مَا لَهُ خِلْطٌ، ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ تُعَزِّرُنِي عَلَى الدِّينِ لَقَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَخَابَ عَمَلِي» (اخرجه البخاری فی الاطعمه)

۲۰۷ قیس بن ابی حازم کہتے ہیں میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ فرمانے لگے:
”میں وہ پہلا شخص ہوں جس نے اللہ کی راہ میں تیر چلایا اور میں نے خود کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ [illegible] میں ساتواں مسلمان تھا، اور ہمارے پاس کھانے کے لیے جھاڑیوں اور بیری کے پتے ہوتے تھے، حتیٰ کہ ہماری باچھیں چھل جاتی تھیں حتیٰ کہ ہم میں سے بعض لوگ پاخانہ کرتے ہوئے بکریوں کی سی مینگنیاں نکالتے تھے (پیٹ خالی ہوتا تھا) آج بنو اسد مجھے دین کے بارے میں طعنے دیتے ہیں، اگر میں ایسا ہوں تو میرے لیے گمراہی ہے اور میرے اعمال برباد ہیں۔“

شرح: اسلام کے نہایت ابتدائی زمانہ میں ایک بار نبی اکرم ﷺ کسی خطرہ میں تھے تو سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے دفاع میں تیر چلائے اور وہ سب سے پہلا تیر تھا، جو تاریخ اسلام میں دفاع دین کے لیے چلا۔ اسی موقع پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے سعد تیر چلاؤ تم پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔ سبحان اللہ!

فضل زبیر بن العوام رضی الله عنه

فضیلتِ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ

۲۰۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

۲۰۸ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے میرے بھانجے

قَالَتْ لِي عَائِشَةُ: «يَا ابْنَ أُخْتِي إِنْ كَانَ أَبَوَاكَ لَمِنَ الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَآ أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ أَبُوبَكْرٍ، وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ» (اخرجه مسلم فی فضائل الصحابة)

تمہارے دونوں آباء ان لوگوں میں سے تھے، جن کے بارے میں اللہ نے فرمایا: اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ: ”جن صحابہ نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا حکم مانا بعد ازاں کہ ان کو شدید زخم پہنچے۔“ (سورہ آل عمران، آیت: ۱۷۲) ان لوگوں میں حضرت ابوبکر صدیق اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما شامل تھے۔

شرح: جب احد میں رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بڑی تعداد زخمی ہوئی اور کثیر صحابہ شہید ہوئے تو ابوسفیان نے واپسی سفر کے دوران ارادہ کیا کہ پلٹ کر دوبارہ حملہ کیا جائے تا کہ زخمی مسلمانوں کو کچلا جائے اللہ نے اپنے رسول ﷺ کو اس کے ارادوں سے باخبر کیا تو آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو لشکر کفار کے تعاقب کا حکم دیا، چنانچہ وہ زخمی ہونے کے باوجود کفار کے تعاقب میں نکل پڑے تو اللہ نے ان کے اس جذبہ کی تعریف میں یہ آیات نازل فرمائیں۔

فضل زبير بن العوام رضي الله عنه

فضیلتِ زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ

۲۰۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: نَدَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ، ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ، ثُمَّ نَدَبَهُمْ، فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ، وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ» وَقَالَ سُفْيَانُ: زَادَ هِشَامُ بْنُ

۲۰۹ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے غزوہ خندق میں لوگوں کو کسی خاص خدمت کے لیے بلایا تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے پھر بلایا تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے، پھر بلایا تو زبیر رضی اللہ عنہ ہی حاضر ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کا خاص حواری (حمایتی) تھا اور میرا حمایتی زبیر ہے، اور ہشام نے یہ الفاظ بھی زائد کہے ہیں کہ فرمایا اور وہ میرا پھوپھی زاد بھائی ہے۔

عُرْوَةَ: «وَابْنُ عَمَّتِي» (ایضاً)

فضل عائشة ام المؤمنين رضي الله عنها

فضیلت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۲۱۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ " أَنَّهَا سَقَطَتْ قِلَادَتُهَا لَيْلَةَ الْأَبْوَاءِ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فِي طَلَبِهَا فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَلَيْسَ مَعَهُمَا مَاءٌ فَلَمْ يَدْرِيَانِ كَيْفَ يَصْنَعَانِ، فَنَزَلَتْ آيَةُ التَّيَمُّمِ فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ: جَزَاكِ اللهُ خَيْرًا مَا نَزَلَ بِكِ أَمْرٌ قَطُّ فَكَرِهْتِهِ إِلَّا جَعَلَ اللهُ لَكِ مَخْرَجًا، وَجَعَلَ لِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ خَيْرًا " (متفق عليه)

۲۱۰ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ابواء والی رات ان کا ہار گم ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں میں سے دو آدمی اس کی تلاش میں بھیجے تو نماز کا وقت ہو گیا۔ ان دونوں کے پاس پانی نہیں تھا، اور وہ نہیں جانتے تھے کہ اب کیا کیا جائے، تب آیت تیمم نازل ہوئی۔ اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے کہا: (اے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) اللہ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے، جب بھی آپ پر کوئی مشکل آئی تو ضرور اللہ نے آپ کے لیے اس میں سے نکلنے کا راستہ بنایا، اور اس میں مسلمانوں کے لیے بھلائی رکھی۔

شرح: یعنی ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہار گم ہوا جسے لوگ تلاش کرنے میں لگے رہے، تو یوں وہ نماز کے لیے کسی وضو والی جگہ نہ پہنچ سکے کیونکہ وہ سفر میں تھے، تو اللہ نے اس موقع پر آیت تیمم اُتاری۔ گویا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سبب امتِ مسلمہ کو تیمم کی سہولت مل گئی۔

۲۱۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: «كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِينِي

۲۱۱ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے (گوشت والی) ہڈی عطا فرماتے۔ میں اس وقت حیض میں ہوتی۔ میں اس میں سے کچھ کھاتی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے لے لیتے اور اسے گھماتے اور وہاں سے تناول

الْعَظْمَ وَاَنَا حَائِضٌ فَاَتَعَرَّقُهُ، ثُمَّ يَأْخُذُهُ فَيُدِيرُهُ حَتّٰى يَضَعَ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ»

(اخرجه مسلم فی الحیض)

فرماتے جہاں سے میں نے کھایا ہوتا تھا۔

شرح: یہاں ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم کی شدید محبت کا اندازہ ہوتا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ حیض والی عورت کا جسم ایسے ناپاک نہیں ہوتا کہ وہ کسی چیز کو چھو نہیں سکتی، صرف اس پر نماز اور تلاوت ور دخول مسجد ممنوع ہوتا ہے۔

٢١٢ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ وَسَقَطَ مِنْ كِتَابِ الشَّيْخِ سُفْيَانُ وَ لَا بُدَّ مِنْهُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي الْحُسَيْنِ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ: اَتَيْتُ اَسْمَاءَ بِنْتَ يَزِيدَ فَقَرَّبَتْ اِلَيَّ قِنَاعًا فِيهِ تَمْرٌ اَوْ رُطَبٌ، فَقَالَتْ: كُلْ، فَقُلْتُ: لَا اَشْتَهِيهِ، فَصَاحَتْ بِي كُلْ فَاِنِّي اَنَا الَّتِي قَيَّنْتُ عَائِشَةَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُهُ بِهَا فَاَجْلَسْتُهَا عَنْ يَمِينِهِ، فَاَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِنَاءٍ فِيهِ لَبَنٌ فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَهَا فَطَأْطَأَتْ رَأْسَهَا وَاسْتَحْيَتْ، فَقُلْتُ: خُذِي مِنْ يَدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَتْ فَشَرِبَتْ ثُمَّ قَالَ لَهَا «نَاوِلِي تِرْبَكِ» فَقُلْتُ: بَلْ اَنْتَ فَاشْرَبْ يَا رَسُولَ اللهِ ثُمَّ نَاوِلْنِيهِ فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَنِي، فَاَدَرْتُ الْاِنَاءَ لِاَضَعَ فِيَّ عَلٰى مَوْضِعِ فِيهِ ثُمَّ قَالَ «اَعْطِي صَوَاحِبَاتِكِ» فَقُلْنَ: لَا نَشْتَهِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَجْمَعْنَ كَذِبًا وَجُوعًا» قَالَتْ:

٢١٢ شہر بن حوشب کہتے ہیں: میں حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوا۔ انہوں نے میری طرف ایک تھال بڑھایا جس میں خشک اور تر کھجوریں تھیں فرمانے لگیں: کھاؤ، میں نے عرض کیا مجھے اس کی طلب نہیں۔ انہوں نے مجھے چیخ کر کہا: کھاؤ میں وہ عورت ہوں جس نے عائشہ (صدیقہ رضی اللہ عنہا) کو دلہن بنا کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور حاضر کیا تھا۔ میں ان کو لے کر آئی اور ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دائیں طرف بٹھا دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دودھ کا برتن پیش کیا گیا آپ نے اس میں سے تناول فرمایا پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیا۔ انہوں نے حیا سے اپنا سر جھکا لیا میں نے ان سے کہا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے (مبارک) ہاتھوں سے لے لو۔ انہوں نے لے لیا اور پینے لگیں، پھر آپ نے ان سے فرمایا: اپنی سہیلی کو بھی دو۔ (یعنی مجھے) میں نے عرض کیا پہلے آپ اس میں سے پئیں پھر مجھے عطا فرمائیں۔ آپ نے اس سے کچھ پیا پھر مجھے عطا فرمایا۔ میں نے برتن لیا اور اسے گھمایا تاکہ (برکت کے لیے) اس جگہ سے پیوں جہاں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا تھا، پھر آپ نے فرمایا: اپنی دوسری

فَأَبْصَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى إِحْدَاهُنَّ سِوَارًا مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ: «أَتُحِبِّيْنَ أَنْ يُسَوِّرَكِ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مَكَانَهُ سِوَارًا مِنْ نَارٍ» قَالَتْ: فَأَعْتَوَنَّا عَلَيْهِ حَتّٰى نَزَعْنَاهُ فَرَمَيْنَا بِهِ فَمَا نَدْرِيْ أَيْنَ هُوَ حَتَّى السَّاعَةِ؟ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَمَا يَكْفِيْ إِحْدَاكُنَّ أَنْ تَتَّخِذَ جُمَانًا مِنْ فِضَّةٍ ثُمَّ تَأْخُذَ شَيْئًا مِنْ زَعْفَرَانٍ فَتُدِيْفَهُ ثُمَّ تَلْطَخُهُ عَلَيْهِ فَإِذَا هُوَ كَأَنَّهُ ذَهَبٌ»

(اخرجه ابن ماجة فی الاطعمة)

سہیلیوں کو بھی دو۔ وہ کہنے لگیں: ہمیں اس کی طلب نہیں۔ نبی اکرمﷺ نے فرمایا: جھوٹ اور بھوک کو اکٹھا نہ کرو۔ پھر نبی اکرمﷺ نے دیکھا کہ ان میں سے کسی کے ہاتھ میں سونے کے کنگن تھے۔ آپ نے فرمایا: کیا تم چاہتی ہو کہ اس کی جگہ اللہ تمہیں آگ کا کنگن پہنائے؟ کہتی ہیں کہ ہم نے کوشش کر کے اس کا کنگن اتارا اور پھینک دیا۔ آج تک ہم نہیں جانتیں کہ پھر وہ کدھر گیا، پھر رسول اللہﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے کسی کو یہ کافی نہیں کہ چاندی کا موتی لے کر اس پر زعفران کا پانی چڑھا دے تو وہ اس کے لیے سونے کی مثل ہی بن جائے گا۔
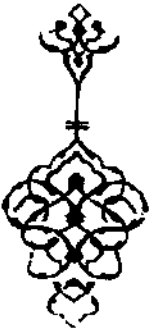
شرح: ممکن ہے ابتداء میں رسول اللہﷺ نے عورتوں کے لیے سونے کا استعمال ناپسند فرمایا ہو تاہم آپ کی عمومی تعلیم یہی ہے کہ آپﷺ نے مردوں کو سونا پہننے سے منع فرمایا ہے عورتوں کو نہیں۔ چنانچہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہﷺ نے دائیں ہاتھ میں ریشم اور بائیں میں سونا پکڑ کر فرمایا: یہ دونوں چیزیں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔

(ابوداؤد، کتاب الصبا، حدیث ۴۰۵۷)

۲۱۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ وَكَانَ مِنْ جَيِّدِ مَا يَرْوِيْ عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: «تَزَوَّجَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا بِنْتُ سِتِّ سِنِيْنَ أَوْ سَبْعِ سِنِيْنَ، وَبَنٰى بِيْ وَأَنَا بِنْتُ تِسْعٍ» (متفق علیه)

۲۱۳ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''رسول اللہﷺ نے میرے ساتھ نکاح فرمایا تو میں اس وقت چھ یا سات برس کی تھی، اور جب میری آپ کے ہاں رخصتی ہوئی تو میں نو برس کی تھی۔''

شرح: اس میں جہاں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی رسول اللہﷺ کے ساتھ سچی محبت واطاعت کا پتہ چلتا ہے کہ عمر کے اتنے بڑے تفاوت کے باوجود وہ آقا و مولاﷺ پر جان قربان کرتی تھیں۔ وہاں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی عظیم قربانی و اخلاص کا اظہار ہوتا ہے، اور حدیث میں ہے کہ جب حضرت ام المؤمنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا تو نبی اکرمﷺ خود کو تنہا

محسوس کرتے تھے، تب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میری بیٹی سے نکاح فرمالیں تا کہ وہ آپ ﷺ کی تنہائی دور کر سکے۔ (مدارج) گویا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ وہ ہیں جنہوں نے اپنی جان اپنا مال اور اپنی اولاد سب کو اپنے آقا مولا ﷺ پر نثار کر رکھا تھا۔

۲۱۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمَرْزُبَانِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: «تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَلَيَّ حَوْفٌ فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ تَزَوَّجَنِي فَأُلْقِيَ عَلَيَّ الْحَيَاءَ» قَالَ سُفْيَانُ: وَالْحَوْفُ ثِيَابٌ مِنْ سُيُورٍ تُلْبِسُهُ الْأَعْرَابُ أَبْنَاءَهُمْ

(اخرجه الموصلی فی مسنده)

۲۱۴ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے نکاح فرمایا تو میں نے حوف پہنا ہوا تھا۔ تو نکاح کی وجہ سے میں حیاء کے مارے جھینپ سی گئی۔ سفیان کہتے ہیں حوف ایک لباس ہے جو دیہاتی لوگ اپنے بچوں کو پہناتے ہیں۔

۲۱۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ وَحَفِظْتُهُ مِنْهُ وَكَانَ طَوِيلًا فَحَفِظْتُ مِنْهُ هٰذَا قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ: يَا أُمَّهْ أَخْبِرِينِي عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَتْ: «عَلِقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ يَنْفُثُ كَمَا يَنْفُثُ آكِلُ الزَّبِيبِ، وَكَانَ يَدُورُ عَلَى نِسَائِهِ، فَلَمَّا ثَقُلَ وَاشْتَدَّ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَهُنَّ فِي أَنْ يَكُونَ عِنْدِي فَأَذِنَّ لَهُ، فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ

۲۱۵ حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: اے اماں جان مجھے رسول اللہ ﷺ کی مرض کے بارے میں بتائیں جس میں آپ کا وصال ہوا۔ وہ فرمانے لگیں: رسول اللہ ﷺ اپنے مرض وصال میں اس طرح سانس لیتے تھے جیسے چھوہارے کھانے والا تھوتھو کرتا ہے۔ آپ اپنی تمام ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے پاس باری باری جایا کرتے تھے، جب آپ ﷺ کا مرض شدید ہو گیا اور جسم مبارک بوجھل ہو گیا تو آپ ﷺ نے تمام ازواج سے اجازت چاہی کہ آپ میرے گھر میں مستقل قیام کر لیں۔ سب نے آپ ﷺ کو اجازت دے دی۔ تب رسول اللہ ﷺ

.صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ » قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ: فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ الْعَبَّاسِ فَقَالَ لَمْ تُخْبِرْكَ بِالْآخَرِ؟ فَقُلْتُ: لَا قَالَ الْآخَرُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ (اخرجه البخاری فی الوضوء)

میرے پاس آئے آپ ﷺ نے دو آدمیوں پر سہارا لے رکھا تھا۔ ان میں سے ایک عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ تھے۔ عبید اللہ کہتے ہیں میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ حدیث سنائی وہ کہنے لگے: کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے تمہیں دوسرے آدمی کے بارے میں نہیں بتایا کہ وہ کون تھا؟ میں نے کہا نہیں۔ کہا دوسرے آدمی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تھے۔

شرح: اس سے بھی ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی عظیم فضیلت ظاہر ہوتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سب ازواج رضی اللہ عنہن سے بڑھ کر ان سے محبت فرماتے تھے۔ اس لیے ایام مرض میں سب ازواج سے اجازت لے کر آپ نے آخری ایام انہی کے پاس گزارے بلکہ ان کی جھولی میں آپ ﷺ کا وصال ہوا اور انہی کے حُجرہ مبارکہ میں آپ ﷺ کا مزار مبارک یعنی روضہ مبارک بنا۔ یہ ایک فضیلت نہیں فضائل کا مجموعہ ہے۔

سلام جبریل علیہ السلام علیہا

حضرت جبریل علیہ السلام کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو سلام کہنا

۲۱۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: رَأَيْتُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَاضِعًا يَدَكَ عَلَى مِعْرَفَةِ فَرَسٍ وَأَنْتَ قَائِمٌ تُكَلِّمُ دِحْيَةَ الْكَلْبِيَّ فَقَالَ «وَقَدْ رَأَيْتِيهِ؟» قَالَتْ: نَعَمْ قَالَ «فَإِنَّهُ جِبْرِيلُ وَهُوَ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ» قَالَتْ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَجَزَاهُ اللّٰهُ خَيْرًا مِنْ زَائِرٍ

۲۱۶ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسولِ اللہ ﷺ میں نے آپ ﷺ کو گھوڑے کی پیشانی پر ہاتھ رکھے ہوئے دیکھا، اور آپ ﷺ اس وقت دحیہ کلبی سے باتیں کر رہے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ کیا تم نے اسے دیکھا تھا؟ عرض کیا ہاں۔ فرمایا وہ جبریل علیہ السلام تھے وہ تمہیں سلام کہتے تھے۔ وہ کہنے لگیں ان کو بھی میرا اسلام ہو اور اللہ کی رحمت۔ اللہ ان کو جزائے خیر دے جو ہر مہمان اور آنے والے کی جزا سے بہتر ہو۔ وہ کیا ہی اچھے مہمان اور آنے والے ہیں۔

وَمِنْ دَخِيلٍ فَنِعْمَ الصَّاحِبُ، وَنِعْمَ الدَّخِيلُ

(متفق علیه)

فضل ام المؤمنين خديجة رضى الله عنها

فضیلت ام المؤمنین خدیجہ رضی اللہ عنہا

٢١٧ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى: «أَبَشَّرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيجَةَ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ، مِنْ قَصَبٍ، لَا سَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ؟»، قَالَ: نَعَمْ

(اخرجه البخاری فی العمرة)

٢١٧ ابن ابی خالد کہتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام المؤمنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں ایک محل کی بشارت دی تھی جو کھوکھلے موتی سے بنا ہے وہاں نہ کوئی شور ہے نہ مشقت؟ انہوں نے کہا: ہاں دی تھی۔

فضل حسان بن ثابت رضى الله عنه

فضیلت حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

٢١٨ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، وَسَمِعْنَاهُ مِنْهُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مَرَّ بِحَسَّانَ وَهُوَ يُنْشِدُ فِي الْمَسْجِدِ، فَلَحَظَ إِلَيْهِ، قَالَ: قَدْ كُنْتُ أُنْشِدُ فِيهِ وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ، فَقَالَ: " أَنْشُدُكَ اللهَ أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ

٢١٨ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے قریب سے گزرے جبکہ وہ مسجد میں اشعار پڑھ رہے تھے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انہیں (غصہ سے) دیکھا۔ انہوں نے کہا میں اسی مسجد میں اشعار کہا کرتا تھا اور وہ موجود ہوتے تھے جو آپ سے بہت بہتر ہیں (یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) پھر انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف رخ کر کے کہا: میں آپ کو

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: أَجِبْ عَنِّيْ، اَللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ؟ "، قَالَ: اَللّٰهُمَّ نَعَمْ

(متفق علیه)

اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا تھا (اے حسان) میری طرف سے جواب دو۔ اے اللہ روح القدس کے ذریعے حسان کی مدد فرما، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اللہ کی قسم میں نے سنا تھا۔

شرح: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی قلبی سچائی کی وجہ سے شاعری کی حوصلہ افزائی نہیں کرتے تھے کیونکہ شاعری میں عموماً مبالغہ آرائی ہوتی ہے۔ اس لیے انہوں نے مسجد میں اشعار کہنے پر حضرت حسان رضی اللہ عنہ کو غصہ سے دیکھا، مگر جب ان کو رسول اللہ ﷺ کی حدیث سنائی گئی تو وہ خاموش ہو گئے۔ اس حدیث سے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی عظیم فضیلت معلوم ہوتی ہے اور یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ آقائے کریم ﷺ کی شان میں اشعار لکھنا اور کہنا جو قرآن و سنت کے مطابق ہوں اللہ و رسول ﷺ کے ہاں بہت پسندیدہ عمل ہے اور نبی اکرم ﷺ ایسے شخص کو اپنی دعاؤں سے نوازتے ہیں کیونکہ یہ چیز آپ کے دین کی مددگار بنتی ہے۔

۲۱۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أَبِيْ خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: «مَا بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً قَطُّ فِيْهِمْ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ إِلَّا أَمَّرَهُ عَلَيْهِمْ»

(اخرجه الترمذی فی الزهد)

۲۱۹ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو جس بھی لشکر میں بھیجا تو ان کو لشکر کا امیر ہی بنا کر بھیجا۔

شرح: اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غلاموں سے کس قدر اعلیٰ سلوک کیا۔ یہ آپ کے خلقِ عظیم کی بین دلیل ہے بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہتے تھے کہ اگر رسول اللہ ﷺ کے وصال کے وقت آپ کے غلام زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ موجود ہوتے تو آپ ان کو اپنا جانشین بنا دیتے۔

فضل ابی هریرة رضی اللہ عنه

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت

۲۲۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: يَزْعُمُوْنَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيثَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاللهِ الْمَوْعِدُ، اِنِّي كُنْتُ امْرَأً مِسْكِيْنًا اَصْحَبُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مِلْءِ بَطْنِيْ، وَكَانَتِ الْاَنْصَارُ يَشْغَلُهُمُ الْقِيَامُ عَلٰى اَمْوَالِهِمْ، وَكَانَ الْمُهَاجِرُوْنَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ، وَاِنِّيْ شَهِدْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجْلِسًا وَهُوَ يَتَكَلَّمُ، فَقَالَ: «مَنْ يَّبْسُطْ رِدَاءَهٗ حَتّٰى اَقْضِيَ مَقَالَتِيْ، ثُمَّ يَقْبِضَهُ اِلَيْهِ، فَلَا يَنْسٰى شَيْئًا سَمِعَهُ مِنِّيْ » ، فَبَسَطْتُ بُرْدَةً كَانَتْ عَلَيَّ حَتّٰى اِذَا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ قَبَضْتُهَا اِلَيَّ، فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا نَسِيْتُ شَيْئًا بَعْدُ سَمِعْتُهُ مِنْهُ، قَالَ سُفْيَانُ: قَالَ الْمَسْعُوْدِيُّ: وَقَامَ آخَرُ فَبَسَطَ رِدَاءَهٗ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «سَبَقَكَ بِهَا الْغُلَامُ الدَّوْسِيُّ»

(متفق علیه)

۲۲۰ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ابوہریرہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے زیادہ حدیثیں بیان کرتا ہے۔ اللہ کے ہاں سب نے جانا ہے۔ میں ایک مسکین آدمی تھا۔ میں زیادہ سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہتا اور اس سے سیراب نہیں ہوتا تھا، جبکہ انصار کو اپنے باغات کی نگہداشت مشغول رکھتی اور مہاجرین کو بازاروں میں خرید و فروخت اور میں ایک بار رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں بیٹھا تھا۔ آپ ﷺ کلام فرما رہے تھے آپ نے فرمایا: کون ہے جو اپنی چادر پھیلائے تا آنکہ میں اپنی گفتگو مکمل کروں پھر اپنی چادر کو لپیٹ لے تو وہ بعد میں مجھ سے جو سنے گا نہیں بھولے گا۔ میرے اوپر چادر تھی وہ میں نے پھیلا دی۔ جب رسول اللہ ﷺ نے گفتگو ختم کی تو میں نے چادر سمیٹ لی تو اس رب کی قسم جس نے محمد ﷺ کو حق دے کر بھیجا ہے اس کے بعد میں نے رسول اللہ ﷺ سے جو سنا میں اس کو نہیں بھولا۔ دوسری روایت میں ہے کہ ایک اور آدمی نے بھی اس کے بعد چادر بچھائی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تجھ پر یہ دوسی لڑکا (ابوہریرہ) سبقت لے گیا ہے۔

شرح: سبحان اللہ اس حدیث سے جہاں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی عظیم فضیلت معلوم ہوتی ہے، وہاں پیارے آقا و مولا ﷺ کا عظیم معجزہ نظر آتا ہے کہ جو چادر بچھائی گئی وہ بظاہر خالی نظر آتی ہے مگر اس میں آپ ﷺ نے علم و حکمت کے خزانے بھر دیے ہمیں بھی چاہیے کہ آپ ﷺ کی بارگاہ میں دامن پھیلائیں شاید ہماری جھولی میں بھی کوئی ذرۂ رحمت ڈال دیا جائے۔

جھولیاں کھول کے بے سمجھے نہیں دوڑ آئے

ہمیں معلوم ہے دولت تیری عادت تیری

۲۲۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: «قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ خَيْبَرَ بَعْدَمَا افْتَتَحُوهَا، فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُسْهِمَ لِي مِنَ الْغَنِيمَةِ» ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُ بَنِي سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ: لَا تُسْهِمْ لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، هٰذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقَلٍ، فَقَالَ ابْنُ سَعِيدٍ: يَا عَجَبًا لِوَبْرٍ تَدَلَّى عَلَيْنَا مِنْ قَدُومِ ضَأْنٍ يَنْعَى عَلَيَّ قَتْلَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ أَكْرَمَهُ اللهُ عَلَى يَدِيَّ، وَلَمْ يُهِنِّيْ عَلَى يَدَيْهِ، قَالَ سُفْيَانُ: «فَلَا أَدْرِي أَسْهَمَ لَهُ أَوْ لَمْ يُسْهِمْ لَهُ» ، (متفق علیه)

۲۲۱ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اس وقت حاضر ہوا (اور اسلام لایا) جب آپ ﷺ نے خیبر فتح کیا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ مجھے بھی غنیمت میں سے حصہ دیں۔ حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ کے بیٹوں میں سے کسی نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ اسے حصہ نہ دیں۔ میں نے کہا: یہ ابن قوقل کا قاتل ہے۔ ابن سعید رضی اللہ عنہ نے کہا: اس بلّے پر تعجب ہے یہ ہم پر لڑھک آیا ہے جیسے بھیڑ آتی ہے۔ یہ مجھے اس مسلمان کے قتل کا ذمہ دار بنا رہا ہے جسے اللہ نے میرے ہاتھوں عزت دی، اور مجھے اس کے ہاتھوں رسوا نہ کیا۔ سفیان کہتے ہیں مجھے معلوم نہیں کہ حضور ﷺ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو (غنیمتِ خیبر میں سے) حصہ دیا یا نہ۔

۲۲۲ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: وَحَدَّثَنِيهِ السَّعِيدِيُّ أَيْضًا، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اخرجه البخاری)

۲۲۲ یہی حدیث دوسری سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

شرح: غزوۂ خیبر ہجری ٦ میں ہوا۔ گویا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں صرف چار برس ملے، مگر اللہ نے ان کے نصیب میں یہ عظمت لکھی تھی کہ ان سے علوم نبوت کے وہ چشمے ابلے کہ آج تک ساری امت ان سے فیض یاب ہو رہی ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے وہ سب سے بڑے راوی حدیث ہیں، اور یہ اصل میں اس دعا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نتیجہ ہے جو آپ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حافظہ کے لیے مانگی۔

۲۲۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ صَلَّى بِالْمَدِيْنَةِ بِالنَّاسِ مَسَاءَ يَوْمِ النَّفْرِ الْآخِرِ، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَبَقَ بِالْخَيْرَاتِ» وَإِنَّ ذَكْوَانَ مَوْلَى مَرْوَانَ قَدْ سَبَقَ الْحَاجَّ، وَإِنَّهُ قَدْ أَخْبَرَ عَنِ النَّاسِ بِسَلَامَةٍ، قَالَ سُفْيَانُ: فَقَالَ ذَكْوَانُ: «أَنَا الَّذِي كَلَّفْتُهَا سَيْرَ لَيْلَةٍ مِنْ أَهْلِ مِنًى نَصًّا إِلَى أَهْلِ يَثْرِبِ.

۲۲۳ وہب بن کیسان کہتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے مدینہ طیبہ میں لوگوں کو نماز پڑھائی۔ جب (مکہ سے) حجاج کی روانگی کی آخری رات تھی، پھر کہا: ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نیکی میں سبقت لے جاتے تھے (سب حجاج سے پہلے روانہ ہوتے تھے) اور آج مروان کا غلام ذکوان سب حجاج سے آگے جا رہا ہے۔ اس نے لوگوں کو سلامتی کی خبر دی ہے۔ سفیان نے کہا: ذکوان نے کہا تھا میں نے سواری کو رات کے سفر کا مکلف کیا ہے کہ اہل منیٰ سے اہل یثرب کی طرف تیزی سے چلے۔

شرح: یعنی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مدینہ طیبہ میں دیکھ لیا کہ آج منیٰ سے اہل مدینہ روانہ ہو چکے ہیں، اور ان میں ذکوان سب سے آگے ہے اور یہ لوگ مدینہ طیبہ کو آ رہے ہیں۔

فضل عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی فضیلت

۲۲۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ،حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ

۲۲۴ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غار میں تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ سورت اتری وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا تو میں نے اس سورت کو آپ

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ فَنَزَلَتْ عَلَيْهِ {وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا} [المرسلات: 1] فَأَخَذْتُهَا مِنْ فِيْهِ وَإِنَّ فَاهُ لَرَطْبٌ بِهَا فَمَا أَدْرِي بِأَيَّتِهِمَا خَتَمَ {فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ} [المرسلات: 50] أَوْ {وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ ارْكَعُوا لَا يَرْكَعُونَ} [المرسلات: 48] قَالَ: وَخَرَجَتْ عَلَيْنَا حَيَّةٌ مِّنْ جُحْرٍ فَأَفْلَتَتْنَا وَدَخَلَتْ جُحْرًا آخَرَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَقَدْ وُقِيتُمْ شَرَّهَا، وَوُقِيَتْ شَرَّكُمْ» (اخرجه البخاری)

ﷺ کے منہ سے اس وقت لیا جب آپ ﷺ کے منہ مبارک سے یہ پہلی بار صادر ہوئی۔ مجھے یاد نہیں کہ آپ ﷺ نے آخر میں فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَہٗ یُؤْمِنُوْنَ پڑھا تھا یا وَاِذَا قِیْلَ لَھُمُ ارْکَعُوْا لَا یَرْکَعُوْنَ پڑھا تھا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ اتنے میں ایک سوراخ سے ایک سانپ نکلا اور فوراً دوسری سوراخ میں داخل ہوگیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس کی شر سے بچ گئے وہ تمہارے شر سے بچ گیا۔
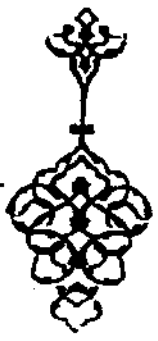
فضل خبّاب بن الارت رضی الله عنه

فضیلت حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ

۲۲۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ قَالَ: دَخَلَ نَاسٌ عَلَى خَبَّابٍ يَعُوْدُوْنَهُ، فَقَالُوْا: اَبْشِرْ اَبَا عَبْدِ اللهِ تَرِدُ عَلَى مُحَمَّدٍ الْحَوْضَ، فَقَالَ: فَكَيْفَ بِهٰذَا وَهٰذَا؟ وَاَشَارَ اِلَى بُنْيَانِهِ وَاِلَى سَقْفِ الْبَيْتِ وَجَانِبَيْهِ وَقَالَ: وَكَيْفَ بِهٰذَا؟ وَقَدْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّمَا كَانَ يَكْفِي اَحَدَكُمْ مِنَ الدُّنْيَا مِثْلُ زَادِ الرَّاكِبِ»

(اخرجه الموصلی فی مسنده)

۲۲۵ یحییٰ بن جعدہ کہتے ہیں: کچھ لوگ حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عیادت کے لیے حاضر ہوئے، کہنے لگے: اے ابوعبداللہ آپ کو مبارک ہو آپ محمد مصطفیٰ ﷺ کے پاس حوض کوثر پر حاضر ہونے والے ہیں۔ انہوں نے کہا: ان چیزوں کی موجودگی میں یہ کیسے ہوگا؟ آپ نے اپنے گھر کی چھت اور دیواروں کی طرف اشارہ کر کے کہا: جبکہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا تھا کہ تم میں سے ہر شخص کو دنیا میں سے صرف اتنا کافی ہے جو کسی سوار کا زادِ سفر ہوتا ہے۔

شرح: یہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ کا زہد ہے کہ انہیں اپنی رہائش کے لیے بنائے ہوئے مکان پر بھی افسوس ہو رہا تھا کہیں یہ جنت میں رسول اللہ ﷺ کی ملاقات سے حجاب نہ بن جائے، ایک ہم ہیں کہ ہمیں مال دنیا سے صبر ہی نہیں آرہا۔

حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ انتہائی آغاز اسلام میں ایمان لائے۔ اسلام لانے پر انہیں بہت تکلیفیں دی گئیں۔ حضور ﷺ ان سے بہت محبت فرماتے تھے۔ انہوں نے تمام غزواتِ نبویہ میں شرکت کی۔ آخری عمر میں سخت بیماری میں مبتلا ہوئے۔ آخر سن ۳۷ ہجری میں کوفہ میں انتقال فرمایا۔

فضل ابی طلحة رضی اللہ عنه

فضیلت حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ

۲۲۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُدْعَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُوْلُ: كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ يَنْثِلُ كِنَانَتَهُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيَجْثُو عَلٰى رُكْبَتَيْهِ، وَيَقُوْلُ: وَجْهِي لِوَجْهِكَ الْوِقَاءُ، وَنَفْسِي لِنَفْسِكَ الْفِدَاءُ، قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

«صَوْتُ اَبِيْ طَلْحَةَ فِي الْجَيْشِ خَيْرٌ مِّنْ فِئَةٍ» قَالَ اَنَسٌ: «وَرَاَيْتُ ابْنَ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَمَعَهُ لِوَاءُ الْمُسْلِمِيْنَ فِي بَعْضِ مَشَاهِدِهِمْ»

(اخرجه ابو یعلی فی مسند الموصلی)

۲۲۶ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ ایک بار نبی اکرم ﷺ کے سامنے اپنے ترکش سے تیر نکال کر رکھ رہے تھے اور اپنے گھٹنوں کے بل جھک کر عرض کر رہے تھے: یا رسول اللہ ﷺ میرا چہرہ آپ ﷺ کے چہرے پر قربان ہو اور میری جان آپ ﷺ کی جان پر نثار ہو، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لشکر میں ابوطلحہ کی آواز ایک جماعت پر بھاری ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے ایک جنگ میں دیکھا کہ مسلمانوں کا جھنڈا نابینا صحابی حضرت ابن اُمِ مکتوم رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تھا۔

فضل انس بن مالك رضی اللہ عنه

فضیلت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۲۲۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،

۲۲۷ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب رسول

قَالَ:حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَأَنَا ابْنُ عَشْرِ سِنِينَ، وَمَاتَ وَأَنَا ابْنُ عِشْرِينَ سَنَةً، وَكُنَّ أُمَّهَاتِي يَحُثُّنَنِي عَلَى خِدْمَتِهِ، فَدَخَلَ عَلَيْنَا دَارَنَا، فَحَلَبْنَا لَهُ مِنْ شَاةٍ لَنَا دَاجِنٍ، وَشِيبَ لَهُ بِمَاءِ بِئْرٍ فِي الدَّارِ، فَشَرِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوبَكْرٍ عَنْ يَسَارِهِ، وَأَعْرَابِيٌّ عَنْ يَمِينِهِ، وَعُمَرُ نَاحِيَتَهُ، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللهِ نَاوِلْ أَبَا بَكْرٍ، فَنَاوَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَعْرَابِيَّ، وَقَالَ: «الْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ» (متفق علیه)

اللہ ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو میں دس سال کا تھا اور آپ کے وصال شریف پر میری عمر بیس برس تھی۔ میری خالائیں مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت پر ترغیب دیتی رہتی تھیں۔ ایک دن آپ ہمارے گھر میں تشریف لائے۔ ہم نے آپ کے لیے گھر میں کھڑی بکری کا دودھ دوہا اور گھر میں موجود کنوئیں میں سے پانی لے کر اس میں ملایا اور پیش کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے تناول فرمایا۔ اس وقت آپ کے بائیں طرف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے اور دائیں طرف ایک اعرابی جبکہ عمر رضی اللہ عنہ ایک الگ جانب تھے حضرت عمر نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ باقی ماندہ حضرت ابوبکر کو دیں۔ نبی اکرم ﷺ نے اعرابی کو دیا اور فرمایا دائیں طرف والے کا حق مقدم ہے۔

فضل مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ

حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی فضیلت

٢٢٩ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يَقُولُ: أَتَيْنَا خَبَّابًا نَعُودُهُ فَقَالَ: إِنَّا هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُرِيدُ وَجْهَ اللهِ فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللهِ فَمِنَّا مَنْ مَضَى لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ نَمِرَةً فَكُنَّا إِذَا

٢٢٩ ابو وائل کہتے ہیں: ہم حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے گئے۔ وہ کہنے لگے: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اللہ کی رضا کے لیے ہجرت کی۔ وہ ہمارا اجر اللہ کے ہاں مقرر ہو گیا، پھر ہم میں سے کچھ وہ تھے جنہوں نے اپنے اجر میں سے کچھ حاصل نہ کیا (اپنا اجر ضائع نہ کیا) ایسے لوگوں میں سے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ تھے، اور وہ احد میں یوں شہید ہوئے کہ انہوں نے اپنے پیچھے صرف ایک

غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ بَدَا رَأْسُهُ، وَإِذَا غَطَّيْنَا رَأْسَهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ «فَأَمَرَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُغَطِّيَ رَأْسَهُ وَأَنْ نَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ شَيْئًا مِنْ إِذْخِرٍ» وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا

(اخرجه البخاری فی مناقب الانصار)

چادر چھوڑی۔ جب ہم اس کے ساتھ ان کے (جنازہ کے) پاؤں ڈھانپتے تو ان کا سر ننگا ہو جاتا تھا، اور جب سر کو ڈھانپتے تو پاؤں ننگے ہو جاتے۔ تب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم ان کے چہرہ کو ڈھانپ دیں، اور ان کے پاؤں پر اذخر (ایک پودا ہے) ڈال دیں، جبکہ آج ہم میں سے بعض وہ ہیں کہ ان کا پھل پک جاتا ہے تو وہ اسے کاٹنے لگتا ہے (یعنی اس نے بڑے بڑے باغ لگا رکھے ہیں۔)

فضل ابی موسیٰ الاشعری رضی الله عنه

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی فضیلت

186

۲۳۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: ثنا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ قِرَاءَةَ أَبِي مُوسَى فَقَالَ: «لَقَدْ أُوتِيَ هَذَا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ» وَكَانَ سُفْيَانُ رُبَّمَا شَكَّ فِيهِ فَقَالَ: عَنْ عَمْرَةَ أَوْ عُرْوَةَ لَا يَذْكُرُ فِيهِ الْخَبَرَ ثُمَّ ثَبَتَ عَلَى عُرْوَةَ وَذَكَرَ الْخَبَرَ فِيهِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَتَرَكَ الشَّكَّ

۲۳۰ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی قراءتِ قرآن سنی تو فرمایا: ابو موسیٰ کو آل داؤد کے مزامیر کا حصہ دیا گیا ہے (خوش آوازی دی گئی ہے) سفیان عیینہ کو اس حدیث کے رجال پر کچھ شک ہے۔

شرح: معلوم ہوا کہ قرآن کریم کو خوش آوازی سے پڑھنا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ہاں بہت پسندیدہ ہے۔ اس حدیث سے مزامیر یعنی آلاتِ موسیقی کے جواز پر بعض جہلاء استدلال کرتے ہیں، مگر یہ استدلال کبیت العنکبوت ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام حمد الٰہی کی نظمیں خوش آوازی سے پڑھتے تھے آپ کے لحجات کو مزامیر سے تشبیہ دی گئی ہے اسی لیے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا گیا کہ تمہیں مزامیر آلِ داؤد میں سے فرمار دیا گیا ہے یعنی لحجہ دیا گیا ہے۔ اب کیا حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ

موسیقی کے ساتھ قرآن پڑھ رہے تھے؟ یہ کہنا کیسی جہالت ہے۔

فضل سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی فضیلت

٢٣١ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا ابْنُ جُدْعَانَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: أَهْدَى أُكَيْدِرُ دَوْمَةِ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّةً، فَتَعَجَّبَ النَّاسُ مِنْ حُسْنِهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْهَا» (متفق علیه)

٢٣١ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: دومۃ الجندل کے حاکم اکیدر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جبہ بطور تحفہ بھیجا لوگوں نے اس کے حسن کو دیکھ کر تعجب کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جبہ جنت میں اس سے کہیں اعلیٰ ہے۔
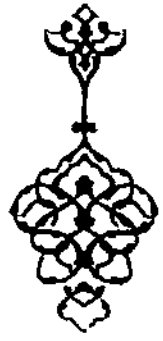
شرح: حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ انصار کے بڑے لوگوں میں سے تھے۔ جنگ خندق میں ان کی رگِ اکحل میں تیر لگا اور خون بہنے لگا۔ اگر یہ رگ پھٹ جائے تو انسان بچ نہیں سکتا۔ آخر وہ وصال فرما گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کے جنازہ میں ستر ہزار فرشتے آسمان سے اترے ہیں۔ زخمی حالت میں جب ان کو یہود بنی قریظہ کے متعلق فیصلہ کے لیے لایا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے آنے پر انصار سے فرمایا: قوموا السیّد کم اپنے سردار کے احترام میں کھڑے ہو جاؤ۔

فضل عروة بن ابی جعد البارقی رضی اللہ عنہ

فضیلت حضرت عروہ بن جعد بارقی رضی اللہ عنہ

٢٣٢ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا شَبِيبُ بْنُ غَرْقَدَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ الْحَيَّ يُحَدِّثُونَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ الْبَارِقِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ

٢٣٢ حضرت عروہ بن ابی جعد بارقی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دینار دیا تا کہ وہ اس سے قربانی کا جانور خرید کر لائیں۔ وہ کہتے ہیں: میں نے اس دینار سے دو بکریاں خرید لیں پھر ان میں سے ایک کو دینار کے بدلے

دِيْنَارًا لِيَشْتَرِيَ بِهٖ أُضْحِيَةً، قَالَ عُرْوَةُ: فَاشْتَرَيْتُ لَهٗ بِهٖ شَاتَيْنِ، فَبِعْتُ إِحْدَاهُمَا بِدِيْنَارٍ، فَأَتَيْتُهٗ بِدِيْنَارٍ، وَشَاةٍ، قَالَ «فَدَعَا لِيْ بِالْبَرَكَةِ فِي الْبَيْعِ» قَالَ: «وَكَانَ لَوِ اشْتَرَى التُّرَابَ لَرَبِحَ فِيْهِ» ، قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ سَمِعْتُهٗ يُحَدِّثُهٗ، فَقَالَ فِيْهِ: سَمِعْتُ شَبِيْبًا، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ، فَلَمَّا سَأَلْتُ شَبِيبًا، قَالَ: لَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ عُرْوَةَ، حَدَّثَنِيْهِ الْحَيُّ عَنْ عُرْوَةَ

(اخرجه البخاری فی المناقب)

بیچ دیا اور دینار اور بکری لے کر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے میرے لیے برکت کی دعا فرمائی۔ راوی کہتا ہے: پھر اگر وہ مٹی خریدتے تو اس میں بھی ان کو نفع ہوتا تھا۔

شرح: حضرت عروہ بن جعد بارقی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ ملتا ہے کہ وہ زندگی بھر جہاد کرتے رہے۔ ان کو تجارت سے جو نفع ملتا اسے جہاد پر صرف کرتے تھے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے انہیں شام سے کوفہ بھیجا تھا، پھر باقی زندگی انہوں نے کوفہ میں گزاری۔ شبیب بن غرقدہ کہتے ہیں: میں حضرت عروہ بن جعد رضی اللہ عنہ کے گھر گیا، میں نے دیکھا کہ ان کے گھر میں جہاد کے لیے ستر گھوڑے بندھے ہوئے تھے۔ (اسد الغابہ جلد ۴ صفحہ ۲۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

فضل جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کی فضیلت

۲۳۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ وَسَمِعْتُهٗ يُحَدِّثُهٗ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ ـ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ ـ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَوْ كَانَ مُطْعَمُ بْنُ عَدِيٍّ حَيًّا ثُمَّ كَلَّمَنِي

۲۳۳ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتا اور مجھ سے ان قیدیوں کے بارے میں بات کرتا تو میں ان کو چھوڑ دیتا، یعنی بدر کے قیدی۔

فِي هٰؤُلَاءِ النَّتْنٰى اَوْ فِيْ هٰؤُلَاءِ الْأُسَارٰى لَاَطْلَقْتُهُمْ لَهٗ ـ يَعْنِي أُسَارٰى بَدْرٍ ـ » وَكَانَ سُفْيَانُ إِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ؟ فَذَكَرَ فِيْهِ الْخَبَرَ قَالَ: إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَا يَدَعُهٗ، وَإِنْ لَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ الْخَبَرَ فَرُبَّمَا قَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَرُبَّمَا لَمْ يَقُلْهُ

(اخرجه الطبرانی فی الکبیر)

شرح: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کے والد مطعم نے رسول اللہ ﷺ کی اس وقت مدد کی تھی، جب آپ طائف سے واپس تشریف لائے، اور شعب ابی طالب سے آپ کے نکلنے میں مطعم کا کردار بھی شامل تھا۔ جب بدر کے قیدیوں کی رہائی کے لیے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ قبول اسلام سے پہلے حاضر ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: اگر تمہارا باپ مطعم یہ سفارش لاتا تو ہم ضرور مان لیتے۔

فضل معاوية بن ابی سفيان رضی الله عنهما

فضیلت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

۲۳۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حُجَيْرٍ، عَنْ طَاوُسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُوْلُ: " هٰذِهٖ حُجَّةٌ عَلٰى مُعَاوِيَةَ، قَوْلُهٗ: قَصَّرْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصِ أَعْرَابِيٍّ عِنْدَ الْمَرْوَةِ "، يَقُوْلُ ابْنُ عَبَّاسٍ: حِيْنَ نَهٰى عَنِ الْمُتْعَةِ (اخرجه مسلم فی الحج)

۲۳۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا کہنا کہ میں نے مروہ پہاڑی پر اعرابی کی قینچی کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کا قصر کیا۔ (احرام کھولا) ان کے خلاف حجت ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ اس وقت کی بات ہے جب رسول اللہ ﷺ نے متعۃ الحج سے منع کیا تھا۔ (یعنی حجۃ الوداع کے موقع پر حضرت ابن عباس) یہ بات اس وقت کہتے تھے جب وہ متعۃ الحج سے منع کرتے تھے۔

شرح: امام بدرالدین عینی رحمہ اللہ کے نزدیک حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا رسول اللہ ﷺ کا احرام کھولنا اس وقت کی بات ہے، جب آپ نے فتح طائف کے بعد جعرانہ سے احرام باندھا تھا یہ سن ۸ ہجری کی بات ہے۔

(عمدۃ القاری جلد ۱۰، صفحہ ۹۵، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ)

اس حدیث میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے عظیم فضیلت ثابت ہوتی ہے، اور ان کا رسول اللہ ﷺ سے قرب معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ قرب حاصل کیا کہ آپ کا احرام کھولنے کے لیے ان کو خدمت کا شرف حاصل ہوا، پھر ان کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے نسبتی بھائی ہیں یعنی ان کی بہن ام حبیبہ رضی اللہ عنہا آپ کی زوجہ محترمہ اور ام المؤمنین ہیں، اسی لیے بقول امام ابن کثیر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ خال المؤمنین ہیں یعنی سب مومنوں کے ماموں ہیں۔

فضل جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت

۲۳۵ حَدَّثَنَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَطْلُعُ عَلَيْكُمْ مِنْ هٰذَا الْبَابِ رَجُلٌ مِنْ خَيْرِ ذِي يُمْنٍ، عَلَى وَجْهِهِ مَسْحَةُ مَلَكٍ»، فَطَلَعَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ (متفق عليه)

۲۳۵ حضرت قیس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم پر اس دروازہ سے وہ شخص آئے گا جو ہر برکت والے شخص سے اچھا ہے، اس کے چہرے پر فرشتے نے ہاتھ پھیرا ہے تو حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ دروازہ سے داخل ہوئے۔

شرح: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ یمن سے تعلق رکھتے تھے، اپنے قبیلہ کے سردار تھے نبی اکرم ﷺ کے وصال مبارک سے صرف چالیس دن پہلے اسلام لائے۔ وہ بہت خوش شکل تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ اس امت کے یوسف ہیں۔ ان کے اسلام لانے سے ان کا سارا قبیلہ اسلام لایا۔ اس لیے نبی اکرم ﷺ ان کی بہت قدر فرماتے تھے۔ دور خلافتِ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ میں کوفہ میں ان کا وصال ہوا۔

فضل خالد بن الولید رضی اللہ عنہ

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی فضیلت

۲۳۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَزْهَرَ، قَالَ: جُرِحَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ

۲۳۶ حضرت عبدالرحمان بن ازہر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: غزوہ حنین میں خالد بن ولید رضی اللہ عنہ زخمی ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ میرے قریب سے گزرے اور میں نوخیز لڑکا تھا۔

يَوْمَ حُنَيْنٍ، فَمَرَّ بِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا غُلَامٌ، وَهُوَ يَقُوْلُ: «مَنْ يَدُلُّ عَلَى رَحْلِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ» ، فَخَرَجْتُ أَسْعَى بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَا أَقُوْلُ: مَنْ يَدُلُّ عَلَى رَحْلِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ حَتّٰى أَتَاهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلٰى رَحْلٍ وَ قَدْ أَصَابَتْهُ جِرَاحَةٌ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهُ وَدَعَا لَهُ، قَالَ: «وَأُرٰى فِيهِ وَنَفَثَ عَلَيْهِ»

(اخرجه البخاری فی الکبیر)

آپ فرما رہے تھے: خالد ابن ولید کے خیمے تک کون راہنمائی کرے گا؟ تو میں اٹھ کر نبی اکرمﷺ کے آگے آگے دوڑ پڑا میں کہتا جاتا تھا خالد بن ولید کے خیمے تک کون راہنمائی کرے گا تا آنکہ نبی اکرمﷺ ان کے پاس پہنچے وہ پالان کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے تھے اور زخمی تھے۔ نبی اکرمﷺ ان کے پاس بیٹھ گئے اور ان کے لیے دعا فرمائی اور میرا خیال ہے کہ ان کے زخم پر لعاب دہن لگایا۔

فضل النجاشي ملك الحبشة رضي الله عنه
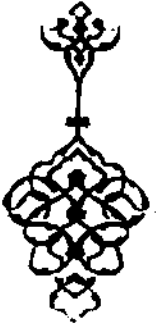
نجاشی شاہِ حبشہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت

۲۳۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: لَمَّا مَاتَ النَّجَاشِيُّ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِسْتَغْفِرُوا لَهُ»

(اخرجه ابو یعلی فی المسند)

۲۳۷ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب نجاشی شاہِ حبشہ کا وصال ہوا تو رسول اللہﷺ نے فرمایا: اس کے لیے استغفار کرو۔

شرح: اموات کے لیے استغفار حکم قرآن ہے۔ اللہ نے فرمایا: وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا "بالایمان اور جو لوگ ان کے بعد (دنیا میں) آئے وہ کہتے ہیں اے ہمارے رب ہماری بخشش فرما اور ہمارے ان بھائیوں کی جو ایمان کے ساتھ ہم سے پہلے چلے گئے۔" (سورۂ حشر، آیت: ۱۰)
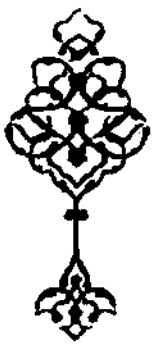
اور یہ دلیل ایصال ثواب بھی ہے۔ جب زندوں کی دعا اموات کو فائدہ دیتی ہے تو ان کا قرآن پڑھنا انہیں کیوں فائدہ نہیں دیتا۔

حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ حبشہ کے بادشاہ تھے۔ جب ان کو رسول اللہ ﷺ کی طرف سے دعوت اسلام پہنچی تو وہ بلا تردد اسلام لے آئے۔ ان کا اصل نام اصمعہ تھا نجاشی ان کا سرکاری نام تھا جب وہ ہجری ۸ میں حبشہ میں فوت ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے مدینہ طیبہ میں ان کی نماز جنازہ پڑھی۔ اللہ نے درمیان سے سب پردے ہٹا دیے اور ان کی میت رسول اللہ ﷺ کے سامنے کر دی گئی اور آپ نے ان کی نماز جنازہ پڑھی۔

۲۳۸ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: ثنا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، أَنَّهُ قَالَ: لَمَّا مَاتَ النَّجَاشِيُّ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «قَدْ مَاتَ الْيَوْمَ عَبْدٌ صَالِحٌ، فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَى أَصْحَمَةَ»

۲۳۸ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نجاشی شاہِ حبشہ رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آج ایک نیک بندہ فوت ہوا ہے تو اٹھو اصمعہ رضی اللہ عنہ (شاہِ نجاشی کا نام) کی نمازِ جنازہ پڑھو۔

فضل جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

فضیلتِ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۲۳۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، يَقُولُ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا جَابِرُ لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَأَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا، وَهٰكَذَا، وَهٰكَذَا» ، فَقُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَأْتِ مَالُ الْبَحْرَيْنِ، وَأُتِيَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ، فَأَمَرَ

۲۳۹ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے جابر اگر بحرین کا مال آتا تو میں تجھے اس میں اتنا اتنا اور اتنا دیتا۔ رسول اللہ ﷺ کا وصال ہو گیا مگر بحرین کا مال نہ آیا۔ وہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں آیا حضرت ابوبکر صدیق کے حکم سے اعلان کرنے والے نے اعلان کیا۔ حضور ﷺ نے اگر کسی کا قرض دینا تھا یا آپ نے کسی سے کوئی وعدہ کیا تھا تو آئے اپنا قرض یا وعدہ وصول کر لے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں

أَبُوبَكْرٍ مُنَادِيًا فَنَادَى مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ أَوْ عِدَةٌ فَلْيَأْتِ، قَالَ جَابِرٌ: فَأَتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ، فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَأَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا، وَهٰكَذَا، وَهٰكَذَا» فَحَثَى لِيْ أَبُوْ بَكْرٍ مَرَّةً، ثُمَّ قَالَ لِي: عُدَّهَا، فَعَدَدْتُهَا فَوَجَدْتُهَا خَمْسَمِائَةٍ، فَقَالَ خُذْ مِثْلَهَا مَرَّتَيْنِ.

(اخرجه البخاری فی الکفالة)

میں نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہو کر کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا تھا اگر بحرین کا مال آتا تو میں تجھے اتنا اتنا اور اتنا دیتا (یعنی دونوں ہاتھوں کے اشارے سے فرمایا۔)

تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دونوں ہاتھوں سے بھر کر ایک بار مجھے دیا اور فرمایا اسے گنو۔ میں نے گنا تو وہ پورے پانچ سو درہم تھے فرمایا: اتنا مزید دو بار لے لو۔
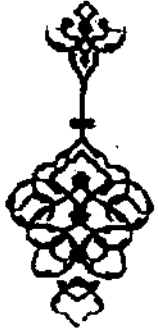
۲۴۰ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: ثُمَّ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ يُحَدِّثُهُ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، يَقُوْلُ مِثْلَهُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: فَحَثَى لِي ثَلَاثًا، وَزَادَ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ جَابِرٌ: ثُمَّ أَتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ بَعْدُ، فَقُلْتُ لَهُ: أَعْطِنِيْ فَلَمْ يُعْطِنِيْ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ، فَقُلْتُ: أَعْطِنِيْ، فَلَمْ يُعْطِنِيْ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ، فَقُلْتُ: أَعْطِنِيْ، فَلَمْ يُعْطِنِي، فَقُلْتُ: يَا أَبَا بَكْرٍ إِنِّيْ سَأَلْتُكَ أَنْ تُعْطِيَنِي فَلَمْ تُعْطِنِيْ، ثُمَّ سَأَلْتُكَ أَنْ تُعْطِيَنِيْ، فَلَمْ تُعْطِنِيْ، فَإِمَّا أَنْ تُعْطِيَنِيْ، وَإِمَّا أَنْ تَبْخَلَ عَلَيَّ، فَقَالَ: «قُلْتَ تَبْخَلُ عَلَيَّ، وَأَيُّ الدَّاءِ أَدْوَى مِنَ الْبُخْلِ؟ فَمَا مَنَعْتُكَ مِنْ مَرَّةٍ إِلَّا وَأَنَا أُرِيْدُ أَنْ أُعْطِيَكَ»

(متفق علیه)

۲۴۰ یہی حدیث دوسری سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ البتہ اس میں یہ زائد ہے کہ حضرت جابر کہتے ہیں میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ میں نے ان سے کہا: (مال بحرین میں سے) میرا حق دیجئے انہوں نے (بوجہ مصروفیات) نہ دیا۔ میں پھر آیا اور اپنے حق کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے نہ دیا۔ میں پھر آیا میں نے کہا: میں آپ کے پاس دو بار آیا ہوں اور اپنا حق مانگا ہے۔ آپ مجھے دیں یا اپنے بخل کا اعلان کریں۔ وہ فرمانے لگے کیا کہا میں بخیل بن جاؤں؟ بخل سے بڑا قابل علاج مرض کون سا ہے؟ میں نے جب پہلی بار تمہارا حق نہیں دیا تھا تو بہر حال میں دینا ہی چاہتا تھا۔

۲۴۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: نَزَلَتْ فِيَّ آيَةُ الْمِيرَاثِ قَالَ أَبُوبَكْرٍ: وَلَمْ يَسْمَعْهُ سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ (اخرجه البیهقی فی الفرائض)

۲۴۱ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میراث کی آیات میرے حق میں نازل ہوئیں۔
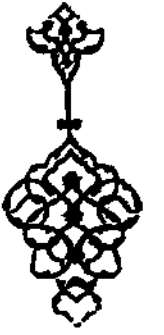
کتاب العلم

اجر تبلیغ الحدیث

حدیث نبوی کو آگے پہنچانے کا ثواب

۲۴۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ غَيْرَ مَرَّةٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "نَضَّرَ اللهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِي فَوَعَاهَا فَحَفِظَهَا وَبَلَّغَهَا، فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَيْرُ فَقِيهٍ، وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ، ثَلَاثٌ لَا يُغَلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ: إِخْلَاصُ الْعَمَلِ، وَمُنَاصَحَةُ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ، وَلُزُومُ جَمَاعَتِهِمْ فَإِنَّ الدَّعْوَةَ تُحِيطُ مَنْ وَرَاءَهُمْ"

(اخرجه الموصلی فی مسنده)

۲۴۲ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ اس شخص کو تر وتازہ رکھے جس نے میری بات سنی تو اسے یاد رکھا اور اسے آگے پہنچایا، کیونکہ کئی لوگوں کے پاس فقہ ہوتی ہے مگر وہ فقیہہ نہیں ہوتے، اور کئی لوگ فقہ کو ان لوگوں تک پہنچا دیتے ہیں جو ان سے زیادہ فقیہہ ہوتے ہیں۔ تین چیزیں ایسی ہیں کہ مسلمان کا دل ان سے دھوکہ نہیں کھاتا (ان کے حصول سے غفلت نہیں کرتا) عمل کا اخلاص، مسلمان کے حکمرانوں کی خیرخواہی اور مسلمانوں کی اجتماعیت کو برقرار رکھنا، کیونکہ دعا ان کے پیچھے والوں کو بھی محیط ہوتی ہے۔

شرح: یعنی جو شخص حدیث سن کر اسے آگے پہنچائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تر وتازگی وخوشحالی کی دعا فرماتے ہیں، اور وجہ یہ بیان فرماتے ہیں کہ کبھی کسی کے پاس حدیث ہوتی ہے مگر اسے اس کا مقصد اور اس کی فقہ معلوم نہیں ہوتی اگر وہ اسے آگے پہنچا دے تو ممکن ہے آگے لوگ اس سے فقہ حاصل کر لیں جیسے ائمہ اربعہ و دیگر ائمہ تک احادیث پہنچیں تو انہوں نے ان سے ہزار ہا شرعی مسائل مستنبط کر لیے۔

الحزم فی روایۃ الحدیث

روایت حدیث میں احتیاط کی ضرورت

۲۴۳ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوقَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ أَنَّهُ سَمِعَهُ، یَقُوْلُ: کَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا سَمِعَ شَیْئًا لَمْ یَزِدْ فِیْهِ وَلَمْ یَنْقُصْ مِنْهُ وَلَمْ یُجَاوِزْهُ إِلٰی غَیْرِهِ، وَلَمْ یَقْصُرْ عَنْهُ، فَحَدَّثَ عُبَیْدُ بْنُ عُمَیْرٍ وَابْنُ عُمَرَ جَالِسٌ، أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَثَلُ الْمُنَافِقِ کَمَثَلِ الشَّاةِ بَیْنَ الْغَنَمَیْنِ تَنْطَحُهَا هٰذِهِ مَرَّةً» فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: «بَیْنَ الرَّبِیْضَتَیْنِ»، فَقِیلَ لَهُ: یَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَوَاءٌ بَیْنَ الرَّبِیْضَتَیْنِ وَبَیْنَ الْغَنَمَیْنِ، " فَأَبَی ابْنُ عُمَرَ إِلَّا الرَّبِیْضَتَیْنِ

(اخرجه ابن حبان فی صحیحه)

۲۴۳ امام محمد باقر بن علی زین العابدین فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب کوئی حدیث سنتے تو اسے بلا کم و کاست بیان کرتے اس میں کوئی کمی بیشی نہ کرتے نہ ہی الفاظ میں تبدیلی لاتے، چنانچہ عبید بن عمیر نے ایک حدیث بیان کی اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سن رہے تھے انہوں نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: منافق کی مثال اس بکری کی طرح ہے جو دو ریوڑوں کے درمیان ہو اسے اُدھر والی بکریاں بھی سینگ مارتی ہیں اور اِدھر والی بھی۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: یہاں غنمین کی بجائے ربیضتین کا لفظ ہے۔ ان سے عرض کیا گیا کہ ان دونوں لفظوں کا ایک ہی معنیٰ ہے (دو ریوڑ) مگر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے (ربیضتین کے سوا کسی لفظ کو قبول نہ کیا۔
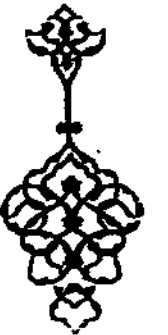
شرح: یعنی افضل طریقہ یہ ہے کہ حدیث کے وہی الفاظ برقرار رکھے جائیں جو زبانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ادا ہوئے ہیں ان میں تبدیلی نہ کی جائے، تاہم روایت بالمعنیٰ بھی جائز ہے بشرطیکہ مفہوم حدیث صحیح برقرار رہے۔
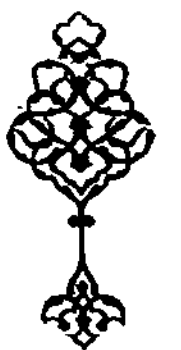
فضل علم الدین

علم دین کی فضیلت

۲۴۴ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِی أَبِی قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ

۲۴۴ حضرت عروہ بن زبیر عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ علم (دین) کو یوں نہیں اٹھا لے گا کہ ان کے سینوں

يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْزِعُهُ مِنْ قُلُوبِ الرِّجَالِ، وَلَكِنْ يَقْبِضُهُ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ فَإِذَا لَمْ يَتْرُكْ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوسًا جُهَّالًا فَسَأَلُوهُمْ فَأَفْتَوْهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا» قَالَ عُرْوَةُ: " ثُمَّ لَبِثْتُ سَنَةً، ثُمَّ لَقِيتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فِي الطَّوَافِ فَسَأَلْتُهُ عَنْهُ فَأَخْبَرَنِي بِهِ

(اخرجه البخاری فی العلم)

سے علم کھینچ لے گا، بلکہ اللہ تعالیٰ علما کے اٹھا لینے سے علم کو اٹھا لے گا۔ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ جاہلوں کو اپنا پیشوا بنالیں گے۔ ان سے (مسائل دینیہ) پوچھیں گے تو وہ علم کے بغیر فتویٰ دیں گے۔ یوں وہ خود گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو گمراہ کریں گے۔ حضرت حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر میں ایک سال کے بعد حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے دورانِ طواف ملا میں نے ان سے یہ حدیث پوچھی تو انہوں نے اسی طرح بیان کی۔

اجر من انفق ماله و علمهٗ

جو آدمی اپنا مال اور علم راہِ خدا میں لٹاتا ہے اس کا اجر

۲۴۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَلَى غَيْرِ مَا حَدَّثَنَا بِهِ الزُّهْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ أَبِي حَازِمٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٍ آتَاهُ اللهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ، وَرَجُلٍ آتَاهُ اللهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا أَوْ يُعَلِّمُهَا "

۲۴۵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دو آدمیوں کے سوا کسی پر رشک نہ کرو، ایک وہ شخص جسے اللہ مال دے تو وہ اسے راہِ حق میں لٹانے پر کمر کس لے، اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ علم دے اور وہ اسے لوگوں کو سکھائے اور اس کے مطابق فیصلے کرے۔

شرح: اس ارشادِ گرامی میں یہ سبق ہے کہ اہل علم کو اپنی دولتِ علم پر فخر ہونا چاہیے، اور اہل مال کو دیکھ کر احساس کمتری کا شکار نہیں ہونا چاہیے۔

۲۴۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ، وَرَجُلٍ آتَاهُ اللهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ" (اخرجه البخاری فی فضائل القرآن)

۲۴۶ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صرف دو آدمیوں پر رشک کیا جاسکتا ہے۔ ایک وہ آدمی جسے اللہ علم قرآن دے تو وہ اسے راہِ خدا میں صبح وشام خرچ کرے (اس کی تعلیم دے) اور دوسرا وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ مال دے تو وہ اسے راہِ خدا میں صبح وشام خرچ کرے۔

كراهية الاملال فی الوعظ

وعظ میں لوگوں کو تھکانے کی برائی

۲۴۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ شَقِيقَ بْنَ سَلَمَةَ يَقُولُ: كُنَّا جُلُوسًا نَنْتَظِرُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ فَأَتَانَا يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ النَّخَعِيُّ فَقَالَ: مَا لَكُمْ؟ قُلْنَا: نَنْتَظِرُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ: أَيْنَ تَرَوْنَهُ؟ قُلْنَا: فِي الدَّارِ، قَالَ: أَفَلَا أَذْهَبُ فَأُخْرِجَهُ إِلَيْكُمْ؟ قَالَ فَذَهَبَ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ خَرَجَ عَبْدُ اللهِ حَتَّى قَامَ عَلَيْنَا وَمَعَهُ يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ إِنِّي لَأُخْبَرُ بِمَجْلِسِكُمْ فَمَا يَمْنَعُنِي أَنْ أَخْرُجَ إِلَيْكُمْ إِلَّا كَرَاهِيَةُ أَنْ أُمِلَّكُمْ، وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «كَانَ يَتَخَوَّلُنَا

۲۴۷ شقیق بن سلمہ کہتے ہیں: ہم لوگ بیٹھ کر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا انتظار کر رہے تھے، ہمارے پاس یزید بن معاویہ نخعی آئے کہنے لگے تم کیوں بیٹھے ہو؟ ہم نے کہا: ہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا انتظار کر رہے ہیں۔ وہ کہنے لگے: تم کیا سمجھتے ہو کہ وہ کہاں ہیں؟ ہم نے کہا: گھر میں، وہ کہنے لگے: کیا میں ان کو تمہارے پاس نہ بھیجوں؟ تو وہ گئے اور تھوڑی ہی دیر بعد عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لے آئے۔ یزید بن معاویہ بھی ان کے ساتھ تھے، عبداللہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے: مجھے تمہارے یہاں بیٹھنے کی خبر ہوتی ہے مگر مجھے باہر نکلنے سے یہ بات روکتی ہے کہ کہیں میں تمہیں ملال میں ڈال نہ دوں، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کئی دن وعظ کا وقفہ فرماتے تھے تا کہ ہم اکتا نہ جائیں۔

بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْأَيَّامِ كَرَاهِيَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا»

(اخرجه البخاری فی العلم)

شرح: یعنی بار بار لوگوں کو وعظ کے لیے بٹھانا یا لمبی نشست کرانا ان کو حصولِ علم سے متنفر کرنے کے برابر ہے، جس قدر لوگ شوق سے سنیں انہیں اسی قدر سنایا جائے تاکہ ان میں حصولِ علم کی مزید لگن پیدا ہو۔

جواز الرواية عن اهل الكتاب

اہل کتاب سے روایت کرنے کا جواز

۲۴۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «حَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ، حَدِّثُوا عَنِّي وَلَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ» (اخرجه ابن حبان فی صحیحه)

۲۴۸ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بنی اسرائیل سے روایات بیان کرو اس سے کوئی حرج نہیں (بشرطیکہ وہ قرآن وسنت کے خلاف نہ ہوں) اور مجھ سے حدیث روایت کرو اور مجھ پر جھوٹ نہ باندھو۔

۲۴۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، وَحَدَّثَنِي مَنْ لَا أُحْصِي، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا، فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ»

(اخرجه البخاری فی العلم)

۲۴۹ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھا وہ جہنم میں اپنی جگہ پکی سمجھے۔

شرح: یہ حدیث احادیث متواترہ میں سے ہے امام نووی شرح مسلم میں فرماتے ہیں یہ حدیث دوسو صحابہ کرام سے مروی

ہے۔ حدیث کا مقصد یہ ہے کہ جان بوجھ کر جھوٹی حدیث گھڑنا یا بیان کرنا گناہِ عظیم ہے حتیٰ کہ بعض علماء نے اس پر کفر کا فتویٰ بھی دیا ہے مگر تحقیق یہ ہے کہ یہ کفر نہیں مگر اشد کبائر میں سے ہے۔

السفر لحصول حدیث

ایک حدیث کے حصول کے لیے طویل سفر کرنا

٢٥٠ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعْدٍ الْاَعْمَى يُحَدِّثُ عَطَاءَ بْنَ اَبِيْ رَبَاحٍ يَقُوْلُ: خَرَجَ اَبُوْ اَيُّوبَ اِلٰى عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَهُوَ بِمِصْرَ يَسْاَلُهُ عَنْ حَدِيثٍ سَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَبْقَ اَحَدٌ سَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَهُ وَغَيْرَ عُقْبَةَ فَلَمَّا قَدِمَ اَتٰى مَنْزِلَ مَسْلَمَةَ بْنِ مَخْلَدٍ الْاَنْصَارِيِّ وَهُوَ اَمِيرُ مِصْرَ فَاُخْبِرَ بِهِ فَعَجَّلَ فَخَرَجَ اِلَيْهِ فَعَانَقَهُ، ثُمَّ قَالَ: مَا جَاءَ بِكَ يَا اَبَا اَيُّوبَ؟ فَقَالَ: حَدِيثٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَبْقَ اَحَدٌ سَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرِي وَغَيْرَ عُقْبَةَ فَابْعَثْ مَنْ يَدُلُّنِي عَلَى مَنْزِلِهِ قَالَ فَبَعَثَ مَعَهُ مَنْ يَدُلُّهُ عَلَى مَنْزِلِ عُقْبَةَ فَاُخْبِرَ عُقْبَةُ بِهِ فَعَجَّلَ فَخَرَجَ اِلَيْهِ فَعَانَقَهُ وَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ يَا اَبَا اَيُّوبَ؟ فَقَالَ حَدِيثٌ سَمِعْتُهُ مِنْ

٢٥٠ عطاء بن ابی رباح کہتے ہیں کہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے پاس مصر گئے تا کہ ان سے اس حدیث کی تحقیق کریں، جو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی۔ کیونکہ دنیا میں کوئی نہ رہا تھا جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہو سوا ابوایوب اور عامر بن عقبہ کے۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ مسلمہ بن مخلد انصاری کے ہاں اترے۔ وہ اس وقت حاکم مصر تھے۔ انہیں ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے آنے کی خبر دی گئی، وہ دوڑتے ہوئے آئے، ان سے معانقہ کیا اور کہا: اے ابوایوب آپ کس طرح تشریف لائے۔ انہوں نے کہا: ایک حدیث ہے جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی۔ میرے اور عقبہ بن عامر کے سوا کوئی نہیں رہا جس نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو تو آپ میرے ساتھ آدمی بھیجیں جو مجھے ان کے گھر تک لے جائے۔ تو انہوں نے ان کے ساتھ آدمی بھیجا جو انہیں عقبہ کے گھر تک لے جائے، حضرتِ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا تو وہ تیزی سے آئے۔ ان سے معانقہ کیا اور کہا: اے ابوایوب رضی اللہ عنہ کیسے آنا ہوا؟ انہوں نے کہا: میں

رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَبْقَ اَحَدٌ سَمِعَهُ غَيْرِي وَغَيْرَكَ فِي سَتْرِ الْمُؤْمِنِ قَالَ عُقْبَةُ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «مَنْ سَتَرَ مُؤْمِنًا فِي الدُّنْيَا عَلَى خِزْيِهِ سَتَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» فَقَالَ لَهُ اَبُوْ اَيُّوْبَ: صَدَقْتَ، ثُمَّ انْصَرَفَ اَبُوْ اَيُّوْبَ اِلٰى رَاحِلَتِهِ فَرَكِبَهَا رَاجِعًا اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَمَا اَدْرَكَتْهُ جَائِزَةُ مَسْلَمَةَ بْنِ مَخْلَدٍ اِلَّا بِعَرِيْشِ مِصْرَ (اخرجه صحیح ابن حبان)

نے رسول اللہ ﷺ سے حدیث سنی تھی۔ اب میرے اور آپ کے سوا کوئی شخص نہیں جس نے آپ سے یہ سنی ہو جو مومن کی ستر پوشی کے بارے میں ہے۔

حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی مسلمان کی رسوائی والی بات سنی اور اسے چھپا دیا تو اللہ روزِ قیامت اس کے گناہوں کو چھپا دے گا، ابوایوب رضی اللہ عنہ کہنے لگے: آپ نے سچ کہا، پھر وہ اپنی سواری کی طرف پلٹ پڑے اور مدینہ طیبہ کو چل دیے اور مسلمہ بن مخلد کی طرف سے کوئی ہدیہ ان کی عریشِ مصر ہی پر پہنچایا گیا۔

شرح: اس حدیث سے اندازہ ہوتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو رسول اللہ ﷺ کی بتائی ہوئی احادیث کے حصول اور ان کی تحقیق میں کس قدر دلچسپی تھی۔ اس میں ہمارے لیے حصولِ علم دین کا عظیم درسِ عمل ہے۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے صرف ایک حدیث کی تحقیق کے لیے مدینہ طیبہ سے مصر گئے اور تحقیق ہو جانے کے بعد وہاں سے فوراً واپس چل پڑے۔ آج ہم ہیں کہ بلا تحقیق دھڑا دھڑ احادیث بیان کرتے جاتے ہیں آج ایسے واعظین کی بھی بھر مار ہے جن کے بیانات موضوع احادیث کا پلندہ ہوتے ہیں۔ اللہ سب کو ہدایت دے۔

کتاب الطھارۃ

حرمۃ استقبال القبلۃ و استدبارھا فی الاستنجاء

دورانِ استنجاء قبلہ کو رخ یا پیٹھ کرنے کی حرمت

۲۵۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ وَلَا بَوْلٍ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا وَلٰكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا» قَالَ أَبُو أَيُّوبَ فَقَدِمْنَا الشَّامَ فَوَجَدْنَا مَرَاحِيضَ بُنِيَتْ قِبَلَ الْقِبْلَةِ فَنَنْحَرِفُ وَنَسْتَغْفِرُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ، فَقِيلَ لِسُفْيَانَ فَإِنَّ نَافِعَ بْنَ عُمَرَ الْجُمَحِيَّ لَا يُسْنِدُهُ. فَقَالَ: لٰكِنِّي أَحْفَظُهُ وَأُسْنِدُهُ كَمَا قُلْتُ لَكَ. ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الْمَكِّيِّينَ إِنَّمَا أَخَذُوا كِتَابًا جَاءَ بِهِ حُمَيْدٌ الْأَعْرَجُ مِنَ الشَّامِ قَدْ كُتِبَ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَوَقَعَ إِلَى ابْنِ جُرَيْجٍ فَكَانَ الْمَكِّيُّونَ يَعْرِضُونَ ذٰلِكَ الْكِتَابَ عَلَى ابْنِ شِهَابٍ فَأَمَّا نَحْنُ فَإِنَّمَا كُنَّا نَسْمَعُ مِنْ فِيهِ (اخرجه البخاری فی الصلوٰۃ)

۲۵۱ ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پاخانہ یا پیشاب کرتے ہوئے قبلہ کی طرف نہ رخ کرو نہ پشت، بلکہ تم مشرق کی طرف رخ کرو یا مغرب کی طرف، ابوایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم شام گئے۔ ہم نے وہاں طہارت خانے دیکھے جو قبلہ رخ بنے تھے تو ہم منہ پھیر کر بیٹھتے اور استغفار کرتے تھے۔ سفیان نے اس حدیث کی سند پر بحث کی ہے۔
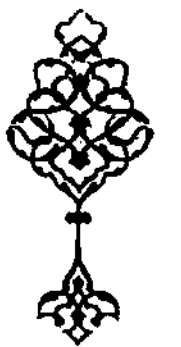
شرح: یہ ارشاد نبی اکرم ﷺ نے مدینہ طیبہ میں فرمایا وہاں سمتِ قبلہ جنوب میں ہے، اس لیے آپ نے فرمایا کہ دورانِ استنجاء مشرق یا مغرب کی طرف رخ کرلو، تاکہ قبلہ کی طرف نہ رخ ہو نہ پیٹھ۔

لا یجوز الاستنجاء بالیمین

دائیں ہاتھ سے استنجاء کی ممانعت

۲۵۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، «أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَمَسَّ الرَّجُلُ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ» قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي فِي الْاِسْتِنْجَاءِ (اخرجه البخاری فی الوضوء)

۲۵۲ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی شخص اپنی شرمگاہ کو دائیں ہاتھ سے چھوئے۔ سفیان نے کہا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ استنجاء دائیں ہاتھ سے نہ کرے۔

شرح: یعنی دورانِ استنجاء دائیں ہاتھ سے پانی ڈالنا چاہیے اور بائیں ہاتھ سے بدن کو صاف کرنا چاہیے۔

یستحب ثلاثۃ احجار فی الاستنجاء

استنجاء میں تین پتھروں کا ہونا مستحب ہے

۲۵۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَأْتِي الْغَائِطَ قَالَ: «أَوَلَا يَجِدُ أَحَدُكُمْ ثَلَاثَةَ أَحْجَارٍ؟»

۲۵۳ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قضاء حاجت کرنے والے شخص کے بارے میں فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں کرسکتا کہ تین پتھر لے جائے۔ (یعنی تین سے کم نہ کرے۔)

۲۵۴ حَدَّثَنَا هِشَامٌ: وَأَخْبَرَنِي أَبُو وَجْزَةَ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَيْسَ

۲۵۴ یہی حدیث دوسری سند کے ساتھ حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس میں یہ بھی ہے کہ ان تین میں سے کوئی گوبر نہ ہو۔

فِيهَا رَجِيعٌ»

٢٥٥ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا وَكِيعٌ بِمِثْلِهَا عَنْ هِشَامٍ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: عَنْ أَبِي خُزَيْمَةَ، عَنْ عُمَارَةَ

٢٥٥ یہی حدیث حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ سے دوسری سند کے ساتھ مروی ہے۔

شرح: جن علاقوں میں پانی کی قلت ہے یا لوگ قضاء حاجت کے لیے کھیتوں میں جاتے ہیں، وہاں لوگوں کو استنجاء کے لیے یعنی پاخانہ کے بعد کم ازکم تین پتھر استعمال کرنے چاہئیں تاکہ جسم اچھی طرح صاف ہو جائے۔

٢٥٦ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ الْأَشْجَعِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْثُرْ، وَإِذَا اسْتَجْمَرْتَ فَأَوْتِرْ»

(اخرجه الطبرانی فی الکبیر)

٢٥٦ حضرت سلمہ بن قیس اشجعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم وضو کرو تو ناک صاف کرو اور جب تم استنجاء کرو تو طاق ڈھیلے لو۔

٢٥٧ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا اسْتَجْمَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَجْمِرْ وِتْرًا، وَإِذَا اسْتَنْثَرَ فَلْيَسْتَنْثِرْ وِتْرًا» (متفق علیه)
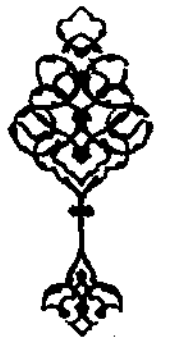
٢٥٧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص ڈھیلے استعمال کرے تو طاق استعمال کرے، اور جب ناک میں پانی ڈالے تو طاق مرتبہ ڈالے۔

٢٥٨ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ

٢٥٨ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہارے لیے باپ کی مانند ہوں تمہیں سکھاتا ہوں، تو جب تم میں سے کوئی شخص قضاء حاجت کے لیے جائے تو بول و براز کرتے ہوئے قبلہ کی طرف رخ کرے نہ

مِثْلُ الْوَالِدِ أُعَلِّمُكُمْ، فَإِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمُ الْغَائِطَ، فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ، وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا بِغَائِطٍ، وَلَا بَوْلٍ، وَأَمَرَ أَنْ نَسْتَنْجِيَ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ، وَنَهَى عَنِ الرَّوْثِ وَالرِّمَّةِ، وَأَنْ يَسْتَنْجِيَ الرَّجُلُ بِيَمِينِهِ»

(اخرجه البیہقی فی معرفۃ السنن و الاثار)

پیٹھ کرے اور آپ نے حکم فرمایا کہ ہم تین ڈھیلے استعمال کریں اور آپ نے لید اور ہڈی سے استنجاء کرنے سے روکا اور دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنے سے بھی روکا۔

۲۵۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُولُ: «رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا فَذَهَبْتُ أَتَنَحَّى عَنْهُ فَجَذَبَنِي إِلَيْهِ حَتَّى كُنْتُ عِنْدَ عَقِبِهِ فَلَمَّا فَرَغَ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ» (اخرجه البخاری فی للوضوء)

۲۵۹ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کے کوڑا کرکٹ والی جگہ تشریف لے گئے اور وہاں کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا۔ میں (زیادہ) دور جانے لگا تو آپ نے مجھے قریب بلا لیا اور میں آپ کے قریب آ گیا پھر آپ نے وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح فرمایا۔

شرح: آپ کا کھڑے ہو کر پیشاب کرنا عذر کے سبب تھا، آپ کے پاؤں میں تکلیف تھی اور آپ بیٹھ نہ سکتے تھے، وگرنہ آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے اور تکلیف یا مرض کے سبب آپ کا کھڑے ہو کر بول فرمانا اس میں اللہ کی طرف سے یہی حکمت ہے کہ اہل مرض عند الفرورۃ حصول طہارت کے کسی امکانی طریقہ میں جھجک یا عار محسوس نہ کریں۔

تخليل اللحية من سنن الوضوء

داڑھی کا خلال وضو کی سنتوں میں سے ہے

۲۶۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ بِلَالٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ: رُئِيَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ يَتَوَضَّأُ

۲۶۰ حسان بن بلال مزنی کہتے ہیں: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو دیکھا گیا کہ وہ وضو کے دوران اپنی داڑھی میں خلال کرتے تھے۔ ان سے کہا گیا: آپ اپنی داڑھی میں خلال

يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ، فَقِيلَ لَهُ: أَتُخَلِّلُ لِحْيَتَكَ؟ فَقَالَ: «وَمَا يَمْنَعُنِي وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ»

کیوں کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میں خلال کیوں نہ کروں جبکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے۔ آپ اپنی داڑھی مبارک میں خلال فرماتے تھے۔

٢٦١ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ عَمَّارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

(اخرجه الفسوی فی المعرفة و التاریخ)

٢٦١ یہی حدیث حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے دوسری سند کے ساتھ مروی ہے۔

سنن الوضوء
وضو کی سنتیں

٢٦٢ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: أَرْسَلَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ إِلَى الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ ابْنِ عَفْرَاءَ، أَسْأَلُهَا عَنْ وُضُوءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يَتَوَضَّأُ عِنْدَهَا فَأَتَيْتُهَا فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ إِنَاءً يَكُونُ مُدًّا أَوْ مُدًّا وَرُبُعًا بِمُدِّ هِشَامٍ فَقَالَتْ «بِهَذَا كُنْتُ أُخْرِجُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَضُوءَ فَيَبْدَأُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهُمَا الْإِنَاءَ، ثُمَّ يَتَمَضْمَضُ وَيَسْتَنْثِرُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، وَيَغْسِلُ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ

٢٦٢ عبداللہ بن محمد بن عقیل بن ابی طالب کہتے ہیں: مجھے امام زین العابدین علی بن حسین رضی اللہ عنہما نے ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا تاکہ میں ان سے رسول اللہ ﷺ کے وضو کا طریقہ پوچھوں، کیونکہ نبی اکرم ﷺ ان کے ہاں وضو کیا کرتے تھے۔ میں ان کے پاس حاضر ہوا وہ میرے لیے ایک برتن لے آئیں جو ایک مد یا مد اور چوتھائی کے برابر تھا۔ وہ کہنے لگیں: میں اسی برتن میں رسول اللہ ﷺ کے لیے وضو کا پانی لاتی تھی۔ آپ اپنے ہاتھوں کو برتن میں ڈالنے سے قبل تین بار دھوتے تھے، پھر تین تین بار منہ اور ناک میں پانی ڈالتے، پھر تین بار چہرہ دھوتے، پھر تین بار اپنے بازو دھوتے، پھر آگے پیچھے سر کا مسح کرتے پھر تین بار

يَغْسِلُ يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، ثُمَّ يَمْسَحُ بِرَأْسِهِ مُقْبِلًا وَمُدْبِرًا، وَيَغْسِلُ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا» قَالَتْ: وَقَدْ جَاءَنِي ابْنُ عَمٍّ لَكَ فَسَأَلَنِي عَنْهُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: مَا عَلِمْتُ فِي كِتَابِ اللهِ إِلَّا غُسْلَيْنِ وَمَسْحَتَيْنِ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَوَصَفَ لَنَا سُفْيَانُ الْمَسْحَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى قَرْنَيْهِ ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا إِلَى جَبْهَتِهِ ثُمَّ رَفَعَهُمَا وَوَضَعَهُمَا عَلَى قَرْنَيْهِ مِنْ وَسَطِ رَأْسِهِ، ثُمَّ مَسَحَ إِلَى قَفَاهُ قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ ابْنُ عَجْلَانَ حَدَّثَنَاهُ أَوَّلًا عَنِ ابْنِ عَقِيلٍ، عَنِ الرُّبَيِّعِ فَزَادَ فِي الْمَسْحِ قَالَ: ثُمَّ مَسَحَ مِنْ قَرْنَيْهِ عَلَى عَارِضَيْهِ حَتَّى بَلَغَ أَطْرَفَ لِحْيَتِهِ، فَلَمَّا سَأَلْنَا ابْنَ عَقِيلٍ عَنْهُ، لَمْ يَصِفْ لَنَا فِي الْمَسْحِ الْعَارِضَيْنِ، وَكَانَ فِي حِفْظِهِ شَيْءٌ فَكَرِهْتُ أَنْ أُلَقِّنَهُ (اخرجه البیہقی فی الطہارۃ)

پاؤں دھوتے۔

پھر سیدہ ربیع نے کہا: میرے پاس تمہارا چچازاد بھائی آیا تھا اس نے بھی مجھ سے آپ ﷺ کے وضو کے بارے میں پوچھا تو میں نے اس کو اسی طرح بتایا وہ کہنے لگا: میں نے تو اللہ کی کتاب میں دو اعضاء کا دھونا اور دو اعضاء کا مسح کرنا دیکھا ہے۔ وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف اشارہ کر رہی تھیں۔

شرح: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے صرف قرآن کریم کی دوسری قرأت بیان کی تھی جس میں وارجلکم لام مجرور کے ساتھ ہے، اور وہ مسح خُفین پر محمول ہے۔ اس سے حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا نے سمجھ لیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ وضو میں پاؤں کے دھونے کے قائل نہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے، کیونکہ خود حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے وضو میں پاؤں کا دھونا روایت کرتے ہیں۔ دیکھیں (بخاری کتاب الوضو باب ۷ حدیث ۱۴۰)

۲۶۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي حَسَنٍ الْمَازِنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: " تَوَضَّأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

۲۶۳ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا تو اپنے چہرے کو تین بار دھویا، ہاتھوں کو دو دو بار دھویا اور سر اور پاؤں کا مسح کیا۔ (گویا آپ نے موزے پہن رکھے تھے)

وَسَلَّمَ: فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ، وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ" (اخرجه الترمذی فی الطهارة)

شرح: بازوؤں کو دو دو بار دھونا پانی کی قلت کے سبب سے بھی ہو سکتا ہے ورنہ عموماً آپ ہر عضو کو تین بار ہی دھوتے تھے۔

اجر السواك

مسواک کرنے کی فضیلت

۲۶۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ عَتِيقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «السِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ» (اخرجه الموصلی فی مسنده)

۲۶۴ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مسواک منہ کو پاک کرنے والی اور رب کو راضی کرنے والی چیز ہے۔“

شرح: لہٰذا ہر بار وضو میں مسواک کرنی چاہیے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سوتے ہوئے مسواک کر کے سوتے اور اٹھتے ہی پھر مسواک کرتے۔ آپ کی زندگی کا آخری عمل بھی مسواک کرنا ہی تھا۔

۲۶۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا أَبُوْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ «أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ» (اخرجه البخاری فی الجمعة)

۲۶۵ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اٹھتے تو پہلے اپنے منہ کو مسواک کے ساتھ صاف کرتے۔

المحدث لا یدخل یدہ فی المآء فیتوضاء منه

بے وضو آدمی پانی میں ہاتھ ڈال کر اس سے وضو نہ کرے

۲۶۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ، فَلَا يَغْمِسَنَّ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ» (متفق علیه)

۲۶۶ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی آدمی اپنی نیند سے اٹھے تو برتن میں اپنا ہاتھ نہ ڈالے جب تک اسے تین بار دھو نہ لے۔ کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری۔

۲۶۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ قَالَ سُفْيَانُ: "هٰذَا يَشُدُّ قَوْلَ مَنْ يَقُولُ: الْوُضُوءُ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ" (ایضاً)

۲۶۷ یہی حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسری سند کے ساتھ مروی ہے۔ حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث ان لوگوں کی تائید کرتی ہے جو شرمگاہ کے چھونے سے وضو کو لازم قرار دیتے ہیں۔

شرح: یہ حدیث بتاتی ہے کہ بے وضو پانی میں ہاتھ نہیں ڈالنا چاہیے دھو کر ڈالنا چاہیے۔ رہا شرمگاہ سے وضو لازم آنا تو یہ اس سے ثابت نہیں ہوتا۔ یہ حضرت سفیان رضی اللہ عنہ کی ذاتی رائے ہے۔ چنانچہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ کیا میں شرمگاہ کو چھو کر وضو کروں؟ انہوں نے فرمایا: انما هو بضعة منك۔ وہ تمہارے جسم کا ایک حصہ ہی ہے۔

(موطا امام محمد باب مس الذکر حدیث ۲۱)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے کوئی فرق نظر نہیں آتا کہ ناک کو ہاتھ لگالوں یا شرمگاہ کو۔

(طحاوی کتاب الطہارۃ باب مس الوضوء من مس الفرج حدیث ۴۵۰)

الامر باسباغ الوضوء

بھرپور وضو کا حکم

۲۶۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِيْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: تَوَضَّأَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ لَهُ: أَسْبِغِ الْوُضُوءَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ»

(اخرجه مسلم فی الطھارۃ)

۲۶۸ ابوسلمہ بن عبدالرحمان کہتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمان بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے (اپنی بہن) ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ہاں وضو کیا تو وہ ان سے فرمانے لگیں۔ اے عبدالرحمان وضو کو خوب تر کرو۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ارشاد سنا کہ فرمایا: (وضو میں) خشک رہنے والی ایڑیوں کے لیے نارِ جہنم ہے۔

شرح: یعنی جس نے بے خیالی میں اور تیز تیز وضو کیا اور اعضاء کو صحیح توجہ سے تر کرنے کی کوشش نہ کی جس کی وجہ سے کسی عضو کا کوئی حصہ خشک رہ گیا جیسے کبھی پاؤں کی ایڑیاں خشک رہ جاتی ہیں تو ایسے حصہ جسم کو آگ میں جلایا جائے گا۔ ہاں اگر کسی نے اپنی طرف سے پوری کوشش کی پھر بھی کوئی حصہ خشک رہ گیا اور علم نہ ہوسکا تو اللہ معاف فرمانے والا ہے۔

فضيلة اسباغ الوضوء

وضو اچھی طرح کرنے کی فضیلت

۲۶۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ قَالَ: تَوَضَّأَ عُثْمَانُ عَلَى الْمَقَاعِدِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، قَالَ: هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ
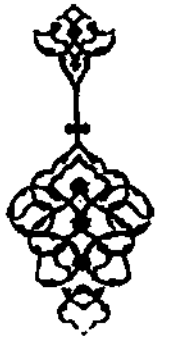
۲۶۹ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے غلام حمران کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے سیٹوں پر بیٹھ کر یوں وضو کیا کہ ہر عضو کو تین تین بار دھویا، پھر کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا، پھر میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «مَا مِنْ رَجُلٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ ثُمَّ يُصَلِّيْ إِلَّا غَفَرَ اللهُ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلَاةِ الْأُخْرٰى حَتّٰى يُصَلِّيَهَا» (اخرجه عبدالرزاق)

''جو شخص اچھی طرح وضو کرے پھر نماز ادا کرے تو اللہ اس نماز اور اس سے اگلی نماز کے درمیان والے اس کے سارے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔''

الوسوسة لا تنقض الوضوء

محض وسوسہ سے وضو نہیں ٹوٹتا

۲۷۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، وَعَبَّادُ بْنُ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: شُكِيَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ الشَّيْءُ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَنْفَتِلُ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا» وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ «لَا يَنْصَرِفُ»

(اخرجه البیهقی فی الطهارة)
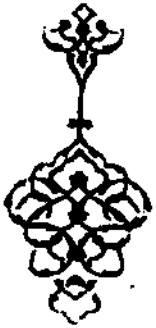
۲۷۰ حضرت عبداللہ بن زید (صاحب اذان) رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص نے شکایت کی اسے نماز میں بار بار خیال آتا ہے (کہ شاید اس کا وضو ٹوٹ گیا ہے) آپ نے فرمایا جب تک کوئی شخص آواز نہ سنے اور بدبو نہ پائے تو وہ (محض وہم سے) نماز نہ چھوڑے۔

شرح: یعنی وسوسہ کو دماغ سے جھٹک دینا چاہیے۔ جب تک وضو کا ٹوٹنا قطعی معلوم نہ ہو وضو قائم ہے۔

المذیُّ لا یوجب الا الوضوء

مذی صرف وضو واجب کرتی ہے

۲۷۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ،حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ

۲۷۱ حضرت عائش بن انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے مولا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ منبر کوفہ پر ارشاد فرما رہے تھے،

سَمِعْتُ عَائِشَ بْنَ اَنَسٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ عَلٰى مِنْبَرِ الْكُوفَةِ يَقُوْلُ: «كُنْتُ اَجِدُ مِنَ الْمَذْيِ شِدَّةً» فَاَرَدْتُ اَنْ اَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتِ ابْنَتُهُ عِنْدِي فَاسْتَحْيَيْتُ اَنْ اَسْاَلَهُ، فَاَمَرْتُ عَمَّارًا فَسَاَلَهُ فَقَالَ: «اِنَّمَا يَكْفِي مِنْهُ الْوُضُوءُ»

(اخرجه ابو يعلى فی مسنده)

مجھے مذی کی شدت کا عارضہ تھا، میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں پوچھنا چاہا اور آپ کی بیٹی میرے ساتھ تھی اس لیے مجھے حیا آئی۔ تو میں نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا۔ آپ نے فرمایا: اس میں صرف وضو ہی کافی ہے۔ (غسل کی ضرورت نہیں)

شرح: مذی وہ رطوبت ہے جو حالتِ انتشار میں مرد کی شرمگاہ سے خارج ہوتی ہے، مگر اس میں لذت نہیں ہوتی۔ اس کے خروج پر صرف وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ غسل واجب نہیں آتا۔

عدم الوضو لمس الذکر

شرمگاہ سے چھونے کے سبب وضو کرنا ضروری نہیں

٢٧٢ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ: تَذَاكَرَ اَبِيْ وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ مَا يُتَوَضَّاُ مِنْهُ، فَذَكَرَ عُرْوَةُ مَسَّ الذَّكَرِ، فَقَالَ اَبِي: اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ مَا سَمِعْتُ بِهِ قَالَ عُرْوَةُ: بَلٰى، اَخْبَرَنِي مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ اَنَّهُ سَمِعَ بُسْرَةَ بِنْتَ صَفْوَانَ تَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّاْ» فَقُلْتُ لِمَرْوَانَ فَاِنِّي اَشْتَهِي اَنْ تُرْسِلَ اِلَيْهَا، فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا، وَاَنَا شَاهِدٌ رَجُلًا، اَوْ قَالَ حَرَسِيًّا فَجَاءَ الرَّسُوْلُ

٢٧٢ عبداللہ بن ابوبکر کہتے ہیں کہ میرے والد اور عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے مابین یہ مذاکرہ ہوا کہ کس چیز سے وضو ٹوٹتا ہے۔ عروہ نے کہا مرد کا اپنی شرمگاہ کو چھونا وضو کو توڑ دیتا ہے۔ میرے والد نے کہا میں نے تو یہ بات نہیں سنی۔ عروہ نے کہا: کیوں نہیں۔ مجھے مروان بن حکم نے بتایا کہ اس نے بُسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا سے سنا وہ کہتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ نے فرمایا: جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھوئے وہ وضو کرے۔ میں نے مروان سے کہا: میں چاہتا ہوں کہ حضرت بُسرہ کو پیغام بھیجا جائے تو انہیں پیغام بھیجا گیا۔ میں وہاں موجود تھا اس نے سپاہی بھیجا۔ جب ان کے پاس

مِنْ عِنْدِهَا فَقَالَ: اِنَّهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ» (اخرجه صحیح ابن حبان)

پیغام والا آیا تو انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ فرما رہے تھے جس شخص نے اپنی شرمگاہ کو چھوا وہ وضو کرے۔

شرح: یہاں وضو سے مراد ہاتھوں کا دھونا ہے نہ کہ نماز والا وضو کیونکہ طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک شخص نے پوچھا: اگر کوئی شخص اپنی شرمگاہ کو چھوئے تو کیا اس پر وضو ہے۔ آپ نے فرمایا: وہ تمہارے جسم کا ہی ایک ٹکڑا ہے۔

عدم الوضو مما مست النار

آگ سے پکی ہوئی چیز کے کھانے سے وضو واجب نہیں

۲۷۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ النُّعْمَانِ الْاَنْصَارِيَّ يَقُوْلُ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى خَيْبَرَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَهَا رَوْحَةٌ «دَعَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالزَّادِ فَلَمْ يُؤْتَ اِلَّا بِسَوِيْقٍ فَلَاكَهٗ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلُكْنَاهُ مَعَهٗ ثُمَّ مَضْمَضَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَضْمَضْنَا مَعَهٗ ثُمَّ صَلّٰى بِنَا الْمَغْرِبَ وَصَلَّيْنَا مَعَهٗ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ»

(اخرجه البخاری فی الوضو)

۲۷۳ حضرت سوید بن نعمان انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیبر کی طرف نکلے۔ جب ہم "مقام صہباء" پر پہنچے اور ہمارے اور اس کے درمیان صرف "روحہ" رہ گیا تو نبی اکرم ﷺ نے زاد منگوایا تو صرف ستو پیش کیے گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے وہی تناول فرما لیے، اور ہم نے بھی کھائے، پھر آپ ﷺ نے کلی فرمائی اور ہم نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ کی، پھر آپ نے مغرب پڑھی اور ہم نے بھی پڑھی اور آپ نے وضو نہ فرمایا۔

شرح: اس حدیث سے واضح ہو گیا کہ جو چیز آگ پر پکائی گئی ہو، اس کے کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا اور جن احادیث میں ایسی چیزوں کے کھانے سے وضو کا حکم دیا گیا ہے۔ اس سے مراد ہاتھ صاف کرنا اور کلی کرنا ہے، کیونکہ وضو کا لغوی معنیٰ صفائی

ستھرائی ہے۔

۲۷۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: «أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِمْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ، فَرَشَّتْ لَهُ صُورًا لَهَا، وَالصُّوَرُ النَّخَلَاتُ الْمُجْتَمِعَاتُ، وَذَبَحَتْ لَهُ شَاةً، فَأَكَلَ مِنْهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَانَتْ صَلَاةُ الظُّهْرِ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ أُتِيَ بِعُلَالَةِ الشَّاةِ فَأَكَلَ مِنْهَا، ثُمَّ قَامَ إِلَى الْعَصْرِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ» ثُمَّ أَتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ، فَقَالَ لِأَهْلِهِ: هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟ قَالُوا: لَا، قَالَ: فَأَيْنَ شَاتُكُمُ الْوَالِدُ؟ فَأُتِيَ بِهَا فَحَلَبَهَا وَجَعَلَ لَنَا مِنْهُ لَبَأً، فَأَكَلَ مِنْهُ وَأَكَلْنَا، ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى، وَلَمْ يَتَوَضَّأْ، ثُمَّ أَتَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَأُتِيَ بِجَفْنَتَيْنِ، فَجُعِلَتْ إِحْدَاهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَالْأُخْرَى مِنْ خَلْفِهِ، فَأَكَلَ وَأَكَلْنَا، ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ (اخرجه ابن حبان فی صحیحه)

۲۷۴ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ایک عورت کے گھر تشریف لے گئے۔ اس نے مختلف کھجوریں آپ ﷺ کے سامنے رکھیں، اور آپ کے لیے بکری ذبح کی، پھر نمازِ ظہر کا وقت ہو گیا آپ ﷺ نے اٹھ کر وضو کیا، اور (مسجد میں) نمازِ ظہر ادا کی، پھر آپ ﷺ کے پاس بکری کا بھنا ہوا گوشت لایا گیا۔ آپ نے اس میں سے کچھ تناول کیا، پھر حضور ﷺ نے عصر پڑھی اور دوبارہ وضو نہیں کیا۔

پھر ایک بار میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھا انہوں نے اپنے گھر والوں سے کہا: کیا تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں، تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: تمہاری بکری کدھر ہے جو بچہ جننے والی ہے۔ وہ بکری لائی گئی۔ انہوں نے اسے دوہا اور اس کا ابتدائی دودھ ہمیں بھی دیا (جسے پنجابی میں بَہو لی کہتے ہیں) انہوں نے بھی اسے کھایا اور ہم نے بھی کھایا، پھر وہ نماز کے لیے اٹھے اور نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔

پھر ایک بار میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس تھا۔ ان کے پاس دو برتن لائے گئے ایک ان کے سامنے رکھا گیا دوسرا پیچھے، تو انہوں نے کھایا ہم نے بھی کھایا پھر انہوں نے نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔

شرح: معلوم ہوا کہ جو چیز آگ پر پکائی گئی ہو، اس کے کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا اور جن احادیث میں ایسی چیز کے کھانے کے بعد وضو کا حکم ہے وہاں وضو سے صفائی ستھرائی مراد ہے یعنی کلی کرنا اور ہاتھ دھونا۔

۲۷۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ بِأَحَادِيْثَ فِيْمَا مَسَّتِ النَّارُ، مِنْهَا مَنْ قَالَ: يَتَوَضَّأُ، وَمِنْهَا مَنْ قَالَ: لَا يَتَوَضَّأُ، فَاخْتَلَطَتْ عَلَيَّ، فَكَانَ مِمَّنْ قَالَ: «الْوُضُوْءُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ» اَبُوْ سَلَمَةَ، وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، وَاُمُّ حَبِيْبَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ سُفْيَانُ وَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ اَخْبَرَنِيْ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِيْهِ. وَجَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ عَنْ اَبِيْهِ: اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَزَّ كَتِفَ شَاةٍ فَاَكَلَ مِنْهَا، ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. وَ قَالَ الْاٰخَرُ: اَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمًا وَ صَلّٰى وَ لَمْ يَتَوَضَّأْ. لَا اَشُكُّ اَنَّ الزُّهْرِيَّ حَدَّثَنَا عَنْهُمَا اِنَّمَا اَشُكُّ لِاَنِّيْ لَا اَعْرِفُ حَدِيْثَ ذَا مِنْ حَدِيْثِ ذَا. قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ الزُّهْرِيُّ يَتَوَضَّأُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ.

(متفق علیه)

۲۷۵ سفیان بن عیینہ کہتے ہیں: زہری نے مجھے مختلف احادیث سنائی ہیں۔ بعض میں ہے کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو کرنا چاہیے اور بعض میں ہے کہ نہیں کرنا چاہیے۔ جنہوں نے وضو کرنا روایت کیا ہے وہ یہ لوگ ہیں۔ ابوسلمہ، عمر بن عبدالعزیز، ام حبیبہ، ابوہریرہ، زید بن ثابت رضی اللہ عنہم۔ اور ابوسفیان کہتے ہیں مجھے زہری نے حضرت علی بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے ذریعہ ان کے باپ سے اور جعفر بن عمرو بن امیہ کے ذریعہ ان کے باپ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کا کندھا کاٹا اور اس سے کھایا، پھر نماز کے لیے اٹھے اور وضو نہ فرمایا، اور دوسرے نے یوں کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت کھایا اور نماز پڑھی مگر وضو نہ فرمایا۔ سفیان کہتے ہیں: مجھے اس میں کوئی شک نہیں کہ زہری نے دونوں روایات بیان کی ہیں۔ مجھے شک یہ ہے کہ کس نے کون سے الفاظ روایت کیے ہیں۔ سفیان کہتے ہیں زہری آگ پر پکی چیز کے کھانے سے وضو کرتے تھے۔

شرح: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں اس بات پر اختلاف ہوا تھا کہ جو چیز آگ پر پکائی جائے۔ اس کے کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں۔ دراصل حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **تَوَضَّأُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ** ''جس چیز کو آگ نے چھوا ہو اس سے وضو کرو۔'' اسے مسلم نے کتاب الحیض باب **الوضو مما مست النار** میں روایت کیا ہے اور ایسی ہی حدیث حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی مروی ہے۔ (مسلم کتاب الحیض حدیث ۸۱۶)

مگر حق یہ ہے کہ یہاں وضو سے صفائی ستھرائی کرنا مراد ہے یعنی کلی کرنا اور ہاتھ دھونا۔ کیونکہ کثیر احادیث کے مطابق رسول اللہ ﷺ آگ پر پکی چیزیں کھا کر وضو نہیں فرماتے تھے جیسا کہ ابھی امام حمیدی نے سفیان کے ذریعہ احادیث روایت کی ہیں اور حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ والی حدیث بخاری و مسلم دونوں میں ہے، پھر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم ﷺ ابلتی ہنڈیا کے قریب سے گزرتے اس میں سے ایک بوٹی اٹھا کر تناول فرما لیتے، پھر نماز کو چلے جاتے اور وضو نہ فرماتے۔ (مسند احمد بن حنبل حدیث ۲۵۳۲۱، مسند ابو یعلیٰ حدیث ۴۴۴۹)

جواز الاكل بعد قضاء الحاجة قبل الوضوء

قضاء حاجت کے بعد وضو سے قبل کھانا کھانے کا جواز

۲۷۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْحُوَيْرِثِ يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: «كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ مِنَ الْغَائِطِ فَأُتِيَ بِطَعَامٍ» فَقِيلَ لَهُ أَلَا تَوَضَّأُ؟ فَقَالَ: «لَمْ أُصَلِّ فَأَتَوَضَّأُ»

(اخرجه مسلم)

۲۷۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھے۔ آپ قضاء حاجت کر کے تشریف لائے۔ آپ کے پاس کھانا لایا گیا۔ آپ سے عرض کیا گیا: کیا آپ ﷺ وضو نہیں فرمائیں گے؟ آپ نے فرمایا: کیوں کیا میں نماز پڑھنے لگا ہوں کہ وضو کروں؟

۲۷۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عُمَرَ أَتَى الْغَائِطَ ثُمَّ خَرَجَ فَأُتِيَ بِطَعَامٍ فَقِيلَ لَهُ أَلَا تَتَوَضَّأُ؟ فَقَالَ: «إِنَّمَا أَسْتَطِيبُ بِشِمَالِي وَإِنَّمَا آكُلُ بِيَمِينِي» (اخرجه ابن ابی شیبه)

۲۷۷ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ قضاء حاجت کر کے واپس آئے آپ کے پاس کھانا لایا گیا۔ آپ ﷺ سے کہا گیا: کیا آپ وضو نہیں کریں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے بائیں ہاتھ سے قضاء حاجت کی ہے اور دائیں سے کھا رہا ہوں۔

الوضو لمن اراد المباشرة مرة اخریٰ

دوبارہ مباشرت سے قبل وضو کرنا

۲۷۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ، عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمْ اَهْلَهُ فَاِنْ اَرَادَ اَنْ يَعُوْدَ فَلْيَتَوَضَّأْ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ» (اخرجه مسلم فی الحیض)

۲۷۸ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی سے قربت کرے پھر دوبارہ اس کے قریب جانا چاہے تو نماز والا وضو کرے۔

شرح: یہ حکم استحبابی ہے، کیونکہ کئی احادیث میں صراحت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ مجامعت کے لیے وضو نہیں فرماتے تھے۔

جواز المسح علی الخفین

موزوں پر مسح کا جواز

۲۷۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِيْ اَبُو السَّوْدَاءِ عَمْرٌو النَّهْدِيُّ، عَنِ ابْنِ عَبْدِ خَيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: رَاَيْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ يَمْسَحُ ظُهُوْرَ قَدَمَيْهِ وَيَقُوْلُ: «لَوْلَا اَنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلٰى ظُهُوْرِهِمَا لَظَنَنْتُ اَنَّ بُطُوْنَهُمَا اَحَقُّ» قَالَ اَبُوْبَكْرٍ: اِنْ كَانَ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَهُوَ سُنَّةٌ، وَاِنْ كَانَ عَلٰى غَيْرِ الْخُفَّيْنِ فَهُوَ مَنْسُوْخٌ.

۲۷۹ ابن عبدالخیر کہتے ہیں: میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ اپنے قدموں کی پشت پر مسح کرتے تھے، اور یہ بھی کہتے تھے: اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قدموں کی پشت پر مسح کرتے نہ دیکھا ہوتا تو میں کہتا کہ قدموں کا پیٹ اس مسح کا زیادہ حق دار ہے۔ امام حمیدی کہتے ہیں۔ موزوں پر مسح ہی سنت ہے۔ اگر اس کے سوا کوئی مسح ہے تو وہ منسوخ ہے (یعنی اس حدیث میں قدموں پر مسح کرنے سے مراد یہ ہے کہ موزوں کی پشت پر مسح کیا جائے نہ کہ خود قدموں کی پشت پر)

مدۃ المسح علی الخفین

موزوں پر مسح کی مدت

۲۸۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ،حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ اَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُخَيْمِرَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِي ءٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَتِ: اِئْتِ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فَاسْاَلْهُ فَاِنَّهُ كَانَ يَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ لِلْمُقِيْمِ، وَثَلَاثَةُ اَيَّامٍ وَلَيَالِيْهِنَّ لِلْمُسَافِرِ» (اخرجه عبد الرزاق)

۲۸۰ شریح بن ہانی کہتے ہیں: میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے موزوں پر مسح کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے فرمایا: جاؤ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے پوچھو، کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد پر جاتے تھے (اور موزوں پر مسح کی ضرورت زیادہ تر سفر میں پیش آتی تھی) تو میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جا کر پوچھا۔ انہوں نے فرمایا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے، مقیم کے لیے ایک رات اور ایک دن مسح کی مدت ہے اور مسافر کے لیے تین دن اور تین رات۔

شرح: اہلِ تشیع وضو میں پاؤں کو دھونے کی بجائے اس کا مسح کرتے ہیں۔ اس لیے وہ موزوں پر مسح کو نہیں مانتے اسی لیے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا: افضلیت شیخین (ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما) محبت ختنین (عثمان وعلی رضی اللہ عنہما) اور مسح خفین اہل سنت کی نشانی ہے۔ (شرح فقہ اکبر لملا علی القاری)

مگر یہ روایت خود حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ارشاد فرمودہ ہے اور اہل تشیع کا رد کرتی ہے اور یہ بھی بتاتی ہے کہ سیدہ عائشہ صدیقہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا جناب مولیٰ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے عقیدت رکھتی تھیں۔ اسی لیے مسائل شرعیہ میں حصولِ فتویٰ کے لیے لوگوں کو ان کی طرف بھیجتی تھیں۔

۲۸۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا عَاصِمُ ابْنُ بَهْدَلَةَ، اَخْبَرَنَا زِرُّ بْنُ حُبَيْشٍ قَالَ: اَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ، فَقَالَ لِيْ: مَا جَاءَ بِكَ؟ قُلْتُ: اِبْتِغَاءَ الْعِلْمِ، قَالَ: اَنَّ الْمَلَائِكَةَ تَضَعُ اَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ

۲۸۱ زر بن حبیش کہتے ہیں میں حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا وہ کہنے لگے: آپ کیسے آئے ہیں؟ میں نے عرض کیا: میں حصولِ علم کے لیے آیا ہوں، تو انہوں نے فرمایا: بے شک فرشتے طالب علم کی خوشی کے لیے اپنے پر بچھاتے ہیں۔ میں نے کہا: میرے دل میں

الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَطْلُبُ، قُلْتُ: حَاكَ فِيْ نَفْسِيْ مَسْحٌ عَلَى الْخُفَّيْنِ بَعْدَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ، وَكُنْتَ امْرَءًا مِّنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُكَ أَسْأَلُكَ هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا؟ فَقَالَ: نَعَمْ «كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا سَفَرًا أَوْ مُسَافِرِيْنَ لَا نَنْزِعُ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيْهِنَّ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ، لٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ» قُلْتُ: أَسَمِعْتَهُ يَذْكُرُ الْهَوٰى بِشَيْءٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَهُ فِيْ مَسِيْرٍ لَهُ إِذْ نَادَاهُ أَعْرَابِيٌّ بِصَوْتٍ لَهُ جَهْوَرِيٍّ، يَا مُحَمَّدُ، فَأَجَابَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِّنْ صَوْتِهِ: «هَاؤُمُ»، فَقُلْنَا لَهُ: أُغْضُضْ مِنَ صَوْتِكَ، فَإِنَّكَ نُهِيْتَ عَنْ هٰذَا، فَقَالَ: لَا وَاللهِ لَا أَغْضُضُ مِنْ صَوْتِيْ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ الْمَرْءُ يُحِبُّ الْقَوْمَ، وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ، قَالَ: «اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ» قَالَ: ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يُحَدِّثُنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قَالَ: «إِنَّ مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ بَابًا مَسِيْرَةُ عَرْضِهِ أَرْبَعُوْنَ أَوْ سَبْعُوْنَ عَامًا، فَتَحَهُ اللهُ لِلتَّوْبَةِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يُغْلِقُهُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْهُ»

(اخرجه ابن حبان فی صحیحه)

موزوں پر مسح کے بارے میں بات کھٹکتی ہے کہ کیا بول و براز کے بعد مسح کیا جائے؟ اور آپ اصحابِ رسول ﷺ میں سے ہیں۔ میں آپ کے پاس آیا ہوں کہ کیا آپ نے اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے کچھ سنا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں سنا ہے۔ رسول اللہ ﷺ ہمیں حکم دیتے تھے کہ جب ہم مسافر ہوں تو تین دن اور تین رات تک موزے نہ اتاریں سوا جنابت کے، مگر بول و براز اور نیند کی وجہ سے اتارنے کی ضرورت نہیں۔

میں نے عرض کیا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو خواہشات کے بارے میں ذکر کرتے دیکھا؟ انہوں نے کہا: ہاں ہم آپ کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ ایک دیہاتی نے آپ کو بلند آواز سے پکارا کہ اے محمد! نبی اکرم ﷺ نے اسی انداز میں اسے زور سے جواب دیا کہ کیا بات ہے؟ ہم نے اسے کہا کہ اپنی آواز کو پست رکھو کیونکہ اونچی آواز سے منع کیا گیا ہے۔ اس نے کہا: واللہ میں اپنی آواز کو پست نہیں کر سکتا۔

اس (اعرابی) نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ کیا یہ بات درست ہے کہ آدمی جس سے محبت رکھتا ہو وہ اس کے ساتھ ہوگا خواہ اس کے اعمال اس جیسے نہ ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے اس کو محبت ہے۔

پھر رسول اللہ ﷺ ہمیں باتیں ارشاد فرماتے رہے حتیٰ کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مغرب میں ایک دروازہ ہے جس کی چوڑائی چالیس یا ستر سال کی مسافت کے برابر ہے۔ اللہ نے اسے توبہ کے لیے اس دن کھولا جب اس نے آسمان و

زمین کو پیدا کیا اور اسے بند نہیں کرے گا تا آنکہ سورج مغرب سے طلوع ہو۔

شرح: مغرب سے مراد افق سماوی ہے یعنی آسمان میں رحمت کا دروازہ ہے جس سے مومن کی توبہ کا عمل اٹھایا جاتا ہے، اور جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا تو پھر توبہ کا یہ دروازہ بند ہو جائے گا۔

۲۸۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ الْأَوْدِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْجَدَلِيِّ، عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: «رَخَّصَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ لِلْمُسَافِرِ، وَيَوْمٌ وَلَيْلَةٌ لِلْمُقِيمِ وَلَوِ اسْتَزَدْنَاهُ لَزَادَنَا» (اخرجه الطبرانی الکبیر)

۲۸۲ خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں رخصت عطا فرمائی کہ مسافر تین دن تین رات تک موزوں پر مسح کر سکتا ہے، اور مقیم ایک دن ایک رات تک، اور اگر ہم اس سے زیادہ کا سوال کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں ضرور اضافہ فرما دیتے۔

۲۸۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ الْأَوْدِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْجَدَلِيِّ، عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ إِلَّا أَنَّهُ «وَلَوْ أَطْنَبَ السَّائِلُ فِي مَسْأَلَتِهِ لَزَادَهُ» (اخرجه الطبرانی فی الکبیر)

۲۸۳ یہی حدیث دوسری سند کے ساتھ حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اگر سوال کرنے والا اپنا سوال بڑھاتا رہتا تو آپ بھی مزید مدت بڑھا دیتے۔

۲۸۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ تَغْلِبَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ

۲۸۴ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے دونوں موزوں اور چادر پر مسح کیا۔

الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ بِلَالٍ قَالَ: «رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ» (اخرجه احمد)

شرح: چادر پر مسح کا معنیٰ ہے کہ حضور ﷺ نے سر پر چادر لے رکھی تھی اور سر کا اگلا حصہ ننگا تھا۔ آپ نے یوں مسح کیا کہ کچھ مسح سر پر ہوا کچھ چادر پر۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سارے سر پر مسح فرض نہیں ہے۔ اس لیے احناف کے ہاں چوتھائی سر کا مسح فرض ہے سارے سر کا مسح سنت ہے۔

۲۸۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ، وَحُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيُّ، وَيُوْنُسُ بْنُ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيَمْسَحُ اَحَدُنَا عَلَى الْخُفَّيْنِ؟ قَالَ: «نَعَمْ، اِذَا اَدْخَلَهُمَا وَهُمَا طَاهِرَتَانِ» (اخرجه البخاری فی الوضوء)

۲۸۵ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ کیا ہم میں سے کسی شخص کو موزوں پر مسح کی اجازت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں جب اس نے موزے اس وقت پہنے ہوں جب دونوں پاؤں دھلے تھے۔

۲۸۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ اِسْمَاعِيْلَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ يَقُوْلُ: اَخْبَرَنِيْ حَمْزَةُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ، فَقَالَ لِيْ: «تَخَلَّفْ يَا مُغِيْرَةُ، وَامْضُوْا اَيُّهَا النَّاسُ» قَالَ: فَمَضَى النَّاسُ وَتَخَلَّفْتُ، فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهٖ ثُمَّ جَاءَ، فَسَكَبْتُ عَلَيْهِ مِنْ اِدَاوَةٍ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ

۲۸۶ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر میں تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے مغیرہ میرے ساتھ پیچھے رہو اور دوسرے لوگوں سے کہا تم آگے چلو۔ لوگ آگے چلے گئے میں آپ کے ساتھ پیچھے رہ گیا۔ رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے پھر واپس آئے۔ تو میں نے ایک برتن سے آپ کو وضو کرایا۔ آپ نے رومی جُبہ پہنا ہوا تھا۔ آپ اس سے اپنے ہاتھ نکالنے لگے تو اس کی آستینیں تنگ تھیں، تو آپ نے جبے کے نیچے سے ہاتھ نکالے پھر آپ نے چہرہ دھویا، بازو

رُوْمِيَّةٌ فَذَهَبَ يُخْرِجُ يَدَهُ، فَضَاقَتْ عَلَيْهِ الْجُبَّةُ، «فَأَخْرَجَهَا مِنْ تَحْتِهَا، فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ مَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ» قَالَ سُفْيَانُ: "قَالَ لِيْ إِسْمَاعِيْلُ: فَحَدَّثْتُ بِهِ الزُّهْرِيَّ، فَحَدَّثَ يَوْمًا بِأَحَادِيْثِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ، فَلَمَّا فَرَغَ مِمَّا عِنْدَهُ مِنَ الْحَدِيْثِ الْتَفَتَ إِلَيَّ، فَقَالَ: وَحَدَّثَنِيْ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ، ثُمَّ مَضَى فِيْ حَدِيْثِيْ حَتّٰى فَرَغَ مِنْهُ"

(اخرجه صحیح ابن حبان)

دھوئے سر کا مسح کیا اور موزوں پر مسح کیا۔ سفیان نے اس حدیث پر کچھ بحث کی ہے۔
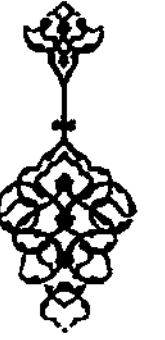
٢٨٧ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: رَأَيْتُ جَرِيْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَتَوَضَّأُ مِنْ مِطْهَرَةِ الْمَسْجِدِ الَّذِيْ يَتَوَضَّأُ مِنْهَا الْعَامَّةُ، ثُمَّ يَمْسَحُ عَلَى خُفَّيْهِ، فَقِيْلَ لَهُ: أَتَفْعَلُ هٰذَا؟ قَالَ: وَمَا يَمْنَعُنِيْ وَقَدْ «رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى خُفَّيْهِ» قَالَ إِبْرَاهِيْمُ: «فَكَانَ هٰذَا الْحَدِيْثُ يُعْجِبُ أَصْحَابَ عَبْدِ اللّٰهِ لِأَنَّ إِسْلَامَ جَرِيْرٍ كَانَ بَعْدَ نُزُوْلِ الْمَائِدَةِ»

(اخرجه البخاری فی الصلوٰۃ)

٢٨٧ ہمام بن حارث کہتے ہیں: میں نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا۔ انہوں نے مسجد کے وضو خانہ میں وضو کیا، جہاں سب لوگ کرتے ہیں، پھر انہوں نے موزوں پر مسح کیا۔ ان سے کہا گیا کہ آپ یہ مسح کیوں کر رہے ہیں؟ انہوں نے کہا: میں یہ مسح کیوں نہ کروں جبکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے موزوں پر مسح کرتے دیکھا تھا۔ ابراہیم نخعی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں کو اس حدیث پر بہت خوش ہوتے دیکھا کیونکہ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا اسلام لانا سورہ مائدہ کے نزول کے بعد تھا (اور مائدہ سب سے آخر میں نازل ہوئی گویا موزوں پر مسح کا عمل منسوخ نہیں ہے)

احکام الغسل

وجوب الغسل علی المراۃ بالاحتلام

عورت پر احتلام کی وجہ سے وجوبِ غسل

۲۸۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ سَأَلَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ اللهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ هَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلٍ إِذَا هِيَ احْتَلَمَتْ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا رَأَتْ إِحْدَاكُنَّ الْمَاءَ فَلْتَغْتَسِلْ» فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: وَهَلْ تَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " تَرِبَتْ يَمِينُكِ فَبِمَ يَكُونُ الشَّبَهُ؟ (اخرجه البخاری فی الغسل)

۲۸۸ حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ کہنے لگیں: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ حق بتانے سے حیا نہیں فرماتا۔ جب عورت کو احتلام ہو تو کیا اس پر غسل لازم ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم عورتوں میں سے کسی کو (خواب میں) پانی (مادہ منویہ خارج ہوتا) نظر آئے تو وہ ضرور غسل کرے۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں: کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا ہاتھ خاک آلود ہو (اگر عورت کو پانی نہ آتا ہو) تو بچہ ماں کے مشابہ کیوں ہوتا ہے؟

223

شرح: یہ حدیث بتاتی ہے کہ ازواجِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر پاک ہیں کہ زوجیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں آنے سے قبل بھی اللہ نے انہیں بُرے خواب سے پاک رکھا تھا یہ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا (سورۃ الاحزاب، آیت نمبر ۳۳) کا جلوہ ہے۔

الغسل عن الجنابة

جنابت کا غسل

۲۸۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

۲۸۹ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے ام

قَالَ:حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَقُوْلُ «كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ فِي الْقَدَحِ وَهُوَ الْفَرَقُ وَكُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَهُوَ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ»

(اخرجه البخاری فی الغسل)

المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو کہتے ہوئے سنا: ’’رسول اللہ ﷺ ایک بڑے ٹب سے غسل فرماتے تھے اور میں بھی آپ کے ساتھ غسل کرتی تھی۔

شرح: یعنی نبی اکرم ﷺ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک بڑے برتن سے پانی لیتے تھے اور اکٹھے غسل کرتے تھے ایسے میں رسول اللہ ﷺ نے تہبند شریف باندھا ہوتا تھا۔

۲۹۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: «كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْرِفُ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلَاثًا وَهُوَ جُنُبٌ» (متفق عليه)

۲۹۰ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ اپنے سر پر تین بار پانی بہاتے تھے یعنی جنابت کی وجہ سے۔

ليس على المرأة نقض ضفرها لغسل الجنابة

عورت پر ضروری نہیں کہ غسل جنابت کے لیے مینڈھیاں کھولے

۲۹۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: اِنِّيْ اِمْرَاَةٌ اَشُدُّ ضُفْرَ رَاْسِيْ اَفَاَنْقُضُهُ لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

۲۹۱ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: میں نے کہا: میرے سر کی مینڈھیاں بہت سخت ہوتی ہیں۔ کیا میں غسل جنابت کے لیے انہیں کھولوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ تمہیں یہی کافی ہے کہ اپنے سر پر تین بار لپ بھر کر پانی انڈیل لو پھر سارے جسم پر پانی بہالو اور پاک ہو جاؤ۔ یا یہ فرمایا کہ

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «لَا إِنَّمَا يَكْفِيْكِ أَنْ تَحْثِيْ عَلٰى رَأْسِكِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ مِّنْ مَاءٍ ثُمَّ تُفِيْضِيْ عَلَيْكِ الْمَاءَ فَتَطْهُرِيْ» أَوْ قَالَ: «فَإِذَا أَنْتِ قَدْ طَهُرْتِ» (اخرجه البخاری فی السهو)

جب تم پاک ہوگئیں۔

شرح: عورتوں کے بال لمبے ہوتے ہیں انہیں اپنے بالوں کو گوندھ کر رکھنا پڑتا ہے اس لیے انہیں بالوں کے کھولنے کی تکلیف نہیں دی گئی۔ بس وہ بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچا دیں تو فرضِ غسل ادا ہوگیا اور اگر مرد نے مینڈھیاں بنا رکھی ہوں تو اس کے لیے ان کا کھولنا ضروری ہے۔

۲۹۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ كَانَتْ بِهٖ جَنَابَةٌ فَلَا يَنَمْ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلَاةِ»

(اخرجه الموصلی فی مسنده)

۲۹۲ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کو جنابت لاحق ہو (نہانا فرض ہو) تو وہ نماز والا وضو کر کے سوئے۔ (یہ حکم استحبابی ہے)

جواز النوم للجنب

ناپاک آدمی کو سونے کی اجازت

۲۹۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِيْنَارٍ أَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: سَأَلَ عُمَرُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَنَامُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ؟ فَقَالَ: «نَعَمْ إِذَا تَوَضَّأَ وَيَطْعَمُ إِنْ شَاءَ»

(اخرجه البخاری فی الغسل)

۲۹۳ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جب ہم میں سے کوئی جُنُب (ناپاک) ہو تو کیا وہ اس طرح سو سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں جب وہ وضو کر لے (ہاتھ دھو لے) پھر وہ کھا بھی سکتا ہے اگر چاہے۔

سنن الاغتسال

غسل کی سنتیں

۲۹۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: «كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّغْتَسِلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ فَغَسَلَ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهَا فِي الْإِنَاءِ، ثُمَّ يَغْسِلُ فَرْجَهُ، ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ يُشْرِبُ شَعْرَهُ الْمَاءَ ثُمَّ يَحْثِي عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ» (اخرجه البخاری فی الغسل)

۲۹۴ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ”رسول اللہ ﷺ جب غسل جنابت کا ارادہ فرماتے تو ہاتھوں کو برتن میں داخل کرنے سے قبل انہیں دھو لیتے، پھر آپ اپنی جائے ستر کو دھوتے، پھر نماز والا وضو کرتے، پھر سر کے بالوں میں خوب اچھی طرح پانی ڈالتے (بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچاتے) پھر اپنے سارے جسم پر تین بار پانی بہاتے۔“

شرح: یہی غسل کا سنت طریقہ ہے۔ آج ہم میں سے کچھ لوگ بس یہ جانتے ہیں کہ نہانے کے لیے ٹونٹی کھولی اور اس کے نیچے کھڑے ہو گئے، وہ نہیں جانتے کہ رسول اللہ ﷺ کا طریقہ غسل کیا تھا۔ یہ دین سے اور علماء دین سے دوری کی دلیل ہے۔

الجنب لا يقرأ القرآن

ناپاک آدمی قرآن نہیں پڑھ سکتا

۲۹۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ،حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مِسْعَرٍ، وَابْنِ أَبِي لَيْلَى، وَشُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ، عَنْ عَلِيٍّ " أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمْ يَكُنْ يَحْجُبُهُ عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ إِلَّا أَنْ يَّكُونَ جُنُبًا "

(اخرجه الموصلی فی مسنده)

۲۹۵ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو تلاوت قرآن کریم سے کوئی چیز نہیں روکتی تھی، الا یہ کہ آپ ﷺ جنب ہوں۔

شرح: یعنی آپ زبانی قرآن پڑھتے ہوئے وضو کے ہونے یا نہ ہونے کا لحاظ نہیں رکھتے تھے، ہر حال میں تلاوت کرتے رہتے تھے، البتہ جنابت میں قرآن نہیں پڑھتے تھے۔

۲۹۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ، عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: «كُنْتُ اَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ» وَرُبَّمَا قَالَ «اَبْقِ لِي، اَبْقِ لِي»

(متفق علیہ)

۲۹۶ حضرت عائشہ صدیقہ ﷞ کہتی ہیں: میں اور رسول اللہ ﷺ دونوں ایک برتن سے غسل کرتے تھے، اور میں عرض کرتی تھی: میرے لیے پانی چھوڑیں، میرے لیے پانی چھوڑیں۔

شرح: اس کی وضاحت پیچھے گزر چکی ہے۔

۲۹۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُوْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «اِغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَغَسَلَ فَرْجَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ دَلَّكَ بِهَا الْحَائِطَ ثُمَّ غَسَلَهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ غَسَلَ رِجْلَيْهِ»

(اخرجه البخاری فی الغسل)

۲۹۷ ام المؤمنین حضرت میمونہ ﷞ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے غسل (جنابت) فرمایا تو پہلے اپنی جائے ستر کو دھویا، پھر آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ دیوار پر ملا پھر اسے دھویا پھر نماز والا وضو فرمایا، پھر جب آپ غسل سے فارغ ہوئے تو آپ نے اپنے پاؤں دھوئے۔

۲۹۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الشَّعْثَاءِ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: أَخْبَرَتْنِي مَيْمُوْنَةُ «أَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ هِيَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ

۲۹۸ حضرت ابن عباس ﷜ کہتے ہیں: مجھے ام المؤمنین حضرت میمونہ ﷞ نے بتایا کہ وہ اور رسول اللہ ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے۔ سفیان اس کی سند پر ایک کلام کرتے ہیں۔

وَاحِدٍ» ثُمَّ قَالَ سُفْيَانُ: هٰذَا الْإِسْنَادُ كَانَ يُعْجِبُ شُعْبَةَ سَمِعْتُ أَخْبَرَنِي، سَمِعْتُ أَخْبَرَنِي كَأَنَّهُ اِشْتَهٰى تَوْصِيْلَهُ. (متفق علیه)

۲۹۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحَجَبِيُّ قَالَ: أَخْبَرَتْنِيْ أُمِّيْ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ: سَأَلَتِ امْرَأَةٌ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْحَيْضَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «خُذِيْ فِرْصَةً مِنْ مِسْكٍ فَتَطَهَّرِيْ بِهَا» فَقَالَتْ: كَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا؟ قَالَ: «تَطَهَّرِيْ بِهَا» قَالَتْ قُلْتُ: كَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا؟ فَقَالَ بِيَدِهِ هٰكَذَا: «سُبْحَانَ اللهِ تَطَهَّرِيْ بِهَا وَاسْتَتَرَ بِثَوْبِهِ» قَالَتْ عَائِشَةُ: فَعَرَفْتُ الَّذِيْ أَرَادَ فَاجْتَذَبْتُهَا، وَقُلْتُ لَهَا: تَتَبَّعِي بِهَا أَثَرَ الدَّمِ. (ایضاً)

۲۹۹ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک عورت نے حیض کے بعد غسل کرنے کے بارے میں سوال کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم خوشبو میں بسی ہوئی ایک روئی لو اور اس سے پاکیزگی حاصل کرو۔ وہ کہنے لگی: میں اس سے کس طرح پاکیزگی حاصل کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے ساتھ پاکیزگی حاصل کرو، وہ پھر کہنے لگی کہ میں اس کے ساتھ کیسے پاکیزگی حاصل کروں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کا اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: سبحان اللہ۔ اس کے ساتھ پاکیزگی حاصل کرو اور آپ نے (حیاء سے) اپنا چہرہ کپڑے میں چھپا لیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ میں آپ کا مقصد سمجھ گئی میں نے اسے پیچھے کھینچ لیا اور اسے کہا: تم اس کپڑے کے ساتھ خون کا اثر زائل کرو۔

شرح: یعنی حیض ختم ہونے پر عورت کو چاہیے کہ خون کا اثر زائل کرنے کے لیے مشک سے معطر کپڑے کو جائے حیض پر رکھے۔ اس طرح حیض جلدی اور کامل بند ہو جاتا ہے۔

احکام الحیض

حیض کے احکام

۳۰۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنِيْ مَنْصُوْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ

۳۰۰ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ فرماتی ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم ازواج میں کسی کی گود میں اپنا سر

أَخْبَرَتْنِي أُمِّي صَفِيَّةُ بِنْتُ شَيْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: «إِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَضَعُ رَأْسَهُ فِي حِجْرِ إِحْدَانَا فَيَتْلُو الْقُرْآنَ وَهِيَ حَائِضٌ». (ایضاً)

انور رکھ لیتے تھے پھر قرآن کی تلاوت فرماتے، حالانکہ وہ عورت حیض میں ہوتی تھی۔

شرح: گویا حیض والی عورت خود کو ناپاک نہ سمجھے نہ وہ اسلام میں کوئی اچھوت ہے۔ یہود حالتِ حیض میں عورت کو الگ تھلگ کر دیتے ہیں اسے کوئی نہیں چھوتا نہ وہ کسی کو چھو سکتی ہے۔ اس کا بستر الگ کر دیا جاتا ہے، اسلام نے ان تمام جہالتوں کا خاتمہ کیا ہے۔

ما یجوز للحائض من الاعمال

حیض والی عورت کے لیے کیا اعمال جائز ہیں

۳۰۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: «كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَكِفًا فِي الْمَسْجِدِ فَأَخْرَجَ إِلَيَّ رَأْسَهُ فَغَسَلْتُهُ وَأَنَا حَائِضٌ»

(اخرجه الموصلی فی مسنده)

۳۰۱ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں معتکف ہوتے اور میری طرف (دروازے میں سے) اپنا سرانور بڑھاتے تو میں آپ کا سر مبارک دھو دیتی جبکہ میں حیض میں ہوتی۔

شرح: معلوم ہوا کہ اعتکاف میں جو شخص بیٹھا ہو وہ پاخانہ پیشاب جیسی شدید بدنی حاجت کے بغیر مسجد سے باہر نہیں نکل سکتا، اگر ایسا جائز ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا نہ کرتے کہ مسجد میں کھڑے اپنے حجرے کی طرف سر بڑھائیں اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کے سرانور کو دھو دیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ حیض والی عورت ایسے ناپاک نہیں ہوتی جیسے یہود سمجھتے ہیں، بس اس پر کچھ چیزوں کی پابندی آجاتی ہے۔

۳۰۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْبُوذٌ الْمَكِّيُّ، عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ: كُنَّا

۳۰۲ منبوذ مکی اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھیں، وہاں

عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا اِبْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَتْ: اَيْ بُنَيَّ مَالِيْ اَرَاكَ شَعِثًا رَّاْسُكَ؟ قَالَ: اِنَّ مُرَجِّلَتِيْ اُمُّ عَمَّارٍ حَائِضٌ فَقَالَتْ: اَيْ بُنَيَّ وَاَيْنَ الْحَيْضَةُ مِنَ الْيَدَيْنِ؟ «كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَضَعُ رَاْسَهُ فِيْ حِجْرِ اِحْدَانَا وَهِيَ حَائِضٌ ثُمَّ يَتْلُو الْقُرْآنَ، وَاِنْ كَانَتْ اِحْدَانَا لَتَقُوْمُ اِلَيْهِ بِخُمْرَتِهِ فَتَبْسُطُهَا لَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَيُصَلِّيْ عَلَيْهَا» اَيْ بُنَيَّ فَاَيْنَ الْحَيْضَةُ مِنَ الْيَدِ؟ (ایضاً)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما آ گئے۔ وہ ان سے کہنے لگیں۔ اے میرے بیٹے کیا وجہ ہے کہ میں دیکھتی ہوں تمہارے بال پراگندہ ہیں؟ انہوں نے کہا: مجھے کنگھی کرنے والی ام عمار حیض میں ہے۔ وہ فرمانے لگیں: اے بیٹے! حیض کا ہاتھوں سے کیا تعلق؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم عورتوں (بیویوں) میں سے کسی کی گود میں سر انور رکھ کر قرآن پڑھتے تھے حالانکہ وہ حیض میں ہوتی تھی، اور ہم میں سے کوئی عورت اٹھ کر آپ کے لیے چٹائی بچھاتی جس پر آپ نماز پڑھتے حالانکہ وہ حیض میں ہوتی تھی تو اے بیٹے! حیض کا ہاتھوں سے کیا تعلق؟

۳۰۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ اَوْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ سُفْيَانَ الَّذِيْ يَشُكُّ عَنْ مَيْمُوْنَةَ «اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ عَلَى الْخُمْرَةِ»

(اخرجه البخاری فی الحیض)

۳۰۳ ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر نماز ادا فرما لیتے تھے۔

شرح: بخاری میں یہ پوری حدیث اس طرح ہے کہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں حیض میں ہوتی تھی میں چٹائی پر لیٹی ہوتی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسی چٹائی پر نماز ادا فرماتے حتیٰ کہ آپ کے کپڑوں کا کوئی حصہ مجھے چھو رہا ہوتا۔

(بخاری کتاب الحیض حدیث ۳۳۳)

۳۰۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ:

۳۰۴ ام المؤمنین حضرت سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر میں نماز ادا فرمائی جس کا کچھ حصہ آپ پر تھا اور کچھ حصہ مجھ پر، اور میں حیض

«صَلِّی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ثَوْبٍ مِرْطٍ کَانَ بَعْضُہُ عَلَیْہِ وَبَعْضُہُ عَلَیَّ، وَاَنَا حَائِضٌ» (اخرجه الموصلی فی مسنده) سے تھی۔

الاستحاضة لا تمنع عن الصلوٰة

خونِ استحاضہ سے نماز معاف نہیں ہوتی

۳۰۵ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا الزُّھْرِیُّ، عَنْ عَمْرَۃَ، عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ اُمَّ حَبِیْبَۃَ بِنْتَ جَحْشٍ اُسْتُحِیْضَتْ سَبْعَ سِنِیْنَ، فَسَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «اِنَّمَا ذٰلِكَ عِرْقٌ وَلَیْسَ بِالْحَیْضَۃِ، وَاَمَرَھَا اَنْ تَغْتَسِلَ وَتُصَلِّیَ، فَکَانَتْ تَغْتَسِلُ لِکُلِّ صَلَاۃٍ وَتَجْلِسُ فِی الْمِرْکَنِ فَیَعْلُوَ الدَّمُ» (متفق علیه)

۳۰۵ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کو سات برس استحاضہ کی شکایت رہی۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بارے میں سوال کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ کسی رگ کا خون ہے یہ حیض نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں حکم فرمایا کہ غسل کر کے نماز پڑھا کریں تو وہ ہر نماز کے لیے غسل کرتی تھیں وہ بڑے ٹب میں بیٹھتی تھیں، تو خون پانی کے اوپر غالب آجاتا تھا۔

شرح: حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بطور علاج ہر نماز پر غسل کا حکم فرمایا کیونکہ ایسا کرنا شدید استحاضہ کو ٹھنڈا کرتا اور اس میں کمی لاتا ہے، ورنہ استحاضہ والی عورت پر ضروری نہیں کہ ہر نماز پر غسل کرے بلکہ یہی کافی ہے کہ ہر نماز کے لیے نیا وضو کر لے۔

۳۰۶ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا ھِشَامُ بْنُ عُرْوَۃَ، عَنْ اَبِیْہِ، عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ فَاطِمَۃَ بِنْتَ اَبِیْ حُبَیْشٍ کَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَسَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَھَا: «اِنَّمَا ھُوَ عِرْقٌ وَلَیْسَ بِالْحَیْضِ، فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَیْضَۃُ فَاتْرُکِی الصَّلَاۃَ

۳۰۶ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ بنتِ ابی حُبیش رضی اللہ عنہا کو استحاضہ آتا تھا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ کسی رگ کا خون ہے۔ یہ حیض نہیں ہے۔ جب تمہارے حیض کے ایام آئیں تو نماز چھوڑ دو جب حیض ختم ہو جائے تو غسل کرو اور نماز شروع کر دو یا یہ فرمایا کہ اپنا خون

وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي» أَوْ قَالَ «اغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي» (ایضاً)

دھولو اور نماز پڑھو۔

شرح: جس عورت کو ہر ماہ پانچ یا چھ دن مثلاً حیض آتا تھا، پھر مسلسل خون آنا شروع ہو گیا تو اس کا حیض وہی پانچ یا چھ دن ہی رہے گا باقی ایام کا خون استحاضہ ہے۔ اس میں نماز معاف نہیں۔ جب اس کے حیض والے دن ختم ہوں تو وہ غسل کر کے نماز شروع کر دے اور ہر نماز پر نیا وضو کرے خواہ وضو کسی اور وجہ سے نہ ٹوٹا ہو۔

۳۰۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ تُسْتَحَاضُ فَسَأَلَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ «إِنَّهُ لَيْسَ بِالْحَيْضَةِ، وَلٰكِنَّهُ عِرْقٌ وَأَمَرَهَا أَنْ تَدَعَ الصَّلَاةَ قَدْرَ أَقْرَائِهَا أَوْ قَدْرَ حَيْضَتِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ، فَإِنْ غَلَبَهَا الدَّمُ اِسْتَذْفَرَتْ بِثَوْبٍ وَصَلَّتْ» (اخرجه الموصلی فی مسنده)

۳۰۷ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: حضرت فاطمہ بنت ابی حُبیش رضی اللہ عنہا کو استحاضہ کا مرض تھا، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ حیض نہیں ہے یہ کسی رگ کا خون ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا کہ وہ اپنے حیض والے دنوں میں نماز چھوڑ دے پھر غسل کر لے، اور اگر اس پر خون غلبہ کرے تو کوئی کپڑا مضبوطی سے باندھ لے اور نماز پڑھے۔

شرح: اگر کسی کو ہر ماہ چار دن یا پانچ دن مثلاً خون آتا تھا پھر مسلسل خون آنے لگا تو وہ انہی دنوں میں نماز چھوڑے جن میں اسے پہلے حیض آتا تھا۔ جب وہ دن ختم ہوں تو وہ غسل کر کے نماز پڑھے خواہ خون آتا رہے، اور وہ خون کو روکنے کے لیے کوئی کپڑا باندھ لے اور نماز پڑھتی رہے۔

۳۰۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ: «تَيَمَّمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَنَاكِبِ» قَالَ أَبُو بَكْرٍ: "حَضَرْتُ سُفْيَانَ وَسَأَلَهُ عَنْهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ فَحَدَّثَهُ

۳۰۸ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (آپ کے زمانہ میں) کندھوں تک تیمم کیا۔

امام حمیدی نے اس کی سند پر کلام کیا ہے کہ محدثین اس حدیث پر اعتراض کرتے تھے اور اسے منکر کہتے تھے۔

وَقَالَ فِيْهِ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ ثُمَّ قَالَ: حَضَرْتُ إِسْمَاعِيْلَ بْنَ أُمَيَّةَ أَتَى الزُّهْرِيَّ فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ النَّاسَ يُنْكِرُوْنَ عَلَيْكَ حَدِيْثَيْنِ تُحَدِّثُ بِهِمَا فَقَالَ: وَ مَا هُمَا؟ قَالَ تَيَمَّمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَنَاكِبِ فَقَالَ الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَمَّارٍ قَالَ: وَحَدِيْثُ عُمَرَ أَنَّهُ أَمَرَ بِالْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الْإِبِطِ، فَرَأَيْتُ الزُّهْرِيَّ كَأَنَّهُ أَنْكَرَهُ، وَقَدْ كَانَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ حَدَّثَنَاهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَبْلَ ذٰلِكَ فَذَكَرْتُهُ لِعَمْرٍو فَقَالَ: بَلٰى قَدْ حَدَّثَنَا بِهٖ"

(اخرجه البیهقی فی الطهارة)

شرح: یہ حدیث عقل واستدلال کے بھی خلاف ہے کیونکہ تیمم وضو کا نائب ہے اور وضو میں حکم قرآن کے مطابق کہنیوں تک بازوؤں کا دھونا ہی فرض ہے۔(سورہ مائدہ، آیت:٦) تو کندھوں تک تیمم کا کیا معنیٰ ہے، اور خود حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ ہی سے مروی اگلی حدیث اس حدیث کا رد کر رہی ہے۔

كيف التيمم عن الجنابة

جنابت سے تیمم کیسے ہے

٣٠٩ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِيْ خُفَافٍ نَاجِيَةَ بْنِ كَعْبٍ قَالَ : قَالَ عَمَّارٌ لِعُمَرَ: أَمَا تَذْكُرُ إِذْ كُنْتُ أَنَا وَأَنْتَ فِي الْإِبِلِ فَأَصَابَتْنِيْ جَنَابَةٌ

٣٠٩ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ کو یاد نہیں کہ ایک بار میں اور آپ اونٹوں کی نگرانی پر مقرر تھے تو مجھے جنابت لاحق ہو گئی۔ میں مٹی میں یوں لوٹ پوٹ ہونے لگا جیسے جانور ہوتا ہے، پھر میں نبی

فَتَمَعَّكْتُ كَمَا تَمَعَّكُ الدَّابَّةُ، ثُمَّ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ «اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ مِنْ ذٰلِكَ التَّيَمُّمُ»

(اخرجه الموصلی فی مسنده)

اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ ہم نے ماجرا سنایا تو آپ نے فرمایا: ''تمہیں تو صرف تیمم ہی کافی تھا۔''

شرح: یعنی غسل کے بدلے جو تیمم کیا جائے وہ بھی اسی طرح ہے جیسے وضو کی جگہ تیمم کیا جاتا ہے۔ قرآن نے بھی وضو اور غسل کی جگہ ایک جیسا تیمم ذکر فرمایا ہے۔ (سورۂ مائدہ، آیت:٦)

حكم بول الصبيّ

شیر خوار بچے کے پیشاب کا حکم

٣١٠ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: «كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِالصِّبْيَانِ فَيَدْعُوْ لَهُمْ، فَأُتِيَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلَيْهِ فَاَتْبَعَ بَوْلَهُ الْمَاءَ» (متفق علیه)

٣١٠ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''نبی اکرم ﷺ کے پاس بچے لائے جاتے، آپ ان کے لیے دعا فرماتے، ایک بار آپ ﷺ کے پاس ایک بچہ لایا گیا۔ اس نے آپ ﷺ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا۔ آپ ﷺ نے اس کو پانی سے دھو یا۔

شرح: معلوم ہوا بچوں کے لیے بزرگوں سے دعا کروانی چاہیے۔ یہ بھی وسیلہ کا ایک طریقہ ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ شیر خوار بچے کا پیشاب بڑے آدمی کے پیشاب کی طرح ناپاک ہے۔

٣١١ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّهُ سَمِعَ اُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مُحْصَنٍ الْاَسَدِيَّةَ تَقُوْلُ: «دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لِيْ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ

٣١١ حضرت ام قیس بنت محصن اسدیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنے بیٹے کو لے کر حاضر ہوئی جو ابھی کھانا نہیں کھاتا تھا (شیر خوار تھا) بچے نے آپ ﷺ پر پیشاب کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے پانی منگوایا اور کپڑے پر بہایا۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَرَشَّهُ عَلَيْهِ»

(اخرجه البخاری فی الطهارة)

عذاب من لم یستنزه عن البول

پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنے کا عذاب

۳۱۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ حَسَنَةَ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا وَهُوَ مُسْتَتِرٌ بِحَجَفَةٍ فَقَالُوْا: يَبُوْلُ كَمَا تَبُوْلُ الْمَرْاَةُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «اِنَّ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ كَانَ اِذَا اَصَابَ اَحَدَهُمُ الْبَوْلُ قَرَضَهُ بِالْمَقَارِيْضِ، فَنَهَاهُمْ صَاحِبُهُمْ عَنْ ذٰلِكَ، فَهُوَ يُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهٖ» (اخرجه الموصلی فی مسنده)

۳۱۲ حضرت عبدالرحمٰن بن حسنہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیٹھ کر پیشاب کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ڈھال سے آڑ لے رکھی تھی۔ مشرکین نے دیکھ کر کہا: دیکھو یہ اس طرح پیشاب کر رہے ہیں جیسے عورت کرتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بنی اسرائیل کو جب پیشاب لگ جاتا تو وہ اس (کپڑے) کو قینچی سے کاٹتے تھے۔ ان کے ایک امیر نے انہیں اس سے روکا تو وہ اپنی قبر میں اب تک عذاب میں مبتلا ہے۔
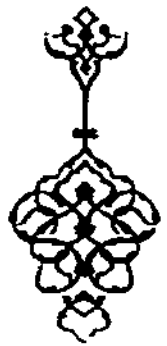
شرح: اہل جاہلیت کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کو مردانہ کام جانتے تھے، اور سمجھتے تھے کہ بیٹھ کر پیشاب کرنا عورتوں کا کام ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع فرمایا اور بتایا کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنے والا اپنی چھینٹوں سے بچ نہیں سکتا اور جو شخص جان بوجھ کر یوں خود کو نجس کرے اس کو عذاب دیا جائے گا۔

لا یجوز البول فی الماء الراکد

ٹھہرے پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت

۳۱۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مُوسَى بْنُ

۳۱۳ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی آدمی ایسا نہ کرے کہ

اَبِیْ عُثْمَانَ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ فِی الْمَاءِ الدَّائِمِ، ثُمَّ یَغْتَسِلُ مِنْهُ.» (اخرجه البیہقی فی معرفة السنن الاثار)

ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرے پھر اسی میں سے نہائے۔

۳۱۴ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ فِی الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِیْ لَا یَجْرِیْ ثُمَّ یَغْتَسِلُ مِنْهُ» (متفق علیه)

۳۱۴ یہی حدیث دوسری سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی ایسے ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے جو جاری نہیں ہے پھر اس میں سے نہائے۔

شرح: جس نے پانی میں پیشاب کردیا تو وہ نجس ہوگیا اب وہ نہانے کے قابل نہ رہا بلکہ جس چیز کو وہ لگ جائے گا اسے بھی نجس کردے گا۔ الا یہ کہ وہ پانی چل رہا ہو یا اتنا بڑا حوض ہو کہ ایک طرف کو حرکت دینے سے دوسری طرف میں حرکت نہ ہو تو اس کی ایک طرف میں پیشاب کرنے سے دوسری طرف ناپاک نہ ہوگی بس اتنا حصہ ناپاک ہوگا، جس میں پیشاب کا اثر نظر آئے۔

الامر بغسل الاناء سبعًا اذا ولغ الکلب فیه

جب کتا برتن میں منہ ڈال دے تو اسے سات بار دھویا جائے

۳۱۵ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: «اِذَا وَلَغَ الْکَلْبُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِکُمْ فَلْیَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ» (متفق علیه)

۳۱۵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کتا تم میں سے کسی کے برتن میں منہ ڈال دے تو وہ اسے سات مرتبہ دھوئے۔

۳۱۶ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ،

۳۱۶ یہی حدیث دوسری سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ

قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مِثْلَهُ، رَفَعَهُ مَرَّةً اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: «اُوْلَاهُنَّ، اَوْ اِحْدَاهُنَّ بِالتُّرَابِ»

(ایضاً)

رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس میں یہ بھی ہے کہ پہلی مرتبہ برتن کو مٹی سے صاف کیا جائے۔

شرح: کیونکہ کتے کے لعاب کا جراثیم برتن میں چپک جاتے ہیں، اور جب تک اسے خوب دھویا نہ جائے نہیں نکلتے۔ یہ چیز سائنسی طور پر بھی ثابت ہو چکی ہے، بہر حال سات کا عدد استحبابی ہے۔ مقصد یہ ہے کہ خوب صاف کیا جائے اور مٹی کی جگہ اگر صابن استعمال کر لیا جائے تو وہی مفہوم ادا ہوتا ہے۔

سور الهرّة طاهرٌ

بلّی کا جوٹھا پاک ہے

۳۱۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ اِمْرَاَةً اَظُنُّهَا اِمْرَاَةَ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ ـ يَشُكُّ سُفْيَانُ ـ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ كَانَ يَاْتِيْهِمْ فَيَتَوَضَّاُ عِنْدَهُمْ فَيُصْغِي الْاِنَاءَ لِلْهِرِّ فَيَشْرَبُ فَسَاَلْنَاهُ عَنْ سُوْرِهَا فَقَالَ: " اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَنَا اَنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ فَقَالَ: «اِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِيْنَ وَالطَّوَّافَاتِ عَلَيْكُمْ»

(اخرجه مالك فى الطهارة)

۳۱۷ حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ کی بیوی روایت کرتی ہیں کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ ان کے گھر آتے اور ان کے ہاتھوں وضو فرماتے۔ تو وہ دورانِ وضو بلی کے لیے وضو کا برتن جھکا دیتے اور وہ برتن سے پی لیتی۔ ہم نے ان سے بلی کے جوٹھے کے بارے میں پوچھا انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا کہ بلی نجس نہیں ہے وہ تم پر ہر وقت گھومنے والے غلاموں اور لونڈیوں کی طرح ہے۔

شرح: قانون کے مطابق بلی کا جوٹھا نجس ہونا چاہیے کیونکہ وہ مردار اور نجس کھانے والی ہے، مگر چونکہ ہر وقت گھروں میں گھومتی رہتی ہے اس سے بچنا مشکل ہے۔ اس لیے اس کے جوٹھے کو پاک رکھا گیا، البتہ اگر نظر آئے کہ بلی نے کوئی نجس چیز

کھاتے ہی پانی میں منہ ڈال دیا تو وہ پانی نجس ہے۔

تطهير النجاسات

نجاستوں کا دور کرنا

٣١٨ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ عَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ فَارَةً وَقَعَتْ فِيْ سَمْنٍ فَمَاتَتْ، فَسُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا، فَقَالَ: «اَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوْهُ» قَالَ اَبُوْبَكْرٍ: فَقِيْلَ لِسُفْيَانَ فَاِنَّ مَعْمَرًا يُحَدِّثُهُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سُفْيَانُ: مَا سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُهُ اِلَّا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُوْنَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ مِرَارًا. (اخرجه البخاری فی الذبائح و الصید)

٣١٨ ام المؤمنین حضرت سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک چوہا گھی میں جا پڑا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کیا کیا جائے؟ آپ نے فرمایا: اسے نکال کر پھینک دو اور آس پاس کا گھی بھی پھینک دو باقی کھالو۔ اس حدیث کی سند پر امام حمیدی نے ایک بحث کی ہے۔

شرح: کیونکہ گھی پتلا نہیں ہوتا گاڑھا ہوتا ہے۔ اس میں اگر نجاست گرے تو سارے گھی میں نہیں پھیلتی ہے۔ اس لیے اگر متاثرہ حصہ کو پھینک دیا جائے تو باقی گھی پاک ہے، اور اگر تیل میں چوہا مر جائے تو وہ سارے تیل کو ناپاک کر دے گا۔

٣١٩ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ اَنَّهُ سَمِعَ اِمْرَاَتَهُ الْفَاطِمَةَ بِنْتَ الْمُنْذِرِ تُحَدِّثُ اَنَّهَا سَمِعَتْ اَسْمَاءَ ابْنَةَ اَبِيْ بَكْرٍ تَقُوْلُ: اِنَّ اِمْرَاَةً سَاَلَتْ

٣١٩ حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ ایک عورت نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اگر کپڑے کو حیض کا خون لگ جائے تو کیا کیا جائے؟ آپ نے فرمایا: تم اسے کھرچ دو پھر اس پر پانی چھڑکو پھر اسے پانی سے دھولو، پھر اس میں نماز پڑھو۔

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «حُتِّيْهِ ثُمَّ اقْرُصِيْهِ بِالْمَاءِ ثُمَّ رُشِّيْهِ بِالْمَاءِ وَصَلِّيْ فِيْهِ»

(اخرجه البخاری فی الوضوء)

٣٢٠ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ: ضَافَ عَائِشَةَ ضَيْفٌ فَأَرْسَلَتْ اِلَيْهِ تَدْعُوْهُ، فَقَالُوا لَهَا اِنَّهُ اَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ فَذَهَبَ يَغْسِلُ ثَوْبَهُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: «وَلِمَ غَسْلُهُ؟ اِنِّيْ كُنْتُ لَاَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ». (متفق علیه)

٣٢٠ ہمام کہتے ہیں کہ ایک شخص ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ہاں مہمان ٹھہرا۔ آپ رضی اللہ عنہا نے اسے بلانے کے لئے پیغام بھیجا، لوگوں نے عرض کیا کہ اسے جنابت لاحق ہوئی ہے وہ اپنے کپڑے دھونے گیا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: وہ کیوں دھو رہا ہے میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو کھرچ دیتی تھی۔

شرح: امام شافعی و احمد رحمہما اللہ کے نزدیک منی پاک ہے وہ اس حدیث سے اور اس مفہوم کی دیگر احادیث سے دلیل پکڑتے ہیں۔ مگر امام ابوحنیفہ و امام مالک رحمہما اللہ کے نزدیک منی پیشاب کی طرح ناپاک ہے، تاہم اگر منی ایسی غلیظ ہو کہ کپڑے میں داخل نہ ہوا و پر ہی خشک ہو جائے تو اسے رگڑ کر زائل کر دیا جائے اور کپڑے میں اس کا کوئی اثر نہ رہے تو کپڑا پاک ہے۔ منی کے نجس ہونے کی دلیل یہ ہے کہ کثیر احادیث کے مطابق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں عموماً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو دھوتی تھی، اور آپ نماز کی طرف اس طرح جاتے کہ آپ کے کپڑے میں پانی کا اثر نظر آتا تھا۔

(بخاری کتاب الوضو حدیث ٢٢٩، مسلم کتاب الطہارۃ حدیث ٦٦٩)

اس مفہوم کی دیگر احادیث بھی ہیں، جو میں نے اپنی عربی تصنیف اسعاف الحاجه فی شرح سنن ابن ماجه کتاب الطہارۃ باب فرك المنی من الثوب کے تحت جمع کی ہیں۔

٣٢١ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ

٣٢١ ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار ان کی لونڈی کی بکری کے پاس سے گزرے

بُنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَاةٍ لِمَوْلَاةٍ قَدْ أُعْطِيَتْهَا مِنَ الصَّدَقَةِ مَيْتَةٍ فَقَالَ: «مَا عَلٰى اَهْلِ هٰذِهِ لَوْ اَخَذُوْا إِهَابَهَا فَدَبَغُوْهُ، فَانْتَفَعُوْا بِهٖ» فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: اِنَّهَا مَيْتَةٌ، فَقَالَ: «اِنَّمَا حَرُمَ اَكْلُهَا» فَقِيْلَ لِسُفْيَانَ: فَاِنَّ مَعْمَرًا لَا يَقُوْلُ فِيْهِ «فَدَبَغُوْهُ» وَيَقُوْلُ: كَانَ الزُّهْرِيُّ يُنْكِرُ الدِّبَاغَ، فَقَالَ سُفْيَانُ: لٰكِنِّيْ قَدْ حَفِظْتُهُ، وَاِنَّمَا اَرَدْنَا مِنْهُ هٰذِهِ الْكَلِمَةَ الَّتِيْ لَمْ يَقُلْهَا غَيْرُهُ «اِنَّمَا حَرُمَ اَكْلُهَا» وَكَانَ سُفْيَانُ رُبَّمَا لَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ مَيْمُوْنَةَ فَاِذَا وُقِّفَ عَلَيْهِ قَالَ فِيْهِ مَيْمُوْنَةَ. (اخرجه مسلم فی الحیض)

جو اسے صدقہ میں ملی اور مرگئی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر اس بکری کے مالکان اس کی کھال اتار کر اس سے نفع حاصل کر لیتے تو ان کے لیے جائز تھا۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ ﷺ یہ تو مردار ہے آپ ﷺ نے فرمایا: صرف اس کا کھانا ہی حرام کیا گیا ہے (اس کی کھال سے نفع حاصل کرنا حرام نہیں ہے) حضرت سفیان رضی اللہ عنہ اس کی سند پر ایک بحث کرتے ہیں۔

کل اھاب دُبغ فقد طَھُر

جو کھال رنگ لی جائے وہ پاک ہوگئی

۳۲۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ وَعْلَةَ الْمِصْرِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَيُّمَا اِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ.

(اخرجه مسلم فی الحیض)

۳۲۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جو کھال رنگ لی جائے وہ پاک ہو جاتی ہے۔

شرح: یعنی اس کا مصلّٰی بنا کر اس پر نماز پڑھنا اور اس کا ڈول بنا کر اس سے وضو کرنا جائز ہے، البتہ خنزیر اور انسان کی کھال رنگنے سے بھی پاک نہیں ہوتی۔ خنزیر کی نجاست کے سبب اور انسان کی احترام کے باعث۔

٣٢٣ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو وَ عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَاةٍ لِمَوْلَاةٍ لِمَيْمُوْنَةَ قَدْ أُعْطِيَتْهَا مِنَ الصَّدَقَةِ مَيِّتَةً قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا عَلٰى اَهْلِ هٰذِهٖ لَوْ اَخَذُوْا اِهَابَهَا فَدَبَغُوْهُ فَانْتَفَعُوْا بِهٖ» فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ «اِنَّمَا حُرِّمَ اَكْلُهَا» وَكَانَ سُفْيَانُ رُبَّمَا ذَكَرَ فِيْهِ مَيْمُوْنَةَ وَرُبَّمَا لَمْ يَذْكُرْهُ فَنَحْنُ نَذْكُرُ كَذَا وَكَذَا. (اخرجه البخاري في الزكوٰة)

٣٢٣ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک مردہ بکری کے پاس سے گزرے جو ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کو صدقہ میں دی گئی تھی۔ آپ نے فرمایا: اس میں کیا حرج تھا کہ اس بکری کے مالک اس کی کھال اتار کر اسے رنگ لیتے اور اس سے نفع اٹھاتے۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ ﷺ یہ تو مردار بکری تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا کھانا ہی حرام تھا۔

شرح: یعنی اس کی کھال سے نفع اٹھایا جا سکتا تھا۔ اسی طرح مردار کے بال اور اس کی ہڈیاں بھی پاک ہیں ... خشک ہیں۔ ان کا پانی میں گرنا اسے نجس نہیں کرتا۔

کتاب الصلوٰۃ

جواب دعوۃ المؤذن

مؤذن کی پکار کا جواب دینا

۳۲۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَمِّهِ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ اَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ: اللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، قَالَ: «اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ» فَاِذَا قَالَ: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَقُوْلُ: «وَاَنَا اَشْهَدُ» وَاِذَا قَالَ: اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ: «وَاَنَا اَشْهَدُ» ثُمَّ يَسْكُتُ. (اخرجه البخاری فی الاذان)
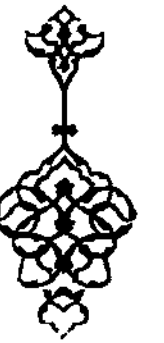
۳۲۴ عیسیٰ بن طلحہ کہتے ہیں میں نے حضرت امیر معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جب مؤذن نے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اللہ اکبر اللہ اکبر کہا، جب مؤذن نے اشھد ان لا الہ الا اللہ کہا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں بھی یہ گواہی دیتا ہوں، اور جب مؤذن نے اشھد ان محمداً رسول اللہ کہا تو میں نے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور میں بھی گواہی دیتا ہوں۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔

۳۲۵ قَالَ سُفْيَانُ: وَحَدَّثَنَا مُجَمِّعُ بْنُ يَحْيَى الْاَنْصَارِيُّ، عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ. (ایضاً)

۳۲۵ یہی حدیث حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے دوسری سند کے ساتھ مروی ہے۔

فضل التأذین بلا اجرۃ

بلا معاوضہ اذان دینے کی فضیلت

۳۲۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنِي الْفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَاتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَا يَأْخُذُ عَلٰى اَذَانِهِ اَجْرًا»

(اخرجه الترمذی فی الصلوٰۃ)

۳۲۶ حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ایسا مؤذن مقرر کرو جو اپنی اذان پر اجرت نہ لے۔

شرح: احسن یہی ہے کہ بلا معاوضہ اذان دی جائے اس کا ثواب عظیم ہے، لیکن اگر ایسا آدمی نہ ملے تو اجرت پہ اذان دینے والا مقرر کیا جاسکتا ہے۔ تاکہ ادائیگی اذان میں کوتاہی نہ آئے۔

لا یجوز الخروج من المسجد بعد الاذان

اذان کے بعد مسجد سے نکلنے کا عدم جواز

۳۲۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ الْمُحَارِبِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كَانَ اَبُوْهُرَيْرَةَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ، فَرَاٰى رَجُلًا يَجْتَازُ الْمَسْجِدَ بَعْدَ الْاَذَانِ فَقَالَ: «اَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصَى اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» (اخرجه مسلم فی المساجد)

۳۲۷ اشعث بن سلیم محاربی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مسجد میں بیٹھے تھے۔ انہوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اذان کے بعد مسجد سے نکل گیا۔ انہوں نے فرمایا: اس شخص نے بہر حال ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی ہے۔

شرح: اذان سننے کے بعد مسجد سے وہ جا سکتا ہے جس نے دوسری مسجد میں جا کر جماعت کا اہتمام کرنا ہو۔ یہ شرعی عذر ہے۔ایسے ہی اگر کوئی بدنی عذر ہو کہ بیماری لاحق ہو۔ بلا عذر نکلنا گناہ ہے۔

الاذان لا یقاظ الناس للسحور

لوگوں کو سحری کے لیے جگانے کی اذان دینا

٣٢٨ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى تَسْمَعُوا اَذَانَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ»

(اخرجه البخاری فی الاذان)

٣٢٨ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلال رات میں (ختم سحری سے قبل) اذان دیتا ہے تو تم سحری کھاؤ پیو حتیٰ کہ تمہیں ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کی اذان سنائی دے۔

شرح: حضرت بلال رضی اللہ عنہ لوگوں کو سحری کے وقت جگانے کی خاطر اذان دیتے تھے، اور دوسری اذان حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اس وقت دیتے جب سحری کا وقت ختم ہوتا تھا۔

الاذان للحفاظة

حفاظت کے لیے اذان دینا

٣٢٩ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي وَكَانَ يَتِيمًا فِي حِجْرِ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو سَعِيدٍ: أَيْ بُنَيَّ، إِذَا كُنْتَ فِي هٰذِهِ الْبَوَادِي فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالْأَذَانِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٣٢٩ حضرت عبدالرحمان بن ابی صعصعہ رضی اللہ عنہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے زیر کفالت (یتیم) تھے وہ کہتے ہیں: مجھے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے میرے پیارے بیٹے جب تم (کبھی) جنگلات میں ہو تو بلند آواز سے اذان کہو۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اذان کو جو انسان، جن، پتھر، درخت یا
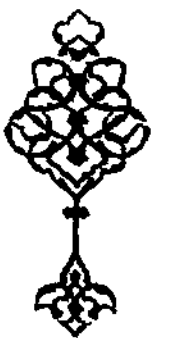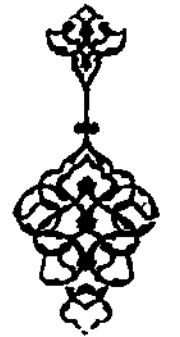
يَقُوْلُ: «لَا يَسْمَعُهُ اِنْسٌ، وَلَا جِنٌّ، وَلَا حَجَرٌ، وَلَا شَجَرٌ، وَلَا شَيْءٌ اِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» کوئی چیز سنتی ہے وہ روزِ قیامت اس کی گواہی دے گی۔

(اخرجه البخاری فی الاذان)

شرح: اور جو چیز اس کے حق میں روزِ قیامت گواہی دے گی وہ اسے دنیا میں نقصان کیسے پہنچائے گی لہٰذا جنگل میں اذان دینا گویا خود کو وہاں کے خطرات سے محفوظ کر لینا ہے۔

اوقات الصلوٰۃ

ام جبرائیلُ رسول اللہ ﷺ لتعلیم اوقات الصلوٰۃ

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ کو اوقاتِ نماز بتانے کے لیے اقامت کرائی

۳۳۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: اَخَّرَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ يَوْمًا الصَّلَاةَ فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «نَزَلَ جِبْرَائِيْلُ فَاَمَّنِيْ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ نَزَلَ فَاَمَّنِيْ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ نَزَلَ فَاَمَّنِيْ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ حَتّٰى عَدَّ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ» فَقَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ: اِتَّقِ اللّٰهَ يَا عُرْوَةُ وَانْظُرْ مَا تَقُوْلُ قَالَ عُرْوَةُ اَخْبَرَنِيْهِ بَشِيْرُ بْنُ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (اخرجه البخاری فی مواقیت الصلوٰۃ)

۳۳۰ زہری کہتے ہیں کہ ایک بار حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے نماز میں تاخیر کی، تو ان سے حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھ پر جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے۔ انہوں نے مجھے نماز پڑھائی میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر وہ اترے اور انہوں نے مجھے امامت کرائی میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر وہ اترے اور انہوں نے امامت کی تو میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی۔ اس طرح آپ ﷺ نے پانچوں نمازوں کا ذکر کیا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے: اے عروہ اللہ سے ڈرو اور دیکھو کہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ عروہ کہنے لگے: بشیر بن ابی مسعود نے اپنے باپ سے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے۔

شرح: عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے حضرت عروہ سے کہا اللہ سے ڈرو دیکھو تم کیا کہہ رہے ہو۔ مطلب یہ تھا کہ حدیث

کے بیان میں احتیاط سے کام لو۔ بہر حال اس حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ کو دو دن نمازیں پڑھائیں۔ ایک دن اول وقت میں دوسرے دن آخری وقت میں تا کہ آپ ﷺ کو ہر نماز کا ابتدائی اور آخری وقت معلوم ہو جائے۔

الامر بالاسفار الفجر

نمازِ فجر کو سفید کر کے پڑھنا

۳۳۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اَسْفِرُوْا بِصَلَاةِ الْفَجْرِ فَاِنَّ ذٰلِكَ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ» اَوْ قَالَ «لِاُجُوْرِكُمْ»

۳۳۱ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نمازِ فجر کو خوب سفید کر کے پڑھو کیونکہ اس کا اجر بڑا ہے یا فرمایا کہ اس کے اجور بڑے ہیں (درجات عظیم ہیں)

246

شرح: صبح کو سفید کر کے پڑھنے سے یہ فائدہ ہے کہ جماعت میں لوگ زیادہ سے زیادہ شریک ہو سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں اکیلے نماز پڑھنے والے کو نماز اشراق تک تھوڑا انتظار کرنا پڑتا ہے۔

الابراد بالصلوٰۃ عند الحر الشدید

شدید گرمی میں نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھنا

۳۳۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلَاةِ، فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ

۳۳۲ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب گرمی شدید ہو تو نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو، کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی سانس (تپش جہنم کا حصہ) ہے۔

جَهَنَّمَ» (اخرجه ابن حبان فی صحیحه)

شرح: یعنی شدتِ گرمی کو جہنم کی سانس سے تشبیہ دی گئی ہے۔ یہ معنی نہیں کہ واقعتاً جہنم کوئی سانس لیتی ہے جس سے دنیا میں گرمی آ جاتی ہے۔ گرمی سردی کا تعلق اس سے ہے کہ کہاں دن لمبا ہے کہاں چھوٹا ہے، کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے بخار کی شدت کو بھی جہنم کا سانس کہا ہے۔ (بخاری کتاب بدأ الخلق باب ۱۰) وہاں بھی یہی مشابہت کا معنی ملحوظ ہے۔

۳۳۳ حَدَّثَنَا "اِشْتَكَتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا، فَقَالَتْ: رَبِّ اَكَلَ بَعْضِيْ بَعْضًا، فَاَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ، نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ، وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ، فَاَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ فَمِنْ حَرِّهَا، وَاَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْبَرْدِ فَمِنْ زَمْهَرِيْرِهَا"

(اخرجه مسلم فی المساجد)

۳۳۳ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ حدیث بھی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہنم نے اپنے رب سے شکایت کی کہ میرے اندر کے حصے ایک دوسرے کو کھا رہے ہیں، تو اللہ نے اسے دو سانس لینے کی اجازت دی ایک سردی میں اور ایک گرمی میں، تو تم گرمی کی جو شدت دیکھتے ہو وہ اس کے گرم حصے کا سانس ہے اور جو تم سردی کی شدت دیکھتے ہو وہ جہنم کے زمہریر (ٹھنڈے حصے) کی سانس ہے۔

شرح: اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جہنم کا طبقۂ نار بھی سانس لیتا ہے اور طبقۂ زمہریر بھی۔ طبقۂ نار کا سانس سخت گرم ہوتا ہے اور طبقۂ زمہریر کا بہت سرد، تو دنیا کی سخت گرمی اس کے گرم سانس سے مشابہ ہے، اور سخت سردی اس کے سرد سانس سے۔ یہ معنی نہیں کہ جب طبقۂ نار سانس لیتا ہے تو سخت گرمی ہو جاتی ہے اور جب زمہریر سانس لیتا ہے تو سخت سردی آ جاتی ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو ساری دنیا میں بیک وقت سردی یا گرمی آتی مگر ایسا نہیں ہے جن دنوں دسمبر جنوری میں برطانیہ میں شدید سردی ہوتی ہے اس وقت آسٹریلیا میں شدید گرمی ہوتی ہے، پھر دن کے بارہ بجے شدید گرمی ہوتی ہے اور رات کو ٹھنڈک ہو جاتی ہے تو ان چیزوں کا تعلق اس سے ہے کہ زمین آفتاب سے کتنی دور ہے اور کتنی قریب ہے۔ جو ممالک خط استواء کے نیچے ہیں وہاں شدید گرمی ہے جیسے سعودیہ اور ممالک افریقہ۔ جو خط استواء سے دور ہیں وہاں شدید سردی ہے جیسے برطانیہ ڈنمارک وغیرہ۔ اسی طرح دن کا لمبا ہونا گرمی بڑھا دیتا ہے اور چھوٹا ہونا سردی کو بڑھا دیتا ہے۔

وقت صلوٰۃ العصر

نماز عصر کا وقت

۳۳۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

۳۳۴ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''رسول اللہ

قَالَ:حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: وَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: «كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ طَالِعَةٌ فِيْ حُجْرَتِيْ لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ عَلَيْهَا بَعْدُ»

ﷺ عصر کی نماز پڑھتے تھے جبکہ سورج ابھی میرے حجرے میں ہوتا تھا اور ابھی اس پر سایہ ظاہر نہیں ہوا ہوتا تھا۔“

شرح: یعنی بسا اوقات رسول اللہ ﷺ ابتدائی وقت میں عصر پڑھ لیتے تھے۔ اس وقت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں ابھی دھوپ موجود ہوتی۔ اس حدیث سے یہ استدلال کیا جاتا ہے کہ ایک مثل سایہ ہر وقت عصر شروع ہو جاتا ہے حالانکہ اس حدیث میں کسی مثل کا ذکر نہیں ہے پھر امہات المؤمنین کے حجرے اونچے نہیں تھے ان میں دیر تک دھوپ کا رہنا متوقع ہے۔

استحباب تأخير صلوٰة العشآء

نمازِ عشاء کو دیر سے پڑھنے کا استحباب

۳۳۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ. قَالَ:حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ عَمْرٌو: «اَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ بِالْعِشَاءِ» فَخَرَجَ عُمَرُ فَقَالَ الصَّلَاةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ رَقَدَ النِّسَاءُ وَالْوِلْدَانُ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: اَخَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ بِالْعِشَاءِ فَخَرَجَ عُمَرُ فَنَادٰى فَقَالَ الصَّلَاةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ رَقَدَ النِّسَاءُ وَ الْوِلْدَانُ قَالَ عُمَرُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاْسُهُ يَقْطُرُ مَاءً وَهُوَ يَقُوْلُ: «اِنَّهُ لَلْوَقْتُ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلَى

۳۳۵ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بار نماز عشاء کے لیے آنے میں بہت دیر کر دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نکلے اور کہنے لگے: یا رسول اللہ ﷺ نماز! عورتیں اور بچے سب سو گئے۔ ابن جریج کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک رات نماز عشاء میں تاخیر فرما دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نکل کر نداء کی۔ نماز! یا رسول اللہ ﷺ عورتیں اور بچے سو گئے۔ عمرو کی روایت کے مطابق نبی اکرم ﷺ تشریف لائے۔ آپ کے سر مبارک سے پانی کے قطرے گر رہے تھے اور آپ ﷺ فرما رہے تھے۔ یہی اس کا اصل وقت ہے۔ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میں مومنوں کو مشقت میں ڈال دوں گا تو میں اسی وقت ہی میں نماز پڑھایا کرتا۔ ابن جریج کی روایت میں ہے کہ

النَّوَّمِیْنَ مَا صَلَّیْتُ اِلَّا هٰذِهِ السَّاعَةَ» قَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَمْسَحُ الْمَاءَ عَنْ شِقِّهِ وَهُوَ یَقُوْلُ «اِنَّهُ لَلْوَقْتُ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ» وَکَانَ سُفْیَانُ رُبَّمَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ فَاَدْرَجَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَمْرٍو وَابْنِ جُرَیْجٍ مَا لَمْ یَذْکُرْ فِیْهِ الْخَبَرَ فَاِذَا قَالَ فِیْهِ حَدَّثَنَا اَوْ سَمِعْتُ اَوْ اَخْبَرَنَا اَخْبَرَ بِهٰذَا عَلٰی هٰذَا وَهٰذَا عَلٰی هٰذَا

(اخرجه البخاری فی مواقیت الصلوٰۃ)

رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو آپ ﷺ کی زلفوں سے قطرے گر رہے تھے اور آپ ﷺ فرما رہے تھے یہی تو وقت ہے اگر میری امت پر مشکل نہ ہو تو۔ سفیان نے اس کی سند پر بحث کی ہے۔

شرح: نماز عشاء کو ثلث لیل تک مؤخر کرنا رسول اللہ ﷺ کو پسند تھا، مگر آپ ﷺ نے ہمیشہ ایسا نہ کیا۔ کبھی کیا کبھی نہ کیا۔ آج چونکہ لوگوں میں ضعف ہے اس لیے امام کو چاہیے کہ اسی وقت میں نماز عشاء پڑھائے جب لوگوں کی زیادہ شرکت متوقع ہو اور عموماً ایسا ابتدائی وقت ہی میں ہوتا ہے۔

النهی عن الصلوٰۃ فی غیر وقتها

نماز کو اس کے وقت سے ہٹ کر پڑھنے کی ممانعت

۳۳۶ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ، قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَیْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: «مَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی صَلَاةً اِلَّا لِوَقْتِهَا اِلَّا بِالْمُزْدَلِفَةِ فَاِنَّهُ جَمَعَ بَیْنَ الصَّلَاتَیْنِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، وَصَلَّی الصُّبْحَ یَوْمَئِذٍ فِیْ غَیْرِ وَقْتِهَا»

۳۳۶ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی نہیں دیکھا کہ آپ ﷺ نے کوئی نماز اپنے وقت سے ہٹ کر پڑھی ہو سوا مزدلفہ کے، کہ وہاں آپ ﷺ نے مغرب و عشاء کو باہم جمع کیا، اور نماز فجر کو آپ ﷺ نے اس کے معمول کے وقت سے ہٹا کر پڑھا۔ ابوسفیان کہتے ہیں یعنی جس وقت آپ ﷺ فجر عموماً پڑھتے تھے اس سے قبل پڑھا۔

وَقَالَ سُفْيَانُ يَعْنِيْ فِيْ غَيْرِ وَقْتِهَا الَّذِي كَانَ يُصَلِّيْهَا فِيْهِ قَبْلَ ذٰلِكَ (اخرجه البخاری فی الحج)

شرح: یہ حدیث احناف کی مضبوط دلیل ہے۔اس بات پر کہ نبی اکرم ﷺ سفر میں یا گھر میں بارش وغیرہ کے موقع پر دو نمازوں کو صرف صورتاً جمع کرتے تھے حقیقتاً نہیں۔یعنی ظہر کو اس کے آخری وقت میں اور عصر کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا فرماتے تھے یعنی ایک ہی بار لوگ جمع ہوتے اور دونوں نمازوں کو اپنے اپنے وقت میں ادا کر کے چلے جاتے ،ایسے ہی مغرب اور عشاء میں کیا جاتا۔البتہ صرف حجۃ الوداع میں آپ نے نوں ذی الحجہ کو مغرب کی نماز مزدلفہ میں پہنچ کر عشاء کے وقت میں عشاء کے ساتھ ملا کر پڑھی۔اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نماز فجر کو اس کے ابتدائی وقت میں پڑھنا خلاف سنت ہے۔نبی اکرم ﷺ نے صرف مزدلفہ میں فجر کو ابتدائی وقت میں پڑھا آپ کا ارشاد ہے کہ فجر کو سفید کر کے پڑھو اس کا اجر زیادہ ہے۔(صحیحین)

يجوز الجمع بين الصلٰوتين صورةً عند العذر

بوجہ عذر دو نمازوں کو صورتاً اکٹھا کیا جا سکتا ہے

۳۳۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: «صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ ثَمَانِيًا جَمِيْعًا وَسَبْعًا جَمِيْعًا» فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا الشَّعْثَاءِ أَظُنُّهُ أَخَّرَ الظُّهْرَ، وَعَجَّلَ الْعَصْرَ، وَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ، وَعَجَّلَ الْعِشَاءَ فَقَالَ وَأَنَا أَظُنُّ ذٰلِكَ. (اخرجه البخاری فی التهجد)

۳۳۷ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، کہتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مدینہ طیبہ میں آٹھ رکعات اور سات رکعات اکٹھی پڑھی ہیں۔میں نے ان سے کہا: اے ابو الشعثاء۔میرا خیال ہے کہ آپ نے ظہر کو مؤخر اور عصر کو مقدم کیا ہوگا اور مغرب کو مؤخر اور عشاء کو مقدم کیا ہوگا؟ وہ کہنے لگے میں بھی یہی سمجھتا ہوں۔

شرح: معلوم ہوا اگر بارش یا تیز سردی وغیرہ ہو تو امام لوگوں کو ظہر وعصر اسی طرح مغرب وعشاء یوں اکٹھی پڑھا سکتا ہے کہ ظہر کو اس کے آخری اور عصر کو اس کے ابتدائی وقت میں لے آئے ،ایسے ہی مغرب وعشاء میں کرے۔سفر میں بھی ایسا کیا جا سکتا ہے۔

۳۳۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ،

۳۳۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مدینہ میں کسی سفر اور خوف کے بغیر آٹھ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: «صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ مِنْ غَيْرِ سَفَرٍ وَلَا خَوْفٍ ثَمَانِيًا جَمِيعًا وَسَبْعًا جَمِيعًا» قُلْتُ: لِمَ فَعَلَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: أَرَادَ أَنْ لَا يُحْرِجَ أُمَّتَهُ.

(اخرجه الموصلی فی مسندہ)

رکعات (ظہر وعصر) اکٹھی پڑھی ہیں، اور سات رکعات (مغرب وعشاء) اکٹھی پڑھی ہیں۔ سعید کہتے ہیں میں نے پوچھا: آپ ایسا کیوں کرتے تھے؟ وہ کہنے لگے: آپ اپنی امت کو حرج میں نہیں ڈالنا چاہتے تھے۔ (یعنی خرابی موسم کے سبب ایسا کیا جاتا تھا)

شرح: یہاں خوف سے دشمن کا خوف مراد ہے، یعنی کوئی سفر تھا نہ خوف دشمن، پھر بھی محض خرابی موسم کی وجہ سے نمازوں کو صورتاً جمع کیا گیا، کیونکہ اس زمانہ میں کچے راستے تھے اور بارش سے وہ دلدل بن جاتے تھے۔

۳۳۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمٌ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: «رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ» (اخرجه مسلم فی صلوٰۃ المسافرین)

۳۳۹ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، کہتے ہیں میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کی جلدی میں ہوتے تو مغرب وعشاء کو جمع کرتے۔

شرح: یعنی سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کو اس کے آخری اور عصر کو اس کے ابتدائی وقت میں پڑھتے یوں دونوں نمازوں کو اکٹھا کر لیتے تاکہ بار بار سفر کا سلسلہ روکنا نہ پڑے، ایسا ہی آپ مغرب وعشاء میں کرتے۔

۳۴۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ قَالَ: سَمِعْتُ إِسْمَاعِيلَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي ذُؤَيْبٍ الْأَسَدِيَّ يَقُولُ: خَرَجْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ إِلَى الْحِمَى فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ هِبْنَا أَنْ نَقُولَ لَهُ: انْزِلْ فَصَلِّ، «فَلَمَّا غَابَ الشَّفَقُ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ بِنَا ثَلَاثًا ثُمَّ سَلَّمَ، وَصَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ» ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْنَا فَقَالَ: «هٰكَذَا رَأَيْتُ

۳۴۰ اسماعیل بن عبدالرحمان بن ابی ذویب اسدی کہتے ہیں: ہم ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ چراگاہ میں گئے۔ جب سورج غروب ہو گیا تو ہم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ کہنے میں مصیبت محسوس کر رہے تھے کہ اتریں اور نماز (مغرب) پڑھیں، جب شفق (سرخی) غائب ہو گئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے اتر کر ہمیں مغرب کی تین رکعات پڑھائیں، پھر سلام کہا اور عشاء کی دو رکعات پڑھائیں، پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ہی کرتے

رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ» قَالَ سُفْيَانُ: "وَكَانَ ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ كَثِيرًا إِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ لَا يَقُولُ فِيهِ: فَلَمَّا غَابَ الشَّفَقُ يَقُولُ: فَلَمَّا ذَهَبَ بَيَاضُ الْأُفُقِ وَفَحْمَةُ الْعِشَاءِ نَزَلَ فَصَلَّى، فَقُلْتُ لَهُ، فَقَالَ: إِنَّمَا قَالَ إِسْمَاعِيلُ: غَابَ الشَّفَقُ وَلٰكِنِّي أَكْرَهُهُ، فَإِذَا أَقُولُ هٰكَذَا لِأَنَّ مُجَاهِدًا حَدَّثَنَا أَنَّ الشَّفَقَ النَّهَارُ، قَالَ سُفْيَانُ: فَأَنَا أُحَدِّثُ بِهِ هٰكَذَا مَرَّةً، وَهٰكَذَا مَرَّةً"

(اخرجه البخاری تقصیر الصلوٰۃ)

دیکھا تھا۔ سفیان کہتے ہیں ابن ابی نجیح جب یہ حدیث بیان کرتے تو اکثر یہ نہیں کہتے تھے کہ جب شفق غائب ہوئی۔ بلکہ وہ کہتے تھے جب افق کی سفیدی چلی گئی اور عشاء سیاہ ہو گئی تو آپ نے اتر کر نماز پڑھی۔ میں نے ان سے اس کی وجہ پوچھی۔ وہ کہنے لگے۔ اسماعیل نے تو یہی کہا تھا کہ جب شفق غائب ہوئی، مگر میں ان الفاظ کو پسند نہیں رکھتا اس لیے ایسے کہتا ہوں کیونکہ مجاہد نے ہمیں بتایا کہ شفق دن ہوتا ہے۔ سفیان نے کہا اس لیے میں کبھی یہ لفظ بولتا ہوں کبھی وہ۔

شرح: حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے سفر میں مغرب کو اس کے آخری وقت میں پڑھا، جب سرخی غائب ہوگئی تھی اور سفیدی موجود تھی مگر سیاہی نہیں چھائی تھی کیونکہ پھر سیاہی چھانے پر انہوں نے عشاء پڑھی اور یہی حنفی مسلک ہے۔

۳۴۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ لَأَمَرْتُهُمْ بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ وَالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ»

(متفق علیہ)

۳۴۱ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میری امت پر مشکل نہ ہوتا تو میں ان کو نماز عشاء تاخیر سے پڑھنے اور ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا ضرور حکم دیتا۔

شرح: عشاء کو موخر کر کے پڑھنے کا فائدہ یہ ہے کہ نماز کے بعد آدمی سیدھا سونے کی طرف جائے گا، اور زیادہ امکان یہ ہے کہ باوضو سوئے گا اور حدیث میں ہے کہ جو باوضو سوئے اس کی روح عرش تک بلند ہوتی ہے۔

الاوقات المکروھۃ للصلوٰۃ

النھی عن الصلوٰۃ عند طلوع الشمس و غروبھا

سورج کے طلوع وغروب کے وقت نماز کی ممانعت

۳۴۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ: لَسْتُ اَنْهٰى اَحَدًا صَلّٰى اَىَّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ، وَلٰكِنِّي اِنَّمَا اَفْعَلُ كَمَا رَاَيْتُ اَصْحَابِيْ يَفْعَلُوْنَ، وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَحَرَّوْا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوْعَ الشَّمْسِ، وَلَا غُرُوْبَهَا»، قِيْلَ لِسُفْيَانَ: هٰذَا يُرْوٰى عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: «مَا سَمِعْتُ هِشَامًا ذَكَرَهُ قَطُّ»

(اخرجه البخاری فی مواقیت الصلوٰۃ)

۳۴۲ نافع کہتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کو یہ کہتے سنا: میں کسی کو نہیں روکتا کہ وہ دن یا رات کی جس گھڑی میں چاہے نماز پڑھے، بلکہ میں وہ عمل کرتا ہوں جو میں نے اپنے ساتھیوں کو عمل کرتے دیکھا، اور رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: طلوعِ شمس اور غروبِ شمس کے وقت نماز ادا کرنے کا ارادہ نہ کرو۔

شرح: طلوع آفتاب کے بعد جب تک سورج کی زردی نہ جائے، اور غروب سے قبل جب وہ زرد ہو کر وہ وقت ہے اس میں نماز کی ادائیگی سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ اس کا فلسفہ یہ ہے کہ اس وقت سورج کے پجاری سورج کی پوجا کرتے ہیں۔

لا نافلۃ بعد العصر

نمازِ عصر کے بعد کوئی نفل نماز نہیں ہے

۳۴۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اَبِيْ لَبِيْدٍ وَكَانَ مِنْ

۳۴۳ ابوسلمہ بن عبدالرحمان کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان ؓ مدینہ طیبہ آئے۔ وہ منبر پر بیٹھے ہوئے تھے

عُبَّادِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَكَانَ يَرَى الْقَدَرَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُولُ: قَدِمَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ الْمَدِينَةَ فَبَيْنَا هُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ إِذْ قَالَ يَا كَثِيرُ بْنَ الصَّلْتِ: اذْهَبْ إِلَى عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فَسَلْهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: فَذَهَبْتُ مَعَهُ، وَبَعَثَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَارِثِ مَعَنَا فَقَالَ: اذْهَبْ فَاسْمَعْ مَا تَقُولُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: فَجَاءَهَا فَسَأَلَهَا فَقَالَتْ: لَا عِلْمَ لِي وَلٰكِنِ اذْهَبْ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَسَلْهَا فَذَهَبْتُ مَعَهُ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَسَلْهَا فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَصَلَّى عِنْدِي رَكْعَتَيْنِ، وَلَمْ أَكُنْ أَرَاهُ يُصَلِّيهِمَا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ لَقَدْ صَلَّيْتَ صَلَاةً لَمْ أَكُنْ أَرَاكَ تُصَلِّيهَا قَالَ: «إِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ، وَإِنَّهُ قَدِمَ عَلَيَّ وَفْدُ بَنِي تَمِيمٍ أَوْ صَدَقَةٌ فَشَغَلُونِي عَنْهُمَا فَهُمَا هَاتَانِ الرَّكْعَتَانِ» (اخرجه ابن حبان)
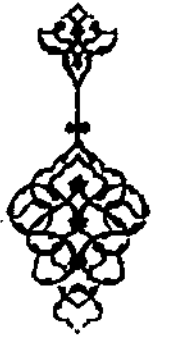
انہوں نے کہا: اے کثیر بن صلت جاؤ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھو کہ کیا رسول اللہ ﷺ عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے؟ ابوسلمہ کہتے ہیں میں بھی ان کے ساتھ ہولیا اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی عبداللہ بن حارث کو ہمارے ساتھ بھیج دیا کہ جاؤ سنو ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کیا ارشاد فرماتی ہیں۔

ابوسلمہ کہتے ہیں کہ کثیر بن صلت ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور ان سے یہ مسئلہ پوچھا وہ کہنے لگیں: مجھے اس بارے میں کوئی علم نہیں۔ تم ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ ان سے پوچھو۔ تو میں کثیر کے ساتھ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچا، وہ فرمانے لگیں: ایک بار رسول اللہ ﷺ میرے ہاں عصر کے بعد تشریف لائے۔ آپ نے دو رکعتیں پڑھیں حالانکہ پہلے میں نے آپ ﷺ کو یہ رکعتیں پڑھتے کبھی نہ دیکھا تھا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ آپ نے ایسی نماز پڑھی ہے جو میں نے پہلے آپ ﷺ سے نہیں دیکھی تھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں ظہر کے بعد دو رکعتیں پڑھتا تھا۔ آج میرے پاس بنی تمیم کا وفد یا صدقہ آیا تھا۔ انہوں نے مجھے یہ دو رکعتیں پڑھنے سے مشغول کر دیا تو یہ وہ دو رکعتیں ہیں۔

شرح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نبی ﷺ عصر کے بعد کوئی نفل نماز نہیں پڑھتے تھے۔ البتہ ایک بار آپ نے ایسا کیا مگر امت کو رسول اللہ ﷺ نے نماز فجر و عصر کے بعد کسی طرح کا نفل پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ بخاری و مسلم میں اس پر کثیر احادیث موجود ہیں، اور آپ ﷺ نے جو عصر کے بعد دو رکعات ایک بار پڑھیں یہ آپ کے ساتھ خاص ہیں۔

۳۴۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: «مَا تَرَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِي قَطُّ»

(اخرجه البخاری فی مواقیت الصلوٰۃ)

۳۴۴ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے ہاں عصر کے بعد دو رکعت کو کبھی نہ چھوڑا۔

شرح: یہاں بعد العصر کا معنٰی بعد وقت العصر ہے نہ کہ بعد صلوٰۃ العصر۔ معنٰی یہ ہوا کہ رسول اللہ ﷺ جب بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر نماز عصر کا وقت شروع ہونے سے قبل تشریف لے گئے تو آپ ﷺ وقتِ عصر شروع ہونے کے بعد دو رکعت ادا فرماتے تھے یہ معنٰی نہیں کہ نماز عصر پڑھنے کے بعد آپ دو رکعت پڑھتے تھے۔ کیونکہ اس سے آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز فجر کے بعد کوئی نماز نہیں حتیٰ کہ سورج چڑھ آئے اور نماز عصر کے بعد کوئی نماز نہیں حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے۔ (بخاری کتاب المواقیت حدیث ۵۸۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا کہ فجر کے بعد کوئی نماز پڑھی جائے حتیٰ کہ سورج بلند ہو جائے اور عصر کے بعد کوئی نماز پڑھی جائے حتیٰ کہ سورج ڈوب جائے۔ (بخاری کتاب المواقیت حدیث ۵۸۸)

عدم جواز النفل بعد صلوٰۃ الفجر والعصر

نمازِ فجر وعصر کے بعد نفل نماز کا عدم جواز

۳۴۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ سَعِيدٍ الْمَازِنِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، يَقُولُ: «نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةٍ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، وَعَنْ صَلَاةٍ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ»

(اخرجه البخاری فی المواقیت)

۳۴۵ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز عصر کے بعد کسی (قسم کی) نماز ادا کرنے سے منع فرمایا حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے اور نماز فجر کے بعد کسی نماز سے منع فرمایا حتیٰ کہ سورج طلوع ہو جائے۔

فضل من حافظ علی الصلوٰت الخمس

پانچ نمازوں پر پابندی کرنے والے کا اجر

۳۴۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ اَنَّ الْمُخْدِجِيَّ قَالَ قِيْلَ لِعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ: اِنَّ اَبَا مُحَمَّدٍ يَقُوْلُ: الْوِتْرُ وَاجِبٌ، فَقَالَ عُبَادَةَ كَذَبَ اَبُوْ مُحَمَّدٍ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «خَمْسُ صَلَوَاتٍ كَتَبَهُنَّ اللّٰهُ عَلَى الْعِبَادِ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَمَنْ اَتَى بِهِنَّ لَمْ يَنْتَقِصْ مِنْ حَقِّهِنَّ شَيْئًا لِلْقَادِرِيْنَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، وَمَنْ لَمْ يَأْتِ بِهِنَّ فَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدٌ اِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ، وَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ»

(اخرجه صحيح ابن حبان)

۳۴۶ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ ابومحمد کہتے ہیں وتر واجب ہے انہوں نے کہا: ابومحمد نے جھوٹ (غلط) کہا ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے اپنے بندوں پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں جس نے ان کو ادا کیا اور اپنی قدرت کے مطابق ان میں کوئی کمی نہ کی تو اللہ کا حق ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے، اور جس نے ان کو ادا نہ کیا اللہ کے ہاں اس کا کوئی ذمہ نہیں۔ اللہ چاہے تو بخشے چاہے تو عذاب دے۔

شرح: معنیٰ یہ ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے وتر کے فرض ہونے کی نفی فرمائی یہاں واجب سے مراد ایسا فرض ہے جیسے فرض رکعات ہیں، ورنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر کا تاکیدی حکم فرمایا جو اس کے وجوب پر دال ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کو آخری نماز وتر پڑھو۔ (بخاری حدیث ۹۹۰، مسلم حدیث ۱۰۹۱)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وتر حق ہے جو وتر نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں ہے، یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا۔ (ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ باب الوتر)

فضل صلوٰۃ الفجر والعصر

نمازفجروعصرکی اہمیت

۳۴۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَارَةَ بْنَ رُوَيْبَةَ الثَّقَفِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: «لَنْ يَّلِجَ النَّارَ اَحَدٌ صَلّٰى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ، وَلَا قَبْلَ غُرُوْبِهَا»

(اخرجه مسلم فی المساجد)

۳۴۷ حضرت عمارہ بن رویبہ ثقفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، وہ شخص جہنم میں ہرگز نہ جائے گا جو طلوع آفتاب سے قبل اور غروب آفتاب سے قبل نماز پڑھتا ہے۔ (یعنی فجر وعصر)

شرح: اس ارشاد کا مقصد ان دونمازوں کی اہمیت وفضیلت بتانا ہے یہ معنی نہیں کہ باقی تین نمازوں کے ترک کی بھی اجازت ہے۔

۳۴۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ اِلٰى اَبِيْ، فَقَالَ: اَنْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: «لَنْ يَّلِجَ النَّارَ اَحَدٌ صَلّٰى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ، وَلَا قَبْلَ غُرُوْبِهَا؟» قَالَ اَبِيْ: نَعَمْ، فَقَالَ الْبَصْرِيُّ: وَهُوَ يَشْهَدُ لَسَمِعَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (ایضاً)

۳۴۸ حضرت عمارہ بن رویبہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے ابوبکر کہتے ہیں: بصرہ کے ایک صاحب میرے والد صاحب کے پاس آئے کہنے لگے: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ وہ شخص جہنم میں ہرگز نہ جائے گا، جو طلوع شمس اور غروب شمس سے قبل نماز پڑھتا ہے؟ میرے والد صاحب نے کہا: ہاں! وہ صاحب کہنے لگے: میں بھی رسول اللہ ﷺ سے اس کے سننے کی گواہی دیتا ہوں (یعنی وہ بھی صحابی تھے)

متٰی یصیر الغلام بالغًا حتّٰی تجب الصلوٰۃ علیہ

لڑکا کب بالغ ہو جاتا ہے اور کب اس پر نماز فرض ہو جاتی ہے

٣٤٩ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيَّ، يَقُوْلُ: «كُنْتُ يَوْمَ حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ غُلَامًا، فَنَظَرُوْا اِلٰى مُؤْتَزَرِيْ، فَلَمْ يَجِدُوْنِيْ اَنْبَتُّ، فَهَا اَنَا ذَا بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ» (اخرجه ابن حبان فی صحیحه)

٣٤٩ حضرت عطیہ قرظی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس دن حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے بنو قریظہ کے قتل کا حکم دیا تو میں اس وقت چھوٹا لڑکا تھا، چنانچہ میرے زیر ناف کو دیکھا گیا تو وہاں بال نہیں اُگے تھے (تو مجھے نابالغ قرار دے کر چھوڑ دیا گیا۔) تو اس لیے آج میں تمہارے درمیان موجود ہوں۔

٣٥٠ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ نَجِيْحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا فِيْ مَسْجِدِ الْكُوْفَةِ، يَقُوْلُ: «كُنْتُ يَوْمَ حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ غُلَامًا، فَشَكُّوْا فِيَّ، فَنَظَرُوْا اِلَيَّ فَلَمْ يَجِدُوا الْمُوْسٰى جَرَتْ عَلَيَّ فَاسْتُبْقِيْتُ» (ایضاً)

٣٥٠ حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے مسجد کوفہ میں نے ایک شخصیت (عطیہ قرظی رضی اللہ عنہ) کو بیٹھے دیکھا وہ کہہ رہے تھے: جس دن سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے بنی قریظہ کے بارے میں حکم جاری کیا میں ان دنوں لڑکا تھا تو میرے بارے میں لوگوں نے شک کیا، پھر انہوں نے مجھے دیکھا تو ابھی مجھ پر استرا نہیں چلا تھا (موئے زیر ناف نہ تھے) تو مجھے چھوڑ دیا گیا۔

شرح: غزوۂ احزاب میں جب یہودِ بنو قریظہ نے بدترین عہد شکنی کرتے ہوئے کھل کر کفار مکہ کا ساتھ دیا تو غزوہ ختم ہوتے ہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو قریظہ کے قلعہ کا محاصرہ کر لیا۔ انہوں نے کہا: ہمارے بارے میں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ جو فیصلہ کریں ہمیں منظور ہے۔ وہ جنگ میں شدید زخمی تھے انہیں خچر پر بٹھا کر لایا گیا۔ وہ اسلام سے قبل بنو قریظہ کے حلیف تھے یہود کو خیال تھا کہ وہ ان کی حمایت میں فیصلہ دیں گے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فیصلہ دیا کہ ان کے بچوں اور عورتوں کو قیدی بنایا جائے اور ان کے مردوں کو قتل کر دیا جائے، چنانچہ سات سو یا آٹھ سو یہود قتل کیے گئے۔ اب بالغ و نابالغ میں فرق کیسے کیا جائے تو کہا گیا کہ جس کے زیر ناف بال اُگے ہوں وہ بالغ ہے دوسرا نابالغ۔ تفصیلات کتب سیرت میں مذکور ہیں۔

صفۃ الصلوٰۃ

کیف قراءۃ القرآن فی الصلوٰۃ

نماز میں قرآن کریم کیسے پڑھا جائے

٣٥١ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْنَا خَبَّابًا هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ؟ قَالَ «نَعَمْ» فَقُلْنَا: بِاَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تَعْرِفُوْنَ ذٰلِكَ؟ قَالَ«بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ»

(اخرجه البخاری فی الآذان)

٣٥١ ابومعمر کہتے ہیں: ہم نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر میں قرأت کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: ہاں، ہم نے پوچھا تم لوگ آپ کی قرأت کو کیسے معلوم کرتے تھے؟ کہا: ہم آپ کی داڑھی مبارک کی حرکت سے معلوم کرتے تھے۔

شرح: گویا نماز میں قرآن کریم کو یوں انہاک سے اور تلفظ کی تکمیل سے پڑھنا چاہیے کہ داڑھی کی حرکت دیکھنے والے کو محسوس ہو۔ آج بہت سے نمازی ذہن ہی ذہن میں پڑھ لیتے ہیں زبان کو حرکت ہی نہیں دیتے، اس طرح نماز ادا نہیں ہوتی۔

٣٥٢ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: سَمِعْنَا اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: «فِيْ كُلِّ الصَّلَاةِ اَقْرَاُ، فَمَا اَسْمَعَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْمَعْنَاكُمْ، وَمَا اَخْفَى مِنَّا اَخْفَيْنَا مِنْكُمْ، كُلُّ صَلَاةٍ لَّا يُقْرَاُ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْآنِ، فَهِيَ خِدَاجٌ»، فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: اَرَاَيْتَ اِنْ قَرَاْتُ بِهَا وَحْدَهَا تُجْزِءُ عَنِّيْ؟ قَالَ: «اِنِ انْتَهَيْتَ اِلَيْهَا اَجْزَاَتْ

٣٥٢ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: میں ہر نماز میں قرأت کرتا ہوں۔ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سنایا وہ ہم تمہیں سناتے ہیں اور جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخفی رکھا وہاں ہم مخفی رکھتے ہیں۔ (یعنی جہاں آپ نے جہر کیا وہاں ہم جہر کرتے ہیں جہاں نہ کیا وہاں نہیں کرتے) ہر وہ نماز جس میں ام القرآن (سورہ فاتحہ) نہ پڑھی جائے وہ ناقص ہے۔ ایک شخص نے ان سے کہا: آپ کیا فرماتے ہیں اگر میں صرف فاتحہ پڑھ لوں تو کیا وہ مجھے کافی ہے؟ فرمایا: اگر تم

عَنْكَ، فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ أَحْسَنُ» (اخرجه البخاری فی الاذان)

صرف اس کو پڑھو تو وہ کافی ہے اور اگر بڑھا لو تو بہتر ہے۔

شرح: اگر کسی نے ہر رکعت میں صرف سورہ فاتحہ پڑھی تو فرض نماز ادا ہو گیا یعنی قرأت کا ادنیٰ درجہ ادا ہو گیا مگر پہلی دو رکعات میں فاتحہ کے بعد کسی سورت کا ملانا واجب ہے۔ اس کا ترک کرنا گناہ ہے اور بھول کر رہ جانے پر سجدۂ سہو لازم ہے۔

لا صلوٰۃ بدون سورۃ الفاتحۃ

سورہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہے

۳۵۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مَحْمُودَ بْنَ الرَّبِيعِ يُحَدِّثُ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ» (ایضاً)

۳۵۳ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کی کوئی نماز نہیں جو نماز میں سورہ فاتحہ نہ پڑھے۔

شرح: اس کی وضاحت اس سے قبل ہو چکی ہے کہ اس سے امام یا منفرد کی نماز مراد ہے کہ سورہ فاتحہ کے بغیر اس کی نماز نہیں ہے، رہا مقتدی تو وہ سورہ فاتحہ نہیں پڑھ سکتا کیونکہ امام کا پڑھنا ہی اس کا پڑھنا ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے اگر کوئی شخص ظہر کی نماز میں قرآن پڑھتا (یعنی جس میں قرأتِ سرّیہ ہے) تو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو منع فرماتے کہ میرے پیچھے قرآن کریم مت پڑھو بلکہ خاموش رہو۔ مسلم میں ہے کہ ایک شخص نے ظہر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سورہ اعلیٰ پڑھی نماز کے بعد آپ نے اسے سرزنش کی۔ مزید دلائل کتب میں موجود ہیں۔ میں نے اپنی تفسیر برہان القرآن میں وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (سورہ اعراف، ۲۰۴) کے تحت بہت تفصیل سے لکھا ہے۔

۳۵۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، وَعَبْدُ الْعَزِيزِ الدَّرَاوَرْدِيُّ، وَابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «كُلُّ صَلَاةٍ

۳۵۴ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر وہ نماز جس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ ناقص ہے وہ ناقص ہے۔ عبدالرحمان راوی کہتا ہے: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: میں جب امام کی قرأت سن

لَا يُقْرَأُ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ، فَهِيَ خِدَاجٌ» . قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: فَقُلْتُ لِأَبِي هُرَيْرَةَ: فَإِنِّي أَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ، فَغَمَزَنِي بِيَدِهِ، وَقَالَ: " يَا فَارِسِيُّ، أَوْ يَا ابْنَ الْفَارِسِيِّ، اقْرَأْ بِهَا فِي نَفْسِكَ " (اخرجه مسلم فی الصلوٰۃ)

رہا ہوتا ہوں تو کیا کروں؟ انہوں نے فرمایا: اے فارسی (یا) اے ابن فارسی اسے دل میں (خیال میں) پڑھ لیا کرو۔

شرح: یہ حدیث اکیلے نماز پڑھنے والے (منفرد) پر یا امام پر محمول ہے کہ اگر وہ کسی رکعت میں فاتحہ نہ پڑھے تو وہ نماز ناقص ہے۔ رہا مقتدی تو امام کا فاتحہ پڑھنا اسی کا پڑھنا ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ جو شخص رکوع میں جماعت میں شامل ہو وہ اس رکعت کو پالیتا ہے اسے وہ رکعت دوبارہ نہیں پڑھنی پڑتی کیونکہ امام کی قرأت نے مقتدی کی قرأت سے کفایت کر دی۔

۳۵۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: «كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ يَفْتَتِحُونَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ»

(اخرجه البخاری فی المساقاۃ)

۳۵۵ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر صدیق، عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم قرأت کا آغاز الحمد للہ رب العالمین سے کرتے تھے۔

شرح: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا نام اس لیے یہاں نہیں ہے کیونکہ انہیں خلافت سنبھالتے ہی بصرہ جانا پڑا پھر وہ واپس نہ آسکے، جبکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ مسجد نبوی کی نماز کا ذکر کر رہے ہیں کہ وہاں عہد رسالت وعہد خلافت میں نماز کیسے پڑھائی جاتی تھی۔

الامر بترك القراءة خلف الامام

امام کے پیچھے قرأتِ قرآن نہ کرنے کا حکم

۳۵۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ قَتَادَةَ،

۳۵۶ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر ادا کی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو

عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفَى، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: صَلَّى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الظُّهرِ فَلَمَّا فَرَغَ، قَالَ: " هَلْ قَرَاَ مِنْكُمْ اَحَدٌ: سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى"، فَقَالَ رَجُلٌ: نَعَمْ اَنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «قَدْ ظَنَنْتُ اَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيهَا»

(اخرجه مسلم فی الصلوٰۃ)

فرمایا: کیا تم میں سے کسی نے میرے پیچھے سبح اسم ربك الاعلٰی پڑھی تھی؟ ایک شخص نے کہا: ہاں۔ میں نے پڑھی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے گمان کیا کہ تم میں سے کوئی مجھ سے جھگڑ رہا ہے۔

شرح: معلوم ہوا کہ سری نمازوں میں بھی امام کے پیچھے مقتدی کو خاموش کھڑے رہنا چاہیے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے امام کے پیچھے قرأت کو امام سے جھگڑنے کے مترادف قرار دیا ہے خواہ وہ ظہر جیسی سری نماز ہو۔

اجر قرأة الفاتحة فی الصلوٰۃ

نماز میں سورہ فاتحہ پڑھنے کا ثواب

۳۵۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوبَ مَوْلَى الْحُرَقَةِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " قَالَ اللهُ تَعَالٰى قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ، فَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ: {الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ} [الفاتحة: 2] قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: حَمِدَنِيْ عَبْدِيْ، فَاِذَا قَالَ: {الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ} [الفاتحة: 1]، قَالَ: اَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِي، اَوْ مَجَّدَنِيْ عَبْدِيْ، وَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ: {مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ}، قَالَ: فَوَّضَ اِلَيَّ عَبْدِيْ، فَاِذَا قَالَ: {اِيَّاكَ نَعْبُدُ

۳۵۷ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان تقسیم کر دیا ہے۔ جب بندہ کہتا ہے الحمد لله رب العالمين (اللہ کے لیے سب تعریف ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے) تو اللہ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری تعریف کہی ہے۔ جب وہ الرحمٰن الرحیم (بہت مہربان نہایت رحم والا) کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری ثنا کہی اور میری بزرگی بیان کی ہے۔ جب بندہ مالك يوم الدين (پروردگار تو جزا کے دن کا مالک ہے) کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے: میرے بندے نے معاملہ میرے سپرد کر دیا ہے۔

وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ} [الفاتحة: 5]، فَهٰذِهِ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ، وَلِعَبْدِيْ مَا سَأَلَ، {اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ} [الفاتحة: 7]، فَهٰذِهِ لِعَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَأَلَ"

(اخرجه مسلم فی الصلوٰۃ)

جب وہ کہتا ہے: ایاك نعبد و ایاك نستعین (ہم تیری عبادت کرتے اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں) تو اللہ فرماتا ہے یہ چیز میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور میرے بندے نے جو مانگا اسے ملے گا، پھر جب وہ کہتا ہے: اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیهم غیر المغضوب علیهم ولا الضالین۔ (ہمیں سیدھے راستے کی ہدایت دے ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام فرمایا نہ کہ ان لوگوں کا راستہ جن پر غضب کیا گیا اور نہ گمراہ لوگوں کا راستہ)۔ تو اللہ فرماتا ہے: یہ میرے بندے ہی کے لیے ہے اور بندہ جو مانگے اسے دیا جائے گا۔

۳۵۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أُكَيْمَةَ اللَّيْثِيَّ يُحَدِّثُ، سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ، قَالَ: «هَلْ قَرَأَ مَعِيَ مِنْكُمْ أَحَدٌ؟» ، فَقَالَ رَجُلٌ: نَعَمْ أَنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنِّيْ أَقُوْلُ: مَا بَالِيْ أُنَازَعُ الْقُرْآنَ؟ " قَالَ سُفْيَانُ: ثُمَّ قَالَ الزُّهْرِيُّ شَيْئًا لَمْ أَفْهَمْهُ، فَقَالَ لِيْ مَعْمَرٌ بَعْدُ: إِنَّهُ قَالَ: «فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ، فِيْمَا جَهَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» ،

۳۵۸ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز فجر پڑھائی۔ جب آپ نے نماز ختم کی تو فرمایا: کیا تم میں سے کسی نے میرے ساتھ قرآن پڑھا تھا؟ ایک شخص نے کہا: ہاں۔ آپ نے فرمایا: میں بھی کہتا تھا کہ کیا وجہ ہے میرے ساتھ قرآن میں تنازع کیا جا رہا ہے۔
سفیان کہتے ہیں: پھر زہری نے کوئی بات کہی جو میں نہ سمجھا تو معمر نے مجھے کہا: انہوں نے یہ کہا تھا کہ پھر لوگ جہری نمازوں میں نبی اکرم ﷺ کے پیچھے قرأت سے رک گئے۔

قَالَ اَبُوْبَكْرٍ: وَكَانَ سُفْيَانُ يَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ: «صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً اَظُنُّهَا صَلَاةَ الصُّبْحِ زَمَانًا مِنْ دَهْرِهٖ» ، ثُمَّ قَالَ لَنَا سُفْيَانُ: نَظَرْتُ فِيْ كِتَابِيْ، فَاِذَا فِيْهِ عِنْدِيْ: «صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ»

(اخرجه ابن حبان فی صحیحه)

شرح: جبکہ مسلم کتاب الصلوٰۃ میں حدیث ہے کہ نماز ظہر میں آپ ﷺ کے پیچھے کسی نے قرآن پڑھا تو آپ ﷺ نے وہاں بھی یہی ارشاد فرمایا۔ معلوم ہوا کہ نماز سری ہو یا جہری بہرحال امام کے پیچھے قرآن کریم کے پڑھنے کی ممانعت ہے۔

الاشارة الٰی اخفاء التأمین

آمین آہستہ کہنے کی طرف اشارہ

٣٥٩ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِذَا اَمَّنَ الْقَارِئُ فَاَمِّنُوْا، فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُؤَمِّنُ، فَمَنْ وَافَقَ تَاْمِيْنُهُ تَاْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ» (اخرجه البخاری فی الاذان)

٣٥٩ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام آمین کہے تو تم آمین کہو کیونکہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں، اور جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے موافق ہو گئی اس کے گزشتہ تمام گناہ معاف کر دیے گئے۔

شرح: اب فرشتوں کی آمین خفیہ و آہستہ ہوتی ہے تو جو آہستہ آمین کہے گا اس کی آمین ہی فرشتوں سے موافق ہے اور اسی کے لیے مغفرت ہے۔

سنیۃ ترک رفع الیدین عند الرکوع والنهوض منه

رکوع میں جانے اور اس سے اٹھنے میں رفع یدین نہ کرنا سنت ہے

۳۶۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: «رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ، وَبَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَلَا يَرْفَعُ وَ لَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ» (ایضاً)

۳۶۰ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ جب نماز شروع کرتے تو اپنے ہاتھوں کو کندھوں تک بلند کرتے اور جب آپ رکوع کرنا چاہتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے، تو ہاتھوں کو نہ اٹھاتے اور نہ دو سجدوں کے درمیان رفع یدین کرتے۔

شرح: یہ حدیث اس بات پر واضح نص ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل یہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف آغاز نماز ہی پر رفع یدین کرتے تھے بس۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ رکوع میں جاتے ہوئے رفع یدین کرتے تھے نہ رکوع سے اٹھتے ہوئے اور نہ دو سجدوں کے درمیان اور یہی حنفی مسلک ہے۔

اس حدیث کی صحت میں کوئی شخص شک نہیں کرسکتا، کیونکہ اس کے رواۃ میں پہلا نام خود امام حمیدی کا ہے جو امام المحدثین ہیں۔ ان کے تلامذہ میں یہ محدثین شامل ہیں۔ امام بخاری، امام ابوداؤد، امام ترمذی، امام نسائی، امام ابن خزیمہ، امام ابن حبان، امام دارمی اور امام حاکم رحمہم اللہ۔ امام بخاری نے ان سے ۷۹ احادیث روایت کی ہیں۔ بلکہ صحیح بخاری کی پہلی حدیث امام حمیدی ہی سے مروی ہے۔ امام ابوداؤد نے ان سے ایک واسطہ سے ۴ احادیث، امام ترمذی نے ایک واسطہ سے ۴ احادیث، امام ابن حبان نے ایک واسطہ سے ۱۳ احادیث، جبکہ امام دارمی نے ان سے براہِ راست ۱۵ احادیث روایت کی ہیں۔

اس حدیث کے دوسرے راوی حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ ہیں جو امام شافعی، امام عبدالرزاق، امام ابونعیم، امام احمد بن حنبل، امام ابن ابی شیبہ اور امام ابن حبان جیسے ائمہ محدثین کے شیخ ہیں۔

اس کے تیسرے راوی امام زہری ہیں۔ جن کی روایت پر اکثر ذخیرہ صحاح ستہ کا مدار ہے۔ اس کے چوتھے راوی حضرت سالم رضی اللہ عنہ ہیں جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹے اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے پوتے ہیں۔ جلیل القدر تابعین کرام

جن کے ذریعے سے علم حدیث کے دریا بہے ہیں ان سے روایت کرتے ہیں، لہٰذا اس حدیث کی صحت سے وہی انکار کرے گا جو دماغی صحت سے محروم ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ صرف آغاز نماز ہی میں رفع یدین کرتے تھے اور اسی بات کا آپ ﷺ نے امت کو حکم بھی فرمایا ہے، چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لا ترفع الا یدی الا فی سبع مواطن حین یفتتح الصلوٰۃ و حین یدخل المسجد الحرام فینظر الیٰ البیت و حین یقوم علی الصفا و حین یقوم علی المروۃ و حین یقف مع الناس عشیۃ عرفۃ و بجمع والمقامین حین یرمی الجمرۃ۔

یعنی ''ہاتھوں کو بلند نہ کیا جائے مگر سات مقامات پر، جب کوئی نماز شروع کرے، جب وہ مسجد حرام میں داخل ہو کر بیت اللہ کو دیکھے۔ جب صفا پر کھڑا ہو جب مروہ پر کھڑا ہو جب عرفات میں پچھلے پہر قیام کرے اور جب مزدلفہ میں قیام کرے اور جب پہلے دو جمرات کو رمی کرے۔ (طبرانی کبیر جلد ۱۱ صفحہ ۳۰۶ حدیث ۱۲۰۷۲ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

امام ھیثمی کے نزدیک اس حدیث کے ایک راوی محمد بن ابی لیلیٰ میں کلام ہے اکثر نے اسے ثقہ کہا ہے باقی سب رواۃ ثقہ ہیں۔ (مجمع الزوائد جلد ۲ صفحہ ۱۰۳)

اسی مفہوم کی ایک اور حدیث بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

(طبرانی کبیر جلد ۱۱ صفحہ ۳۵۸ حدیث ۱۲۲۸۲)

یہ احادیث مسئلہ رفع یدین میں سارا جھگڑا ختم کر رہی ہیں۔ دیکھیں جب احادیث میں اختلاف آیا کہ حضور ﷺ رکوع میں جاتے اور اس سے اٹھتے ہوئے رفع یدین کرتے تھے یا نہیں۔ بعض میں ہے کہ کرتے تھے بعض میں ہے کہ نہیں، تو پھر قولی احادیث سے محاکمہ ہو گیا کیونکہ ان میں آپ ﷺ نے واضح فرما دیا کہ افتتاح صلوٰۃ کے سوا ساری نماز میں کہیں رفع یدین نہ کیا جائے، یہ بھی ضابطہ ہے کہ جب فعلی و قولی حدیث میں تعارض ہو تو قولی حدیث کو ترجیح ہے، جیسے ایک حدیث ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ کو بیت المقدس کی طرف رخ اور کعبہ کی طرف پشت کر کے قضاء حاجت کرتے دیکھا (ابوداؤد) اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے صاف حکم رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے کہ قضاء حاجت میں قبلہ کی طرف رخ نہ کرو نہ پشت۔ (بخاری و مسلم) تو اس قولی حدیث ہی کو ترجیح ہے، اور فعلی حدیث کی تاویل کی جائے گی کہ وہ منسوخ ہے یا عذر پر محمول ہے۔ ایسے ہی رفع یدین کے بارے میں جب واضح حکم رسول ﷺ آ گیا کہ آغاز نماز کے سوا ساری نماز میں کہیں رفع یدین نہ کرو تو اس کے مقابلہ میں فعلی حدیث کی تاویل ہے کہ وہ منسوخ ہیں۔
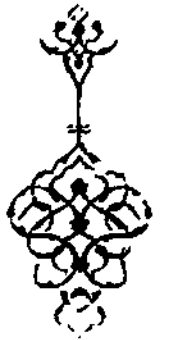
۳۶۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَاقِدٍ، يُحَدِّثُ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ: «كَانَ إِذَا أَبْصَرَ رَجُلًا يُصَلِّيْ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ حَصَبَهُ حَتّٰى يَرْفَعَ يَدَيْهِ»

(اخرجه البخاری فی جزء رفع الیدین)

۳۶۱ نافع روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کسی کو دیکھتے کہ وہ ہر مرتبہ جھکنے اور سر اٹھانے کے وقت ہاتھوں کو نہیں اٹھاتا تو وہ اسے کنکریاں مارتے تا آنکہ وہ ہاتھوں کو اٹھائے۔

شرح: ان دونوں حدیثوں سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی رائے رفع یدین فی الصلوٰۃ کے بارے میں بدلتی رہی ہے، کبھی ان کا یہ موقف رہا کہ نماز میں ہر جھکنے اور سر اٹھانے پر رفع یدین کرنا ضروری ہے گویا رکوع میں جاتے ہوئے اور رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے بھی اور سجدے میں جاتے اور وہاں سے سر اٹھاتے ہوئے بھی رفع یدین کیا جائے آخر الذکر حدیث کا یہی مفہوم ہے، مگر بعد میں ان کا موقف یہ ہو گیا (جیسا کہ پہلی حدیث بتا رہی ہے) کہ صرف افتتاح نماز میں رفع یدین کیا جائے بس۔ یہ رائے کی تبدیلی ایک صحابی رسول اپنی مرضی سے نہیں کر سکتا، یقیناً ان کے نزدیک افتتاح کے سوا دیگر تمام انتقالات میں رفع یدین کا نسخ ان پر محقق ہو گیا تھا۔ وگرنہ نماز میں ہر جھکنے اور اٹھنے پر رفع یدین کا تو کوئی بھی قائل نہیں ہے۔

رفع یدین کے بارے میں یہ سمجھنا چاہیے کہ جیسے رکوع کے علاوہ دیگر تکبیرات کے ساتھ رفع یدین منسوخ ہے، اور اس کا نسخ سب کو مسلم ہے تو رکوع والا رفع یدین کیوں منسوخ نہیں؟ آخر کیا وجہ ہے کہ سجود کا رفع یدین منسوخ مانا جائے اور رکوع کا نہ مانا جائے؟ جبکہ افتتاح کا رفع سب کو مسلم ہے۔

۳۶۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ زِيَادٍ بِمَكَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: «رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ» ، قَالَ سُفْيَانُ: "وَقَدِمْتُ الْكُوْفَةَ فَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ بِهِ، فَزَادَ فِيْهِ، ثُمَّ لَا يَعُوْدُ، فَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ لَقَّنُوْهُ، وَكَانَ بِمَكَّةَ

۳۶۲ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز شروع کی تو اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کیا۔ سفیان کہتے ہیں میں کوفہ آیا میں نے اپنے شیخ (یزید بن ابی زیاد) سے سنا وہ اس حدیث میں یہ الفاظ بڑھا رہے تھے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم (افتتاح کے بعد) ہاتھوں کو نہیں اٹھاتے تھے، مجھے گمان ہوا کہ لوگوں نے ان کو یہ الفاظ بتائے ہوں گے کیونکہ کوفہ کی نسبت وہ

يَوْمَئِذٍ اَحْفَظَ مِنْهُ يَوْمَ رَاَيْتُهُ بِالْكُوفَةِ، وَقَالُوْا لِيْ: اِنَّهُ قَدْ تَغَيَّرَ حِفْظُهُ اَوْ سَاءَ حِفْظُهُ"

(اخرجه الموصلی فی مسندہ)

مکہ میں زیادہ مضبوط حافظہ والے تھے۔ لوگوں نے کہا: ان کے حافظہ میں کمزوری آ گئی ہے یا حافظہ درست نہیں رہا۔

شرح: یہ حضرت سفیان رضی اللہ عنہ کی ذاتی رائے ہے کہ یزید کا حافظہ کمزور ہو گیا تھا۔ حدیث کے الفاظ بہر حال یہی ہیں کہ یزید نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی عمل روایت کیا ہے کہ آپ افتتاح نماز کے بعد رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

الامر بالسکون و ترک رفع الیدین فی الصلوٰۃ

نماز میں سکون رکھنے اور ہاتھوں کو نہ اٹھانے کا حکم

۳۶۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنِ ابْنِ الْقِبْطِيَّةِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاِذَا سَلَّمَ اَحَدُنَا رَمٰى بِيَدِهٖ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ هٰكَذَا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا بَالُكُمْ تَرْمُوْنَ بِاَيْدِيْكُمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ، اَوَلَا يَكْفِيْ اَحَدَكُمْ، اَوْ اِنَّمَا يَكْفِيْ اَحَدَكُمْ اَنْ يَّضَعَ يَدَهٗ عَلٰى فَخِذِهٖ، ثُمَّ يُسَلِّمُ عَلٰى اَخِيْهِ مِنْ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَمِنْ عَنْ شِمَالِهٖ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ»

(اخرجه مسلم فی الصلوٰۃ)

۳۶۳ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے۔ جب ہم میں سے کوئی سلام کہتا (نماز سے فارغ ہوتا) تو دائیں بائیں ہاتھ کے ساتھ اشارہ کر کے کہتا: السلام علیکم السلام علیکم۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں کیا ہے کہ ہاتھوں کو جھٹکے دیتے ہو۔ جیسے وہ سرکش گھوڑوں کی دُمیں ہیں۔ کیا تم میں سے کسی کو یہی کافی نہیں کہ اپنے ہاتھ کو اپنے ران پر ہی رہنے دے اور اپنے دائیں بائیں والے بھائیوں کو (زبان سے) کہہ دے السلام علیکم و رحمۃ اللہ السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔

وجوب الخضوع فی الصلوٰۃ

نماز میں خشوع کا وجوب

۳۶۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَابْدَءُوا بِالْعَشَاءِ» (متفق علیہ)

۳۶۴ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب رات کا کھانا رکھ دیا جائے اور نماز عشاء بھی کھڑی ہو جائے تو تم پہلے کھانا کھا لو۔''

شرح: مراد یہ ہے کہ جب کھانا حاضر ہو اور بھوک شدید ہو تو پہلے کھانا کھا لیا جائے تا کہ نماز میں کھانے کی طرف توجہ نہ رہے۔ اور نماز مکمل خشوع کے ساتھ پڑھی جا سکے۔ اگر ایسی کیفیت نہ ہو تو نماز با جماعت میں سستی نہیں کرنی چاہیے۔ کئی غافل لوگوں کا طریقہ ہے کہ جب نماز با جماعت کھڑی ہوتی ہے۔ انہیں شیطان بھوک کا احساس دلا دیتا ہے وہ کھانے بیٹھ جاتے ہیں حالانکہ انہیں بھوک نہیں ہوتی بس شیطان ان کو وسوسہ ڈالتا ہے تو اس سے بچا جائے۔

البداء بالغائط قبل الصلوٰۃ

نماز سے قبل قضاء حاجت سے فارغ ہونا

۳۶۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَرْقَمِ الزُّهْرِيِّ، أَنَّهُ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ فَصَحِبَهُ قَوْمٌ، فَكَانَ يَؤُمُّهُمْ، فَأَقَامَ الصَّلَاةَ يَوْمًا، وَقَدَّمَ رَجُلًا، وَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَوَجَدَ أَحَدُكُمُ الْغَائِطَ فَلْيَبْدَأْ بِالْغَائِطِ» (اخرجہ ابن حبان فی صحیحہ)

۳۶۵ حضرت عبداللہ بن ارقم زہری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: وہ ایک بار مکہ مکرمہ گئے کچھ لوگ ان کے ساتھ تھے جن کو وہ نماز پڑھاتے تھے ایک بار انہوں نے اقامت کہی اور دوسرے شخص کو امامت کے لیے آگے کر دیا، اور خود قضاء حاجت کے لیے چل دیے) اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب نماز قائم ہو جائے اور تم میں سے کوئی قضاء حاجت کا احساس کرے تو وہ پہلے قضاء حاجت کرے۔

۳۶۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَنَمَةَ الْجُهَنِيِّ، اَنَّ رَجُلًا رَاٰى عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ يُصَلِّيْ صَلَاةً اَخَفَّهَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَهُ اَبَا الْيَقْظَانِ: لَقَدْ صَلَّيْتَ صَلَاةً اَخْفَفْتَهَا فَقَالَ: هَلْ رَاَيْتَنِيْ نَقَصْتُ مِنْ رُكُوْعِهَا وَسُجُوْدِهَا شَيْئًا؟ قَالَ: لَا، قَالَ: بَادَرْتُ السَّهْوَ، وَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «اِنَّ الرَّجُلَ لَيُصَلِّي الصَّلَاةَ فَيَنْصَرِفُ وَمَا كُتِبَ لَهُ مِنْهَا اِلَّا عُشْرُهَا، تُسْعُهَا، ثُمُنُهَا، سُبُعُهَا، سُدُسُهَا، خُمُسُهَا، رُبُعُهَا، ثُلُثُهَا، نِصْفُهَا»

۳۶۶ عبداللہ جہنی کہتے ہیں: ایک آدمی نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے ہلکی سی نماز پڑھی جب انہوں نے نماز ختم کی تو اس شخص نے کہا: اے ابویقظان! آپ نے بہت ہلکی سی نماز پڑھی ہے؟ انہوں نے فرمایا: کیا تم نے دیکھا ہے کہ میں نے اس کے رکوع وسجود میں کوئی کمی کی ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ انہوں نے کہا: مجھے سجدۂ سہو کے ادا کرنے کی جلدی تھی (ورنہ نماز میں جلدی نہیں کرنی چاہیے، کیونکہ) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''ایک آدمی نماز سے فارغ ہوتا ہے اور اسے اپنی نماز میں سے صرف دسواں حصہ، نواں حصہ، آٹھواں حصہ، ساتواں حصہ، چھٹا حصہ، پانچواں حصہ، چوتھا حصہ، تیسرا حصہ یا نصف حصہ ہی ملتا ہے۔''

شرح: یعنی جس قدر کوئی شخص نماز کو توجہ سے پڑھتا ہے اسی قدر اس کو نماز سے حصہ ملتا ہے۔

۳۶۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ خَمِيْصَةٍ لَهَا اَعْلَامٌ، فَقَالَ: شَغَلَتْنِيْ اَعْلَامُ هٰذِهٖ، فَاذْهَبُوْا بِهَا اِلٰى اَبِيْ جَهْمٍ وَ ائْتُوْنِيْ بِاَنْبِجَانِيَّةٍ. (متفق علیہ)

۳۶۷ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر میں نماز پڑھی جس میں نقوش تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے ان نقوش نے مشغول کر دیا تھا۔ اسے ابوجہم کے پاس لے جاؤ اور اس سے انجانیہ چادر لے آؤ۔

شرح: یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ابوجہم رضی اللہ عنہ نے ایک چادر ہدیہ کی جو نقوش دار تھی دورانِ نماز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر ان نقوش پر پڑی تو نماز کے بعد فوراً اسے اتار دیا اور واپس حضرت ابوجہم رضی اللہ عنہ کو بھیج دی اور فرمایا: مجھے انجانیہ چادر لا دو یہ کسی سادہ چادر کو کہا جاتا تھا۔ اس حدیث میں امت کو یہ تعلیم ہے کہ وہ نماز کے وقت سادہ ماحول رکھیں کوئی ایسی چیز سامنے نہیں ہونی

چاہیے جو نمازی کی توجہ اپنی طرف کھینچے۔

۳۶۸ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ یُصَلِّیْ فَلْیَنْفَتِلْ فَاِنَّهُ لَا یَدْرِیْ لَعَلَّهُ یَذْهَبُ یَسْتَغْفِرُ فَیَسُبُّ نَفْسَهُ اَوْ قَالَ فَیَدْعُوَ عَلٰی نَفْسِهِ»

(اخرجہ البخاری فی الوضوء)

۳۶۸ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی شخص کو اونگھ آنے لگے اور وہ نماز پڑھ رہا ہو تو اسے نماز ختم کر دینی چاہیے، کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ شاید وہ اللہ سے استغفار کرنا چاہے اور اس کی بجائے اپنے آپ کو گالی دینے لگے یا اپنے خلاف دعا کرنے لگے۔

شرح: مقصد یہ ہے کہ نماز کو توجہ سے پڑھنا چاہیے، اور اس قدر تاخیر نہیں کرنی چاہیے کہ نیند غالب آجائے اور پتہ نہ چلے کہ منہ سے کیا کہہ رہا ہے، اور اگر کوئی شخص نوافل پڑھ رہا ہو اور نیند غالب آجائے تو اسے چاہیے کہ سو جائے، کہیں منہ سے غلط الفاظ نہ نکالتا رہے۔

۳۶۹ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا اَبُوْ سُلَیْمَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَخِیْ یَزِیْدَ بْنِ الْاَصَمِّ الْاَكْبَرُ مِنْهُمَا عَنْ عَمِّهِ یَزِیْدَ بْنِ الْاَصَمِّ، عَنْ مَیْمُوْنَةَ اَنَّهَا قَالَتْ: «كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ لَوْ اَرَادَتْ بَهْمَةٌ اَنْ تَمُرَّ مِنْ تَحْتِهِ لَمَرَّتْ مِمَّا یُجَافِیْ»

(اخرجہ مسلم فی الصلوٰۃ)

۳۶۹ ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ فرماتے تو اگر بکری کا کوئی بچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم (کی بغلوں) کے نیچے سے گزرنا چاہتا تو گزر سکتا تھا، کیونکہ آپ بازوؤں کو دور کرتے تھے۔

اجتناب المصلی عما یشغله فی الصلوٰۃ

نمازی کا اس چیز سے بچنا جو نماز میں اس کا خیال بانٹے

۳۷۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحَجَبِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي خَالِي مُسَافِعُ بْنُ شَيْبَةَ عَنْ أُمِّي صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ: أَخْبَرَتْنِي امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ وَلَدَتْ عَامَّةَ أَهْلِ دَارِهِمْ أَنَّهَا سَأَلَتْ عُثْمَانَ بْنَ طَلْحَةَ عَنْ دُعَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ بَعْدَ دُخُولِهِ الْكَعْبَةَ قَالَتْ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «إِنِّي كُنْتُ رَأَيْتُ قَرْنَيِ الْكَبْشِ فِي الْبَيْتِ فَنَسِيتُ أَنْ آمُرَكَ أَنْ تُخَمِّرَهُمَا فَخَمِّرْهُمَا فَإِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ فِي الْبَيْتِ شَيْءٌ يُشْغِلُ الْمُصَلِّيَ» (اخرجه ابو داؤد فی المناسك)

۳۷۰ صفیہ بنتِ شیبہ کہتی ہیں، انہیں بنی سلیم کی ایک عورت نے بتایا کہ اس نے حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے کعبۃ اللہ میں داخل ہونے کے بعد کیا دعا مانگی تھی؟ حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے بیت اللہ میں (اسماعیل علیہ السلام والے) مینڈھے کے دونوں سینگ دیکھے ہیں۔ میں تمہیں یہ کہنا بھول گیا کہ ان کو ڈھانپ دو، تو اب تم ان کو ڈھانپ دو کیونکہ بیت اللہ میں ایسی کوئی چیز نہیں ہونی چاہیے جو نماز پڑھنے والے کی توجہ میں خلل ڈالے۔

شرح: یعنی جب رسول اللہ ﷺ نے کعبہ شریف کے اندر نماز ادا فرمائی تو وہاں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی جگہ ذبح ہونے والے مینڈھے کے سینگ دیوار پر لگے تھے آپ نے محسوس فرمایا کہ یہ سینگ نمازی کی نماز میں خلل ڈالتے ہیں تو آپ نے کعبہ شریف کے دربان حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ان پر کپڑا ڈال دو یا چھپا دو، یہ سینگ وہاں موجود رہے تا آنکہ دور یزید پلید کے آخر میں کعبہ کو آگ لگائی گئی تو وہ اس میں جل گئے۔

۳۷۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ،

۳۷۱ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب رات کا کھانا آجائے اور عشاء کی نماز کھڑی ہو جائے تو پہلے کھانا کھالو۔"

فَابْدَءُوا بِالْعَشَاءِ» قَالَ سُفْيَانُ: " وَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا يَقُوْلُ: اِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ اِلَّا الزُّهْرِيَّ "

(متفق علیہ)

شرح: مطلب ہے جب شدید بھوک لگی ہو جو نماز میں خلل ڈالے، اگر ایسی بات نہ ہو تو نماز با جماعت میں سستی نہیں کرنی چاہیے، اور اپنے کھانے کا وقت ایسا بنانا چاہیے جو نماز با جماعت میں مُخل نہ ہو۔

السجدة علی سبعة اعضاء

سجدہ سات اعضاء پر ہوتا ہے

٣٧٢ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ سَمِعْتُ طَاوُسًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ «اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرَ اَنْ يَّسْجُدَ مِنْهُ عَلٰى سَبْعٍ وَنُهِيَ اَنْ يَّكُفَّ شَعْرَهُ اَوْ ثِيَابَهُ» (اخرجه البخاری فی الصلوٰۃ)

٣٧٢ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا، اور اس بات سے منع کیا گیا کہ (نماز میں) بالوں یا کپڑوں کو روکا جائے۔

شرح: سجدہ میں چہرہ، دو ہاتھ، دو گھٹنے اور دونوں پاؤں کا زمین پر لگنا ضروری ہے، بعض لوگ سجدے میں دونوں پاؤں اٹھا لیتے ہیں یہ نا جائز ہے، اور نماز میں خشوع ہونا چاہیے نماز میں بالوں اور کپڑوں کو سنبھالتے رہنا جائز نہیں ہے۔

٣٧٣ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: «اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّسْجَدَ مِنْهُ عَلٰى سَبْعٍ عَلٰى يَدَيْهِ، وَرُكْبَتَيْهِ، وَاَطْرَافِ اَصَابِعِهِ، وَجَبْهَتِهِ، وَنُهِيَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يُّكَفَّ الشَّعَرَ وَالثِّيَابَ» قَالَ سُفْيَانُ: وَاَرَانَا ابْنُ طَاوُسٍ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلٰى

٣٧٣ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دونوں ہاتھوں، دونوں گھٹنوں، پاؤں کی انگلیوں اور پیشانی پر سجدہ کا حکم دیا گیا اور اس سے روکا گیا کہ کوئی شخص نماز میں بالوں اور لباس کو روکتا رہے۔ سفیان نے اس حدیث کے الفاظ پر بحث کی ہے۔

جَبِيْنِهٖ ثُمَّ مَرَّ بِهَا حَتّٰى بَلَغَ بِهَا طَرَفَ اَنْفِهٖ وَكَانَ اَبِىْ يَعُدُّ هٰذَا وَاحِدًا

(اخرجه البخاری فی الاذان)

٣٧٤ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ: عَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ اَبِي الْمُخَارِقِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرَ اَنْ يَّسْجُدَ مِنْهُ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظَمٍ وَ اُمِرَ اَنْ لَّا يَكُفَّ شَعَرًا وَلَا ثَوْبًا (ایضاً)

۳۷۴ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم فرمایا گیا، اور نماز میں بالوں اور کپڑوں کے سنبھالنے سے منع کیا گیا۔

النهي عن تطبيق اليدين في التشهد

تشہد میں دونوں ہاتھوں کو رانوں میں دینے کی ممانعت

274

٣٧٥ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ يَعْفُوْرَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ اَبِيْ فَطَبَّقْتُ فَنَهَانِيْ وَقَالَ «قَدْ كُنَّا نَفْعَلُهُ فَنُهِيْنَا يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»

۳۷۵ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے مصعب کہتے ہیں: میں نے اپنے والد کے پہلو میں نماز پڑھی، میں نے اپنے ہاتھوں کو رانوں میں دے لیا۔ آپ نے مجھے اس سے روکا اور کہا: ہم ایسا کرتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے منع فرمایا۔

شرح: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ یہی ہے کہ دونوں ہاتھوں کو حالت تشہد میں اپنی رانوں پر رکھا جائے کچھ لوگوں نے دونوں ہاتھوں کو اکٹھا کر کے رانوں میں دے لیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا۔

الاشارۃ فی الصلوٰۃ

نماز میں اشارہ کرنا

۳۷۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ بِمِنًى قَالَ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: ذَهَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ بِقُبَا لِيُصَلِّيَ فِيهِ، فَدَخَلَتْ عَلَيْهِ رِجَالُ الْأَنْصَارِ يُسَلِّمُونَ عَلَيْهِ، فَسَأَلْتُ صُهَيْبًا وَكَانَ مَعَهُ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ حِينَ كَانُوا يُسَلِّمُونَ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي؟ فَقَالَ صُهَيْبٌ: «كَانَ يُشِيرُ إِلَيْهِمْ بِيَدِهِ» قَالَ سُفْيَانُ: فَقُلْتُ لِرَجُلٍ سَلْهُ أَسَمِعْتَهُ مِنِ ابْنِ عُمَرَ؟ فَقَالَ: يَا أَبَا أُسَامَةَ أَسَمِعْتَهُ مِنَ ابْنِ عُمَرَ؟ فَقَالَ: أَمَّا أَنَا فَقَدْ كَلَّمْتُهُ وَكَلَّمَنِي وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ

۳۷۶ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجدِ عمرو بن عوف میں قبا میں تشریف لے گئے۔ وہاں انصار کے لوگ حاضر ہوئے وہ آپ کو سلام کرنے لگے جب کہ آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے پوچھا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں سلام کا جواب کیسے دیتے تھے جبکہ آپ کو نماز میں سلام کیا جا رہا تھا۔ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ ان کو ہاتھ سے اشارہ کر رہے تھے۔

سفیان بن عیینہ کہتے ہیں میں نے ایک آدمی سے کہا: ان سے (زہر بن اسلم سے) پوچھو کیا انہوں نے یہ حدیث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے خود سنی تھی، تو ان سے پوچھا گیا: اے ابو اسامہ کیا تم نے یہ حدیث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنی تھی؟ انہوں نے کہا: میں نے ان سے کلام کیا انہوں نے مجھ سے کلام کیا، البتہ یہ نہ کہا کہ میں نے یہ حدیث ان سے سنی تھی۔

شرح: نماز میں اشارے سے سلام کا جواب دینا مکروہ ہے۔ یہ کلام کے معنیٰ میں ہے۔ ہاں اگر حاجت شدید ہو تو جائز ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اشارے سے جواب دینا ایسی ہی ضرورت کے تحت تھا۔

۳۷۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ،

۳۷۷ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں یوں دعا کر

أَنَّهُمَا سَمِعَا عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ «رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ فِی الصَّلَاةِ هٰكَذَا» وَقَبَضَ الْحُمَيْدِیُّ اَصَابِعَهُ الْاَرْبَعَةَ وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ قَالَ اَبُوْ عَلِیٍّ يَعْنِیْ بِشْرَ بْنَ مُوْسٰی: «اَبُوْبَكْرٍ الَّذِیْ وَصَفَ لَنَا» قَالَ الْحُمَيْدِیُّ: وَقَالَ سُفْيَانُ: "وَكَانَ زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ قَدْ حَدَّثَنِیْ بِاَرْبَعَةٍ سَمَاعَ ابْنِ الزُّبَيْرِ، مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَيْتُهُ فَنَسِيْتُهَا اِلَّا هٰذَا، فَقَالَ لِیْ زِيَادٌ: اِنَّمَا هِیَ اَرْبَعَةٌ"

(اخرجه مسلم فی المساجد)

رہے ہیں۔حمیدی نے اپنی چار انگلیاں بند کیں اور شہادت والی انگلی سے اشارہ کیا۔(یعنی تشہد میں اشھد ان لا الہ کہتے ہوئے انگلی کا اٹھانا مراد ہے)

شرح: لہٰذا تشہد میں لا الہ کہتے ہوئے انگلی کا اٹھانا سنت ہے۔اس کی مخالفت نہیں کرنی چاہیے۔

الاشارة بالاصبع فی التشهد

٣٧٨ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ الْجَرْمِیُّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِیْ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ وَائِلَ بْنَ حُجْرٍ الْحَضْرَمِیَّ، قَالَ: «رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَاِذَا رَكَعَ وَبَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ، وَرَاَيْتُهُ اِذَا جَلَسَ فِی الصَّلَاةِ اَضْجَعَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰی وَنَصَبَ الْيُمْنٰی، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰی عَلٰی فَخِذِهِ الْيُسْرٰی، وَبَسَطَهَا، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰی عَلٰی

٣٧٨ حضرت وائل بن حجر حضرمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے تو ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب رکوع میں جاتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی ہاتھوں کو اٹھاتے، اور میں نے دیکھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشہد میں بیٹھتے تو اپنے بائیں پاؤں کو بچھا دیتے اور دائیں کو کھڑا کر لیتے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بائیں ہاتھ کو بائیں ران پر رکھتے اور اسے کھلا رکھتے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ کو دائیں ران پر اس طرح رکھتے کہ دونوں انگلیوں کو بند کر لیتے اور دوسری انگلیوں کا حلقہ بناتے اور

فَخِذِهِ الْيُمْنٰى، وَقَبَضَ ثِنْتَيْنِ وَحَلَّقَ حَلْقَةً وَدَعَا هٰكَذَا» وَنَصَبَ الْحُمَيْدِيُّ السَّبَّابَةَ، قَالَ وَائِلٌ: «ثُمَّ اَتَيْتُهُمْ فِي الشِّتَاءِ فَرَاَيْتُهُمْ يَرْفَعُوْنَ اَيْدِيَهُمْ فِي الْبَرَانِسِ» (اخرجه ابن حبان فی صحیحه)

شہادت والی انگلی کے ساتھ اشارہ کرتے۔ امام حمیدی نے شہادت والی انگلی کو اٹھا کر دکھایا۔

حضرت وائل بن حُجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر میں سردیوں میں ان کے پاس آیا تو دیکھا کہ وہ چادروں کے اندر ہی ہاتھوں کو اُٹھاتے ہیں۔

شرح: رکوع میں جاتے اور رکوع سے اٹھتے ہوئے رفع یدین کرنا منسوخ ہے، اس پر پیچھے تحقیق گزر گئی ہے۔

النھی عن الکلام فی الصلوٰۃ

نماز میں کلام کرنے کی ممانعت

۳۷۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ اَبِي النَّجُودِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: كُنَّا نُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ اَنْ نَأْتِيَ اَرْضَ الْحَبَشَةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا. فَلَمَّا رَجَعْنَا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَ هُوَ يُصَلِّيْ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ، فَاَخَذَنِيْ مَا قَرُبَ وَ مَا بَعُدَ، فَجَلَسْتُ حَتّٰى قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ. فَقُلْتُ لَهٗ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ سَلَّمْتُ عَلَيْكَ وَ اَنْتَ تُصَلِّيْ. فَلَمْ تَرُدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ. فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ قَدْ يُحْدِثُ مِنْ اَمْرِهٖ مَا يَشَاءُ، وَ اِنَّهٗ مِمَّا اَحْدَثَ اَنْ لَّا تَكَلَّمُوْا فِي الصَّلَاةِ. قَالَ سُفْيَانُ: هٰذَا مِنْ اَجْوَدِ مَا وَجَدْنَا عِنْدَ عَاصِمٍ فِيْ هٰذَا الْوَجْهِ.

(اخرجه البخاری فی العمل فی الصلوٰۃ)

۳۷۹ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں سلام کہہ لیا کرتے تھے، اس سے قبل کہ ہم حبشہ گئے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز ہی میں جواب دیتے۔ جب ہم حبشہ سے واپس آئے تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جواب نہ دیا۔ مجھ پر چھوٹی بڑی چیز آ پڑی (میری پریشانی کی حد نہ رہی) میں بیٹھ گیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ختم کی تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جواب نہ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ اپنے دین میں جو چاہے تبدیلی فرماتا ہے۔ اب اللہ نے نئی بات یہ فرمائی ہے کہ نماز میں مت کلام کرو۔"

سفیان کہتے ہیں اس بارے میں ہمیں عاصم سے جو بہترین روایت ملی وہ یہی ہے۔

۳۸۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا تُرْجِي صَلَاةٌ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ فِيهَا صُلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ» قَالَ سُفْيَانُ هٰكَذَا قَالَ الْأَعْمَشُ: «لَا تُرْجِي لَا تُجْزِءُ»

(اخرجہ ابن حبان فی صحیحہ)

۳۸۰ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کی نماز مقبول نہیں جو رکوع وسجود میں اپنی پشت کو سیدھا نہیں کرتا (راوی) سفیان کہتے ہیں کہ اعمش نے یوں روایت کیا کہ اس کی نماز کفایت نہیں کرتی۔

تقدم المصلی و تأخرہٗ فی الصلوٰۃ شیئًا للضرورۃ جائز

ضرورتاً نمازی کا نماز میں کچھ آگے پیچھے ہونا جائز ہے

۳۸۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: قَالَ لَنَا أَبُو حَازِمٍ: سَأَلُوا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ مِنْبَرُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: مَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، هُوَ مِنْ أَثْلِ الْغَابَةِ، عَمِلَهُ لَهُ فُلَانٌ مَوْلَى فُلَانَةَ، لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «حِينَ صَعِدَ عَلَيْهِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، فَكَبَّرَ، ثُمَّ قَرَأَ، ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ نَزَلَ الْقَهْقَرَى فَسَجَدَ، ثُمَّ صَعِدَ، فَقَرَأَ، ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ نَزَلَ الْقَهْقَرَى، ثُمَّ سَجَدَ» (اخرجہ البخاری فی الصلوٰۃ)

۳۸۱ ابوحازم کہتے ہیں: لوگوں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منبر کس لکڑی سے بنایا گیا تھا۔ وہ کہنے لگے آج لوگوں میں میرے سوا اس چیز کا جاننے والا کوئی نہیں رہا۔ وہ منبر جنگل کی جھاؤ لکڑی سے تھا۔ اسے فلاں عورت کے غلام نے بنایا تھا۔ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اس پر چڑھے تو قبلہ رخ کھڑے ہو گئے تکبیر کہی پھر قرأت کی پھر رکوع کیا، پھر الٹے پاؤں نیچے اتر کر گئے اور (زمین پر) سجدہ کیا، پھر منبر پر چڑھے قرأت کی رکوع کیا پھر الٹے پاؤں اتر آئے اور سجدہ کیا۔

شرح: یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام تو منبر کی پہلی سیڑھی پر کیا اور رکوع وسجود وتشہد کے لیے الٹے پاؤں نیچے آ گئے پھر دوسری رکعت میں بھی ایسے ہی کیا، اس کا ایک مقصد تو منبر کو اپنی نماز سے بابرکت بنانا تھا دوسرا لوگوں کو قیام کا طریقہ دکھانا تھا۔ معلوم

ہوا دو تین قدم چلنے سے نماز نہیں ٹوٹتی جیسے وہ آدمی جو پچھلی صف میں اکیلا ہو اسے چاہیے کہ آخری صف سے ایک آدمی کو پیچھے کھینچ لے۔ اب اس کا چند قدم پیچھے آنا اس کی نماز کو نہیں توڑتا۔

من اخذتهُ السعلة فی القرأة فليركع

جسے قرأت میں کھانسی آئے وہ رکوع کردے

۳۸۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ، «اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِالنَّاسِ الصُّبْحَ يَوْمَ الْفَتْحِ، فَقَرَاَ سُوْرَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَلَمَّا بَلَغَ ذِكْرَ عِيْسَى وَاُمِّهِ اَخَذَتْهُ سَعْلَةٌ، اَوْ شَرْقَةٌ فَرَكَعَ»

۳۸۲ حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ والے دن لوگوں کو نمازِ فجر پڑھائی، آپ نے سورہ مومنون کی تلاوت فرمائی۔ جب اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ کا ذکر آیا (وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ اٰيَةً وَّاٰوَيْنٰهُمَآ اِلٰى رَبْوَةٍ۔ (سورۃ مومن، آیت: ۵۰) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانسی یا بلغم نے آ پکڑا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کر دیا۔

شرح: لہٰذا اگر امام کو نماز میں ایسی کیفیت پیش آجائے تو اسے رکوع کر دینا چاہیے، کیونکہ کھانسی کے ساتھ قرآن پڑھنا اس کے تلفظ میں خرابی کا باعث بنتا ہے۔

الانصراف عن الصلوٰۃ

نماز سے فراغت کے بعد اٹھ کر جانا

۳۸۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ اَنَّهٗ قَالَ: لَا يَجْعَلَنَّ اَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ مِنْ صَلَاتِهٖ جُزْءًا يَرٰى اَنَّ حَتْمًا عَلَيْهِ اَنْ لَّا يَنْصَرِفَ يَعْنِي اِلَّا

۳۸۳ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''تم میں سے کوئی شخص اپنی نماز میں شیطان کا حصہ شامل نہ کرے، اور یہ نہ سمجھے کہ اس پر نماز کے بعد دائیں طرف اٹھ کر جانا ہی ضروری ہے، اکثر میں نے یہ دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بائیں طرف اٹھ کر جاتے تھے۔''

عَنْ یَّمِیْنِهٖ وَقَدْ «رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَکْثَرُ مَا یَنْصَرِفُ عَنْ شِمَالِهٖ»

(اخرجه البخاری فی الآذان)

شرح: نماز سے فارغ ہو کر آدمی کو دائیں طرف کا رخ کرنا چاہیے یا بائیں طرف کا؟ اس میں کوئی پابندی نہیں۔ جدھر جس کو حاجت ہو ادھر وہ رخ کر لے۔ اگر کوئی اس بارے میں پابندی رکھتا ہے تو گویا اس نے دین میں ایک بدعت ایجاد کر لی اور اپنی نماز میں شیطان کو حصہ دے دیا۔

النھی عن مسح الحصٰی فی الصلوٰۃ

نماز میں کنکریوں کا چھونا ممنوع ہے

۳۸۴ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ، قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِیُّ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا الْاَحْوَصِ یُحَدِّثُ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا ذَرٍّ یَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: «اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ اِلَی الصَّلَاةِ فَاِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهٗ فَلَا یَمْسَحِ الْحَصٰی» قَالَ سُفْیَانُ: فَقَالَ لَهٗ سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ: مَنْ اَبُو الْاَحْوَصِ؟ کَالْمُغْضَبِ عَلَیْهِ حِیْنَ حَدَّثَ عَنْ رَجُلٍ مَجْهُوْلٍ لَّا یَعْرِفُهٗ فَقَالَ لَهُ الزُّهْرِیُّ: اَمَا تَعْرِفُ الشَّیْخَ مَوْلٰی بَنِیْ غِفَارٍ الَّذِیْ کَانَ یُصَلِّیْ فِی الرَّوْضَةِ اَلَّذِیْ وَجَعَلَ یَصِفُهٗ وَسَعْدٌ لَا یَعْرِفُهٗ

۳۸۴ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو اللہ کی رحمت اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے تو وہ کنکریوں کو نہ چھوئے۔“

سفیان راوی اس حدیث کی سند پر کچھ بحث کرتے ہیں۔

(اخرجه ابن حبان فی صحیحه)

شرح: یعنی نماز میں جائے سجدہ کی کنکریوں سے نہیں کھیلنا چاہیے چونکہ دورِ نبوی میں فرش کچے اور کنکریوں والے تھے اس

لیے یہ ارشاد فرمایا گیا مقصد یہ ہے کہ نماز میں مومن کو نماز ہی کی طرف متوجہ رہنا چاہیے۔

جواز الصلوٰۃ فی النعل

جوتی پہن کر نماز پڑھنے کا جواز

۳۸۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا، يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: «رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَائِمًا، وَقَاعِدًا، وَحَافِيًا، وَنَاعِلًا، وَرَأَيْتُهُ يَنْفَتِلُ عَنْ يَمِينِهِ، وَعَنْ شِمَالِهِ» قَالَ سُفْيَانُ: " قَالُوا: هٰذَا أَبُو الْأَوْبَرِ " (اخرجه البیهقی فی الصلوٰۃ)

۳۸۵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر بھی نماز (نفل) پڑھتے تھے اور بیٹھ کر بھی اور ننگے پاؤں بھی اور جوتی پہن کر بھی، اور میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم (نماز کے بعد) دائیں طرف سے بھی اٹھ جاتے تھے اور بائیں طرف سے بھی۔

شرح: ایسی جوتی جو نرم ہو کہ جدھر پاؤں موڑے جائیں جوتی ساتھ مڑ جائے یعنی وہ موزہ نما ہو تو اس میں نماز پڑھی جا سکتی ہے بشرطیکہ وہ پاک ہو اور یہ حدیث اس معنیٰ پر محمول ہے۔

۳۸۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا:حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُعَاوِيُّ، قَالَ: صَلَّيْتُ إِلٰى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ، فَقَلَّبْتُ الْحَصَى، فَلَمَّا انْصَرَفْتُ، قَالَ: " لَا تُقَلِّبِ الْحَصَى، فَإِنَّ تَقْلِيبَ الْحَصَى مِنَ الشَّيْطَانِ، وَافْعَلْ كَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ، قُلْتُ: وَكَيْفَ رَأَيْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ؟ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى

۳۸۶ علی بن ابراہیم معاوی کہتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں نماز پڑھی۔ میں نے (دورانِ نماز) کنکریوں کو الٹایا۔ جب میں نے نماز مکمل کی تو انہوں نے فرمایا: نماز میں کنکریوں کو مت الٹاؤ کہ یہ شیطان کا عمل ہے، اور اس طرح کرو جیسے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا۔ میں نے کہا: آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے کرتے دیکھا، تو انہوں نے اپنا دایاں ہاتھ دائیں ران پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھا اور دائیں ہاتھ کی شہادت والی انگلی کو بلند کیا۔ راوی ابوبکر نے

فَخِذِهِ الْيُمْنٰى، وَضَمَّ اَبُوْبَكْرٍ ثَلَاثَ اَصَابِعَ وَنَصَبَ السَّبَّابَةَ، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَبَسَطَهَا"۔ (اخرجه مسلم فی المساجد)

اپنی تین انگلیوں کو بند کر کے دکھایا۔

شرح: یعنی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو تشہد میں کلمۂ شہادت پر انگلی اٹھانے کا طریقہ بتایا۔

سنية رفع الاصبع فی التشهد

تشہد میں انگلی اٹھانا سنت ہے

۳۸۷ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: وَكَانَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَاهُ، عَنْ مُسْلِمٍ، فَلَمَّا لَقِيْتُ مُسْلِمًا حَدَّثَنِيْهِ، وَزَادَ فِيْهِ، " وَهِيَ مِذَبَّةُ الشَّيْطَانِ، لَا يَسْهُو اَحَدٌ، وَهُوَ يَقُوْلُ: هٰكَذَا "، وَنَصَبَ الْحُمَيْدِيُّ اِصْبَعَهُ، قَالَ مُسْلِمٌ: وَحَدَّثَنِيْ رَجُلٌ اَنَّهُ رَاَى الْاَنْبِيَاءَ مُمَثَّلِيْنَ فِيْ كَنِيْسَةٍ فِي الشَّامِ فِيْ صَلَاتِهِمْ قَائِلِيْنَ: هٰكَذَا، وَنَصَبَ الْحُمَيْدِيُّ اِصْبَعَهُ (اخرجه النسائی فی السهو)

۳۸۷ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (تشہد میں) انگلی اٹھاتے تھے، اور یہ شیطان کو بھگانے والی چیز ہے تا کہ کوئی شخص نماز میں، بھولے نہیں۔ امام حمیدی نے انگلی اٹھا کر بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یوں انگلی اٹھایا کرتے تھے۔ مسلم راوی کہتا ہے کہ مجھے ایک شخص ملا اس نے کہا کہ اس نے شام میں ایک عیسائی عبادت خانہ میں انبیاء کی تصویر دیکھی کہ انہوں نے اپنی نماز میں اس طرح انگلی کو اٹھا رکھا ہے۔ حمیدی نے انگلی اٹھا کر بتایا۔

282

۳۸۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: «كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ صَلَاتَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَاَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ كَاعْتِرَاضِ الْجِنَازَةِ»

(متفق علیه)

۳۸۸ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز (تہجد) ادا کرتے اور میں آپ کے سامنے آپ کے اور قبلہ کے درمیان لیٹی ہوتی تھی جیسے جنازہ ہوتا ہے۔

شرح: یہ حجرہ میں جگہ کی قلت کے سبب تھا، معلوم ہوا کہ عورت کا نمازی کے آگے ہونا نماز کو نہیں توڑتا۔

کیف الصلوٰۃ علیٰ رسول اللہ ﷺ فی التشہد

تشہد میں آپ ﷺ پر کیسے درود پڑھا جائے

٣٨٩ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، قَالَ: عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: "قُوْلُوْا: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّعَلَى اٰلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّعَلَى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ"

٣٨٩ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سکھایا کہ (نماز میں) آپ ﷺ پر درود کیسے پڑھا جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یوں کہو: اللّٰھم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم و علی آل ابراھیم انك حمید مجید اللّٰھم بارك علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم و علی آل ابراھیم انك حمید مجید.

اے اللہ محمد و آلِ محمد ﷺ پر درود بھیج جیسے تو نے ابراہیم وآلِ ابراہیم پر درود بھیجا ہے بے شک تو حمد والا بزرگی والا ہے۔ اے اللہ محمد و آلِ محمد ﷺ پر برکت نازل فرما جیسے تو نے ابراہیم وآلِ ابراہیم علیہ السلام پر برکت نازل فرمائی بے شک تو حمد والا بزرگی والا ہے۔

٣٩٠ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: وَحَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْكَرِيْمِ اَبُوْ اُمَيَّةَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِمِثْلِهِ (اخرجه البخاری فی الانبیاء)

٣٩٠ یہی حدیث حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے دوسری سند کے ساتھ مروی ہے۔

جواز الصلوٰۃ فی ثوب واحد

ایک کپڑے میں لپٹ کر نماز پڑھنے کا جواز

۳۹۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ عَنْ أُمِّ هَانِيءٍ قَالَتْ: «رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ صَلَّى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ» (اخرجه البیهقی فی الصلوٰة)

۳۹۱ حضرت ام ھانی رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے آٹھ رکعات پڑھیں آپ ﷺ نے کپڑے کی دونوں طرفوں کو مخالف سمت میں کندھوں پر ڈال رکھا تھا۔

۳۹۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: «رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُشْتَمِلًا بِهِ»
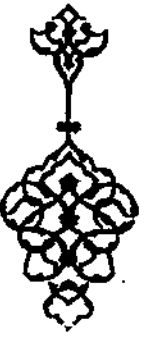
۳۹۲ عمرو بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں: نے رسول اللہ ﷺ کو ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں نماز پڑھتے دیکھا۔ آپ ﷺ نے اپنے اوپر ایک کپڑا اوڑھ رکھا تھا۔

۳۹۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَامَ رَجُلٌ فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُصَلِّي أَحَدُنَا فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَوَلِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ» و قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لِرَجُلٍ يَسْأَلُهُ: أَتَعْرِفُ أَبَا هُرَيْرَةَ؟ فَإِنَّهُ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَ إِنَّ ثِيَابَهُ مَوْضُوعَةٌ عَلَى الْمِشْجَبِ (متفق علیه)

۳۹۳ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ کیا ہم میں سے کوئی شخص ایک کپڑے میں نماز ادا کر سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے ہر ایک کے پاس دو کپڑے ضرور ہوتے ہیں؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے جو ان سے سوال کر رہا تھا کہا: تم ابوہریرہ کو جانتے ہو وہ ایک کپڑے میں نماز ادا کرتا ہے جبکہ دوسرا کپڑا کھونٹی پر لٹک رہا ہوتا ہے۔

شرح: اگر لمبا چولا (چغہ) پہن لیا جائے جو قمیص اور شلوار دونوں کی جگہ کام آئے تو اس میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

کیف الصلوٰۃ فی ثوب واحد

ایک کپڑے میں نماز کیسے پڑھی جائے

۳۹۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰى عَاتِقِهِ مِنْهُ شَيْءٌ» (متفق عليه)

۳۹۴ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص ایک کپڑے میں لپٹ کر نماز نہ پڑھے کہ اس کے کندھے پر اس میں سے کچھ نہ ہو (یعنی صرف تہبند میں نماز نہ پڑھی جائے)

شرح: یعنی جب کوئی شخص یوں نماز پڑھے کہ اس کے پاس ایک ہی کپڑا ہو تو وہ اسے اپنے اوپر یوں لے کہ اس کے کندھے بھی اس میں چھپ جائیں، ایسا نہ کرے کہ اسے صرف تہبند کے طور پر نیچے باندھ لے اور اوپر والا دھڑ ننگا رہے بلکہ اسے چاہیے کہ ایک کپڑے کو اپنے اوپر اوڑھ لے۔

چنانچہ بخاری شریف میں دوسری حدیث یوں ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ایک کپڑے میں نماز پڑھے، وہ اس کے دونوں طرفوں کو مخالف سمت میں اپنے کندھوں پر ڈال لے۔

(بخاری کتاب الصلوٰہ حدیث ۳۶۰)

جواز الجهر بالذكر بعد المكتوبة

فرض نماز کے بعد ذکر بالجہر کا جواز

۳۹۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ مَعْبَدٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: «مَا كُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا بِالتَّكْبِيْرِ» قَالَ عَمْرٌو فَذَكَرْتُ بَعْدَ

۳۹۵ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کی نماز کے ختم ہونے کو ایسے جانتے تھے کہ تکبیر کی آواز آتی تھی۔ عمرو بن دینار کو اس حدیث کی سند پر بحث ہے۔

ذٰلِكَ لِاَبِیْ مَعْبَدٍ فَاَنْكَرَهُ، وَقَالَ: لَمْ اُحَدِّثْكَ بِهٖ فَقُلْتُ: بَلٰی قَدْ حَدَّثْتَنِیْهِ قَبْلَ هٰذَا قَالَ سُفْیَانُ كَاَنَّهٗ نَسِیَ عَلٰی نَفْسِهٖ (اخرجه البخاری فی الاذان)

شرح: یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس وقت بچے تھے، وہ نماز باجماعت میں اس وقت شامل نہ ہوتے تھے انہیں گھر میں نماز کے اختتام کا یوں پتہ چلتا تھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مسجد میں اختتام نماز پر بلند آواز سے تکبیر و تہلیل کرتے تھے، معلوم ہوا کہ نماز باجماعت کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا سنت سے ثابت ہے۔

الامر باتخاذ السترة للمصلی امامهٗ

نمازی کو اپنے سامنے سترہ رکھنے کا حکم

۳۹۶ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ اُمَیَّةَ، عَنْ اَبِیْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَیْثٍ الْعُذْرِیِّ، عَنْ جَدِّهٖ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ: قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: «اِذَا صَلّٰی اَحَدُكُمْ فَلْیَجْعَلْ تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ شَیْئًا، فَاِنْ لَمْ یَجِدْ شَیْئًا، فَلْیَنْصِبْ عَصًا، فَاِنْ لَمْ یَجِدْ عَصًا، فَلْیَخْطُطْ خَطًّا ثُمَّ لَا یَضُرُّهٗ مَا مَرَّ بَیْنَ یَدَیْهِ»

(اخرجه ابن حبان فی صحیحه)

۳۹۶ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو اپنے سامنے کوئی چیز رکھ لے۔ اگر وہ کوئی چیز نہ پائے تو عصا نصب کر دے۔ اگر عصا نہ پائے تو زمین پر لکیر کھینچ دے، پھر جو چیز بھی اس کے آگے سے گزرے اسے نقصان نہ دے گی۔

شرح: یعنی جہاں امکان ہو کہ کوئی آگے سے گزرے گا تو سترہ سامنے رکھنا ضروری ہے تا کہ نماز میں توجہ نہ بٹے۔
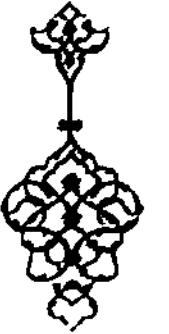
اثم المرور بین یدی المصلی

نمازی کے آگے سے گزرنے کا گناہ

۲۹۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: أَرْسَلَنِي أَبُو الْجَهْمِ، أَسْأَلُ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ، مَا سَمِعْتَ فِي الَّذِي يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: «لَأَنْ يَمْكُثُ أَحَدُكُمْ أَرْبَعِينَ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي»، لَا يَدْرِي أَرْبَعِينَ سَنَةً، أَوْ أَرْبَعِينَ شَهْرًا، أَوْ أَرْبَعِينَ يَوْمًا، أَوْ أَرْبَعِينَ سَاعَةً

(متفق علیہ)

۳۹۷ بُسر بن سعید کہتے ہیں مجھے ابوجہم ؓ نے بھیجا تا کہ میں حضرت زید بن اسلم ؓ سے پوچھوں کہ انہوں نے نمازی کے آگے سے گزرنے کے بارے میں کیا حدیث سنی ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

"اگر تم میں سے کوئی شخص چالیس عرصہ تک کھڑا رہے تو وہ اس کے لیے نمازی کے آگے سے گزرنے سے بہتر ہے۔ وہ نہ جانتے تھے کہ آیا چالیس سال ہیں یا چالیس ماہ یا چالیس دن۔"

الاقتراب من السترة فی الصلوٰۃ

نماز میں سُترہ کے قریب کھڑے ہونا

۳۹۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى سُتْرَةٍ فَلْيَدْنُ مِنْهَا لَا يَقْطَعُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ»

(اخرجه الطبرانی فی الکبیر)

۳۹۸ حضرت سہل بن ابی حثمہ ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص سترہ کے سامنے نماز پڑھے تو اس کے قریب کھڑا ہو تا کہ شیطان اس کی نماز کو کاٹ نہ سکے۔

شرح: سترہ نمازی سے اتنا دور نہیں ہونا چاہیے کہ گزرنے والے کو معلوم نہ ہو کہ یہ نمازی کے سامنے رکھا گیا ہے، ورنہ لوگ درمیان سے گزرتے رہیں گے اور نمازی کی نماز میں خلل آتا رہے گا۔

المرور بین یدی الجماعۃ والامامُ خلف سترۃ

جماعت کے آگے سے گزرنا جبکہ امام کے آگے سترہ ہو

۳۹۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ وَحَفِظْتُهُ مِنْهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: «جِئْتُ أَنَا وَالْفَضْلُ عَلَى أَتَانٍ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ يُصَلِّيْ وَ نَزَلْنَا بِعَرَفَةَ فَمَرَرْنَا عَلَى بَعْضِ الصَّفِ وَنَزَلْنَا فَتَرَكْنَاهَا تَرْتَعُ، وَدَخَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ فَلَمْ يَقُلْ لَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا»

(متفق علیہ)

۳۹۹ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں اور (میرا بھائی) فضل ہم دونوں ایک گدھی پر سوار ہو کر آئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عرفات میں نماز پڑھا رہے تھے۔ ہم صف کے کچھ حصہ کے آگے سے گزرے، پھر ہم اترے اور گدھی کو چرنے کے لیے چھوڑ دیا، اور ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں شامل ہو گئے۔ آپ نے ہمیں اس بارے میں کچھ نہ کہا۔

شرح: جب امام کے آگے سترہ ہو تو وہ ساری جماعت کا سترہ ہے، لہٰذا کسی صف کے بعض حصے کے آگے گزرنا اگرچہ پسندیدہ نہیں مگر اس سے وہ گناہ لازم نہیں جو منفرد نمازی کے آگے سے گزرنے پر ہے۔

۴۰۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: «كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَإِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِيْ، وَإِلَّا اضْطَجَعَ حَتّٰى يَقُوْمَ إِلَى الصَّلَاةِ» (ایضاً)

۴۰۰ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو سنتیں ادا فرماتے، پھر اگر میں جاگ رہی ہوتی تو آپ میرے ساتھ باتیں کرتے ورنہ تھوڑی دیر کے لیے لیٹ جاتے، پھر نماز کے لیے کھڑے ہوتے۔

۴۰۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ الْخُرَاسَانِيُّ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَتَّابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

(اخرجه البیهقی فی الصلوٰۃ)

۴۰۱ یہی حدیث حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دوسری سند کے ساتھ مروی ہے۔

شرح: فجر کی سنتوں کے بعد بسا اوقات آپ کا لیٹنا اس لیے تھا کہ نمازِ تہجد میں آپ ﷺ بہت طویل قیام فرماتے تھے اور عموماً آپ ﷺ اس وقت تہجد اور وتر سے فارغ ہوتے جب اذانِ فجر کا وقت قریب آ جاتا پھر اذان کے بعد آپ ﷺ طویل قیام اللیل کی تھکاوٹ کے سبب تھوڑی دیر کے لیے لیٹ جاتے تھے، پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ حاضر ہو کر نماز کے لیے عرض کرتے تو مسجد کی طرف روانہ ہو جاتے۔

۴۰۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا أَقَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ يَفْتَتِحُ بِهِمَا صَلَاتَهُ»

(اخرجه مسلم فی صلوٰۃ المسافرین)

۴۰۲ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص رات کو نماز (تہجد) کے لیے اٹھے تو پہلے آغاز میں ہلکی سی رکعات ادا کر لے۔

شرح: یعنی اسے چاہیے پہلے مختصر قرأت کے ساتھ دو رکعت ادا کر لے تاکہ اسے یقین ہو جائے کہ اس کی نمازِ تہجد ادا ہو گئی، ایسا نہ ہو کہ وہ شروع ہی سے لمبی قرأت شروع کر دے اور ابھی دو رکعت مکمل نہ ہوئی تھیں کہ وقت ختم ہو گیا۔

فضل طول القيام على كثرة السجود

کثرتِ سجود پر طولِ قیام کی فضیلت

۴۰۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ

۴۰۳ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: افضل نماز طویل قیام والی ہے اور افضل جہاد یہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " اَفْضَلُ الصَّلَاةِ: طُوْلُ الْقِيَامِ، وَاَفْضَلُ الْجِهَادِ: مَنْ اُهْرِيْقَ دَمُهُ، وَعُقِرَ جَوَادُهُ، وَاَفْضَلُ الصَّدَقَةِ: جُهْدُ الْمُقِلِّ، اَوْمَا تَصَدَّقُ بِهِ عَنْ ظَهْرِ غِنًى "

(اخرجه مسلم فی صلوٰۃ المسافرین)

ہے کہ مجاہد کا خون بہہ جائے اور گھوڑے کے پاؤں کٹ جائیں اور افضل صدقہ غریب آدمی کی کوشش ہے یا یہ فرمایا کہ آدمی اس کے بعد خوش حال رہے۔

شرح: جس نماز میں قیام زیادہ ہو وہ افضل تر ہے، کیونکہ اس میں تلاوتِ قرآن زیادہ ہے، لہٰذا اگر ایک شخص ایک گھنٹہ میں بیس رکعات پڑھے اور دوسرا آدمی ایک گھنٹہ میں دو رکعات پڑھے اور طویل قیام کرے تو یہ پہلے آدمی سے افضل ہے۔

اهميّة ركعتي الفجر

فجر کی دو سنتوں کی اہمیت

۴۰۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ قَيْسٍ الْاَنْصَارِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ، عَنْ قَيْسٍ جَدِّ سَعْدٍ، قَالَ: اَبْصَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ

الصُّبْحِ، فَقَالَ: «مَا هَاتَانِ الرَّكْعَتَانِ يَا قَيْسُ؟» ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَمْ اَكُنْ صَلَّيْتُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَهُمَا هَاتَانِ الرَّكْعَتَانِ، «فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ » قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ عَطَاءُ بْنُ اَبِيْ رَبَاحٍ، يَرْوِي هٰذَا الْحَدِيثَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيْدٍ

(اخرجه ابن ابی شیبه)

۴۰۴ حضرت قیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ فجر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے دیکھا تو فرمایا: اے قیس یہ دو رکعتیں کیسی ہیں؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ میں نے فجر کی دو سنتیں نہیں پڑھی تھیں تو یہ وہ دو رکعتیں ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔

شرح: صبح کی دوسنتیں اگر رہ جائیں تو بہتر ہے کہ انہیں طلوعِ آفتاب کے بعد غیر مکروہ وقت میں پڑھا جائے اور اگر یہ ڈر ہو کہ بعد میں یہ بالکل رہ جائیں گی تو پھر نماز کے بعد ہی انہیں پڑھ لینا چاہیے۔

التخفیف فی رکعتی الفجر

فجر کی دوسنتوں کا مختصر ادا کرنا

۴۰۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: «إِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَأَقُوْلُ هَلْ قَرَأَ فِيْهِمَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ مِنَ التَّخْفِيْفِ»

(متفق علیہ)

۴۰۵ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ”بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دوسنتیں یوں ادا فرماتے کہ میں کہتی آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سورۃ فاتحہ پڑھی ہے؟ یہ تخفیف کی وجہ سے تھا۔

شرح: معنیٰ یہ ہے کہ تہجد کی طویل قیام والی رکعات کے بعد تھوڑی دیر بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نمازِ فجر سے قبل دوخفیف رکعات پڑھنا حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو یوں گمان دلاتا تھا جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سورہ فاتحہ بھی پڑھی ہے یا نہیں، یہ ان دورکعت کی تخفیف کا حال ہے اس کا یہ معنیٰ نہیں کہ حضرت ام المؤمنین کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فاتحہ پڑھنے میں واقعی شک تھا۔

۴۰۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِيْ مَنْ لَا أُحْصِي مِنْ أَصْحَابِ نَافِعٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: وَأَخْبَرَتْنِيْ حَفْصَةُ «أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَضَاءَ لَهُ الْفَجْرُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ» (ایضاً)

۴۰۶ ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ جب فجر روشن ہوجاتی تو آپ فجر کی دوسنتیں ادا فرماتے۔

النهي عن تسمية العشاء بالعتمة

نمازِ عشاء کو عتمہ کہنے کی ممانعت

۴۰۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اَبِيْ لَبِيْدٍ، وَكَانَ مِنْ عُبَّادِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: «لَا يَغْلِبَنَّكُمُ الْاَعْرَابُ عَلٰى اسْمِ صَلَاتِكُمُ الْعِشَاءِ، فَاِنَّمَا هِيَ الْعِشَاءُ، وَاِنَّمَا يُسَمُّوْنَهَا الْعَتَمَةَ، لِاَنَّهُمْ يُعْتِمُوْنَ عَنِ الْاِبِلِ»، اَوْ قَالَ: «بِالْاِبِلِ» قَالَ سُفْيَانُ: «هٰكَذَا قَالَ ابْنُ اَبِيْ لَبِيْدٍ بِالشَّكِّ»

(اخرجه مسلم فی المساجد)

۴۰۷ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: دیہاتی لوگ تمہاری نماز کے نام کو نہ بگاڑ دیں۔ یہ نمازِ عشاء ہے۔ دیہاتی لوگ اسے عُتمہ کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ اس وقت اپنے اونٹوں سے فراغت پاتے ہیں۔ (عُتمہ بمعنی فراغت)

شرح: اسی طرح ہمارے ہاں دیہاتی لوگ نمازِ عشاء کو کُفتاں دی نماز کہتے ہیں انہیں بھی سمجھایا جائے کہ نمازِ عشاء کہو۔ یہ کفتاں اصل میں خفتن ہے یعنی سونا، مطلب کہ یہ سونے کے وقت کی نماز ہے تاہم جو نام شریعت نے رکھا ہے وہی بولنا چاہیے۔

الامر لسجدتي السهو

سہو کے دو سجدوں کا حکم

۴۰۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ غَيْرَ مَرَّةٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ: اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ، وَحَدَّثَ اَنَّ

۴۰۸ حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے سلام کے بعد سہو کے دو سجدے کیے اور بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کے بعد دو سجدے کیے۔ سفیان نے کہا: یہ حدیث لمبی تھی میں نے اتنا حصہ ہی

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَهَا بَعْدَ السَّلَامِ. قَالَ سُفْيَانُ: وَ كَانَ طَوِيْلًا فَهٰذَا الَّذِيْ حَفِظْتُ مِنْهُ. (اخرجه البخاری فی الصلوٰۃ)

یاد کیا۔

شرح: جب نماز میں ایسا عمل کیا جائے جس سے کسی فرض یا واجب کو تاخیر ہو جائے یا واجب رہ جائے تو بدلے میں نماز کے آخر پر دو سجدے برائے سہو (بھول) کی ادائیگی ضروری ہے۔

۴۰۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدٰى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ، اِمَّا الظُّهْرُ وَاِمَّا الْعَصْرُ، وَاَكْثَرُ ظَنِّيْ اَنَّهَا الْعَصْرُ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ انْصَرَفَ اِلٰى جِذْعٍ فِي الْمَسْجِدِ فَاسْتَنَدَ اِلَيْهِ وَهُوَ مُغْضَبٌ، وَخَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ يَقُوْلُوْنَ: قُصِرَتِ الصَّلَاةُ، قُصِرَتِ الصَّلَاةُ، وَفِي الْقَوْمِ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ، فَهَابَا اَنْ يُكَلِّمَاهُ، فَقَامَ ذُو الْيَدَيْنِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَقَصُرَتِ الصَّلَاةُ، اَمْ نَسِيْتَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا يَقُوْلُ ذُو الْيَدَيْنِ؟» . فَقَالُوْا: صَدَقَ، فَصَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ كَسُجُوْدِهٖ، اَوْ اَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ، ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ، ثُمَّ كَبَّرَ وَرَفَعَ قَالَ مُحَمَّدٌ: فَاُخْبِرْتُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهٗ قَالَ: وَسَلَّمَ

(متفق علیه)

۴۰۹ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھلے پہر کی دو نمازوں ظہر یا عصر میں سے کسی نماز میں اور میرا زیادہ گمان ہے کہ نماز عصر میں دو رکعت کے بعد سلام کہہ دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں لگے کھجور کے خشک تنے کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے، آپ کے چہرہ مبارک پر آثارِ غضب تھے، تو لوگوں میں سے کئی جلد باز مسجد سے نکل گئے وہ کہہ رہے تھے نماز کم ہو گئی نماز کم ہو گئی۔ لوگوں میں ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے مگر ان پر بھی ایسی ہیبت طاری تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات نہ کر سکے، تو وہ صحابی اٹھے جن کا لقب ذوالیدین (دو ہاتھوں والا) تھا وہ کہنے لگے یا رسول اللہ کیا نماز کم ہو گئی ہے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھول گئے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ذوالیدین کیا کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے کہا: وہ درست کہہ رہا ہے، تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مزید دو رکعات پڑھائیں پھر آپ نے سلام کہا اور تکبیر کہہ کر سجدے میں چلے گئے جو عام سجدے جیسا یا اس سے کچھ لمبا تھا پھر آپ نے سر اٹھایا اور تکبیر کہہ کر دوسرا سجدہ کیا پھر تکبیر کہتے ہوئے سر اُٹھایا (سہو کے دو سجدے ادا کیے)

۴۱۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَبِيْدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَ حَدِيْثِ أَيُّوْبَ، وَزَادَ فِيْهِ: فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيْنًا وَشِمَالًا، فَقَالَ: «مَا يَقُوْلُ ذُو الْيَدَيْنِ؟»

(متفق علیه)

۴۱۰ یہی حدیث دوسری سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس میں یہ زائد ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دائیں بائیں دیکھا پھر فرمایا: ذوالیدین کیا کہتا ہے۔

شرح: یہ اس وقت کی بات ہے جب نماز میں کلام کرنا جائز تھا۔ اس لیے آپ نے سوال و جواب کے بعد پھر نماز شروع کر دی اور آخر میں سجدۂ سہو ادا کیا۔

۴۱۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «إِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْتِي أَحَدَكُمْ فِي صَلَاتِهِ، فَيَلْبِسُ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ حَتّٰى لَا يَدْرِي كَمْ صَلّٰى، فَإِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ ذٰلِكَ، فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ»

(متفق علیه)

۴۱۱ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شیطان تم میں سے کسی کی نماز میں خلل ڈالتا ہے اور اس پر اس کی نماز کو مشتبہ کر دیتا ہے، حتیٰ کہ وہ نہیں جانتا کہ اس نے کتنی رکعت پڑھی ہیں۔ جب کسی کو یہ بات محسوس ہو تو وہ بیٹھ کر (آخر میں) دو مرتبہ سجدۂ (سہو) ادا کر لے۔

شرح: جب کسی کو شک ہو کہ اس نے تین رکعت پڑھی ہیں یا چار تو وہ کوشش کر کے ایک طرف ذہن بنائے، اگر نہ بنے تو اسے تین پر محمول کر لے ایک رکعت مزید پڑھ لے، اور آخر میں سجدۂ سہو ادا کر لے یونہی اگر ایک اور دو میں یا دو اور تین میں شک ہو تو ایسے ہی کرے۔

وجوب سجدتی السهو علٰی من ترك واجباً من الصلوٰة

نماز میں سے واجب کے ترک پر سجدۂ سہو کا وجوب

۴۱۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،

۴۱۲ حضرت ابن بُحینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ

قَالَ:حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ الْأَعْرَجَ، يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ، قَالَ: «صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً أَظُنُّ أَنَّهَا الْعَصْرُ، فَقَامَ فِي الثَّانِيَةِ، وَلَمْ يَجْلِسْ، فَلَمَّا كَانَ فِيْ آخِرِ صَلَاتِهِ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُسَلِّمَ» (اخرجه البخاری فی الآذان)

ﷺ نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی میرا خیال ہے کہ وہ نماز عصر تھی۔ آپ ﷺ دوسری رکعت کے بعد کھڑے ہو گئے بیٹھے نہیں، جب آپ ﷺ نماز کے آخر میں گئے تو سلام کہنے سے قبل (سہو کے) دو سجدے کیے۔

۴۱۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِمِثْلِهِ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: «فَقَامَ فِي الَّتِي يُسْتَرَاحُ فِيهَا» وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: عَبْدُ اللهِ ابْنُ بُحَيْنَةَ، وَرُبَّمَا قَالَ: عَبْدُ اللهِ بْنُ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ (ایضاً)

۴۱۳ یہی حدیث حضرت ابن بحینہ رضی اللہ عنہ سے دوسری سند کے ساتھ مروی ہے جس کے بعض الفاظ بھی مختلف ہیں۔

شرح: یعنی رسول اللہ ﷺ نے درمیان والا تشہد بھول کر چھوڑ دیا تو اس کے بدلے آخر میں سہو کے دو سجدے کیے، تو یہ دلیل ہے کہ نماز کے واجبات میں سے جو چیز رہ جائے اس کے بدلے سہو کے دو سجدے کیے جائیں گے اور نبی اکرم ﷺ بھولتے نہیں اللہ کی طرف سے بھلائے جاتے ہیں تا کہ امت کو تعلیم ملے۔

صلوٰۃ الوتر

۴۱۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ «أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ إِلَّا فِيْ آخِرِهِنَّ»

(اخرجه الموصلی فی مسنده)

۴۱۴ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پانچ رکعت کے ساتھ وتر کرتے تھے، اور ان کے آخر ہی میں بیٹھتے۔

شرح: اس کا معنیٰ یہ ہے کہ کبھی آپ دو رکعت تہجد پڑھتے تھے۔ ان کے بعد تین رکعات وتر ادا فرماتے یوں آپ دو کے ساتھ تین ملا کر انہیں وتر کر دیتے، اور آخر ہی میں مکمل آرام کے ساتھ بیٹھتے یعنی فراغت کا بیٹھنا۔

کون الوتر فی آخر اللیل

نماز وتر کا آخر شب میں ادا کرنا

۴۱۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو يَعْفُوْرَ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ نِسْطَاسٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: «مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَهٰى وِتْرُهُ اِلَى السَّحَرِ»

۴۱۵ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر رات اس وقت وتر ادا فرماتے کہ سحر طلوع ہونے والی ہوتی۔

شرح: جس شخص کو کامل یقین ہو کہ وہ تہجد کے لیے بیدار ہو گا اسے چاہیے کہ نمازِ تہجد کے بعد تین نوافل پڑھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی فرماتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے آخری پہر اٹھ جاتے طویل تہجد پڑھتے پھر وتر سے اس وقت فارغ ہوتے کہ اذانِ فجر قریب ہوتی۔

السنن الراتبة

مؤکدہ سنتیں

۴۱۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو، قَبْلَ اَنْ نَلْقَى الزُّهْرِيَّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: «رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ، وَرَاَيْتُهُ يُصَلِّيْ قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ، وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ

۴۱۶ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد دو رکعات پڑھتے تھے، اسی طرح ظہر سے قبل اور اس کے بعد دو رکعات اور مغرب اور عشاء کے بعد دو رکعات پڑھتے تھے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں نے دیکھا نہیں مگر مجھے بتایا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم طلوعِ فجر کے بعد بھی دو رکعات پڑھتے تھے۔

رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ» قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَذُكِرَ لِيْ وَلَمْ أَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «كَانَ يُصَلِّيْ حِيْنَ يُطْلِعُ لَهُ الْفَجْرُ رَكْعَتَيْنِ» (اخرجه البخاری فی الجمعة)

۴۱۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، وَحَدَّثَنَا عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى، فَإِذَا خَشِيْتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ» (اخرجه البخاری فی الصلوٰۃ)

۴۱۷ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: رات کی نماز (تہجد) دو دو رکعت ہے پھر جب تمہیں ڈر ہو کہ صبح طلوع ہو جائے گی تو ایک رکعت ساتھ ملا کر وتر بنا لو۔

۴۱۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

۴۱۸ یہی حدیث حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دوسری سند کے ساتھ مروی ہے۔

۴۱۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِيْ لَبِيْدٍ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ

(اخرجه البخاری فی الصلوٰۃ)

۴۱۹ اس حدیث کی ایک اور سند حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تک جاتی ہے۔

شرح: یعنی آخری دو رکعت کے ساتھ ایک رکعت ملا کر انہیں تین کر لو تو وہ وتر بن جائیں گے، اور جو آدمی تہجد کے لیے اٹھنے کا پابند ہے اسے چاہیے کہ پہلے اٹھ کر تہجد پڑھے اور آخر میں تین وتر یہی سنت طریقہ ہے۔

۴۲۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِيْنَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ

۴۲۰ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر جلوہ فرما تھے کہ ایک آدمی نے سوال کیا: یا رسول اللہ رات

ابْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَجُلًا يَسْأَلُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ كَيْفَ يُصَلِّيْ اَحَدُنَا بِاللَّيْلِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَثْنٰى مَثْنٰى، فَاِذَا خَشِيْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ تُوْتِرُ لَكَ مَا مَضٰى مِنْ صَلَاتِكَ» قَالَ سُفْيَانُ: «وَهٰذَا اَجْوَدُهَا»

(ایضاً)

کی نماز ہم کیسے پڑھیں (یعنی تہجد) آپ ﷺ نے فرمایا: تم دو دو رکعت پڑھو پھر جب تمہیں ڈر ہو کہ صبح ہو جائے گی تو اس کے ساتھ ایک رکعت ملا لو وہ تمہاری ساری نماز کو طاق کر دے گی۔ سفیان کے بقول یہ روایت اس بارے میں سب سے عمدہ ہے۔

آداب المسجد

تطهیر المسجد للصلوٰۃ

مسجد کو نماز کے لیے پاک صاف رکھنا

۴۲۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، " اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى نُخَامَةً فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ، فَاَخَذَ حَصَاةً فَحَكَّهَا، وَنَهٰى اَنْ يَّبْزُقَ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيْهِ، اَوْ عَنْ يَّمِيْنِهِ، وَقَالَ: لِيَبْزُقْ عَنْ يَّسَارِهِ، اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى " (اخرجه البخاری فی الصلوٰۃ)

۴۲۱ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد کے قبلہ (والی دیوار) میں بلغم کا نشان دیکھا تو آپ ﷺ نے ایک کنکری سے اسے کھرچ دیا اور آپ نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی شخص (نماز میں) اپنے سامنے یا دائیں تھوکے، اور فرمایا (نمازی کو) چاہیے کہ اپنے بائیں تھوکے یا بائیں قدم کے نیچے تھوکے۔

شرح: یہ اس وقت کی بات ہے جب مسجد کا فرش کچا تھا اور کنکروں پر نماز پڑھی جاتی تھی۔ اب پکے فرش ہیں بلکہ کارپٹ پڑے ہیں تو فرش پر تھوکنا جائز نہیں ہے، اور اگر نماز میں تھوک غالب آجائے تو اسے کپڑے یا ٹشو میں لے لے۔

۴۲۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِيْ سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، اَنَّهُ سَمِعَ عِيَاضَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ سَرْحٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ، يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ هٰذِهِ الْعَرَاجِيْنُ، يُمْسِكُهَا فِيْ يَدِهٖ، وَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ وَهِيَ فِيْ يَدِهٖ، فَرَاَى نُخَامَةً فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ، فَحَكَّهَا، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ مُغْضَبًا، فَقَالَ: «اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يُّبْزَقَ فِيْ وَجْهِهٖ» ، ثُمَّ قَالَ: «اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ فَاِنَّمَا يُوَاجِهُ رَبَّهُ، فَلَا يَبْزُقْ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَلَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ، وَلْيَبْزُقْ عَنْ يَّسَارِهٖ، اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى، فَاِنْ عَجِلَتْ بِهٖ بَادِرَةٌ وَّهُوَ يُصَلِّيْ، فَلْيَتْفُلْ فِيْ ثَوْبِهٖ، وَلْيَقُلْ هٰكَذَا» ، وَدَلَّكَ سُفْيَانُ بِكُمِّهٖ

(اخرجه الموصلی فی مسندہ)

۴۲۲ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عراجین لکڑی کی لاٹھی ہاتھ میں رکھنا پسند تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں آتے تو یہ لاٹھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں ہوتی۔ آپ نے مسجد میں قبلہ کی جانب بلغم دیکھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھرچ دیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف غضب کی حالت میں متوجہ ہوئے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی پسند رکھتا ہے کہ کوئی اس کے منہ کے آگے تھوکے؟ پھر فرمایا: جب بندہ نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو گویا وہ اپنے رب کے سامنے کھڑا ہوتا ہے، تو وہ اپنے سامنے اور دائیں نہ تھوکے وہ اپنے بائیں طرف یا بائیں قدم کے نیچے تھوکے اور اگر اسے نماز میں تھوک (بار بار) غالب آ رہی ہو تو اپنے کپڑے میں تھوک لے اور اسے یوں مسل دے۔

وقاية المسجد عن الرياح المنتنة

بدبو سے مسجد کو پاک رکھنا

۴۲۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، وَسُئِلَ عَنِ الثُّوْمِ، فَقَالَ: «مَا كَانَ بِاَرْضِنَا يَوْمَئِذٍ ثُوْمٌ، اِنَّمَا الَّذِيْ نَهٰى عَنْهُ الْبَصَلُ وَالْكُرَّاثُ» (متفق علیه)

۴۲۳ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے تھوم (لہسن) کے بارے میں پوچھا گیا (کہ کیا اس کے بارے میں فرمایا گیا کہ اسے کھا کر مسجد میں نہ جایا جائے؟) تو انہوں نے کہا: آج ہمارے ہاں تھوم (لہسن) نہیں پایا جاتا روکا تو پیاز اور گیندنے سے گیا ہے۔

صلوٰۃ تحیۃ المسجد

نمازِ تحیۃ المسجد

۴۲۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ اَنَّهُمَا سَمِعَا عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ، عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَّجْلِسَ» (اخرجه ابن حبان)

۴۲۴ حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہوتو بیٹھنے سے قبل دو رکعت نماز ادا کرلے۔

شرح: یہ تحیۃ المسجد ہے، اگر مسجد میں داخل ہوکر کسی نے سنت یا فرض نماز ادا کی تو وہ بھی تحیۃ المسجد بن جاتا ہے ہاں اگر نماز پنجگانہ کا وقت نہ ہوتو دو نفل پڑھنا باعثِ ثواب ہے۔

فضل الركعتين لدخول المسجد

دخولِ مسجد کے لیے دو رکعت ادا کرنے کی فضیلت

۴۲۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، وَاَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُمَا سَمِعَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، يَقُوْلُ: دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ قَائِمٌ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَصَلَّيْتَ؟» ، قَالَ: لَا، قَالَ: «فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ» قَالَ سُفْيَانُ:

۴۲۵ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ایک شخص مسجد میں داخل ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ والے دن منبر پر خطبہ فرمارہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے فرمایا: کیا تم نے دو رکعت پڑھ لی ہیں؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دو رکعت پڑھ لو۔ ابوالزبیر نے اپنی حدیث میں مذکور شخص کا نام سُلیک بن عمرو غطفانی بتایا ہے۔

وَسَمّٰی اَبُو الزُّبَیْرِ فِیْ حَدِیْثِهِ الرَّجُلَ سُلَیْكَ بْنَ عَمْرٍو الْغَطَفَانِيَّ (متفق علیه)

شرح: اس وقت نبی اکرم ﷺ نے خطبہ شروع نہیں فرمایا تھا، اس لیے آپ ﷺ نے اسے دو رکعت کا موقع دیا، اور اس کی حالت خستہ تھی آپ ﷺ نے چاہا کہ لوگ اس کی حالت دیکھیں اور اس کی مدد کریں، ورنہ طریقہ یہ ہے کہ جب امام منبر پر آ کر بیٹھ جائے تو پھر حاضرین میں سے کوئی نماز نہ پڑھے سب خطبہ سنیں۔

۴۲۶ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ جَعْدَةَ، قَالَ: «رَأَیْتُ الْحَسَنَ بْنَ أَبِي الْحَسَنِ دَخَلَ مَسْجِدَ وَاسِطَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَابْنُ هُبَیْرَةَ یَخْطُبُ عَلَی الْمِنْبَرِ، فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ جَلَسَ»

(اخرجه ابن ابی شیبه)

۴۲۶ حسان بن جعدہ کہتے ہیں۔ میں نے حضرت امام حسن بن ابی الحسن رضی اللہ عنہما کو دیکھا وہ جمعہ والے دن شہر واسط کی مسجد میں داخل ہوئے اور ابن ھبیرہ منبر پر بیٹھا تھا۔ انہوں نے دو رکعت پڑھیں پھر بیٹھ گئے۔

شرح: یہاں بھی کہا جاسکتا ہے کہ ممکن ہے ابن ھبیرہ نے خطبہ شروع نہ کیا ہو اس لیے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے دو رکعت پڑھ لیں۔

من آداب المسجد

مسجد کے بعض آداب

۴۲۷ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ صَبِیْحٍ الْخُرَاسَانِيُّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْیَعْمَرِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ: إِنِّي لَأَحْسَبُ أَنَّکُمْ تَأْکُلُوْنَ شَجَرَتَیْنِ یَعْنِيْ خَبِیْثَتَیْنِ الْبَصَلَ وَالثُّوْمَ فَإِنْ کُنْتُمْ لَا بُدَّ فَاعِلِیْنَ فَاقْتُلُوْهُمَا بِالنُّضْجِ ثُمَّ کُلُوْهُمَا

۴۲۷ معدان بن ابی طلحہ یعمری کہتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "میرا خیال ہے کہ تم ان دو بدبودار درختوں کا پھل کھاتے ہو یعنی پیاز اور لہسن۔ اگر تم نے انہیں کھانا بھی ہو تو ان کو پہلے پکا کر ان کی بو مار لو پھر انہیں کھاؤ، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے آپ ﷺ جب کسی شخص سے ان چیزوں کی بو محسوس کرتے تو اسے (مسجد سے) نکل جانے کا حکم فرماتے تو اسے بقیع کی طرف نکال

فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِدُ رِيْحَهُ مِنَ الرَّجُلِ فَيَأْمُرُ بِهٖ فَيُخْرَجُ اِلَى الْبَقِيْعِ" (اخرجه مسلم فی المساجد)

دیا جاتا۔"

۴۲۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ اَبِي الْجَعْدِ يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مِثْلَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يَذْكُرْ حُصَيْنٌ مَعْدَانَ (اخرجه الموصلی فی مسنده)

۴۲۸ یہ حدیث بھی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے گزشتہ حدیث کی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہے۔ اس میں حصین نے معدان (راوی) کا ذکر نہیں کیا۔

شرح: کچا پیاز اور کچا لہسن کھانے سے منہ میں شدید بدبو آجاتی ہے ایسی حالت میں مسجد میں آنا وہاں دوسرے مسلمانوں کو اور مسجد میں موجود فرشتوں کو ایذا دیتا ہے، اور ایذاء مسلم حرام ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ سگریٹ پی کر مسجد میں آنا بطریقہ اولیٰ حرام ہے، کیونکہ سگریٹ کی بدبو پیاز کی بدبو سے بھی غلیظ تر ہے، بلکہ سگریٹ کی بدبو نہ صرف منہ میں ہوتی ہے بلکہ کپڑوں میں بھی داخل ہوتی ہے۔

کئی جہلاء نماز سے قبل مسجد سے باہر کھڑے سگریٹ پیتے ہیں، اور نماز کے وقت فوراً مسجد میں آجاتے ہیں وہ لوگ اس حدیث سے عبرت پکڑیں۔

۴۲۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُوْلُ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَى نُخَامَةً فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ، فَحَكَّهَا، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ مُغْضَبًا، فَقَالَ: «اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يُّبْسَقَ فِيْ وَجْهِهٖ» ، ثُمَّ قَالَ: «اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اَقَامَ فِي الصَّلَاةِ فَاِنَّمَا يُوَاجِهُ رَبَّهُ، فَلَا يَبْزُقْ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَلَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ، وَلٰكِنْ لِيَبْصُقْ عَنْ

۴۲۹ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں قبلہ والی طرف بلغم کا ایک نشان دیکھا۔ آپ نے اسے کھرچ دیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غصہ میں لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ اس کے منہ کے سامنے تھوکا جائے؟ پھر فرمایا کہ جب بندہ نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب کے سامنے کھڑا ہوتا ہے لہٰذا وہ دائیں یا سامنے نہ تھوکے بلکہ بائیں طرف یا بائیں قدم کے نیچے تھوکے۔ اگر تھوک جلداً

يَسَارِهِ، أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى، فَإِنْ عَجِلَتْ بِهِ بَادِرَةٌ، فَلْيَجْعَلْهَا فِي ثَوْبِهِ، وَلْيَقُلْ بِهَا هٰكَذَا » ، وَأَشَارَ الْحُمَيْدِيُّ إِلٰى طَرْفِ ثَوْبِهِ فَدَلَكَهُ (متفق علیہ)

رہی ہو تو اسے اپنے کپڑے میں لے پھر اسے یوں مل دے۔امام حمیدی نے اشارے سے بتایا۔

۴۳۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: قُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ: أَسَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، يَقُوْلُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِنْهُمْ مَرَّ بِأَسْهُمٍ فِي الْمَسْجِدِ: «أَمْسِكْ بِنِصَالِهَا» قَالَ: نَعَمْ (متفق علیہ)

۴۳۰ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو مسجد میں تیر لے کر چل رہا تھا۔ فرمایا: اس کی دھار کو چھپا کر رکھو اس نے کہا: جی ٹھیک ہے۔

الصلوٰة بالجماعة

وجوب الصلوٰة بالجماعة

نماز باجماعت کا واجب ہونا

۴۳۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أُقِيْمَ الصَّلَاةَ، صَلَاةَ الْعِشَاءِ، ثُمَّ آمُرَ فِتْيَانِيْ فَيُخَالِفُوْا إِلٰى بُيُوْتِ أَقْوَامٍ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ، فَيُحَرِّقُوْنَ عَلَيْهِمْ بِحُزَمِ الْحَطَبِ، وَلَوْ عَلِمَ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ يَجِدُ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ، أَوْ عَظْمًا سَمِيْنًا لَشَهِدَ الصَّلَاةَ» (متفق علیہ)

۴۳۱ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے ارادہ کیا ہے کہ اپنے نوجوانوں کو حکم دوں کہ وہ ان لوگوں کے گھروں پر جائیں، جو نماز عشاء سے پیچھے رہتے ہیں اور ان پر جلد جل جانے والی لکڑیاں رکھ کر ان (کے گھروں) کو آگ لگا دیں، اور اگر ان میں سے کسی کو پتہ ہو کہ وہ (نماز پر) دو خوبصورت بوٹیاں یا موٹی ہڈیاں پائے گا تو وہ ضرور نماز میں آئے گا۔

حضور النسآء فی صلوٰۃ الفجر

عورتوں کا نمازِ فجر میں حاضرِ مسجد ہونا

۴۳۲　حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: «كُنَّ نِسَاءٌ مِّنَ الْمُؤْمِنَاتِ يُصَلِّيْنَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ وَهُنَّ مُتَلَفِّعَاتٌ بِمُرُوْطِهِنَّ ثُمَّ يَرْجِعْنَ إِلٰى أَهْلِيهِنَّ وَمَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ مِّنَ الْغَلَسِ» (متفق علیہ)

۴۳۲　ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''مومنہ عورتیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نمازِ فجر ادا کرتی تھیں، انہوں نے چادروں میں خود کو لپیٹ رکھا ہوتا تھا۔ وہ اپنے گھر والوں کی طرف واپس جاتیں تو اندھیرے کی وجہ سے انہیں کوئی پہچان نہیں سکتا تھا۔''

شرح: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کو مسجد میں نماز باجماعت کے لیے آنے سے منع نہیں فرمایا تاہم ان کو رغبت دائی کہ ان کی نماز جو گھر کی اندرونی کوٹھڑی میں ہے وہ مسجد میں نماز سے بہت بہتر ہے۔ (بخاری)

چنانچہ صحابیات گھر ہی میں نماز کو ترجیح دیتی تھیں مگر بعض مسجد میں آجاتی تھیں، اور مردوں سے ہٹ کر علیحدہ جگہ میں کھڑے ہو کر نماز میں شامل ہو جاتی تھیں ان کی خواہش تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن سنیں۔

لا تمنعوا اماء اللہ عن مساجد اللہ

اللہ کی باندیوں کو اللہ کی مسجدوں سے نہ روکو

۴۳۳　حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَمْنَعُوْا إِمَاءَ اللهِ مَسَاجِدَ اللهِ، وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا وَهُنَّ تَفِلَاتٌ»

(اخرجه البيهقي في معرفة السنن و الآثار)

۴۳۳　حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی باندیوں کو اللہ کی مسجدوں سے نہ روکو، اور عورتیں اسی حالت میں مسجد کی طرف جائیں کہ ان سے خوشبو نہ آتی ہو۔

شرح: لہٰذا جو عورت مسجد آنا چاہے اسے نہ روکا جائے، لیکن اگر وہ گھر میں نماز پڑھے تو اسے مسجد میں پڑھنے سے زیادہ

ثواب ملے گا۔

۴۳۴ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّھْرِیُّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِیْهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «اِذَا اسْتَاْذَنَتْ اَحَدَكُمْ امْرَاَتُهُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا» ،قَالَ سُفْيَانُ: «يَرَوْنَ اَنَّهُ بِاللَّيْلِ»

(اخرجه البخاری فی الآذان)

۴۳۴ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کی بیوی اس سے مسجد جانے کی اجازت مانگے تو وہ اسے اجازت دے۔ سفیان نے کہا اس سے مرادرات کی نماز کے لیے مسجد جانا مراد ہے۔

۴۳۵ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِیْهِ، اَوْ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «خَيْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ اَوَّلُهَا، وَشَرُّهَا آخِرُهَا، وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا، وَشَرُّهَا اَوَّلُهَا»

(اخرجه مسلم فی الصلوٰۃ)

۴۳۵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مردوں کی صفوں میں سے سب سے بہتر اگلی صف ہے اور سب سے بری آخری صف، اور عورتوں کی صفوں میں سب سے بہتر آخری صف ہے اور سب سے بری پہلی صف ہے۔

۴۳۶ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ

(اخرجه مسلم فی الصلوٰۃ)

۴۳۶ یہی حدیث دوسری سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

شرح: یعنی عورتیں مردوں کے پیچھے کھڑی ہوتی ہیں تو مردوں کی آخری اور عورتوں کی پہلی صف خطرات سے دوچار ہوتی ہے جبکہ مردوں کی پہلی اور عورتوں کی آخری صف خطرات سے دور تر ہوتی ہے۔ یہ اس وقت ہے جب مردوں عورتوں کے درمیان کوئی آڑ نہ ہو، اگر آڑ ہو جیسے دیوار یا پردہ تو پھر کوئی خطرہ نہیں۔

۴۳۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي»

(اخرجه البخاری فی الأذان)

۴۳۷ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب نماز قائم ہو جائے (اقامت کہی جائے) تو کھڑے نہ ہو جب تک مجھے نہ دیکھ لو۔

شرح: طریقۂ کار یہ تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جیسے ہی اپنے حجرۂ مبارکہ کا دروازہ کھولتے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ فوراً اقامت شروع کردیتے، اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مصلّٰی امامت پر پہنچتے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کھڑے ہو جاتے تو حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جب تک تم مجھے مصلائے امامت پر نہ دیکھ لو کھڑے نہ ہوا کرو۔

النهي عن الصلوٰة منفرداً خلف الجماعة

جماعت کے دوران ایک آدمی کا الگ نماز پڑھنا ممنوع ہے

۴۳۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَزِيَادُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ بِالرَّقَّةِ، فَأَخَذَ بِيَدِي زِيَادُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ فَأَقَامَنِي عَلَى رَجُلٍ بِالرَّقَّةِ، فَقَالَ: زَعَمَ هٰذَا، «أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعِيدَ» وَاسْمُهُ وَابِصَةُ بْنُ مَعْبَدٍ (اخرجه ابن حبان فی صحیحه)

۴۳۸ ہلال بن یساف کہتے ہیں میں اور زیاد بن ابی جعد ''مقام رقہ'' میں تھے زیاد بن ابی جعد نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ''رقہ'' میں موجود ایک آدمی کے پاس لے جا کر کھڑا کیا اور کہا: یہ صاحب سمجھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھتے دیکھا تو اسے حکم فرمایا کہ دوبارہ نماز پڑھے۔ ان صاحب کا نام حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ تھا۔

شرح: یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بطور سزا حکم فرمایا تا کہ وہ آئندہ خیال رکھے، اور جماعت کی موجودگی میں علیحدہ نماز مت پڑھے۔

الامام ضامن لصلوۃ القوم

امام لوگوں کی نماز کا ضامن ہے

۴۳۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «الْإِمَامُ ضَامِنٌ، وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ، اللَّهُمَّ أَرْشِدِ الْأَئِمَّةَ، وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِينَ»

(اخرجه ابن حبان فی صحیحه)

۴۳۹ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امام (لوگوں کی نماز کا) ضامن ہے اور مؤذن امانت دار ہے، اے اللہ اماموں کی راہنمائی کر اور مؤذنوں کی بخشش فرما۔

شرح: یعنی امام لوگوں کی نماز کی ضمانت اٹھاتا ہے، اور ان کی نماز کا بوجھ اپنے سر لیتا ہے، اگر اس کی نماز صحیح ہے تو ان کی نماز صحیح ہے ورنہ سب کی نماز برباد ہے۔ ایسے ہی مؤذن امانت دار ہے اس پر لازم ہے کہ لوگوں کو بروقت بلائے نہ پہلے نہ بعد۔

کراهية الاتيان الى الصلوٰة هرولةً

نماز کی طرف دوڑتے ہوئے آنے کی کراہیت

۴۴۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَلَا تَأْتُوهَا وَأَنْتُمْ تَسْعَوْنَ، وَائْتُوهَا وَأَنْتُمْ تَمْشُونَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ، فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا، وَمَا فَاتَكُمْ فَاقْضُوا» (اخرجه مسلم فی الجمعة)

۴۴۰ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم نماز کے لیے آؤ تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ، بلکہ وقار کے ساتھ چلتے ہوئے آؤ، پھر تم جس قدر نماز کو (امام کے ساتھ) پالو وہ پڑھ لو اور جو تم سے رہ جائے اسے بعد میں پورا کرلو۔

المطر الشدید والبرد عذر لترك الجماعة

شدید بارش اور سردی ترک نماز باجماعت کا عذر ہیں

۴۴۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَقَامَ الصَّلَاةَ بِضَجْنَانَ فِي لَيْلَةٍ مَطِيرَةٍ، ثُمَّ قَالَ: صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ، " كَانَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ مُنَادِيَهُ فِي اللَّيْلَةِ الْمَطِيرَةِ، أَوِ اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ ذَاتِ الرِّيحِ فَيُنَادِي: أَلَا صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ " (اخرجه البخاری فی الاذان)

۴۴۱ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مقام ضجنان پر بارش والی رات میں اذان دلوائی، پھر فرمایا: اپنے خیموں ہی میں نماز ادا کرلو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بارش والی رات یا سرد رات میں جب ہوا چلتی ہوتی تو اپنے ندا کرنے والے کو حکم دیتے کہ ندا کردے۔ لوگو! اپنے خیموں ہی میں نماز ادا کرلو۔

شرح: یعنی شدید سردی اور بارش کے سبب گھر میں نماز پڑھی جاسکتی ہے۔ ترکِ نماز باجماعت کا گناہ نہیں خصوصاً سفر میں اہل لشکر کے لیے زیادہ مشکلات ہوتی ہیں۔

متابعة الامام فی الرکوع والسجود

رکوع وسجود میں امام سے پیچھے رہنا

۴۴۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ يُحَدِّثُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تُبَادِرُونِي بِالرُّكُوعِ وَلَا بِالسُّجُودِ، فَإِنِّي قَدْ بَدَّنْتُ، فَمَهْمَا أَسْبِقْكُمْ إِذَا رَكَعْتُ فَإِنَّكُمْ

۴۴۱ عبداللہ بن محیریز کہتے ہیں: میں نے امیر معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رکوع وسجود میں تم لوگ مجھ سے آگے نہ نکلو۔ میرا جسم کچھ بھاری ہوگیا ہے۔ اگر میں تم سے قبل رکوع میں چلا جاؤں تو تم سر اٹھانے سے قبل مجھے رکوع میں پاسکتے ہو، اور جب میں سجدے میں تم پر سبقت کروں تو میرے سر اٹھانے سے قبل تم مجھے سجدہ میں پاسکتے ہو۔

تُدْرِكُونِيْ بِهِ إِذَا رَفَعْتُ، وَمَهْمَا أَسْبِقْكُمْ بِهِ إِذَا سَجَدْتُ، فَإِنَّكُمْ تُدْرِكُونِيْ بِهِ إِذَا رَفَعْتُ»

(اخرجه ابن حزم فی المحلی)

۴۴۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: «فَإِنِّيْ قَدْ بَدَّنْتُ» (اخرجه ابن حزم فی المحلی)

۴۴۲ یہی حدیث حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے دوسری سند کے ساتھ مروی ہے۔

۴۴۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، يَقُوْلُ: سَقَطَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ، فَدَخَلْنَا نَعُوْدُهُ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَصَلّٰى بِنَا قَاعِدًا وَصَلَّيْنَا خَلْفَهُ قُعُوْدًا، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ، قَالَ: " إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا، وَإِذَا صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا أَجْمَعُوْنَ " (متفق علیه)

۴۴۳ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھوڑے سے نیچے آ رہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دایاں پہلو زخمی ہو گیا۔ ہم عیادت کے لیے حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی۔ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے بیٹھے ہوئے صفیں باندھیں۔ جب آپ نے نماز مکمل کر لی تو فرمایا: امام اس لیے بنایا جاتا ہے تاکہ اس کی اقتداء کی جائے، تو جب وہ تکبیر کہے تم تکبیر کہو۔ جب رکوع کرے تم رکوع کرو جب سر اٹھائے تم سر اٹھاؤ۔ جب وہ سمع الله لمن حمدہٗ کہے تو تم کہو: اللھم ربنا ولك الحمد اور جب سجدہ کرے تو تم سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بیٹھ کر پڑھو۔

شرح: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھنا یہ امر منسوخ ہے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب اپنی حیاتِ مبارکہ کے آخر میں مسجد میں بیٹھ کر نماز پڑھائی تو سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کھڑے تھے۔ وہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آخری عمل ہے، اور اسی پر امت کا اجماع ہے۔

رہا اس حدیث کے آخر میں نبی اکرم ﷺ کا فرمانا کہ جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بیٹھ کر پڑھو اس کا معنیٰ یہ ہے کہ جب تشہد میں بیٹھے تو تم بھی بیٹھو، کیونکہ اس سے قبل یہ ہے کہ جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو جب وہ سر اٹھائے تو تم سر اٹھاؤ۔ گویا اس کے ساتھ چلنے کا حکم فرمایا جا رہا ہے۔

۴۴۴ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا اَبَانُ بْنُ تَغْلِبَ، وَكَانَ فَصِیْحًا، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَیْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰى، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: «لَمْ یَكُنْ مِنَّا اَحَدٌ یَحْنُو حَتّٰى یَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَّ سَاجِدًا»

(اخرجه البخاری فی الاذان)

۴۴۴ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم میں سے کوئی آدمی (سجدے کے لیے) نہیں جھکتا تھا جب تک وہ رسول اللہ ﷺ کو سجدے میں پڑے نہیں دیکھ لیتا تھا۔

۴۴۵ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: «الْاِمَامُ اَمِیْرٌ، فَاِنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا، وَاِنْ صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِیَامًا»

(متفق علیه)

۴۴۵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام حاکم ہے۔ اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بیٹھ کر پڑھو اور اگر کھڑے ہو کر پڑھے تو تم کھڑے ہو کر پڑھو۔

۴۴۶ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، عَنْ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ، عَنْ قَیْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ، اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: «لِلْاَمِیْرِ اِمَامَةٌ» (اخرجه عبدالرزاق)

۴۴۶ یہی حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسری سند کے ساتھ مروی ہے۔ جس کے یہ الفاظ ہیں کہ فرمایا امیر کے لیے حق امامت ہے۔

شرح: حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب امام کھڑا ہوتو تم کھڑے ہو جب بیٹھا ہوتو تم بیٹھو یعنی جب وہ تشہد میں یا دو سجدوں میں بیٹھتا ہے تو تم بیٹھو۔

اثم من لم یتابع الامام فی الصلوٰۃ

جو آدمی امام کی متابعت نہیں کرتا اس کا گناہ

۴۴۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ مُلَيْحَ بْنَ عَبْدِ اللهِ السَّعْدِيَّ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: «إِنَّ الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ وَيَخْفِضُهُ قَبْلَ الْإِمَامِ، فَإِنَّمَا نَاصِيَتُهُ بِيَدِ شَيْطَانٍ» ، قَالَ أَبُوبَكْرٍ: «وَقَدْ كَانَ سُفْيَانَ رُبَّمَا رَفَعَهُ وَرُبَّمَا لَمْ يَرْفَعْهُ»

(اخرجه البخاری فی الآذان)

۴۴۷ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جو شخص امام سے قبل سر اٹھالیتا یا اسے جھکا دیتا ہے، اس کی پیشانی شیطان کے ہاتھ میں ہے۔ امام ابوبکر حمیدی کہتے ہیں کہ سفیان نے بعض اوقات اس حدیث کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھی منسوب کیا ہے۔

کان رسول الله ﷺ یُخَفِّفُ صلٰوته للناس

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو مختصر نماز پڑھاتے تھے

۴۴۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ، فَنَزَلْتُ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ وَكَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مَوَالِيَّ قَرَابَةٌ، فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ «يَؤُمُّ النَّاسَ فَيُخَفِّفُ» ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هٰكَذَا كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

۴۴۸ اسماعیل بن ابی خالد اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں مدینہ طیبہ آیا میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہاں ٹھہرا، میرے قریبیوں اور ان کے درمیان ایک رشتہ تھا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے اور مختصر سی نماز پڑھاتے تھے۔ میں نے پوچھا: اے ابوہریرہ! کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز بھی اسی طرح مختصر تھی؟

وَسَلَّمَ؟ قَالَ: «نَعَمْ، وَأَوْجَزُ» — کہا: ہاں بلکہ اس سے بھی مختصر۔

(اخرجه البيهقى فى الصلوٰة)

شرح: نبی اکرم ﷺ اپنے پیچھے ضعیفوں اور بیماروں کا خیال رکھتے تھے۔

کراهية تطويل القراءة للامام

امام کا لمبی قرأت کرنا ناپسندیدہ ہے

۴۵۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ أَبِي حَازِمٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ يَقُولُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَأَتَخَلَّفُ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ مِمَّا يُطَوِّلُ بِنَا فُلَانٌ قَالَ: فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَضِبَ فِي مَوْعِظَةٍ قَطُّ غَضَبَهُ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِينَ، إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِينَ فَأَيُّكُمْ أَمَّ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ الْكَبِيرَ، وَالسَّقِيمَ، وَالضَّعِيفَ، وَذَا الْحَاجَةِ».

(اخرجه البخارى فى العلم)

۴۵۰ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ کہنے لگا: یا رسول اللہ میں نماز فجر سے (اپنے علاقہ میں) اس لیے پیچھے رہتا ہوں کیونکہ فلاں آدمی ہمیں قرأت میں لمبا کھڑا کر دیتا ہے۔ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی اس قدر غضبناک نہ دیکھا تھا جس قدر اس دن دیکھا، پھر آپ نے فرمایا: ”تم میں کچھ وہ ہیں جو لوگوں کو دین سے متنفر کرتے ہیں۔ متنفر کرتے ہیں، تو جو شخص تم میں سے امام ہو وہ ہلکی نماز پڑھائے کیونکہ لوگوں میں کئی بوڑھے، بیمار، ضعیف اور حاجت مند ہوتے ہیں۔

۴۵۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو ثُمَّ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يَقُولُ: كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۴۵۱ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نماز عشاء رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھتے تھے، پھر وہ اپنی قوم کو آ کر پڑھاتے۔ ایک رات نبی اکرم ﷺ نے نماز عشاء میں تاخیر فرما دی۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے

وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ، ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُصَلِّيهَا بِقَوْمِهِ، قَالَ: فَأَخَّرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، قَالَ: فَصَلَّاهَا مُعَاذٌ مَعَهُ، ثُمَّ رَجَعَ فَأَمَّ قَوْمَهُ، فَافْتَتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ، فَتَنَحَّى رَجُلٌ مِمَّنْ خَلْفَهُ، فَصَلَّى وَحْدَهُ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَقَالُوا: نَافَقْتَ، فَقَالَ: لَا، وَلَكِنِّي آتِيَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُخْبِرُهُ، فَأَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّكَ أَخَّرْتَ الْعِشَاءَ الْبَارِحَةَ، وَإِنَّ مُعَاذًا صَلَّاهَا مَعَكَ، ثُمَّ رَجَعَ فَأَمَّنَا، فَافْتَتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ، فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ تَأَخَّرْتُ، فَصَلَّيْتُ وَحْدِي، وَإِنَّمَا نَحْنُ أَهْلُ نَوَاضِحَ نَعْمَلُ بِأَيْدِينَا، فَأَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مُعَاذٍ، فَقَالَ: «أَفَتَّانٌ أَنْتَ يَا مُعَاذُ، أَفَتَّانٌ أَنْتَ، اِقْرَأْ سُورَةَ كَذَا، وَسُورَةَ كَذَا» ، وَعَدَّدَ السُّوَرَ قَالَ سُفْيَانُ: وَزَادَ فِيهِ أَبُو الزُّبَيْرِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى)، (وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى) (وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ)، (وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا)، (وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ) قَالَ سُفْيَانُ: فَقُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ: إِنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (اِقْرَأْ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) (وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى) (وَالشَّمْسِ

آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی پھر وہ اپنی قوم میں گئے اور ان کو نماز پڑھائی، اس میں انہوں نے سورہ بقرہ شروع کر دی، تو لوگوں میں سے ایک شخص الگ ہو گیا۔ اس نے اکیلے نماز پڑھی اور چلا گیا۔ لوگوں نے کہا: یہ منافق ہو گیا۔ اس نے کہا: میں منافق نہیں ہوا میں نبی اکرم ﷺ کے پاس جاتا ہوں اور آپ کو سارا ماجرا بتاتا ہوں۔ اس نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ آج رات آپ ﷺ نے نماز عشاء مؤخر کر دی۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی پھر واپس آ کر ہمیں پڑھائی اور سورہ بقرہ شروع کر دی۔ جب میں نے یہ دیکھا تو میں الگ ہو گیا۔ میں نے اکیلے نماز پڑھ لی۔ ہم تو اونٹ چرانے والے لوگ ہیں ہاتھوں سے محنت مزدوری کرتے ہیں۔ (یعنی سارے دن کے تھکے ہوتے ہیں۔)

نبی اکرم ﷺ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: کیا تم فتنہ کھڑا کرنا چاہتے ہو؟ فلاں فلاں چھوٹی سورتیں پڑھا کرو۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) (وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى) (وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا) (وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ) (وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ) پڑھا کرو۔

وَضُحَاهَا) (وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ) (وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ) فَقَالَ عَمْرٌو: هُوَ هٰذَا، أَوْ نَحْوَ هٰذَا

(متفق علیہ)

شرح: شارحین کے نزدیک حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عشاء پڑھنے کے بعد اپنی قوم میں جا کر ان کو نماز پڑھانا اپنی رائے سے تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ حکم نہیں دیا تھا۔ اسی لیے ایک حدیث میں ہے کہ آپ نے ان سے فرمایا: یا ہمارے ساتھ نماز پڑھا کرو یا قوم کو مختصر پڑھایا کرو۔ (طحاوی)

من احق بالامامة

امامت کا زیادہ حق دار کون ہے؟

۴۵۲ قَالَ سَمِعْتُ إِسْمَاعِيلَ بْنَ رَجَاءٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللهِ فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَائَةِ سَوَاءً فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ. فَإِنْ كَانُوا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً. فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَأَكْبَرُهُمْ سِنًّا، وَلَا يُؤَمُّ رَجُلٌ فِي سُلْطَانِهِ، وَلَا يُجْلَسُ عَلَى تَكْرِمَتِهِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ.

(اخرجه مسلم فی المساجد)

۴۵۲ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی قوم کا امام وہ شخص بنے جو ان میں قرآن سب سے بہتر پڑھنے والا ہے۔ اگر وہ قرأت میں برابر ہوں تو سنت کا زیادہ علم رکھنے والا امام بنے، اگر وہ سنت میں بھی برابر ہوں تو جس کی ہجرت زیادہ مقدم ہو اگر وہ ہجرت میں بھی برابر ہوں تو جس کی عمر زیادہ ہو اور کسی شخص کی جائے سلطنت میں کوئی دوسرا اس کو نماز نہ پڑھائے۔ (وہ خود نماز پڑھائے) اور کسی شخص کے گھر میں اس کے مقام عزت میں کوئی شخص اس کی اجازت کے بغیر نہ بیٹھے۔
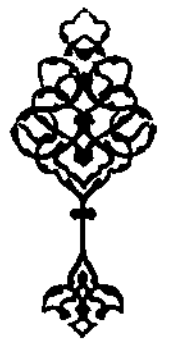
شرح: کسی شخص کے گھر یا مرکز حکومت میں وہ خود ہی امامت کا حقدار ہے بشرطیکہ اس میں امامت کی دیگر شرائط موجود ہوں۔

امامة القوم بحساب اضعفهم

لوگوں میں سے کمزور تر شخص کے حساب سے امامت کرنی چاہیے

۴۵۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

۴۵۳ حضرت عثمان بن ابی العاص ثقفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ

قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، سَمِعَهُ مِنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدَ، سَمِعَهُ مِنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيَّ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أُمَّ قَوْمَكَ وَاقْدُرْهُمْ بِأَضْعَفِهِمْ، فَإِنَّ مِنْهُمُ الْكَبِيرَ وَالضَّعِيفَ وَذَا الْحَاجَةِ» (اخرجه مسلم فی الصلوٰۃ)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اپنی قوم کو نماز پڑھاؤ اور ان میں سے ضعیف ترشخص کا حساب (خیال) رکھو کیونکہ لوگوں میں بڑی عمر والے، کمزور اور حاجت (کام کاج) والے لوگ بھی ہوتے ہیں۔

من ادرك من الصلوٰة ركعة فقد ادرك الصلوٰة

جس نے نماز میں سے ایک رکعت پالی اس نے ساری نماز پالی

۴۵۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «مَنْ أَدْرَكَ مِنْ صَلَاةٍ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَ» (متفق علیه)

۴۵۴ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز کی ایک رکعت پالی، اس نے ساری نماز پالی۔

شرح: یعنی جس نے نماز کے وقت میں سے آخری وقت پالیا کہ اس میں صرف ایک رکعت ہی پڑھ سکتا تھا تو اس پر وہ نماز واجب ہوگئی۔ اس کی قضا کرے، جیسے کوئی نماز کے آخری وقت میں اسلام لایا یا بالغ ہوا یا یہ معنیٰ ہے کہ جس نے جماعت کے ساتھ ایک رکعت پالی اسے مکمل باجماعت نماز کا ثواب مل گیا۔

تسوية الصفوف

صفوں کا برابر کرنا

۴۵۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

۴۵۵ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقِيمُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلَاةِ يَقُولُ: «لَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفُ قُلُوبُكُمْ، وَلْيَلِيَنِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَكُمْ» قَالَ سُفْيَانُ: حَفِظْنَاهُ مِنَ الْأَعْمَشِ وَ لَمْ نَجِدْهُ هَاهُنَا بِمَكَّةَ (اخرجه مسلم فی الصلوٰۃ)

نماز میں ہمارے کندھے بیدھے کرتے تھے (کندھے سے کندھا ملا کر کھڑا کرتے تھے) آپ ﷺ فرماتے: صف میں اختلاف نہ رکھو ورنہ تمہارے دل مختلف ہو جائیں گے، اور تم میں سے عقل و دانش والے لوگ میرے قریب کھڑے ہوا کریں، پھر جو ان کے بعد ہیں وہ کھڑے ہوں پھر جو ان کے بعد ہیں۔

التسبیح للرجال و التصفیق للنسآء

مردوں کے لیے تسبیح ہے اور عورتوں کے لیے ہاتھ پر ہاتھ مارنا

۴۵۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «التَّسْبِيحُ فِي الصَّلَاةِ لِلرِّجَالِ، وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ» (متفق علیه)

۴۵۶ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مردوں کے لیے نماز میں تسبیح ہے اور عورتوں کے لیے ہاتھ پر ہاتھ مارنا۔

شرح: اگر امام کوئی غلطی کرے اور اس کے پیچھے مرد بھی ہوں اور عورتیں بھی تو مردوں میں سے لقمہ دینے والا تسبیح کہے اور عورتوں میں سے لقمہ دینے والی عورت زبان سے بولنے کی بجائے ہاتھ پر ہاتھ مارے۔

اجر من یحضر المسجد من بعید

جو شخص دور سے مسجد میں حاضر ہوتا ہے اس کا ثواب

۴۵۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ

۴۵۷ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میرا ایک چچا زاد بھائی مسجد سے دور رہتا تھا، میں نے اسے کہا تم مسجد کے

التَّهْدِيِّ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: كَانَ لِي ابْنُ عَمٍّ شَاسِعُ الدَّارِ فَقُلْتُ: لَوِ اشْتَرَيْتَ بَيْتًا قَرِيبًا مِنَ الْمَسْجِدِ أَوْ حِمَارًا قَالَ: مَا أُحِبُّ أَنَّ بَيْتِي مُطْنَبًا بِبَيْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا سَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً مُنْذُ أَسْلَمَ كَانَتْ أَشَدَّ عَلَيَّ مِنْهَا فَإِذَا هُوَ يَذْكُرُ الْخُطَا، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ: «إِنَّ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا إِلَى الْمَسْجِدِ دَرَجَةً» (اخرجه البيهقى فى الصيام)

قریب گھر لے لو یا گدھا خرید لو۔ اس نے کہا: میں نہیں چاہتا کہ میرا گھر رسول اللہ ﷺ کے گھر کے قریب ہو تو جب سے وہ اسلام لایا تھا مجھے اس کی کوئی بات اس قدر بری نہیں لگی تھی کیونکہ وہ پیدل چل کر آنے کا ذکر کر رہا تھا۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ میں نے آپ ﷺ سے ذکر کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: وہ جو قدم مسجد کی طرف اٹھاتا ہے اسے ہر قدم پر ایک درجہ دیا جاتا ہے۔

شرح: یہ اس صحابی کا جذبہ تھا کہ وہ مسجد سے دور اپنا گھر رکھنا چاہتا تھا تا کہ جتنے قدم چل کر مسجد میں آئے اتنا ثواب زیادہ پائے۔ تاہم اگر کوئی مسجد کے قریب گھر لیتا ہے تا کہ ہر نماز با جماعت حاصل ہو سکے تو یہ بہت افضل عمل ہے۔

صلوٰۃ العید

حضور النساء فی العید

عورتوں کا نمازِ عید میں حاضر ہونا

۴۵۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنِ امْرَأَةٍ عَنْ أُخْتِهَا وَكَانَ زَوْجُهَا قَدْ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً وَهِيَ مَعَهُ فِي سِتِّ غَزَوَاتٍ مِنْهَا فَقَالَتْ: كُنَّا نُدَاوِي الْكَلْمَى وَنَقُومُ عَلَى الْمَرْضَى، قَالَتْ: فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ

۴۵۸ حفصہ بنت سیرین ایک عورت سے روایت کرتی ہیں اور وہ اپنی بہن سے روایت کرتی ہے جبکہ اس کے شوہر نے دس اور کچھ (زیادہ) غزوات میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ شرکت کی تھی اور خود وہ عورت بھی چھ غزوات میں اپنے شوہر کے ساتھ رہی تھی۔ کہتی ہے کہ ہم (جنگوں میں) زخمیوں کا دوا دارو اور بیماروں کی تیمارداری کرتی تھیں۔ تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ اگر ہم عورتوں میں

عَلٰی اَحَدٍ مِنَّا جُنَاحٌ اِنْ لَمْ یَکُنْ لَهَا جِلْبَابٌ اَنْ لَا تَشْهَدَ الْعِیْدَ؟ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ «لِتُلْبِسْهَا اُخْتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا، وَتَشْهَدُ الْعِیْدَ، وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِیْنَ» (اخرجه البخاری فی الحیض)

سے کسی کے پاس بڑی چادر نہ ہو تو اس کے نماز عید میں شامل نہ ہونے پر کوئی گناہ تو نہیں ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی کسی مسلمان بہن کو چاہیے کہ اسے اپنی چادر میں سے کچھ دے دے اور یوں وہ عید اور مسلمانوں کی دعا میں شامل ہو سکے۔

شرح: عہد رسول ﷺ میں خواتین عید کے لیے آتی تھیں اور الگ جگہ پر بیٹھ جاتی تھیں اور نبی اکرم ﷺ مردوں کے خطبہ سے فارغ ہو کر ان کے پاس آتے اور خطبہ ارشاد فرماتے۔ (ابوداؤد)

۴۵۹ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ، عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ: فَسَاَلْنَا اُمَّ عَطِیَّةَ هَلْ سَمِعْتِ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ بِاَبِیْ وَکَانَتْ اِذَا حَدَّثَتْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: بِاَبِیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: «اَخْرِجُوْا الْعَوَاتِقَ، وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ فَلْیَشْهَدْنَ الْعِیْدَ، وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِیْنَ، وَلْیَعْتَزِلِ الْحُیَّضُ مُصَلَّی الْمُسْلِمِیْنَ» (اخرجه البخاری فی الحیض)

۴۵۹ حفصہ بنتِ سیرین کہتی ہیں کہ ہم نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا آپ نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے خود سنی تھی؟ انہوں نے کہا: مجھے اپنے باپ کی قسم اور وہ جب حدیث رسول ﷺ بیان کرتیں تو کہتی تھیں: مجھے اپنے باپ کی قسم، کہ میں نے خود سنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کنواری عورتوں اور پردہ دار خواتین کو بھی نماز عید اور مسلمانوں کی دعا میں شامل کرو البتہ حیض والی عورتیں مسلمانوں کی جائے نماز سے الگ رہیں۔

خطبة الامام للنساء یوم العید

عید کے دن امام کا عورتوں سے خطبہ کہنا

۴۶۰ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ السِّخْتِیَانِیُّ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ اَبِیْ رَبَاحٍ یَقُوْلُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ

۴۶۰ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں اللہ کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے عید والے دن خطبہ سے قبل نماز عید پڑھائی، پھر خطبہ کہا۔ آپ ﷺ نے دیکھا کہ

يَقُوْلُ: اَشْهَدُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «اَنَّهُ صَلّٰى قَبْلَ الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْعِيْدِ، ثُمَّ خَطَبَ فَرَاَى اَنَّهُ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَاءَ فَاَتَاهُنَّ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَاَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ» وَمَعَهُ بِلَالٌ قَائِلٌ بِثَوْبِهٖ هٰكَذَا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: كَاَنَّهُ يَتَلَقّٰى بِثَوْبِهٖ فَجَعَلَتِ الْمَرْاَةُ تُلْقِي الْخَاتَمَ، وَالْخِرْصَ، وَالشَّيْءَ

عورتیں سن نہیں سکیں۔ آپ عورتوں کے پاس آئے۔ انہیں نصیحت فرمائی اور انہیں صدقہ دینے کا حکم فرمایا۔ آپ ﷺ کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے اپنے کپڑے کو یوں بچھا دیا تو ہر عورت اپنی انگوٹھی، بالیاں اور دیگر چیزیں پھینکنے لگی۔

فضل صلوٰۃ التہجد

نمازِ تہجد کی فضیلت

۴۶۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلٰى قَافِيَةِ رَاْسِ اَحَدِكُمْ ثَلَاثَ عُقَدٍ، يَضْرِبُ عَلَيْكَ مَكَانَ كُلِّ عُقْدَةٍ لَيْلٌ طَوِيْلٌ، فَنَمْ، فَاِنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَذَكَرَ اللّٰهَ تَعَالٰى، انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَاِنْ تَوَضَّاَ، انْحَلَّتْ عُقْدَتَانِ، فَاِنْ صَلّٰى، انْحَلَّتِ الْعُقَدُ كُلُّهَا، وَاَصْبَحَ طَيِّبَ النَّفْسِ نَشِيْطًا، وَاِلَّا اَصْبَحَ خَبِيْثَ النَّفْسِ كَسْلَانًا» (متفق علیہ)

۴۶۱ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شیطان تم میں سے کسی کے سر کے پچھلے حصہ پر (رات کو سوتے میں) تین گرہیں لگا دیتا ہے ہر گرہ کے لگاتے ہوئے اسے کہتا ہے سوتے رہو لمبی رات پڑی ہے۔ اگر وہ شخص رات کو بیدار ہو کر اللہ کا ذکر کرے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، پھر جب وہ وضوء کرے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے پھر جب نماز پڑھتا ہے تو ساری گرہیں کھل جاتی ہیں: اور وہ اچھی طبیعت کے ساتھ خوش و خرم ہو کر صبح کرتا ہے، ورنہ وہ بری طبیعت کے ساتھ ست سا صبح کرتا ہے۔

۴۶۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ

۴۶۲ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ "رسول اللہ ﷺ رات کو نماز (تہجد) ادا فرماتے اور

اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: «كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ صَلَاتَهُ لِمَنَ اللَّيْلِ وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوْتِرَ حَرَّكَنِيْ بِرِجْلِهِ، وَكَانَ يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ، فَإِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِيْ، وَإِلَّا اضْطَجَعَ حَتّٰى يَقُوْمَ إِلَى الصَّلَاةِ» وَكَانَ سُفْيَانُ يَشُكُّ فِي حَدِيْثِ أَبِي النَّضْرِ وَ يَضْطَرِبُ فِيْهِ، وَرُبَّمَا شَكَّ فِي حَدِيْثِ زِيَادٍ وَيَقُوْلُ: يَخْتَلِطُ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ لَنَا غَيْرَ مَرَّةٍ: حَدِيثُ أَبِي النَّضْرِ كَذَا، وَحَدِيثُ زِيَادٍ كَذَا، وَحَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ كَذَا عَلٰى مَا ذَكَرْتُ كُلَّ ذٰلِكَ

(اخرجه احمد)

میں آپ ﷺ کے سامنے آپ ﷺ کے اور قبلہ کے درمیان لیٹی ہوتی۔ جب آپ ﷺ وتر کا ارادہ فرماتے تو آپ ﷺ اپنے پاؤں کے ذریعے مجھے حرکت دیتے اور آپ ﷺ فجر کی دو سنتیں ادا فرماتے، پھر اگر میں جاگ رہی ہوتی تو آپ ﷺ میرے ساتھ باتیں کرتے پھر آپ ﷺ نماز کے لیے اٹھتے۔

آگے امام حمیدی نے اس حدیث کے بعض رواۃ اور بعض الفاظ پر بحث کی ہے۔

النوم بعد صلوٰة التهجد

نمازِ تہجد کے بعد کچھ دیر کے لیے سو جانا

۴۶۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: «مَا أَلْفَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّحَرُ الْآخِرُ قَطُّ عِنْدِيْ إِلَّا نَائِمًا» (متفق عليه)

۴۶۳ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ ؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو جب بھی وقت سحر کا آخری حصہ میرے گھر میں آیا تو آپ ﷺ سو رہے ہوتے تھے۔

شرح: یعنی آپ ﷺ تہجد و وتر پڑھنے کے بعد کچھ دیر سو جاتے، پھر اٹھ کر نماز کی طرف تشریف لے جاتے۔

جواز صلوٰۃ التھجد بالجماعۃ

نماز تہجد باجماعت کا جواز

۴۶۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: «صَلَّيْتُ أَنَا وَيَتِيمٌ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِنَا وَأُمِّي أُمُّ سُلَيْمٍ خَلْفَنَا»

۴۶۴ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اور ایک یتیم لڑکے نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ہمارے گھر میں نماز پڑھی اور میری والدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا ہمارے پیچھے تھیں۔
(یعنی نماز تہجد)

شرح: معلوم ہوا کہ اعلان کے بغیر نماز نفل باجماعت پڑھی جاسکتی ہے۔

صلوٰۃ فیئ الزوال

فیئ زوال کے وقت نماز

۴۶۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ الضَّبِّيُّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ، عَنْ سَهْمِ بْنِ مِنْجَابٍ، عَنْ قَزَعَةَ، عَنِ الْقَرْثَعِ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ يُصَلِّي أَرْبَعًا وَيَقُولُ: «إِنَّ أَبْوَابَ السَّمَاءِ تُفْتَحُ أَوِ الْجَنَّةِ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ»

(اخرجه ابن ماجه فی الامامة)

۴۶۵ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب سورج ڈھل جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم چار رکعات ادا فرماتے، اور یہ ارشاد فرماتے کہ زوالِ شمس کے وقت آسمان کے یا جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔

شرح: ان چار رکعات کو صلوٰۃ فیئ الزوال کہا جاتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو سورج کے ڈھل جانے کے بعد ظہر سے کچھ پہلے کبھی کبھی ادا فرماتے تھے۔ اس لیے ان کا پڑھنا بھی عظیم برکت ورحمت کا حامل ہے۔

جواز الجلوس فی صلوٰۃ النفل

نمازِ نفل میں بیٹھنے کا جواز

۴۶۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ «اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ قَائِمًا فَلَمَّا اَسَنَّ صَلّٰى جَالِسًا فَاِذَا بَقِيَتْ عَلَيْهِ ثَلَاثُوْنَ اَوْ اَرْبَعُوْنَ آيَةً قَامَ فَقَرَاَهَا ثُمَّ رَكَعَ» (متفق علیہ)

۴۶۶ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کھڑے ہو کر نماز (تہجد) ادا فرماتے تھے، پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سن رسیدہ (عمر رسیدہ) ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیٹھ کر نماز پڑھنا شروع کر دی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلاوت میں سے تیس چالیس آیات باقی رہ جاتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہو جاتے اور بقیہ آیات کو کھڑے ہو کر پڑھتے پھر رکوع فرماتے۔

شرح: یعنی پیارے آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تہجد میں بہت طویل قیام فرماتے تھے، پھر جب بڑھاپا محسوس ہوا تو بیٹھ کر رکعت شروع کرتے اور طویل قرأت کرتے پھر جب چالیس آیات کے قریب تلاوت رہ جاتی تو کھڑے ہو کر چالیس آیات پڑھتے پھر رکوع میں جاتے۔ دوسری رکعت میں بھی ایسے ہی کرتے، لہٰذا اس طرح کرنا بھی جائز ہے۔

سنیۃ صلوٰۃ التراویح

نمازِ تراویح کا سنت ہونا

۴۶۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا بِهٖ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصِيْرٌ يَبْسُطُهُ بِالنَّهَارِ، وَاِذَا كَانَ بِاللَّيْلِ تَحَجَّرَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى فِيْهِ، فَتَتَبَّعَ لَهُ نَاسٌ يُصَلُّوْنَ بِصَلَاتِهٖ، قَالَتْ: فَفَطِنَ

۴۶۷ ام المؤمنین حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک چٹائی تھی جس کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دن کے وقت بچھاتے تھے، اور جب رات ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو حجرہ بنا لیتے (یعنی اعتکاف والی جگہ بنا لیتے) اور اس میں نماز ادا کرتے لوگوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والی نماز شروع کر دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معلوم کیا (کہ ان لوگوں نے بھی یہ نماز شروع کر دی ہے) تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرَكَ ذٰلِكَ، وَقَالَ: «اِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ يُّنْزَلَ فِيْهِمْ اَمْرٌ لَا يُطِيْقُوْنَهُ» ثُمَّ قَالَ: «اكْلَفُوْا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيْقُوْنَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا» قَالَ: وَكَانَ اَحَبُّ الْعَمَلِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا دُوِمَ عَلَيْهِ وَاِنْ قَلَّ، وَكَانَ اِذَا صَلّٰى صَلَاةً اَثْبَتَهَا (متفق علیه)

اسے ترک کر دیا اور فرمایا مجھے ڈر تھا کہ کہیں تم پر ایسا حکم نازل نہ ہو جائے جس کی تم طاقت نہ رکھو، پھر فرمایا: تم اتنا عمل شروع کرو جسے ہمیشہ جاری رکھ سکو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی توجہ رہتی ہے جب تک تم اکتا نہ جاؤ اور رسول اللہ ﷺ کے ہاں سب سے محبوب عمل وہ تھا جس کو ہمیشہ جاری رکھا جائے خواہ وہ کم ہو اور رسول اللہ ﷺ جب کوئی نماز (نفل وغیرہ) شروع کرتے تو اس پر ہمیشگی کرتے۔

شرح: غالباً اس حدیث میں نماز تراویح کی طرف اشارہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دو دن تراویح کی نماز ادا کی جس کی وجہ سے مسجد میں ازدحام ہو گیا۔ تیسرے دن آپ اپنے حجرۂ اعتکاف سے باہر ہی نہ نکلے۔ فرمایا: مجھے ڈر تھا کہ کہیں یہ نماز تم پر فرض نہ ہو جائے۔

الصلوٰۃ فی الکعبة

کعبۃ اللہ میں نماز پڑھنا

۴۶۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قُلْتُ لِبِلَالٍ اَيْنَ صَلّٰى فِي الْبَيْتِ؟ فَقَالَ «بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ» وَنَسِيْتُ اَنْ اَسْاَلَهُ كَمْ صَلّٰى؟

(اخرجه مسلم فی الحج)

۴۶۷ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے کعبۃ اللہ کے اندر کس جگہ نماز پڑھی تھی؟ انہوں نے کہا: دو اگلے ستونوں کے درمیان۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں یہ میں ان سے پوچھنا بھول گیا کہ حضور ﷺ نے وہاں کتنی نماز پڑھی۔

۴۶۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ سِمَاكًا الْحَنَفِيَّ، يَقُوْلُ: سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ، عَنِ الصَّلَاةِ فِي الْبَيْتِ، فَقَالَ: «صَلِّ فِيْهِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

۴۶۸ سماک حنفی کہتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کعبۃ اللہ میں نماز کے بارے میں پوچھا۔ وہ کہنے لگے: تم کعبہ میں نماز پڑھو کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے کعبہ میں نماز پڑھی تھی۔ تم کسی اور کے پاس جاؤ گے وہ تمہیں اس سے

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَلَّى فِيْهِ، وَسَتَأْتِي آخَرَ فَيَنْهَاكَ فَلَا تُطِعْهُ» فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: «أَتْمَمْ بِهِ كُلِّهِ، وَلَا تَجْعَلْ مِنْهُ شَيْئًا خَلْفَكَ» (اخرجه البخاری فی الصلوٰة)

منع کر دے گا تو اس کی بات نہ ماننا۔ سماک کہتے ہیں میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوا ان سے یہ بات پوچھی۔ انہوں نے کہا تم کعبہ میں ہر طرف نماز ادا کر سکتے ہو اس میں سے کسی چیز کو اپنے پیچھے پر کھنا ضروری نہ جانو۔

قصر الصلوٰة فی السفر

سفر میں نماز کا قصر کرنا

۴۶۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُوْلُ: «صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ أَرْبَعًا، وَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ» (متفق علیه)

۴۶۹ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے نماز ظہر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ طیبہ میں چار رکعت پڑھی اور نماز عصر ذوالحلیفہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو رکعت پڑھی۔

۴۷۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِمِثْلِهِ

۴۷۰ یہی حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دوسری سند کے ساتھ مروی ہے۔

۴۷۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَيْسَرَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُوْلُ: «صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ أَرْبَعًا، وَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ» (متفق علیه)

۴۷۱ اس حدیث کی مزید ایک سند بھی ذکر کی گئی ہے۔

شرح: یعنی نبی اکرم ﷺ حج یا عمرہ کے لیے نکلے اور ذوالحلیفہ پہنچے جہاں سے احرام باندھا جاتا ہے تو آپ ﷺ نے مسافر ہو جانے کی وجہ سے وہاں عصر کو قصر کے ساتھ پڑھا۔

التأهّل في البلد يوجب اتمام الصلوٰة

جس شہر میں نکاح کرلیا جائے وہاں نماز پوری پڑھنی چاہیے

۴۷۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ مَوْلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ، حَدَّثَنِيْ عِكْرِمَةُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذُبَابٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ صَلّٰى بِاَهْلِ مِنًى اَرْبَعًا فَاَنْكَرَ النَّاسُ عَلَيْهِ ذٰلِكَ فَقَالَ: اِنِّيْ تَاَهَّلْتُ بِاَهْلِيْ بِهَا لَمَّا قَدِمْتُ، وَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «اِذَا تَاَهَّلَ الرَّجُلُ فِيْ بَلَدٍ فَلْيُصَلِّ بِهٖ صَلَاةَ الْمُقِيْمِ» (رواه البخاری فی الرقاق)

۴۷۲۔ ابن ابی ذباب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اہل منیٰ کو چار رکعات نماز پڑھائی۔ (مقیم والی نماز پڑھائی) لوگوں نے اس بات کو ناپسند کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب میں یہاں (مکہ میں) آیا تو میں نے یہاں شادی کر لی ہے۔ اور میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی شخص کسی شہر میں اپنے اہل بنالے (شادی کرلے) تو وہ وہاں مقیم والی نماز پڑھے۔“

شرح: جب کوئی شخص اپنے سسرال کے ہاں جائے تو وہاں پوری نماز پڑھے خود کو مسافر نہ جانے وہ اس کا گھر ہے۔

صلوٰة الجمعة

الامر بالاغتسال يوم الجمعة

۴۷۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ مَا لَا اُحْصِيْ عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: "كَانَ النَّاسُ اَيِ النَّاسِ عُمَّالَ فَكَانُوْا يَرُوْحُوْنَ بَهَيْئَاتِهِمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقِيْلَ لَهُمْ: لَوِ اغْتَسَلْتُمْ"

(اخرجه البخاری فی البيوع)

۴۷۳۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ”لوگ (محنت مزدوری کا) کام کرتے تھے، وہ نماز جمعہ کے لیے آتے تو ان سے (پسینہ کی) بو آتی تھی، تو ان سے کہا گیا اگر تم غسل کر کے آیا کرو تو اچھا ہوگا۔“

شرح: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب ہجرت کر کے مدینہ طیبہ آئے تو اکثر تہی دست تھے مگر انہوں نے فارغ بیٹھنے کی بجائے محنت مزدوری شروع کر دی اور نماز جمعہ کی اذان سنتے ہی وہ کام کاج کو چھوڑ کر مسجد کی طرف دوڑ پڑتے جبکہ ان کا پسینہ بہہ رہا ہوتا تھا۔ اس طرح مسجد میں پسینے کی بو محسوس کی گئی۔ تب انہیں غسلِ جمعہ کی ترغیب دلائی گئی اور فرمایا گیا کہ جو شخص جمعہ والے دن نہائے خوشبو لگائے اچھا لباس پہنے پھر مسجد میں آئے اور جہاں جگہ ملے خاموشی سے بیٹھ جائے تو اس کے گزشتہ سارے ہفتہ کے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔ (صحیحین)

۴۷۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: «مَنْ جَاءَ مِنْكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ» (اخرجه ابن حبان فی صحیحه)

۴۷۴ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا: جو شخص تم میں سے جمعہ کے لیے آئے وہ غسل کرے۔

۴۷۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ (ایضاً)

۴۷۵ یہی حدیث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دوسری سند کے ساتھ مروی ہے۔

۴۷۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ، وَأَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ.

۴۷۶ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس حدیث کی ایک اور روایت بھی ہے۔

شرح: یہ حکمِ استحبابی ہے حکمِ وجوبی نہیں اور جمعہ کا غسل سنت ہے۔
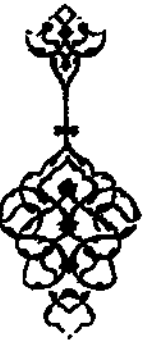
۴۷۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ»

(اخرجه البخاری فی الاذان)

۴۷۷ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر بالغ شخص پر جمعہ والے دن غسل واجب ہے۔

شرح: واجب کا معنیٰ حق بھی ہوتا ہے یعنی ہر مومن کا حق ہے کہ جمعہ کے دن غسل کرے۔ یہ تأویل اس لیے ضروری ہے کہ بعض احادیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے جمعہ والے دن وضو کیا تو وہ کافی اور بہتر ہے اور افضل یہ ہے کہ غسل کرے۔ (ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ حدیث ۳۵۴، ترمذی کتاب الصلوٰۃ حدیث ۴۹۷)

من آداب الجمعة

جمعہ کے بعض آداب

۴۷۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ أُرَاهُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ وَدِيعَةَ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنِ اغْتَسَلَ فَأَحْسَنَ الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، أَوْ تَطَهَّرَ فَأَحْسَنَ الطُّهُورَ، ثُمَّ لَبِسَ مِنْ صَالِحِ ثِيَابِهِ، وَمَسَّ مَا كَتَبَ اللهُ لَهُ مِنْ طِيبِ أَهْلِهِ، ثُمَّ رَاحَ إِلَى الْجُمُعَةِ، وَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ»

(اخرجه ابن ماجه فی الاقامة)

۴۷۸ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے جمعہ والے دن اچھی طرح غسل کیا یا اچھی طرح وضو کیا پھر اچھا لباس پہنا جو اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے میسر ہوا اور کوئی عمدہ خوشبو لگائی، پھر وہ جمعہ کی طرف گیا اور کسی دو آدمیوں کے درمیان گھس کر نہ بیٹھا (بلکہ جہاں اسی کو جگہ ملی وہاں ہی بیٹھ گیا) تو اللہ تعالیٰ اس کے دو جمعہ کے درمیان والے سب گناہ معاف فرما دے گا بلکہ مزید تین دن کے گناہ بھی۔

شرح: جمعہ مسلمانوں کی ہفتہ وار عید ہے اس کے لیے اہتمام کرنا چاہیے کہ غسل کیا جائے۔ عمدہ لباس پہنا جائے خوشبو لگائی

جائے اور مسجد میں جا کر نماز جمعہ ادا کی جائے۔

اجر من حضر الجمعة أوّلاً فأوّلاً

اس شخص کا ثواب جو جمعہ میں سب سے پہلے آیا پھر جو اس کے بعد آیا

۴۷۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ وَحَفِظْتُهُ مِنْهُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، كَانَ عَلَى كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَائِكَةٌ يَكْتُبُونَ النَّاسَ عَلَى مَنَازِلِهِمْ، الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ، فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طُوِيَتِ الصُّحُفُ، وَاسْتَمَعُوا الْخُطْبَةَ، فَالْمُهَجِّرُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَالْمُهْدِي بَدَنَةً، ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ كَالْمُهْدِي بَقَرَةً، ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ كَالْمُهْدِي كَبْشًا، حَتَّى ذَكَرَ الدَّجَاجَةَ وَالْبَيْضَةَ» قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَقِيلَ لِسُفْيَانَ: إِنَّهُمْ يَقُولُونَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ سُفْيَانُ: مَا سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، ذَكَرَ الْأَعْرَجَ قَطُّ. مَا سَمِعْتُهُ يَقُولُهُ إِلَّا عَنْ سَعِيدٍ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (اخرجه مسلم فی الجمعه)

۴۷۹ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب روز جمعہ آتا ہے تو مسجد کے ہر دروازہ پر فرشتے کھڑے ہو کر لوگوں کے نام لکھتے ہیں جو پہلے آیا اس کا نام پہلے لکھتے ہیں پھر جو اس کے بعد آیا، پھر جب امام آجاتا ہے تو فرشتے اپنے رجسٹر کو لپیٹ کر بیٹھ جاتے اور خطبہ سنتے ہیں تو سب سے پہلے جمعہ کے لیے آنے والے کا ثواب اونٹ قربان کرنے جیسا ہے، پھر اس کے بعد والے کا اجر گائے کی قربانی جیسا ہے پھر اس کے بعد آنے والا دنبے کی قربانی جتنا اجر پاتا ہے، حتیٰ کہ نبی اکرم ﷺ نے مرغی اور انڈے کا ذکر بھی فرمایا۔

خطبة الجمعة

جمعہ کا خطبہ

۴۸۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

۴۸۰ حضرت ام حصین رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے

قَالَ: سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ أَبِي إِسْحَاقَ يُحَدِّثُ، عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ أُمِّ الْحُصَيْنِ قَالَتْ: " رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَخْطُبُ وَهُوَ مُتَلَفِّعٌ بِبُرْدَةٍ، وَعَضَلَتُهُ تَرْتَجُّ " (اخرجه الترمذى فى الجهاد)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرمارہے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر اوڑھ رکھی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پٹھے حرکت کررہے تھے۔

الامر بالسكوت عند خطبة الجمعة

خطبۂ جمعہ میں خاموشی کا حکم

۴۸۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ أَنْصِتْ فَقَدْ لَغَيْتَ» ، قَالَ أَبُو الزِّنَادِ: «وَهُوَ لُغَةُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَإِنَّمَا هُوَ لَغَوْتَ»

(متفق عليه)

۴۸۱ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جمعہ والے دن اگر تم امام کے خطبہ کے دوران اپنے ساتھی سے کہو کہ "چپ کرو" تو تم نے بھی لغو کام کیا۔

شرح: بلکہ ہر شخص کو چاہیے کہ خود چپ رہے۔ اگر کوئی جاہل بولے گا اور اسے کوئی جواب نہیں دے گا تو وہ خود ہی چپ ہو جائے گا اور اگر اس کو چپ کرانے میں اور لوگ بھی بول پڑیں گے تو شور مچ جائے گا۔

جواز الركعتين قبل ان يأخذ الامام الخطبة

امام کے خطبۂ جمعہ شروع کرنے سے قبل دو رکعات پڑھنے کا جواز

۴۸۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،

۴۸۲ عیاض بن عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کہتے ہیں:

قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ، قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، جَاءَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَامَ يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ، فَجَاءَ إِلَيْهِ الْأَحْرَاسُ لِيُجْلِسُوهُ، فَأَبَى أَنْ يَجْلِسَ حَتَّى صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ أَتَيْنَاهُ، فَقُلْنَا لَهُ: يَا أَبَا سَعِيدٍ كَادَ هَؤُلَاءِ أَنْ يَفْعَلُوا بِكَ، فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: مَا كُنْتُ لِأَدَعَهُمَا لِشَيْءٍ بَعْدَ شَيْءٍ رَأَيْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَ رَجُلٌ وَهُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ بِهَيْئَةٍ بَذَّةٍ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَصَلَّيْتَ» ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: «فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ» ثُمَّ حَثَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَأَلْقَى النَّاسُ ثِيَابًا، فَأَعْطَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ مِنْهَا ثَوْبَيْنِ، فَلَمَّا جَاءَتِ الْجُمُعَةُ الْأُخْرَى، جَاءَ الرَّجُلُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هَلْ صَلَّيْتَ رَكْعَتَيْنِ؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ» ثُمَّ حَثَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَأَلْقَوْا ثِيَابًا، فَلَمَّا جَاءَتِ
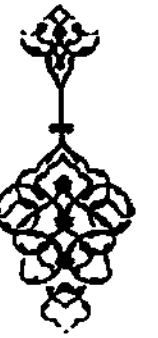
میں نے دیکھا مروان بن حکم خطبہ کے لیے منبر پر بیٹھا تھا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ آئے اور دو رکعتیں پڑھنے لگے۔ سپاہیوں نے آکر انہیں بٹھانا چاہا مگر انہوں نے دو رکعت چھوڑنے سے انکار کیا۔ جب وہ پڑھ چکے تو ہم نے عرض کیا اے ابوسعید (رضی اللہ عنہ) قریب تھا کہ یہ لوگ آپ کو ایذا دیتے، وہ کہنے لگے میں اس چیز کو نہیں چھوڑ سکتا جو میں نے رسول اللہ ﷺ کو کرتے دیکھا ہے۔ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کا خطبہ فرما رہے تھے ایک آدمی آیا وہ خستہ حالت میں مسجد میں داخل ہوا۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے فرمایا: کیا تم نے نماز پڑھ لی ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ دو رکعت نماز (تحیۃ المسجد) ادا کرو تو اس نے اٹھ کر نماز پڑھی۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے صدقہ کی فضیلت بیان فرمائی۔ لوگوں نے کپڑے پھینکے حضور ﷺ نے ان میں سے دو کپڑے اس شخص کو دیے۔ جب اگلا جمعہ آیا تو وہ شخص اسی وقت آیا، جب نبی اکرم ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے کہا کیا تم نے دو رکعت پڑھ لی ہیں؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دو رکعت پڑھ لو، پھر آپ ﷺ نے لوگوں کو صدقہ کی ترغیب دی۔ لوگوں نے کپڑے پھینکے۔ پھر جب اگلا جمعہ آیا تو وہ شخص نبی اکرم ﷺ کے خطبہ کے دوران داخل ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے دو رکعت پڑھ لی ہیں؟ اس نے کہا: نہیں۔ فرمایا تو دو رکعت پڑھ لو، پھر آپ ﷺ نے لوگوں کو صدقہ کی رغبت دلائی تو لوگوں نے کپڑے پھینکے اور

الْجُمُعَةُ الْأُخْرٰى، جَاءَ الرَّجُلُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هَلْ صَلَّيْتَ رَكْعَتَيْنِ؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ»، ثُمَّ حَثَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَأَلْقَوْا ثِيَابًا، فَطَرَحَ الرَّجُلُ أَحَدَ ثَوْبَيْهِ، فَصَاحَ بِهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: «خُذْهُ، فَأَخَذَهُ» ثُمَّ قَالَ: "انْظُرُوْا إِلٰى هٰذَا، جَاءَ تِلْكَ الْجُمُعَةَ بِهَيْئَةٍ بَذَّةٍ، فَأَمَرْتُ النَّاسَ بِالصَّدَقَةِ، فَأَلْقَوْا ثِيَابًا، فَأَعْطَيْتُهُ مِنْهَا ثَوْبَيْنِ، فَلَمَّا جَاءَتْ هٰذِهِ الْجُمُعَةُ أَمَرْتُ النَّاسَ بِالصَّدَقَةِ، فَأَلْقٰى أَحَدَ ثَوْبَيْهِ، قَالَ سُفْيَانُ: يَقُوْلُ: لَا صَدَقَةَ إِلَّا عَنْ ظَهْرِ غِنًى، وَلَا غِنٰى بِهٰذَا عَنْ ثَوْبَيْهِ "

(اخرجه الموصلی فی مسنده)

اس شخص نے بھی اپنے کپڑوں میں سے ایک پھینک دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے زوردار آواز سے اسے فرمایا: اسے پکڑ لو۔ اس نے واپس پکڑ لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دیکھو یہ شخص فلاں جمعہ کو خستہ حالت میں آیا تھا۔ میں نے لوگوں کو صدقہ کا حکم دیا۔ انہوں نے کپڑے پھینکے میں نے اسے دو کپڑے دیے اور جب آج کا جمعہ آیا اور میں نے لوگوں کو صدقہ کا حکم دیا تو اس نے بھی اپنا ایک کپڑا پھینک دیا۔ سفیان بن عیینہ کہتے ہیں۔ اصل میں صدقہ وہ ہے جو غیر محتاجی کی حالت میں دیا جائے اور اُس شخص کو ابھی دو کپڑوں کی محتاجی تھی۔

شرح: خلاصہ یہ ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے اس حدیث سے اپنے عمل کی صحت پر استدلال کیا۔ وجہ استدلال یہ ہے کہ مروان بن حکم نے ابھی خطبہ شروع نہیں کیا تھا صرف منبر پر بیٹھا تھا ایسے میں اگر کوئی شخص آ جائے اور دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھنا چاہے تو خطیب کو اس کی رعایت کرنی چاہیے۔ دو تین منٹ انتظار کر لینا چاہیے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے اس نادار شخص کو تین بار موقع دیا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ مروان کو اور لوگوں کو یہی بات سمجھانا چاہتے تھے۔

السنن بعد الجمعة

نماز جمعہ کے بعد کی سنتیں

۴۸۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ أَبِيْهِ،

۴۸۳ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ نماز جمعہ کے بعد چار رکعات

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ: «اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُصَلِّیَ بَعْدَ الْجُمُعَةِ اَرْبَعًا» قَالَ سُفْیَانُ وَ قَالَ غَیْرِیْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ کَانَ مِنْکُمْ مُصَلِّیًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْیُصَلِّ اَرْبَعًا. وَهٰذَا اَحْسَنُ فَاَمَّا الَّذِیْ حَفِظْتُ اَنَا الْاَوَّلُ.

(اخرجه مسلم فی الجمعه)

پڑھیں۔ سفیان نے اس حدیث کے مختلف الفاظ بھی نقل کیے ہیں۔

شرح: بعض احادیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے بعد چھ رکعات پڑھتے تھے۔ اس لیے فقہاء نے جمعہ کے بعد چھ رکعات کا حکم دیا۔

فضل ساعة الاجابة فی یوم الجمعة

جمعہ کے دن قبولیت کی گھڑی کا اجر

۴۸۴ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ: قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّ فِی الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا یُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ قَائِمٌ یُصَلِّیْ یَسْاَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى فِیْهَا خَیْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِیَّاهُ، وَاَشَارَ بِیَدِهٖ یُقَلِّلُهَا» وَقَبَضَ سُفْیَانُ، یَقُوْلُ: قَلِیْلٌ. (متفق علیه)

۴۸۴ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا: روزِ جمعہ میں ایک گھڑی ایسی آتی ہے، اگر اس گھڑی میں اتفاق سے مسلمان بندہ نماز پڑھتا یا اللہ رب العزت سے کوئی خیر مانگتا ہو تو اللہ تعالیٰ اسے وہ ضرور عطا فرماتا ہے۔ حضور ﷺ نے ہاتھ کے اشارے سے بتایا کہ وہ گھڑی بہت تھوڑی سی ہوتی ہے۔ سفیان نے ہاتھ کو بند کر کے اس کی قلت بتائی۔

شرح: بعض روایات کے مطابق وہ گھڑی عصر و مغرب کے درمیان آتی ہے۔ اسی لیے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ وہ جمعہ کے دن عصر کے بعد مغرب تک تسبیح و ذکر میں مصروف ہو جاتے تھے اور کسی سے کلام نہ کرتے تھے۔

صلوٰۃ الکسوف

سورج گرہن کی نماز

۴۸۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَمْرَةَ تُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: أَتَتْ يَهُوْدِيَّةٌ فَقَالَتْ: أَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا لَنُعَذَّبُ فِي قُبُوْرِنَا؟ فَقَالَ كَلِمَةً أَيْ «عَائِذٌ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ» قَالَتْ: ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فِي مَرْكَبٍ فَكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَخَرَجْتُ أَنَا وَنِسْوَةٌ بَيْنَ الْحُجَرِ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَرْكَبِهِ سَرِيْعًا حَتّٰى «قَامَ فِي مُصَلَّاهُ فَكَبَّرَ وَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا، ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا، وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ سُجُوْدًا طَوِيْلًا، ثُمَّ رَفَعَ، ثُمَّ فَسَجَدَ سُجُوْدًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ السُّجُوْدِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ فَعَلَ فِي الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ فَكَانَتْ صَلَاتُهُ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ» قَالَتْ: عَائِشَةُ فَسَمِعْتُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

۴۸۵ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک یہودی عورت آئی، وہ (مجھے) کہنے لگی: اللہ آپ کو عذاب قبر سے بچائے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہمیں قبروں میں عذاب ہوگا؟ تو آپ ﷺ نے ایک لفظ بولا جس کا مطلب ہے: آپ ﷺ عذاب قبر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ رہے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں پھر رسول اللہ ﷺ ایک دن سواری پر تشریف لے گئے تو سورج کو گرہن لگ گیا۔ میں اور دوسری عورتیں اپنے حجروں سے (خوف کے ساتھ) باہر نکل آئیں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر تیزی سے واپس تشریف لائے۔ آپ ﷺ اپنے مصلی پر کھڑے ہوئے۔ آپ نے تکبیر کہی اور طویل قیام فرمایا، پھر رکوع کیا تو طویل رکوع فرمایا، پھر سر اٹھا کر کھڑے ہو گئے اور طویل قیام فرمایا جو پہلے قیام سے کم تر تھا، پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تر تھا، پھر سر اٹھایا اور آپ ﷺ سجدے میں چلے گئے اور طویل سجدہ کیا، پھر سر اٹھایا اور دوبارہ سجدہ کیا جو پہلے سجدہ سے کم تر تھا، پھر آپ ﷺ نے دوسری رکعت میں بھی ایسے ہی کیا۔ تو آپ ﷺ کی نماز میں چار رکوع اور چار سجدے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں پھر میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ عذاب قبر سے یوں پناہ

فَقَالَ: «اِنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِيْ قُبُوْرِكُمْ كَفِتْنَةِ الْمَسِيْحِ اَوْ كَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ»

(اخرجه البیہقی فی الصلوٰۃ الخسوف)

مانگتے تھے جیسے فتنۂ یا فتنۂ دجال سے پناہ مانگتے تھے۔ راوی کو شک ہے کہ یہاں فتنۂ مسیح کا لفظ ہے یا فتنۂ دجال کا۔ (دجال کو مسیح بھی کہا جاتا ہے یعنی جس کے چہرے کو مسخ کر دیا گیا۔)

۴۸۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ قَيْسًا يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ تُوُفِّيَ اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّاسُ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوْتِ اِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتٍ وَلَا حَيَاةٍ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَافْزَعُوْا اِلٰى ذِكْرِ اللهِ وَاِلَى الصَّلَاةِ»

(اخرجه البخاری فی الکسوف)

۴۸۶ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ابراہیم فوت ہوئے تو سورج کو گرہن لگا بعض لوگوں نے کہا: یہ ابراہیم کی موت کے سبب ایسا ہوا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چاند اور سورج اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ نہ کسی کی موت پر ان کو گرہن لگتا ہے نہ کسی کی حیات پر۔ جب تم یہ گرہن دیکھو تو اللہ تعالیٰ کے ذکر اور نماز کی طرف دوڑو۔

شرح: آج سائنس بتا رہی ہے کہ قمری ماہ کے آخر پر کبھی چاند یوں سورج کے عین نیچے سے گزرتا ہے کہ اہلِ زمین کو سورج کا کچھ حصہ دکھائی نہیں دیتا اسی کو سورج گرہن کہا جاتا ہے اور کبھی قمری ماہ کے وسط میں زمین، سورج اور چاند کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اسے چاند گرہن کہتے ہیں تو اس کا کسی کی موت و حیات سے کیا تعلق؟

الامام یقلب الرداء فی صلوٰۃ الاستسقاء

امام نمازِ استسقاء میں چادر کو الٹ لے

۴۸۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

۴۸۷ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ

قَالَ:حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ تَمِيْمٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَمِّهٖ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: «خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمُصَلّٰى يَسْتَسْقِيْ فَحَوَّلَ رِدَاءَهٗ، وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ»

ﷺ نماز استسقاء کے لیے عیدگاہ کی طرف نکلے۔ آپ ﷺ نے اپنی چادر کو الٹ لیا اور قبلہ رخ ہو کر دو رکعت ادا فرمائیں۔

۴۸۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، وَالْمَسْعُوْدِيُّ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهٖ قَالَ الْمَسْعُوْدِيُّ فَقُلْتُ لِاَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ جَعَلَ الْيَمِيْنَ عَلَى الشِّمَالِ وَالشِّمَالَ عَلَى الْيَمِيْنِ، اَوْ جَعَلَ اَعْلَاهُ اَسْفَلَهٗ فَقَالَ: لَا بَلْ جَعَلَ الْيَمِيْنَ عَلَى الشِّمَالَ وَالشِّمَالَ عَلَى الْيَمِيْنِ

(اخرجه مسلم فی الاستسقاء)

۴۸۸ یہی حدیث دوسری سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں کہ مسعودی کہتا ہے میں نے ابوبکر بن محمد سے پوچھا کیا نبی اکرم ﷺ نے چادر کو دائیں بائیں سے الٹ دیا تھا یا نیچے والا حصہ اوپر کر دیا تھا؟ انہوں نے کہا: حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے دائیں بائیں سے الٹ دیا تھا۔

شرح: استسقاء میں چادر کا الٹنا یہ مفہوم رکھتا ہے کہ یا اللہ ہماری حالت غیر ہو گئی ہے، اب ہم پر بارش نازل فرما دے۔ اس لیے امام کو چاہیے کہ نماز استسقاء پڑھانے سے قبل چادر کو الٹ لے۔

۴۸۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ فِيْ اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ فِيْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ قَالَ

۴۸۹ یہی حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دوسری سند کے ساتھ مروی ہے۔

سُفْيَانُ وَلَمْ يَذْكُرْ غَيْرَ ذٰلِكَ

(اخرجه البخاری فی الکسوف)

شرح: محدثین کے نزدیک اس نماز میں حضور ﷺ نے ہر رکعت میں ایک رکوع اور دو سجود ہی کیے تھے، البتہ آپ ﷺ کا رکوع اس قدر طویل تھا کہ پچھلی صفوں میں موجود لوگوں نے کئی بار شک کی بنا پر سر اٹھالیا اور پھر رکوع میں چلے گئے، چونکہ خواتین سب سے آخر میں کھڑی تھیں انہیں یوں محسوس ہوا کہ چار بار رکوع کیا گیا ہے۔ یعنی ہر رکعت میں دو دو رکوع ہوئے ہیں مگر حقیقت میں ایسا نہ تھا۔

خطبة العيد بعد الصلوٰة

عید کا خطبہ نماز کے بعد ہوتا ہے

۴۹۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُبَيْدٍ يَقُولُ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " نَهٰى عَنْ صِيَامِ هٰذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ: يَوْمِ الْفِطْرِ، وَيَوْمِ الْأَضْحٰى فَأَمَّا يَوْمُ الْفِطْرِ فَيَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ، وَأَمَّا يَوْمُ الْأَضْحٰى فَكُلُوا فِيهِ مِنْ لَحْمِ نُسُكِكُمْ " ثُمَّ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَوَافَقَ ذٰلِكَ يَوْمَ جُمُعَةٍ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ هٰذَا يَوْمٌ اجْتَمَعَ فِيهِ عِيدَانِ لِلْمُسْلِمِينَ فَمَنْ كَانَ هَاهُنَا مِنْ أَهْلِ الْعَوَالِي فَأَحَبَّ أَنْ يَذْهَبَ فَقَدْ أَذِنَّا لَهُ،

۴۹۰ ابو عبید کہتے ہیں: میں نے عید کی نماز حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ پڑھی۔ انہوں نے خطبہ سے قبل نماز پڑھائی، پھر کہا: رسول اللہ ﷺ نے ان دو دنوں میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے یعنی عید الفطر اور عید الاضحٰی، کیونکہ یوم الفطر تو روزوں کے اختتام پر ہے اور یوم الاضحٰی اس لیے ہے کہ قربانی کا گوشت کھاؤ۔

پھر میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ساتھ عید میں حاضر ہوا اس دن جمعہ بھی تھا۔ انہوں نے خطبہ سے قبل عید پڑھائی پھر فرمایا: آج وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے دو عیدیں جمع کر دی ہیں۔ تو جو شخص عوالی کے علاقہ سے تعلق رکھتا ہو (اہل مدینہ میں سے ہو) اور جانا چاہے تو ہم اسے اجازت دیتے ہیں اور جو رکنا چاہے (تاکہ جمعہ ہمارے ساتھ پڑھ کر جائے) تو رک جائے، پھر میں حضرت

وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّمْكُثَ فَلْيَمْكُثْ» ثُمَّ شَهِدْتُ الْعِيْدَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فَبَدَاَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ قَالَ: «لَا يَاْكُلَنَّ اَحَدُكُمْ مِنْ لَحْمِ نُسُكِهِ فَوْقَ ثَلَاثٍ» قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ الْحُمَيْدِيُّ قُلْتُ لِسُفْيَانَ: اِنَّهُمْ يَرْفَعُوْنَ هٰذِهِ الْكَلِمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ سُفْيَانُ لَا اَحْفَظُهَا مَرْفُوْعَةً وَهِيَ مَنْسُوْخَةٌ

(اخرجه البخاری فی الاضاحی)

علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عید پر حاضر ہوا انہوں نے بھی خطبہ سے قبل عید کی نماز پڑھی اور فرمایا: تم میں سے کوئی شخص تین دن سے زیادہ تک اپنی قربانی کا گوشت نہ کھائے۔ امام حمیدی کہتے ہیں: میں نے حضرت سفیان رضی اللہ عنہ سے کہا: لوگ اس حدیث کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث کی طرح روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا: میں اسے مرفوع نہیں سمجھتا اور یہ حدیث منسوخ ہے۔

شرح: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ارشاد کا معنیٰ یہ تھا کہ جو لوگ مضافاتِ مدینہ طیبہ سے تعلق رکھتے ہیں ان کو دو طرح کا اختیار ہے خواہ رک رہیں اور جمعہ پڑھ کر جائیں خواہ چلے جائیں اور جمعہ پر دوبارہ آ جائیں کیونکہ وہ دوبارہ آسانی سے آ سکتے ہیں۔ مطلب یہ تھا کہ جو لوگ دور دراز سے آئے ہیں وہ بے شک چلے جائیں، ان پر جمعہ میں شرکت ضروری نہیں۔ جبکہ قریب رہنے والوں پر شرکت ضروری ہے جبکہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے جو فرمایا کہ قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ کھاؤ اس بارے میں سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث منسوخ ہے۔ یعنی یہ حقیقت میں حکم رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور منسوخ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد میں اجازت دے دی کہ قربانی کا گوشت سٹور کیا جا سکتا ہے اور جب چاہو اسے کھاؤ۔ اب تین دن کی پابندی نہیں ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عیدین کے دو دنوں میں روزہ رکھنا ممنوع ہے کیونکہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ نماز عید کا خطبہ نماز کے بعد ہوتا ہے پہلے نہیں۔ جمعہ کا خطبہ بھی ابتداء میں نماز کے بعد ہی تھا بعد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نماز سے قبل کر دیا۔

لا تجوز الاضحية قبل صلوٰة العيد

نماز عید سے قبل قربانی جائز نہیں

۴۹۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ، وَهُوَ يَتَفَلَّى فِي

۴۹۱ حضرت جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عید الاضحیٰ کی نماز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی آپ

الْقَيْسِ فِي الشِّتَاءِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ جُنْدُبَ الْبَجَلِيَّ يَقُوْلُ: شَهِدْتُ الْعِيْدَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَلِمَ اَنَّ نَاسًا ذَبَحُوْا قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَقَالَ: «مَنْ كَانَ مِنْكُمْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيُعِدْ ذَبِيْحَتَهُ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبَحَ، فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللّٰهِ»

(اخرجه البخاری فی العیدین)

ﷺ کو معلوم ہوا کہ کچھ لوگوں نے نماز عید سے پہلے قربانی کردی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز عید سے پہلے جانور قربان کر دیا ہے وہ دوبارہ قربانی کرے اور جس نے قربانی نہیں کی وہ اللہ کے نام پر اب کرے۔

احکام الضحایا

قربانی کے جانوروں کے بارے میں احکام

۴۹۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيُّ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا، يَقُوْلُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ لَيْلٰى يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ: " اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقُوْمَ عَلٰى بُدْنِهِ، وَاَنْ اَقْسِمَ جِلَالَهَا وَجُلُوْدَهَا، وَاَنْ لَا اُعْطِيَ الْجَازِرَ مِنْهَا شَيْئًا، وَقَالَ: نَحْنُ نُعْطِيْهِ مِنْ عِنْدِنَا "

(اخرجه البخاری فی الحج)

۴۹۲ عبدالرحمان بن ابی لیلٰی کہتے ہیں: میں نے حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ عنہ سے سنا۔ وہ کہتے تھے: مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ آپ کے قربانی کے جانوروں کی حفاظت کروں، (اپنی نگرانی میں انہیں ذبح کراؤں یا کروں) اوران پر ڈالے ہوئے کپڑے اوران کی کھالیں تقسیم کردوں اور قصاب کو اس میں سے کچھ نہ دوں اور فرمایا کہ قصاب کو ہم اپنی طرف سے معاوضہ دیں گے۔

۴۹۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ نَجِيْحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ: «اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۴۹۳ یہی حدیث دوسری اسناد کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

وَسَلَّمَ اَنْ اَقُوْمَ عَلٰی بُدْنِهٖ، وَاَنْ اَقْسِمَ جِلَالَهَا وَجُلُوْدَهَا » قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: قَالَ سُفْيَانُ: لَمْ يَزِدْنِيْ ابْنُ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَلٰى هٰذَا فَاَمَّا عَبْدُ الْكَرِيْمِ فَحَدَّثَنَا اَتَمَّ مِنْ هٰذَا

(اخرجه البخاری فی الحج)

شرح: قصاب کو قربانی کے جانور کی کھال بطور اجرت دینا جائز نہیں ہے۔ اس کی اجرت الگ دی جائے۔ کھال کو آدمی اپنے لیے استعمال کرسکتا ہے مگر بیچ نہیں سکتا۔ اگر بیچے تو اس کی قیمت کا صدقہ کرنا ضروری ہے۔

من اراد الاضحیۃ فلا یأخذ من شعرہ قبل التضحیۃ

جس نے قربانی دینی ہو وہ بال نہ کٹوائے

۴۹۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّهُ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اِذَا دَخَلَتِ الْعَشْرُ وَاَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يُّضَحِّيَ فَلَا يَمَسَّ مِنْ شَعْرِهٖ، وَلَا بَشَرِهٖ شَيْئًا» قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ قِيْلَ لِسُفْيَانَ: اِنَّ بَعْضَهُمْ لَا يَرْفَعُهُ قَالَ: لٰكِنِّيْ اَنَا اَرْفَعُهُ.

(اخرجه مسلم فی الاضاحی)

۴۹۴ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب (ذی الحجہ کا پہلا) عشرہ آجائے اور تم میں سے کوئی شخص قربانی کا ارادہ رکھتا ہو تو وہ اپنے بالوں اور جسم میں سے کچھ نہ کاٹے (حجامت نہ کروائے۔)

شرح: یہ طریقہ مسنونہ ہے کہ قربانی کا ارادہ رکھنے والا شخص ذی الحجہ کا چاند نظر آنے سے قبل حجامت کرے پھر قربانی کے بعد حجامت کروائے یہ حکم استحبابی ہے کرنے والے کے لیے اجر ہے اور نہ کرنے والے کے لیے اجر نہیں یعنی نہ کرنے پر کوئی گناہ بھی نہیں ہے۔

کتاب الجنائز

من احب لقاء الله احب الله لقاءه

جو اللہ سے ملنا چاہے اللہ اس سے ملنا چاہتا ہے
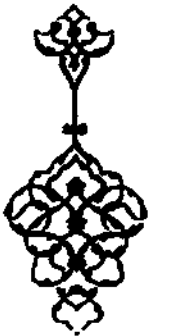
۴۹۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ أَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ وَلِقَاءُ اللهِ بَعْدَ الْمَوْتِ»

(اخرجه مسلم فی الذکر و الدعاء)

۴۹۵ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ''جو شخص اللہ رب العزت سے ملنا چاہے اللہ اس سے ملنا چاہتا ہے اور جو اللہ رب العزت سے نہ ملنا چاہے اللہ اس سے نہیں ملنا چاہتا اور اللہ تعالیٰ سے ملنا موت کے بعد ہوتا ہے۔

شرح: اس حدیث کی شرح حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی دوسری حدیث سے ہوتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملنا چاہے اللہ تعالیٰ اس سے ملنا چاہتا ہے ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موت سے تو ہم میں سے ہر کوئی گھبراتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے مراد موت کو ناپسند کرنا نہیں ہے، بلکہ یہ مراد ہے کہ جب مؤمن کو موت آتی ہے تو اللہ کا فرشتہ اس کے پاس جنت کی بشارت لے کر آتا ہے۔ تب اللہ تعالیٰ سے ملاقات سے بڑھ کر اسے کوئی چیز محبوب نہیں ہوتی اور کافر و فاجر کو جب موت آتی ہے تو فرشتہ اس کے پاس اس کے برے انجام کی خبر لے کر آتا ہے، تب وہ اللہ سے ملنا پسند نہیں کرتا۔ (نسائی کتاب الجنائز باب ۹ مسند احمد جلد اول صفحہ ۲۵۲)

صنع الطعام لاھل المیت

میت کے اہل خانہ کے لیے کھانا تیار کرنا

۴۹۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ خَالِدِ الْمَخْزُوْمِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ جَعْفَرٍ يَقُوْلُ: لَمَّا جَاءَ نَعْيُ جَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اصْنَعُوْا لِاٰلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَقَدْ جَاءَهُمْ مَا يَشْغَلُهُمْ»

(اخرجه البیھقی فی الجنائز)

۴۹۶ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب حضرت جعفر طیار بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر آئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جعفر کے اہل وعیال کے لیے کھانا تیار کرو کیونکہ وہ ایسی صورت حال سے دوچار ہیں جس نے انہیں مشغول کر رکھا ہے۔

شرح: لہٰذا جس گھر میں موت واقع ہو،ان کے پڑوسیوں یا اقرباء کو ان کے لیے کھانے کا بندوبست کرنا چاہیے۔

القیام الیٰ الجنازۃ

جنازے کے لیے کھڑے ہونے کا حکم

۴۹۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ،حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَخْبَرَةَ الْاَزْدِيِّ قَالَ: كَانُوْا عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فَمَرَّتْ بِهِمْ جَنَازَةٌ فَقَامُوْا لَهَا فَقَالَ عَلِيٌّ: مَا هٰذَا؟ فَقَالُوْا اَمْرُ اَبُوْ مُوسَى الْاَشْعَرِيُّ فَقَالَ عَلِيٌّ: " اِنَّمَا قَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً وَاحِدَةً وَلَمْ يَعُدْ (اخرجه الموصلی فی مسندہ)

۴۹۷ عبداللہ بن سنجرہ ازدی کہتے ہیں: لوگ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے۔ اتنے میں ایک جنازہ گزرا،لوگ اس کے لیے کھڑے ہو گئے آپ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: ہمیں ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں ایک بار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تھے، پھر دوبارہ کھڑے نہیں ہوئے۔

۴۹۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ مَسْعُوْدِ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ قَالَ: «اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا قَامَ مَرَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ لَمْ يَعُدْ» قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ الْحُمَيْدِيُّ: وَكَانَ سُفْيَانُ رُبَّمَا حَدَّثَنَا بِهٖ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ وَلَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ فَاِذَا وَقَفْنَاهُ عَلَيْهِ لَمْ يُدْخِلْ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ اَبَا مَعْمَرٍ وَكَانَ لَا يَقُوْلُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا (اخرجه مالك فی الجنائز)

۴۹۸ یہی حدیث دوسری سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور چند الفاظ کا اختلاف ہے۔

شرح: یعنی حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بتایا کہ جنازہ دیکھ کر کھڑا ہونا ضروری نہ سمجھا جائے ہاں کھڑا ہونا جائز ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ ایسے نہیں کیا۔ ہاں جو لوگ جنازہ کے ساتھ چل رہے ہوں انہیں چاہیے کہ جب تک جنازہ نہ رکھا جائے نہ بیٹھیں۔

۴۹۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا لَهَا حَتّٰى تُخَلِّفَكُمْ اَوْ تُوْضَعَ» (اخرجه البخاری فی الجنائز)

۴۹۹ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''جب تم جنازہ دیکھو تو اس کے لیے کھڑے ہو جاؤ تا آنکہ وہ تمہیں پیچھے چھوڑ دے یا رکھ دیا جائے۔''

شرح: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنازہ کے لیے ایک بار کھڑے ہوئے تھے پھر دوبارہ کھڑے نہیں ہوئے۔ لہٰذا جنازہ کے لیے کھڑا ہونے کا حکم استحبابی ہے وجوبی نہیں۔ جب چاہو کھڑے ہو جاؤ جب چاہو نہ کھڑے ہو۔

الميت الكافر يُعذَّبُ ببكاء اهله عليه

کافر مردے پراس کے اہل خانہ کارونااس کے لیے باعث عذاب ہے

٥٠٠ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ أَبِيْ مُلَيْكَةَ يَقُوْلُ: حَضَرْتُ جَنَازَةَ أُمِّ أَبَانَ بِنْتِ عُثْمَانَ وَ فِي الْجَنَازَةِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ فَجَلَسْتُ بَيْنَهُمَا فَبَكَى النِّسَاءُ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: إِنَّ بُكَاءَ الْحَيِّ عَلَى الْمَيِّتِ عَذَابٌ لِلْمَيِّتِ، قَالَ: فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: صَدَرْنَا مَعَ عُمَرَ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ إِذَا هُوَ بِرَكْبٍ نُزُوْلٍ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَقَالَ: اذْهَبْ يَا عَبْدَ اللهِ فَانْظُرْ مَنِ الرَّكْبُ ثُمَّ الْحَقْنِيْ قَالَ: فَذَهَبْتُ ثُمَّ جِئْتُ، فَقُلْتُ: هٰذَا صُهَيْبٌ مَوْلَى ابْنِ جُدْعَانَ فَقَالَ مُرُوْهُ فَلْيَلْحَقْنِيْ، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ لَمْ يَلْبَثْ عُمَرُ أَنْ طُعِنَ فَجَاءَ صُهَيْبٌ وَهُوَ يَقُوْلُ وَا أُخَيَّاهُ وَا صَاحِبَاهُ فَقَالَ عُمَرُ مَهْ يَا صُهَيْبُ إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ عَلَيْهِ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَأَتَيْتُ عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا فَقَالَتْ: يَرْحَمُ اللهُ عُمَرَ إِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّ اللهَ لَيَزِيْدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ، وَقَدْ قَضَى اللهُ {وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ

٥٠٠ ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں: ام ابان بنتِ عثمان کا جنازہ حاضر تھا۔ جنازہ میں عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے۔ میں ان دونوں کے درمیان بیٹھ گیا۔ عورتیں رونے لگیں۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہنے لگے: میت پر زندوں کا رونا میت کے لیے باعثِ عذاب ہے۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج سے واپس آرہے تھے۔ جب ہم مقام ''بیداء'' پر پہنچے تو انہوں نے کچھ سوار دیکھے جو درخت کے نیچے اترے پڑے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: عبداللہ جاؤ دیکھو یہ سوار کون ہیں پھر مجھے آکر بتاؤ۔ کہتے ہیں میں گیا میں نے آکر کہا وہ ابن جدعان کے غلام صہیب رضی اللہ عنہ ہیں۔ وہ کہنے لگے اسے کہو کہ مجھے آکر ملے۔ جب ہم مدینہ طیبہ پہنچے تو جلدی ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر حملہ ہو گیا تو حضرت صہیب رضی اللہ عنہ آئے اور وہ کہہ رہے تھے ہائے میرے بھائی ہائے میرے ساتھی! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا! بس کرو اے صہیب رضی اللہ عنہ۔ زندوں کے رونے سے میت کو عذاب دیا جاتا ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا میں نے ان سے اس بارے میں پوچھا۔ وہ کہنے لگیں: اللہ عمر پر رحم فرمائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف

وِزْرَ اُخْرٰی} [الانعام: 164]"

یہ فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ کافر کے گھر والوں کے رونے سے اس کے عذاب میں اضافہ فرما دیتا ہے، جبکہ اللہ کا فیصلہ یہ ہے کہ فرمایا: وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ اُخْرٰی۔ "کوئی جان کسی دوسری جان کا بوجھ نہیں اٹھائے گی۔"

شرح: میت پر رونے سے کیا میت کو عذاب ہوتا ہے؟ اس بارے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں اختلاف تھا۔ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی یہ حدیث اس اختلاف کے حل کرنے میں بہت ممد ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ قرآن کریم تو یہی فرماتا ہے کہ کوئی جان کسی دوسری جان کا بوجھ نہیں اٹھائے گی جس کا مفاد یہ ہے کہ زندہ کے رونے کا بوجھ میت پر نہیں ڈالا جا سکتا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کافر کو مستثنیٰ کیا ہے کہ کافر کے مرنے پر اس کے ورثاء کا رونا اس کے لیے باعث عذاب ہے۔

۵۰۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَمْرَةَ اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ: اِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَهُوْدِيَّةٍ وَهُمْ يَبْكُوْنَ عَلَيْهَا «اِنَّ اَهْلَهَا الْآنَ لَيَبْكُوْنَ عَلَيْهَا وَاِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهَا» (اخرجه مالك فى الجنائز)

۵۰۱ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی عورت کے بارے میں جبکہ اس کے مرنے پر اس کے اہل خانہ رو رہے تھے یہ ارشاد فرمایا: اس کے گھر والے اس وقت اس پر رو رہے ہیں حالانکہ اسے اس کی قبر میں عذاب ہو رہا ہے۔

حرمة الجزع على الميت

میت پر چیخ و پکار کی حرمت

۵۰۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ نَجِيْحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا قَالَتْ: لَمَّا مَاتَ اَبُوْ سَلَمَةَ قُلْتُ: غَرِيْبٌ وَبِاَرْضِ غُرْبَةٍ لَاَبْكِيَنَّهُ بُكَاءً يُتَحَدَّثُ عَنْهُ قَالَتْ: فَتَهَيَّاْتُ

۵۰۲ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: جب (ان کے پہلے شوہر) ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو میں نے کہا: یہ غریب الوطنی میں فوت ہو گیا۔ میں اس پر اتنا روؤں گی کہ یاد رکھا جائے گا، کہتی ہیں میں رونے پر تیار تھی اور ایک عورت میری مدد کرنے آ گئی۔ جب اسے رسول اللہ

لِلْبُكَاءِ، وَجَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الصَّعِيدِ تُرِيدُ أَنْ تُسْعِدَنِي، فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَقَّاهَا وَقَالَ: «تُرِيدِينَ أَنْ تُدْخِلِي الشَّيْطَانَ بَيْتًا قَدْ أَخْرَجَهُ اللهُ مِنْهُ، أَتُرِيدِينَ أَنْ تُدْخِلِي الشَّيْطَانَ بَيْتًا قَدْ أَخْرَجَهُ اللهُ مِنْهُ» قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: فَتَرَكْتُ الْبُكَاءَ فَلَمْ أَبْكِ

(اخرجه مسلم فی الجنائز)

ﷺ نے دیکھا تو آپ اسے ملے اور فرمایا: تم یہ چاہتی ہو کہ کسی گھر میں شیطان کو داخل کرو جب کہ اللہ نے شیطان کو اس گھر سے نکال دیا (اہل خانہ کو ایمان دے دیا) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، تب میں نے رونے کا ارادہ ترک کر دیا اور میں نہ روئی۔

شرح: اس میں ہمارے لیے عظیم درسِ اصلاح ہے ہمارے ہاں پنجاب پاکستان میں دیہات کے اندر ایک رسم ہے جسے مُکان کہتے ہیں کسی کے مرنے پر عورتیں جمع ہو کر ایک دوسری کے گلے لگ کر شدید چیخ و پکار کرتی اور بڑی خوفناک آوازیں نکال کر آہ و بکا کرتی ہیں یہ سب حرام کام ہیں۔ ہاں آنکھوں سے آنسوؤں کا نکل آنا طبعی امر ہے وہ انسان کے اختیار میں نہیں ہے، مگر پوری تیاری کر کے پلان کے تحت رونا حرام اور شیطانی کام ہے۔

٥٠٣ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَمَّنْ سَمِعَ، أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: سَمِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ صَوْتَ بَاكِيَةٍ، فَنَهَاهَا، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «دَعْهَا يَا أَبَا حَفْصٍ، فَإِنَّ الْعَهْدَ قَرِيبٌ، وَالْعَيْنَ بَاكِيَةٌ، وَالنَّفْسَ مُصَابَةٌ» (اخرجه ابو یعلی فی المسند)

٥٠٣ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کسی رونے والی کی آواز سنی تو اسے منع کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابو حفص اسے رہنے دو، کیونکہ لوگ ابھی اسلام لائے ہیں آنکھ کا کام رونا ہے اور دل دکھیا ہے۔

شرح: یعنی اس رونے والی کی آواز بے ساختہ و بے ارادہ اونچی ہو گئی تھی۔ اس لیے حضور ﷺ نے اسے کچھ نہ کہا جبکہ قصداً واویلا کرنا ممنوع ہے اور اسے شیطان کا عمل قرار دیا گیا ہے۔

اجر الصبر علی موت الاولاد

اولاد کے فوت ہونے پر صبر کا اجر

۵۰۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ نِسْوَةً قُلْنَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ اِنَّا لَا نَقْدِرُ عَلَى مَجْلِسِكَ مِنَ الرِّجَالِ، فَلَوْ وَعَدْتَنَا مَوْعِدًا نَأْتِيْكَ فِيْهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَوْعِدُكُنَّ بَيْتُ فُلَانَةَ» ، فَجِئْنَ لِمِيْعَادِهِ، فَجَاءَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ فِيْمَا حَدَّثَهُنَّ اَنَّهُ قَالَ: «مَا مِنِ امْرَاَةٍ يَمُوْتُ لَهَا ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ، فَتَحْتَسِبُهُمْ، اِلَّا دَخَلَتِ الْجَنَّةَ» فَقَالَتِ امْرَاَةٌ: اَوِ اثْنَيْنِ يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: «اَوِ اثْنَيْنِ» (متفق علیه)

۵۰۴ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عورتوں نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم مردوں کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں نہیں بیٹھ سکتیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں الگ وقت دیں جس میں ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم فلاں عورت کے گھر فلاں وقت اکٹھی ہو جانا، تو وہ مقرر وقت پر وہاں آ گئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا اس میں یہ بھی تھا کہ جس عورت کے تین بچے فوت ہوں اور وہ ان پر رضاء الٰہی کے لیے صبر کرے تو وہ ضرور جنت میں داخل ہو گی۔ ایک عورت نے کہا اور جس کے دو فوت ہوں؟ آپ نے فرمایا: اور دو بھی۔

۵۰۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ فِي ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَمُوْتُ لِمُسْلِمٍ ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ، فَيَلِجَ النَّارَ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ» (اخرجه البخاری فی الجنائز)

۵۰۵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس مسلمان کے تین بچے فوت ہوں وہ جہنم میں نہ جائے گا مگر قسم پوری کرنے کے لیے۔

شرح: یعنی اگر ایسا آدمی اپنے دیگر گناہوں کی وجہ سے جہنم میں گیا تو بس قسم پوری کرنے کے لیے جائے گا اور جلدی ہی وہاں سے نکال کر جنت میں بھیج دیا جائے گا۔

كيف تكفن المرأة

عورت کو کیسے کفن دیا جائے

۵۰۶ **حَدَّثَنَا** الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ اَبِيْ تَمِيْمَةَ السَّخْتِيَانِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نُغَسِّلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ: «اِغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا، اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا، اَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ» فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ، فَاَلْقٰى اِلَيْنَا حِقْوَهُ فَقَالَ: «اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ»

(اخرجه البخاری فی الوضوء)

۵۰۶ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہتی ہیں کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اس وقت ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی (زینب رضی اللہ عنہا) کو غسل دے رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: اگر تم مناسب جانو تو اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ تین یا پانچ بار غسل دینا اور آخری بار کافور یا اس کا کچھ حصہ بھی شامل کرنا، پھر جب تم فارغ ہو جاؤ تو مجھے آگاہ کرنا۔ جب ہم فارغ ہوئیں تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آگاہ کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف اپنی چادر پھینکی اور فرمایا اسے اس پر لپیٹ دو۔

۵۰۷ **قَالَ** سُفْيَانُ: وَحَدَّثَنَاهُ اَيُّوْبُ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ، وَزَادَ فِيْهِ قَالَتْ: وَجَعَلْنَا رَاْسَهَا ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ.

(اخرجه البخاری فی الوضوء)

۵۰۷ یہی حدیث حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے دوسری سند کے ساتھ مروی ہے اس میں یہ زائد ہے کہ ہم نے اس کے سر کے بالوں کے تین حصے کر دیے (تین لٹیں بنا دیں)

جواز المشی امام الجنازة

جنازہ سے آگے چلنے کا جواز

۵۰۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، غَيْرَ مَرَّةٍ: اَشْهَدُ لَكَ عَلَيْهِ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: «رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ يَمْشُوْنَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ» (اخرجه ابن حبان فی صحیحه)

۵۰۸ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا وہ جنازہ سے آگے چلتے تھے۔

شرح: جنازہ کے ساتھ حسب ضرورت پیچھے چلنا بھی جائز ہے اور آگے چلنا بھی۔ اس میں کوئی پابندی نہیں ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ امام کو جنازہ سے آگے چلنا چاہیے اور باقی قوم کو اس کے پیچھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور شیخین کریمین چونکہ امام تھے اس لیے وہ آگے چلے۔

اجر من اتبع الجنازة حتیٰ الدفن

جو شخص دفن تک جنازہ کے ساتھ رہے اس کا اجر

۵۰۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا سُمَيٌّ، مَوْلَى اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ صَلّٰى عَلَى جِنَازَةٍ كَانَ لَهُ قِيْرَاطٌ، وَمَنِ اتَّبَعَهَا حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ اَمْرِهَا كَانَ لَهُ قِيْرَاطَانِ اَحَدُهُمَا مِثْلُ اُحُدٍ»

۵۰۹ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی مسلمان کا جنازہ پڑھا اس کے لیے اجر کا ایک پیمانہ ہے اور جو دفن تک اس کے ساتھ رہا اس کے لیے اجر کے دو پیمانے ہیں جن میں سے ایک احد پہاڑ کے برابر ہے۔

الامر بالاسراع بدفن المیت

میت کو جلد دفنانے کا حکم

٥١٠ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ، فَاِنْ تَكُ صَالِحَةً، فَخَيْرٌ تُقَدِّمُوْنَهَا اِلَيْهِ، وَاِنْ تَكُنْ سِوٰى ذٰلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُوْنَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ»

(اخرجه البخاری فی الجنائز)

٥١٠ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنازہ کو جلد لے چلو۔ اگر وہ نیک ہے تو وہ ایسی خیر ہے جسے تم جلد اس کی منزل تک پہنچاؤ گے اور اگر اس کے سوا ہے تو وہ ایک شر ہے جسے تم اپنی گردنوں سے جلدی اتار دو گے۔

يغفر للمسلم بصلوة الجنازة عليه

نماز جنازہ کی وجہ سے مسلمان میت کی بخشش

٥١١ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيْدَ ـ رَفِيْعًا لِعَائِشَةَ ـ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوْتُ فَيُصَلِّيْ عَلَيْهِ اُمَّةٌ مِنَ النَّاسِ يَبْلُغُوْا اَنْ يَكُوْنُوْا مِائَةً فَيَشْفَعُوْا لَهُ اِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ»

(اخرجه مسلم فی الجنائز)

٥١١ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بھی کوئی مسلمان مرتا ہے اور اس پر لوگوں کا ایک گروہ نماز پڑھتا ہے، جن کی تعداد سو تک پہنچ جاتی ہے اور وہ اس کے لیے شفاعت کرتے ہیں (بخشش مانگتے ہیں) تو ضرور اس کی بخشش کر دی جاتی ہے۔

شرح: بعض احادیث میں ہے کہ چالیس افراد کا جنازہ میں شامل ہونا جنازہ کی بخشش کا سبب بنتا ہے۔

صلوٰة الجنازة باربع تكبيرات

نماز جنازہ چار تکبیروں سے ہے

۵۱۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُسْلِمٍ الْهَجَرِيُّ، أَنَّهُ رَأَى عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى فِي جَنَازَةِ ابْنَةٍ لَهُ عَلَى بَغْلَةٍ تُقَادُ بِهِ، فَيَقُولُ لِلْقَائِدِ أَيْنَ أَنَا مِنْهَا؟ فَإِذَا قِيلَ لَهُ: أَمَامَهَا، قَالَ: أَحْبِسْ، قَالَ: وَرَأَيْتُهُ حِينَ صَلَّى عَلَيْهَا كَبَّرَ أَرْبَعًا، ثُمَّ قَامَ سَاعَةً، فَسَبَّحَ بِهِ الْقَوْمُ فَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: أَكُنْتُمْ تَرَوْنَ أَنِّي أَزِيدُ عَلَى أَرْبَعٍ وَقَدْ «رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ أَرْبَعًا، وَسَمِعَ نِسَاءً يَرْثِيْنَ فَنَهَاهُنَّ» وَقَالَ: «سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ الْمَرَاثِي» (اخرجه ابن ماجه في الجنائز)

۵۱۲ ابراہیم بن مسلم ہجری کہتے ہیں: میں نے دیکھا حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کو خچر پر بٹھا کر لایا گیا۔ اسے کوئی چلا رہا تھا وہ اپنی بیٹی پر نماز جنازہ پڑھنے آئے تھے۔ وہ پوچھ رہے تھے کہ جنازہ کہاں ہے؟ جب انہیں بتایا گیا کہ جنازہ آپ کے سامنے ہے تو فرمایا: یہیں ٹھہرو۔ کہتے ہیں میں نے دیکھا کہ انہوں نے جنازہ پر چار تکبیریں کہیں، پھر تھوڑی دیر کھڑے رہے تو لوگ سبحان اللہ کہنے لگے۔ انہوں نے سلام کہا پھر فرمایا: کیا تم سمجھتے تھے کہ میں چار تکبیر سے زائد کہنے والا تھا؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم چار تکبیریں کہتے تھے، پھر انہوں نے کچھ عورتوں کو سنا کہ مرثیہ پڑھ رہی تھیں تو انہوں نے عورتوں کو اس سے منع کیا اور کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مرثیے پڑھنے سے روکتے ہوئے سنا ہے۔

طريق الدفن

میت کو دفن کرنے کا طریقہ

۵۱۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي صَفِيَّةَ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ زَاذَانَ، عَنْ جَرِيرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اللَّحْدُ لَنَا، وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا»

۵۱۳ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لحد (کا بنانا) ہمارے لیے ہے اور شق کا بنانا دوسروں کا طریقہ ہے۔

شرح: لحد یہ ہے کہ ایک گڑھا بنا کر اس کے اندر چھوٹا گڑھا بنایا جائے۔ اس طرح میت کو دفن کرنا اور اسے قبر میں اتارنا آسان ہو جاتا ہے۔ اور مٹی سیدھا میت کے اوپر نہیں گرتی کیونکہ چھوٹے گڑھے میں میت رکھ کر اس پر تختے لگا دیے جاتے ہیں۔

حرمة السجدة الی القبر

قبر کو سجدہ کرنے کی حرمت

۵۱۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ مُغِيْرَةَ الْكُوْفِيُّ، وَكَانَ مِنْ سِرَاةِ الْمَوَالِيْ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِيْ وَثَنًا، لَعَنَ اللّٰهُ قَوْمًا اتَّخَذُوْا، اَوْ جَعَلُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ» (اخرجه البخاری فی الجنائز)

۵۱۴ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ میری قبر کو بت نہ بنانا۔ اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبور کو سجدہ گاہ بنالیا۔

شرح: یعنی یہود و نصاریٰ انبیاء کرام علیہم السلام کی قبور کو یوں سجدے کرتے تھے جیسے مشرکین اپنے بتوں کو سجدہ کرتے ہیں اور قبر کو سجدہ کرنا سخت حرام ہے۔ اگر عبادت کا سجدہ کیا جائے تو شرک ہے اور اگر تعظیم کا کیا جائے تو شدید گمراہی ہے خواہ وہ قبر رسول ﷺ ہو۔

لا یجوز الحداد علی میت فوق ثلاثة ایام

میت پر تین دن سے زیادہ سوگ جائز نہیں

۵۱۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا حَدَّثَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا يَحِلُّ

۵۱۵ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو عورت اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتی ہے اس کے لیے حلال نہیں ہے کہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے، سوا شوہر کے۔ حضرت

لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ» فَقِيْلَ لِسُفْيَانَ: فَاِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا، فَقَالَ سُفْيَانُ لَمْ يَقُلْ لَنَا هٰذَا الزُّهْرِيُّ فِيْ حَدِيْثِهٖ، اِنَّمَا قَالَهُ لَنَا اَيُّوْبُ بْنُ مُوْسٰى فِيْ حَدِيْثِهٖ (اخرجه الموصلی فی مسنده)

سفیان بن عیینہ سے کہا گیا کیا عورت اپنے مرحوم شوہر پر چار ماہ دس دن سوگ کرے گی؟ سفیان کہنے لگے: زہری نے یہ بات اپنی حدیث میں نہیں کہی تھی البتہ ایوب بن موسیٰ نے اسے کہا تھا۔

شرح: بیوی جب تک اپنے مرحوم شوہر کی عدت میں ہے وہ سوگ کرے، یعنی خوشبو نہ لگائے زینت نہ کرے اور سادہ لباس پہنے۔

۵۱۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ: اَخْبَرَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَتْ: لَمَّا جَاءَ نَعْيُ اَبِيْ سُفْيَانَ مِنَ الشَّامِ دَعَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ بِصُفْرَةٍ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ فَمَسَحَتْ بِهٖ عَارِضَيْهَا وَذِرَاعَيْهَا، وَقَالَتْ: اِنِّيْ كُنْتُ عَنْ هٰذَا لَغَنِيَّةٌ لَوْلَا اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ فَاِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا» فَقِيْلَ لِسُفْيَانَ فَاِنَّ مَالِكًا يَقُوْلُ فِيْهِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَعَنْ صَفِيَّةَ، وَاُمِّ حَبِيْبَةَ فَقَالَ سُفْيَانُ مَا قَالَ لَنَا اَيُّوْبُ بْنُ مُوْسٰى اِلَّا اُمَّ حَبِيْبَةَ (متفق علیه)

۵۱۶ حضرت زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: جب شام سے ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے وصال کی خبر (مدینہ طیبہ میں) آئی تو ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے اس کے تیسرے دن زردی منگوائی جو اپنے چہرے اور کلائیوں پر لگالی۔ (زینت کا اظہار کیا) اور فرمایا مجھے اس کی ضرورت نہ تھی اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہوتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو عورت اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہے اس کے لیے حلال نہیں ہے کہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے البتہ وہ اپنے شوہر کی موت پر چار ماہ دس دن سوگ کرے گی۔'' اس حدیث کی سند پر سفیان (راوی) کی ایک بحث ہے۔

شرح: لہٰذا کسی کی فوتیدگی پر سالہا سال تک سوگ کرنا ناجائز ہے۔ آج اہلِ تشیع حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا سوگ کرتے ہیں۔ محرم میں کالے کپڑے پہنتے۔ چارپائیاں الٹ دیتے اور براحال کرتے ہیں یہ سب ناجائز امور ہیں۔ ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے یہ اس لیے کہا کہ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ اُن کے والد تھے، انہوں نے اپنے والد کے وصال کی خبر کے تیسرے دن زینت کر لی تا کہ لوگ جان لیں کہ انہوں نے اپنے والد کی وفات پر تین دن سے زیادہ سوگ نہیں کیا۔

ذکر عذاب القبر

عذاب قبر کا بیان

۵۱۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا قَاسِمٌ الرَّحَّالُ سَنَةَ عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ، وَاَنَا يَوْمَئِذٍ ابْنُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً وَاَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ وَنِصْفٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُوْلُ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرِباً لِبَعْضِ بَنِى النَّجَّارِ، يُرِيْدُ قَضَاءَ حَاجَةٍ، فَخَرَجَ مَذْعُوْرًا، اَوْ قَالَ: فَزِعًا، وَهُوَ يَقُوْلُ: «لَوْلَا اَنْ لَّا تَدَافَنُوْا لَسَاَلْتُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يُّسْمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ اَهْلِ الْقُبُوْرِ مَا اَسْمَعَنِىْ» (اخرجه مسلم فی صفة الجنة)

۵۱۷ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بے آباد جگہ میں قضاء حاجت کے لیے داخل ہوئے جو بنی نجار کی جگہ تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھبرائے ہوئے واپس نکلے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تم مردے دفنانا ہی چھوڑ دو گے تو میں تمہیں اہل قبور کے عذاب کی وہ آوازیں سنا تا جو میں نے سنی ہیں۔

شرح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر مبارک غیب میں ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کان مبارک غیب شنندہ ہیں، اسی لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ اریٰ ما لا ترون واسمع ما لا تسمعون ''جو تم نہیں دیکھ سکتے وہ میں دیکھتا ہوں، اور جو تم نہیں سن سکتے وہ میں سنتا ہوں۔'' (ترمذی کتاب الزہد باب ۹)

عذاب من قتل نفسهٗ

جس نے خودکشی کی اس کا عذاب

۵۱۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ، عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»

(اخرجه البخاری فی الجنائز)

۵۱۸ حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنے آپ کو کسی چیز کے ساتھ قتل کر دیا روز قیامت اسے اس چیز کے ساتھ عذاب دیا جائے گا۔

شرح: خودکشی حرام ہے اور جس نے جیسے خود کو مارا اسے اسی طرح عذاب دیا جائے گا۔ مثلاً جس نے خود کو پھندا دیا اس کی روح کو جہنم میں مثالی جسم کے ساتھ ایسے ہی پھندا ملتا رہے گا۔ اِلّا یہ کہ کسی زندہ مسلمان کا ایصالِ ثواب یا دعا اس کے کام آئے اور اللہ تعالیٰ اس کو بخش دے کیونکہ زندہ مومنوں کو فوت شدہ مومنوں کے لیے استغفار کا حکم دیا گیا ہے۔

سماع الموتٰی حق

مُردوں کا سننا حق ہے

۵۱۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: إِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّهُمْ لَيَعْلَمُوْنَ الْآنَ أَنَّ الَّذِيْ كُنْتُ أَقُوْلُ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَقٌّ، وَقَدْ قَالَ اللهُ لِنَبِيِّهِ {إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى} [النمل: ۸۰]"

۵۱۹ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا تھا کہ اب وہ (مرنے والے کفار) جانتے ہیں کہ میں ان سے جو کہتا تھا وہ حق تھا جبکہ اللہ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم مُردوں کو نہیں سنا سکتے۔

شرح: یعنی ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا قرآنِ حکیم کی تفسیر فرما رہی ہیں مگر حکیمانہ انداز میں، یعنی قرآنِ حکیم نے جو فرمایا کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم مردوں کو نہیں سنا سکتے تو اس میں مردوں سے کفار مراد ہیں، جو کفر پر اڑ گئے ہیں یعنی وہ دل کے مردے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ہدایت نہیں دے سکتے۔ اس کا یہ معنیٰ نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو جانے والوں کو کچھ نہیں سنا سکتے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا کہ کفار کو مرنے کے بعد خوب معلوم ہو گیا کہ جو ان سے پیغام حق کہا گیا تھا وہ درست تھا۔ یہ ان کی حیاتِ برزخیہ کی دلیل ہے۔

جواز ایصال الثواب

ایصال ثواب کا جواز

٥٢٠ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اقْضِهِ عَنْهَا»

(اخرجه البخاری فی الوصایا)

٥٢٠ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ان کی والدہ نے نذر مانی تھی اور وہ اسے پورا کرنے سے قبل فوت ہو گئیں آپ نے فرمایا: تم اپنی والدہ کی طرف سے نذر پوری کرو۔

جواز الحج عن الميت

میت کی طرف سے حج کرنے کا جواز

٥٢١ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَأَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ لَتَصَدَّقَتْ فَهَلْ لَهَا مِنْ أَجْرٍ إِنْ تَصَدَّقْتُ

٥٢١ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری والدہ فوت ہو گئی ہے اور میرا خیال ہے کہ اگر وہ اس وقت کوئی بات کرنے کے قابل ہوتی تو ضرور صدقہ کرتی۔ اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا اسے کوئی اجر ملے گا؟ حضور سرور کونین

عَنْهَا؟ قَالَ «نَعَمْ» قَالَ سُفْيَانُ: وَحَفِظَ النَّاسُ عَنْ هِشَامٍ كَلِمَةً لَمْ اَحْفَظْهَا اَنَّهُ قَالَ: اِنَّ اُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا فَمَاتَتْ وَلَمْ اَحْفَظْ مِنْ هِشَامٍ اِنَّمَا هٰذِهِ الْكَلِمَةُ اَخْبَرَنِيهَا اَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ هِشَامٍ (متفق علیہ)

ﷺ نے فرمایا: ہاں ملے گا۔ اس حدیث کی سند پر حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ نے کچھ کلام کیا ہے۔

شرح: یہ حدیث بتا رہی ہے کہ زندہ لوگوں کے صدقات کا اجر مومن مُردوں کو پہنچتا ہے۔ جب صدقات کا اجر پہنچتا ہے تو تلاوتِ قرآن اور ختم سوم و چہلم وغیرہ کا ثواب کیوں نہیں پہنچتا۔ تاہم یہ چیزیں صرف جائز اور مستحب ہیں فرض واجب نہیں۔ اگر کوئی انہیں واجب سمجھے تو پھر یہ بدعت ہے ورنہ نہیں۔

كتاب الزكوٰة
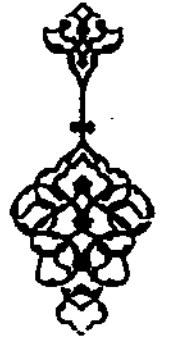
الانفاق فی سبیل الله

راہ خدا میں مال خرچ کرنا

٥٢٢ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: «هُمُ الْأَسْفَلُوْنَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ» قُلْتُ: مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: «الْأَكْثَرُوْنَ إِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَقَلِيْلٌ مَا هُمْ»

(اخرجه ابن ماجه فی الزہد)

٥٢٢ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا، میں نے سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے۔ رب کعبہ کی قسم! وہ لوگ بہت پست درجہ والے ہیں، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ وہ کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: زیادہ مال جمع کرنے والے۔ البتہ جو مال کو یوں یوں (دل کھول کر) خرچ کریں اور وہ بہت ہی کم ہیں۔

شرح: یعنی جو شخص مال اکٹھا کرے اور حلال وحرام کی کوئی تمیز نہ رکھے نہ اپنے مال کی زکوٰۃ دے وہ بہت پست انسان ہے۔ اس کے لیے جہنم کا مقام حُطمہ تیار ہے اسی کے بارے میں سورہ ہمزہ نازل ہوئی۔

٥٢٣ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحُبَابِ سَعِيْدَ بْنَ يَسَارٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا مِنْ عَبْدٍ يَتَصَدَّقُ بِصَدَقَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ، وَلَا يَقْبَلُ

٥٢٣ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس رب کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے کوئی بھی بندہ جو پاکیزہ مال سے صدقہ کرتا ہے اور اللہ پاکیزہ مال ہی کو قبول کرتا ہے اور اسے راہِ حق میں خرچ کرتا ہے تو وہ ایسے ہے کہ گویا اس نے اسے اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں دے دیا تو اللہ اس کے صدقہ کو بڑھاتا رہتا ہے جیسے تم

اللهُ إِلَّا طَيِّبًا، وَلَا يَصْعَدُ إِلَى السَّمَاءِ إِلَّا طَيِّبٌ، فَيَضَعُهَا فِيْ حَقٍّ، إِلَّا كَانَ كَأَنَّمَا يَضَعُهَا فِيْ يَدِ الرَّحْمٰنِ، فَيُرَبِّيهَا لَهُ كَمَا يُرَبِّيْ أَحَدُكُمْ فُلُوَّهُ، أَوْ فَصِيْلَهُ، حَتّٰى إِنَّ اللُّقْمَةَ أَوِ التَّمْرَةَ لَتَأْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِثْلَ الْجَبَلِ الْعَظِيْمِ » وَقَرَأَ: {وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَأْخُذُ الصَّدَقَاتِ} (متفق علیه)

میں سے کوئی شخص اپنے گائے یا اونٹنی کے بچے کو پالتا ہے۔ حتیٰ کہ ایک لقمہ یا ایک کھجور کا صدقہ بھی قیامت کے دن اونچے پہاڑ کی شکل میں آئے گا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی۔ وَ هُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَیَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ "اللہ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا اور صدقات کو پکڑتا ہے۔" (سورہ توبہ آیت: ۱۰۴)

۵۲۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ الْمَنِيْحَةُ تَغْدُوْ بِعُسٍّ أَوْ تَرُوْحُ بِعُسٍّ» (متفق علیه)

۵۲۴ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے افضل صدقہ یہ ہے کہ کسی کو دودھ دینے والا جانور دیا جائے جو صبح دودھ کا برتن دے یا شام کو دودھ کا برتن دے۔

358

۵۲۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِمِثْلِهٖ، وَزَادَ فِيْهِ: "وَيَكْتُبُ اللهُ لَهُ بِكُلِّ حَلْبَةٍ حَلَبَهَا حَسَنَةً، أَوْ قَالَ: عَشْرَ حَسَنَاتٍ بِقَدْرِ حَلْبَتِهَا مَا كَانَتْ بِكَأَتْ أَوْ غَزُرَتْ" (متفق علیه)

۵۲۵ یہی حدیث دوسری سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس میں یہ زائد ہے کہ فرمایا کہ جب بھی وہ اس جانور کا دودھ دوہے گا جانور صدقہ کرنے والے کو ایک نیکی یا دوسری روایت میں دس نیکیاں ملتی رہیں گی۔ جب تک اس جانور میں دودھ دینے کی صلاحیت ہے۔

شرح: یعنی افضل صدقہ یہ ہے کہ کسی حاجت مند کو ایسی چیز دی جائے جو تادیر اس کے کام آئے اور وہ روزانہ اس سے نفع اٹھائے۔

۵۲۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِيْ

۵۲۶ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ارشاد اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے

هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَثَلُ الْمُنْفِقِ وَالْبَخِيْلِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُنَّتَانِ اَوْ جُمَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ مِنْ لَدُنْ ثُدِيِّهِمَا اِلٰى تَرَاقِيْهِمَا، فَإِذَا اَرَادَ الْمُنْفِقُ اَنْ يُّنْفِقَ سَبَغَتْ عَلَيْهِ الدِّرْعُ، اَوْ مَرَّتْ حَتّٰى تُجِنَّ بَنَانَهُ، وَتَعْفُوَ اَثَرَهُ، وَإِذَا اَرَادَ الْبَخِيْلُ اَنْ يُّنْفِقَ قَلَصَتْ عَلَيْهِ الدِّرْعُ، وَلَزِمَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَوْضِعَهَا، حَتّٰى يَأْخُذَ بِتَرْقُوَتِهِ، اَوْ قَالَ: بِرَقَبَتِهِ". قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: فَاَشْهَدُ لَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بِيَدِهِ هٰكَذَا، وَاَشَارَ سُفْيَانُ بِيَدِهِ اِلٰى حَلْقِهِ فَهُوَ يُوَسِّعُهَا وَلَا تَتَّسِعُ مَرَّتَيْنِ. (متفق علیه)

والے اور بخیل کی مثال ان دو آدمیوں جیسی ہے جن پر لوہے کی زرہیں سینے سے گردن تک پڑی ہوں۔ جب خرچ کرنے والا خرچ کرنے لگتا ہے تو اس کی زرہ اس کے سینے پر کشادہ ہو جاتی ہے حتیٰ کہ اس کے قدموں کے پوروں پر جا گرتی ہے۔ (یعنی وہ زرہ سے آزاد ہو جاتا ہے یہی حال خرچ کرنے والے کا ہے کہ جب وہ خرچ کرنا چاہتا ہے تو اس کا سینہ کھل جاتا ہے اور وہ بے دریغ خرچ کرتا ہے۔) اور بخیل جب ارادہ کرتا ہے کہ خرچ کرے تو اس کی زرہ اس پر تنگ ہو جاتی ہے اور اس کا ہر حلقہ اپنی جگہ پہلے سے سخت تر ہو جاتا ہے حتیٰ کہ زرہ اس کا گلہ دبا لیتی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث کو سمجھانے کے لیے ہاتھ کا اشارہ فرمایا۔ سفیان (راوی) نے اپنے حلق کی طرف اشارہ کر کے بتایا کہ وہ زرہ کو کھولنا چاہتا ہے اور وہ تنگ ہوتی جاتی ہے۔
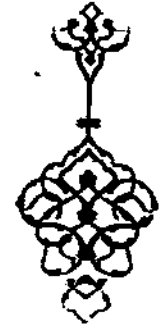
٥٢٧ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ يَنَّاقٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ، اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: «فَهُوَ يُوَسِّعُهَا وَلَا تَوَسَّعُ»

(متفق علیه)

٥٢٧ یہی حدیث دوسری سند کے ساتھ مروی ہے چند الفاظ کا اختلاف ہے۔

٥٢٨ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

٥٢٨ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: اے ابن

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قَالَ اللهُ: يَابْنَ آدَمَ اَنْفِقْ اُنْفِقْ عَلَيْكَ، وَقَالَ: يَمِيْنُ اللهِ مَلْاَى سَحَّاءُ لَا يُغِيْضُهَا شَيْءٌ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ" (متفق علیه)

آدم! تو میری راہ میں خرچ کر میں تجھ پر خرچ کروں گا اور فرمایا کہ اللہ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے اسے کوئی چیز دن یا رات میں تنگ نہیں کر سکتی۔

الغنی غنی النفس

دل کی تونگری اصل تونگری ہے

۵۲۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ، اِنَّمَا الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ» (متفق علیه)

۵۲۹ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تونگری زیادہ مال سے نہیں ہوتی بلکہ دل کی تونگری اصل تونگری ہے۔

شرح: جسے اللہ تعالیٰ نے بہت مال دیا ہے مگر وہ راہِ خدا میں خرچ نہیں کر سکتا تو وہ محتاج ہے۔ اس کی حالت اس فقیر سے بدتر ہے جس کے پاس تھوڑا سا مال ہے مگر وہ اپنی طاقت سے زیادہ اللہ کی راہ میں دیتا ہے کیونکہ اس کا دل مالدار ہے۔

للخازن اجرٌ فی الانفاق

اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے میں خازن کا بھی اجر ہے

۵۳۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهُ بِمَا اكْتَسَبَ،

۵۳۰ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی عورت اپنے شوہر کے مال میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرتی ہے اور کوئی فساد نہیں کرتی تو مال کمانے والے مرد کو بھی اتنا ثواب ملتا ہے اور مال جمع کرنے والے خازن کو بھی۔

وَكَانَ لَهَا بِمَا أَنْفَقَتْ، وَلِلْغَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ»

(متفق علیہ)

شرح: صدقہ جتنے ہاتھوں سے گزرے سب کو ثواب ملتا ہے، صدقہ دینے والا الگ ثواب پاتا ہے۔ جس شخص کے پاس صدقہ کے اموال جمع ہوں اور وہ انہیں آگے مستحقین تک پہنچائے اسے بھی ثواب ملتا ہے۔ اسی طرح بیوی اگر شوہر کے نال سے خرچ کرے تو میاں بیوی دونوں کو اجر ملتا ہے۔

۵۳۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ جَدِّهٖ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْغَازِنُ الْأَمِينُ الَّذِي يُعْطِي مَا أُمِرَ بِهٖ مُؤْتَجِرًا أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِينَ» (اخرجه البخاری فی الزکوٰۃ)

۵۳۱ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امانت دار خزانچی جب بنیت اجر و ثواب جو کچھ (غرباء کو) دیتا ہے جس کا اسے حکم کیا گیا ہو تو اسے بھی اللہ تعالیٰ صدقہ دینے والوں کے برابر اجر دیتا ہے۔

ذم السؤال

مانگنے کی مذمت

۵۳۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُمَا سَمِعَا حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ يَقُولُ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِطِيبِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ، وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ

۵۳۲ حضرت عروہ بن زبیر اور حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عطا فرمایا، میں نے پھر مانگا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیا اور فرمایا: یہ مال پرکشش اور میٹھا ہے۔ جس نے اسے اچھے ارادہ کے ساتھ حاصل کیا، اس کے لیے اس میں برکت فرمائی جائے گی اور جس نے اسے لالچ کے ساتھ حاصل کیا اس کے لیے اس میں برکت نہیں ہوگی اور اس کی

لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيْهِ، وَكَانَ كَالَّذِيْ يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى» قَالَ سُفْيَانُ: لَمْ اَسْمَعْ اِلَّا هٰذَا

(اخرجه البخاری فی الزکوٰۃ)

مثال اس شخص جیسی ہوگی جو کھاتا جائے مگر سیر نہ ہو اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ سفیان (راوی) کہتے ہیں میں نے اتنا ہی سنا ہے۔

فضل الکسب و ذم السوال
محنت کرنے کی فضیلت اور مانگنے کی مذمت

٥٣٣ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ قَيْسًا، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ سِنِيْنَ لَمْ اَكُنْ فِيْ شَيْءٍ اَحْرَصَ مِنِّيْ اَنْ اَحْفَظَ شَيْئًا فِيْ تِلْكَ السِّنِيْنَ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: «لِاَنْ يَّأْخُذَ اَحَدُكُمْ حَبْلَهُ، فَيَحْتَطِبَ بِهِ، ثُمَّ يَجِيْءَ بِهِ عَلٰى ظَهْرِهِ، فَيَبِيْعَهُ فَيَأْكُلَهُ اَوْ يَتَصَدَّقَ بِهِ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ يَّأْتِيَ رَجُلًا قَدْ اَغْنَاهُ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ فَيَسْاَلَهُ، اَعْطَاهُ اَوْ مَنَعَهُ ذٰلِكَ، فَاِنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى» (متفق علیه)

٥٣٣ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے تین برس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں گزارے، ان تین برسوں میں میری سب سے زیادہ حرص یہ ہوتی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو سنوں اسے حفظ کرلوں۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار ارشاد فرمایا: اگر تم میں سے کوئی شخص رسی لے لے، جنگل میں جا کر لکڑیاں اکٹھی کرے پھر انہیں پشت پر لاد کر لے آئے اور انہیں بیچے تو یہ اس کے لیے اس سے بہتر ہے کہ کسی شخص کے پاس جائے جسے اللہ نے اپنے فضل سے مال دیا ہے اور اس سے مانگے تو وہ چاہے اسے دے چاہے نہ دے۔ یاد رکھو کہ اوپر والا ہاتھ نیچے والے سے بہتر ہے۔

٥٣٤ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

٥٣٤ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کسی کا رسی لے لینا اس سے لکڑیاں باندھ کر لانا اور انہیں بیچ کر کھانا اس سے بہتر ہے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَهُ، فَيَحْتَطِبَ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَبِيعَهُ، فَيَأْكُلَهُ وَيَتَصَدَّقَ بِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْتِيَ رَجُلًا قَدْ أَغْنَاهُ اللهُ فَيَسْأَلَهُ أَعْطَاهُ، أَوْ مَنَعَهُ ذٰلِكَ، فَإِنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى» (متفق علیه)

کہ وہ کسی شخص کے پاس جائے جسے اللہ نے مال دار کیا ہے اور اس سے مانگے تو وہ چاہے اسے کچھ دے یا نہ دے اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

۵۳۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِمِثْلِهِ، وَزَادَ فِيهِ: «وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ» (متفق علیه)

۵۳۵ یہی حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسری سند کے ساتھ مروی ہے، جس میں یہ بات زائد ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور سب سے پہلے تم ان کو کھلاؤ جن کے تم ذمہ دار ہو جیسے بیوی بچے۔

۵۳۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْنَا مِنَ الْهَجَرِيِّ أَحَادِيثَ، عَنْ أَبِي عِيَاضٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، هٰذَا أَحَدُهَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَيْسَ الْمِسْكِينُ بِالَّذِي تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ، وَلَا اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ، وَلٰكِنِ الْمِسْكِينُ الَّذِي لَا يَسْأَلُ وَلَا يُعْرَفُ مَكَانُهُ فَيُعْطٰى» (متفق علیه)

۵۳۶ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسکین وہ نہیں جسے ایک کھجور یا دو کھجوریں لوٹا دیں یا ایک لقمہ اور دو لقمے لوٹا دیں بلکہ مسکین وہ ہے، جو مانگتا نہیں اور لوگ اس کی حالت کو جانتے نہیں کہ اسے کچھ دیا جائے۔

۵۳۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو، قَالَ: سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ مُنَبِّهٍ فِي دَارِهِ بِصَنْعَاءَ، قَالَ: وَأَطْعَمَنِي مِنْ جَوْزَةٍ فِي دَارِهِ يُحَدِّثُ، عَنْ أَخِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ

۵۳۷ حضرت امیر معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پیچھے پڑ کر مت مانگو، اللہ کی قسم! اگر تم میں سے کوئی شخص مجھ سے مانگتا ہے اور اس کا سوال مجھ سے کچھ لے جاتا ہے اور میں اسے دے دیتا ہوں

مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِيْ سُفْيَانَ، يَقُوْلُ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «لَا تُلْحِفُوْا فِي الْمَسْأَلَةِ، فَوَاللهِ لَا يَسْأَلُنِيْ أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا فَتُخْرِجَهُ لَهُ مِنِّي الْمَسْأَلَةُ، فَأُعْطِيَهُ إِيَّاهُ وَأَنَا لَهُ كَارِهٌ، فَيُبَارَكَ لَهُ فِي الَّذِيْ أَعْطَيْتُهُ»

(اخرجه مسلم فی الزکوٰۃ)

حالانکہ میں اسے دینا پسند نہیں رکھتا تو جو کچھ میں نے دیا اس میں اسے ہرگز برکت نہیں دی جائے گی۔ (بلکہ اللہ کی ناراضگی ساتھ شامل ہو جائے گی۔)

لا ينبغي الاستغناء عن الحلال

رزق حلال سے استغناء بہتر نہیں

۵۳۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أُرْسِلَ عَلَى أَيُّوْبَ رِجْلٌ مِنْ جَرَادٍ مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ يَنْشُرُ يَقْبِضُهَا فِيْ ثَوْبِهِ، فَنُوْدِيَ يَا أَيُّوْبُ، أَلَمْ يَكْفِكَ مَا أَعْطَيْنَاكَ؟ قَالَ: أَيْ رَبِّ، وَمَنْ يَسْتَغْنِيْ عَنْ فَضْلِكَ "

(اخرجه البخاری فی الغسل)

۵۳۸ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت ایوب علیہ السلام پر سونے کی ٹڈیاں برسائی گئیں تو وہ انہیں چادر میں سمیٹنے لگے۔ انہیں ندا کی گئی اے ایوب کیا اللہ کا دیا ہوا مال تمہیں کافی نہیں؟ انہوں نے عرض کیا: اے میرے رب تیرے فضل سے کون بے نیاز ہو سکتا ہے۔

شرح: یعنی اگر اللہ تعالیٰ حلال طریقے سے دے تو اس سے انکار نہیں کرنا چاہیے اس کو لینا چاہیے، پھر اگر چاہو تو بانٹ دو۔

بعض احکام الزکوٰۃ

زکوٰۃ کے بعض احکام

۵۳۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ الْمَازِنِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ»، قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، يَرْوِيَانِ هٰذَا الْحَدِيثَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى (اخرجه البخاری فی الزکوٰۃ)

۵۳۹ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں، پانچ وسق سے کم اناج میں زکوٰۃ نہیں اور پانچ اوقیہ سے کم مال میں زکوٰۃ نہیں۔

شرح: پانچ اونٹوں پر ایک بکری زکوٰۃ میں دینا لازم ہے۔ اس سے کم اونٹوں پر کوئی زکوٰۃ نہیں، پھر دس اونٹوں پر دو بکریاں یونہی پچیس اونٹوں پہ پانچ بکریاں لازم ہے، پھر پینتیس اونٹوں پر ایک اونٹ لازم ہے مزید تفصیل کتب حدیث میں مذکور ہے۔ پانچ وسق گندم یا جو وغیرہ کی قیمت قریباً دوسو درہم کے برابر ہو جاتی ہے تو اس میں زکوٰۃ لازم آئے گی اور پانچ اوقیہ چاندی دوسو درہم کے برابر ہے تو اس میں بھی زکوٰۃ لازم ہے۔

عذاب ترك ايتاء الزكوٰة

زکوٰۃ نہ دینے کا عذاب

۵۴۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ أَبِي رَاشِدٍ وَ عَبْدُ الْمَلِكِ

۵۴۰ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بْنُ اَعْيَنَ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ اَحَدٍ لَّا يُؤَدِّیْ زَكَاةَ مَالِهٖ اِلَّا مُثِّلَ لَهٗ شُجَاعًا اَقْرَعَ يُطَوِّقُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهٗ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ (وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتٰ الْاٰيَةَ.

(اخرجه الترمذی فی التفسیر)

''جو شخص بھی اپنے مال کی زکوٰۃ نہیں دیتا اس کا مال ضرور قیامت کے دن گنجے سانپ کی شکل میں لا کر اس کے گلے میں ڈال دیا جائے گا، پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی: وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ، یعنی ''جو لوگ اللہ کے دیے ہوئے مال میں بخل کرتے ہیں وہ یہ نہ سمجھیں کہ اچھا کر رہے ہیں۔ بلکہ جس مال میں وہ بخل کرتے تھے وہ روز قیامت ان کے گلے میں ڈال دیا جائے گا۔'' (سورہ آلِ عمران، آیت:۱۸۰)

شرح: قیامت میں مختلف اوقات میں مختلف عذابات ہوں گے۔ چنانچہ یہاں یہ سزا مذکور ہے اور دوسری جگہ فرمایا گیا کہ جو لوگ سونا چاندی جمع کرتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے تو ان کو دردناک عذاب کی بشارت دے دو، قیامت کے دن اس سے ان کی پیشانیاں پہلو اور پشتیں داغی جائیں گی۔ کہا جائے گا یہ تمہارا خزانہ ہے اس کا مزہ چکھو۔ (توبہ، آیت:۳۵)

ایتاء الزکوٰۃ بطیب النفس

خوش دلی سے زکوٰۃ ادا کرنا

۵۴۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِیْ هِنْدٍ، وَمُجَالِدٌ، عَنِ الشَّعْبِیِّ، عَنْ جَرِيْرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِذَا اَتَاكُمُ الْمُصَدِّقُ فَلَا يُفَارِقَنَّكُمْ اِلَّا عَنْ رِضًا»

۵۴۱ حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تمہارے پاس زکوٰۃ وصول کرنے والا آئے تو وہ خوش ہو کر تمہارے ہاں سے لوٹے۔

شرح: یعنی زکوٰۃ خوش دلی سے ادا کرنی چاہیے اور ایسا نہیں کرنا چاہیے کہ زکوٰۃ وصول کرنے والا سمجھے کہ یہ لوگ حیلے بہانے کر رہے ہیں اور وہ پریشان لوٹ آئے۔

هلاك المال بمخالطة الصدقة فيه

مال میں صدقہ کے مل جانے سے اس کی ہلاکت

۵۴۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَفْوَانَ الْجُمَحِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «مَا خَالَطَتِ الصَّدَقَةُ مَالًا قَطُّ إِلَّا أَهْلَكَتْهُ » قَالَ: يَكُوْنُ قَدْ وَجَبَ عَلَيْكَ فِيْ مَالِكَ صَدَقَةٌ فَلَا تُخْرِجُهَا فَيُهْلِكَ الْحَرَامُ الْحَلَالَ (اخرجه فی مجمع الزوائد)

۵۴۲ حضرت عائشہ صدیقہ ﷞ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس مال میں صدقہ مل جائے تو وہ اسے تباہ کر دیتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے مال میں صدقہ (زکوٰۃ وغیرہ) واجب ہوتا ہے اور تم اسے ادا نہیں کرتے تو حرام مال حلال کو بھی ہلاک کر دیتا ہے۔''

شرح: لہٰذا زکوٰۃ کی ادائیگی میں سستی نہ کی جائے یہ حلال مال کو بھی تباہ کر دیتی ہے۔ جب اپنی زکوٰۃ عدم ادائیگی کے سبب مال کو تباہ کرتی ہے تو جو لوگ دوسروں سے زکوٰۃ جمع کر کے اپنے مال میں شامل کر لیتے ہیں ان کی بدبختی کا کیا حال ہوگا۔

لا زكوٰة فى الخيل و العبيد

گھوڑوں اور غلاموں میں کوئی زکوٰۃ نہیں

۵۴۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ،حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «قَدْ تَجَاوَزْتُ لَكُمْ عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ»

(اخرجه الموصلی فی مسنده)

۵۴۳ حضرت علی ﷜ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''میں نے تم سے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کر دی ہے۔''

شرح: یعنی اللہ کے حکم سے میں نے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ اٹھا دی ہے، لہٰذا جس شخص نے اپنی سواری کے لیے گھوڑے اور خدمت کے لیے غلام رکھے ہوں، ان پر زکوٰۃ نہیں خواہ ان کی قیمت کئی لاکھ درہم و دینار پر مشتمل ہو۔ اس سے یہ

بھی معلوم ہو گیا کہ جس نے سواری کے لیے قیمتی گاڑی رکھی ہو اس پر زکوٰۃ لازم نہیں خواہ اس کی قیمت کئی لاکھ ہو۔

یہاں سے نسبت مجازی کے جواز کا بھی سراغ ملتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ زکوٰۃ کے معاف کرنے کو اپنی طرف منسوب کر رہے ہیں ایسے ہی اگر مدد کرنے کی نسبت بھی اللہ کے بندے کی طرف کر دی جائے تو شرک لازم نہیں آتا۔

۵۴۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّهُ سَمِعَ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِيْ عَبْدِهٖ، وَلَا فِيْ فَرَسِهٖ صَدَقَةٌ» (متفق عليه)

۵۴۴ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان پر اس کے غلام یا اس کے گھوڑے پر صدقہ نہیں ہے۔ (دور حاضر میں گھوڑے کی جگہ گاڑی کو رکھا جا سکتا ہے۔)

۵۴۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ مُوسٰى، عَنْ مَكْحُوْلٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عِرَاكٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ. (متفق عليه)

۵۴۵ یہی حدیث دوسری سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

۵۴۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عِرَاكَ بْنَ مَالِكٍ، يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَلَمْ يَرْفَعْهُ (متفق عليه)

۵۴۶ امام حمیدی اس حدیث کی ایک اور سند بھی لائے ہیں۔

شرح: اگر کسی کے پاس اپنی ذاتی ضرورت کے لیے گاڑی ہے تو اس پر زکوٰۃ نہیں خواہ وہ دس لاکھ یا بیس لاکھ کی ہو یا اس سے زائد کی ہو، لیکن اگر کوئی شخص گاڑیوں کا کاروبار کرتا ہے، گاڑی خرید لیتا ہے جب اچھا گاہک مل جائے تو بیچ دیتا ہے تو اس کی برائے فروخت گاڑیوں پر زکوٰۃ لازم ہے۔

حرمة الرجوع فی الهبة

ہبہ کو واپس لینے کی حرمت

۵۴۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ قَالَ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ»

(اخرجه البخاری فی الهبة)

۵۴۷ حضرت عکرمہ، حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارے لیے بری مثال نہیں ہونی چاہیے۔ اپنے ہبہ کو واپس لینے والا کتے کی طرح ہے جو قئے کو چاٹتا ہے۔

۵۴۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ يَسْأَلُ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ فَقَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَرَأَيْتُهُ يُبَاعُ، فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْتَرِيهِ؟ فَقَالَ «لَا تَشْتَرِهِ، وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ» (متفق علیه)

۵۴۸ زید بن اسلم کہتے ہیں: میں نے اپنے باپ سے سنا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک گھوڑا دیا، پھر میں نے اسے بازار میں فروخت ہوتے دیکھا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا میں اسے خرید لوں؟ آپ نے فرمایا: اسے نہ خریدو اور اپنے صدقہ کو واپس نہ لو۔

۵۴۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: رَآهَا تُبَاعُ أَوْ بَعْضَ نِتَاجِهَا (متفق علیه)

۵۴۹ یہی مذکورہ حدیث دوسری سند کے ساتھ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے صرف چند الفاظ کا اختلاف ہے۔

شرح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اعلیٰ اخلاق کی تعلیم ارشاد فرمائی کہ جو چیز تم اللہ تعالیٰ کے نام پر دے چکے، اب اسے خرید کر بھی اپنے گھر میں واپس نہ لاؤ، یعنی جو چیز اللہ کے نام پر دے دی جائے اس سے مومن کو تمام

دلچسپیاں منقطع کرلینی چاہئیں تاکہ اس کے اجروثواب میں کوئی کمی نہ آئے۔

الخمس فی الرکاز

دفینہ میں سے خمس کی ادائیگی

۵۵۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْنَاهُ مِنْ دَاوُدَ بْنِ شَابُوْرَ، وَيَعْقُوْبَ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كَنْزٍ وَجَدَهُ رَجُلٌ: «إِنْ كُنْتَ وَجَدْتَّهُ فِيْ قَرْيَةٍ مَسْكُوْنَةٍ، أَوْ فِيْ سَبِيْلٍ مِيْتَاءٍ فَعَرِّفْهُ، وَإِنْ كُنْتَ وَجَدْتَّهُ فِيْ خَرِبَةٍ جَاهِلِيَّةٍ، أَوْ فِيْ قَرْيَةٍ غَيْرِ مَسْكُوْنَةٍ، أَوْ غَيْرِ سَبِيْلٍ مِيْتَاءٍ فَفِيْهِ، وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ»

(اخرجه ابوداؤد فی اللقطة)

۵۵۰ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خزانہ کے بارے میں جو کسی شخص کو ملا، فرمایا: اگر تم نے اسے کسی رہائشی علاقہ میں شارع عام میں پایا تو اس کا اعلان کرو اور اگر تم نے اسے دورِ جاہلیت کے کسی کھنڈر میں یا غیر رہائشی علاقہ میں اور غیر شارع عام میں پایا تو اس میں اور رکاز (دفینہ) میں سے خمس کی ادائیگی لازم ہے۔

مقدار صدقة الفطر

صدقہ فطر کی مقدار

۵۵۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «صَدَقَةُ الْفِطْرِ صَاعٌ مِنْ شَعِيْرٍ، أَوْ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ» قَالَ ابْنُ عُمَرَ: «فَلَمَّا كَانَ مُعَاوِيَةُ عَدَلَ

۵۵۱ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدقہ فطر جو سے ایک صاع ہے اور کھجور سے بھی ایک صاع ہے۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: پھر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے دور میں گندم کے نصف صاع کو جو کے ایک صاع کے برابر قرار دیا۔

النَّاسُ نِصْفَ صَاعِ بُرٍّ بِصَاعٍ مِنْ شَعِيرٍ» قَالَ نَافِعٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ: «يُخْرِجُ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَنِ الصَّغِيرِ مِنْ أَهْلِهِ وَالْكَبِيرِ، وَالْحُرِّ وَالْعَبْدِ» (اخرجه مسلم فی الزکوٰۃ)

نافع کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے گھر کے ہر چھوٹے بڑے اور غلام و آزاد کی طرف سے صدقۂ فطر ادا کرتے تھے۔

شرح: آج کل گندم کا نصف صاع قریباً ساڑھے چار سیر گندم کے برابر ہے، گندم یا اس کی قیمت دی جا سکتی ہے۔

۵۵۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، أَنَّهُ سَمِعَ عِيَاضَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، يَقُولُ: «مَا كُنَّا نُخْرِجُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زَكَاةِ الْفِطْرِ إِلَّا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ» (متفق علیه)

۵۵۲ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صدقۂ فطر کے لیے کھجور کا ایک صاع، جو کا ایک صاع اور پنیر کا ایک صاع نکالتے تھے۔

کتاب الصوم

تعجیل الافطار

جلد روزہ افطار کرنے کا حکم

۵۵۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هَاهُنَا، وَأَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هَاهُنَا، وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ» (متفق علیه)

۵۵۳ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب رات یہاں سے (مغرب سے) آجائے اور دن چلا جائے اور سورج غروب ہو جائے تو روزہ دار کا روزہ ختم ہو گیا۔''

شرح: یعنی غروب آفتاب کے ساتھ ہی روزہ افطار کر لینا چاہیے۔ اس سے آگے روزہ لے جانا خلافِ سنت ہے جس میں کوئی ثواب نہیں ہے۔ ثواب اطاعتِ سنت میں ہی ہے۔

الامر بتعجیل الافطار

افطار جلدی کرنے کا حکم

۵۵۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى، يَقُولُ: كُنْتُ

۵۵۴ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر میں تھا۔ آپ ﷺ نے ایک شخص سے کہا اترو میرے لیے ستو گھولو، اس نے عرض کیا: یارسول اللہ

مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ، فَقَالَ لِرَجُلٍ: «اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لِيْ» ، قَالَ: الشَّمْسُ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: «اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لِيْ» ، قَالَ: الشَّمْسُ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: «انْزِلْ فَاجْدَحْ لِيْ» ، فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهُ، فَشَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ رَمَى بِيَدِهٖ قِبَلَ الْمَشْرِقِ، فَقَالَ: «اِذَا رَاَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ اَقْبَلَ مِنْ هَاهُنَا، فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ»

(اخرجه البخاری فی الصوم)

ﷺ ابھی سورج کھڑا ہے (افطار کا وقت نہیں) آپ ﷺ نے فرمایا: اترو میرے لیے ستو گھولو۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ ابھی سورج ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اترو ستو گھولو اس نے اتر کر ستو گھولے نبی اکرم ﷺ نے مشرق کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: جب تم دیکھو کہ رات اس طرف سے آگئی ہے تو روزہ دار کے روزہ کھولنے کا وقت ہو گیا۔

شرح: یعنی اس آدمی کا خیال تھا کہ ابھی سورج نہیں ڈوبا جبکہ وہ ڈوب گیا تھا۔

الافطار بالتمر اولیٰ

کھجور سے روزہ کھولنا افضل ہے

۵۵۵ قَالَ: وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: «اِذَا اَفْطَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى تَمْرٍ فَاِنَّهُ بَرَكَةٌ، فَاِنْ لَمْ يَكُنْ فَمَاءٌ فَاِنَّهُ طَهُوْرٌ» (اخرجه ابوداؤد فی الاضاحی)

۵۵۵ حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص روزہ افطار کرے تو کھجور پر کرے کیونکہ اس میں برکت ہے اور اگر کھجور نہ ہو تو پانی کافی ہے کیونکہ وہ پاکیزگی والا ہے۔

جواز السواك فی الصوم

روزے میں مسواک کرنے کا جواز

۵۵۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،

۵۵۶ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے

عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: «رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَا أُحْصِيْ يَسْتَاكُ وَهُوَ صَائِمٌ» (اخرجه الموصلی فی مسنده)

لاتعداد مرتبہ رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ روزے کی حالت میں مسواک فرماتے تھے۔

شرح: مسواک سے دانتوں کی میل اترتی اور منہ صاف ہوتا ہے: اس سے روزے میں کوئی نقصان واقع نہیں ہوتا اور وہ جو حدیث مبارکہ میں ہے کہ روزے دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کو کستوری سے زیادہ محبوب ہے تو وہ بو دانتوں کی میل والی بو نہیں ہے۔ وہ خالی معدہ سے پیدا ہوتی اور منہ میں محسوس ہوتی ہے۔

جواز القبلة للصائم

روزہ دار کے لیے بیوی کا بوسہ لینے کا جواز

۵۵۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: خَرَجْنَا حُجَّاجًا فَتَذَاكَرَ الْقَوْمُ الصَّائِمَ يُقَبِّلُ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: نَعَمْ، وَقَالَ آخَرُ: قَدْ صَامَ سَنَتَيْنِ، وَقَامَ لَيْلَهُمَا لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آخُذَ قَوْسِي هٰذِهٖ فَأَضْرِبُكَ بِهَا، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ دَخَلْنَا عَلٰى عَائِشَةَ فَقَالُوْا: يَا أَبَا شِبْلٍ سَلْهَا، فَقُلْتُ: وَاللهِ أَرْفُثُ عِنْدَهَا سَائِرَ الْيَوْمِ، فَسَمِعَتْ مَقَالَتَهُمْ فَقَالَتْ: مَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ؟ إِنَّمَا أَنَا أُمُّكُمْ، فَقَالُوْا: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ الصَّائِمُ يُقَبِّلُ؟ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: «كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ

۵۵۷ حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم حج کے ارادہ سے نکلے (راستہ میں) لوگوں نے یہ مذاکرہ شروع کر دیا کہ کیا روزہ دار آدمی (بیوی کا) بوسہ لے سکتا ہے؟ ان میں سے ایک نے کہا: ہاں، لے سکتا ہے۔ دوسرا آدمی بولا: جو دو برس سے روزے رکھتا اور شب بیداری کرتا تھا۔ میں چاہتا ہوں کہ اپنی کمان اٹھا کر تیرے سر پر دے ماروں (کہ تم روزے میں بوسہ لینے کی اجازت کیوں دے رہے ہو) جب ہم مدینہ طیبہ آئے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئے، انہوں نے کہا: اے ابوشبل حضرت ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے مسئلہ پوچھو، وہ کہنے لگے: واللہ میں سارا دن بھی بیٹھا رہوں تو آپ سے یہ میاں بیوی والی باتیں نہیں پوچھ سکوں گا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ان کی باتیں

وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ أَمْلَكَكُمْ لِأَرَبِهِ»
(اخرجه مسلم فی الصیام)

سن لیں۔ کہا: تم کیا باتیں کہہ رہے تھے۔ میں تمہاری ماں ہوں، انہوں نے عرض کیا اے ام المؤمنین کیا روزہ دار (بیوی کا) بوسہ لے سکتا ہے وہ فرمانے لگیں: رسول اللہ ﷺ بوسہ بھی لیتے تھے اور اکٹھے سو بھی جاتے تھے جبکہ آپ ﷺ روزے سے ہوتے تھے اور آپ ﷺ تم سب سے بڑھ کر اپنی خواہش پر قابو رکھنے والے تھے۔

شرح: لہٰذا جس کو اپنے اوپر قابو ہو وہ بوسہ لے سکتا ہے جسے نہ ہو وہ اس سے دور رہے۔

۵۵۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ، عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلٍ، عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ: " كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَنَالُ مِنْ وَجْهِ بَعْضِ نِسَائِهِ وَهُوَ صَائِمٌ "
(اخرجه مسلم فی الصیام)

۵۵۸ ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: "رسول اللہ ﷺ اپنی بعض ازواج کے چہرے کا بوسہ لیتے تھے، حالانکہ حضور ﷺ روزہ سے ہوتے۔"

۵۵۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كَانَ يُقَبِّلُ بَعْضَ نِسَائِهِ وَهُوَ صَائِمٌ» قَالَ ثُمَّ تَضْحَكُ (اخرجه مسلم فی الصیام)

۵۵۹ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی بعض ازواج کا بوسہ لیتے تھے جبکہ آپ روزہ سے ہوتے تھے یہ کہتے ہوئے آپ رضی اللہ عنہا مسکرا دیں۔

جواز ابتداء الصوم بالجنابة

جنابت کے ساتھ روزے کی ابتدا ہو سکتی ہے

۵۶۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ سُفْيَانُ حَدَّثَنَا

۵۶۰ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے

سُمَيٌّ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «يُدْرِكُهُ الصُّبْحُ وَهُوَ جُنُبٌ ثُمَّ يَغْتَسِلُ وَيَصُوْمُ يَوْمَهُ ذٰلِكَ»

(اخرجه مسلم فی الصیام)

کہ بعض اوقات رسول اللہ ﷺ کو یوں صبح آتی کہ آپ ﷺ کو جنابت ہوتی۔ اس کے بعد آپ ﷺ غسل فرماتے اور اس دن کا روزہ رکھتے۔

شرح: ثابت ہوا جو آدمی رمضان میں تاخیر سے اٹھے اور نہانے کا وقت نہ ہو تو ہاتھ دھو کر کھانا کھا لے۔ بعد میں نہا لے۔ اس کا روزہ درست ہے۔ جنابت سے روزے میں فرق نہیں آتا۔

۵٦۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ جَعْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو الْقَارِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: «مَا اَنَا قُلْتُ مَنْ اَصْبَحَ جُنُبًا فَقَدْ اَفْطَرَ، وَلٰكِنْ مُحَمَّدٌ وَرَبِّ هٰذِهِ الْكَعْبَةِ، قَالَهُ» بابُ الْجَنَائِزِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(اخرجه النسائی فی الکبریٰ)

۵٦۱ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نہیں کہتا کہ جس نے جنابت کی حالت میں صبح کی اس نے روزہ نہیں رکھا بلکہ محمد ﷺ اور اس کعبہ کے رب نے یہ کہا ہے۔

شرح: یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ابتدائی رائے تھی کہ جنابت میں صبح کرنے سے روزہ جاتا رہتا ہے اور یہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے براہ راست نہیں سنا تھا بلکہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا تھا اور اسی پر فتویٰ دیتے تھے پھر جب ان کو ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ اور ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے احادیث پہنچیں کہ نبی اکرم ﷺ جنابت میں صبح کرتے تھے پھر غسل کر کے روزہ مکمل کرتے تھے تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رجوع کر لیا۔ اس کی مکمل تحقیق میں نے اپنی عربی تصنیف اسعاف الحاجہ شرح سنن ابن ماجہ میں کی ہے۔

(اسعاف الحاجہ شرح سنن ابن ماجہ ابواب الصیام صفحہ ۲۸۲، مطبوعہ مکتبہ برھان القرآن لاہور)

لا یجوز صوم النفل للمرأة بدون اذن زوجها

عورت کو اس کے شوہر کی اجازت کے بغیر نفل روزہ رکھنا ممنوع ہے

۵۶۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مُوسٰى بْنُ اَبِيْ عُثْمَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَصُوْمُ الْمَرْاَةُ يَوْمًا مِّنْ غَيْرِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ» (متفق علیه)

۵۶۲ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی عورت ماہ رمضان کے علاوہ کسی دن کا روزہ رکھے اور اس کا شوہر موجود ہو تو اس کی اجازت کے بغیر نہ رکھے۔

شرح: کیونکہ اس پر اس کے شوہر کا حق ہے، وہ نفل روزہ کے لیے اس کا حق ضائع نہیں کر سکتی لہٰذا اس سے اجازت لے لے اور اس کی رضا شامل کر لے۔

النهي عن صوم الجمعة

جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے ممانعت

۵۶۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ جَعْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو الْقَارِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: «مَا نَهَيْتُ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَلٰكِنْ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَبِّ هٰذَا الْبَيْتِ نَهٰى عَنْهُ» (متفق علیه)

۵۶۳ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں جمعہ کے روزے سے نہیں روکتا بلکہ محمد ﷺ اور اس گھر کے رب نے اس سے روکا ہے۔

شرح: جمعہ کے دن کا روزہ نہیں رکھنا چاہیے کیونکہ یہ مسلمانوں کی عید ہے لاکھوں کروڑوں مسلمان جمعہ کی نماز کے بعد باہم ملتے بیٹھتے اور کھاتے پیتے ہیں تو اس کو بطورِ عید منانا چاہیے۔ حدیثِ مبارکہ میں یہ بھی ہے کہ جمعہ کے دن غسل کرو۔ اچھے کپڑے پہنو، اچھی

خوشبو لگاؤ اور مسجد میں جا کر جمعہ پڑھو وہاں خلافِ ادبِ مسجد کوئی کام نہ کرو تو پچھلے جمعہ تک کے سب گناہ معاف ہیں۔ (ابوداؤد)
البتہ اگر جمعہ کے دن عاشورہ یا عرفہ وغیرہ کا روزہ آ جائے تو اس کے رکھنے میں حرج نہیں ہے۔

۵۶۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْمَخْزُوْمِيَّ، يَقُوْلُ: قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ، وَهُوَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ: اَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ؟ فَقَالَ: «نَعَمْ، وَرَبِّ هٰذَا الْبَيْتِ»

(متفق علیہ)

۵۶۴ حضرت محمد بن عباد بن جعفر مخزومی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے پوچھا: جب وہ طوافِ کعبۃ اللہ کر رہے تھے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن سے منع فرمایا تھا؟ انہوں نے کہا: ہاں! فرمایا تھا۔

المنع عن الصوم يوم الشك

شک والے دن روزے رکھنے کی ممانعت

۵۶۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حُنَيْنٍ مَوْلَى آلِ الْعَبَّاسِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ يَتَعَجَّبُ مِمَّنْ يَتَقَدَّمُ الشَّهْرَ بِالصِّيَامِ وَيَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَاَفْطِرُوْا فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِيْنَ» (اخرجه البيهقى فى الصيام)

۵۶۵ محمد بن حنین کہتے ہیں: جو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے اہل خانہ کے آزاد کردہ غلام تھے کہ میں نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا وہ ان لوگوں پر تعجب کر رہے تھے، جو رمضان کی آمد سے قبل روزہ رکھتے ہیں وہ کہنے لگے: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب اسے نہ دیکھو تو روزہ چھوڑ دو پھر اگر تم پر بادل چھا جائیں تو تیس کی گنتی پوری کر لو۔

شرح: یعنی جس دن شک ہو کہ آج پتہ نہیں چاند نظر آیا ہے یا نہیں۔ اس دن روزہ نہیں رکھنا چاہیے جب تک قطعی واضح نہ ہو
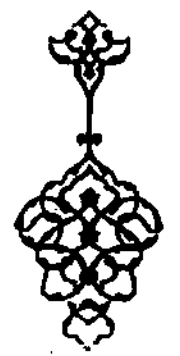
کہ چاند دکھائی دیا یا نہیں۔

استحباب صیام ثلاثۃ ایام من کل شھر

ہر ماہ میں تین روزے رکھنے کا ثواب

۵۶۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى آلِ طَلْحَةَ، وَحَكِيْمُ بْنُ جُبَيْرٍ، سَمِعَاهُ مِنْ مُوْسٰى بْنِ طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا مِنْ أَخْوَالِهِ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الْحَوْتَكِيَّةِ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: مَنْ حَاضِرُنَا يَوْمَ الْقَاحَةِ إِذْ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَرْنَبٍ فَقَالَ أَبُوْ ذَرٍّ: أَنَا أُتِيَ أَعْرَابِيٌّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَرْنَبٍ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنِّيْ رَأَيْتُهَا تَدْمٰى قَالَ «فَكَفَّ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَأْكُلْ، وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَأْكُلُوْا» وَاعْتَزَلَ الْأَعْرَابِيُّ فَلَمْ يَطْعَمْ فَقَالَ: إِنِّيْ صَائِمٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَمَا صَوْمُكَ؟» قَالَ ثَلَاثٌ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ فَقَالَ: «فَأَيْنَ أَنْتَ عَنِ الْبِيْضِ الْغُرِّ ثَلَاثَ عَشْرَةَ، وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ، وَخَمْسَ عَشْرَةَ» (اخرجہ ابن حبان فی صحیحہ)

۵۶۶ ابن حوتکیہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پوچھا: ہمارے ساتھ قاحہ (ایک وادی) والے دن کون موجود تھا جب نبی اکرم ﷺ کے پاس خرگوش لایا گیا تھا؟ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کہنے لگے: میں موجود تھا۔ ایک دیہاتی آدمی نبی اکرم ﷺ کے پاس خرگوش لایا۔ کہنے لگا: یا رسول اللہ ﷺ میں نے دیکھا ہے کہ اسے خون آتا ہے (حیض آتا ہے) تب نبی اکرم ﷺ اس سے الگ ہو گئے اسے نہ کھایا البتہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ تم کھا لو، وہ اعرابی ایک طرف بیٹھ گیا۔ اس نے کچھ نہ کھایا۔ کہنے لگا میں نے روزہ رکھا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا کون سا روزہ ہے؟ کہنے لگا: میں ہر ماہ تین روزے رکھتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا تو تم ایام بیض کے روزے کیوں نہیں رکھتے یعنی ہر ماہ کی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کو۔

۵۶۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ مُوْسٰى بْنِ طَلْحَةَ،

۵۶۷ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے یہی حدیث دوسری سند کے ساتھ مروی ہے۔ اس میں ابن حوتکیہ کا ذکر نہیں۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
بِمِثْلِهٖ وَلَمْ یَذْکُرْ فِیْهِ ابْنَ الْحَوْتَکِیَّةِ

(اخرجه ابن حبان فی صحیحه)

شرح: بہرحال خرگوش حلال ہے نبی اکرم ﷺ نے اس حدیث کے مطابق اسے خودنہیں کھایا مگر صحابہ کرام ﷺ کو اس کے کھانے سے منع نہیں فرمایا، یہی اس کے حلال ہونے کی دلیل ہے اور اس حدیث میں ہر ماہ کے تین روزوں کی فضیلت بھی بتائی گئی ہے یہ ایسے ہے جیسے ساری زندگی روزہ رکھا جائے کیونکہ ہرنیکی کم از کم دس کے برابر ہے، تو ہر ماہ میں تین روزے رکھنا گویا سارا مہینہ روزے رکھنا ہے۔

فضل الصیام

روزوں کی فضیلت

۵۶۸ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: " قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی: کُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ هُوَ لَهٗ، اِلَّا الصِّیَامَ هُوَ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ " (متفق علیه)

۵۶۸ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ابن آدم کا ہر عمل اس کے لیے ہے، مگر روزہ میرے لیے ہے اور، میں ہی اس کی جزا دیتا ہوں۔

۵۶۹ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ، عَنْ عُبَیْدِ بْنِ عُمَیْرٍ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهٗ

(متفق علیه)

۵۶۹ یہی حدیث دوسری سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

شرح: یعنی انسان ہر عمل میں دکھاوا کر لیتا ہے مگر روزہ ایک خفیہ عبادت ہے یہ اللہ ہی کے لیے ہوتی ہے اور اس کی جزا اللہ ہی عطا فرماتا ہے۔

الصوم صبر

روزہ صبر کا نام ہے

٥٧٠ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا أَصْبَحَ أَحَدُكُمْ يَوْمًا صَائِمًا، فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ، فَإِنِ امْرُؤٌ شَاتَمَهُ أَوْ قَاتَلَهُ، فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ» (اخرجه مسلم فی الصیام)

۵۷۰ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص روزہ کے ساتھ صبح کرے تو کوئی بے حیائی نہ بولے نہ کوئی جاہلانہ بات کہے۔ اگر کوئی اس سے جھگڑے یا لڑائی کرے تو کہہ دے کہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔

٥٧١ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ (اخرجه مسلم فی الصیام)

۵۷۱ یہی حدیث دوسری سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

شرح: روزہ صبر کرنے کا نام ہے، لہذا روزے دار کو جھگڑنے سے بھی صبر کرنا چاہیے، اور خود پر قابو رکھنا چاہیے۔

٥٧٢ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ وَهُوَ صَائِمٌ، فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ» (اخرجه مسلم فی الصیام)

۵۷۲ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو کھانے کی دعوت دی جائے اور وہ روزے دار ہو تو کہہ دے کہ میں روزہ سے ہوں۔

٥٧٣ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

۵۷۳ یہی حدیث دوسری سند کے ساتھ بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

مِثْلَهُ (اخرجه مسلم فی الصیام)

شرح: اگر کسی نے نفل روزہ رکھا ہو اور کوئی اسے کھانے کی دعوت دے تو اس کو بتانے میں حرج نہیں کہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے اور اگر کوئی دعوت نہ دے تو از خود اپنے نفل روزے کو چھپانا چاہیے تا کہ اجر ضائع نہ ہو۔

فضل صوم داؤد علیه السلام

صوم داؤد علیہ السلام کی فضیلت

۵۷۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّهُ سَمِعَ عَمْرَو بْنَ اَوْسٍ الثَّقَفِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، يَقُوْلُ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَحَبُّ الصِّيَامِ اِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوُدَ، وَكَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا، وَاَحَبُّ الصَّلَاةِ اِلَى اللّٰهِ صَلَاةُ دَاوُدَ، كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ، وَيَقُوْمُ ثُلُثَهُ، وَيَنَامُ سُدُسَهُ»

(اخرجه البخاری فی التھجد)

۵۷۴ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے محبوب تر روزے داؤد علیہ السلام کے ہیں۔ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن چھوڑ دیتے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے محبوب تر نماز بھی داؤد علیہ السلام کی ہے۔ وہ آدھی رات سوتے تھے پھر اس کا تہائی حصہ قیام کرتے اور آخری چھٹا حصہ بھی آرام کرتے۔

صیام ستة ایام من شوال

شوال کے چھ دن کے روزے

۵۷۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ

۵۷۵ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا: جس نے ماہ رمضان کے روزے رکھے اور ان کے

ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ: «مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَاَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ فَكَاَنَّمَا صَامَ الدَّهْرَ» قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فَقُلْتُ لِسُفْيَانَ اَوْ قِيْلَ لَهُ اِنَّهُمْ يَرْفَعُوْنَهُ قَالَ: اسْكُتْ عَنْهُ قَدْ عَرَفْتُ ذٰلِكَ (اخرجه الطحاوی فی مشکل الآثار)

پیچھے شوال کے چھ روزے بھی لگا لیے تو وہ یوں ہے کہ اس نے سارا زمانہ روزہ رکھا۔ امام حمیدی نے اس کی سند پر بحث کی ہے۔

٥٧٦ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، وَسَعْدِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَاَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ فَكَاَنَّمَا صَامَ الدَّهْرَ» (ایضاً)

٥٧٦ یہی حدیث حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے دوسری سند کے ساتھ مروی ہے۔

شرح: سارا زمانہ روزہ رکھنے کا معنیٰ یہ ہے کہ اس نے زندگی بھر روزہ رکھا کیونکہ رمضان کے تیس روزوں کے ساتھ جب شوال کے چھ روزے مل جائیں تو یہ چھتیس روزے ہو گئے اور ہر روزے کا ثواب کم از کم دس روزے ہے اور چھتیس کو دس سے ضرب دیں تو تین سو ساٹھ بنتے ہیں اور یہی سال کے دن ہیں۔

جواز ترك الصوم فی السفر

سفر میں روزہ چھوڑنے کی اجازت

٥٧٧ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: «اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ

٥٧٧ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ والے برس ماہ رمضان میں مدینہ طیبہ سے نکلے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقام ''کدید'' تک پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ چھوڑ دیا اور رسول

عَامَ الْفَتْحِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى إِذَا بَلَغَ الْكَدِيْدَ أَفْطَرَ» قَالَ: وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ بِالْآخِرِ مِنْ فِعْلِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُفْيَانُ لَا أَدْرِيْ قَالَهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ أَوْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

(اخرجه البخاری فی الصوم)

اللہ ﷺ کے آخری طرزِ عمل کو حجت بنایا جاتا ہے۔ سفیان کہتے ہیں: معلوم نہیں یہ آخری الفاظ زہری نے کہے ہیں یا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے۔

شرح: معلوم ہوا اگر کسی نے روزہ رکھا ہوا اور سفر کی پیاس اسے یوں تنگ کرے کہ نا قابلِ برداشت ہو جائے یا بھوک جان لیوا لگے تو روزہ چھوڑ دینا چاہیے۔ جیسے شوگر کے مریضوں کو ایسا ہوتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے سفر میں روزہ رکھ کر توڑ دیا تاکہ امت کے لیے آسانی ہو جائے، ورنہ آپ تو صوم وصال بھی رکھ لیتے تھے۔

جواز الصوم فی السفر

سفر میں نفل روزہ کا جواز

۵۷۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيَّ كَانَ يَسْرُدُ الصَّوْمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنِّيْ أَسْرُدُ الصَّوْمَ أَفَأَصُوْمُ فِي السَّفَرِ؟ قَالَ «إِنْ شِئْتَ فَصُمْ، وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ» (اخرجه البخاری فی الصوم)

۵۷۸ حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ ہمیشہ روزہ رکھتے تھے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں ہمیشہ روزہ رکھتا ہوں تو کیا میں سفر میں روزہ رکھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر چاہو تو رکھو چاہو تو چھوڑ دو۔

لا يستحب الصوم فی السفر

سفر میں نفل روزہ مستحب نہیں

۵۷۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،

۵۷۹ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ

قَالَ:حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ صَائِمًا حَتَّى إِذَا كَانَ بِكُرَاعِ الْغَمِيمِ رَفَعَ إِنَاءً، فَوَضَعَهُ عَلَى كَفِّهِ، وَهُوَ عَلَى الرَّحْلِ، فَحَبَسَ مَنْ بَيْنَ يَدَيْهِ، حَتَّى أَدْرَكَهُ مَنْ خَلْفَهُ، ثُمَّ شَرِبَ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ، ثُمَّ بَلَغَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ أَنَّ نَاسًا صَامُوا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أُولَئِكَ الْعُصَاةُ» (اخرجه مسلم فی الصیام)

ﷺ (حج کے لیے) مدینہ طیبہ سے روزے کے ساتھ نکلے۔ جب آپ ﷺ مقام "کراع الغمیم" پہ پہنچے تو آپ ﷺ نے سواری پر بیٹھے ہوئے برتن اپنے ہاتھ پر رکھ کر بلند کیا۔ آپ ﷺ نے اگلے لوگوں کو روک لیا حتیٰ کہ پچھلے لوگ بھی جمع ہو گئے، تب حضور ﷺ نے برتن سے پیا اور سب لوگ دیکھ رہے تھے، پھر آپ کو معلوم ہوا کہ کچھ لوگوں نے روزہ رکھا ہے، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ نافرمان ہیں۔
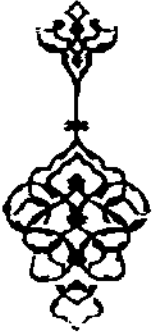
شرح: یعنی جب ان سے کہا گیا ہے کہ سفر میں روزہ نہ رکھیں تو ان کو چھوڑ دینا چاہیے۔ ممکن ہے وہ بعض جدید الاسلام لوگ ہوں۔

۵۸۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، يَقُولُ: أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَفْوَانَ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ الْأَشْعَرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ» (اخرجه الطبرانی فی الکبیر)

۵۸۰ حضرت کعب بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سفر میں روزہ رکھنا نیکی میں سے نہیں ہے۔

۵۸۱ قَالَ سُفْيَانُ: وَذَكَرَ لِي أَنَّ الزُّهْرِيَّ كَانَ يَقُولُ فِيهِ: وَلَمْ أَسْمَعْهُ أَنَا: «لَيْسَ مِنَ امْبِرِّ امْصِيَامُ فِي امْسَفَرِ» (اخرجه الطبرانی فی الکبیر)

۵۸۱ اسی حدیث میں زہری سے یہ الفاظ منقول ہیں، لَيْسَ مِنَ امْبِرِّ امْصِيَامُ فِي امْسَفَرِ یعنی لام کی جگہ میم بولی گئی ہے۔

شرح: جب سفر میں روزہ باعث ضعف ہو تو اسے چھوڑ دینا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے مریض کو فرض روزے کی تاخیر کی اجازت دے دی، لہٰذا اگر نفلی روزہ باعث ازدیاد مرض ہو تو بطریق اولیٰ ناپسندیدہ ہے۔

جواز افطار صوم النفل

نفل روزہ چھوڑنے کا جواز

٥٨٢ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَمَّتِهِ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنِ خَالَتِهَا عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «هَلْ مِنْ طَعَامٍ؟ » فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ قَعْبًا فِيهِ حَيْسٌ خَبَأْنَاهُ لَهُ «فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فَأَكَلَ » وَقَالَ «أَمَا إِنِّيْ قَدْ كُنْتُ صَائِمًا » (اخرجه مسلم فی الصوم)

٥٨٢ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا کوئی کھانا ہے؟ میں نے عرض کیا: ہاں ہے، تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک پیالہ پیش کیا جس میں کچھ حلوہ تھا، جو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سنبھال کر رکھا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں اپنا دست مبارک ڈال کر تناول فرمایا، پھر فرمایا کہ میں تو (نفلی) روزہ رکھے ہوئے تھا۔

شرح: یعنی اگر نفلی روزہ ہو اور بھوک غالب آئے تو کھا لینے میں حرج نہیں مگر اب اس روزہ کی قضا لازم ہوگئی۔

٥٨٣ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَمَّتِهِ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ خَالَتِهَا عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ «هَلْ مِنْ طَعَامٍ؟ » فَقُلْتُ: مَا عِنْدَنَا مِنْ طَعَامٍ قَالَ «فَإِنِّيْ صَائِمٌ» (اخرجه مسلم فی الصوم)

٥٨٣ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا کوئی کھانے کی چیز ہے؟ میں نے عرض کیا: ہمارے ہاں کچھ کھانا نہیں ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تو پہلے ہی (نفلی) روزہ رکھے ہوئے ہوں۔

شرح: یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھوک غالب تھی، اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانا مل جاتا تو تناول فرما لیتے اور بعد میں نفل روزے کی قضا فرماتے۔
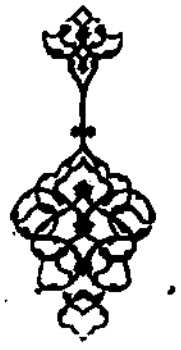
فضل صوم عاشوراء

روزۂ عاشورہ کی فضیلت

۵۸۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، وَهِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ كِلَاهُمَا عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: «كَانَ يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ يَوْمًا يُصَامُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَبْلَ اَنْ يَّنْزِلَ شَهْرُ رَمَضَانَ، فَلَمَّا نَزَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ، وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَصُمْهُ»

(اخرجه مسلم فی الصيام)

۵۸۴ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: دورِ جاہلیت میں یومِ عاشوراً کا روزہ رکھا جاتا تھا اور یہ سلسلہ ماہِ رمضان کے روزوں کے نزول تک رہا۔ جب ماہِ رمضان آگیا تو اب جو چاہے یہ روزہ رکھے جو چاہے نہ رکھے۔

شرح: یعنی روزۂ رمضان کی فرضیت سے قبل عاشورہ کا روزہ فرض تھا، جب رمضان کا روزہ فرض ہوا تو عاشورہ کا روزہ نفل بنادیا گیا۔

سنية صوم العاشورآء

یوم عاشورہ کے روزے کی سنیت

۵۸۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ فِيْ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ، وَهُوَ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: «اِنِّيْ صَائِمٌ فَمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّصُوْمَهُ

۵۸۵ حمید بن عبدالرحمان کہتے ہیں: میں نے دس محرم کے دن حضرت امیر معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما کو منبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ کہتے ہوئے سنا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا تھا کہ میں نے (دس محرم کا) روزہ رکھا ہے جو اس دن روزہ رکھنا چاہے وہ رکھے۔

فَلْيَصُمْهُ» (اخرجه البخاری فی الصیام)

٥٨٦ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَالْيَهُوْدُ تَصُوْمُ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ: «مَا هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِيْ تَصُوْمُوْنَهُ؟» قَالُوْا: هٰذَا يَوْمٌ عَظِيْمٌ أَنْجَى اللهُ فِيْهِ مُوْسٰى وَأَغْرَقَ آلَ فِرْعَوْنَ فِيْهِ فَصَامَهُ مُوْسٰى شُكْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَنَحْنُ أَحَقُّ بِمُوْسٰى مِنْكُمْ فَصَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ» (اخرجه البخاری فی الصوم)

٥٨٦ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو دیکھا یہود دس محرم کا روزہ رکھتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ روزہ تم کیوں رکھتے ہو کہنے لگے: یہ عظیم دن ہے اس میں اللہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نجات عطا فرمائی اور آلِ فرعون کو غرق کیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے شکرانہ میں اس دن کا روزہ رکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تم سے بڑھ کر تعلق رکھتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کا روزہ رکھا اور لوگوں کو اس کے رکھنے کا حکم بھی دیا۔

شرح: روزۂ رمضان کی فرضیت سے قبل صوم عاشورہ فرض تھا پھر اسے نفل کر دیا گیا، مگر اب بھی صوم رمضان کے بعد یہی سب سے افضل روزہ ہے۔

اجر صوم عرفة و العاشوراء

یوم عرفہ اور یوم عاشور کے روزے کا ثواب

٥٨٧ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ شَابُوْرَ، عَنْ أَبِيْ قَزَعَةَ، عَنْ أَبِيْ خَلِيْلٍ، عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ يُكَفِّرُ هٰذِهِ السَّنَةَ وَالسَّنَةَ الَّتِيْ تَلِيْهَا، وَصِيَامُ

٥٨٧ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یوم عرفہ کا روزہ اس سال اور گزشتہ سال کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور دس محرم کا روزہ ایک سال کے گناہ مٹا دیتا ہے۔ سفیان کہتے ہیں کہ حضرت عطاء رضی اللہ عنہ عاشورہ کا روزہ نہیں رکھتے تھے تا آنکہ ان کو یہ حدیث پہنچی۔

عَاشُوْرَاءَ يُكَفِّرُ سَنَةً» قَالَ سُفْيَانُ قَالَ دَاوُدُ: وَكَانَ عَطَاءٌ لَا يَصُومُهُ حَتَّى بَلَغَهُ هٰذَا الْحَدِيثُ.

(اخرجه مسلم فی الصیام)

استحباب جمع صوم مع صوم عاشوراء

روزۂ عاشورہ کے ساتھ ایک اور روزہ ہونا چاہیے

۵۸۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَئِنْ بَقِيتُ لَآمُرَنَّ بِصِيَامِ يَوْمٍ قَبْلَهُ أَوْ يَوْمٍ بَعْدَهُ» يَعْنِي يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ.

(اخرجه البیہقی فی الصوم)

۵۸۸ داؤد بن علی اپنے والد اور دادا کی روایت سے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میں دنیا میں رہا تو عاشورہ سے پہلے اور اس کے بعد روزے کا حکم دوں گا۔

شرح: مگر آپ ﷺ نے یہ حکم نہیں فرمایا، البتہ اس کی رغبت دلائی ہے۔ اس لیے افضل یہ ہے کہ دس محرم کے ساتھ ایک اور روزہ بھی رکھا جائے۔

۵۸۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: «مَا عَلِمْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ يَوْمًا يَتَحَرَّى فَضْلَهُ عَلَى الْأَيَّامِ إِلَّا هٰذَا الْيَوْمَ يَعْنِي عَاشُوْرَاءَ وَهٰذَا الشَّهْرَ يَعْنِي شَهْرَ رَمَضَانَ»

(اخرجه البخاری فی الصوم)

۵۸۹ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی دن میں اس لیے روزہ رکھا ہو کہ اس کا ثواب دوسرے دنوں سے زیادہ ہے سوا دس محرم کے اور سوا ماہ رمضان کے۔

شرح: یہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ذاتی رائے ہے۔ حق یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ یوم عرفہ کا روزہ بھی رکھتے تھے،

مگر حج کے دوران آپ ﷺ نے یہ روزہ نہ رکھا تا کہ حجاج کے لیے مشکل نہ بنے اور پیر کا روزہ بھی رکھتے تھے اور اس کا خصوصی ثواب بھی بتایا۔

فضل صوم رمضان و فضل لیلۃ القدر

روزۂ رمضان اور لیلۃ القدر کی فضیلت

٥٩٠ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا، وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ» (متفق علیه)

٥٩٠ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ماہِ رمضان میں ایمان اور اخلاص کے ساتھ روزے رکھے اللہ نے اس کے تمام گزشتہ گناہ معاف کر دیے اور جس نے لیلۃ القدر میں ایمان و اخلاص کے ساتھ قیام کیا، اس کے گزشتہ تمام گناہ معاف کر دیے گئے۔

٥٩١ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ»

(متفق علیه)

٥٩١ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ایمان اور اخلاص کے ساتھ رمضان کے روزے رکھے، اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیے گئے اور جس نے لیلۃ القدر میں ایمان و اخلاص کے ساتھ قیام کیا اس کے بھی گزشتہ گناہ معاف کر دیے گئے۔
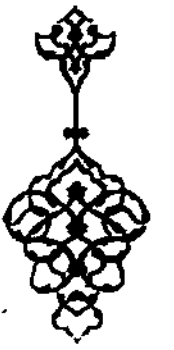
كفارة من نقض صوم رمضان متعمداً

جس شخص نے جان بوجھ کر رمضان کا روزہ توڑ دیا اس کا کفارہ

۵۹۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، وَحَفِظْتُهُ مِنْهُ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هَلَكْتُ، قَالَ: «وَمَا شَأْنُكَ؟» ، قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى امْرَاَتِيْ فِيْ رَمَضَانَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَتَسْتَطِيْعُ اَنْ تُعْتِقَ رَقَبَةً؟» ، قَالَ: لَا، قَالَ: «هَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟» ، قَالَ: لَا، قَالَ: «فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تُطْعِمَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا؟» قَالَ: لَا، لَا اَجِدُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِجْلِسْ» فَجَلَسَ، فَبَيْنَا هُوَ عَلٰى ذٰلِكَ اِذْ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِعَرَقٍ فِيْهِ تَمْرٌ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ الضَّخْمُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِذْهَبْ فَتَصَدَّقْ بِهٰذَا» فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، عَلٰى اَفْقَرَ مِنَّا؟، فَوَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا اَهْلُ بَيْتٍ اَفْقَرُ مِنَّا، قَالَ: فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ اَنْيَابُهُ " وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ:

۵۹۲ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، عرض کرنے لگا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہلاک ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا ہوا؟ کہنے لگا: میں نے روزۂ رمضان میں اپنی بیوی سے مباشرت کر لی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم غلام آزاد کر سکتے ہو؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم دو ماہ کے مسلسل روزے رکھ سکتے ہو؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم ساٹھ مساکین کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ اس نے کہا: میرے پاس اتنا مال نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیٹھ جاؤ۔ وہ بیٹھ گیا۔ اتنی ہی دیر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھجوروں کا ٹوکرا پیش کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: جاؤ اسے صدقہ کر دو، اس نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں اپنے سے کسی فقیر تر پر صدقہ کروں؟ اس رب کی قسم! جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق دے کر بھیجا ہے۔ مدینہ کے دونوں کناروں کے درمیان مجھ سے زیادہ فقیر کوئی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی بات سن کر مسکرا پڑے حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک داڑھیں بھی ظاہر ہوئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جاؤ اسے اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔

نَوَاجِذُهُ، ثُمَّ قَالَ: «اذْهَبْ فَأَطْعِمْهُ عِيَالَكَ»
(متفق علیہ)

شرح: اس سے ایک تو یہ معلوم ہوا کہ جو شخص جان بوجھ کر رمضان کا روزہ توڑ دے اس کا کفارہ یہ ہے کہ ساٹھ روزے رکھے۔ اگر یہ نہیں کرسکتا تو ساٹھ مساکین کو صدقہ دے۔ اگر یہ نہیں کرسکتا تو غلام آزاد کرے۔ دوسرا یہ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو مختار بنایا ہے آپ ﷺ بحکم الٰہی احکاماتِ الٰہیہ میں جس کے لیے چاہیں تبدیلی فرما سکتے ہیں۔

فضل الاعتكاف

فضیلتِ اعتکاف

٥٩٣ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ سُفْيَانُ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: «أَرَادَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَعْتَكِفَ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ» فَسَمِعْتُ بِذٰلِكَ فَاسْتَأْذَنْتُهُ «فَأَذِنَ لِي» ثُمَّ اسْتَأْذَنَتْهُ حَفْصَةُ «فَأَذِنَ لَهَا» ثُمَّ اسْتَأْذَنَتْهُ زَيْنَبُ «فَأَذِنَ لَهَا» قَالَتْ: فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الصُّبْحَ ثُمَّ دَخَلَ فِي مُعْتَكَفِهِ» فَلَمَّا صَلَّى الصُّبْحَ رَأَى فِي الْمَسْجِدِ أَرْبَعَةَ أَبْنِيَةٍ فَقَالَ: «مَا هٰذَا؟» قَالُوا: لِعَائِشَةَ، وَحَفْصَةَ، وَزَيْنَبَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «آلْبِرَّ يُرِدْنَ بِهٰذَا؟» فَلَمْ يَعْتَكِفْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْعَشْرَ «وَاعْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ» قَالَ أَبُوبَكْرٍ: وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ: آلْبِرَّ

٥٩٣ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ماہِ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کا ارادہ فرمایا: میں نے سنا تو میں نے آپ ﷺ سے اجازت مانگی (کہ مجھے بھی اعتکاف کی اجازت دی جائے۔) آپ ﷺ نے مجھے اجازت دے دی، پھر آپ ﷺ سے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے اجازت مانگی، آپ نے انہیں بھی اجازت دے دی، پھر حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے اجازت طلب کی۔ آپ ﷺ نے انہیں بھی اجازت عنایت کر دی۔ نبی اکرم ﷺ کا طریقہ یہ تھا کہ جب آپ ﷺ اعتکاف میں داخل ہونا چاہتے تو نماز فجر ادا فرماتے پھر اعتکاف میں چلے جاتے، جب آپ ﷺ نے نماز فجر پڑھی تو مسجد میں چار خیمے لگے ہوئے دیکھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ عرض کیا گیا کہ یہ عائشہ، حفصہ اور زینب رضی اللہ عنہن کے لیے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا ان عورتوں نے اس عمل میں نیکی کا ارادہ کیا ہے؟ چنانچہ آپ ﷺ نے اس بار ان دس دنوں کا اعتکاف ترک کر دیا اور ان کے بدلے شوال میں دس دنوں کا

تَقُوْلُوْنَ بِهِنَّ؟ (متفق علیه)

اعتکاف کیا۔امام حمیدی کہتے ہیں کہ بسا اوقات حضرت سفیان رضی اللہ عنہ اس حدیث کے بعد کہتے تھے تم مسلمان ان خواتین کے بارے میں نیک بات ہی کہو گے۔(ان کے بارے میں تم کوئی برا لفظ نہیں کہہ سکتے۔)

شرح: ان کا ارادہ نیکی میں ایک دوسرے سے بڑھنے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زیادہ سے زیادہ قرب حاصل کرنے کا تھا، مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ظاہری حالت پسند نہ آئی اور اعتکاف ترک کر دیا تب ازواج مطہرات نے بھی ترک کر دیا۔

ما يستحب من اكثاد العبادة فی العشرة الآخرة من رمضان

رمضان کے آخری عشرہ میں کثرتِ عبادت

۵۹۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا اَبُوْ يَعْفُوْرَ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ نِسْطَاسٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: «كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَتِ الْعَشْرُ الْاَوَاخِرُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ اَيْقَظَ اَهْلَهُ، وَاَحْيَا اللَّيْلَ، وَشَدَّ الْمِئْزَرَ» قَالَ فَقَالَ غَيْرُهُ: وَجَدَّ

(اخرجه البخاری فی فضل لیلة القدر)

۵۹۴ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب ماہِ رمضان کا آخری عشرہ داخل ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اہل خانہ کو رات جگاتے اور شب بیداری فرماتے اور (عبادت کے لیے) اپنی کمر کس لیتے یا یہ کہا کہ خوب کوشش فرماتے۔

ليلة القدر متى هي

لیلۃ القدر کب آتی ہے

۵۹۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ اَبِي لُبَابَةَ، وَعَاصِمُ ابْنُ بَهْدَلَةَ اَنَّهُمَا سَمِعَا زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ يَقُوْلُ: قُلْتُ

۵۹۵ زر بن حبیش کہتے ہیں: میں نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ کے بھائی عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جو سال بھر شب بیداری کرے وہ لیلۃ القدر کو پا لیتا

لِأُبَيٍّ إِنَّ أَخَاكَ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ: مَنْ يَقُمِ الْحَوْلَ يُصِبْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ: يَرْحَمُ اللهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنَّمَا أَرَادَ أَنْ لَا يَتَّكِلَ النَّاسُ، وَلَقَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَأَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ ثُمَّ حَلَفَ أُبَيٌّ لَا يَسْتَثْنِي أَنَّهَا لَلَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ، فَقُلْنَا لَهُ: يَا أَبَا الْمُنْذِرِ بِأَيِّ شَيْءٍ عَلِمْتَهُ؟ قَالَ: بِالْآيَةِ أَوْ بِالْعَلَامَةِ الَّتِي أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «أَخْبَرَنَا أَنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ صَبِيحَةَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَا شُعَاعَ لَهَا»

(اخرجه البیہقی فی الصیام)

ہے۔ وہ کہنے لگے: اللہ ابوعبدالرحمان پر رحم کرے۔ وہ چاہتے ہیں کہ لوگ عمل سے غافل نہ ہوں۔ ان کو پتہ ہے کہ لیلۃ القدر ماہ رمضان کے آخری عشرہ میں ہے اور وہ ستائیسویں رات ہے۔ پھر حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے اللہ کے نام کی کسی استثناء کے بغیر قسم اٹھائی کہ لیلۃ القدر ستائیسویں شب ہی ہے۔ ہم نے کہا: اے ابوالمنذر آپ کو یہ علم کیسے ہے؟ انہوں نے کہا: اس نشانی سے جو ہمیں رسول اللہ ﷺ نے بتائی۔ آپ نے بتایا کہ اس دن سورج صبح یوں طلوع ہوتا ہے کہ اس میں شعاع نہیں ہوتی۔

۵۹۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ لَيْلَةَ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنِّي أَرَى رُؤْيَاكُمْ تَوَاطَأَتْ، فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، فِي الْوِتْرِ مِنْهَا أَوْ فِي السَّبْعِ الْبَوَاقِي» قَالَ سُفْيَانُ: «الشَّكُّ مِنِّي لَا مِنَ الزُّهْرِيِّ»

(اخرجه البخاری فی التهجد)

۵۹۶ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ میں نے لیلۃ القدر کو فلاں فلاں رات میں دیکھا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے خواب ملتے جلتے ہیں تو تم لیلۃ القدر کو آخری دس یا سات راتوں میں سے طاق راتوں میں تلاش کرو۔ سفیان (راوی) کہتے ہیں یہ دس اور سات کا شک میری طرف سے ہے زہری کی طرف سے نہیں۔

شرح: لیلۃ القدر کا زیادہ امکان رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں ہوتا ہے۔ تو ان میں عبادت کی کثرت کرنی چاہیے۔

۵۹۷ قَالَ سُفْيَانُ: وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ،

۵۹۷ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِيْ مُسْلِمٍ الْاَحْوَلُ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: اعْتَكَفَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْوُسْطَى مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ، وَاعْتَكَفْنَا مَعَهُ، فَلَمَّا كَانَتْ صَبِيْحَةُ عِشْرِيْنَ نَقَلْنَا مَتَاعَنَا، فَاَبْصَرَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: «مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُعْتَكِفًا فَلْيَرْجِعْ اِلٰى مُعْتَكَفِهِ، فَاِنِّيْ اُرِيْتُهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ، وَرَاَيْتُنِيْ اَسْجُدُ فِيْ صَبِيْحَتِهَا فِيْ مَاءٍ وَطِيْنٍ» فَهَاجَتِ السَّمَاءُ مِنْ آخِرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ، فَاَمْطَرَتْ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَرِيْشًا، فَوَكَفَ فِيْ مُصَلّٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَاَنَّ عَلٰى جَبْهَتِهِ وَاَرْنَبَتِهِ اَثَرُ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ (متفق علیه)

اللہ ﷺ نے ماہِ رمضان کے درمیانی عشرہ میں اعتکاف فرمایا۔ ہم نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ اعتکاف کیا جب بیس تاریخ کی صبح تھی تو ہم اپنا سامان (مسجد سے) منتقل کرنے لگے۔ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں دیکھا تو فرمایا: جو شخص مزید اعتکاف جاری رکھنا چاہے وہ اپنی جائے اعتکاف میں واپس بیٹھ جائے کیونکہ مجھے لیلۃ القدر آخری عشرہ میں دکھائی گئی ہے اور میں نے (خواب میں) دیکھا ہے کہ میں لیلۃ القدر کی صبح کو پانی اور کیچڑ میں سجدہ کرتا ہوں گا، تو اسی دن کے آخر میں آسمان برس پڑا اور خوب بارش ہوئی۔ مسجد نبوی ان دنوں ٹہنیوں سے بنی ہوئی تھی (بارش سے ٹپکنے لگی) تو نبی اکرم ﷺ جب نماز فجر سے فارغ ہوئے تو میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کی پیشانی اور ناک مبارک پر پانی اور تر مٹی کا اثر تھا۔

کتاب الحج

الدَّین لا یمنع عن الحج

قرض حج سے نہیں روکتا

۵۹۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوْقَةَ قَالَ: قِيْلَ لِابْنِ الْمُنْكَدِرِ أَتَحُجُّ وَعَلَيْكَ دَيْنٌ؟ فَقَالَ «الْحَجُّ أَقْضَى لِلدَّيْنِ» (اخرجه ابن ابی شیبه)

۵۹۸ محمد بن سوقہ کہتے ہیں، محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: جب آپ پر قرض ہو تو کیا آپ حج کر سکتے ہیں؟ انہوں نے کہا: حج کی برکت سے قرضے بہتر ادا ہو جاتے ہیں۔

شرح: بہتر یہ ہے کہ پہلے قرض ادا کیے جائیں پھر حج پہ جایا جائے۔ تاہم یہ بھی نہیں کہنا چاہیے کہ جس نے قرض ادا نہیں کیا اس کا کوئی حج نہیں ہے اور اگر فرض حج کے اسباب بن رہے ہوں تو اس میں سستی نہیں کرنی چاہیے اور جب وہ ادا ہو گیا تو نفل حج پر قرض کی ادائیگی مقدم ہے۔

للصبی حج

بچہ کا بھی حج ہے

۵۹۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ عُقْبَةَ أَخُوْ مُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ: سَمِعْتُ كُرَيْبًا يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: قَفَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ بِالرَّوْحَاءِ لَقِيَ رَكْبًا فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَرَدُّوْا عَلَيْهِ فَقَالَ: «مَنِ الْقَوْمُ» ؟

۵۹۹ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (حج سے) واپس ہوئے۔ مقام روحاء پہ پہنچے وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ لوگ ملے، آپ نے فرمایا: تم لوگ کون ہو؟ کہنے لگے: ہم مسلمان ہیں! پھر وہ کہنے لگے: تم لوگ کون ہو؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اللہ کا رسول ہوں۔ ایک عورت تیزی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

قَالُوا الْمُسْلِمُوْنَ فَمَنِ الْقَوْمُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ» فَفَزِعَتْ اِلَيْهِ امْرَاَةٌ فَرَفَعَتْ اِلَيْهِ صَبِيًّا لَهَا مِنْ مِحَفَّةٍ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلِهٰذَا حَجٌّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «نَعَمْ، وَلَكِ اَجْرٌ» قَالَ سُفْيَانُ وَكَانَ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ حَدَّثَنَاهُ اَوَّلًا مُرْسَلًا فَقِيْلَ لِيْ اِنَّمَا سَمِعَهُ مِنْ اِبْرَاهِيْمَ فَاَتَيْتُ اِبْرَاهِيْمَ فَسَاَلْتُهُ عَنْهُ فَحَدَّثَنِيْ بِهٖ وَقَالَ حَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ فَحَجَّ بِاَهْلِهٖ كُلِّهِمْ

(اخرجه ابن ابی شیبه)

حاضر ہوئی۔ اس نے اپنا چھوٹا بچہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر کیا، کہنے لگی: یارسول اللہ ﷺ کیا اس بچے کا بھی حج ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں اس کے لیے حج ہے اور اس کا ثواب تمہیں (بھی) ملے گا۔ سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کی سند پر بحث کی ہے۔

جواز الحج بالصبیان

بچوں کو حج پہ ساتھ لے جانے کا جواز

۶۰۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ وَاَخْبَرَنِي الْمُنْكَدِرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ قِيْلَ لَهُ اَتَحُجُّ بِالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ: «نَعَمْ اَعْرِضُهُمْ عَلَى اللّٰهِ»

۶۰۰ منکدر بن محمد بن منکدر کہتے ہیں کہ ان کے والد سے پوچھا گیا: کیا آپ بچوں کو حج پر لے جا سکتے ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں میں انہیں وہاں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کروں گا۔

فضل الحج المبرور

حج مبرور کی فضیلت

۶۰۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا سُمَيٌّ، مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ اَبِيْ

۶۰۱ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حج مبرور (جس میں کوئی خلاف شرع کام

صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَلْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةَ، وَالْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ تُكَفِّرُ مَا بَيْنَهُمَا» (متفق علیه)

نہ ہو) کی جزاء صرف جنت ہے اور عمرہ کے بعد عمرہ کرنا اپنے مابین والے سب گناہوں کا کفارہ ہے۔

۶۰۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ الْاَشْجَعِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ، وَلَمْ يَفْسُقْ حَتّٰى يَرْجِعَ، رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ» (متفق علیه)

۶۰۲ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے حج کیا اور بے حیائی کی کوئی بات نہ کہی نہ کوئی گناہ کیا تا آنکہ گھر لوٹ آیا تو وہ ایسے ہے جیسے آج اس کو ماں نے جنا ہے۔

الحج عن الغیر

کسی اور کی طرف سے حج کرنا

۶۰۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: اِنَّ امْرَاَةً مِنْ خَثْعَمٍ سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ النَّحْرِ وَالْفَضْلُ رِدْفُهُ فَقَالَتْ: " اِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ اَدْرَكَتْ اَبِيْ وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَّسْتَمْسِكَ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ تَرٰى اَنْ نَحُجَّ عَنْهُ؟ قَالَ: «نَعَمْ» قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ

۶۰۳ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ قبیلہ بنو خثعم کی ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے یوم نحر (دس ذی الحجہ) کی صبح کو پوچھا، جبکہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی سواری پر آپ ﷺ کے پیچھے (دوران حج) بیٹھے تھے۔ کہ یارسول اللہ ﷺ حج کا جو فرض لوگوں پر عائد ہے میرے والد پر بھی فرض ہے اور وہ بوڑھا آدمی ہے سواری پر نہیں بیٹھ سکتا کیا ارشاد ہے کیا ہم اس کی طرف سے حج کر سکتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔

دوسری روایت میں ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما

حَدَّثَنَاهُ اَوَّلًا عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَزَادَ فِيهِ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ اَوَ يَنْفَعُهُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: «نَعَمْ كَمَا لَوْ كَانَ عَلَى اَحَدِكُمْ دَيْنٌ فَقَضَاهُ» فَلَمَّا جَاءَنَا الزُّهْرِيُّ فَقَعَدَ بِهٖ فَلَمْ يَقُلْهُ

کہتے ہیں، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ کیا اس کے (باپ کو) ہمارے حج کا فائدہ ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں اسے فائدہ ہوگا جیسے اس پر قرض ہو اور کوئی اسے اس کی طرف سے ادا کرے، مگر زہری کی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں۔

شرح: جس شخص کے پاس اتنا مال ہو کہ وہ حج کر سکتا ہے، مگر بوجہ بیماری نہیں جا سکتا تو وہ کسی دوسرے شخص کو مال دے تاکہ وہ اس کی طرف سے حج کرے اسے حج بدل کہتے ہیں۔ اس میں یہ ضروری ہے کہ جو اس کی طرف سے حج کرے وہ پہلے اپنا حج ادا کر چکا ہو اگر اس نے پہلے حج نہیں کیا ہوا تو وہ حج اس کا اپنا ہوگا کسی غیر کی طرف سے نہ ہوگا۔

مواقیت الاحرام

احرام باندھنے کے مقامات

٦٠٤ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «يُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَيُهِلُّ اَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ، وَيُهِلُّ اَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ»

٦٠٤ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل مدینہ ذو الحلیفہ سے احرام باندھیں۔ اہل شام جحفہ سے اور اہل نجد قرن سے۔

٦٠٤ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَذُكِرَ لِي وَلَمْ اَسْمَعْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيُهِلُّ اَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ (اخرجه البخاری فی العلم)

٦٠٥ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں نے خود نہیں سنا مگر مجھے بتایا گیا کہ حضور ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ اہل یمن یلملم سے احرام باندھیں۔

شرح: یہ مواقیت ہیں ان سے باہر رہنے والا شخص جب حج وعمرہ کے ارادہ سے آئے تو احرام کے بغیر ان سے گزر نہیں سکتا۔

۶۰۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُولُ: هٰذِهِ الْبَيْدَاءُ الَّتِي تَكْذِبُوْنَ فِيْهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللهِ « مَا أَهَلَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ»

(اخرجه مسلم فی الحج)

۶۰۵ حضرت سالم بن عبداللہ ؓ کہتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا، یہ مقام بیداء وہ ہے جس کے بارے میں تم لوگ نبی اکرم ﷺ کی طرف جھوٹ منسوب کرتے ہو (کہ آپ ﷺ نے یہاں سے احرام باندھا تھا) اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے مسجد ذوالحلیفہ ہی سے احرام باندھا تھا۔

شرح: اہلِ مدینہ کے لیے احرام باندھنے کا مقام ذوالحلیفہ ہے، جو مدینہ طیبہ سے باہر آج ابیار علی کے نام سے مشہور ہے۔ حدیث مبارکہ کے مطابق جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے تو روضۂ رسول ﷺ پر حاضر ہوں گے، پھر ذوالحلیفہ سے حج کا احرام باندھیں گے۔

احرام العمرة من التنعيم

مقام تنعیم سے عمرہ کا احرام باندھنا

۶۰۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَوْسٍ الثَّقَفِيُّ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ أَخْبَرَهُ «أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يُرْدِفَ عَائِشَةَ فَيُعْمِرَهَا مِنَ التَّنْعِيْمِ» قَالَ سُفْيَانُ: وَهٰذَا بَابُهُ شُعْبَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ يَقُوْلُ: مُتَّصِلٌ

(اخرجه البخاری فی العمرة)

۶۰۶ حضرت عبدالرحمان بن ابوبکر صدیق ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم فرمایا: عائشہ صدیقہ ؓ کو اپنے پیچھے سوار کرواؤ اور انہیں تنعیم سے عمرہ کروادو۔

شرح: معلوم ہوا جو شخص مکہ معظمہ میں ہوتے ہوئے عمرہ کرنا چاہے۔ اس پر ضروری ہے کہ حرم سے باہر جائے یعنی حِل سے احرام باندھے اور حرم سے باہر جانے کا قریب ترین مقام تنعیم ہے، جو مسجد حرام سے قریباً تین میل دور ہے۔ آج وہاں عظیم مسجد بنی ہے جسے ''مسجد تنعیم'' یا ''مسجد عائشہ'' کہتے ہیں۔ اسے مسجد عائشہ کہنا اسی لیے ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو یہاں سے عمرہ کا احرام بندھوایا گیا تھا۔

اقسام الاحرام

احرام کی اقسام

۶۰۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «مَنْ اَرَادَ اَنْ يُهِلَّ مِنْكُمْ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ، وَمَنْ اَرَادَ اَنْ يُهِلَّ بِحَجٍّ فَلْيُهِلَّ، وَمَنْ اَرَادَ اَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ» قَالَتْ عَائِشَةُ: «فَاَهَلَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ» وَاَهَلَّ بِهٖ نَاسٌ مَعَهُ، وَاَهَلَّ نَاسٌ بِالْحَجِّ وَ الْعُمْرَةِ، وَ اَهَلَّ نَاسٌ بِالْعُمْرَةِ وَكُنْتُ فِيْمَنْ اَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ "قَالَ سُفْيَانُ: ثُمَّ غَلَبَنِي الْحَدِيْثُ فَهٰذَا الَّذِيْ حَفِظْتُ مِنْهُ (متفق علیہ)

۶۰۷ ام المؤمنین سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (حج کے لیے) روانہ ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو شخص حج و عمرہ دونوں کا احرام باندھنا چاہتا ہے وہ ایسا کر لے، جو صرف حج کا احرام باندھنا چاہے وہ اسی کا احرام باندھ لے اور جو صرف عمرہ کا ارادہ کرنا چاہے وہ ایسا کر لے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے صرف حج کا احرام باندھا تھا اور کچھ لوگوں نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ ایسا کیا تھا، کچھ لوگوں نے حج و عمرہ دونوں کا احرام باندھا تھا اور کچھ لوگوں نے صرف عمرہ کا احرام باندھا تھا۔ میں صرف عمرہ کا احرام باندھنے والوں میں سے تھی۔

شرح: البتہ بعد میں نبی اکرم ﷺ نے صرف حج کا احرام باندھنے والوں کو فرمایا کہ وہ اپنے حج کو عمرہ کا احرام بنا کر عمرہ کریں اور احرام کھول دیں پھر وقت حج آنے پر حج کا احرام باندھیں۔ یہ اس لیے فرمایا تا کہ معلوم ہو کہ آفاقی حجاج کو حجِ افراد کی بجائے حجِ تمتع یا حجِ قران کرنا چاہیے حجِ افراد اصل میں اہلِ مکہ کے لیے ہے۔

۶۰۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ،حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،حَدَّثَنَا

۶۰۸ حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

عَاصِمُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الْعُمَرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّ مُتَابَعَةً بَيْنَهُمَا يَزِيدَانِ فِي الْأَجَلِ، وَيَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ الْخَبَثَ» قَالَ سُفْيَانُ: هٰذَا الْحَدِيثُ حَدَّثَنَاهُ عَبْدُ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيُّ، عَنْ عَبْدَةَ، عَنْ عَاصِمٍ فَلَمَّا قَدِمَ عَبْدَةُ أَتَيْنَاهُ لِنَسْأَلَهُ فَقَالَ: إِنَّمَا حَدَّثَنِيهِ عَاصِمٌ وَهٰذَا عَاصِمٌ حَاضِرٌ فَذَهَبْنَا إِلَى عَاصِمٍ فَسَأَلْنَاهُ عَنْهُ فَحَدَّثَنَا بِهِ هٰكَذَا، ثُمَّ سَمِعْتُهُ مِنْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَمَرَّةً يَقِفُهُ عَلَى عُمَرَ وَلَا يَذْكُرُ فِيهِ عَنْ أَبِيهِ وَأَكْثَرُ ذٰلِكَ كَانَ يُحَدِّثُهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُفْيَانُ وَرُبَّمَا سَكَتْنَا عَنْ هٰذِهِ الْكَلِمَةِ يَزِيدَانِ فِي الْأَجَلِ فَلَا نُحَدِّثُ بِهَا مَخَافَةَ أَنْ يَحْتَجَّ بِهَا هٰؤُلَاءِ ـ يَعْنِي الْقَدَرِيَّةَ ـ وَلَيْسَ لَهُمْ فِيهَا حُجَّةٌ (اخرجه الموصلی فی مسنده)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حج اور عمرہ آگے پیچھے (لگاتار) ادا کرو کیونکہ ایسا کرنا عمر میں اضافہ کرتا، فقر کو مٹاتا اور گناہوں کو جھاڑتا ہے جیسے بھٹی لوہے کا زنگ اتار دیتی ہے۔ اس حدیث کے بعض کلمات میں راویوں کا اختلاف ہے۔
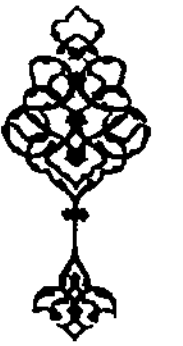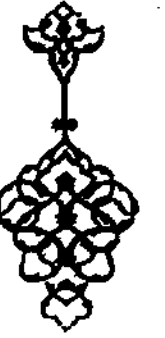
شرح: یعنی اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہے تو بار بار حج وعمرہ کے لیے جانا چاہیے۔ اس سے عمر میں اور مال میں برکت آتی ہے۔ البتہ اس کے ساتھ یتامیٰ ومساکین اور حاجت مند مسلمانوں کی مدد کا جذبہ بھی دل میں ہونا چاہیے۔

٦٠٩ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ اللَّيْثِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو

٦٠٩ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (حج کے لیے) نکلے تو ہم

الامر بجهر التلبية

تلبیہ کو بلند آواز سے کہنے کا حکم

٦١٧ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيهِ السَّائِبِ بْنِ خَلَّادٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ: مُرْ أَصْحَابَكَ أَنْ يَرْفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالْإِهْلَالِ، أَوْ قَالَ: بِالتَّلْبِيَةِ " قَالَ سُفْيَانُ: " وَكَانَ ابْنُ جُرَيْجٍ كَتَمَنِي حَدِيثًا، فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ لَمْ أُخْبِرْهُ بِهِ، فَلَمَّا خَرَجَ إِلَى الْمَدِينَةِ حَدَّثْتُهُ بِهِ، فَقَالَ لِي: يَا عَوْفُ تُخْفِي عَنَّا الْأَحَادِيثَ، فَإِذَا ذَهَبَ أَهْلُهَا أَخْبَرْتَنَا بِهَا، لَا أَرْوِيهِ عَنْكَ، أَتُرِيدُ أَرْوِيهِ عَنْكَ فَكَتَبَ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ بِهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فَكَانَ ابْنُ جُرَيْجٍ يُحَدِّثُ بِهِ، كَتَبَ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ "

(اخرجه ابن حبان فی صحیحه)

٦١٧ حضرت سائب بن خلاد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور کہا: آپ ﷺ اپنے ساتھیوں کو حکم دیں کہ تلبیہ بلند آواز سے کہیں۔ سفیان بن عیینہ نے اس حدیث میں مزید بحث کی ہے۔

٦١٨ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

٦١٨ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم اس دن (نو ذی الحجہ کو) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ منیٰ سے عرفات

أَبِيْ بَكْرٍ الثَّقَفِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُوْلُ: «غَدَوْنَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مِنًى إِلٰى عَرَفَةَ، فَمِنَّا الْمُكَبِّرُ وَمِنَّا الْمُلَبِّيْ، لَا يَعِيْبُ ذٰلِكَ بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ» (متفق علیہ)

کی طرف نکلے، ہم میں سے بعض تکبیر کہہ رہے تھے اور بعض تلبیہ اور کوئی کسی پر اعتراض نہیں کر رہا تھا۔

شرح: احرام میں تکبیر، تسبیح، تلاوت، ذکر سب کچھ جائز ہے مگر افضل چیز تلبیہ ہے اور افضل و مفضول میں کوئی اعتراض نہیں ہوتا۔

لا یحب الاحرام علیٰ من دخل مکة لغیر الحج و العمرة

جو شخص حج و عمرہ کے سوا کسی کام کو مکہ آئے اس پر احرام واجب نہیں

۶۱۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَاوِرٌ الْوَرَّاقُ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ الْمَخْزُوْمِيُّ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: «رَأَيْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِمَامَةً سَوْدَاءَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ»

(اخرجه الموصلی فی مسنده)

۶۱۹ حضرت عمرو بن حریث مخزومی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ والے دن سیاہ عمامہ باندھ رکھا تھا۔ (آپ نے احرام نہیں پہنا تھا۔)

شرح: کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ یا حج کے ارادہ سے نہیں آئے تھے بلکہ صرف شہر مکہ کا فتح کرنا مقصود تھا، اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام نہ باندھا۔

عدم جواز المباشرة قبل السعی للمعتمر

عمرہ کرنے والا سعی سے قبل مباشرت نہیں کر سکتا

۶۲۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، قَالَ: سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ اعْتَمَرَ وَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا

۶۲۰ عمرو بن دینار کہتے ہیں: ہم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ ایک آدمی عمرہ کے لیے آیا، اس نے طواف کے سات چکر پورے کیے مگر صفا و مروہ میں سعی نہ

وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، أَيَقَعُ بِامْرَأَتِهِ؟ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: «قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا، وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ، وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ» وَقَالَ: " وَاللهِ {لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ} [الاحزاب: 21] "

(اخرجه البخاری فی الصلوٰۃ)

کی۔ کیا وہ اپنی بیوی کے قریب جا سکتا ہے؟ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کے سات چکر لگائے اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعات پڑھیں اور صفا و مروہ میں سعی کی اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔ ''بے شک تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت میں کامل نمونہ ہے۔'' (احزاب) (یعنی عمل رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق وہ شخص اپنی بیوی کے پاس نہیں جا سکتا۔)

٦٢١ قَالَ عَمْرٌو: سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، فَقَالَ: «لَا يَقْرَبُهَا حَتَّى يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ» (اخرجه البخاری فی الصلوٰۃ)

٦٢١ اسی حدیث کی دوسری روایت میں ہے کہ حضرت عمرو بن دینار کہتے ہیں: ہم نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے یہ مسئلہ پوچھا انہوں نے کہا: وہ اپنی بیوی کے قریب نہیں جا سکتا جب تک صفا و مروہ میں سعی نہ کرے۔

جواز ذبح الهدی قبل یوم النحر عذراً

کسی عذر سے یوم نحر سے قبل قربانی کے جانور کا ذبح کرنا

٦٢٢ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ نَاجِيَةَ الْخُزَاعِيِّ صَاحِبِ بُدْنِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ أَصْنَعُ بِمَا عَطِبَ مِنَ الْبُدْنِ؟ قَالَ: «انْحَرْهُ، ثُمَّ اغْمِسْ خُفَّهُ فِي دَمِهِ، ثُمَّ اضْرِبْ بِهَا صَفْحَتَهُ، ثُمَّ خَلِّ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ»

(اخرجه ابن ابی شیبه)

٦٢٢ حضرت ناجیہ خزاعی رضی اللہ عنہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کے نگران تھے۔ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو جانور چلنے سے عاجز ہو جائے میں اس کے ساتھ کیا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے ذبح کر دو پھر اس کا پاؤں کاٹ کر اسے اس کے خون سے تر کرو پھر اس کے پہلو پر اس سے نشان لگا دو اور اسے لوگوں کے درمیان چھوڑ دو۔ (تا کہ وہ اس کا گوشت حاصل کر لیں۔)

احکام الاحرام

ما یجوز فی الاحرام و ما لا یجوز

احرام میں کیا جائز ہے کیا نا جائز

۶۲۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ،حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسٰى، أَخْبَرَنِي نُبَيْهُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: اشْتَكٰى عُمَرُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مَعْمَرٍ عَيْنَيْهِ بِمَلَلٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ.فَأَرْسَلَ إِلٰى أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ يَسْأَلُهُ بِأَيِّ شَيْءٍ يُعَالِجُهُ فَقَالَ لَهُ أَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ: اضْمِدْهُمَا بِالصَّبِرِ فَإِنِّي سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يُخْبِرُ بِذٰلِكَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: «يَضْمِدُهَا بِالصَّبِرِ» (اخرجه ابن ابی شیبه)

۶۲۳ نُبیہ بن وہب کہتے ہیں: عمر بن عبید اللہ بن معمر کی آنکھیں خراب ہو گئیں اور وہ اس وقت احرام میں تھے، انہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بیٹے ابان کو پیغام بھیجا کہ وہ اس کا علاج کس چیز سے کریں؟ ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: ان میں صبر (ایک پودا ہے) کا لیپ کریں کیونکہ میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا شخص آنکھوں میں صبر کا لیپ کرے۔

شرح: ثابت ہوا کہ احرام میں بیماری کے سبب جسم پر دوا لگانا جائز ہے۔اس سے دَم لازم نہیں۔

سنیة التطیب قبل الاحرام و بعدہٗ

احرام سے قبل اور اس کے بعد خوشبو لگانا سنت ہے

۶۲۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ:

۶۲۴ عبدالرحمان بن قاسم کہتا ہے: مجھے میرے والد نے بتایا کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سنا۔ وہ اپنے

أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَبَسَطَتْ يَدَهَا فَقَالَتْ: «أَنَا طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ هَاتَيْنِ لِحُرْمِهِ حِيْنَ أَحْرَمَ، وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ» قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: هٰذَا الَّذِيْ نَأْخُذُ بِهِ (متفق علیه)

ہاتھوں کو پھیلا کر فرمانے لگیں، میں نے اپنے ان دونوں ہاتھوں سے رسول اللہ ﷺ کو خوشبو لگائی جب آپ ﷺ نے احرام باندھا اور جب آپ ﷺ نے احرام کھولا قبل اس کے کہ آپ ﷺ بیت اللہ کا طواف (زیارت) کریں۔ امام حمیدی کہتے ہیں یہی ہمارا طریقہ ہے۔

شرح: احرام پہنتے ہوئے خوشبو لگانا سنتِ رسول ﷺ ہے۔ اگر اس کا اثر تلبیہ کہنے کے بعد بھی باقی رہے تو کوئی حرج نہیں پھر احرام کھول کر بھی جب حاجی نہائے تو خوشبو لگانی چاہیے۔

۶۲۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُوْلُ: «طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُرْمِهِ وَلِحِلِّهِ» قُلْتُ: أَيُّ الطِّيْبِ؟ قَالَتْ: بِأَطْيَبِ الطِّيْبِ (اخرجه البخاری فی اللباس)

۶۲۵ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو احرام باندھتے اور احرام کھولتے ہوئے خوشبو لگائی۔ راوی کہتا ہے میں نے پوچھا کہ وہ کون سی خوشبو تھی؟ وہ فرمانے لگیں کہ سب سے اچھی خوشبو تھی۔

۶۲۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: قَالَ سُفْيَانُ فَقَالَ لِيْ عُثْمَانُ بْنُ عُرْوَةَ: مَا يَرْوِيْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ إِلَّا عَنِّيْ. (اخرجه البخاری فی اللباس)

۶۲۶ یہی حدیث حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دوسری سند کے ساتھ مروی ہے۔

۶۲۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: «رَأَيْتُ وَبِيْصَ الطِّيْبِ فِيْ مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللهِ

۶۲۷ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کی مانگ مبارک میں تین دن کے بعد بھی خوشبو کی چمک دیکھی جبکہ آپ ﷺ احرام میں تھے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ثَالِثَةٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ»

(اخرجه النسائی فی المناسک)

شرح: یعنی احرام باندھنے سے قبل لگائی گئی خوشبو اگر تمام ایامِ حج میں باقی رہے تو بھی کوئی حرج نہیں۔

۶۲۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الطِّيبِ لِلْمُحْرِمِ عِنْدَ إِحْرَامِهِ؟ فَقَالَ: مَا أُحِبُّ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا يَنْضَحُ مِنِّي رِيحُ الطِّيبِ، وَلَأَنْ أَتَمَسَّحَ بِالْقَطِرَانِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ قَالَ أَبِي فَأَرْسَلَ بَعْضُ بَنِي عَبْدِ اللّٰهِ إِلَى عَائِشَةَ لِيُسْمِعَ إِيَّاهُ مَا قَالَتْ: فَجَاءَ الرَّسُولُ فَقَالَ: قَالَتْ: «طَيَّبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» فَسَكَتَ ابْنُ عُمَرَ.

(اخرجه البخاری فی الغسل)

۶۲۸ ابراہیم بن محمد بن منتشر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ احرام باندھتے ہوئے محرم کا خوشبو لگانا کیسا ہے؟ وہ کہنے لگے: مجھے یہ پسند نہیں کہ میں احرام میں صبح کروں جبکہ مجھ سے خوشبو اٹھ رہی ہو۔ میں اگر تار کول مل لوں تو یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ اچھا ہے۔

میرے والد کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے بیٹوں میں سے کسی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اسی بارے میں پیغام بھجوایا تاکہ وہ اپنے والد کو سنائیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس بارے میں کیا کہتی ہیں تو پیغام بر واپس آیا اور کہنے لگا کہ وہ فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (احرام باندھتے ہوئے) خود خوشبو لگائی تھی۔ یہ سن کر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے۔

۶۲۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ «أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْدَى مَرَّةً غَنَمًا» قَالَ الْحُمَيْدِيُّ زَادَنِي أَبُو مُعَاوِيَةَ فِيهِ «فَقَلَّدَهَا»

(اخرجه البخاری فی الحج)

۶۲۹ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار حج کی قربانی کے لیے بکریاں بھیجی تھیں اور حمیدی کہتے ہیں کہ ابو معاویہ نے یہ الفاظ بھی زائد کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان بکریوں کو ہار بھی ڈالے تھے۔
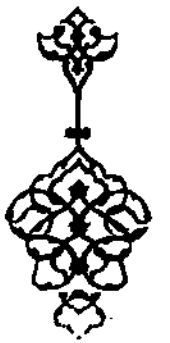
شرح: یعنی ضروری نہیں کہ حاجی اپنے ساتھ بطورِ علامت جن قربانی کے جانوروں کو لے کر نکلتا ہے، وہ اونٹ یا گائے ہوں، وہ بکریاں بھی ہوسکتی ہیں۔

۶۳۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: اَصَابَ ابْنَ عُمَرَ بَرْدٌ وَهُوَ مُحْرِمٌ، فَقَالَ لِنَافِعٍ: اطْرَحْ عَلَيَّ شَيْئًا، فَاَلْقَيْتُ عَلَيْهِ بُرْنُسًا فَغَضِبَ، وَقَالَ: «اَطْرَحْتَهُ الْعَلَيَّ وَقَدْ اَخْبَرْتُكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُ»

(اخرجه الموصلی فی مسنده)

۶۳۰ نافع کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کو سردی لگی، جبکہ وہ احرام میں تھے۔ انہوں نے نافع سے کہا مجھ پر کچھ چادر ڈال دو۔ نافع کہتے ہیں: میں نے ان پر ایک ٹوپی ڈال دی تو وہ غضب ناک ہوئے (کیونکہ ٹوپی سلی ہوتی ہے) وہ کہنے لگے: کیا تم نے مجھ پر یہ ٹوپی ڈالی ہے جبکہ میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔
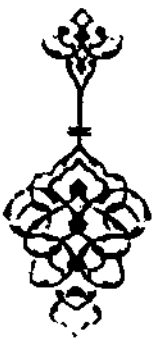
جزاء من حلق رأسهٗ عذراً فی الاحرام

جس نے مجبوراً احرام میں سر منڈوایا اس کا جرمانہ

۶۳۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، قَالَ: مَرَّ بِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَاَنَا اُوْقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ اَوْ بُرْمَةٍ، وَالْقَمْلُ يَتَهَافَتُ مِنْ رَأْسِيْ، فَقَالَ: «اَيُؤْذِيْكَ هَوَامُّكَ يَا كَعْبُ» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «فَاحْلِقْ رَأْسَكَ، وَ انْسُكْ نَسِيْكَةً، اَوْ صُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، اَوْ اَطْعِمْ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ»

۶۳۱ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ میں میرے قریب سے گزرے اور میں ہنڈیا کے نیچے آگ جلا رہا تھا اور میری جوئیں میرے سر سے جھڑ کر گر رہی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے کعب کیا تمہاری جوئیں تمہیں تکلیف دے رہی ہیں، میں نے عرض کیا: جی یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنا سر منڈوا دو اور ایک قربانی دے دو یا تین دن روزہ رکھ لو یا چھ مساکین میں صدقہ دے دو۔

۶۳۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ نَجِيْحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ، اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: «اُوْقِدْ تَحْتَ قِدْرٍ» وَقَالَ: «وَاذْبَحْ شَاةً»
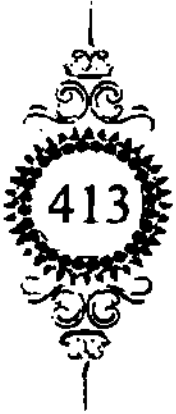
۶۳۲ یہی حدیث حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے دوسری سند کے ساتھ مروی ہے، جس میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم بکری ذبح کردو۔

شرح: یہ قرآن کریم کی اس آیت کی طرف اشارہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖٓ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ؕ ''تو جو بیار ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو (جیسے جوئیں پڑ جائیں) تو وہ بدلے میں روزے رکھے یا صدقہ دے یا قربانی کرے۔'' (بقرہ:۱۹۶) یعنی احرام میں جو بیار ہو اور اسے بامر مجبوری کوئی کام خلاف احرام کرنا پڑے جیسے سلا کپڑا پہننا وغیرہ یا اس کے سر میں تکلیف ہو تو وہ روزے رکھے صیام جمع کا صیغہ ہے جو کم از کم تین کا متقاضی ہے۔ صدقہ تین روزوں کی جگہ آیا تو چھ صدقہ ہائے فطرانہ ٹھہرے، کیونکہ ہر روزے میں سحر وافطار ہے۔

حرمة التعطر للمحرم

محرم کے لیے خوشبو لگانے کی حرمت

۶۳۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَمْرٌو، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ صَفْوَانُ بْنُ يَعْلٰى، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ، فَاَتَاهُ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ مُقَطَّعَةٌ يَعْنِيْ جُبَّةٌ وَهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِالْخَلُوْقِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَحْرَمْتُ بِالْعُمْرَةِ وَهٰذِهٖ عَلَيَّ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ

۶۳۳ صفوان بن یعلیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ''مقام جعرانہ'' پر نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے تو آپ ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا جس نے جبہ پہن رکھا تھا جو خوشبو سے معطر تھا۔ اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں نے عمرہ کا احرام باندھا ہے اور یہ جبہ میں نے پہن رکھا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم اپنے حج میں بھی ایسا کر سکتے تھے؟ اس نے کہا: میں اپنے کپڑوں سے خوشبو کو ضرور دھولیتا

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا كُنْتَ تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ؟» قَالَ: كُنْتُ أَغْسِلُ هٰذَا الْخُلُوْقَ، وَأَنْزِعُ هٰذِهِ الْمُقَطَّعَةَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجِّكَ فَاصْنَعْهُ فِي عُمْرَتِكَ» (اخرجه البخاری فی الحج)

یا اس جبہ ہی کو نہ پہنتا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو تم حج میں کرتے وہی عمرہ میں کرو۔

شرح: یعنی جو پابندیاں حج کے احرام میں ہیں بعینہ وہی پابندیاں عمرہ کے احرام میں ہیں دونوں میں کوئی فرق نہیں۔

۶۳۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: إِنِّي أَشْتَهِي أَنْ أَرَى رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ، قَالَ: فَبَيْنَا أَنَا بِالْجِعْرَانَةِ إِذْ دَعَانِي عُمَرُ، فَأَتَيْتُ فَإِذَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَجًّى ثَوْبًا فَكَشَفَ لِي عُمَرُ وَجْهَهُ، فَإِذَا هُوَ مُحْمَرٌّ وَجْهُهُ، فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «أَيْنَ السَّائِلُ» ، وَقَدْ كَانَ جَاءَهُ رَجُلٌ قَبْلَ ذٰلِكَ، وَإِذَا هُوَ مُتَضَمِّخٌ بِالْخُلُوْقِ وَعَلَيْهِ مُقَطَّعَةٌ، فَقَالَ: إِنِّي أَحْرَمْتُ وَعَلَيَّ هٰذِهِ، فَقَالَ السَّائِلُ: هَا أَنَا ذَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا كُنْتَ تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ؟» ، قَالَ: كُنْتُ أَغْسِلُ هٰذَا الْخُلُوْقَ، وَأَنْزِعُ هٰذِهِ الْمُقَطَّعَةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا كُنْتَ صَانِعًا فِي

۶۳۴ یعلیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا میں چاہتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کو اس حالت میں دیکھوں جب آپ ﷺ پر وحی اترتی ہے۔ کہتے ہیں جب میں جعرانہ میں تھا تو مجھے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بلایا۔ میں آیا۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ ایک چادر منہ پر اوڑھے لیٹے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میرے لیے آپ کے چہرے سے چادر اٹھائی تو آپ ﷺ کا چہرہ بہت سرخ تھا۔ جب آپ ﷺ سے وحی کی کیفیت ختم ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: سائل کدھر ہے؟ اور پہلے آپ ﷺ سے ایک شخص نے پوچھا تھا۔ اس نے خوشبودار جُبہ پہن رکھا تھا اور وہ کہتا تھا کہ اس نے عمرہ کا احرام باندھ لیا ہے۔ سائل نے عرض کیا میں حاضر ہوں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم حج میں کیا کرتے ہو؟ اس نے کہا: میں یہ خوشبو دھو دیتا اور اس جبہ کو اتار دیتا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو تم حج میں کرتے وہی عمرہ میں کرو۔

حَجِّكَ فَاصْنَعْهُ فِيْ عُمْرَتِكَ»

(اخرجه البخاري في الحج)

جواز التطيب للحاج بعد ما حل من الاحرام

احرام سے فراغت کے بعد خوشبو لگانے کا جواز

۶۳۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: «اِذَا رَمَيْتُمُ الْجَمْرَةَ، وَذَبَحْتُمْ، وَحَلَقْتُمْ فَقَدْ حَلَّ لَكُمْ كُلُّ شَيْءٍ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا النِّسَاءَ وَالطِّيبَ» قَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَ قَالَتْ عَائِشَةُ: طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُرْمِهِ قَبْلَ اَنْ يُحْرِمَ، وَلِحِلِّهِ بَعْدَ مَا رَمَى الْجَمْرَةَ وَ قَبْلَ اَنْ يَّزُوْرَ. قَالَ سَالِمٌ: وَ سُنَّةُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَقُّ اَنْ تُتَّبَعَ. (اخرجه البيهقي في الحج)

۶۳۵ حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جب تم نے جمرات کی رمی کر لی، جانور ذبح کر لیا اور حلق کروا لیا تو تمہارے لیے عورتوں اور خوشبو کے سوا سب کچھ حلال ہو گیا۔ حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: حالانکہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگائی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (حج کا) احرام باندھا اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کھولا بعد ازاں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمی جمرات کر لی تھی اور ابھی طواف زیارت کے لیے نہیں گئے تھے، سالم کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ ہی اتباع کی سب سے بڑھ کر مقدار ہے۔

شرح: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی طرف جو طواف زیارت سے قبل اور حلق کے بعد خوشبو لگانے کی ممانعت منسوب ہے وہ صحیح نہیں۔

۶۳۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: «طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ هَاتَيْنِ لِحَرَمِهِ حِيْنَ اَحْرَمَ، وَلِحِلِّهِ قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ» قَالَ

۶۳۶ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کے سر انور) کو اپنے ان دونوں ہاتھوں سے خوشبو لگائی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کھولا اس سے قبل کہ آپ بیت اللہ کا طواف (زیارت) کریں۔ امام حمیدی

أَبُوْ بَكْرٍ: وَهٰذَا مِمَّا لَمْ يَكُنْ يُحَدِّثُ بِهٖ سُفْيَانُ قَدِيْمًا عَنِ الزُّهْرِيِّ فَوَقَّفْنَاهُ عَلَيْهِ فَقَالَ: قَدْ سَمِعْتُهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ (اخرجه البيهقي في الحج)

کو اس کی سند پر کچھ کلام ہے۔

من مات فی الاحرام یقوم یوم القیامة محرماً ملبیاً

جو احرام میں مر گیا روز قیامت احرام میں تلبیہ کہتے اٹھے گا

۶۳۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَخَرَّ رَجُلٌ عَنْ بَعِيْرِهٖ فَوُقِصَ فَمَاتَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْهِ، وَلَا تُخَمِّرُوْا رَأْسَهٗ فَإِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُهِلُّ أَوْ قَالَ يُلَبِّيْ» (اخرجه البخاري في الجنائز)

۶۳۷ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ہم سفر (حج) میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک آدمی اونٹ سے سر کے بل گر پڑا اور فوت ہو گیا، جبکہ وہ احرام میں تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ غسل دو اور اسے اس کے دونوں کپڑوں (چادروں) میں کفن دے دو، البتہ اس کے سر کو نہ ڈھانپو، کیونکہ روز قیامت وہ تلبیہ پڑھتے ہوئے اُٹھایا جائے گا۔

۶۳۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ وَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِيْ حُرَّةَ النَّصِيْبِيُّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ، وَزَادَ فِيْهِ «وَلَا تُقَرِّبُوْهُ طِيْبًا» (متفق عليه)

۶۳۸ یہی حدیث حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دوسری سند کے ساتھ مروی ہے جس میں یہ بھی ہے کہ اسے خوشبو نہ لگاؤ۔

جواز النکاح فی الاحرام

احرام میں نکاح کا جواز

۶۳۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الشَّعْثَاءِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: «نَكَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ» فَقَالَ أَبُو الشَّعْثَاءِ: مَنْ تُرَاهَا يَا عَمْرُو؟ فَقُلْتُ: يَزْعُمُونَ أَنَّهَا مَيْمُونَةُ فَقَالَ أَبُو الشَّعْثَاءِ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ «أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكَحَ وَهُوَ مُحْرِمٌ» (اخرجه البیهقی فی الحج)

۶۳۹ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حالتِ احرام میں نکاح فرمایا۔ ابوشعثاء نے پوچھا اے عمرو آپ کا کیا خیال ہے وہ زوجہ کون سی تھیں جن سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام میں نکاح فرمایا تھا؟ عمرو کہتے ہیں میں نے کہا: راویوں کے مطابق وہ ام المؤمنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا تھیں۔

۶۴۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنِي نُبَيْهُ بْنُ وَهْبٍ الْحَجَبِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الْمُحْرِمُ لَا يَنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ» (اخرجه مسلم فی النکاح)

۶۴۰ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”احرام والا شخص نہ نکاح کرے نہ کسی کو پیغام نکاح دے۔“

شرح: یہ نہی تنزیہی ہے۔ یعنی حرمت پر دلالت نہیں کرتی اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المؤمنین حضرت سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے احرام کی حالت میں نکاح فرمایا، تاہم احرام میں یہ جائز نہیں کہ کوئی شخص بیوی سے جماع کرے یا جماع کے دواعی (بوس و کنار) میں شاغل ہو یا ایسی گفتگو کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ. یعنی ”احرامِ حج میں جماع کی کوئی بات، کوئی گناہ اور کوئی جدال جائز نہیں“۔ (سورہ بقرہ، آیت: ۱۹۷)
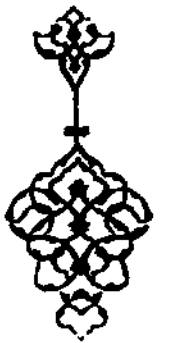
یجوز للمحرم الغسل

٦٤١ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: امْتَرَى ابْنُ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ بِالْعَرَجِ فِي الْمُحْرِمِ يَغْسِلُ رَاْسَهُ؟ فَاَرْسَلُوْنِيْ اِلٰى اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ فَذَهَبْتُ اِلَيْهِ فَوَجَدْتُهُ بَيْنَ قَرْنَيِ الْبِئْرِ يَغْتَسِلُ، فَلَمَّا رَاٰنِيْ مُقْبِلًا جَمَعَ ثِيَابَهُ اِلٰى صَدْرِهِ حَتّٰى نَظَرْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ: اَرْسَلَنِيْ اِلَيْكَ ابْنُ اَخِيْكَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَسْاَلُكَ كَيْفَ رَاَيْتَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَاْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ؟ فَقَالَ «بِيَدَيْهِ فِيْ رَاْسِهِ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ» وَقَالَ: هٰكَذَا فَرَجَعْتُ اِلَيْهِمَا فَاَخْبَرْتُهُمَا فَقَالَ الْمِسْوَرُ لِابْنِ عَبَّاسٍ لَا اُمَارِيْكَ اَبَدًا

(اخرجہ البخاری فی جزاء الصید)

٦٤١ ابراہیم بن عبداللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن عباس اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما کے درمیان مقام عرج پر اس بارے میں بحث ہوئی کہ کیا محرم اپنا سر دھو سکتا ہے؟ انہوں نے مجھے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا۔ میں ان کے پاس آیا۔ میں نے انہیں ایک کنوئیں کے دونوں کناروں کے درمیان بیٹھ کر غسل کرتے پایا۔ جب انہوں نے مجھے آتے دیکھا تو اپنے کپڑے سینے تک درست کر لیے۔ (اپنے ازار کو سینے تک بلند کر لیا) جب میں نے انہیں دیکھا تو کہا مجھے آپ کے چچا زاد بھائی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھیجا ہے تاکہ آپ سے یہ پوچھوں کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حالتِ احرام میں غسل کرتے ہوئے کیسے دیکھا تھا؟ انہوں نے اپنے ہاتھوں کے ساتھ اشارہ کیا وہ اپنے ہاتھوں کو پہلے اپنے سر پر آگے سے پیچھے لے گئے پھر واپس لے آئے اور کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یوں یوں دھو رہے تھے۔ میں نے واپس آ کر ان دونوں کو بتایا۔ تو حضرت مسور رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: آئندہ میں آپ سے کوئی جھگڑا نہیں کروں گا۔

شرح: معلوم ہوا احرام میں نہانا جائز ہے تاکہ جسم کو ٹھنڈا کیا جائے، البتہ صابن لگا کر میل دور کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ متعدد احادیث میں ہے کہ یوم عرفہ کو اللہ تعالیٰ حجاج کی اس ادا پر فرشتوں کے سامنے مباہات فرماتا ہے کہ اس کے بندے گرد آلود بالوں کے ساتھ اس کے حضور حاضر ہوئے ہیں۔ (الترغیب والترہیب جلد ۲ صفحہ ۱۱۰، حدیث ۳۲)

ما یحرم علی المحرم من اللباس

احرام میں کیسا لباس ممنوع ہے

۶۴۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَجُلًا قَامَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلَهُ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ؟ فَقَالَ: «لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ، وَلَا الْعِمَامَةَ، وَلَا السَّرَاوِيلَ، وَلَا الْبُرْنُسَ، وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ، وَلَا وَرْسٌ، وَلَا خُفَّيْنِ، إِلَّا لِمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ»

(اخرجه البخاری فی العلم)

۶۴۲ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کھڑا ہوا وہ پوچھنے لگا کہ مُحرم کیسا لباس پہن سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ قمیص نہ پہنے اور شلوار و ٹوپی نہ پہنے اور نہ ایسا کپڑا پہنے جسے زعفران اور خوشبو لگی ہو اور نہ موزے پہنے۔ ہاں اگر اس کے پاس جوتی نہ ہو تو موزوں کو (پیچھے سے) کاٹ لے تاکہ وہ ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں (اور اس کی شکل جوتی والی نہ رہے۔)

۶۴۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ، وَأَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ، وَأَيُّوبُ بْنُ مُوسٰى، وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِمِثْلِهِ، إِلَّا أَنَّهُمْ قَالُوا: «وَلَا ثَوْبٌ مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ، وَلَا وَرْسٌ» فِي آخِرِ الْحَدِيثِ. (ایضاً)

۶۴۳ یہی حدیث حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دوسری سند کے ساتھ مروی ہے۔

حرمة الاصطیاد للمحرم

محرم کے لیے شکار کرنے کی ممانعت

٦٤٤ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا مُحَمَّدٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْقَاحَةِ وَمِنَّا الْمُحْرِمُ وَغَيْرُ الْمُحْرِمِ إِذْ بَصُرْتُ بِأَصْحَابِي يَتَرَاءَوْنَ شَيْئًا فَنَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِحِمَارِ وَحْشٍ فَأَسْرَجْتُ فَرَسِي فَرَكِبْتُ فَأَخَذْتُ رُمْحِي فَسَقَطَ سَوْطِي، فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي نَاوِلُونِي وَكَانُوا مُحْرِمِينَ، فَقَالُوا: لَا وَاللهِ لَا نُعِينُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ فَتَنَاوَلْتُ سَوْطِي ثُمَّ أَتَيْتُ الْحِمَارَ مِنْ خَلْفِهِ وَهُوَ وَرَاءَ أَكَمَةٍ فَطَعَنْتُ بِرُمْحِي فَعَقَرْتُهُ فَأَتَيْتُ بِهِ أَصْحَابِي فَقَالَ بَعْضُهُمْ كُلُوهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَأْكُلُوهُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَامَنَا فَحَرَّكْتُ فَرَسِي فَأَدْرَكْتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ «هُوَ حَلَالٌ فَكُلُوهُ»

(اخرجه البخاری فی جزاء العید)

٦٤٤ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے جب ''مقام قاحہ'' پر پہنچے اور ہم میں سے بعض نے احرام باندھا تھا اور بعض نے نہیں، تو میں نے دیکھا کہ میرے ساتھی کسی چیز کو پکڑنا چاہتے تھے۔ تب مجھے ایک وحشی گدھا دکھائی دیا، میں فوراً اپنے گھوڑے پر بیٹھا میں نے اپنا نیزہ اٹھایا تو میری لاٹھی گر پڑی۔ میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا: مجھے میری لاٹھی پکڑا دو وہ سب احرام میں تھے، وہ کہنے لگے: واللہ ہم اس شکار میں تمہاری کوئی مدد نہیں کریں گے، تو میں نے خود ہی اتر کر لاٹھی اٹھائی، پھر میں وحشی گدھے پر پیچھے سے حملہ آور ہوا وہ ایک ٹیلے کے پیچھے کھڑا تھا۔ میں نے اسے نیزہ مار کر زخمی کر دیا اور اسے اپنے ساتھیوں کے پاس لے آیا۔ تب ان میں سے بعض نے کہا: اسے کھا لو اور بعض نے کہا: اسے نہ کھاؤ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے آگے تھے۔ میں نے اپنا گھوڑا دوڑایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچا۔ میں نے اس بارے میں آپ سے پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے کھا لو یہ حلال ہے۔ (کیونکہ شکار کرنے والا احرام میں نہیں تھا۔)

٦٤٥ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو

٦٤٥ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

الشَّعْثَاءِ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ سَمِعْتُ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ، وَمَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيْلَ يَعْنِيْ وَهُوَ مُحْرِمٌ» (اخرجه البخاری فی اللباس)

''جس شخص کو جوتے نہ ملیں وہ موزے پہن لے اور جو ازار نہ پائے وہ شلوار پہن لے یعنی جب وہ احرام میں ہو۔

شرح: احرام میں اگر بامر مجبوری سلا ہوا کپڑا یا بند موزا پہننا پڑے تو دم واجب نہیں بلکہ تین روزے رکھے جا سکتے ہیں یا چھ مساکین کو صدقۂ فطر دیا جا سکتا ہے۔

جواز الاحتجام فی الاحرام

احرام میں پچھنے لگوانے کا جواز

۶۴۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: أَخْبَرَنَا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَمْرٌو مَرَّتَيْنِ مَرَّةً قَالَ فِيْهِ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُوْلُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: «إِحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ»

(اخرجه البخاری فی جزاء الصید)

۶۴۶ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں تھے۔

۶۴۷ حَدَّثَنَا سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ طَاوُسًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: «إِحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ» وَلَا أَدْرِيْ أَسَمِعَهُ عَمْرٌو مِنْهُمَا أَوْ كَانَتْ إِحْدَى الْمَرَّتَيْنِ وَهْمًا؟

(اخرجه البخاری فی جزاء الصید)

۶۴۷ یہی حدیث حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دوسری سند کے ساتھ مروی ہے۔

۶۴۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ «اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ»

۶۴۸ اس حدیث کی حضرت عبداللہ ابن عباس ﷠ سے ایک اور روایت بھی ہے۔

شرح: پچھنے لگوانا ایک طریقۂ علاج ہے اور اس طریقہ میں کوئی ایسی چیز شامل نہیں جو احرام کی پابندیوں کے خلاف ہو، لہٰذا پچھنے لگوانے سے احرام میں کوئی فرق نہیں آتا۔

۶۴۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا ابْنِ اَبِيْ حُسَيْنٍ، وَفِطْرٍ اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا الطُّفَيْلِ يَقُوْلُ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ قَوْمَكَ يَزْعُمُوْنَ «اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ» وَاَنَّهَا سُنَّةٌ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: صَدَقُوْا وَكَذَبُوْا زَادَ فِطْرٌ صَدَقُوْا قَدْ رَمَلَ وَكَذَبُوْا لَيْسَتْ بِسُنَّةٍ

(اخرجه مسلم فی الحج)

۶۴۹ ابو طفیل کہتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ ابن عباس ﷠ سے کہا: آپ کی قوم والے لوگ سمجھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے طواف بیت اللہ اور سعی صفاء و مروہ میں رمل کیا ہے اور یہ دونوں سنت ہیں۔ وہ کہنے لگے: انہوں نے سچ بھی کہا ہے اور غلط بھی۔ سچ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمل کیا ہے اور غلط یہ کہا ہے کہ یہ سنت ہے۔ یہ سنت نہیں ہے۔

شرح: حضرت عبداللہ ابن عباس ﷠ کا مقصد یہ ہے کہ طواف میں رمل کرنا سنت واجبہ نہیں ہے، یعنی طریقہ ضرور یہ نہیں ہے۔ اگر کوئی نہ کرے تو اس کا طواف بہر حال ادا ہو جاتا ہے مگر بلا سبب ترک سنت محرومی ہے۔

مناسک الحج

الطواف و السعی

طواف اور سعی

٦٥٠ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: «إِنَّمَا سَعَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِينَ قُوَّتَهُ»

(اخرجه البخاری فی المغازی)

٦٥٠ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ میں سعی کی تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مشرکوں کو اپنی قوت دکھائیں۔
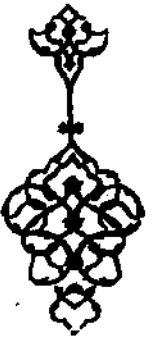
اول مسجد وضع علی الارض المسجد الاحرام

زمین پر رکھی جانے والی پہلی مسجد مسجدِ حرام ہے

٦٥١ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ أَبِي فَقَرَأَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَوَّلُ؟ قَالَ: «الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ» قُلْتُ: ثُمَّ

٦٥١ ابراہیم تیمی کہتے ہیں: میں اپنے والد کے ساتھ جا رہا تھا۔ انہوں نے آیت سجدہ پڑھی تو اس پر سجدہ کیا، پھر کہا: میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے دنیا میں کون سی مسجد رکھی گئی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسجد حرام، میں نے عرض کیا پھر کون سی؟ فرمایا: مسجد اقصیٰ۔ میں نے عرض کیا: ان

أَيُّ؟ قَالَ: «اَلْمَسْجِدُ الْأَقْصٰى» قُلْتُ: كَمْ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: «أَرْبَعُوْنَ سَنَةً» قُلْتُ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: «ثُمَّ حَيْثُ أَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ فَصَلِّ فَإِنَّ الْأَرْضَ كُلَّهَا مَسْجِدٌ» (اخرجه احمد)

دونوں کے درمیان کتنا وقت تھا؟ فرمایا: چالیس برس، میں نے عرض کیا پھر کون سی مسجد ہے؟ فرمایا: پھر تمہیں جہاں نماز کا وقت آجائے تو نماز پڑھ لو کیونکہ ساری روئے زمین مسجد ہے۔

شرح: اسی لیے قرآنِ کریم میں فرمایا گیا: إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۶﴾ ”سب سے پہلا گھر جو لوگوں (کی عبادت) کے لیے بنایا گیا وہ ہے جو مکہ مکرمہ میں ہے وہ تمام جہانوں کے لیے مبارک اور ہدایت کا ذریعہ ہے۔“ (سورہ نسآء آیت: ۹۶) گویا مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ دونوں کی بنیاد حضرت آدم علیہ السلام ہی نے رکھی۔

فضل الصلوٰة فی المسجد الحرام

مسجد حرام میں نماز کی فضیلت

۶۵۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ عَتِيْقٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ «صَلَاةٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَفْضَلُ مِنْ مِائَةِ صَلَاةٍ، فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ» قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: قَالَ سُفْيَانُ: «فَيَرَوْنَ أَنَّ الصَّلَاةَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَفْضَلُ مِنْ مِائَةِ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا مَسْجِدَ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنَّمَا فَضْلُهُ عَلَيْهِ بِمِائَةِ صَلَاةٍ» (اخرجه ابن حبان فی صحیحه)

۶۵۲ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا۔ مسجد حرام میں نماز کا درجہ دوسری مسجدوں کی نماز سے سو گنا بڑا ہے۔

سفیان کہتے ہیں: محدثین کے نزدیک مسجدِ حرام کی نماز دوسری مسجدوں کی نماز سے ایک ہزار درجہ افضل ہے سوا مسجد نبوی کے، کیونکہ مسجد حرام کی نماز مسجد نبوی کی نماز سے صرف ایک سو درجہ بڑی ہے۔

جواز المرور بین یدی المصلی لمن یطوف

جوطواف میں مصروف ہے وہ نمازی کے آگے سے گزر سکتا ہے

۶۵۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ كَثِيرِ بْنِ الْمُطَّلِبِ، عَنْ بَعْضِ أَهْلِهِ أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ الْمُطَّلِبَ بْنَ أَبِي وَدَاعَةَ يَقُولُ: «رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِمَّا يَلِي بَابَ بَنِي سَهْمٍ وَالنَّاسُ يَمُرُّونَ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطَّوَافِ سُتْرَةٌ» (اخرجه الموصلی فی مسنده)

۶۵۳ حضرت مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم بنی سہم کے دروازہ کے قریب (صحنِ حرم میں) نماز پڑھ رہے تھے لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے سے گزر رہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور طواف کرنے والوں کے درمیان کوئی سُترہ نہ تھا۔

شرح: ثابت ہوا کہ طواف کرنے والے لوگ نمازی کے آگے سے گزر سکتے ہیں، کیونکہ طواف کرنے والا بھی مصروفِ عبادت ہے تو وہ نمازی کے آگے سے گزر سکتا ہے۔ نمازی پر لازم نہیں کہ صحن حرم میں طوّافین کے اور اپنے درمیان سترہ رکھے۔

آج الحمدللہ مجھے طواف میں وہ خوشگوار کیفیت ملی جو بیان سے باہر ہے۔ میں نے آج بروز جمعرات ۸ رجب ۱۴۳۵ھ بمطابق ۸ مئی ۲۰۱۴ء نماز عشاء کے بعد طواف شروع کیا۔ آغاز طواف کے وقت ہی بارش کے چند قطرے پڑ رہے تھے پھر دوران طواف موسلا دھار بارش ہوئی پورا طواف مسلسل بارش میں ہوا، پھر مقام ابراہیم علیہ السلام کے سامنے تیز برستی بارش میں دو رکعت نماز ادا کی۔ یہ حالت تھی کہ صحن حرم میں رحمت کے بہتے پانی میں سجدہ کیا۔ مجھے یوں لگتا تھا کہ بارش میرے سارے بدن کے گناہ دھو رہی ہے اور زبان پر یہ آیت مسلسل آرہی تھی۔ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ ﴿۱۱﴾ ''اور اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی برساتا ہے تاکہ تمہیں اس سے پاک کرے اور تم سے شیطان کی ناپاکی دور کرے اور تمہارے دل مضبوط کرے اور تمہارے قدم پختہ جمائے۔'' (انفال، آیت: ۱۱) اس آیت کا شانِ نزول جو بھی ہو، تاہم اس وقت میرے حال کے ساتھ اس کی لفظی مطابقت بہت خوب تھی۔ بہت رقت طاری ہوئی اور بے حد حلاوتِ ایمانی نصیب ہوئی۔ مجھے اللہ وحدہٗ لاشریک نے بحمدہٖ سینکڑوں بار طواف کا موقع عطا فرمایا ہے مگر جو لذّتِ ایمانی آج نصیب ہوئی وہ پہلے کبھی حاصل نہ ہوئی تھی۔

۶۵۴ قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَاهُ أَوَّلًا عَنْ كَثِيرٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْمُطَّلِبِ فَلَمَّا سَأَلْتُهُ عَنْهُ قَالَ: لَيْسَ هُوَ عَنْ أَبِيهِ إِنَّمَا أَخْبَرَنِي بَعْضُ أَهْلِي أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنَ الْمُطَّلِبِ

(اخرجه النسائی فی الحج)

۶۵۴ یہی مذکورہ حدیث دوسری سند کے ساتھ حضرت مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

فرضية وقوفِ عرفة

وقوفِ عرفہ کی فرضیت

۶۵۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَضْلَلْتُ بَعِيرًا لِي يَوْمَ عَرَفَةَ فَخَرَجْتُ أَطْلُبُهُ بِعَرَفَةَ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا مَعَ النَّاسِ بِعَرَفَةَ فَقُلْتُ: هٰذَا مِنَ الْحُمْسِ مَا شَأْنُهُ هَاهُنَا قَالَ سُفْيَانُ: وَالْأَحْمَسُ الشَّدِيدُ عَلَى دِينِهِ وَكَانَتْ قُرَيْشٌ تُسَمَّى الْحُمْسَ وَكَانَ الشَّيْطَانُ قَدِ اسْتَهْوَاهُمْ، فَقَالَ لَهُمْ: إِنَّكُمْ إِنْ عَظَّمْتُمْ غَيْرَ حَرَمِكُمْ اسْتَخَفَّ النَّاسُ بِحَرَمِكُمْ فَكَانُوا لَا يَخْرُجُونَ مِنَ الْحَرَمِ " (اخرجه الطبرانی فی الکبیر)

۶۵۵ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: عرفہ کے دن (نو ذی الحجہ) کو میرا اونٹ گم ہو گیا، میں اسے میدان عرفات میں تلاش کرنے نکلا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ عرفات میں بیٹھے تھے۔ میں نے کہا: یہ تو حُمس میں سے ہیں یہ یہاں کیوں بیٹھے ہیں۔ سفیان کہتے ہیں ''احمس'' اسے کہتے ہیں جو اپنے مذہب میں سخت تر ہو قریش خود کو حُمس کہتے تھے، شیطان نے ان کو گمراہ کر کے یہ باور کرا دیا تھا اگر تم اپنے حرم کو چھوڑ کر غیر حرم کی تعظیم کرو گے تو لوگ تمہارے حرم کی تکریم نہیں کریں گے لہٰذا وہ حرم سے باہر نہیں نکلتے تھے (اور نہ حج میں میدان عرفات میں جاتے تھے۔)

شرح: وقوفِ عُرفہ حج کا سب سے اہم رکن ہے، مگر شیطان نے اہلِ جاہلیت کو اسی سے محروم کر دیا۔ اسی بارے میں اللہ نے فرمایا: ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ یعنی ''اے اہل حرم تم بھی وہاں سے واپس پلٹو جہاں سے لوگ پلٹتے ہیں'' (یعنی عرفات جا کر واپس آتے ہیں۔) (سورۂ بقرہ: آیت ۱۹۹)

٦٥٦ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ مُضَرِّسِ بْنِ أَوْسِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ لَامِ الطَّائِيَّ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُزْدَلِفَةِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ جِئْتُ مِنْ جَبَلَيْ طَيِّءٍ وَاللهِ مَا جِئْتُ حَتَّى أَتْعَبْتُ نَفْسِي وَأَنْضَيْتُ رَاحِلَتِي، وَمَا تَرَكْتُ جَبَلًا إِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ شَهِدَ مَعَنَا هٰذِهِ الصَّلَاةَ وَقَدْ كَانَ وَقَفَ بِعَرَفَةَ قَبْلَ ذٰلِكَ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ وَقَضَى تَفَثَهُ» (اخرجه ابن حبان فی صحیحه)

٦٥٦ حضرت عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مزدلفہ میں حاضر ہوا میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بنو طے کے پہاڑوں سے آیا ہوں۔ میں تب پہنچا ہوں کہ میں اپنی جان کو تھکا چکا ہوں اور میں نے اپنی سواری کو دبلا کر دیا ہے اور میں ہر پہاڑ پر ٹھہرتا آیا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے ہمارے ساتھ یہ نماز (عشاء) مزدلفہ میں پڑھی ہے اور اس سے قبل اس نے عرفہ میں وقوف کیا تھا خواہ دن میں یا رات میں اس کا حج پورا ہو گیا اور مقصد ادا ہو گیا۔

٦٥٧ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، قَالَ: وَكَانَ أَحْفَظَهُمَا لِهٰذَا الْحَدِيثِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ مُضَرِّسِ بْنِ أَوْسِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ لَامِ الطَّائِيَّ، يَقُولُ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُزْدَلِفَةِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَتَيْتُكَ السَّاعَةَ مِنْ جَبَلَيْ طَيِّءٍ قَدْ أَكْلَلْتُ رَاحِلَتِي، وَأَتْعَبْتُ نَفْسِي، فَهَلْ لِي مِنْ حَجٍّ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ شَهِدَ مَعَنَا هٰذِهِ الصَّلَاةَ، وَوَقَفَ مَعَنَا حَتَّى يُفِيضَ، وَقَدْ كَانَ وَقَفَ قَبْلَ ذٰلِكَ بِعَرَفَةَ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا، فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ وَقَضَى تَفَثَهُ» (ایضاً)

٦٥٧ یہی حدیث دوسری سند کے ساتھ اور چند الفاظ کے اختلاف کے ساتھ حضرت عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔
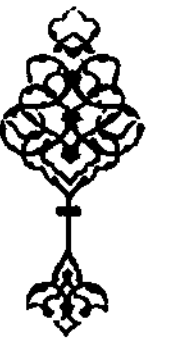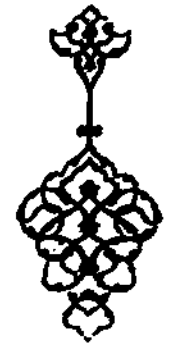
شرح: ان احادیث کا خلاصہ یہ ہے کہ جو شخص احرام پہن کر نویں ذی الحجہ کے دن یا اس سے اگلی رات میں فجر سے پہلے تک کسی لمحہ عرفات میں پہنچ جائے۔ اس کا حج ادا ہو جاتا ہے جو یہ نہ کر سکے اس کا حج رہ گیا حج کا بنیادی فرض یہی ہے باقی سب واجبات ہیں، اگر کوئی رہ جائے تو دَم ادا کر کے فارغ ہو سکتا ہے یا اس کے علاوہ سنتیں ہیں۔

۶۵۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ قَيْسٍ الْأَعْرَجُ أَخُوْ عُمَرَ بْنِ قَيْسٍ مَوْلَى بَنِيْ فَزَارَةَ عَنْ مُجَاهِدٍ، «أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقِفُ سِنِيْهِ كُلَّهَا بِعَرَفَةَ»

۶۵۸ مجاہد روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیشہ میدانِ عرفات ہی میں وقوف کیا۔
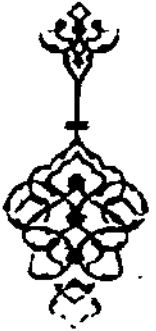
لا ينبغي للحاج الصوم يوم عرفة

یوم عرفہ کو حاجی کے لیے روزہ رکھنا خلاف سنت ہے

۶۵۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَيْرًا مَوْلَى أُمِّ الْفَضْلِ يُحَدِّثُ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ: شَكَّ النَّاسُ فِيْ صِيَامِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ بِإِنَاءٍ فِيْهِ لَبَنٌ فَشَرِبَ وَ كَانَ سُفْيَانُ رُبَّمَا قَالَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ يَشُكُّ النَّاسُ فِيْ صِيَامِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ أُمُّ الْفَضْلِ فَإِذَا وُقِّفَ عَلَيْهِ قَالَ هُوَ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ. (اخرجه البخاری فی الاشربه)

۶۵۹ حضرت سیدہ ام فضل رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ لوگوں میں شک ہوا کہ کیا نبی اکرم ﷺ نے یوم عرفہ میں روزہ رکھا ہے یا نہیں، تو میں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں دودھ سے بھرا ہوا برتن بھیجا۔ آپ ﷺ اس سے پینے لگے (تو سب کو) معلوم ہو گیا کہ آپ ﷺ نے یوم عرفہ میں روزہ نہیں رکھا ہے) سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ کو اس کی سند پر ایک کلام ہے۔

شرح: لہٰذا حاجی کو یوم عرفہ کا روزہ نہیں رکھنا چاہیے۔ باقی لوگوں کے لیے یہ روزہ ایک سال کے روزوں کا ثواب رکھتا ہے۔

لم یصم النبی ﷺ یوم عرفة

نبی اکرم ﷺ نے یوم عرفہ کو روزہ نہیں رکھا تھا

٦٦٠ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: اَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ بِعَرَفَةَ فَوَجَدْتُهُ يَأْكُلُ رُمَّانًا، فَقَالَ: ادْنُ فَكُلْ لَعَلَّكَ صَائِمٌ «اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَصُمْ هٰذَا الْيَوْمَ» (اخرجه البیهقی فی الصیام)

٦٦٠ حضرت سعید بن جُبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں عرفہ میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوا میں نے انہیں انار کھاتے ہوئے پایا۔ وہ فرمانے لگے: قریب آؤ اور کھاؤ، شاید تم روزہ سے ہو۔ نبی اکرم ﷺ نے (دوران حج) اس دن کا روزہ نہیں رکھا تھا۔

٦٦١ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ نَجِيْحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ رَجُلٍ، اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ عَرَفَةَ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: «حَجَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَصُمْهُ، وَحَجَجْتُ مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ فَلَمْ يَصُمْهُ، وَحَجَجْتُ مَعَ عُمَرَ فَلَمْ يَصُمْهُ، وَحَجَجْتُ مَعَ عُثْمَانَ فَلَمْ يَصُمْهُ، وَاَنَا لَا اَصُوْمُهُ وَلَا آمُرُ بِهِ وَلَا اَنْهٰى عَنْهُ» (اخرجه الموصلی فی مسنده)

٦٦١ ابونجیح کہتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یوم عرفات کے روزے کے بارے میں پوچھا انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کیا آپ ﷺ نے یہ روزہ نہ رکھا، میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا انہوں نے بھی یہ روزہ نہ رکھا۔ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا انہوں نے بھی یہ روزہ نہ رکھا اور میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا انہوں نے بھی یہ روزہ نہ رکھا اور میں بھی یہ روزہ نہیں رکھتا اور میں اس کا حکم کرتا ہوں نہ اس سے منع کرتا ہوں۔

٦٦٢ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو، عَنْ اَبِي الثَّوْرَيْنِ الْجُمَحِيِّ، قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ عَرَفَةَ: «فَنَهَانِيْ»

٦٦٢ ابوثورین جمحی کہتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یوم عرفہ کے روزہ کے بارے میں پوچھا انہوں نے مجھے اس سے منع فرمایا۔
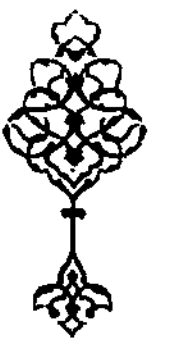
شرح: یعنی حاجی کو اس سے منع فرمایا۔

۶۶۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَفْوَانَ الْجُمَحِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا مِّنْ أَخْوَالِهِ مِنَ الْأَزْدِ يُقَالُ لَهُ يَزِيْدُ بْنُ شَيْبَانَ قَالَ: أَتَانَا ابْنُ مِرْبَعٍ الْأَنْصَارِيُّ وَنَحْنُ بِعَرَفَةَ فِيْ مَكَانٍ يُبَاعِدُهُ عَمْرٌو مِنْ مَوْقِفِ الْإِمَامِ قَالَ: فَقَالَ: إِنِّيْ رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْكُمْ يَقُوْلُ: «كُوْنُوْا عَلٰى مَشَاعِرِكُمْ هٰذِهٖ فَإِنَّكُمْ عَلٰى إِرْثٍ مِنْ إِرْثِ إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ» قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: «وَكَانَ سُفْيَانُ رُبَّمَا قَالَ اثْبُتُوْا وَرُبَّمَا قَالَ أَبِيْكُمْ إِبْرَاهِيْمَ»

(اخرجه ابوداؤد فی المناسك)

۶۶۳ حضرت یزید بن شیبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہمارے پاس ابن ربیع انصاری آئے جب کہ ہم عرفہ میں ایسی جگہ تھے جو حضرت عمرو بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے بقول امام کے موقف سے دور تھی۔ انہوں نے کہا: میں تمہارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نمائندہ ہوں۔ آپ فرماتے ہیں: لوگو! اپنے اسی مقام پر وقوف کرو (امام کے موقف کی طرف جانے کی ضرورت نہیں) کیونکہ تم ابراہیمی وراثت کے حامل ہو۔

الاعتدال فی المشی بین عرفة و المزدلفة

عرفات ومزدلفہ کے مابین درمیانہ چال سے چلنا

۶۶۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ كَمْ مَرَّةٍ لَا أُحْصِيْهِ لَا أَعُدُّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ قَالَ: سُئِلَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَأَنَا إِلٰى جَنْبِهٖ وَكَانَ رِدْفَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ

۶۶۴ حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہمیں ہشام بن عروہ نے اتنی بار بتایا کہ میں گن نہیں سکتا کہ مجھے میرے والد نے کہا: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا جبکہ میں ان کے پہلو میں تھا اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم

حَتّٰی اَتَی الْمُزْدَلِفَةَ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيْرُ حِيْنَ دَفَعَ؟ قَالَ «كَانَ يَسِيْرُ الْعَنَقَ؟ فَاِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ» قَالَ سُفْيَانُ قَالَ هِشَامٌ «وَالنَّصُّ فَوْقَ الْعَنَقِ»

(اخرجه مالك فی الحج)

عرفہ سے مزدلفہ آئے۔ پوچھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کس رفتار سے چلے تھے؟ انہوں نے بتایا کہ آپ ﷺ درمیانی رفتار سے چلے تھے، البتہ جہاں آپ ﷺ کو راستہ کھلا ملتا تو آپ ﷺ کی رفتار کچھ تیز ہو جاتی تھی۔

لا يُصلّى المغرب فی طريق المزدلفة

مزدلفہ پہنچنے سے قبل راستہ میں مغرب نہیں پڑھی جا سکتی

۶۶۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عُقْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ حَرْمَلَةَ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ اَحَدُهُمَا اَخْبَرَنِيْ كُرَيْبٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ اُسَامَةَ وَقَالَ الْآخَرُ: اَخْبَرَنِيْ كُرَيْبٌ، عَنْ اُسَامَةَ وَكَانَ رَدِفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ حَتّٰى اَتَى الْمُزْدَلِفَةَ قَالَ: «دَفَعْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ فَلَمَّا اَتَى الشِّعْبَ نَزَلَ فَبَالَ وَلَمْ يَقُلْ هَرَاقَ الْمَاءَ، ثُمَّ اَتَيْتُهُ بِالْاِدَاوَةِ فَتَوَضَّاَ وَضُوْءًا خَفِيْفًا» فَقُلْتُ الصَّلَاةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: «الصَّلَاةُ اَمَامَكُمْ فَلَمَّا اَتٰى جَمْعًا صَلّٰى صَلَاةَ الْمَغْرِبِ ثُمَّ حَطُّوْا رِحَالَهُمْ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ» قَالَ سُفْيَانُ: "لَمْ يَخْتَلِفْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عُقْبَةَ وَمُحَمَّدٌ

۶۶۵ سفیان کہتے ہیں مجھے ابراہیم بن عقبہ اور محمد بن ابی حرملہ نے حدیث سنائی۔ ابراہیم نے کہا: مجھے کریب نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور دوسرے نے کہا: مجھے کریب نے (براہِ راست) اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، اور اسامہ رضی اللہ عنہ عرفات سے مزدلفہ آتے ہوئے نبی اکرم ﷺ کے پیچھے سواری پر سوار تھے۔ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عرفہ سے نکلا، جب آپ گھاٹی میں آئے تو آپ ﷺ نے اتر کر پیشاب کیا یہ نہ بتایا کہ آپ نے اس پر پانی بہایا، پھر میں آپ ﷺ کے پاس وضو کا برتن لے کر حاضر ہوا، آپ ﷺ نے ہلکا سا وضو کیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! نماز! آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے آگے ہے (آگے پڑھیں گے) جب آپ ﷺ مزدلفہ میں پہنچے تو آپ ﷺ نے مغرب پڑھی پھر لوگوں نے اپنا سامان اتارا اور آپ ﷺ نے عشاء پڑھی۔

فِيْ شَيْءٍ مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ إِلَّا أَنَّ ذَا قَالَ كُرَيْبٌ عَنْ أُسَامَةَ وَقَالَ: هٰذَا كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ" (اخرجه البخاری فی الوضوء)

سفیان کو اس حدیث کے بعض الفاظ پر کلام ہے۔

الجمع بين المغرب و العشآء فی المزدلفة

مزدلفہ میں مغرب وعشاء کا جمع کرنا
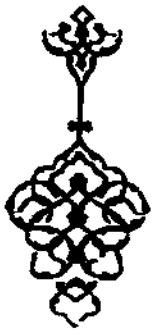
٦٦٦ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيْدَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ قَالَ: «صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ جَمِيْعًا» (اخرجه البخاری فی الحج)

٦٦٦ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مزدلفہ میں مغرب وعشاء کو جمع کر کے پڑھا۔

الذهاب من المزدلفة الی منٰی

مزدلفہ سے منیٰ جانا

٦٦٧ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ شَوَّالٍ، عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ: «كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُغَلِّسُ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ إِلٰى مِنًى» قَالَ سُفْيَانُ وَسَالِمُ بْنُ شَوَّالٍ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ مَكَّةَ لَمْ

٦٦٧ ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں ایسا کرتے تھے کہ اندھیرے ہی میں مزدلفہ سے منیٰ روانہ ہو جاتے تھے۔ سفیان نے اس حدیث کے راویوں پر بحث کی ہے۔

نَسْمَعْ اَحَدًا يُحَدِّثُ عَنْهُ اِلَّا عَمْرَو بْنَ دِيْنَارٍ

هٰذَا الْحَدِيْثَ (اخرجه مسلم فی الحج)

شرح: ممکن ہے رسول اللہ ﷺ نے بعض خواتین کو ان کی کسی مجبوری کے سبب اندھیرے میں مزدلفہ سے منیٰ بھیج دیا ہو مگر آپ ﷺ کی سنت مبارکہ یہ ہے کہ آپ مزدلفہ ہی میں ٹھہرے، جب سورج نکلنے کے قریب آ گیا تب آپ ﷺ وہاں سے منیٰ کی طرف روانہ ہوئے۔

جواز الذهاب من المنى الى المزدلفة بعد الفجر

فجر کے بعد منیٰ سے مزدلفہ جایا جاسکتا ہے

۶۶۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ اَبِيْ يَزِيْدَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: «كُنْتُ فِيْمَنْ قَدَّمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ضَعَفَةِ اَهْلِهٖ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ اِلٰى مِنًى»
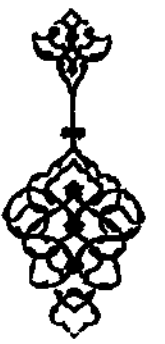
۶۶۸ حضرت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے ان ضعیف اہلِ خانہ میں سے تھا جن کو آپ ﷺ نے حج میں مزدلفہ سے منیٰ کی طرف جلدی روانہ کر دیا تھا۔

۶۶۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ

۶۶۹ یہی حدیث حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دوسری سند کے ساتھ مروی ہے۔

شرح: مزدلفہ میں طلوعِ فجر کے بعد جو حاجی ایک لحہ بھی ٹھہر جائے اس کا وقوف ہو گیا، وہ مزدلفہ سے منیٰ جا سکتا ہے اور سنت طریقہ یہ ہے کہ طلوعِ آفتاب کے قریب وہاں سے منیٰ جایا جائے۔

۶۷۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُهُمَا

۶۷۰ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو عبدالمطلب کے چھوٹے لڑکوں کو مزدلفہ سے

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَّمَ اُغَيْلِمَةَ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ اِلٰى مِنًى وَجَعَلَ يَلْطَحُ اَفْخَاذَنَا وَيَقُوْلُ «اُبَيْنِيَّ لَا تَرْمُوْا جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ»

طرف جلدی بھیج دیا۔ آپ ﷺ ہماری رانوں پر نرمی سے ہاتھ مار کر پیار سے کہہ رہے تھے۔ اے پیارے بچو! جمرۂ عقبہ کی رمی نہ کرنا جب تک سورج طلوع نہ ہو۔

رمی الجمرات
جمرات کو کنکریاں مارنے کا حکم

۶۷۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الْاَعْمَشَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ بْنَ يُوْسُفَ يَقُوْلُ: لَا تَقُوْلُوْا سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَلَا سُوْرَةُ كَذَا فَذَكَرْتُهُ لِاِبْرَاهِيْمَ بْنِ يَزِيْدَ النَّخَعِيِّ فَقَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ، اَنَّهُ مَشٰى مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فِيْ بَطْنِ الْوَادِيْ فَلَمَّا اَتَى الْجَمْرَةَ جَعَلَهَا عَنْ يَمِيْنِهِ ثُمَّ اعْتَرَضَهَا فَرَمَاهَا. فَقُلْتُ لَهُ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّ نَاسًا يَرْمُوْنَهَا مِنْ فَوْقِهَا، فَقَالَ «مِنْ هَاهُنَا وَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهُ رَاَيْتُ الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ رَمَاهَا»

(اخرجه البخاری فی الحج)

۶۷۱ اعمش کہتے ہیں، میں نے حجاج کو سنا وہ کہتا تھا: سورۂ بقرہ یا سورۂ فلاں نہ کہا کرو۔ میں نے یہ بات ابراہیم بن یزید نخعی کو بتائی، وہ کہنے لگے: مجھے عبدالرحمان بن یزید نے بتایا کہ وہ بطن وادی میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ جا رہے تھے جب جمرہ آیا (جس کو دورانِ حج کنکر مارے جاتے ہیں) تو آپ نے اس کو اپنی دائیں طرف رکھا، پھر اس کی طرف رخ کر کے اسے کنکر مارے، میں نے کہا: اے ابوعبدالرحمان! کچھ لوگ اسے اوپر سے مارتے ہیں (پہاڑی سے مارتے ہیں) وہ کہنے لگے: یہاں سے رمی کرنی چاہیے۔ اس رب کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود نہیں جس رسول پر سورہ بقرہ اتری ہے انہوں نے کنکریاں یہیں سے ماری تھیں۔

شرح: یعنی حجاج کا کہنا کہ سورۂ بقرہ یا فلاں سورہ نہ کہا کرو اس کی جہالت ہے، کیونکہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے سورہ

بقرہ کہا تھا اور کیوں نہ ہو خود رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ حنین میں پکارا تھا: اے سورہ بقرہ کے ماننے والو! ادھر آؤ۔ (مدارج) بہر حال اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جمرات کے قریب کھڑے ہو کر ان کو رمی کرنی چاہیے قریب والے پہاڑ سے کھڑے ہو کر اسے کنکر مارنا خلاف سنت ہے تاہم اگر ایسا کرنے سے کنکریاں جمرات تک پہنچ جائیں تو رمی ادا ہو جائے گی۔

آداب الرمی

رمی جمرات کے آداب

۶۷۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ اَنَّهُ سَمِعَ سُلَيْمَانَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ يُحَدِّثُ عَنْ اُمِّهِ قَالَتْ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي وَهُوَ عَلٰى بَغْلَةٍ وَهُوَ يَقُوْلُ: «اَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةَ لَا يَقْتُلُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا، وَعَلَيْكُمْ مِثْلَ حَصَى الْخَذْفِ» (اخرجه ابوداؤد فی المناسك)

۶۷۲ سلیمان بن عمرو کی والدہ نقل کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ بطن وادی سے جمرات کو کنکریاں مار رہے تھے، آپ اپنے خچر پر سوار تھے اور فرما رہے تھے: اے لوگو! آرام سے آؤ ایک دوسرے کو مارو نہیں اور چٹکی بھر چھوٹی کنکریاں مارو۔

شرح: یعنی کنکریاں مارنے میں دھکم پیل نہ کی جائے اور کنکری کا سائز بڑا نہ ہو چٹکی بھر ہو جیسے کھجور کی گٹھلی ہوتی ہے، کیونکہ بڑی کنکری کسی انسان کو لگ کر اسے زخمی کر سکتی ہے۔

تلبية الحج تنتهي عند الرمي

حج کا تلبیہ رمی جمرات پر ختم ہو جاتا ہے

۶۷۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ حَرْمَلَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا كُرَيْبٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ

۶۷۳ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے جانور پر سوار تھے جب آپ ﷺ مزدلفہ سے کنکریاں مارنے نکلے تو رسول اللہ ﷺ مسلسل

عَبَّاسٍ وَكَانَ رَدِفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ قَالَ: «لَمْ اَزَلْ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ»

(اخرجه البخاری فی الحج)

تلبیہ کہتے رہے تا آنکہ آپ نے جمرات کی رمی شروع کی۔

شرح: حج کی رمی یوم نحر کو جمرۂ عقبہ پر پہلی کنکری مارنے سے ختم ہو جاتی ہے۔

تكثير النحر فی الحج

حج میں زیادہ قربانیاں دینا

۶۷۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: «اَهْدٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةَ بَدَنَةٍ، فَقَدِمَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ فَاَشْرَكَهُ فِيْ بُدْنِهِ، بِالثُّلُثِ، فَنَحَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتًّا وَسِتِّيْنَ بَدَنَةً، وَاَمَرَ عَلِيًّا فَنَحَرَ اَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ، وَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كُلِّ جَزُوْرٍ بِبِضْعَةٍ، فَطُبِخَتْ، فَاَكَلَا مِنَ اللَّحْمِ وَحَسَيَا مِنَ الْمَرَقِ» قَالَ سُفْيَانُ: " وَاَهْلُ الْعَرَبِيَّةِ يَقُوْلُوْنَ: وَحَسَوَا "

(اخرجه ابن ماجه مختصراً فی الاضاحی)

۶۷۴ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (حجۃ الوداع میں) سو اونٹ قربان کیے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ یمن سے واپس آئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنے جانوروں کے ایک تہائی میں شریک کر لیا۔ (سو میں سے ایک تہائی اونٹ ان کو دے دیے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھیاسٹھ (۶۶) اونٹ قربان کیے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو چونتیس (۳۴) اونٹ ذبح کرنے کا حکم فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ ہر اونٹ میں سے کچھ گوشت لے کر اسے پکایا جائے چنانچہ دونوں نے اس میں سے کھایا اور شوربہ پیا۔

الحلق افضل من القصر مرتين

حلق قصر سے دوگنا افضل ہے

٦٧٤ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ، أَخْبَرَنِي وَهْبُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَارِبٍ، أَوْ مَارِبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، يَقُولُ: «يَرْحَمُ اللهُ الْمُحَلِّقِينَ» وَأَشَارَ بِيَدِهِ هٰكَذَا، وَمَدَّ الْحُمَيْدِيُّ يَمِينَهُ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ وَالْمُقَصِّرِينَ، فَقَالَ: «يَرْحَمُ اللهُ الْمُحَلِّقِينَ»، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ وَالْمُقَصِّرِينَ، فَقَالَ: «يَرْحَمُ اللهُ الْمُحَلِّقِينَ»، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ وَالْمُقَصِّرِينَ، وَأَشَارَ الْحُمَيْدِيُّ بِيَدِهِ، فَلَمْ يَمُدَّ مِثْلَ الْأَوَّلِ، قَالَ سُفْيَانُ: "وَجَدْتُ فِي كِتَابِي عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَارِبٍ، وَحِفْظِي قَارِبٍ، وَالنَّاسُ يَقُولُونَ: قَارِبٌ كَمَا حَفِظْتُ، فَأَنَا أَقُولُ: قَارِبٌ، أَوْ مَارِبٌ" (اخرجه ابن حبان فی صحیحه)

٦٧٤ حضرت قارب ثقفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع میں یہ کہتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ حلق کرنے والوں پر رحم کرے۔ آپ نے سر پر ہاتھ لمبا کر کے اشارہ کیا۔ حمیدی نے اپنے دائیں ہاتھ سے اشارہ کر کے بتایا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قصر کرنے والوں کے لیے بھی دعا فرمائیں۔ آپ نے پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ حلق کرنے والوں پر رحم کرے، پھر فرمایا اور مقصرین پر بھی۔ حمیدی نے پہلے اشارہ سے چھوٹا اشارہ کیا۔

شرح: یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حلق والوں کے لیے دو بار دعا فرمائی، اور قصر والوں کے لیے ایک بار اور اللہ تعالیٰ بھی حلق کا ذکر پہلے فرماتا ہے قصر کا بعد میں، فرمایا: مُحَلِّقِينَ رُءُوسَكُمْ وَمُقَصِّرِينَ "تم اپنے سروں کا حلق کرو گے اور قصر کرو گے۔" (فتح:۲۷)

عدم وجوب الترتيب في اركان يوم النحر

ارکان یوم نحر میں ترتیب کا عدم وجوب

۶۷۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ عِيسَى بْنَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ: «ارْمِ وَلَا حَرَجَ» وَقَالَ آخَرُ: حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ» فَقِيْلَ لِسُفْيَانَ: "هٰذَا مِمَّا حَفِظْتَ مِنَ الزُّهْرِيِّ فَقَالَ: نَعَمْ كَاَنَّهُ يَسْمَعُهُ اِلَّا اَنَّهُ كَانَ طَوِيْلًا فَحَفِظْتُ هٰذَا مِنْهُ «فَقَالَ لَهُ بِلَيْلٍ فَاِنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مَهْدِيٍّ يُحَدِّثُ عَنْكَ اَنَّكَ قُلْتَ لَمْ اَحْفَظْهُ فَقَالَ» صَدَقَ لَمْ اَحْفَظْهُ كُلَّهُ وَاَمَّا هٰذَا فَقَدْ اَتْقَنْتُهُ" (اخرجه البيهقي في الحج)

۶۷۵ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے رمی سے قبل جانور ذبح کر دیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اب رمی کر لو کوئی حرج نہیں ہے دوسرے نے کہا میں نے ذبح سے قبل حلق کر لیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اب ذبح کر لو کوئی حرج نہیں ہے۔

سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ (راوی) کو اس کی سند پر ایک بحث ہے۔

شرح: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک رمی، ذبح اور حلق کے درمیان ترتیب واجب ہے۔ اس کے ترک پر دم لازم ہے، مگر ائمہ ثلاثہ اور صاحبین کے نزدیک ترتیب سنت ہے واجب نہیں اور اس کے ترک پر کوئی جنایت لازم نہیں۔ وہ اسی حدیث مبارکہ سے دلیل پکڑتے ہیں اور دور حاضر میں کثرت ازدہام کی وجہ سے اس قول پر فتویٰ دیا جا رہا ہے اور اسی میں امت کے لیے یُسر ہے۔

۶۷۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الثَّوْرِيُّ، قَالَ سُفْيَانُ: وَهٰذَا اَجْوَدُ شَيْءٍ

۶۷۶ حضرت عبدالرحمان بن عمر دیلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: حج عرفات میں جانے کا نام ہے جس نے (۱۰ ذی الحجہ کی) فجر سے قبل

وَجَدْنَاهُ عِنْدَهُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي بُكَيْرُ بْنُ عَطَاءٍ اللَّيْثِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ الدِّيْلِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: «اَلْحَجُّ عَرَفَاتٌ، مَنْ أَدْرَكَ عَرَفَةَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ، أَيَّامُ مِنًى ثَلَاثَةٌ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ، وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ»

(اخرجه ابن حبان فی صحیحه)

وقوف عرفہ پالیا اس نے حج کرلیا۔منیٰ کے ایام تین ہیں جس نے دودن میں جلدی کرلی اس پر کوئی حرج نہیں اور جس نے تاخیر کی اس پر کوئی حرج نہیں۔

شرح: یعنی جو شخص بارہ ذی الحجہ کو کنکریاں مار کر منیٰ سے چلا جائے، اس پر کوئی گناہ نہیں اور جو منیٰ میں رہے اور تیرہ ذی الحجہ کو کنکریاں مار کر نکلے اس پر بھی کوئی اعتراض نہیں۔قرآن مجید نے بھی یہ چیز ایسے ہی بیان فرمائی۔(سورۂ بقرہ، آیت:۲۰۳)

لا يفرغ الحاج من محرمات الاحرام الا بعد طواف الزيارة

طوافِ زیارت کے بعد ہی حاجی تمام محرماتِ حج سے آزاد ہوتا ہے

۶۷۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ يُخْبِرُ بِهِ عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: «كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ هَاتَيْنِ ثُمَّ لَا يَعْتَزِلُ شَيْئًا مِمَّا يَعْتَزِلُهُ الْمُحْرِمُ وَلَا يَتْرُكُهُ» قَالَتْ عَائِشَةُ: وَمَا نَعْلَمُ الْحَاجَّ يُحِلُّهُ شَيْءٌ إِلَّا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ.

(اخرجه الموصلی فی مسنده)

۶۷۷ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں اپنے ان دونوں ہاتھوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کے ہار بناتی تھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی ایسے کام سے نہیں بچتے تھے جس سے احرام والا بچتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے ترک نہیں کرتے تھے۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: حاجی کو اگر کوئی چیز مکمل طور پر احرام کی پابندیوں سے آزاد کرتی ہے تو ہمارے علم میں وہ صرف طواف (زیارت) ہی ہے۔

ان رأت المرأة الحيض بعد طواف الزيادة

اگر عورت کو طوافِ زیارت کے بعد حیض آ جائے

۶۷۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: حَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ بَعْدَ مَا اَفَاضَتْ فَذَكَرْتُ حَيْضَتَهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ «اَحَابِسَتُنَا هِيَ» فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا حَاضَتْ بَعْدَ مَا اَفَاضَتْ، قَالَ: «فَلْتَنْفِرْ»

(اخرجه البخاری فی المغازی)

۶۷۸ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ام المؤمنین حضرت صفیہ بنت حُیی رضی اللہ عنہا کو طوافِ زیارت کے بعد حیض آ گیا۔ میں نے اُن کے حیض کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمانے لگے: کیا وہ ہمیں (سفر سے) روک دے گی؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے طوافِ زیارت کے بعد حیض آیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو پھر وہ ہمارے ساتھ (طوافِ وداع کے بغیر) جا سکتی ہے۔

۶۷۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ «فَلَا اِذًا»

(اخرجه مالك فی الحج)

۶۷۹ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہی حدیث دوسری سند کے ساتھ مروی ہے، البتہ اس کے آخر میں یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پھر کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

شرح: حاجی پر حج کے بعد مکہ سے روانگی سے قبل ایک طواف واجب ہے، جسے طوافِ وداع یا طوافِ صدر کہتے ہیں اگر یہ رہ جائے یا چھوڑ دیا جائے تو دَم لازم ہے۔ اگر عورت اس موقع پر حیض سے دوچار ہو جائے تو وہ جا سکتی ہے۔ ایک دم اس کی طرف سرزمینِ حرم میں کسی وقت ادا کیا جا سکتا ہے۔

۶۸۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ:

۶۸۰ ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حج کے لیے نکلے ہمارا مقصد

أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ: «خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ لَا نَرَى إِلَّا الْحَجَّ حَتَّى إِذَا كُنْتُ بِسَرِفَ أَوْ قَرِيبًا مِنْهَا حِضْتُ، فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ» مَا لَكِ أَنَفِسْتِ؟ " فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ «إِنَّ هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَاقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ» قَالَتْ: «وَضَحَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ بِالْبَقَرِ» (متفق عليه)

صرف حج تھا۔ جب ہم مقام سرف یا اس کے قریب تھے تو مجھے حیض آ گیا۔ نبی اکرم ﷺ میرے پاس آئے میں رو رہی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: تجھے کیا ہوا؟ کیا تجھے حیض آ گیا ہے؟ میں نے کہا: جی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ نے یہ معاملہ آدم کی بیٹیوں پر لازم کیا ہے تو تم اسی طرح کرتی رہو جیسے حاجی کرتا ہے، البتہ تم بیت اللہ کا طواف نہ کرو (کیونکہ وہ مسجد میں ہوتا ہے) کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج کی طرف سے گائے کی قربانی دی۔

حج الرسول ﷺ كان قراناً

رسول اللہ ﷺ کا حج حجِ قران تھا

٦٨١ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ حَفِظْنَاهُ مِنْهُ غَيْرَ مَرَّةٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ شَقِيقَ بْنَ سَلَمَةَ يَقُولُ. كَثِيرًا مَا يَقُولُ: ذَهَبْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ إِلَى الصُّبَيِّ بْنِ مَعْبَدٍ نَسْتَذْكِرُهُ هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ الصُّبَيُّ: كُنْتُ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا فَأَسْلَمْتُ فَخَرَجْتُ أُرِيدُ الْحَجَّ فَلَمَّا كُنْتُ بِالْقَادِسِيَّةِ أَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ جَمِيعًا، فَسَمِعَنِي سَلْمَانُ بْنُ رَبِيعَةَ وَزَيْدُ بْنُ صُوحَانَ فَقَالَا:

٦٨١ ابووائل شقیق بن سلمہ اکثر کہتے تھے کہ میں اور مسروق حضرت صُبی بن معبد رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تاکہ ہم ان سے یہ حدیث حاصل کریں۔ حضرت صُبی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ایک عیسائی آدمی تھا۔ میں اسلام لایا، میں حج کے ارادہ سے نکلا جب میں قادسیہ پہنچا تو میں نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھ لیا۔ جب سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان نے مجھے سنا تو کہا: یہ شخص اپنے اہل خانہ کے اونٹ سے بھی گمراہ تر ہے۔ ان کے ان الفاظ سے میرے سر پر گویا ایک پہاڑ آ گیا۔ (کہ کیا واقعی میں اس قدر گمراہ ہوں) میں حضرت عمر بن

لَهٰذَا اَضَلُّ مِنْ بَعِيْرِ اَهْلِهٖ، فَكَاَنَّمَا حُمِلَ عَلَيَّ بِكَلِمَتِهِمَا جَبَلٌ، فَلَقِيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَاَخْبَرْتُهٗ فَاَقْبَلَ عَلَيْهِمَا فَلَامَهُمَا ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ: «هُدِيْتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ هُدِيْتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ» قَالَ سُفْيَانُ: يَعْنِيْ اَنَّهٗ قَدْ جَمَعَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَجَازَهٗ وَلَيْسَ اَنَّهٗ فَعَلَهٗ هُوَ.

(ابن ماجه فی المناسك)

خطاب رضی اللہ عنہ سے ملا میں نے ان کو ماجری بتایا۔ انہوں نے ان دونوں کی طرف توجہ کی اور انہیں خوب سرزنش کی، پھر میری طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے: تم نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ اپنایا ہے تم نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ اپنایا ہے حضرت سفیان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اس کا معنی یہ ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حج وعمرہ کو اکٹھا کیا تھا اور آپ نے ان کو ایسا کرنے کی اجازت دی تھی اس کا یہ معنی نہیں کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی ایسا کیا تھا۔

شرح: اس بارے میں اختلاف ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر کون سا احرام باندھا تھا۔ صرف حج کا یا حج اور عمرہ دونوں کا۔ حضرت سفیان رضی اللہ عنہ کے نزدیک آپ نے صرف حج کا احرام باندھا تھا یعنی عمرہ کے بعد حج کے لیے احرام الگ باندھا تھا، تاہم اس کے برخلاف کثیر روایات میں یہ بھی ہے کہ آپ حج وعمرہ دونوں کا اکٹھا احرام باندھا تھا یعنی حجِ قران کیا تھا اور یہی صحیح ہے، صحیح بخاری وصحیح مسلم میں ایسی متعدد روایات موجود ہیں۔

٦٨٢ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا رِدْفُ اَبِيْ طَلْحَةَ، يَقُوْلُ: «لَبَّيْكَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ مَعًا».

٦٨٢ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے سواری پر سوار تھا، میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے تھے: میں حج اور عمرہ دونوں کے لیے اکٹھے لبیک کہتا ہوں۔ (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجِ قران کیا۔)

٦٨٣ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مُصْعَبُ بْنُ سُلَيْمٍ عَرِيْفُ بَنِيْ زُهْرَةَ، قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يُحَدِّثُ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ هٰذَا (متفق علیه)

٦٨٣ یہی حدیث حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دوسری سند کے ساتھ مروی ہے۔

۶۸۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ عَلْقَمَةُ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ، وَأَفْرَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَّ وَلَمْ يَعْتَمِرْ»

(اخرجه الطحاوی فی شرح معانی الآثار)

۶۸۴ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو شخص صرف عمرہ کا احرام باندھنا چاہے وہ باندھ لے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا احرام باندھا اور عمرہ شامل نہ کیا۔

شرح: حق یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ دونوں کا اکٹھے احرام باندھا تھا اور بخاری و مسلم دونوں کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''وادی عقیق'' میں مدینہ طیبہ سے باہر فرمایا حَجٌّ فِيْ عُمْرَةٍ یعنی یہ حج عمرہ کے ساتھ ہے۔ گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجِ قران ادا فرمایا: یا یہ معنی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتداء میں صرف حج کا احرام باندھا بعد میں اس کے ساتھ عمرہ بھی شامل کر لیا اور ایسا کیا جا سکتا ہے۔

۶۸۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: «لَيْسَ الْمُحَصَّبُ بِشَيْءٍ وَإِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» (اخرجه مسلم فی الحج)

۶۸۵ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ''وادیٔ محصب'' منیٰ میں سے نہیں ہے۔ وہ ایک منزل ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نزول فرمایا تھا۔

۶۸۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حِيْنَ حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَحَدَّثَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ فِي الْمُحَصَّبِ وَحَدَّثَ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ وَهٰذِهِ الْأَحَادِيْثُ حَدَّثَنَا بِهَا هٰؤُلَاءِ وَلَا يُوْجَدُ فِيْهَا مِثْلُهَا (اخرجه مسلم فی الحج)

۶۸۶ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہی قول دوسری سند کے ساتھ مروی ہے۔

شرح: یہ منیٰ و مکہ کے مابین کوئی جگہ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارکانِ حج سے فراغت کے بعد جب مکہ معظمہ واپس آئے تو راستے میں اس جگہ ٹھہرے تھے، یہاں رک کر اگر دعا کر لی جائے تو اچھا ہے۔

وجوب طواف الوداع

طوافِ وداع کا وجوب

٦٨٧ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ قَالَ سَمِعْتُ طَاوُسًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُونَ فِي كُلِّ وَجْهٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَنْفِرَنَّ أَحَدٌ حَتّٰى يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ» قَالَ سُفْيَانُ: لَمْ أَسْمَعْ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَحْسَنَ مِنْ هٰذَا الَّذِي حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ (متفق علیه)

٦٨٧ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ لوگ حج سے فراغت کے بعد جدھر سے چاہتے نکل جاتے تھے۔ تب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص حج سے واپس نہ جائے جب تک وہ سب سے آخر میں بیت اللہ کا طواف نہ کرلے۔

شرح: اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ حج کا آخری عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طواف کو قرار دیا۔ یہ طواف واجب ہے اسے طوافِ صدر کہتے ہیں اور طوافِ رخصت بھی۔ اگر یہ رہ جائے یا چھوڑ دیا جائے تو دَم لازم ہے۔

٦٨٨ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: وَأَخْبَرَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: «أُمِرَ النَّاسُ أَنْ يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ إِلَّا أَنَّهُ خُفِّفَ عَنِ الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ» (متفق علیه)

٦٨٨ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ لوگوں کو حکم دیا گیا کہ (دورانِ حج) ان کا آخری کام بیت اللہ کا طواف ہونا چاہیے۔ اِلَّا یہ کہ حیض والی عورت کو نرمی دی گئی۔

٦٨٩ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ أَنَّهُ سَمِعَ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ: «لَمْ يَأْمُرْنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَنْزِلَ ثَمَّ ـ يَعْنِي الْأَبْطَحَ ـ وَلٰكِنِّي أَنَا

٦٨٩ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے (سفرِ حج میں) حکم نہیں فرمایا تھا کہ میں ''مقامِ ابطح'' پر اتروں، البتہ میں نے وہاں خیمہ لگایا تو آپ تشریف لائے اور وہاں اترے۔

ضَرَبْتُ قُبَّتَهُ ثُمَّ جَاءَهُ فَنَزَلَ»

(اخرجه البیہقی فی الحج)

۶۹۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانَ قَالَ وَكَانَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ يُحَدِّثُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ فَلَمَّا قَدِمَ صَالِحٌ عَلَيْنَا قَالَ لَنَا عَمْرٌو: اذْهَبُوْا اِلَيْهِ فَاسْأَلُوْهُ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ

(اخرجه البیہقی فی الحج)

۶۹۰ یہی حدیث حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے دوسری سند کے ساتھ مروی ہے، جس کی سند پر حضرت سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کی ایک بحث ہے۔

شرح: مقام ''ابطح'' مکہ مکرمہ و مدینہ طیبہ کے درمیان کوئی جگہ ہے، جہاں حجۃ الوداع کے لیے آتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑاؤ فرمایا تھا۔

۶۹۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: «كُنَّا نَتَزَوَّدُ لُحُوْمَ الْهَدْيِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ»

(اخرجه البخاری فی الحج)

۶۹۱ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں مدینہ طیبہ آتے ہوئے راستہ میں قربانی کے گوشت کو بطور زادِراہ استعمال کرتے تھے۔

لا يُمنع احد عن الصلوٰة فی مسجد الحرام

کسی کو مسجد حرام میں نماز سے نہ روکا جائے

۶۹۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ بَابَاهُ يُحَدِّثُ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ رَسُوْلَ

۶۹۲ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بنی عبدالمطلب یا اے بنی عبدمناف! اگر تمہیں حکومت مل جائے تو کسی کو طوافِ کعبہ کرنے یا حرم

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَوْ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ إِنْ وُلِّيتُمْ مِنْ هٰذَا الْأَمْرِ شَيْئًا فَلَا تَمْنَعُوا أَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَصَلَّى أَيَّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ»

(اخرجه البیهقی فی الصلوٰۃ)

میں نماز پڑھنے سے مت روکو خواہ وہ رات کا کوئی پہر ہو یا دن کا کوئی وقت۔

شرح: الحمدللہ میں یہ تحریر نماز مغرب وعشاء کے درمیان کعبۃ اللہ شریف کے سامنے بیٹھ کر لکھ رہا ہوں، یعنی بتاریخ ۸ ر رجب ۱۴۳۵ھ بمطابق ۸ رمئی ۲۰۱۴ء بروز جمعرات ہم عمرہ شریف کے لیے حاضر ہیں۔

حدیث مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ کسی کو حرم میں عبادت سے روکا نہ جائے تاہم جو اوقاتِ مکروہہ ہیں ان میں نماز بہر حال مکروہ ہے خواہ وہ مسجد حرام میں ہو یا اس سے باہر۔

فضل العمرة فی رمضان

رمضان المبارک میں عمرہ کی فضیلت

٦٩٣ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، أَنَّهُ سَمِعَ يُوسُفَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ، يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ وَامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ اعْتَمِرَا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ: «فَإِنَّ عُمْرَةً فِيهِ لَكُمَا كَحَجَّةٍ» (اخرجه ابوداؤد فی المناسك)

٦٩٣ حضرت یوسف بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے ایک مرد وعورت سے فرمایا: تم رمضان میں عمرہ کرو کیونکہ رمضان میں عمرہ تمہارے لیے حج کی طرح ہے۔

٦٩٤ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ يَزِيدَ أَبُو يَزِيدَ الْأَوْدِيُّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ خَنْبَشٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «عُمْرَةٌ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ كَحَجَّةٍ»

(اخرجه ابن ماجه فی المناسك)

٦٩٤ حضرت ابن خنبش رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ماہِ رمضان میں عمرہ حج کے برابر ہے۔

فضائل المدینۃ المنورۃ

مابین بیتی و منبری روضۃ من ریاض الجنۃ

میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان والا حصہ جنت کا باغ ہے

٦٩٥ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمَّارٌ الدُّهْنِيُّ لَمْ نَجِدْهُ عِنْدَ غَيْرِهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُحَدِّثُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَقَوَائِمُ مِنْبَرِي رَوَاتِبُ فِي الْجَنَّةِ» (اخرجه الموصلی فی مسنده)

٦٩٥ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان والا حصہ جنت کے باغوں میں سے باغ ہے اور میرے منبر کے پائے جنت میں گڑے ہوئے ہیں۔

فضل الاقامۃ بالمدینۃ المنورۃ

مدینہ طیبہ میں اقامت کی فضیلت

٦٩٦ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: «تُفْتَحُ الْيَمَنُ، فَيَأْتِي قَوْمٌ
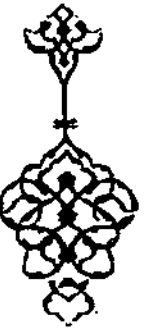
٦٩٦ حضرت سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: یمن فتح ہوگا تو کچھ لوگ اپنے اونٹوں کو نرمی سے ہانک کر لائیں گے ان پر اپنے اہل خانہ اور خادموں کو لاد کر (یمن) لے جائیں گے، حالانکہ ان کے لیے مدینہ ہی بہتر ہوگا اگر وہ جانیں، پھر

يَبِسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ، ثُمَّ تُفْتَحُ الْعِرَاقُ، فَيَأْتِيْ قَوْمٌ يَبِسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ، ثُمَّ تُفْتَحُ الشَّامُ، فَيَأْتِيْ قَوْمٌ يَبِسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ»

(اخرجه البخاری فی فضائل المدینه)

عراق فتح ہوگا تو کچھ لوگ اونٹوں کو نرمی سے ہانک کر لائیں گے اور ان پر اپنے اہل خانہ اور زیردستوں کو لاد کر لے جائیں گے اور مدینہ ان کے لیے بہتر ہوگا اگر وہ جانیں، پھر شام فتح ہوگا اور کچھ لوگ اونٹوں پر اپنے اہل وعیال اور نوکروں کو بٹھا کر لے جائیں گے اور مدینہ ان کے لیے بہتر ہوگا اگر وہ جانیں۔

شرح: چونکہ پیشِ نظر کتاب مسند حمیدی کا ترجمہ عمرہ شریف کے موقع پر حاضری حرمین طیبین کے دوران لکھا گیا تو اتفاق سے اس حدیث کا ترجمہ مدینہ طیبہ میں لکھا گیا۔ میں اس وقت اپنے ہوٹل ''قصر العقیق'' میں ظہر کے بعد یہ تحریر سپردِ قلم کر رہا ہوں۔ الحمدللہ یہ ترجمہ اس لحاظ سے بہت بابرکت ہے کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ میں لکھا گیا بلکہ بہت سا حصہ وہ ہے جو حرم کعبہ میں اور مسجد نبوی شریف میں لکھا گیا۔

اس حدیث مبارکہ میں نبی اکرم ﷺ کا علمِ غیب معلوم ہو رہا ہے کہ آپ ﷺ نے یمن، عراق اور شام جیسے عظیم ممالک کی فتوحات کی پیش گوئی فرمائی جو حرف بحرف پوری ہوئی۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر مدینہ طیبہ میں رہائش کے اسباب میسر ہوں تو اس سے بڑی نعمت کوئی نہیں۔ اس کو چھوڑنا نہیں چاہیے خواہ مدینہ طیبہ سے باہر زیادہ پرآسائش زندگی ملے تو بھی مدینہ طیبہ کو نہ چھوڑا جائے۔

٦٩٧ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ الْحُبَابِ سَعِيْدُ بْنُ يَسَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " اُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَاْكُلُ الْقُرٰى، يَقُوْلُوْنَ: يَثْرِبُ، وَهِيَ الْمَدِيْنَةُ تَنْفِي النَّاسَ، كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ " (متفق علیہ)

٦٩٧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے اس بستی کی طرف ہجرت کا حکم دیا گیا ہے جو سب بستیوں کو کھا جائے گی۔ (ان کو فتح کر لے گی) اسے ''یثرب'' کہا جاتا ہے مگر وہ ''مدینہ'' ہے جو گندے لوگوں کو یوں نکال دیتی ہے جیسے بھٹی لوہے کا زنگ دور کر دیتی ہے۔

شرح: جیسا کہ میں اس سے قبل بھی چند مواقع پر بتا چکا ہوں کہ پیشِ نظر کتاب مسند حمیدی کے ترجمہ کا اکثر حصہ میں نے عمرہ شریف کے سفر میں مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ میں لکھا تو آج ۱۶ ار رجب المرجب ۱۴۳۵ھ بمطابق ۱۶ مئی ۲۰۱۴ء بروز جمعۃ المبارک بعد از نماز مغرب میں نے مسجد نبوی شریف میں بیٹھ کر اس حدیثِ مبارک کا جو عظمتِ مدینہ سے تعلق رکھتی ہے ترجمہ لکھا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

تاہم اس حدیثِ مبارکہ پر سوال ہے کہ کئی بدعقیدہ اور بدعمل لوگ آج بھی مدینہ طیبہ میں موجود ہیں تو ان کو نکالا کیوں نہیں جاتا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ضروری نہیں انہیں زندگی میں نکالا جائے۔ انہیں موت کے بعد بھی نکالا جاسکتا ہے اور ''جذب القلوب الیٰ دیار المحبوب'' میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کئی اکابر کے اقوال سے بتایا ہے کہ مدینہ طیبہ کے قبرستان میں دفن ہونے والے منافقین و فاسقین کو ان کی قبروں سے نکال کر دوسرے علاقوں میں بھیج دیا جاتا ہے اور کئی خوش نصیبوں کو جو مدینہ طیبہ میں موت کے متمنی تھے، مدینہ طیبہ میں لا کر ان منافقین کی جگہ رکھ دیا جاتا ہے۔

عذاب من اراد باھل المدینۃ سوءً

جو اہل مدینہ کو تکلیف دینا چاہے اس کا عذاب

۶۹۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ هَارُوْنَ مُوْسٰى بْنُ اَبِيْ عِيسٰى الْمَدِيْنِيُّ الْخَيَّاطُ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ الْقَرَّاظَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَيُّمَا جَبَّارٍ اَرَادَ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ بِسُوْءٍ اَذَابَهُ اللّٰهُ فِي النَّارِ كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ، وَلَا يَصْبِرُ اَحَدٌ عَلٰى لَاْوَائِهَا وَشِدَّتِهَا اِلَّا كُنْتُ لَهُ شَهِيْدًا اَوْ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ» (اخرجہ مسلم فی الحج)

۶۹۸ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس ظالم و جابر حاکم نے اہلِ مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کیا اللہ رب العزت اسے جہنم میں یوں پگھلا دے گا جیسے نمک پانی میں پگھل جاتا ہے اور جو شخص مدینہ طیبہ کی تکلیف اور شدت پر صبر کرے میں روزِ قیامت اس کا گواہ یا سفارشی ہوں گا۔ (سبحان اللہ)

شرح: یہاں بھی میں تحدیثِ نعمت کے طور پر کہہ رہا ہوں کہ آج ۱۷ ار رجب ۱۴۳۵ھ بمطابق ۱۷ ارمئی ۲۰۱۴ء بروز ہفتہ سحری کے وقت نماز فجر سے کافی پہلے میں نے مدینہ طیبہ میں اپنے ہوٹل ''قصر العقیق'' میں اس حدیث طیبہ کا ترجمہ کیا یعنی

مدینہ طیبہ کی فضیلت مدینہ طیبہ ہی میں بیٹھ کر سرکار مدینہ ﷺ کی زبانی لکھنے کی توفیق حاصل ہوئی۔اے اللہ ہماری حاضری بطفیلِ سرکار اعظم ﷺ قبول فرما۔

اس حدیثِ مبارکہ کی روشنی میں یزید پلید کے انجام بد کا پتہ چلتا ہے جو لوگ اس کو آج بھی May Allah be pleased with him کہتے ہوئے نہیں تھکتے،ان کے لیے یہ حدیث تازیانہ عبرت ہے۔کیا تمام معتبر تواریخ میں مرقوم نہیں ہے کہ یزید ہی نے مسلم بن عقبہ کو لشکر دے کر مدینہ طیبہ کی طرف روانہ کیا تھا اور کہا تھا کہ اگر اہلِ مدینہ اطاعت قبول نہ کریں تو تین دن کے لیے مدینہ کو حلال کر دو یعنی وہاں جو چاہو کرو۔چنانچہ یزیدی فوج نے مدینہ طیبہ کی حرمت یوں پامال کی کہ آسمان بھی رو دیا۔اہلِ مدینہ کی ہزار کنواری لڑکیوں کو زنا سے حاملہ کر دیا گیا۔مسجدِ نبوی میں گھوڑے اور خچر باندھے گئے جن کی لید اور پیشاب سے مسجد آلودہ ہوگئی اور تین دن تک مسجدِ نبوی میں اذان اور نماز موقوف رہی۔(البدایہ والنہایہ،تاریخ طبری،الکامل فی التاریخ)

المدینةُ کالکیر تنفی خبثها

مدینہ طیبہ بھٹی کی طرح ہے جو خبیث کو نکال دیتی ہے

۶۹۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، يَقُوْلُ: قَدِمَ اَعْرَابِيٌّ الْمَدِيْنَةَ، فَبَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْهِجْرَةِ، ثُمَّ حُمَّ، فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ اَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ، قَالَ: «لَا» ، فَلَمَّا اشْتَدَّتْ بِهِ الْحُمّٰى اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ اَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ، قَالَ: «لَا» ثُمَّ اشْتَدَّتْ بِهِ الْحُمّٰى، فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ اَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ، قَالَ: «لَا» ثُمَّ اشْتَدَّتْ بِهِ الْحُمّٰى، فَخَرَجَ هَارِبًا مِّنَ الْمَدِيْنَةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

۶۹۹ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں:ایک دیہاتی مدینہ طیبہ آیا۔اس نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ مبارک پر ہجرت کی بیعت کی۔(یعنی میں ہجرت کر کے یہاں آجاؤں گا) پھر اسے یہاں بخار ہوگیا۔وہ کہنے لگا:یارسول اللہ ﷺ مجھے میری بیعت واپس کر دیں۔آپ نے فرمایا:نہیں،تو اس کا بخار مزید تیز ہوگیا۔اس نے پھر کہا:یا رسول اللہ ﷺ میری بیعت مجھے واپس دے دیں۔آپ ﷺ نے فرمایا:نہیں۔جب اس کا بخار مزید تیز ہوگیا تو اس نے پھر یہی بات کہی۔آپ ﷺ نے فرمایا:نہیں۔تب وہ مدینہ طیبہ سے بھاگ گیا۔نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:مدینہ بھٹی کی طرح ہے برے کو الگ کر دیتا ہے اور خالص کو نکھار دیتا ہے۔

«اَلْمَدِيْنَةُ كَالْكِيْرِ تَنْفِيْ خَبَثَهَا، وَتَنْصَعُ طِيْبُهَا»

(متفق علیہ)

شرح: بیعت کو واپس کرنے کا معنیٰ یہ تھا کہ میں اسلام کو چھوڑنا چاہتا ہوں، بخاری شریف میں ہے کہ اس اعرابی نے نبی ﷺ سے اسلام پر بیعت کی اسے بخار ہو گیا۔ اس نے کہا: آپ ﷺ میری بیعت واپس کر دیں۔ (بخاری کتاب فضائل المدینہ، حدیث ۱۸۸۳) اس لیے نبی اکرم ﷺ نے اس کی بات نہ مانی۔

یاد رہے کبھی تو ملحدین و زندیقین کو زندگی ہی میں مدینہ طیبہ سے نکال دیا جاتا ہے اور کبھی مرنے کے بعد ان کے اجسام وہاں سے منتقل کر کے باہر بھیج دیے جاتے ہیں۔

دعاء النبی ﷺ للمدینة بالبرکة

نبی اکرم ﷺ کی شہر مدینہ کے لیے دعاء برکت

۷۰۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا دَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ حُمَّ اَصْحَابُهُ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ يَعُوْدُهُ فَقَالَ: «كَيْفَ تَجِدُكَ يَا اَبَا بَكْرٍ؟» فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: كُلُّ امْرِءٍ مُصَبَّحٌ فِيْ اَهْلِهِ وَالْمَوْتُ أَدْنٰى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ وَدَخَلَ عَلٰى عَامِرِ بْنِ فُهَيْرَةَ فَقَالَ »كَيْفَ تَجِدُكَ« فَقَالَ: وَجَدْتُ طَعْمَ الْمَوْتِ قَبْلَ ذَوْقِهِ اِنَّ الْجَبَانَ حَتْفُهُ مِنْ فَوْقِهِ كَالثَّوْرِ يَحْمِيْ جِلْدَهُ بِرَوْقِهِ قَالَتْ: وَدَخَلَ عَلٰى بِلَالٍ فَقَالَ »كَيْفَ تَجِدُكَ؟« فَقَالَ: اَلَا لَيْتَ شِعْرِيْ هَلْ اَبِيْتَنَّ لَيْلَةً بِفَجٍّ ـ وَرُبَّمَا قَالَ

۷۰۰ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ آئے تو آپ ﷺ کے ساتھیوں کو بخار نے آلیا۔ نبی اکرم ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس عیادت کے لیے تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر تمہارا کیا حال ہے؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے: ہر آدمی اپنے گھر میں صبح کرتا ہے حالانکہ موت اس کی جوتی کے تسمہ سے بھی زیادہ اس کے قریب ہوتی ہے۔ آپ ﷺ حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور فرمایا: تم خود کو کیسا پاتے ہو؟ انہوں نے کہا: میں نے مرنے سے پہلے ہی مرنے کا مزہ چکھ لیا ہے۔ بے شک بزدل شخص پر موت یوں گرتی ہے جیسے بیل اپنے آپ کو اپنے گوبر سے بچاتا ہے (اور وہ اس کو لگ کر ہی رہتی ہے) نبی اکرم ﷺ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ ان سے

سُفْيَانُ - بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مِجَنَّةٍ وَهَلْ يَبْدُوَنَ لِي شَامَةٌ وَطَفِيلُ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَبْدَكَ وَخَلِيلَكَ دَعَاكَ لِأَهْلِ مَكَّةَ وَأَنَا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ أَدْعُوكَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ مِثْلَ مَا دَعَاكَ لِأَهْلِ مَكَّةَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا » قَالَ سُفْيَانُ وَأُرَى فِيهِ «وَفِي فَرَقِنَا. اللَّهُمَّ حَبِّبْهَا إِلَيْنَا مِثْلَ مَا حَبَّبْتَ إِلَيْنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ، وَصَحِّحْهَا، وَانْقُلْ وَبَاءَهَا وَحُمَّاهَا إِلَى خُمٍّ أَوْ إِلَى الْجُحْفَةِ» (اخرجه البخاری فی الدعوات)

پوچھا: تم کیسا محسوس کرتے ہو؟ وہ کہنے لگے: اے کاش کیا میں کبھی کسی راہ گزر میں رات گزار سکوں گا؟ اور سفیان کی ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے کہا: کیا میں ''فج'' کسی (ایک وادی) میں رات گزار سکوں گا جہاں میرے گرد ''اذخر'' اور ''جلیل'' وغیرہ پودے موجود ہوں۔ کیا میں کبھی چشمہ ''مجنہ'' پر اتروں گا۔ کیا مجھ پر ''شامہ و طفیل'' (مکہ کے مقامات) ظاہر ہوں گے (یعنی بخار نے ان کے دماغ پر اثر کیا تھا۔) رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ! تیرے بندے اور تیرے خلیل ابراہیم علیہ السلام نے تجھ سے اہلِ مکہ کے لیے دعا کی تھی اور میں تیرا بندہ اور تیرا رسول اہلِ مدینہ کے لیے دعا کرتا ہوں، جو انہوں نے مکہ والوں کے لیے کی تھی۔ اے اللہ! ہمارے ساع اور مد (رزق کے پیمانوں) میں برکت فرما اور ہمارے شہر مدینہ میں برکت فرما۔

حضرت سفیان بن عُیینہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے یہ الفاظ بھی فرمائے کہ اے اللہ! ہمارے جانوروں میں برکت فرما اے اللہ! مدینہ کو ہمارے لیے اسی طرح محبوب بنادے جیسے تو نے مکہ کو ہمارے لیے محبوب بنایا بلکہ اس سے بھی زیادہ محبوب بنادے، اس کو صحت دے دے اور اس کی وباء اور بخار کو مقام ''خُم یا جُحفہ'' کی طرف منتقل کردے۔

فضيلة وادي العقيق بالمدينة

مدینہ طیبہ کی وادی عقیق کی فضیلت

٧٠١ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ

٧٠١ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں نے

مُسْلِمٍ، وَبِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ بِوَادِي الْعَقِيقِ: "أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ رَبِّي، فَقَالَ: صَلِّ فِي هٰذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقَالَ عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ"

(اخرجه البخاری فی الحج)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو سنا وہ کہتے تھے: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو "وادی عقیق" میں یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"میرے پاس آج رات ایک آنے والا (فرشتہ) آیا، اس نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس مبارک وادی میں نماز پڑھیں اور کہیں کہ حج کے ساتھ عمرہ کا ارادہ کرتا ہوں۔"

شرح: یعنی فرشتے نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا پیغام دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حج اور عمرہ دونوں کا اکٹھا احرام باندھیں۔ یہ حدیث طیبہ بتاتی ہے کہ مدینہ طیبہ کے آس پاس کی وادیاں بھی مبارک ہیں۔

الاجتناب عن الاصطیاد فی ارض المدینة

سرزمین مدینہ طیبہ میں شکار سے بچنا

۷۰۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ الْخُرَاسَانِيُّ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: أَتَانَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَنَحْنُ فِي حَائِطٍ نَنْصِبُ فِخَاخًا لِلطَّيْرِ فَطَرَدَنَا فَقَالَ «إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صَيْدِ الْمَدِينَةِ» (اخرجہ احمد)

۷۰۲ حضرت شرحبیل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہمارے پاس حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ آئے، ہم اس وقت اپنے باغ میں پرندوں کے شکار کے لیے جال رکھ رہے تھے۔ انہوں نے ہمیں دھکا دے کر پرے کیا اور کہا: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ کی سرزمین کے شکار سے منع فرمایا ہے۔

شرح: بعض احادیث کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سرزمینِ مدینہ کو حرمِ مکہ کی طرح حرمِ مدینہ قرار دیا اور وہاں شکار کو ممنوع قرار دیا ہے اور یہی امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا فقہی مسلک ہے۔ دوسرے ائمہ کے نزدیک یہ نہی تنزیہی ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

سے مدینہ طیبہ میں شکار کرنا ثابت ہے اور نبی اکرم ﷺ نے منع نہ فرمایا: لہٰذا اس رزمین مدینہ طیبہ میں شکار کرنے سے بچنا چاہیے تاکہ کسی اختلاف میں نہ پڑا جائے۔

فضل الصلوٰۃ فی المسجد النبوی

مسجد نبوی میں نماز کی فضیلت

۷۰۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هٰذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ» (متفق علیہ)

۷۰۳ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اس مسجد (نبوی) میں نماز دوسری مسجدوں میں ہزار نمازوں کے برابر ہے۔ سوا مسجدِ حرام کے۔

شرح: چونکہ پیشِ نظر کتاب مسندِ حمیدی کے ترجمہ کا اکثر حصہ عمرہ شریف کے سفر میں لکھا گیا تو اس کا ایک بڑا حصہ مسجدِ نبوی شریف میں بھی لکھا گیا اور اس ترجمہ میں یہ کام بھی کیا گیا کہ مسلسل ترجمہ کرنے کے بعد اسے فقہی ترتیب کے مطابق مرتب کر دیا گیا تو اس ترجمہ کے دوران پیشِ نظر حدیث اس وقت زیرِ قلم آئی جب میں گناہگار انسان محمد طیب غفرلہٗ مسجد نبوی شریف میں موجود تھا، تو آج ۱۴ رجب ۱۴۳۵ھ بمطابق ۱۴ مئی ۲۰۱۴ء بروز بدھ نمازِ ظہر کے بعد یہ تحریر لکھی جا رہی ہے۔ جس میں مسجدِ نبوی کی فضیلت والی حدیث کو مسجدِ نبوی ہی میں لکھا گیا۔ گویا یہ بھی مجھ گناہگار کے لیے ایک اشارۂ رحمت ہے۔

اس حدیث طیبہ سے ثابت ہوا کہ مسجد حرام کے بعد دنیا کی سب سے موقر و معظم مسجد، مسجد نبوی ہے۔ یہ تعظیم صرف مسجد کے ثواب کے اعتبار سے ہے، مگر اس کی جو فضیلت قربِ رسول ﷺ کی وجہ سے ہے۔ وہ مسجدِ نبوی ہی کا خاصہ ہے اور مسجدِ حرام بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اگر کہا جائے کہ وہاں کعبۃ اللہ ہے تو ہم کہیں گے کہ کعبہ فی ذاتہٖ صرف ایک عمارت ہے اسے مسلمانوں کی وحدتِ ملی کی علامت بنایا گیا ہے، جبکہ حدیث مبارکہ کے مطابق ایک بندۂ مومن کا مقام اللہ تعالیٰ کے ہاں کعبۃ اللہ سے کہیں زیادہ ہے۔ (ابن ماجہ کتاب الفتن باب ۲/ ترمذی کتاب البر باب ۸۵)

جب ایک بندۂ مومن کا یہ مقام ہے تو امام الانبیاء حبیب کبریا محبوب خدا ﷺ کی عظمت کا کیا کہنا تو جس مسجد کو آپ

ﷺ کا قرب دائم حاصل ہے اس کا مقابلہ کوئی مسجد نہیں کرسکتی۔

لا تشد الرحال للصلوٰۃ الا الی ثلاثۃ مساجد

تین مساجد کے سوا کسی مسجد میں نماز کے لیے سفر نہ کیا جائے

۷۰۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ، اِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِيْ هٰذَا، وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى» (متفق علیه)

۷۰۴ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین مسجدوں کے سوا کسی مسجد کی طرف رختِ سفر نہ باندھا جائے مسجد حرام، میری یہ مسجد (نبوی) اور مسجد اقصیٰ۔

۷۰۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ اُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ بَصْرَةُ بْنُ اَبِيْ بَصْرَةَ الْغِفَارِيُّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «لَا تُعْمَلُ الْمَطِيُّ اِلَّا اِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ، اِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِيْ هٰذَا، وَمَسْجِدِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ»

(اخرجه ابن حبان فی صحیحه)

۷۰۵ یہی حدیث دوسری سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، جس کے بعض الفاظ مختلف ہیں مفہوم یہی ہے۔

شرح: یعنی کسی مسجد کی طرف اس لیے سفر نہ کیا جائے کہ وہاں نماز کا خاص ثواب ہے، جو کسی اور مسجد میں نہیں ہے۔ البتہ مذکورہ تین مساجد کا خصوصی ثواب اور مقام و مرتبہ ہے۔ ابن تیمیہ نے اس سے رسول اللہ ﷺ کے روضۂ اقدس کی نیت سے

سفر کرنے کو حرام کہنے کا گمراہ کن استدلال کیا اور سارے جہان کے مسلمانوں کی نفرت مول لی۔

اس حدیث مبارکہ کی تشریح میں امام بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۸۵۵ھ فرماتے ہیں: **تقدیرہ لا تشد الرحال الی مسجد الا الی ثلاثة**۔ اس کا معنی یہ ہے کہ "ان تین مساجد کے سوا کسی مسجد کی طرف سفر نہ کیا جائے۔"

(عمدۃ القاری جلد ۷، صفحہ ۳۶۸، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

یہی مفہوم شہاب الدین قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۹۲۳ھ نے بیان فرمایا ہے۔

(ارشاد الساری جلد ۳ صفحہ ۲۴۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

اور یہی مفہوم امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح مسلم میں اور امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے فتح الباری میں ذکر کیا ہے۔ بلکہ حدیث مبارکہ میں اس کی صراحت بھی ہے چنانچہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لا ینبغی للمطی ان تشدر حالهُ الٰی مسجد ینبغی فیه الصلوٰة غیر المسجد الحرام و المسجد الاقصٰی و مسجدی هذا.

یعنی "مناسب نہیں ہے کہ سواری کے کجاوے کسی مسجد کی طرف کسے جائیں کہ وہاں جا کر نماز پڑھی جائے سوا مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ اور میری مسجد کے۔" (مسند احمد بن حنبل جلد ۳ صفحہ ۶۴، مطبوعہ دار الفکر بیروت)

جب حدیث طیبہ میں صراحت موجود ہے تو اس کے باوجود ابن تیمیہ کا سفر زیارتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حدیث سے حرام بتانا محض گمراہی نہیں تو کیا ہے۔ اس لیے ابن حجر قسطلانی شارح بخاری نے فرمایا:

هٰذا قول ابن تیمیة حیث منع من زیارة و هو من اشنع المسائل المنقولة عنه.

یعنی یہ ابن تیمیہ کا قول ہے اس نے زیارتِ روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے منع کیا اور یہ اس سے منقول مسائل میں سب سے برا قول ہے۔

۷۰۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي قَزَعَةُ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ، الْمَسْجِدِ

۷۰۶ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین مسجدوں کے سوا کسی مسجد کی طرف (زیادہ ثواب کے لیے) رختِ سفر نہ باندھا جائے۔ مسجد حرام، میری یہ مسجد (مسجد نبوی) اور مسجد ایلیا (مسجد اقصیٰ) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی عورت تین دن کے سفر

الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِي هٰذَا، وَمَسْجِدِ إِيلْيَا» وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:«لَا تُسَافِرُ امْرَأَةٌ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ «وَنَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، وَعَنْ صَلَاةٍ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ «وَنَهٰى عَنْ صِيَامِ يَوْمَيْنِ، يَوْمِ الْأَضْحٰى، وَيَوْمِ الْفِطْرِ» (اخرجه البخاری فی جزاء الصید)

پر نہ نکلے جب تک اس کے ساتھ اس کا کوئی محرم نہ ہو اور رسول اللہ ﷺ نے عصر کے بعد کسی نماز (کے پڑھنے) سے منع کیا جب تک سورج غروب نہ ہو جائے اور نمازِ فجر کے بعد کسی بھی نماز (کے پڑھنے) سے منع فرمایا جب تک سورج طلوع نہ کرے اور آپ ﷺ نے یوم الاضحیٰ اور یوم الفطر کے روزہ سے بھی منع فرمایا۔

فضل مسجد قبا

مسجد قبا کی فضیلت

٧٠٧ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِيْنَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ: «رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيْ قُبَاءَ مَاشِيًا وَرَاكِبًا كُلَّ سَبْتٍ» وَرَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَأْتِيْ قُبَاءَ رَاكِبًا وَمَاشِيًا كُلَّ سَبْتٍ" (اخرجه مسلم فی الحج)

٧٠٧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ ہر ہفتے پیدل یا سواری پر مسجدِ قبا تشریف لے جاتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے دیکھا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی ہر ہفتے پیدل یا سوار مسجدِ قبا جاتے تھے۔

شرح: ارادہ کر کے مسجدِ قبا جانا اور وہاں دو رکعت پڑھنا ایک کامل عمرہ کے برابر ہے۔

فضل اهل العلم من المدينة المنورة

مدینہ منورہ کے اہل علم کی فضیلت

٧٠٨ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،

٧٠٨ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ

قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يُوشِكُ أَنْ يَضْرِبَ النَّاسُ آبَاطَ الْمَطِيِّ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ فَلَا يَجِدُونَ عَالِمًا أَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِينَةِ»

(اخرجه ابن حبان فی صحیحه)

ﷺ نے فرمایا: قریب ہے کہ لوگ سواریوں کے کلیجے پگھلا دیں گے تاکہ علم حاصل کریں اور وہ عالمِ مدینہ سے بڑھ کر کوئی عالم نہ پائیں گے۔

شرح: بعض نے عالمِ مدینہ سے کسی خاص شخصیت کو مراد لیا ہے یعنی امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ بعض نے حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کو مراد لیا۔ بہتر یہ ہے کہ اسے عام رکھا جائے یعنی ایک وقت تھا کہ مدینہ طیبہ میں ایسے اہل علم تھے جن سے بڑھ کر ساری دنیا میں کوئی عالم نہ تھا اور ایک حدیث مبارکہ یہ بھی ہے کہ ایمان مدینہ طیبہ کی طرف یوں سمٹ آئے گا جیسے سانپ اپنے سوراخ کی طرف سمٹ آتا ہے ظاہر ہے جب ایمان صرف مدینہ طیبہ میں ہوگا تو علم بھی وہیں ہوگا۔

کتاب النکاح

جواز النظر الیٰ المخطوبۃ

جس عورت سے شادی کا ارادہ ہو اسے دیکھ لینا چاہیے

۷۰۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ كَيْسَانَ الْيَشْكُرِيُّ، عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَجُلًا أَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «انْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّ فِيْ أَعْيُنِ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا» قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: «يَعْنِي الصِّغَرَ» (اخرجه مسلم فی النکاح)

۷۰۹ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے انصار میں سے کسی عورت سے نکاح کا ارادہ کیا، اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے ایک بار دیکھ لو کیونکہ انصار کی عورتوں میں کچھ ہے۔ امام حمیدی نے کہا یعنی ان کی آنکھیں چھوٹی ہوتی ہیں۔

لعب الناس بالحراب فی الزواج

شادی میں نیزے کے ساتھ کھیل کرنا

۷۱۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ زَيْدٍ التَّيْمِيُّ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ حَبَشٌ يَلْعَبُوْنَ بِحِرَابٍ لَهُمْ فَكُنْتُ أَنْظُرُ مِنْ بَيْنِ أُذُنَيْ رَسُوْلِ

۷۱۰ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حبشی لوگ اپنے چھوٹے نیزوں کے ساتھ کھیل رہے تھے میں (اپنے گھر سے) ان کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھوں اور کانوں کے درمیان سے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے پر ٹھوڑی رکھ کر) دیکھ رہی تھی، حتیٰ کہ میں نے کہا بس کافی ہے۔

اَللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَاتِقِہٖ حَتّٰی کُنْتُ اَنَا الَّتِیْ صَدَدْتُ، زَادَ یَعْقُوْبُ بْنُ زَیْدٍ فِیْ حَدِیْثِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: " مَا مِنْھُمْ اَحَدٌ اِلَّا شَیْطَانٌ اٰخِذٌ بِغَوْبِہٖ، یَقُوْلُ: اُنْظُرْ " فَلَمَّا جَاءَ عُمَرُ تَفَرَّقَتِ الشَّیَاطِیْنُ قَالَتْ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ «اَلْعَبُوْا یَا بَنِیْ اَرْفَدَۃَ یَعْلَمِ الْیَھُوْدُ وَالنَّصَارٰی اَنَّ فِیْ دِیْنِنَا فُسْحَۃً» قَالَتْ عَائِشَۃُ: فَلَمْ اَحْفَظْ مِنْ قَوْلِھِمْ غَیْرَ ھٰذِہِ الْکَلِمَۃِ اَبُو الْقَاسِمِ طَیِّبٌ اَبُو الْقَاسِمِ طَیِّبٌ (اخرجہ فی مسند الموصلی)

یعقوب بن زید نے اپنی حدیث میں یہ زائد کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہر کسی کے دامن کو شیطان پکڑ لیتا ہے کہتا ہے دیکھو، مگر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے تو شیاطین بھاگ اٹھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بنی ارفدہ! کھیلو تا کہ یہود و نصاریٰ جان لیں کہ ہمارے دین میں گنجائش بھی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: مجھے حبشیوں کے الفاظ میں سے صرف اتنا یاد ہے کہ وہ کہہ رہے تھے ابو القاسم ﷺ پاک ہیں ابو القاسم ﷺ پاکیزہ ہیں۔

شرح: یعنی حبشی لوگ بازار سے گزر رہے تھے اور شادی کے موقع پر ان کی بارات جارہی تھی جس میں وہ آقائے کریم ﷺ کی نعت شریف پڑھ رہے تھے بعض روایات میں یہ بھی ہے کہ وہ دف بجا رہے تھے نبی اکرم ﷺ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو اپنے حجرہ مبارکہ کی کسی کھڑکی یا سوراخ سے ان کا منظر دکھایا لہٰذا شادی کے موقع پر دف بجانا اور اس پر اخلاقی اور دینی اشعار کا پڑھنا جائز ہے اور اس کا سننا یا دیکھنا بھی جائز ہے۔

شر الطعام طعام الولیمة

سب سے برا کھانا ولیمہ کا ہے

۷۱۱ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا زِیَادُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ثَابِتًا الْاَعْرَجَ یُحَدِّثُ، عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِیْمَۃِ، یُمْنَعُھَا مَنْ یَّاْتِیْھَا، وَ یُدْعٰی

۷۱۱ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے برا کھانا ولیمہ کا ہے، جو وہاں آنا چاہتا ہے (یعنی محتاج و فقیر) اسے روکا جاتا ہے اور جو نہیں آنا چاہتا انہیں بلایا جاتا ہے (یعنی مالدار رشتہ دار) اور جو دعوت قبول نہ کرے اس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی

لَهَا مَنْ يَأْبَاهَا، وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ» (متفق علیه)

مخالفت کی ہے۔

٧١٢ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجُ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: «شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ، يُدْعٰى اِلَيْهَا الْاَغْنِيَاءُ، وَيُمْنَعُهَا الْمَسَاكِيْنُ، وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ» (متفق علیه)

٧١٢۔ یہی حدیث دوسری سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

شرح: مطلب یہ ہے کہ ولیمہ میں ان نادار لوگوں کو شامل کرنا چاہیے جو اچھا کھانا کھانے سے محروم ہیں، مگر افسوس ایسا نہیں کیا جاتا۔

الامر بالنکاح للشباب

جوانوں کو نکاح کرنے کا حکم

٧١٣ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَنْكِحْ فَاِنَّهُ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ، وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَا فَلْيَصُمْ فَاِنَّ الصَّوْمَ لَهُ وِجَاءٌ» (اخرجه البخاری فی الصوم)

٧١٣ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا: اے گروہِ نوجوانان! تم میں سے جو شخص نکاح کر سکتا ہے وہ ضرور نکاح کرے، کیونکہ نکاح نگاہ کو خوب پاک رکھتا اور شرمگاہ کی خوب حفاظت کرتا ہے اور جسے نکاح کی طاقت نہیں وہ روزے رکھے کیونکہ روزہ اس کی حفاظت ہے۔

شرح: یہاں سے نکاح کی اہمیت کا پتہ چلا، نکاح نہ کرنا انسان کو بہت سے فتنوں میں مبتلا کرتا ہے اور نکاح اس کو ہزار ہا فتنوں، تہمتوں اور گناہوں سے بچا لیتا ہے۔ کیتھولک عیسائی پادری شادی نہیں کرتے، اسی لیے وہ شدید گناہوں میں مبتلا ہوتے ہیں اور اگر

کسی نوجوان کے پاس نکاح کے اسباب میسر نہ ہوں تو وہ روزے رکھے جو اس کی شہوت کو کمزور کر دیں گے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ روزہ شہوانی قوتوں کو دبا دیتا ہے، اسی لیے روزے میں انسان اللہ رب العزت کی طرف اور دین کی طرف زیادہ متوجہ ہو جاتا ہے۔

الاحسن للشاب النکاح بالبکر

نوجوان شخص کو کنواری عورت سے شادی کرنی چاہیے

۷۱۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، قَبْلَ أَنْ نَلْقَى ابْنَ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، يَقُوْلُ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَنَكَحْتَ يَا جَابِرُ؟» قَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ: «أَبِكْرٌ أَمْ ثَيِّبٌ؟» قُلْتُ: ثَيِّبٌ، قَالَ: «فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُكَ تُلَاعِبُهَا» قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ قُتِلَ أَبِيْ يَوْمَ أُحُدٍ، وَتَرَكَ تِسْعَ بَنَاتٍ، فَكُنَّ لِي تِسْعُ أَخَوَاتٍ، فَلَمْ أُحِبَّ أَنْ أَجْمَعَ إِلَيْهِنَّ جَارِيَةً خَرْقَاءَ مِثْلَهُنَّ، وَلٰكِنِ امْرَأَةٌ تَمْشُطُهُنَّ، وَتَقُوْمُ عَلَيْهِنَّ، قَالَ: «أَصَبْتَ»

(متفق علیہ)

۷۱۴ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جابر! کیا تم نے شادی کر لی؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ فرمایا کسی کنواری سے یا بیوہ سے؟ میں نے عرض کیا: بیوہ سے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو تم نے کسی کنواری لڑکی سے شادی کیوں نہ کی کہ وہ تم سے کھیلتی تم اس سے کھیلتے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد صاحب جنگ احد میں شہید ہو گئے تھے وہ نوں بیٹیاں چھوڑ گئے وہ میری نوں بہنیں ہیں۔ میں نے نہ چاہا کہ ان جیسی ایک نادان لڑکی ان کے ساتھ جمع کر دوں۔ بلکہ ایسی عورت چاہیے جو ان کی کنگھی پٹی کرے اور ان کی دیکھ بھال رکھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے ٹھیک کیا۔

۷۱۴ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: ثُمَّ لَقِيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ، فَحَدَّثَنِيْهِ، وَزَادَ فِيْهِ كُلَيْمَةً لَمْ يَقُلْهَا عَمْرٌو، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا، يَقُوْلُ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ نَكَحْتُ: «يَا جَابِرُ أَتَّخَذْتُمْ أَنْمَاطًا؟» قُلْتُ:

۷۱۴ یہی حدیث دوسری سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس میں یہ بھی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے نکاح پر مجھ سے فرمایا: اے جابر! کیا تم نے قالین بچھائے تھے؟ میں نے عرض کیا: ہمارے ہاں قالین کہاں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَنّٰى لَنَا اَنْمَاطٌ؟ قَالَ: «اَمَا اِنَّهَا سَتَكُوْنُ» (متفق علیہ)

ہوا کریں گے۔

شرح: یعنی عنقریب مسلمانوں پر فتوحات ہوں گی اور اموال کی بہتات ہوگی تب لوگ شادی کے موقع پر اعلیٰ قالین بچھایا کریں گے اور اگر اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہے تو اس کے اظہار میں حرج نہیں ہے مگر اس میں تکبر اور بڑائی نہ ہو اور اپنے خاندان پر سبقت لے جانے کا عنصر نہ ہو۔

لا يجوز انكاح المرأة بدون اذنها

عورت کی اجازت کے بغیر اس کا نکاح کرنا جائز نہیں ہے

٧١٥ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الثَّيِّبُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَاْمَرُ فِيْ نَفْسِهَا فَصَمْتُهَا اِقْرَارُهَا»

(اخرجه مسلم فی النکاح)

۷۱۵ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیوہ عورت اپنے بارے میں اپنے ولی سے زیادہ مختار ہے اور کنواری سے اس کے نکاح کے لیے اجازت لی جائے اور اس کا خاموش رہنا ہی اس کی اجازت ہے۔

شرح: معلوم ہوا کہ عورت بیوہ ہو یا کنواری بہر حال اگر وہ اپنا نکاح خود کر لے تو وہ نکاح شرعی ہے، اس سے پیدا ہونے والی اولاد شرعی وارث ہے۔ تاہم عورت کا اولیاء کو بتائے بغیر از خود نکاح کرنا ناپسندیدہ عمل ہے اسلام اس کی حوصلہ افزائی نہیں کرتا۔

حرمة الجماع فی ادبار النساء

بیویوں کے پچھلے راستہ میں جماع کی حرمت

٧١٦ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

۷۱۶ حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول

قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ اللهَ لَا يَسْتَحِيُ مِنَ الْحَقِّ لَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَدْبَارِهِنَّ» (اخرجه ابن حبان)

اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حق کہنے سے حیا نہیں فرماتا بیویوں کے پچھلے راستہ میں جماع مت کرو۔

جواز العزل عند المجامعة

بیوی سے عزل کا جواز

٧١٧ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: أَوْقَفْتُ جَارِيَةً لِي أَبِيعُهَا فِي سُوقِ بَنِي قَيْنُقَاعَ فَجَائَنِي رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ: يَا أَبَا سَعِيدٍ مَا هٰذِهِ الْجَارِيَةُ؟ قُلْتُ: جَارِيَةٌ لِي أَبِيعُهَا قَالَ فَلَعَلَّكَ أَنْ تَبِيعَهَا وَفِي بَطْنِهَا مِنْكَ سَخْلَةٌ. قُلْتُ: إِنِّي كُنْتُ أَعْزِلُ عَنْهَا. قَالَ: فَإِنَّ تِلْكَ الْمَوْءُودَةُ الصُّغْرَى. فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ. فَقَالَ: كَذَبَتْ يَهُودُ، وَلَا عَلَيْكُمْ أَلَّا تَفْعَلُوا. (اخرجه ابن ابی شیبه)

٧١٧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے بازار بنی قینقاع میں اپنی ایک لونڈی برائے فروخت کھڑی کی۔ میرے پاس ایک یہودی آیا کہنے لگا: اے ابوسعید! یہ لونڈی کیسی ہے؟ میں نے کہا: میں اس لونڈی کو بیچنا چاہتا ہوں۔ اس نے کہا: تم اسے بیچو گے اور ممکن ہے اس کے پیٹ میں تمہارا نطفہ ہو۔ میں نے کہا: میں اس سے عزل کرتا تھا۔ (مادہ کو باہر گراتا تھا) اس نے کہا: یہ تو زندہ درگور کرنے کا ایک چھوٹا طریقہ ہے، تو میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور اس بارے میں آپ ﷺ سے ذکر کیا آپ نے فرمایا: یہود جھوٹ کہتے ہیں لیکن اگر تم عزل نہ کرو تو اس میں تم پر کوئی نقصان وارد نہ ہوگا۔

شرح: یعنی عزل کرنے سے کسی آنے والی روح کو روکا نہیں جاسکتا۔ اس کے آنے کے اسباب پیدا ہو ہی جائیں گے۔

٧١٨ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ عُرْوَةَ

٧١٨ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ جو بنوسلمہ کے فرد تھے کہتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا۔ کہنے لگا:

بْنِ عِيَاضٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَخِيْ بَنِيْ سَلِمَةَ، أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّ لِيْ جَارِيَةً، وَأَنَا أَعْزِلُ عَنْهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَمَا إِنَّ ذٰلِكَ لَا يَرُدُّ شَيْئًا قَضَاهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ» قَالَ: فَذَهَبَ الرَّجُلُ فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا يَسِيْرًا حَتّٰى جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَشْعَرْتَ أَنَّ تِلْكَ الْجَارِيَةَ حَمَلَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَنَا عَبْدُ اللهِ وَرَسُوْلُهُ»

(اخرجه مسلم فی النکاح)

یارسول اللہ ﷺ میری ایک لونڈی ہے اور میں اس سے عزل کرتا ہوں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ چیز اللہ تعالیٰ کی طے کردہ تقدیر کو رد نہیں کرسکتی، وہ آدمی چلا گیا اور کچھ ہی عرصہ بعد واپس آیا کہنے لگا: یارسول اللہ ﷺ وہ جاریہ (لونڈی) حاملہ ہوگئی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ (یعنی جو کہتا ہوں حکم الٰہی سے کہتا ہوں۔)

۷۱۹ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: «كُنَّا نَعْزِلُ، وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا، وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ»

(متفق علیہ)

۷۱۹ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم عزل کرتے تھے، اور رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان موجود تھے اور قرآن نازل ہوتا تھا۔

شرح: عزل یہ ہے کہ مجامعت کے وقت مرد اپنا مادہ باہر گرادے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس سے منع نہیں فرمایا۔

۷۲۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ نَجِيْحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ قَزَعَةَ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ الْعَزْلَ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «فَلِمَ

۷۲۰ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے عزل کا ذکر ہوا آپ ﷺ نے فرمایا: تم ایسا کیوں کرتے ہو یہ نہ فرمایا کہ تم ایسا مت کرو، پھر فرمایا کہ جس جان نے پیدا ہونا ہے اللہ تعالیٰ اسے ضرور پیدا کرے گا۔

يَفْعَلُ ذٰلِكَ اَحَدُكُمْ» وَلَمْ يَقُلْ: «فَلَا يَفْعَلْ ذٰلِكَ اَحَدُكُمْ، فَاِنَّهَا لَيْسَتْ نَفْسٌ مَخْلُوْقَةٌ اِلَّا اللّٰهُ خَالِقُهَا» (اخرجه مسلم فی النکاح

(اسے عزل نہیں روک سکتا۔)

۷۲۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ، عَنْ اَبِي الْوَدَّاكِ جَبْرِ بْنِ نَوْفٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَحْوَهُ

۷۲۱ یہی حدیث حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے دوسری سند کے ساتھ مروی ہے۔

كراهية ضرب الزوجة

بیوی کو مارنے کی کراہت

۷۲۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ اِيَاسِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي ذُبَابٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَضْرِبُوْا اِمَاءَ اللّٰهِ» قَالَ: فَجَاءَ عُمَرُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ ذَئِرَ النِّسَاءُ عَلٰى اَزْوَاجِهِنَّ مُنْذُ نَهَيْتَ عَنْ ضَرْبِهِنَّ، فَاَذِنَ لَهُمْ، فَضَرَبُوْا، فَاَطَافَ بِآلِ مُحَمَّدٍ نِسَاءٌ كَثِيْرٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَقَدْ اَطَافَ اللَّيْلَةَ بِآلِ مُحَمَّدٍ سَبْعُوْنَ امْرَاَةً كُلُّهُنَّ تَشْتَكِي زَوْجَهَا، وَلَا تَجِدُوْنَ اُولٰئِكَ خِيَارَكُمْ»

(اخرجه ابن حبان فی صحیحه)

۷۲۲ حضرت ایاس بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی باندیوں کو نہ مارو (بیویوں کو نہ مارو) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ جب سے آپ ﷺ نے عورتوں کے مارنے سے منع فرمایا ہے وہ اپنے شوہروں پر دلیر ہوگئی ہیں، تو آپ ﷺ نے ان کو مارنے کی اجازت دے دی تو عورتیں نبی اکرم ﷺ کے اہل خانہ کے پاس شکایات لے کر آئیں، چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آج رات محمد (ﷺ) کے اہل خانہ کے پاس ستر عورتیں آئیں جو اپنے شوہروں کی شکایت کر رہی تھیں (کہ انہیں مارا گیا ہے) اور یہ لوگ تم میں سے بہترین نہیں ہیں۔

شرح: کیونکہ عورت کو مار کر سیدھا نہیں کیا جا سکتا بگاڑا جا سکتا ہے اور حدیث پاک میں ہے کہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے اسے اگر طاقت سے سیدھا کیا جائے تو یہ ٹوٹ جاتی ہے۔ (بخاری، کتاب الانبیاء باب ا، مسلم کتاب رضاع حدیث ۶۱)

عذاب المرأة التي تعصي زوجها

شوہر کی نافرمان عورت کا عذاب

۷۲۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ حَدَّثَنَا ذَرٌّ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ وَائِلِ بْنِ مُهَانَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَصَدَّقْنَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ وَ لَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ، فَإِنَّكُنَّ اَكْثَرُ اَهْلِ النَّارِ. فَقَامَتِ امْرَاَةٌ. لَيْسَتْ مِنْ عِلْيَةِ النِّسَاءِ. فَقَالَتْ: لِمَ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: لِاَنَّكُنَّ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَ تَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ. ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللهِ: مَا وُجِدَ مِنْ نَاقِصِ الْعَقْلِ وَالدِّيْنِ اَغْلَبَ لِلرِّجَالِ ذَوِي الرَّأْيِ عَلَى اُمُوْرِهِمْ مِنَ النِّسَاءِ. قَالَ فَقِيْلَ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَ مَا نُقْصَانُ عَقْلِهَا وَ دِيْنِهَا؟ قَالَ: اَمَّا نُقْصَانُ عَقْلِهَا فَجَعَلَ اللهُ شَهَادَةَ امْرَاَتَيْنِ بِشَهَادَةِ رَجُلٍ، وَ اَمَّا نُقْصَانُ دِيْنِهَا فَاِنَّهَا تَمْكُثُ كَذَا يَوْمًا لَا تُصَلِّيْ لِلّٰهِ سَجْدَةً.

(اخرجه الموصلي في مسنده)

۷۲۳ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''اے عورتو! صدقہ کیا کرو خواہ اپنے زیوروں میں سے کرو کیونکہ تم جہنم میں زیادہ جانے والی ہو، ایک عورت کھڑی ہوئی وہ کسی بڑے خاندان سے نہ تھی، کہنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کا سبب کیا ہے؟ فرمایا: کیونکہ تم لعن طعن زیادہ کرتی ہو اور اپنے شوہر کی ناشکر بنتی ہو، پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا کہ عورتوں سے بڑھ کر کوئی ایسا شخص نہیں پایا گیا جو عقل اور دین کے نقصان کے باوجود صاحب رائے مردوں کے معاملات پر غالب آجائے۔ لوگوں نے کہا: اے ابوعبدالرحمان! عورتوں کے عقل و دین کا نقصان کیا ہے؟ انہوں نے کہا: عقل کا نقصان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر رکھی ہے اور دین کا نقصان یہ ہے کہ وہ کئی دنوں تک بیٹھی رہتی ہے کوئی سجدہ ادا نہیں کرسکتی۔

شرح: حدیثِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معلوم ہوا کہ شوہر کی نافرمانی اور دل آزاری عموماً عورتوں کے لیے جہنم میں جانے کا سبب بن جاتی ہے، وہ اپنی نادانی کے سبب جب شوہروں کو کنٹرول میں رکھنے کی کوشش کرتی ہیں تو ان کی بدبختی کا سلسلہ شروع

ہوجاتا ہے۔مرد کو اللہ تعالیٰ نے گھر کا حاکم بنایا ہے اسے محکوم بنانا زمین میں فساد کرنے کے برابر ہے۔

المرأة تأخذ من مال زوجها ما تحتاج اليه

عورت اپنے شوہر کے مال سے بقدر حاجت لے سکتی ہے

۷۲۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ هِنْدَ بِنْتَ عُتْبَةَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ وَلَيْسَ لِيْ مِنْهُ إِلَّا مَا أَدْخَلَ عَلَيَّ بَيْتِيْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «خُذِيْ مَا يَكْفِيْكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوْفِ» (اخرجه البخاری فی البیوع)

۷۲۴ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ہند بن عتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئیں کہنے لگیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوسفیان کنجوس آدمی ہے مجھے ان سے وہی کچھ ملتا ہے جو وہ گھر کا خرچہ لا دیتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو تمہاری اور تمہارے بچوں کی ضرورت ہو تم اس کے مال سے لے سکتی ہو جو معروف حد تک ہو۔

شرح: شوہر اگر بیوی بچوں کو ضرورت کے مطابق خرچہ نہ دے تو وہ اس کے مال سے اس کی اجازت کے بغیر معروف حد تک لے سکتی ہے اسے چوری نہیں کہا جائے گا نہ گناہ۔

النسآء اكثرها لا يشكرن ازواجهن

اکثر عورتیں اپنے شوہروں کی شکر گزار نہیں ہوتیں

۷۲۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ حُسَيْنٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ بْنِ سَكَنٍ أَنَّهُ سَمِعَهَا تَقُوْلُ: مَرَّ بِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ

۷۲۵ حضرت اسماء بنت یزید بن سکن رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے قریب سے گزرے میں عورتوں میں بیٹھی ہوئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سلام کہا۔ فرمایا: اے عورتو! اپنے محسنوں کی ناشکری سے بچو، میں نے عرض کیا:

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا فِيْ نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا ثُمَّ قَالَ: «اِيَّاكُنَّ وَكُفْرَ الْمُنْعِمِيْنَ» قُلْتُ: وَمَا كُفْرُ الْمُنْعِمِيْنَ؟ قَالَ «لَعَلَّ اِحْدَاكُنَّ اَنْ تَطُوْلَ اَيْمَتُهَا بَيْنَ اَبَوَيْهَا وَتَعْنُسَ، ثُمَّ يَرْزُقُهَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ زَوْجًا فَيَرْزُقُهَا مِنْهُ مَالًا وَوَلَدًا فَتَغْضَبُ الْغَضْبَةَ فَتُكْفِرُهَا، فَتَقُوْلُ مَا رَاَيْتُ مِنْكَ مَكَانَ يَوْمٌ بِخَيْرٍ قَطُّ»

(اخرجه ابوداؤد فی الاستیذان)

محسنوں کی ناشکری کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی عورت اپنے والدین کے ہاں شادی سے قبل طویل عرصہ گزارتی ہے (شادی کی منتظر رہتی ہے) پھر اللہ اسے شوہر عطا کر دیتا ہے، پھر اللہ اسے اس کے شوہر سے مال اور اولاد عطا فرماتا ہے، پھر کسی دن وہ شوہر پر غضب ناک ہو جاتی ہے اور اس کی ناشکری کرتے ہوئے کہتی ہے: میں نے آج تک تم سے کوئی بھلائی دیکھی ہی نہیں۔

افضل الانفاق الانفاق علی العیال

سب سے بہتر خرچہ وہ ہے جو اہل وعیال پر کیا جائے

470

٧٢٦ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، عِنْدِيْ دِيْنَارٌ فَقَالَ: «اَنْفِقْهُ عَلٰى نَفْسِكَ» قَالَ: عِنْدِيْ آخَرُ، قَالَ: «اَنْفِقْهُ عَلٰى وَلَدِكَ» قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عِنْدِيْ آخَرُ، قَالَ: «اَنْفِقْهُ عَلٰى اَهْلِكَ» قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عِنْدِيْ آخَرُ، قَالَ: «اَنْفِقْهُ عَلٰى خَادِمِكَ» قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عِنْدِيْ آخَرُ، قَالَ: «اَنْتَ اَعْلَمُ» قَالَ سَعِيْدٌ: ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْهُرَيْرَةَ: اِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ، يَقُوْلُ وَلَدُكَ: اَنْفِقْ عَلَيَّ اِلٰى مَنْ تَكِلُنِيْ،

٧٢٦ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص آیا عرض کرنے لگا: یارسول اللہ ﷺ میرے پاس ایک دینار ہے فرمایا: اسے تم اپنے آپ پر خرچ کرو، اس نے پھر عرض کیا: میرے پاس ایک اور دینار ہے، فرمایا اسے اپنے بچوں پر خرچ کرو، اس نے پھر عرض کیا کہ میرے پاس ایک اور بھی ہے، فرمایا: اسے اپنی بیوی پر خرچ کرو۔ اس نے پھر عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ میرے پاس ایک اور بھی ہے، فرمایا: اسے اپنے غلام پر خرچ کرو۔ اس نے پھر عرض کیا: میرے پاس ایک اور بھی ہے فرمایا: پھر تم بہتر جانتے ہو۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہ حدیث سناتے تو کہتے تمہارا بیٹا کہتا ہے مجھ پر خرچ کرو تم

تَقُوْلُ زَوْجَتُكَ: أَنْفِقْ عَلَيَّ أَوْ طَلِّقْنِي، يَقُوْلُ خَادِمُكَ: أَنْفِقْ عَلَيَّ أَوْ بِعْنِي"

(اخرجه البخاری فی النفقات)

مجھے کس کے سپرد کرو گے۔ تمہاری بیوی کہے گی مجھ پر خرچ کرو نہیں تو مجھے طلاق دے دو اور تمہارا غلام کہے گا مجھ پر خرچ کرو نہیں تو مجھے بیچ دو۔

شرح: یعنی مومن کے مال کا مستحق سب سے پہلے اس کے اہل وعیال ہیں۔ اس کے بعد دوسرے لوگ ہیں، مگر اولاد پر خرچ کرنے میں بھی اعتدال چاہیے۔ یہ نہیں کہ ان کی ہر جائز و ناجائز خواہش کی تکمیل کی جائے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں دینا پہاڑ لگے۔

المرأة خلقت من ضلع

عورت کو پسلی سے پیدا کیا گیا ہے

۷۲۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ لَنْ تَسْتَقِيْمَ لَكَ عَلَى طَرِيْقَةٍ، فَإِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَفِيْهَا عِوَجٌ، وَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهَا كَسَرْتَهَا، وَكَسْرُهَا طَلَاقُهَا»

(متفق علیه)

۷۲۷ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک عورت (ٹیڑھی) پسلی سے پیدا کی گئی ہے وہ سیدھی راہ پر تمہارے لیے کبھی نہیں چلے گی۔ اگر تم اس کی کجی (ٹیڑھے پن) کے باوجود اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہو تو اٹھا لو اور اگر تم اسے سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو اسے توڑ دو گے اور اس کا ٹوٹنا طلاق کی شکل میں ہے۔

الحزر عن ضرب الزوجة

بیوی کو مارنے کی کراہیت

۷۲۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ:

۷۲۸ حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کا ذکر کر رہے

سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ زَمْعَةَ بْنِ الْاَسْوَدِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ الَّذِيْ عَقَرَ النَّاقَةَ فَقَالَ: «اِنْتَدَبَ لَهَا رَجُلٌ ذُو عِزٍّ وَمَنَعَةٍ فِيْ قَوْمِهٖ كَاَبِيْ زَمْعَةَ» ثُمَّ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ فَقَالَ: يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ اِلٰى امْرَاَتِهٖ فَيَضْرِبُهَا ضَرْبَ الْعَبْدِ، ثُمَّ يُعَانِقُهَا مِنْ اٰخِرِ النَّهَارِ. قَالَ وَ عَاتَبَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ضَحِكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ فَقَالَ: وَلِمَ يَضْحَكُ اَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ؟

(اخرجه البخاری فی التفسیر)

تھے جس نے حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کے پاؤں کاٹے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے: اس کام کے لیے وہ شخص آگے بڑھا جو اپنی قوم میں عزت اور شوکت والا تھا۔ جیسے ابو زمعہ شوکت والا ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کا ذکر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے بعض لوگ اپنی بیوی کو ایسے مارتے ہیں جیسے غلام کو مارا جائے، پھر دن کے پچھلے پہر اس سے معانقہ کرتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کی ہوا خارج ہونے پر لوگوں کے ہنسنے سے منع فرمایا۔ کوئی شخص اس کام پر کیوں ہنستا ہے جو اسے خود بھی کرنا پڑ سکتا ہے۔

النهي عن الطروق بالنساء ليلاً

رات کو اچانک عورتوں کے پاس گھر جانے کی ممانعت

٧٢٩ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ نُبَيْحًا الْعَنَزِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، يَقُوْلُ: «نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَطْرُقَ النِّسَاءَ لَيْلًا» ثُمَّ طَرَقْنَاهُنَّ بَعْدُ (متفق علیه)

٧٢٩ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع فرمایا تھا کہ ہم (سفر سے واپسی پر) اپنی بیویوں کے پاس رات گئے اچانک آجائیں۔ مگر اب ہم ایسا ہی کرتے ہیں۔

شرح: یعنی بیویوں کو پہلے پیغام بھیجنا چاہیے کہ ہم فلاں دن یا رات پہنچ رہے ہیں تاکہ وہ اچھے کپڑے پہن لیں کنگھی پٹی کر لیں۔ جب لوگ گھر آئیں تو بیویوں کو اچھے لباس اور اچھی صورت میں دیکھ کر خوش ہوں۔ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لشکر کے

ساتھ واپس آئے تو مدینہ طیبہ سے باہر کچھ دیر رک گئے تا کہ لوگوں کے اہل خانہ کو خبر ہو اور وہ تیار ہولیں۔

زوج المرأة جنتہا لها اونار

۷۳۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ مِحْصَنٍ، عَنْ عَمَّةٍ لَهُ قَالَتْ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ الْحَاجَةِ فَقَالَ «يَا هٰذِهِ أَذَاتُ بَعْلٍ أَنْتِ؟» قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ «فَأَيْنَ أَنْتِ مِنْهُ؟» قَالَتْ: فَقُلْتُ: مَا آلُو إِلَّا مَا عَجَزْتُ عَنْهُ؟ قَالَ «فَأَيْنَ أَنْتِ مِنْهُ فَإِنَّهُ جَنَّتُكِ وَنَارُكِ» (اخرجه الحاكم فی المستدرک)

۷۳۰ حضرت عزان بن محصن رضی اللہ عنہ اپنی پھوپھی سے روایت کرتے ہیں وہ کہتی ہیں کہ میں کسی حاجت کے لیے نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئی آپ ﷺ نے فرمایا: اے عورت کیا تم شادی شدہ ہو؟ میں نے عرض کیا: جی۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو تم اس کی اطاعت کیوں نہیں کرتی ہو؟ وہ کہنے لگی میں اپنی طاقت کے مطابق تو کوئی کمی نہیں کرتی، آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس کا خیال کیوں نہیں رکھتی ہو یاد رکھو! تمہارا شوہر ہی تمہاری جنت ہے اور تمہاری دوزخ ہے۔

الامر بتسمية الولد باسم محمد

بچے کا نام محمد رکھنے کا حکم

۷۳۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تَسَمَّوْا بِاسْمِي، وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي» (متفق علیه)

۷۳۱ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ میرے نام پر نام رکھو مگر ساتھ میں میری کنیت نہ رکھو۔

شرح: یعنی خود کو ابوالقاسم محمد نہ کہو کیونکہ یہ حضور ﷺ کے نام سے کامل مشابہت ہے، جو باعث التباس ہے بلکہ اس میں بے ادبی کا پہلو بھی ہے۔

بہر حال اس حدیث میں نام محمد کے رکھنے کا حکم ہے اور یہ استحبابی حکم ہے۔ یہ حکم اس لیے فرمایا گیا کیونکہ نام محمد ﷺ کی برکات بے شمار ہیں۔ روز قیامت اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم ﷺ کے نام مبارک کا بھی لحاظ فرمائے گا۔

حرمة المتعة

متعہ کی حرمت

٧٣٢ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، أَخْبَرَنِي حَسَنٌ، وَعَبْدُ اللهِ ابْنَا مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا، أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: «إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ، وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ زَمَنَ خَيْبَرَ» قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي أَنَّهُ نَهَى عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ زَمَنَ خَيْبَرَ لَا يَعْنِي نِكَاحَ الْمُتْعَةِ. (اخرجه الموصلی فی مسنده)

۷۳۲ حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت مولیٰ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا:

''بے شک رسول اللہ ﷺ نے نکاحِ متعہ سے منع فرمایا اور زمانہ خیبر میں گھریلو گدھوں کے گوشت سے بھی منع فرمایا۔''

سفیان نے کہا: اس کا معنیٰ یہ ہے کہ گھریلو گدھوں کے گوشت سے منع کیا جانا زمانۂ خیبر میں تھا نہ کہ نکاح متعہ سے منع کیا جانا خیبر میں تھا۔
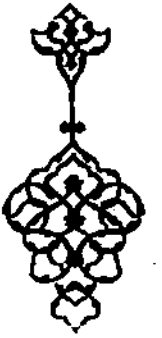
شرح: یعنی نکاحِ متعہ کی حرمت شروع ہی سے تھی، خیبر میں اس کی صرف تشہیر کی گئی۔ حق یہ ہے کہ صرف فتح مکہ کے موقع پر تین دن کے لیے متعہ حلال کیا گیا پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کی حرمت کا اعلان فرما دیا اور چند دن کی تحلیل میں ایک حکمت تھی یہ امت کے لیے ایک آزمائش تھی کہ لوگ چندروزہ تحلیل کو دلیل بنا کر اسے مستقل حلال تو نہیں بنا لیتے۔

٧٣٣ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الرَّبِيعُ بْنُ سَبْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: «نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ عَامَ الْفَتْحِ» (اخرجه مسلم فی النکاح)

۷۳۳ حضرت سبرہ بن معبد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر نکاح متعہ سے منع فرما دیا تھا۔

٧٣٤ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ، عَنْ

۷۳۴ حضرت سبرہ بن معبد جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نکاح متعہ کی اجازت دی تھی جب ہم مکہ میں آئے تو میں اور میرا چچا زاد بھائی ہم دونوں باہر نکلے۔

أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَدْ رَخَّصَ لَنَا فِيْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ، فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ خَرَجْتُ أَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِيْ فَأَتَيْنَا فَتَاةً شَابَّةً، وَمَعِيْ بُرْدَةٌ، وَمَعَ ابْنِ عَمِّيْ بُرْدَةٌ خَيْرٌ مِنْ بُرْدَتِيْ، وَأَنَا أَشَبُّ مِنَ ابْنِ عَمِّيْ، فَجَعَلَتْ تَنْظُرُ، وَقَالَتْ: بُرْدَةٌ كَبُرْدَةٍ، وَاخْتَارَتْنِيْ فَأَعْطَيْتُهَا بُرْدَتِيْ، ثُمَّ مَكَثْتُ مَعَهَا مَا شَاءَ اللهُ، ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَجَدْتُهُ قَائِمًا بَيْنَ الْبَابِ وَزَمْزَمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّا كُنَّا قَدْ آذَنَّا لَكُمْ فِيْ هٰذِهِ الْمُتْعَةِ، فَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْ هٰذِهِ النِّسْوَانِ شَيْءٌ فَلْيُرْسِلْهُ، فَإِنَّ اللهَ قَدْ حَرَّمَهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَلَا تَأْخُذُوْا مِمَّا آتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْئًا»

(اخرجه مسلم فی النکاح)

ہمیں ایک نوجوان لڑکی ملی میرے پاس چادر تھی اور میرے چچا زاد کے پاس میری چادر سے اچھی چادر تھی، اور میں اپنے چچا زاد سے زیادہ جوان تھا وہ لڑکی دیکھنے لگی۔ اس نے کہا چادر جیسی چادر ہے تو اس نے مجھے پسند کرلیا اور میں اس کے ساتھ رہا جس قدر اللہ نے چاہا، پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا میں نے آپ کو باب کعبہ اور زمزم کے درمیان کھڑے دیکھا۔ آپ نے فرمایا: ہم نے تمہیں اس نکاح متعہ کی اجازت دی تھی، تو جس کے پاس ایسی عورت ہو وہ اسے آزاد کر دے کیونکہ اللہ نے اسے تا قیامت حرام کر دیا ہے اور تم نے عورتوں کو جو مہر وغیرہ دیا تھا ان سے واپس نہ لو۔

شرح: متعہ کی اجازت صرف فتح مکہ کے موقع پر چند دن کے لیے دی گئی، پھر اسے خود رسول اللہ ﷺ نے تا قیامت حرام کر دیا اور اس کی حرمت آپ ﷺ نے غزوہ خیبر کے موقع پر بھی بیان فرمائی تھی اور اس کی چند روزہ حلت کا فلسفہ یہ ہے کہ مومنوں کو آزمایا جائے وہ حکمِ رسول ﷺ پر حلت کے بعد حرمت کی طرف کیسے لوٹتے ہیں۔ شیعہ لوگ متعہ کو جائز کہتے ہیں حالانکہ ان کی کتب میں بھی اس کی حرمت مذکور ہے چنانچہ شیخ طوسی نے اپنی سند کے ساتھ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے انہوں نے اپنے والد امام حسین رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا: **حَرَّمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُوْمَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ وَنِكَاحَ الْمُتْعَةِ۔** نبی اکرم ﷺ نے گھریلو گدھوں کے گوشت کو اور نکاحِ متعہ کو حرام قرار دیا ہے۔ (الاستبصار کتاب النکاح ابواب المتعۃ روایت ۵۹۶ ج۳، مطبوعہ مکتبہ دار المجتبیٰ نجف اشرف)

اس کے بعد شیخ طوسی نے مولا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ پر عظیم بہتان رکھتے ہوئے کہا:

فَالْوَجْهُ فِیْ هٰذِهِ الرِّوَایَةِ اَنْ نَحْمِلَهَا عَلَی التَّقِیَّةِ۔ اس روایت کی تأویل ہم یوں کر سکتے ہیں کہ اسے تقیہ پر محمول کریں، یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حرمتِ متعہ کی بات بطور تقیہ کہی۔ (لا حول و لا قوۃ الا باللہ) یعنی حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ ڈر کے مارے حرام کو حلال بتادیتے تھے بلکہ اس کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کر دیتے تھے۔ (انا للہ و انا الیہ راجعون) یہ اہلِ تشیع کی حبِ اہلِ بیت ہے۔ جب شیخ طوسی کو اس روایت کا کوئی اور جواب نہ ملا تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور دیگر ائمہ اہل بیت رضی اللہ عنہم پر جو اس حدیث کے راوی ہیں تقیہ کا بہتان رکھ دیا اور اہلِ تشیع کا یہی طریقہ ہے کہ وہ اپنی کتب میں مذکور اپنے مذہب کے خلاف جملہ روایات واحادیث کو تقیہ پر محمول کر کے جان چھڑاتے ہیں مگر یوں ان کی جان مزید پھنس جاتی ہے۔

کراھیۃ الغلو فی الصداق

حق مہر کو بڑھا چڑھا کر مقرر کرنے کی کراہت

735 حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِي الْعَجْفَاءِ السُّلَمِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ: " اَلَا لَا تُغْلُوْا صُدُقَ النِّسَاءِ فَاِنَّهَا لَوْ كَانَتْ مَكْرُمَةً فِي الدُّنْيَا، اَوْ تَقْوٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَانَ اَوْلَاكُمْ اَوْ اَحَقُّكُمْ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا عَلِمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ امْرَاَةً مِّنْ نِسَائِهِ، وَلَا اَنْكَحَ ابْنَةً مِّنْ بَنَاتِهِ عَلٰى اَكْثَرَ مِنْ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ اُوْقِيَّةً، وَاِنَّ اَحَدَكُمُ الْيَوْمَ لَيُغْلِي بِصَدَقَةِ الْمَرْاَةِ حَتّٰى تَكُوْنَ لَهَا عَدَاوَةٌ فِي نَفْسِهٖ يَقُوْلُ: كُلِّفْتُ اِلَيْكِ عَلَقَ الْقِرْبَةِ قَالَ: وَكُنْتُ غُلَامًا

735 ابو العجفاء سلمی کہتے ہیں، میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا:

”عورتوں کا حق مہر بڑھا چڑھا کر نہ رکھا کرو، اگر یہ دنیا میں کسی عزت یا اللہ کے ہاں تقویٰ کا سبب ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم سے زیادہ اس کے حق دار ہوتے۔ (وہ ایسا ضرور کرتے) میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی عورت سے شادی کی ہو یا اپنی بیٹی کا نکاح کیا ہو اور بارہ اوقیہ سے زیادہ مہر مقرر کیا ہو۔ آج تم میں سے کچھ لوگ عورت کا مہر بڑھا چڑھا کر رکھتے ہیں، پھر یہی چیز بعد میں اس کے دل میں عورت کی دشمنی پیدا کر دیتی ہے، وہ کہتا ہے اس کی وجہ سے میں اس تکلیف میں پڑ گیا۔“

ابو العجفاء کہتے ہیں میں نوعمر جوان تھا میں علق القربہ کا

شَابًّا فَلَمْ اَدْرِ مَا عَلَقُ الْقِرْبَةِ" قَالَ: وَأُخْرٰی تَقُوْلُوْنَهَا لِبَعْضِ مَنْ يُّقْتَلُ فِيْ مَغَازِيْكُمْ هٰذِهٖ قُتِلَ فُلَانٌ شَهِيْدًا، اَوْ مَاتَ فُلَانٌ شَهِيْدًا، وَلَعَلَّهٗ اَنْ يَّكُوْنَ قَدْ اَوْقَرَ دُفَّ رَاحِلَتِهٖ اَوْ عَجُزَهَا ذَهَبًا، اَوْ وَرِقًا يَلْتَمِسُ التِّجَارَةَ فَلَا تَقُوْلُوْا ذَاكُمْ، وَلٰكِنْ قُوْلُوْا كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَوْ كَمَا قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ» قَالَ سُفْيَانُ: كَانَ اَيُّوْبُ اَبَدًا يَشُكُّ فِيْهِ هٰكَذَا اَوْ قَالَ سُفْيَانُ: فَاِنْ كَانَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَ بِهٖ هٰكَذَا وَاِلَّا فَلَمْ يُحْفَظْ.

(موارد والظمان)

مطلب نہ سمجھ سکا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مزید یہ بھی کہا: ایک اور بات یہ ہے کہ تم میں سے جو لوگ ان جنگوں میں قتل ہو جاتے ہیں، تم ان کے بارے میں کہتے ہو فلاں شخص شہادت کی موت مارا گیا یا اسے شہادت کی موت آ گئی، حالانکہ ممکن ہے وہ اپنے جانور کی پشت پر سونا یا چاندی لاد کر لے گیا ہو تا کہ اس سے تجارت کرے (اور اسے اتفاقاً اس راہ میں موت آ گئی) لہٰذا ایسے نہ کہا کرو، بلکہ ایسے کہو جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جو شخص اللہ کی راہ میں مارا جائے وہ جنت میں چلا گیا۔ اس حدیث کے بعض الفاظ میں رواۃ کا اختلاف ہے۔

شرح: "علق القربۃ" کا مفہوم یہ ہے کہ گلے میں مشکیزہ لٹک جائے یعنی جس عورت کو زیادہ مہر دے کر لے لیا پھر اس نے شوہر کی اطاعت نہ کی تو وہ شوہر کے گلے میں بوجھل مشکیزہ بن کر لٹک گئی۔

النكاح على شرط ان يعلم الزوج امرأته القرآن

اس شرط پر نکاح کرنا کہ شوہر اپنی بیوی کو قرآن سکھائے گا

۷۳۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ حَازِمٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ، قَالَ: كُنْتُ فِي الْقَوْمِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ قَدْ وَهَبْتُ

۷۳۶ حضرت سہل بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مجلس میں موجود تھا۔ ب ایک عورت آئی کہنے لگی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے آپ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے کرتی ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے بارے میں جو چاہیں فیصلہ فرمائیں۔ ایک شخص نے کہا: اگر آپ

نَفْسِيْ لَكَ، فَرَأْيَ رَأْيَكَ، فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: اَنْكِحْنِيْهَا يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ، قَالَ: فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَامَتْ، فَقَالَتْ: مِثْلَ ذٰلِكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِلرَّجُلِ: «هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ تُعْطِيْهَا اِيَّاهُ؟» فَقَالَ: لَا قَالَ: «فَاذْهَبْ فَاطْلُبْ شَيْئًا» فَذَهَبَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا وَجَدْتُ شَيْئًا قَالَ: «اذْهَبْ فَاطْلُبْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ» فَذَهَبَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ؟» قَالَ: نَعَمْ سُوْرَةُ كَذَا وَسُوْرَةُ كَذَا، قَالَ: «فَاذْهَبْ فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ»

(اخرجه البخاری فی النکاح)

ﷺ کو اس عورت میں کوئی حاجت نہیں تو اس سے میرا نکاح کر دیں۔ رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے۔ اس عورت نے کھڑے ہو کر وہی بات کہی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس آدمی سے کہا کیا تمہارے پاس اس عورت کو (بطور مہر) کچھ دینے کے لیے ہے؟ اس نے کہا: کچھ نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ کچھ ڈھونڈھو، وہ گیا پھر آ کر کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ کچھ نہیں ملا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر جاؤ اور کچھ ڈھونڈھو، خواہ لوہے کی انگوٹھی مل جائے۔ وہ گیا اور واپس آ کر کہنے لگا: یا رسول اللہ ﷺ مجھے لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں ملی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس قرآن میں سے کچھ ہے (قرآن کا کچھ حصہ یاد ہے) وہ کہنے لگا فلاں سورت اور فلاں سورت یاد ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ میں نے اسی کے بدلے تمہارا نکاح اس عورت سے کر دیا۔

شرح: یعنی تم اس عورت کو یہ سورتیں سکھا دینا اس شرط پر میں اس کا نکاح تمہارے ساتھ کرتا ہوں۔ اس کا یہ معنیٰ نہیں کہ یہی مہر بن گیا۔ مہر تو مال کی صورت میں دینا پڑے گا اور وہ مال ہی ہو سکتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ "تمہیں حکم ہے کہ مال کے ساتھ بیوی ڈھونڈو۔" (نساء: ۲۴)

نكاح المرأة بغير اذن وليّها

عورت کا اپنے ولی کے اذن کے بغیر نکاح کرنا

۷۳۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،

۷۳۷ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے

وَعَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ الْمُزَنِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَإِنْ أَصَابَهَا فَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا، فَإِنِ اشْتَجَرُوا فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَّ لَهُ»

(اخرجه الموصلی فی مسندہ)

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس عورت نے اپنے سرپرست کے اذن کے بغیر نکاح کیا تو اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے۔ اگر اس عورت کو مہر دیا گیا تو وہ اس کا ہے کیونکہ شوہر نے اس کی شرمگاہ کو استعمال کیا۔ اگر لوگوں میں جھگڑا ہو (کہ عورت کا ولی کون ہے) تو جس کا کوئی ولی نہ ہو اس کا ولی حاکمِ وقت ہے۔

شرح: اس کا مفہوم یہ ہے کہ اس کا نکاح غیر مسنون اور غیر مبارک ہے یہ معنیٰ نہیں کہ اس کا نکاح منعقد ہی نہیں۔ کیونکہ بالغہ لڑکی یا عورت اپنے نفس کی خود مالکہ ہے، وہ جہاں نکاح کرے ہو جائے گا بشرطیکہ کوئی اور حکم شرعی مانع نہ ہو خواہ ولی اس نکاح میں شامل ہو یا نہ ہو، البتہ احناف کے نزدیک اگر لڑکی ایسی جگہ نکاح کرے جو والدین کے لیے باعثِ عار ہو تو وہ بذریعہ عدالت نکاح فسخ کروا سکتے ہیں، مگر نکاح ایک بار ضرور منعقد ہو جائے گا اور اس سے جو اولاد ہو وہ اپنے والد کی شرعی وارث ہے کیونکہ خود قرآن حکیم عورت کی طرف نکاح کرنے کی نسبت کرتا ہے یعنی خود اسے اپنے نکاح کا اختیار دیتا ہے جیسے فرمایا گیا:

وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ ''جب تم عورتوں کو طلاق دے دو اور وہ اپنی عدت ختم کر لیں، تو تم انہیں اس سے نہ روکو کہ وہ اپنے شوہروں سے باہمی رضا سے بھلائی کے ساتھ نکاح کر لیں۔'' (سورہ بقرہ: ۲۳۲)

یہ آیت اس بات پہ نص ہے کہ بالغہ عورت اپنا نکاح ولی کی اجازت کے بغیر شرعاً کر سکتی ہے، وہ نکاح باطل نہیں ہے تاہم اسلام عورت کو ترغیب دیتا ہے کہ وہ اپنے والدین یا ولی کی رضامندی کے ساتھ نکاح کرے۔ اس مفہوم میں یہ حدیثِ مبارکہ ہے اور قرآن مجید میں ہے: فَانْكِحُوهُنَّ بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ ''عورتوں کے ساتھ ان کے گھر والوں کی اجازت سے نکاح کرو۔''

عدم جواز جمع الاختین فی نکاح رجل

ایک آدمی کے نکاح میں دو سگی بہنوں کا اجتماع نہیں ہو سکتا

۷۳۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ لَكَ فِي دُرَّةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ؟ قَالَ «فَأَفْعَلُ مَاذَا»؟ قَالَتْ: قُلْتُ: تَنْكِحُهَا قَالَ: «أَوَتُحِبِّينَ ذٰلِكِ»؟ قُلْتُ: لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَأَحَبُّ مَنْ يُشْرِكُنِي فِيكَ أُخْتِي قَالَ: «فَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي» قُلْتُ فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَخْطُبُ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ فَقَالَ: «ابْنَةُ أُمِّ سَلَمَةَ» قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: «فَوَاللهِ لَوْ لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حِجْرِي مَا حَلَّتْ لِي لَقَدْ أَرْضَعَتْنِي وَأَبَاهَا ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ» (اخرجه البخاری فی النکاح)

۷۳۸ ام المومنین حضرت ام حبیبہ ﷞ روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ کیا آپ ﷺ درہ بنت ابی سفیان میں کوئی دلچسپی لیں گے؟ فرمایا: مطلب؟ کہنے لگیں۔ آپ ﷺ اس سے نکاح کر لیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم یہ چاہتی ہو؟ انہوں نے کہا: میں آپ ﷺ کی اکیلی بیوی نہیں ہوں۔ (اور بیویاں بھی ہیں) اور مجھے سب سے بڑھ کر یہی پسندیدہ ہے کہ میری بہن اس چیز میں میری شریک ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (تمہاری بہن) میرے لیے حلال نہیں ہے انہوں نے کہا: مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ ﷺ زینب بنت ابوسلمہ ﷞ کو پیغام نکاح دینا چاہتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ام سلمہ کی بیٹی؟ میں نے کہا: جی۔ آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم اگر وہ میری گود میں میری پروردہ بچی نہ ہوتی تو بھی وہ میرے لیے حلال نہ تھی، کیونکہ مجھے اور اس کو ثویبہ نے دودھ پلایا ہے، تو تم مجھ پر اپنی بیٹیوں اور بہنوں کے رشتے نہ پیش کیا کرو۔

شرح: حضرت ام حبیبہ ﷞ کے ذہن میں یہ مسئلہ نہ تھا کہ دو سگی بہنیں کسی مرد کے نکاح میں جمع نہیں ہو سکتیں۔ الا یہ کہ ایک عورت فوت ہو جائے تو اس کا شوہر اس کی بہن سے نکاح کر سکتا ہے، مگر اس کی زندگی میں نہیں کر سکتا۔ بلکہ اگر ایک شخص اپنی بیوی کو طلاق دے دے تو اس کی عدت میں بھی اس کی بہن سے نکاح نہیں کر سکتا۔

انما الاولاد فتنة عظيمة

اولاد بس عظیم آزمائش ہے

۷۳۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ سُوَيْدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ: زَعَمَتِ الْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ خَوْلَةُ ابْنَةُ حَكِيْمٍ امْرَاَةُ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ وَهُوَ مُحْتَضِنٌ اَحَدَ بُنَيِ ابْنَتِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ «وَاللهِ اِنَّكُمْ لَتُجَهِّلُوْنَ، وَتُجَبِّنُوْنَ، وَتُبَخِّلُوْنَ، وَاِنَّكُمْ لَمِنْ رَيْحَانِ اللهِ وَاِنَّ آخِرَ وَطْاَةٍ وَطَاهَا رَبُّ الْعَالَمِيْنَ بِوَجٍّ»

(اخرجه الترمذی فی الصبر و صله)

۷۳۹ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ نیک خاتون خولہ بنت حکیم جو عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی بیوی ہیں کہتی ہیں کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں نواسوں میں سے کسی کو گود میں اٹھا رکھا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے (اے اولاد) تم ہی (اپنے والدین کو) جاہل بنا دیتے ہو اور بزدل و بخیل کر دیتے ہو اور تم ہی اللہ کا عطا کردہ پھول ہو اور اللہ کفار پر آخری پکڑ ''مقام وج'' پر فرمائے گا (وج طائف کے قریب جگہ ہے)

شرح: یعنی فتح طائف کے بعد علاقہ حجاز کے کفار سے کوئی جنگ نہ ہوگی۔

التسمية باسماء الانبياء

انبیاء کے ناموں پر نام رکھنا

۷۴۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي الْهَيْثَمِ الْكُوْفِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ يُوْسُفَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ، يَقُوْلُ: «سَمَّانِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْسُفَ» (اخرجه الطبرانی فی الكبير)

۷۴۰ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت یوسف بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام یوسف رکھا تھا۔

شرح: آج ہم مسلمانوں کو یہ شوق نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء کے ساتھ عبد لگا کر نام رکھیں جیسے عبداللہ، عبدالرحمان، عبدالغفور، عبدالستار، عبدالکریم، عبدالرحیم وغیرہ۔ نہ ہی یہ شوق ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے ناموں پر نام رکھیں جیسے آدم، نوح، ابراہیم، اسحاق، وغیرہ۔ البتہ نئے نئے عجیب وغریب نام نکل رہے ہیں، شمریز، تبریز پرویز، شاہ باز، پرواز، گل باز، وغیرہ۔ یہ کوئی نام ہیں؟

الولد للفراش

بچہ اسی کا ہے جس کے بستر پر وہ پیدا ہوا

۷۴۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ،حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ اَبِيْ يَزِيْدَ، اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ قَالَ: اَرْسَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِلٰى شَيْخٍ مِنْ بَنِيْ زُهْرَةَ مِنْ اَهْلِ دَارِنَا قَدْ اَدْرَكَ الْجَاهِلِيَّةَ فَجِئْتُ مَعَ الشَّيْخِ اِلٰى عُمَرَ وَهُوَ فِي الْحِجْرِ، فَسَاَلَهُ عُمَرُ عَنْ وِلَادٍ مِنْ وِلَادِ الْجَاهِلِيَّةِ، فَقَالَ الشَّيْخُ: اَمَّا النُّطْفَةُ فَمِنْ فُلَانٍ، وَاَمَّا الْوَلَدُ فَعَلٰى فِرَاشِ فُلَانٍ، فَقَالَ عُمَرُ صَدَقْتَ «وَلٰكِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بَالْفِرَاشِ» فَلَمَّا وَلَّى الشَّيْخُ دَعَاهُ عُمَرُ فَقَالَ " اَخْبِرْنِيْ عَنْ بِنَاءِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اِنَّ قُرَيْشًا تَقَرَّبَتْ لِبِنَاءِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اِنَّ قُرَيْشًا تَقَوَّتْ لِبِنَاءِ الْكَعْبَةِ فَعَجَزُوْا وَاسْتَقْصَرُوْا فَتَرَكُوْا بَعْضَهَا فِي الْحِجْرِ فَقَالَ عُمَرُ: صَدَقْتَ "

۷۴۱ ابو یزید کہتے ہیں: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ہمارے اہل خانہ میں سے بنو زہرہ کے فلاں بزرگ کو بلایا۔ اس نے دور جاہلیت پایا تھا۔ میں اس بزرگ کو لے کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، وہ اس وقت حطیم میں تشریف فرما تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے جاہلیت میں پیدا ہونے والی اولاد کے بارے میں پوچھا۔ اس نے کہا: نطفہ تو کسی فلاں سے ہوتا ہے اور بچہ کسی فلاں کے بستر پر پیدا ہوتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم سچ کہتے ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی فیصلہ فرمایا ہے کہ بچہ اسی کا ہوتا ہے جس کا بستر ہو، جب وہ بزرگ چلا گیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسے پھر بلایا اور کہا: مجھے تعمیر کعبہ کے بارے میں بتاؤ۔ اس نے کہا: قریش نے تعمیر کعبہ کے لیے مال جمع کیا مگر پورا مال جمع نہ ہو سکا تو انہوں نے حطیم کے حصہ کی تعمیر چھوڑ دی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے سچ کہا ہے۔

شرح: یعنی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا بھی یہی ارشاد ہے کہ فرمایا: اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَ لِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ یعنی ”بچہ اسی کا ہے جس کا بستر ہے اور زانی کے لیے پتھر ہیں۔“ چنانچہ فقہی ضابطہ ہے کہ اگر نکاح کے چھ ماہ بعد بچہ پیدا ہو تو وہ اسی کا ہے جس کے نکاح میں وہ عورت ہے۔ اگر اس سے قبل پیدا ہو تو وہ اس کا نہیں ہے کیونکہ کم از کم چھ ماہ مدت چاہیے بچے کی تخلیق کے لیے۔

۷۴۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيْدٍ، أَوْ أَبِيْ سَلَمَةَ، أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا، كَانَ سُفْيَانُ رُبَّمَا أَفْرَدَ أَحَدَهُمَا، وَرُبَّمَا جَمَعَهُمَا، وَرُبَّمَا شَكَّ وَأَكْثَرُ ذٰلِكَ يَقُوْلُهُ عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ»

(اخرجه مسلم فی الرضاع)

۷۴۲ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بچہ اسی کا ہوتا ہے جس کا بستر ہو اور زانی کے لیے صرف پتھر ہیں۔

شرح: جب کسی عورت سے نکاح ہوا اور چھ ماہ کے بعد وہ بچہ لے آئی تو وہ بچہ اسی مرد کا ہے، جس سے عورت کا نکاح ہے۔ اگر حقیقت میں وہ کسی دوسرے مرد کا تھا تو بھی شرعاً وہ عورت کے شوہر ہی کا ہے۔ اگر شوہر کو شک ہو تو وہ قاضی کے پاس لعان کر سکتا ہے، پھر اس بچے کا نسب اس سے منقطع ہو جائے گا پھر وہ صرف ماں کا وارث ہوگا مگر زانی سے پھر بھی اس کا نسب متصل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ نسب کا اتصال ایک نعمت ہے جو وراثت کا سبب ہے اور یہ چیز زنا سے ثابت نہیں ہو سکتی۔

اختلافُ اللون لا يقدح في النسب

رنگ کا اختلاف نسب میں کچھ مخل نہیں

۷۴۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مَسْرُوْرًا فَقَالَ: "يَا عَائِشَةُ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا

۷۴۳ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے آپ ﷺ بہت مسرور تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! کیا تم نے نہیں دیکھا کہ مجزز مدلجی میرے پاس آیا، اس نے اسامہ اور زید (رضی اللہ عنہما) دونوں کو دیکھا، دونوں پر چادر

الْمُدْلِجِيَّ دَخَلَ عَلَيَّ فَرَأَى زَيْدًا وَأُسَامَةَ وَعَلَيْهِمَا قَطِيفَةٌ قَدْ غَطَّيَا رُءُوسَهُمَا وَبَدَتْ أَقْدَامُهُمَا، فَقَالَ: إِنَّ هٰذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ" (متفق علیه)

تھی۔ دونوں لیٹے تھے اور ان کے منہ چھپے ہوئے تھے اور دونوں کے قدم نظر آ رہے تھے۔ اس نے (قدم دیکھ کر) کہا یہ اقدام ایک دوسرے سے ہیں۔

۷۴۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا وَقَالَ سُفْيَانُ: وَسَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ يُحَدِّثُ بِهِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فَقَالَ فِيهِ: «أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِيَّ» فَقُلْتُ: يَا أَبَا الْوَلِيدِ إِنَّمَا هُوَ مُجَزِّزٌ الْمُدْلِجِيُّ فَانْكَسَرَ وَرَجَعَ.

(اخرجه دار قطنی فی المؤتلف المختلف)

۷۴۴ یہی حدیث دوسری سند کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ اس میں کچھ الفاظ مختلف ہیں۔

شرح: حضرت زید رضی اللہ عنہ بہت سفید رنگ کے تھے اور ان کے بیٹے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ گندمی رنگ کے تھے جس پر منافقین اور کفار اعتراض کرتے تھے۔ ایسے میں جب قیافہ شناس مجزز مدلجی نے ان کے چہرے دیکھے بغیر ان کے پاؤں دیکھ کر ان کو باہم باپ بیٹا قرار دیا تو اس کی بات نے منافقین و کفار کے منہ بند کر دیے، جس پر سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم بے حد مسرور ہوئے اور منافقین کی اس حالت پر بھی مسکرائے کہ وہ شریعت کا اعتبار نہیں رکھتے اور قیافہ شناسی کا وقار رکھتے ہیں۔

۷۴۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَمَا أَلْوَانُهَا؟ قَالَ: حُمْرٌ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ فِيهَا

۷۴۵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنی فزارہ میں سے ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری بیوی نے سیاہ فام بچہ جنم دیا ہے وہ میرا نہیں لگتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟ اس نے کہا: ہاں، فرمایا ان کا کیا رنگ ہے؟ اس نے عرض کیا سرخ، فرمایا: کیا ان میں خاکستری رنگ والے بھی ہیں؟ کہا ہاں ہیں۔ فرمایا یہ خاکستری کہاں سے آ گئے؟ وہ کہنے لگا شاید کوئی رگ ہو (یعنی شاید

مِنْ اَوْرَاقَ؟ قَالَ اِنَّ فِيْهَا لَوُرْقًا. قَالَ: فَاَنّٰى اَتَاهَا ذٰلِكَ. قَالَ لَعَلَّ عِرْقًا نَزَعَهُ. قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَ هٰذَا لَعَلَّ عِرْقًا نَزَعَهُ. (متفق علیہ)

پیچھے کوئی خاکستری اونٹ گزرا ہو اور اس کا اثر چند نسلوں بعد نمودار ہوا ہو) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: شاید یہاں بھی رگ ہو۔

۷۴۶ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُوْلُ: اِخْتَصَمَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ زَمْعَةَ فِيْ ابْنِ اَمَةِ زَمْعَةَ فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّ اَخِيْ عُتْبَةَ اَوْصَانِيْ فَقَالَ: اِذَا قَدِمْتَ مَكَّةَ فَانْظُرِ ابْنَ اَمَةِ زَمْعَةَ فَاقْبِضْهُ فَاِنَّهُ ابْنِيْ، وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ اَخِيْ وَابْنُ اَمَةِ اَبِيْ، وَوُلِدَ عَلٰى فِرَاشِ اَبِيْ فَرَاٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ وَقَالَ: «هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَاحْتَجِبِيْ مِنْهُ يَا سَوْدَةُ» فَقِيْلَ لِسُفْيَانَ فَاِنَّ مَالِكًا يَقُوْلُ: وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ، فَقَالَ سُفْيَانُ لٰكِنَّا لَمْ نَحْفَظْ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّهُ قَالَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ (متفق علیہ)

۷۴۶ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور عبد بن زمعہ نے زمعہ کی لونڈی کے بیٹے میں جھگڑا پیش کیا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہنے لگے یارسول اللہ ﷺ! میرے بھائی عتبہ نے مجھے وصیت کی تھی کہ جب تم مکہ جاؤ تو زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کو اپنے قبضہ میں لے لینا کیونکہ وہ میرا بیٹا ہے۔ عبد بن زمعہ نے کہا: یارسول اللہ ﷺ وہ میرا بھائی ہے میرے باپ کی لونڈی کا بچہ ہے۔ میرے باپ کے بستر پر پیدا ہوا۔ نبی اکرم ﷺ نے دیکھا کہ اس لڑکے کی مشابہت عتبہ بن ابی وقاص کے ساتھ بہت گہری تھی (اس کے باوجود) آپ ﷺ نے فرمایا: اے عبد بن زمعہ وہ تمہارا (بھائی) ہے کیونکہ بچہ بستر والے ہی کا ہوتا ہے اور اے سودہ! تم اس سے پردہ کرو۔

حضرت سفیان رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ حضرت مالک اس میں یہ الفاظ بھی بڑھاتے ہیں کہ زانی کے لیے پتھر ہیں۔ سفیان نے کہا: مگر ہم نے زہری سے اس حدیث کے یہی الفاظ یاد کیے ہیں۔

شرح: لڑکے کی مشابہت اور صورت بتاتی تھی کہ وہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے بھائی کا بیٹا ہے مگر وہ عبد بن زمعہ کے بھائی کی لونڈی سے اس کے بستر پر پیدا ہوا، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے اسے اسی کا بیٹا قرار دیا۔ اگر ایسا نہ کیا جائے تو

کوئی بھی شخص کسی کی اولاد پر دعویٰ کرنے کا مجاز ہو جائے گا یوں ہر شخص کا نسب مشکوک ہو جائے گا۔

بلکہ اگر آج کا (D.N.A) ٹیسٹ کہے کہ یہ بچہ فلاں کا ہے اس کا نہیں جس کے بستر پر وہ پیدا ہوا تو اس ٹیسٹ کو شرعاً کچھ وزن نہیں دیا جائے گا، ٹیسٹ ایک مشین کرتی ہے جو خراب بھی ہو سکتی ہے مگر قانونِ شریعت نہیں بدل سکتا۔

حرمة الرضاعة كحرمة النسب

رضاعت کی حرمت، حرمتِ نسب کی طرح ہے

۷۴۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ الْحَارِثِ يَقُولُ: تَزَوَّجْتُ ابْنَةَ أَبِي إِهَابٍ فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ: إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَنْ يَمِينِهِ فَسَأَلْتُهُ فَأَعْرَضَ عَنِّي، ثُمَّ أَتَيْتُهُ مِنْ عَنْ يَسَارِهِ فَسَأَلْتُهُ، فَأَعْرَضَ عَنِّي، ثُمَّ اسْتَقْبَلْتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ وَإِنَّهَا سَوْدَاءُ وَإِنَّهَا وَإِنَّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ»

(اخرجه البخاری فی الحج)

۷۴۷ حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے ابن ابی اہاب کی بیٹی سے شادی کی تو ایک سیاہ رنگ عورت آ گئی کہنے لگی، میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دائیں طرف سے حاضر ہوا میں نے ماجرا عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعراض فرمایا۔ میں بائیں طرف سے حاضر ہوا اور بات کہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اعراض فرمایا۔ تب میں سامنے سے حاضر ہوا میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ سیاہ عورت ہے وہ یہ ہے وہ یہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اب کیا ہو سکتا ہے جب بات کہہ دی گئی ہے۔

شرح: امام بدرالدین عینی کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم استحبابی تھا جو ورع واحتیاط کی بناء پر تھا، ورنہ ایک عورت کی شہادت سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔ (عمدۃ القاری جلد ۲۰، صفحہ ۱۴۰، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

الامر بالعقيقة و الختنة

عقیقہ وختنہ کا حکم

۷۴۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،

۷۴۸ حضرت سلمان بن عامر ضبی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے

قَالَ:حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ، عَنِ الرَّبَابِ، عَنْ عَمِّهَا سَلْمَانَ بْنِ عَامِرِ الضَّبِّيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: «مَعَ الصَّبِيِّ عَقِيْقَةٌ فَاَهْرِيقُوْا عَنْهُ دَمًا، وَاَمِيْطُوْا عَنْهُ الْاَذٰى»

(اخرجه ابو داؤد فی الاضاحی)

رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: بچے کے ساتھ اس کا عقیقہ ہوتا ہے تو تم اس کی طرف سے خون بہاؤ اور اس کی گندگی دور کرو۔

شرح: گندگی سے مراد اس کا ختنہ ہے، یعنی بچے کا عقیقہ کیا جائے اور ختنہ کر کے اس کی گندگی دور کردی جائے۔

۷۴۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ يَزِيْدَ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ اَنَّهُ سَمِعَ سِبَاعَ بْنَ ثَابِتٍ يُّحَدِّثُ اَنَّهُ سَمِعَ اُمَّ كُرْزٍ الْكَعْبِيَّةَ تَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ لَا يَضُرُّكُمْ ذُكْرَانًا كُنَّ اَمْ اِنَاثًا» (موارد الظمان)

۷۴۹ حضرت ام کرز کعبیہ ؓ کہتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: بچے کی طرف سے دو جانوروں کی قربانی (عقیقہ) ہے اور بچی کی طرف سے ایک۔ خواہ وہ جانور نر ہو یا مادہ۔

۷۵۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءُ بْنُ اَبِيْ رَبَاحٍ اَنَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ مَيْسَرَةَ الْفِهْرِيَّةَ مَوْلَاتَهُ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا سَمِعَتْ اُمَّ كُرْزٍ الْخُزَاعِيَّةَ تَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «فِي الْعَقِيْقَةِ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ»

(موارد الظمان)

۷۵۰ یہی حدیث دوسری سند کے ساتھ حضرت ام کرز ؓ سے مروی ہے۔

کتاب الطلاق

لا ترجع المطلقة ثلاثاً الٰی زوجها الاول حتی یطأها الزوج الثانی ثم یطلقها

تین طلاق والی عورت پہلے شوہر کے پاس نہیں جاسکتی جب تک دوسرا شوہر اس سے مباشرت کر کے طلاق نہ دے ۔۔

٧٥١ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهُ سَمِعَهَا تَقُوْلُ: جَاءَتِ امْرَاَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنِّيْ كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ فَطَلَّقَنِيْ فَبَتَّ طَلَاقِيْ، فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَاِنَّمَا مَعَهُ مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ، فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ «اَتُرِيْدِيْنَ اَنْ تَرْجِعِيْ اِلٰى رِفَاعَةَ؟ لَا حَتّٰى تَذُوْقِيْ عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ» قَالَتْ: وَاَبُوْبَكْرٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَالِدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ بِالْبَابِ يَنْتَظِرُ اَنْ يُؤْذَنَ لَهُ، فَنَادَاهُ فَقَالَ: يَا اَبَا بَكْرٍ اَلَا تَسْمَعُ اِلٰى مَا تَجْهَرُ بِهِ هٰذِهِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ لِسُفْيَانَ فَاِنَّ مَالِكًا لَا يَرْوِيْهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ اِنَّمَا

٧٥١ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: حضرت ''رفاعہ قُرظی رضی اللہ عنہ کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئی۔ کہنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں رفاعہ قُرظی کے پاس تھی اس نے مجھے طلاق دے دی اور وہ مغلظہ طلاق تھی۔ میں نے عبدالرحمان بن زبیر سے شادی کر لی اور اس کے پاس تو کپڑے کے پلّو جیسی چیز ہے (یعنی وہ مباشرت نہیں کر سکتا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا پڑے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم رفاعہ کے پاس واپس جانا چاہتی ہو؟ نہیں، تم واپس نہیں جاسکتی تا آنکہ تم اس کا (عبدالرحمان کا) شہد چکھو اور وہ تمہارا شہد چکھے (یعنی تم باہم مباشرت نہیں کر لیتے)۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ موجود تھے اور حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ دروازہ پر داخلہ کی اجازت کا انتظار کر رہے تھے۔ انہوں نے آواز دے کر کہا: اے ابوبکر! کیا آپ سن نہیں رہے کہ یہ عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اونچی آواز میں کیسے بول رہی ہے؟ اس حدیث کی سند پر امام حمیدی

يَرْوِيْهِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ رِفَاعَةَ فَقَالَ سُفْيَانُ: لٰكِنَّا قَدْ سَمِعْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ كَمَا قَصَصْنَاهُ عَلَيْكُمْ (اخرجه مالك فی النكاح)

نے کچھ کلام کیا ہے۔

شرح: یہ حدیث واضح حجت ہے کہ مغلظہ طلاق والی عورت اگر سابق شوہر سے دوبارہ نکاح کرنا چاہے تو اسے دوسرے مرد سے نکاح کرنا پڑے گا اور دونوں میں مباشرت اور دخول واقع ہو، پھر اگر دوسرا شوہر طلاق دے دے تو وہ عدت گزار کر پہلے شوہر کے پاس جاسکتی ہے اور قرآنِ حکیم نے بھی یہی چیزیں بیان فرمائی ہے:

فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ ۗ

''اگر شوہر اپنی بیوی کو تیسری طلاق دے دے (کیونکہ الطلاق مرتان کہہ کر دو طلاقوں کا ذکر پہلے ہو چکا ہے) تو وہ عورت اس کے لیے حلال نہیں ہے جب تک وہ دوسرے شوہر سے مباشرت نہ کرے۔'' (سورہ بقرہ: ۲۳۰) (لفظ نکاح یہاں مباشرت کے معنیٰ میں ہے کیونکہ نکاح کا مفہوم لفظِ زوجاً غیرہ میں پہلے ہی موجود ہے۔)

لا يقع الطلاق بمحض التخيير
محض اختیار دینے سے طلاق نہیں ہوتی

۷۵۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِيْ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِيْ خَالِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ «قَدْ خَيَّرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ فَاخْتَرْنَهُ، أَوْ كَانَ ذٰلِكَ طَلَاقًا» (اخرجه مسلم فی الطلاق)

۷۵۲ حضرت مسروق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کو اختیار دیا تھا (کہ نکاح برقرار رکھو یا نہ رکھو) تو سب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہنا ہی اختیار کیا تو کیا اس طرح کوئی طلاق ہو جاتی ہے؟

شرح: یہ واقعۂ ایلاء کی طرف اشارہ ہے جب ازواج رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ اسباب دنیا مانگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک پر کچھ بوجھ آیا۔ تب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ازواج سے فرمادیں اگر تم اسباب دنیا چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں دنیا کی متاع دے کر تمہیں اپنے نکاح سے آزاد کر دوں اور اگر تم اللہ و رسول کی رضا چاہتی ہو تو اللہ نے تم میں سے

احسان والیوں کے لیے اجر عظیم تیار کیا ہے۔(احزاب:۲۹) تب رسول اللہ ﷺ نے سب ازواج مطہرات کو یہ آیت مبارکہ سنائی اور مذکورہ اختیار دیا تو سب نے عرض کیا کہ ہمیں مال دنیا سے کچھ نہیں چاہیے ہمیں تو صرف آپ ﷺ کی رضا چاہیے۔

احکام العدہ

عدت کے بعض احکام

۷۵۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اُمِّهَا اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ امْرَاَةً اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ اِنَّ ابْنَتِيْ مَاتَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَاِنَّهَا تَشْتَكِيْ عَيْنَهَا، اَفَتَكْتَحِلُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنْ كَانَتْ اِحْدَاكُنَّ لَتَرْمِيْ بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ وَاِنَّمَا هِيَ الْآنَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا» قَالَ يَحْيَى فَقُلْتُ لِحُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ مَا قَوْلُهُ: اِنْ كَانَتْ اِحْدَاكُنَّ لَتَرْمِيْ بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ؟ فَقَالَ: كَانَتِ الْمَرْاَةُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَلْبَسُ مِنْ ثِيَابِهَا اَطْمَارَهَا مِنْ اَدْنٰى ثِيَابِهَا ثُمَّ تَدْخُلُ اَدْنٰى بُيُوْتِهَا فَاِذَا كَانَ عِنْدَ رَأْسِ الْحَوْلِ اَخَذَتْ بَعْرَةً فَرَمَتْ بِهَا عَلَى ظَهْرِ غَيْرِهَا كَذَا وَرُبَّمَا قَالَ اَبُو بَكْرٍ: اِلٰى خَلْفِ وَقَالَتْ: قَدْ حَلَلْتُ. (متفق علیہ)

۷۵۳ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ ؓ فرماتی ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی، عرض کرنے لگی: یا رسول اللہ ﷺ میری بیٹی کا شوہر فوت ہو گیا (وہ عدت میں ہے) اور اس کی آنکھیں دُکھتی ہیں، تو کیا وہ سرمہ لگا سکتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (دورِ جاہلیت میں) تم میں سے بعض عورتیں ایک سال پورا ہونے پر مینگنی پھینکا کرتی تھی۔ مگر اب صرف چار ماہ دس دن کا وقت مقرر ہے۔

یحییٰ بن سعید کہتا ہے میں نے حمید بن نافع سے پوچھا۔ یہ مینگنی پھینکنے کا کیا معنیٰ ہے؟ وہ کہنے لگے: دورِ جاہلیت میں (بیوہ) عورت (دوران عدت) انتہائی خستہ کپڑے پہنتی تھی اور خستہ سے مکان میں رہتی تھی، پھر جب ایک سال پورا ہو جاتا تو وہ ایک مینگنی اٹھا کر کسی دوسری عورت کی پشت پر مارتی اور کہتی کہ میری عدت ختم ہے میں حلال ہو گئی۔

شرح: اگر آنکھیں دکھتی ہوں تو علاج کے لیے دوران عدت سرمہ ڈالنے میں حرج نہیں ہے۔ یہ ایک مجبوری ہے زینت کے لیے ایسا نہیں کرنا چاہیے۔

لا نفقة للناشزة بعد الطلاق و لا سكنٰى

نافرمان عورت کو طلاق کے بعد نفقہ و سکنیٰ نہیں ملے گا

۷۵۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُجَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: قَدِمَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ الْكُوفَةَ عَلَى أَخِيهَا الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ وَكَانَ عَامِلًا عَلَيْهَا، فَأَتَيْنَاهَا فَسَأَلْنَاهَا فَقَالَتْ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَمْرِو بْنِ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ فَطَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي، وَخَرَجَ إِلَى الْيَمَنِ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ وَطَلَبْتُ النَّفَقَةَ فَقَالَ بِكُمِّهِ هٰكَذَا وَاسْتَتَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَرْأَةِ، وَرَفَعَ أَبُوبَكْرٍ كُمَّهُ فَوْقَ رَأْسِهِ، «اسْمَعِيْ مِنِّيْ يَا بِنْتَ آلِ قَيْسٍ، إِنَّمَا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةُ لِلْمَرْأَةِ إِذَا كَانَ لِزَوْجِهَا عَلَيْهَا رَجْعَةٌ، فَإِذَا لَمْ يَكُنْ لَهُ عَلَيْهَا رَجْعَةٌ فَلَا سُكْنٰى لَهَا وَلَا نَفَقَةَ» ثُمَّ قَالَ لِيْ: «اعْتَدِّيْ عِنْدَ أُمِّ شَرِيْكٍ بِنْتِ أَبِي الْعَكَرِ» ثُمَّ قَالَ: «تِلْكَ امْرَأَةٌ يُتَحَدَّثُ عِنْدَهَا، اعْتَدِّيْ عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ فَإِنَّهُ رَجُلٌ مَحْجُوْبُ الْبَصَرِ فَتَضَعِيْنَ ثِيَابَكِ فَلَا يَرَاكِ» (اخرجه مسلم فی الطلاق)

۷۵۴ شعبی کہتے ہیں کہ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کوفہ میں اپنے بھائی ضحاک بن قیس کے ہاں تشریف لائیں وہ اس وقت حاکمِ کوفہ تھا۔ ہم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئے اور ان سے سوال کیا۔ وہ فرمانے لگیں میں ابو عمرو بن حفص بن مغیرہ کی بیوی تھی۔ اس نے مجھے طلاق بائن دے دی اور خود یمن چلا گیا۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئی اور اس بات کا ذکر کیا اور نفقہ کا مطالبہ رکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آستین کے ساتھ عورت سے پردہ کیا۔ امام حمیدی نے اپنی آستین کو اپنے سر سے اونچا کر کے سمجھایا، پھر فرمایا: اے آلِ قیس کی بیٹی! مطلقہ عورت کو نفقہ اور رہائش تب ملتی ہے جب اس کے شوہر نے اس کی طرف رجوع کرنا ہو۔ اگر اس نے عورت کی طرف رجوع نہ کرنا ہو تو اس کے لیے کوئی نفقہ نہیں نہ رہائش۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ام شریک کے ہاں عدت گزارو پھر فرمایا نہیں تم ابن ام مکتوم کے ہاں عدت کرو وہ نابینا ہے تمہیں دیکھ نہ پائے گا۔

شرح: حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے مروی اس حدیث کا مقصد یہ ہے کہ جو عورت اپنی درشت زبانی اور عدم اطاعت کی وجہ سے طلاق پالے اور طلاق کے بعد شوہر کے گھر سے خود نکل جائے تو اس کا شوہر اس کی طرف نہیں لوٹے گا اور ایسی عورت کے لیے مرد کے ذمہ نفقہ و سکنٰی نہیں ہے اور حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کا ماجرا ایسا ہی تھا۔ امام سرخسی رحمۃ اللہ علیہ نے یہی تحقیق فرمائی ہے۔ (المبسوط جلد ۵، صفحہ ۲۰۲، مطبوعہ دار الفکر بیروت)

ورنہ عدت والی عورت کے لیے قرآنِ مجید نے مطلقاً نفقہ و سکنٰی کا حکم فرمایا ہے، جیسے فرمایا گیا: اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ ''مطلقہ عورتوں کو سکنٰی دو جیسا تمہارا اپنا سکنٰی ہے اپنی گنجائش کے مطابق اور ان پر ضرر نہ ڈالو (نفقہ بند نہ کرو)'' (سورہ طلاق: آیت ٦) اللہ رب العزت نے اس آیت مبارکہ میں مطلقاً ہر مطلقہ کو شامل کیا ہے۔

اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جسے تین طلاقیں ہو جائیں اس کے لیے سکنٰی و نفقہ ہے۔ (دار قطنی جلد ۴، صفحہ ۲۱، مطبوعہ ملتان)

حکم اللعان

میاں بیوی میں لعان کا حکم

۷۵۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ «أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ رَجُلًا حِيْنَ لَاعَنَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ أَنْ يَّضَعَ يَدَهُ عَلٰى فِيْهِ عِنْدَ الْخَامِسَةِ» وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ فِيْهِ فَإِنَّهَا مُوْجِبَةٌ

(اخرجه البيهقى فى اللعان)

۷۵۴ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو میاں بیوی کے درمیان لعان کا فیصلہ کیا تو پانچویں دفعہ پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا کہ اس شخص کے منہ پر ہاتھ رکھو کیونکہ پانچویں بار کے الفاظ حکم کو واجب کر دیتے ہیں۔

شرح: اگر شوہر کہے کہ یہ بچہ میرا نہیں اور بیوی کہے کہ اسی کا ہے تو دونوں عدالت میں لعان کریں مرد چار بار کہے کہ واللہ میں سچا ہوں، پانچویں بار کہے اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر لعنت ہو۔ ایسے ہی عورت کہے اور پانچویں بار کہے اگر یہ شخص سچا ہے تو مجھ پر اللہ کا غضب ہو، اگر دونوں یہ بات کہہ دیں تو قاضی اس بچے کو صرف ماں سے ملا دے گا باپ سے اس کا تعلق نہ رہے گا

نہ وہ اس کا وارث ٹھہرے گا۔

من احکام اللعان
لعان کے بعض احکام

۷۵۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ: «حِسَابُكُمَا عَلَى اللهِ، اَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيْلَ لَكَ عَلَيْهَا» فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ مَالِيْ مَالِيْ قَالَ: "لَا مَالَ لَكَ، اِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا، وَاِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذٰلِكَ اَبْعَدُ لَكَ مِنْهُ، اَوْ قَالَ: مِنْهَا "

(اخرجه البیهقی فی اللعان)

۷۵۵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو باہم لعان کرنے والے مرد و عورت کو یہ فرماتے ہوئے سنا: تمہارا حساب اللہ کے ذمہ ہے تم میں سے ایک جھوٹا ہے۔ اب اس عورت پر تمہارا کوئی حق نہیں۔ وہ مرد کہنے لگا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا مال میرا مال؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے لیے کوئی مال نہیں ہے۔ اگر تم نے سچ کہا ہے تو تم نے اپنے مال سے عورت کو خود پر حلال کیا اور اگر تم جھوٹ کہتے ہو تو یہ مال تم سے مزید دور تر ہے۔

شرح: یعنی حق مہر کی شکل میں اس نے بیوی کو جو دیا تھا وہ اسے واپس نہیں دلایا جائے گا۔

اذا تم اللعان فرق بين الفروجين
جب لعان ہو جائے تو زوجین میں تفریق کر دی جائے گی

۷۵۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ، اَنَّهُ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ، يَقُوْلُ: سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ، فَقُلْتُ: يَا

۷۵۶ حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو اپنی بیوی سے لعان کرتا ہے، انہوں نے اپنی

أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَجُلٌ لَاعَنَ امْرَأَتَهُ، فَقَالَ لِيَ ابْنُ عُمَرَ بِيَدِهِ هٰكَذَا بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى: «فَرَّقَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِيْ عَجْلَانَ» وَقَالَ: «اللهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ؟» قَالَ سُفْيَانُ: " وَكَانَ أَيُّوْبُ حَدَّثَنَاهُ أَوَّلًا فِيْ مَجْلِسِ عَمْرٍو، ثُمَّ حَدَّثَ عَمْرٌو بِحَدِيْثِهِ هٰذَا، فَقَالَ لَهُ أَيُّوْبُ: أَنْتَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَحْسَنُ لَهُ حَدِيْثًا مِنِّيْ"

شہادت والی اور درمیانی انگلی کے اشارہ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی عجلان کے مرد و عورت میں (لعان کے ساتھ) تفریق کر دی تھی، اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے تو کیا تم میں سے کوئی توبہ کرتا ہے؟ سفیان بن عیینہ نے اس کی سند پر بحث کی ہے۔

(اخرجه البخاری فی الطلاق)

ای الزوجین احق بالا ولاد بعد الطلاق

طلاق کے بعد زوجین میں سے بچوں کا زیادہ حقدار کون ہے

٧٥٧ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ، سَمِعَهُ مِنْ هِلَالِ بْنِ أَبِيْ مَيْمُوْنَةَ يُحَدِّثُهُ، عَنْ أَبِيْ مَيْمُوْنَةَ، قَالَ: أَتٰى أَبَا هُرَيْرَةَ رَجُلٌ فَارِسِيٌّ، وَامْرَأَةٌ لَهُ يَخْتَصِمَانِ فِيْ ابْنٍ لَهُمَا، فَقَالَ الْفَارِسِيُّ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هٰذَا بُسَرٌ، قَالَ أَبُوْهُرَيْرَةَ: لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِمَا شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِهِ، يَا غُلَامُ، هٰذَا أَبُوْكَ وَهٰذِهِ أُمُّكَ، فَاخْتَرْ أَيَّهُمَا شِئْتَ، ثُمَّ قَالَ أَبُوْ

٧٥٧ ابو میمونہ کہتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک فارسی شخص آیا اور اس کی بیوی آئی وہ اپنے بیٹے کے بارے میں جھگڑ رہے تھے۔ وہ فارسی کہہ رہا تھا اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ میرا بیٹا ہے (لہٰذا میں اسے اپنے پاس رکھنا چاہتا ہوں) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تمہارے درمیان وہ فیصلہ کروں گا جو میں نے رسول اللہ ﷺ کو کرتے دیکھا، پھر انہوں نے کہا: اے لڑکے یہ تیرا باپ ہے یہ تیری ماں ہے تو ان میں سے جس کو چاہے اختیار کر لے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے میں حاضر تھا رسول اللہ

هُرَيْرَةَ: فَشَهِدْتُّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَتَاهُ رَجُلٌ وَامْرَاَةٌ يَخْتَصِمَانِ فِيْ ابْنٍ لَهُمَا، فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ ابْنِيْ يَسْقِيْنِيْ مِنْ بِئْرِ اَبِيْ عِنَبَةَ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا غُلَامُ هٰذَا اَبُوْكَ وَهٰذِهِ اُمُّكَ فَاخْتَرْ اَيَّهُمَا شِئْتَ»

(اخرجه الموصلی فی مسنده)

ﷺ کے پاس مرد وعورت آئے دونوں اپنے بچے کے بارے میں جھگڑ رہے تھے آدمی نے کہا: یارسول اللہ ﷺ یہ میرا بیٹا ہے مجھے بئر بنی عنبہ سے سیراب کرتا ہے (میری خدمت کرتا ہے) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے لڑکے تم اپنے ماں باپ میں سے جس کو چاہو اختیار کرلو (کہ تم کس کے ساتھ رہنا پسند رکھتے ہو؟)

شرح: جب میاں بیوی میں طلاق ہوجائے تو اولاد کس کے پاس رہے گی؟ اس میں تفصیل یہ ہے کہ جب تک بچے اپنے کام خود نہ کرسکتے ہوں جیسے لباس پہننا کھانا پینا وغیرہ تب تک وہ ماں کے ساتھ ہی رہیں گے یعنی سات آٹھ سال کی عمر تک اور جب وہ خود کو سنبھالنے کے قابل ہوجائیں تو پھر ان کو اختیار دیا جائے گا کہ وہ کس کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں، ماں کے ساتھ یا باپ کے ساتھ۔

کتاب البیوع

من احکام البیع

بیع کے بعض احکام

۷۵۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ،حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ قَالَ: تَبَايَعَ رَجُلَانِ عَلَى عَهْدِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ بِسُلْتٍ وَشَعِيرٍ فَقَالَ سَعْدٌ تَبَايَعَ رَجُلَانِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ وَرُطَبٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَنْقُصُ الرُّطَبُ إِذَا يَبِسَ؟» قَالُوا نَعَمْ قَالَ «فَلَا إِذًا»

(اخرجه الموصلی فی مسنده)

۷۵۸ حضرت ابن عیاش رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے عہد ولایت (کوفہ) میں دو آدمیوں نے چھلکے والے جَو اور بغیر چھلکے والے جَو کا باہم تبادلہ کیا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دو آدمیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں خشک کھجور اور تر کھجور کا باہم تبادلہ کیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تر کھجور خشک ہو کر کم ہو جاتی ہے؟ لوگوں نے کہا: ہاں، فرمایا تو پھر ایسا نہ کرو۔

شرح: چھلکے والے جَو کو جب صاف کیا جائے گا تو وہ کم رہ جائیں گے لہٰذا ایک سیر چھلکے والے جَو کو ایک سیر بغیر چھلکے والے جَو کے ساتھ بیچنا جائز نہیں ہے اور نہ ہی کمی بیشی سے جائز ہے کہ پتہ نہیں چھلکے والے جَو کتنے ہیں۔ اس کا حل یہ ہے کہ چھلکے والے جَو فروخت کر دو جو قیمت ملے اس سے بغیر چھلکے والے جَو خرید لو۔

حق الشفعة للجار

پڑوسی کے لیے حقِ شفعہ ہے

۷۵۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الشَّرِيدِ يَقُولُ: أَخَذَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ بِيَدِي فَقَالَ: انْطَلِقْ بِنَا إِلَى سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ فَخَرَجْتُ مَعَهُ وَإِنَّ يَدَهُ لَعَلَى أَحَدِ مَنْكِبَيَّ فَجَاءَ إِلَيْهِ أَبُو رَافِعٍ فَقَالَ لِلْمِسْوَرِ: أَلَا تَأْمُرُ هٰذَا الْفَتَى لِسَعْدٍ يَشْتَرِيْ مِنْ بَيْتِي الَّذِيْ فِيْ دَارِهٖ فَقَالَ سَعْدٌ: لَا وَاللّٰهِ لَا أَزِيْدُ عَلَى أَرْبَعِمِائَةِ دِيْنَارٍ إِمَّا قَالَ مُقَطَّعَةً، وَإِمَّا قَالَ مُنَجَّمَةً قَالَ: فَقَالَ لَهُ أَبُو رَافِعٍ: وَاللّٰهِ إِنْ كُنْتُ لَأَمْنَعُهَا مِنْ خَمْسِمِائَةِ دِيْنَارٍ نَقْدًا وَلَوْلَا أَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «اَلْجَارُ أَحَقُّ بِسَقَبِهٖ مَا بِعْتُكَ»

(اخرجه الطبرانی فی الكبير)

۷۵۹ عمرو بن شرید کہتے ہیں: حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا: مجھے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس لے چلو۔ میں ان کے ساتھ چلا۔ ان کا ہاتھ میرے ایک کندھے پر تھا۔ وہاں حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ آ گئے اور مسور رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے، کیا آپ اس نوجوان یعنی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے نہیں کہیں گے کہ مجھ سے میرا گھر خرید لے جو ان کے احاطہ میں ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہنے لگے: میں چار سو دینار سے زیادہ قیمت نہیں دوں گا اور میں قسط وار دوں گا (یک مشت نہیں) ابو رافع کہنے لگے: بخدا میں نے پانچ سو درہم پر دینے سے انکار کر دیا ہے اور اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ارشاد نہ سنا ہوتا کہ پڑوسی اپنی قریبی جگہ کا زیادہ حق دار ہوتا ہے تو میں آپ کو یہ جگہ نہ بیچتا۔

شرح: جب ایک آدمی اپنی جگہ یا مکان بیچے تو ساتھ والے پڑوسی کا سب سے پہلے حق ہے کہ اسے خریدے۔ اسے بتائے بغیر کسی اور کو بیچ دینا جائز نہیں وہ دعوائے شفعہ کر سکتا ہے، اس لیے حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ نے اپنا مکان حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو جو پڑوسی تھے بازار سے کم قیمت پر بیچنا منظور کر لیا۔

البیوع الباطلة

۷۶۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو «اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ»
(اخرجه البخاری فی البیوع)

۷۶۰ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، بدکاری کا معاوضہ اور کاہن کی مٹھائی سے منع فرمایا۔

۷۶۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ، غَيْرَ مَرَّةٍ، وَلَا مَرَّتَيْنِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، يَقُوْلُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَيُّكُمْ كَانَتْ لَهُ اَرْضٌ اَوْ نَخْلٌ فَلَا يَبِعْهَا حَتّٰى يَعْرِضَهَا عَلٰى شَرِيْكِهِ» قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ الْكُوْفِيُّوْنَ يَأْتُوْنَ اَبَا الزُّبَيْرِ يَسْاَلُوْنَهُ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ، وَيَقُوْلُوْنَ: حَدَّثَنَا بِهِ عَنْكَ ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى (متفق علیہ)

۷۶۱ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کے پاس زمین یا کھجور کے درخت ہوں (باغ ہوں) وہ اُسے نہ بیچے جب تک اپنے شریک سے پوچھ نہ لے۔

المنع عن بيع الثمر قبل بدو صلاحه
پھل کے پکنے سے قبل اس کی بیع کی ممانعت

۷۶۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،

۷۶۱ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول

قَالَ:حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ، وَنَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ» قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَأَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: «أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا» (اخرجه البخاری فی الزکوٰۃ)

اللہ ﷺ نے پھل بیچنے سے منع فرمایا: جب تک کہ اس کی صلاحیت ظاہر نہ ہو جائے اور آپ ﷺ نے پھل کو کھجور کے بدلے بیچنے سے منع فرمایا اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے بیع عرایا کی اجازت دی ہے۔

شرح: پھل جب تک تیار نہ ہو جائے یا اس کے قریب نہ پہنچ جائے اس کی بیع نہ کی جائے پتہ نہیں وہ پک کر تیار ہو گا یا نہیں، پھل کو کھجور کے بدلے نہ بیچنے کا مفہوم یہ ہے کہ پکی ہوئی کھجوروں کو خشک کے بدلے نہ بیچو۔ کیونکہ ان کا وزن باہم برابر نہیں اور ''بیع عرایا'' یہ ہے کہ درخت سے اتری ہوئی کھجوروں کو درخت پر کھڑی کھجوروں کے بدلے بیچا جائے۔

النهي عن البيع بحساب السنين

برسوں کے حساب سے بیع کی ممانعت

٧٦٢ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيقٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، «أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ السِّنِينَ» (اخرجه مسلم فی البیوع)

٧٦٢ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے برسوں کے حساب سے بیع سے منع فرمایا۔

٧٦٣ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ (اخرجه مسلم فی البیوع)

٧٦٣ یہی حدیث دوسری سند کے ساتھ مروی ہے۔

شرح: یعنی یہ کہنا کہ میں تمہیں یہ چیز ایک سال یا دو سال کے لیے بیچتا ہوں نا جائز ہے۔

لا يجوز بيع التمر القائم على النخل بالتمر المنقطع

کھجوروں پر کھڑے پھل کو کٹے پھل کے ساتھ بیچنے کی ممانعت

۷۶۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ إِسْمَاعِيلَ الشَّيْبَانِيَّ، يَقُولُ: بِعْتُ مَا فِي رُءُوسِ نَخْلِي بِمِائَةِ وَسْقٍ تَمْرٍ، إِنْ زَادَ فَلَهُمْ، وَإِنْ نَقَصَ فَعَلَيْهِمْ، فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: «نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ إِلَّا أَنَّهُ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا»

(اخرجه ابن ابی شیبه فی المصنف)

۷۶۴ اسماعیل شیبانی کہتے ہیں: میں نے اپنے باغ میں کھجوروں کے سروں پر کھڑے پھل کو سو وسق تمر کے بدلے بیچا اور یہ طے کیا کہ نفع ہو تو ان کا اور نقصان ہو تو ان کا، پھر میں نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس بارے میں پوچھا انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے البتہ عرایا میں اس کی اجازت دی ہے۔

شرح: درختوں پر کھڑی کھجوروں کو اتری ہوئی کھجوروں سے بیچنا جائز نہیں ہے۔ اسی کو ''عرایا'' کہتے ہیں۔ البتہ عرایا کی ایک تعبیر یہ ہے کہ ایک شخص کسی مسکین سے کہتا ہے کہ میرے باغ کے ان درختوں سے تم جب چاہو پھل اتار لیا کرو، وہ مسکین بار بار آنے لگا جو باغ والے کے لیے باعث مشکل بن گیا تو اس نے اسے اتری ہوئی کچھ کھجوریں دے کر فارغ کر دیا اسے بھی عرایا کہتے ہیں مگر یہ حقیقت میں بیع نہیں ہبہ ہے۔

النهي عن بيع حبل الحبلة

بیع حبل الحبلہ سے ممانعت

۷۶۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: «نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ»

(اخرجه البخاری فی البیوع)

۷۶۵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حبل الحبلة والی بیع سے منع فرمایا ہے۔ (یعنی یہ کہنا کہ میں تجھے یہ چیز اتنی مدت کے لیے بیچتا ہوں جب تک یہ جانور دودھ دے رہا ہے۔ یہ جھگڑے والی بات ہے۔)

لا یبیع الرجل علی بیع اخیه

کوئی شخص دوسرے آدمی کی بیع پر بیع نہ کرے

۷۶۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ:حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَنَاجَشُوْا، وَلَا يَبِعِ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ، وَلَا يَخْطُبْ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ، وَلَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ، وَلَا تَسْاَلِ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَكْتَفِءَ مَا فِيْ اِنَائِهَا» (متفق علیه)

۷۶۶ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک دوسرے کی بیع کو خراب نہ کرو اور کوئی شخص کسی دوسرے کی بیع پر بیع نہ کرے اور نہ کسی کے پیغامِ نکاح پر نکاح کا پیغام دے اور کوئی شہری کسی دیہاتی سے بیع نہ کرے (یعنی دیہاتی کی سادہ لوحی سے غلط فائدہ اٹھانے کی کوشش نہ کرے) اور کوئی عورت اپنی مسلمان بہن کی طلاق کا سوال نہ کرے تا کہ اس کے برتن کو الٹ دے (یعنی کسی عورت کو طلاق دلوا کر اس کے شوہر سے نکاح کی کوشش نہ کرے۔)

شرح: جب دو مسلمان باہم بیع طے کرلیں تو کوئی تیسرا شخص آ کر بائع سے نہ کہے کہ میں پیسے زیادہ دیتا ہوں مجھے بیچو، ایسے ہی جب ایک جگہ منگنی طے ہو جائے تو تیسرا آدمی آ کر اسے مت توڑے، لیکن جب تک بیع یا منگنی پکی نہ ہو تب تک تیسرا آدمی داخل ہو سکتا ہے۔

لا یبع حاضر لبادٍ

کوئی شہری کسی دیہاتی کے لیے بیع نہ کرے

۷۶۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ لِلْبَيْعِ، وَلَا

۷۶۷ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: باہر سے آنے والے سواروں کو آگے بڑھ کر نہ ملو کہ ان سے بیع کرلو اور کسی کی بیع کو خراب نہ کرو اور کوئی شہری کسی دیہاتی کو بیع کے ذریعے نہ لوٹے، کوئی

تَنَاجَشُوا، وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ، وَلَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ، وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ»

(متفق علیه)

شخص اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام نہ دے۔

شرح: جو شخص باہر سے سامان لایا کہ شہر میں بیچے، اسے پہلے شہر میں آنے دیا جائے تاکہ مارکیٹ کا نرخ دیکھ لے پھر سامان بیچے، یہی مطلب شہری کا دیہاتی سے بیع نہ کرنے کا ہے۔

٧٦٨ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ، دَعُوا النَّاسَ يَرْزُقُ اللهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ»

(اخرجه مسلم فی البیوع)

٧٦٨ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شہری کسی دیہاتی کے لیے سودا نہ کرے، لوگوں کو چھوڑ دو کہ اللہ ان کو ایک دوسرے سے رزق عطا فرمائے۔

شرح: یعنی کوئی شہری ایسا نہ کرے کہ کسی دیہاتی سے اس کا مال شہر سے باہر ہی خرید لے، بلکہ وہ اسے شہر میں آنے دے تاکہ بازار کا نرخ معلوم کر کے بہتر دام پر مال بیچ سکے۔

٧٦٩ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: «نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُخَابَرَةِ» قَالَ سُفْيَانُ: " وَكُلُّ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، قَالَ لَنَا فِيهِ سَمِعْتُ جَابِرًا إِلَّا هَذَيْنِ الْحَدِيثَيْنِ، يَعْنِي لُحُومَ الْخَيْلِ وَالْمُخَابَرَةَ، فَلَا أَدْرِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ جَابِرٍ فِيهِمَا أَحَدٌ أَمْ لَا، وَأَمَّا حَدِيثُ الْأَسْهُمِ فَإِنِّي أَنَا قُلْتُ لَهُ: سَمِعْتَ جَابِرًا

٧٦٩ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بیع مخابرہ سے منع فرمایا (یعنی بٹائی پر زمین دینا اور زمین کے کسی حصہ کی فصل اپنے لیے رکھنا)

عَلٰى مَا حَدَّثْتُكُمْ" (اخرجه مسلم فى البيوع)

النهي عن بيع المصراة

ان دوھے جانور کی بیع سے ممانعت

۷۷۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تُصَرُّوا الْاِبِلَ وَالْغَنَمَ لِلْبَيْعِ، مَنِ اشْتَرٰى مِنْكُمْ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا، فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ، اِنْ شَاءَ اَمْسَكَهَا، وَاِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَصَاعًا مِّنْ تَمْرٍ لَّا سَمْرَاءَ»

(متفق عليه)

۷۷۰ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اونٹنیوں اور بکریوں کو بیچنے کے لیے ان کے تھنوں میں دودھ اکٹھا کرنے کی کوشش نہ کرو (یعنی ان کو ایک دو دن نہ دوھنا تا کہ ان کے تھن بھرے ہوئے نظر آئیں) جس شخص نے ایسی چیز خرید لی اسے اختیار ہے کہ اگر چاہے تو اسے اپنے پاس رکھ لے، چاہے تو واپس کر دے اور ساتھ میں کھجوروں کا ایک صاع دے دے نہ کہ گندم کا۔

۷۷۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنِ اشْتَرٰى مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ، اِنْ شَاءَ اَمْسَكَهَا، وَاِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَصَاعًا مِّنْ تَمْرٍ، لَا سَمْرَاءَ»

(متفق عليه)

۷۷۱ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ایسا جانور خریدا جس کے تھنوں میں دودھ جمع کیا گیا ہے تو اسے اختیار ہے اگر چاہے تو اسے روک لے اگر چاہے تو اسے واپس کر دے اور ساتھ میں کھجور کا صاع دے دے نہ کہ گندم کا۔

شرح: اس کو "بیع مصراۃ" کہتے ہیں۔ ائمہ ثلاثہ شافعی، مالک، احمد رحمہم اللہ کے نزدیک اس حدیث پر عمل ہے اور جو شخص ایسی بکری یا اونٹنی خرید لے، وہ اگر چاہے تو رکھ لے چاہے تو واپس کر دے اور ساتھ میں ایک صاع کھجور بھی دے اس دودھ

کے بدلے جو اس نے اس کے تھنوں سے نکالا، مگر امام ابوحنیفہ ﷫ کے نزدیک اس کو ایک صاع کھجور ساتھ میں دینا لازم نہیں ہے کیونکہ یہ خلاف عقل و نقل ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے وَ جَزٰٓؤُا سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٌ مِّثْلُهَا "برائی کی سزا اتنی ہی ہے جتنی برائی ہے۔" (شوریٰ، ۴۰) اب بکری کے تھنوں میں دودھ کم ہے اونٹنی یا گائے کے تھنوں میں دودھ کافی زیادہ ہے تو دونوں کے بدلے ایک صاع کیسے متصور ہے، پھر کسی جانور میں دو دن دودھ روکا گیا کسی میں چار دن اور دونوں کی ایک جزا کیسے ہو سکتی ہے۔ لہٰذا یہ حکم منسوخ ہے اور ممکن ہے یہ حرمت ربوا سے قبل ہو۔ کیونکہ یہ بھی ایک ربوا ہے۔

لا يحل ثمن المغنية

گانے والی عورت کی کمائی حرام ہے

٧٧٢ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُطَّرِحٌ أَبُو الْمُهَلَّبِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ، عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «لَا يَحِلُّ ثَمَنُ الْمُغَنِّيَةِ، وَلَا بَيْعُهَا، وَلَا شِرَاؤُهَا، وَلَا الْاِسْتِمَاعُ إِلَيْهَا»

(اخرجه الترمذی فی البیوع)

۷۷۲ حضرت ابوامامہ ﷜ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گانے والی عورت کا کسب حلال نہیں ہے۔ نہ اس (کے وقت) کا بیچنا جائز ہے نہ خریدنا اور نہ اس سے سننا۔

النهي عن البيع باليمين الكاذب

جھوٹی قسم اٹھا کر بیع کرنے کی ممانعت

٧٧٣ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «الْيَمِينُ الْكَاذِبَةُ، مُنَفِّقَةٌ لِلسِّلْعَةِ، مُمْحِقَةٌ لِلْكَسْبِ» (متفق علیہ)

۷۷۳ حضرت ابوہریرہ ﷜ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جھوٹی قسم سودے کو چلا دیتی ہے (یعنی فروخت کروا دیتی ہے) اور برکت کو مٹا دیتی ہے۔

۷۷۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ ضَمْرَةَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ الْأَيْلِيِّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

(ایضاً)

۷۷۴ یہی حدیث دوسری سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ ؓ سے مروی ہے۔

حرمة بيع المآء

پانی بیچنے کی حرمت

۷۷۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِيْ أَبُو الْمِنْهَالِ، قَالَ: سَمِعْتُ إِيَاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُزَنِيِّ، وَرَأَى أُنَاسًا يَبِيْعُوْنَ الْمَاءَ، فَقَالَ: لَا تَبِيْعُوا الْمَاءَ، فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «يَنْهٰى عَنْ بَيْعِ الْمَاءِ» قَالَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ: «وَلَا أَدْرِيْ أَيُّ مَاءٍ هُوَ»

(اخرجه ابن حبان فی صحیحه)

۷۷۵ حضرت ایاس بن عبداللہ مزنی ؓ نے بعض لوگوں کو پانی بیچتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: پانی نہ بیچو، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے پانی کے بیچنے سے منع فرمایا، عمرو بن دینار کہتے ہیں میں نہیں جانتا کہ کون سا پانی یہاں مراد ہے۔

۷۷۶ قَالَ سُفْيَانُ: «هُوَ عِنْدَنَا أَنْ يُبَاعَ فِيْ مَوْضِعِهِ الَّذِيْ أَخْرَجَهُ اللّٰهُ فِيْهِ» وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ: «نَهٰى عَنْ بَيْعِ نَقْعِ الْبِئْرِ» (اخرجه ابن حبان فی صحیحه)

۷۷۶ حضرت سفیان بن عیینہ ؓ کہتے ہیں: ہمارے نزدیک اس کا معنیٰ یہ ہے کہ جس جگہ سے پانی نکلے اسے وہیں بیچا جائے اور مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کنوئیں سے براہ راست پانی کے بیچنے سے منع فرمایا۔

شرح: لہٰذا اگر کوئی شخص کنوئیں سے پانی نکالتا ہے پھر اسے پشت پر یا سواری پر لاد کر کہیں پہنچاتا ہے جہاں پانی کی ضرورت ہے تو وہ اپنی محنت کی اجرت لے سکتا ہے۔

بعض البیوع الفاسدة

خرید وفروخت کے بعض ناجائز طریقے

٧٧٧ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: " نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ، وَعَنْ لِبْسَتَيْنِ، فَأَمَّا الْبَيْعَتَانِ: فَالْمُلَامَسَةُ، وَالْمُنَابَذَةُ، وَأَمَّا اللِّبْسَتَانِ: فَاشْتِمَالُ الصَّمَّاءِ، وَاحْتِبَاءُ الرَّجُلِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ "

(اخرجه البخاری فی الصلوٰة)

٧٧٧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوطرح کی بیع اور دوطرح کے لباس سے منع فرمایا: دوطرح کی بیع یہ ہے ملامست اور منابذت اور دو لباس یہ ہیں صمّاء اور احتباء، آدمی کا ایک کپڑا یوں لپیٹ لینا کہ شرمگاہ پر کپڑا (تہبند) نہ ہو۔

شرح: ''ملامست'' یہ ہے کہ ہاتھ لگا کر کہہ دیا جائے کہ یہ چیز یہاں تک بیچ دو خواہ وہ کپڑا ہو یا زمین وغیرہ، مگر اس کی پیمائش نہ کی جائے اسی طرح ''منابذت'' یہ ہے کہ کوئی چیز یونہی گاہک کی طرف بغیر کیل ووزن کے اچھال دی جائے۔

''صمّاء'' یہ ہے کہ چادر کو اپنے جسم پر یوں لپیٹ لیا جائے کہ ہاتھ بھی باہر نہ نکالے جا سکیں اور ''احتباء'' یہ ہے کہ اہل عرب دور جاہلیت میں دونوں گھٹنوں پر کپڑا لپیٹ کر اسے کمر سے باندھ کر محفل میں بیٹھ جاتے تھے حالانکہ ایسا کرنے سے ان کی شرمگاہ ظاہر ہو جاتی تھی۔ اس سے بھی منع کیا گیا ہے۔

٧٧٨ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: «نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ، وَالْمُحَاقَلَةِ،

٧٧٨ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ، محاقلہ اور مخابرہ سے منع فرمایا اور جب تک درخت کے پھل کی صلاحیت (کہ وہ تیار ہو) ظاہر نہ ہو جائے، تب تک اس کی بیع نہ کی جائے اور جو بیع کی جائے

وَالْمُخَابَرَةِ، وَاَنْ لَّا يُبَاعَ الثَّمَرُ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ، وَاَنْ لَّا يُبَاعَ اِلَّا بِالدِّيْنَارِ، اَوِ الدِّرْهَمِ، اِلَّا اَنَّهُ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا » وَالْمُخَابَرَةُ: كَرْيُ الْاَرْضِ عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ، وَالْمُحَاقَلَةُ: بَيْعُ السُّنْبُلِ بِالْحِنْطَةِ، وَالْمُزَابَنَةُ: بَيْعُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ"

(متفق علیہ)

درہم و دینار کے ساتھ کی جائے، مگر حضور ﷺ نے عرایا کی اجازت دی۔

شرح: مخابرہ یہ ہے کہ زمین کو تہائی یا چوتھائی پر کرایہ پہ دیا جائے، محاقلہ خوشوں میں گندم کی بیع ہے اور مزابنہ پھل کو کھجور سے بیچنا ہے۔

جواز بیع السلم

بیع سلم کا جواز

۷۷۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ نَجِيْحٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَثِيْرٍ الدَّارِيِّ، عَنْ اَبِي الْمِنْهَالِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يُسْلِفُوْنَ فِي الثَّمَرِ السَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ سَلَّفَ فَلْيُسْلِفْ فِيْ ثَمَنٍ مَعْلُوْمٍ، وَوَزْنٍ مَعْلُوْمٍ، وَكَيْلٍ مَعْلُوْمٍ اِلٰى اَجَلٍ مَعْلُوْمٍ»

(اخرجه البخاری فی المسلم)

۷۷۹ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو (آپ ﷺ نے دیکھا کہ اہل مدینہ) کھجوروں میں دو سال یا تین سال کے لیے بیع سلف (بیع سلم) کرتے تھے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص بیع سلم کرے وہ متعین قیمت، متعین وزن اور متعین ناپ کے ساتھ مقررمدت کے لیے کرے۔

شرح: ''بیع سلم'' یہ ہے کہ کوئی شخص باغ والے کو پہلے سے رقم دے دے کہ تم اپنے باغ کا پھل مجھے دو گے۔ اس میں ضروری ہے کہ قیمت، پھل اور مدت ہر چیز کا تعین کیا جائے۔

عدم جواز البیع بدون الوزن و الکیل

ناپ تول کے بغیر بیع کا عدم جواز

۷۸۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ: أَخْبَرَنِي طَاوُسٌ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: «أَمَّا الَّذِيْ نَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ الطَّعَامُ أَنْ يُّبَاعَ حَتّٰى يُسْتَوْفٰى» وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ «حَتّٰى يُكَالَ» قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِرَأْيِهٖ وَلَا أَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا مِثْلَهُ

(اخرجه البخاری فی الحج)

۷۸۰ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: کھانے کی جس بیع سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے، وہ یہ ہے کہ اسے ماپنے سے قبل فروخت کر دیا جائے اور سفیان کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اس کے کیل سے پہلے فروخت کر دیا جائے۔

شرح: یعنی کھانے پینے کی چیزوں کو پورا ناپ تول کر فروخت کرنا چاہیے، محض اندازے کے ساتھ نہیں۔

للبائعان الخیار مالم یفترقا

بیع کرنے والے دونوں آدمیوں کو اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں

۷۸۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَتَيْتُ نَافِعًا وَطَرَحَ لِيْ حَقِيْبَةً، فَجَلَسْتُ عَلَيْهَا فَأَمْلٰى عَلَيَّ فِي الْأَلْوَاحِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا تَبَايَعَ الْمُتَبَايِعَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَفْتَرِقَا، أَوْ يَكُوْنُ بَيْعُهُمَا عَلٰى

۷۸۱ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب دو بیع کرنے والے باہم بیع کرتے ہیں تو جب تک وہ الگ نہ ہو جائیں، ان کو اختیار ہے (کہ بیع رکھیں یا توڑ دیں) یا اختیار کے ساتھ ہی بیع کریں اور حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جب کوئی بیع کرتے اور چاہتے کہ یہ پکی ہو جائے تو کچھ چلتے پھر واپس آجاتے۔

خِيَارٍ» قَالَ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ «إِذَا ابْتَاعَ الْبَيْعَ فَأَرَادَ أَنْ يَجِبَ مَشَى قَلِيلًا ثُمَّ رَجَعَ»

(اخرجه البیہقی فی تفسیر بیع الخیار)

شرح: جب دونوں بیع کرکے وہاں سے چل دیے تو اب بیع پکی ہوگئی۔ اب دونوں میں سے کوئی اسے توڑ نہیں سکتا۔

۷۸۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَلْبَائِعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَفْتَرِقَا، أَوْ يَكُونُ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ، فَإِذَا كَانَ عَنْ خِيَارٍ فَقَدْ وَجَبَ»

(اخرجه البخاری فی البیوع)

۷۸۲ حضرت عبداللہ بن عمر ﷠ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیع کرنے والے دو آدمیوں کو اختیار ہے (کہ بیع رکھیں یا توڑ دیں) جب تک وہ جدا نہ ہو جائیں اور اگر بیع اختیار کی شرط پر ہو تو وہ واجب ہے۔

شرح: یعنی یہ جائز ہے کہ دونوں میں سے کوئی کہے کہ مجھے تین دن تک بیع کے رکھنے یا توڑنے کا اختیار ہے تو پھر مجلسِ بیع سے اٹھ جانا بیع کو پکا نہیں کرتا جب تک مدت اختیار باقی ہے۔

البیع بالخیار لثلاثة ایام

تین دن کے اختیار سے بیع کرنا

۷۸۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ مُنْقِذًا سُفِعَ فِي رَأْسِهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَأْمُومَةً، فَخَبَلَتْ لِسَانَهُ، فَكَانَ إِذَا بَايَعَ يُخْدَعُ فِي الْبَيْعِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بَايِعْ وَقُلْ: لَا خِلَابَةَ،

۷۸۳ حضرت عبداللہ بن عمر ﷠ کہتے ہیں: حضرت مُنقِذ انصاری ﷛ کو دورِ جاہلیت میں سر میں چوٹ آئی تھی جس نے ان کی زبان میں لکنت بنا دی تھی۔ جب وہ بیع کرتے تو اس میں ان کو دھوکہ ہو جاتا۔ نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: سودا کرو اور یہ کہہ دو لا خِلَابَةَ یعنی کوئی دھوکہ قبول نہیں، پھر تمہیں تین دن تک اختیار ہوگا کہ (بیع قائم رکھو

ثُمَّ اَنْتَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثًا" قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَسَمِعْتُهُ يُبَايِعُ، وَيَقُوْلُ: لَا خِذَابَةَ
(اخرجه البخاری فی البیوع)

یا توڑ دو) حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں نے دیکھا حضرت منقذ رضی اللہ عنہ بیع کرتے اور کہتے تھے لا خذابۃ (وہ لکنت سے لا خلابۃ نہیں کہہ سکتے تھے۔) یعنی وہ لفظ لام کو ذال پڑھتے تھے۔

حرمة بيع العرايا

بیع عرایا کی حرمت

۷۸۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: وَاَخْبَرَنِيْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ «اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِيْ بَيْعِ الْعَرَايَا» (اخرجه البخاری فی البیوع)

۷۸۴ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع عرایا سے منع فرمایا۔

شرح: ''بیع عرایا'' یہ ہے کہ ایک شخص کسی کو اپنے باغ میں کسی درخت پر کھڑی کچی کھجوریں دے کر اس سے تازہ تیار کھجوریں خرید لے کیونکہ اس میں کمی بیشی کا امکان ہے۔

۷۸۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى ابْنِ حَارِثَةَ قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ اَبِيْ حَثْمَةَ يَقُوْلُ: «نَهَى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ اِلَّا اَنَّهُ رَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ اَنْ يُبَاعَ بِخَرْصِهَا يَاْكُلُهَا اَهْلُهَا رُطَبًا» (اخرجه البخاری فی البیوع)

۷۸۵ حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کے بدلے پھل کے فروخت کرنے سے منع فرمایا، مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع عریہ کی اجازت دی کہ کھجور کو اندازہ سے فروخت کیا جائے تا کہ اس کے مالک تازہ کھجوریں کھا سکیں۔

شرح: اہلِ عرب ایسا کرتے تھے کہ کسی غریب شخص کو اپنے باغ سے کھجوریں حاصل کرنے کی اجازت دے دیتے، جب
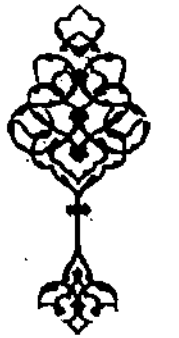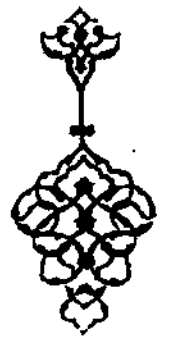
وہ زیادہ آنے جانے لگتا تو ان پر بات بھاری ہو جاتی تب وہ اسے کہتے کہ ہم سے اتنی تازہ کھجوریں لے لو اور ہماری تمہاری بات ختم، اسے بھی بیع عریہ کا نام دیا گیا یہ جائز ہے کیونکہ یہ حقیقت میں بیع نہیں ہبہ ہے۔

۷۸۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ وَحْدِيُّ وَلَيْسَ مَعِي وَلَا مَعَهُ أَحَدٌ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ، فَمَالُهُ لِلَّذِي بَاعَهُ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَهُ الْمُبْتَاعُ، وَمَنْ بَاعَ نَخْلًا بَعْدَ أَنْ تُؤَبَّرَ، فَثَمَرُهَا لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَهُ الْمُبْتَاعُ» (اخرجه مسلم فی البیوع)

۷۸۶ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو شخص غلام بیچے اور غلام کے پاس مال ہو تو وہ مال بیچنے والے کے لیے ہے الا یہ کہ خریدار اسے اپنے لیے طے کر لے، اور جو شخص پیوند کاری سے قبل کھجور کا درخت بیچ دے تو اس کا پھل بیچنے والے کے لیے ہے سوا اس کے کہ خریدار اسے اپنے لیے مقرر کر لے۔

جواز المزارعة

زمین کو ٹھیکے پر دینے کا جواز

۷۸۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ: قُلْتُ لِطَاوُسٍ، يَا أَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ لَوْ تَرَكْتَ الْمُخَابَرَةَ فَإِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهَا فَقَالَ: أَيْ عَمْرُو أَخْبَرَنِي أَعْلَمُهُمْ بِذَلِكَ ـ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ ـ «أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ عَنْهَا» وَلٰكِنْ قَالَ «لَأَنْ يَمْنَحَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ أَرْضَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا خَرْجًا مَعْلُومًا» وَإِنَّ مُعَاذًا

۷۸۷ عمرو کہتے ہیں، میں نے طاؤس سے کہا: اے ابو عبدالرحمان! اگر آپ مخابرہ (زمین کو ٹھیکے پر دینا) ترک کر دیں تو بہتر ہے، کیونکہ محدثین سمجھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے، انہوں نے کہا: اے عبدالرحمان! مجھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سب سے علم والے شخص حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں فرمایا، لیکن یہ فرمایا ہے کہ اگر تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کو زمین (بلا معاوضہ) دے دے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ اس پر اس سے کوئی مقرر

حِينَ قَدِمَ الْيَمَنَ اَقَرَّهُمْ عَلَيْهَا، وَاِنِّي اَيْ عَمْرُو أُعِينُهُمْ وَأُعْطِيهِمْ فَإِنْ رَبِحُوا فَلِي وَلَهُمْ وَإِنْ نَقَصُوا فَعَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ وَإِنَّ الْحَقْلَةَ فِي الْأَنْصَارِ فَسَلْ عَنْهَا فَسَأَلْتُ عَلِيَّ بْنَ رِفَاعَةَ فَقَالَ هِيَ الْمُخَابَرَةُ

(اخرجه البیہقی فی المزارعة)

معاوضہ لے اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ جب مکہ مکرمہ آئے تو لوگوں کو اسی طریقہ پر برقرار رکھا۔

حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: میں لوگوں کی مدد کرتا ہوں اور انہیں زمین کو (ٹھیکے پر) دے دیتا ہوں اگر انہیں نفع حاصل ہو تو اس میں ان کا حصہ بھی ہوتا ہے اور میرا بھی اور اگر ان کو نقصان ہو تو اسے میں بھی برداشت کرتا ہوں اور وہ بھی اور انصار میں "حلقہ" کا طریقہ رائج ہے تم ان سے پوچھو (کہ اس کا طریقہ کیا ہے) تو میں نے علی بن رفاعہ سے پوچھا انہوں نے کہا: یہ مخابرہ (ٹھیکہ پر زمین کا دینا) ہی ہے۔

شرح: یعنی زمین کو ٹھیکے پر اس طرح دینا جائز نہیں ہے کہ کوئی کہے یہ زمین لے لو، اس میں سے مجھے اتنی گندم ضرور ملنی چاہیے، خواہ تمہیں اس میں سے کچھ حاصل ہو یا نہ ہو۔ یہ سود ہے۔ ہاں یوں کہنا چاہیے کہ جو کچھ پیداوار ہوگی اس میں سے آدھا یا تہائی یا چوتھائی تمہارا ہوگا۔ اگر فائدہ ہوا تو دونوں کا اور اگر نقصان ہوا تو دونوں کا۔

المزارعة حكمها

زمین کو بٹائی پر دینے کا حکم

٧٨٨ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ: كُنَّا نُخَابِرُ وَلَا نَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا حَتَّى زَعَمَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ «اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُ» فَتَرَكْنَا ذَلِكَ مِنْ اَجْلِ قَوْلِهِ

(اخرجه البخاری فی الحرث والمزارعة)

٧٨٨ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ہم بٹائی پر کاشت کاری کرتے تھے اور اس میں کوئی گناہ نہیں سمجھتے تھے، تا آنکہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے تو ان کے قول کی وجہ سے ہم نے یہ کام ترک کر دیا۔

شرح: زمین کو بٹائی پر دینا یہ ہے کہ ایک شخص اپنی زمین کسی کو دے دے کہ اس میں کاشت کرو، اس کے عوض تمہیں ساری پیداوار کا آدھا یا چوتھا وغیرہ حصہ دیا جائے گا۔ یہ جائز ہے اور اگر کہا جائے کہ زمین کا فلاں حصہ مزارع کا ہے اس میں سے جو پیدا ہو وہ مزارع کا ہے یہ نا جائز ہے کیونکہ ممکن ہے اس حصہ میں سے کچھ پیدا نہ ہو اور یہ حدیث مبارکہ اسی مفہوم پر محمول ہے اور اگلی حدیث مبارکہ اس کی وضاحت کر رہی ہے۔

٧٨٩ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي حَنْظَلَةُ بْنُ قَيْسٍ الزُّرَقِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَقُولُ: «كُنَّا أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ حَقْلًا وَكُنَّا نَقُولُ لِلَّذِي نُخَابِرُهُ لَكَ هٰذِهِ الْقِطْعَةُ وَلَنَا هٰذِهِ الْقِطْعَةُ تَزْرَعُهَا لَنَا فَرُبَّمَا أَخْرَجَتْ هٰذِهِ وَلَمْ تُخْرِجْ هٰذِهِ» فَنَهَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَأَمَّا بِوَرِقٍ فَلَمْ يَنْهَنَا " فَقِيلَ لِسُفْيَانَ: فَإِنَّ مَالِكًا يَرْوِيهِ عَنْ رَبِيعَةَ، عَنْ حَنْظَلَةَ فَقَالَ وَمَا كَانَ يَرْجُو أَنَّهُ إِذَا كَانَ عِنْدَ يَحْيَى يَحْيَى أَحْوَطُهُمَا لٰكِنَّا حَفِظْنَاهُ مِنْ يَحْيَى (اخرجه البخاری فی الحرث و المزارعة)

٧٨٩ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: انصار میں سے ہمارے پاس سب سے زیادہ کھیت تھے اور ہم جس شخص کو زمین بٹائی پر دیتے اسے کہتے کہ یہ حصہ زمین تمہارا ہے اور یہ حصہ زمین ہمارا، تو کبھی ایک حصہ سے فصل اگتی اور دوسرے سے کچھ نہ اُگتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایسا کرنے سے منع فرمایا، البتہ پیسوں کے عوض زراعت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع نہیں فرمایا۔ سفیان (راوی) نے اس کی سند پر بحث کی ہے۔

استحباب الصدقة للتجار

تاجروں کو صدقہ زیادہ کرنا چاہیے

٧٩٠ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ أَبِي رَاشِدٍ، وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَعْيَنَ، وَعَاصِمُ ابْنُ بَهْدَلَةَ أَنَّهُمْ سَمِعُوهُ مِنْ

٧٩٠۔ حضرت قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: عہد رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ہمیں سماسرہ کہا جاتا تھا (یعنی دلال) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس

أَبِيْ وَائِلٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ أَبِيْ غَرَزَةَ يَقُوْلُ كُنَّا نُسَمَّى السَّمَاسِرَةَ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَانَا وَنَحْنُ بِالْبَقِيْعِ وَمَعَنَا الْعِصِيُّ فَسَمَّانَا بِاسْمٍ هُوَ أَحْسَنُ مِنْهُ فَقَالَ «يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ» فَاجْتَمَعْنَا إِلَيْهِ فَقَالَ: «إِنَّ هٰذَا الْبَيْعَ يَحْضُرُهُ الْحَلِفُ وَالْكَذِبُ فَشُوْبُوْهُ بِالصَّدَقَةِ»

(اخرجه ابوداؤد فی التجارات)

سے بہت اچھا نام دیا اور فرمایا: اے گروہِ تاجراں۔ ہم آپ ﷺ کے پاس جمع ہو گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس خرید وفروخت میں قسم اٹھانا اور جھوٹ بھی آ جاتا ہے تو تم اس میں صدقہ ملاؤ۔

شرح: یعنی تجارت پیشہ لوگ کبھی الٹی سیدھی باتیں تجارت کے دوران کہہ جاتے ہیں، جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہیں تو انہیں توبہ کرنی چاہیے اور صدقہ وخیرات کرتے رہنا چاہیے کیونکہ صدقہ غضبِ الٰہی کی آگ کو ٹھنڈا کرتا ہے۔

كراهية الامتناع عن الحلال

حلال سے بچنے کی کراہت

۷۹۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَعْمَرٍ وَغَيْرِهِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ حُوَيْطِبِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى، عَنِ ابْنِ السَّعْدِيِّ، أَنَّهُ قَدِمَ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مِنَ الشَّامِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَلِيْ أَعْمَالًا مِّنْ أَعْمَالِ الْمُسْلِمِيْنَ فَتُعْطٰى عُمَالَتَكَ فَلَا تَقْبَلُ، فَقُلْتُ: أَجَلْ إِنَّ لِيْ أَفْرَاسًا أَوْ لِيْ أَعْبُدًا وَأَنَا بِخَيْرٍ، وَأُرِيْدُ أَنْ يَّكُوْنَ عَمَلِيْ صَدَقَةً عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ، فَقَالَ عُمَرُ: فَلَا تَفْعَلْ فَإِنِّيْ قَدْ أَرَدْتُّ مِثْلَ الَّذِيْ أَرَدْتَّ وَإِنَّ رَسُوْلَ
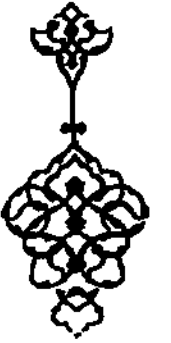
۷۹۱ حضرت ابن سعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے۔ انہوں نے فرمایا: مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم کوئی سرکاری فریضہ سرانجام دیتے ہو، پھر تمہیں تنخواہ دی جاتی ہے اور تم اسے وصول نہیں کرتے؟ میں نے کہا: ہاں ایسا ہی ہے، میرے پاس گھوڑے ہیں، غلام ہیں اور میں اچھی حالت میں ہوں۔ میں اپنے کام کو مسلمانوں کے لیے صدقہ بنانا چاہتا ہوں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسا نہ کرو۔ جو تم چاہتے ہو میں نے بھی ایسا ہی چاہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ مجھے عطا فرماتے تھے اور میں عرض کرتا

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْطِيْنِي الْعَطَاءَ فَأَقُوْلُ: أَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَحْوَجُ مِنِّي، وَإِنَّهُ أَعْطَانِي مَرَّةً مَالًا فَقُلْتُ: أَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَحْوَجُ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ: «يَا عُمَرُ مَا أَتَاكَ اللهُ بِهِ مِنْ هٰذَا الْمَالِ عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ وَلَا إِشْرَافِ نَفْسٍ فَخُذْهُ، فَتَمَوَّلْهُ وَتَصَدَّقْ بِهِ، وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ» (اخرجه البخاری فی الاحکام)

تھا جو مجھ سے زیادہ حاجت مند ہے آپ ﷺ اسے دے دیں۔ ایک بار آپ ﷺ نے مجھے کچھ عطا فرمایا۔ میں نے کہا: جو مجھ سے زیادہ حاجت مند ہے آپ ﷺ اسے عطا فرمادیں۔ آپ نے فرمایا: "اے عمر رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ تجھے جو مال بغیر مانگے اور تمہاری خواہشِ نفس کے بغیر دے دے اسے لے لو اسے اپنے مال میں شامل کرلو اور صدقہ کردو اور جو ایسے نہ ملے تو اس کے پیچھے اپنے آپ کو ہلاک نہ کرو۔"

شرح: یعنی جو مال حلال ذریعہ سے ملے اسے ضرور لو، البتہ اگر چاہو تو اس کے بعد اس مال کو صدقہ کردو چاہو تو رکھ لو اور مال سے ایسے بچنا کہ بیوی بچوں کے حقوق بھی پورے نہ کیے جاسکیں جائز نہیں ہے۔

حرمة الربا

سود کی حرمت

۷۹۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِيْ يَزِيْدَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: أَخْبَرَنِيْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الرِّبَا فِي النَّسِيْئَةِ» قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: "وَكَانَ سُفْيَانُ رُبَّمَا لَمْ يَرْفَعْهُ؟ فَقِيْلَ لَهُ فِيْ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: أَتَّقِيْهِ أَحْيَانًا لِكَرَاهِيَةِ الصَّرْفِ؟ فَأَمَّا مَرْفُوْعٌ فَهُوَ مَرْفُوْعٌ" (اخرجه البخاری فی البیوع)

۷۹۲ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ربا (سود) صرف ادھار میں ہے۔ حضرت سفیان رضی اللہ عنہ کو اس کی سند پر ایک بحث ہے۔

شرح: مطلب یہ ہے کہ دنیا میں زیادہ اور اکثر و بیشتر چلنے والا سود وہی ہے جو ادھار سے تعلق رکھتا ہے اور آج دنیا کی معیشت جس سود پر چل رہی ہے وہ یہ ادھار کا سود ہی ہے۔ رہا ربا الفضل تو وہ برائے نام ہے۔

٧٩٣ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ،حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اَوَّلًا قَبْلَ اَنْ نَّلْقَى الزُّهْرِيَّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ: اَتَيْتُ بِمِائَةِ دِيْنَارٍ اَبْغِيْ بِهَا صَرْفًا، فَقَالَ طَلْحَةُ: عِنْدَنَا صَرْفٌ اِنْتَظِرْ يَأْتِيْ خَازِنُنَا مِنَ الْغَابَةِ وَاَخَذَ مِنِّي الْمِائَةَ دِيْنَارٍ فَقَالَ لِيْ عُمَرُ: "لَا تُفَارِقْهُ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «اَلذَّهَبُ بِالْوَرِقِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَ هَاءَ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَ هَاءَ، وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَ هَاءَ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا اِلَّا هَا وَهَا» فَلَمَّا جَاءَ الزُّهْرِيُّ لَمْ يَذْكُرْ هٰذَا الْكَلَامَ وَسَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ النَّصْرِيَّ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «اَلذَّهَبُ بِالْوَرِقِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ» قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: قَالَ سُفْيَانُ: وَهٰذَا اَصَحُّ حَدِيْثٍ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا يَعْنِيْ فِي الصَّرْفِ

(متفق علیہ)
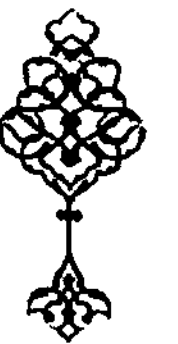
٧٩٣ حضرت مالک بن اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں سو دینار لے کر آیا تا کہ ان سے بیع صرف کروں، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے: ہمارے پاس صرف ہے انتظار کرو ہمارا خزانچی علاقہ غابہ سے آتا ہے۔ انہوں نے مجھ سے سو دینار لے لیے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: تم اس سے جُدا نہ ہونا، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

''سونے کو چاندی کے بدلے بیچنا سود ہے مگر جب ہاتھوں ہاتھ ہو، گندم گندم کے بدلے سود ہے مگر جب ہاتھوں ہاتھ ہو، جَو جَو کے بدلے سود ہے مگر جو ہاتھوں ہاتھ ہو، کھجور کھجور کے بدلے سود ہے مگر جو ہاتھوں ہاتھ ہو۔''

دوسری روایت یوں ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے سنا:

''سونا چاندی کے ساتھ بیچنا سود ہے مگر جو ہاتھوں ہاتھ ہو، گندم گندم کے بدلے، جَو جَو کے بدلے اور کھجور کھجور کے بدلے سود ہے مگر جو ہاتھوں ہاتھ ہو۔''

شرح: اس حدیثِ مبارکہ کو بنیاد بنا کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے فرمایا کہ جب تم نے سونا خریدنے کے لیے

دینار دے دیے ہیں تو اب اسی مجلس میں بیٹھے رہو اور سونا لے کر اٹھو۔ کیونکہ دینار بھی سونے کے ہوتے ہیں اور سونے کے بدلے سونا خریدنے کو بیع صرف کہتے ہیں جس میں ضروری ہے کہ ہاتھوں ہاتھ سونا دے کر سونا خریدا جائے۔ یہ جائز نہیں ہے کہ دینار دینے والا ایک مجلس میں دینار دے دے اور دوسرے شخص سے سونا کسی اور موقع پر وصول کرے۔ آج کل کے جیولرز ان باتوں کا لحاظ نہیں رکھتے وہ سونے کے بدلے سونا لیتے دیتے ہوئے اپنی مرضی چلاتے ہیں۔

لایجوز بیع الدرھم بالدرھمین

ایک درہم کو دو درہموں سے بیچنے کا عدم جواز

۷۹۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ صَالِحٍ السَّمَّانُ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ، يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «اَلدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ، وَالدِّيْنَارُ بِالدِّيْنَارِ، مِثْلًا بِمِثْلٍ، لَيْسَ بَيْنَهُمَا فَضْلٌ» فَقُلْتُ لِاَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ: فَاِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ لَا يَرٰى بِهٖ بَأْسًا فَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ: قَدْ لَقِيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقُلْتُ لَهٗ: اَخْبِرْنِيْ عَنْ هٰذَا الَّذِيْ تَقُوْلُهٗ، اَشَيْءٌ وَجَدْتَهٗ فِيْ كِتَابِ اللهِ؟ اَوْ شَيْءٌ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: مَا وَجَدْتُهٗ فِيْ كِتَابِ اللهِ، وَلَا سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَاَنْتُمْ اَعْلَمُ بِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّيْ، وَلٰكِنْ اَخْبَرَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، اَنَّ

۷۹۴ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: درہم کے بدلے درہم اور دینار کے بدلے دینار، ان کو برابر برابر بیچا جائے کوئی زیادتی نہ ہو ابو صالح راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا حضرت عبداللہ عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما تو اس میں کوئی قباحت نہیں جانتے۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہنے لگے میں عبداللہ عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ملا تھا۔ میں نے ان سے کہا مجھے بتائیں آپ جو کچھ کہتے ہیں کیا آپ نے اسے کتاب اللہ میں دیکھا ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ انہوں نے کہا میں نے نہ کتاب اللہ میں دیکھا ہے اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں کو مجھ سے بہتر جانتے ہو۔ مجھے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے بتایا تھا کہ سود ادھار میں ہوتا ہے۔

رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «اَلرِّبَا فِي النَّسِيْئَةِ» (اخرجه البخاری فی البیوع)

شرح: الغرض حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس حدیث طیبہ کے مطابق اپنے اس موقف سے رجوع کر لیا کہ ایک درہم کو دو درہموں سے بیچنا جائز ہے، یعنی ان کو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے ذریعے ایک حدیث پہنچی جس کا مطلب ان پہ واضح نہ ہوا تھا مگر حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے ان کو دوسری حدیث سنا کر ان کا مغالطہ دور کر دیا۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ والی حدیث کا مطلب یہ ہے کہ زیادہ تر سود کا کاروبار ادھار کے ذریعے ہوتا ہے یہ معنیٰ نہیں کہ ادھار کے بغیر سود ہوتا ہی نہیں۔

حرمة ربوا الفضل

ربا الفضل کی حرمت

۷۹۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مِثْلٌ بِمِثْلٍ، وَالْوَرِقُ بِالْوَرِقِ مِثْلٌ بِمِثْلٍ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ مِثْلٌ بِمِثْلٍ، وَالْحِنْطَةُ بِالْحِنْطَةِ مِثْلٌ بِمِثْلٍ، وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ مِثْلٌ بِمِثْلٍ حَتّٰى خَصَّ الْمِلْحَ بِالْمِلْحِ فَمَنْ زَادَ اَوِ ازْدَادَ فَهُوَ رِبًا» (اخرجه مسلم فی المساقات)
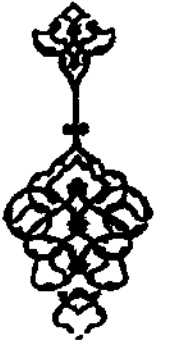
۷۹۵ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سونے کے بدلے سونا برابر برابر ہے، چاندی کے ساتھ چاندی برابر برابر ہے۔ کھجور کے بدلے کھجور برابر برابر ہے۔ گندم کے بدلے گندم برابر برابر ہے جَو کے بدلے جَو برابر برابر ہے۔ حتیٰ کہ نمک کے بارے میں بھی خصوصاً فرمایا کہ برابر برابر ہے جس نے زیادہ لیا یا دیا تو وہ سود ہے۔

شرح: یہ چند چیزیں بطور مثال کہی گئی ہیں قانونا یہ ہے کہ جب ایک ہی چیز کا باہم تبادلہ کیا جائے۔ اور اسے وزن اور پیمائش سے بیچا جاتا ہو (نہ کہ گن کر) تو اس میں دونوں طرف برابری ضروری ہے کمی بیشی جائز نہیں ہے ورنہ وہ سود ہے اسے ربا الفضل کہتے ہیں۔

٧٩٦ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الْمِنْهَالِ، يَقُولُ: بَاعَ شَرِيكٌ لِي بِالْكُوفَةِ دَرَاهِمَ بِدَرَاهِمَ بَيْنَهُمَا فَضْلٌ، فَقُلْتُ: مَا أَرَى هٰذَا يَصْلُحُ، فَقَالَ: لَقَدْ بِعْتُهَا فِي السُّوقِ فَمَا عَابَ ذٰلِكَ عَلَيَّ أَحَدٌ، فَأَتَيْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ فَسَأَلْتُهُ، قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَتِجَارَتُنَا هٰكَذَا، فَقَالَ: «مَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَا بَأْسَ بِهِ، وَمَا كَانَ نَسِيئَةً فَلَا خَيْرَ فِيهِ» وَأْتِ زَيْدَ ابْنَ أَرْقَمَ، فَإِنَّهُ كَانَ أَعْظَمَ تِجَارَةً مِنِّي، فَأَتَيْتُهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: صَدَقَ الْبَرَاءُ. قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: «هٰذَا مَنْسُوخٌ وَلَا يُؤْخَذُ بِهٰذَا»

(اخرجه مسلم فی المساقات)

٧٩٦ ابومنہال کہتے ہیں: میرے شراکت دار نے کوفہ میں درہموں کو درہموں کے ساتھ بیچا اور ان میں کمی بیشی تھی۔ میں نے کہا یہ طریقہ درست نہیں ہے، اس نے کہا میں نے بھرے بازار میں سودا کیا وہاں تو کسی نے مجھ پر اعتراض نہیں کیا، میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے پاس گیا۔ ان سے یہ بات پوچھی۔ انہوں نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو ہماری تجارت اسی طرح تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو سودا ہاتھوں ہاتھ ہو اس میں کوئی حرج نہیں اور جو ادھار ہے اس میں خیر نہیں اور تم زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ ان کی تجارت مجھ سے بڑی تھی۔ میں ان کے پاس گیا ان سے یہی بات کہی انہوں نے کہا: حضرت براء رضی اللہ عنہ سچ کہتے ہیں۔

حمیدی کہتے ہیں یہ حکم منسوخ ہے اس پر عمل نہیں ہے۔
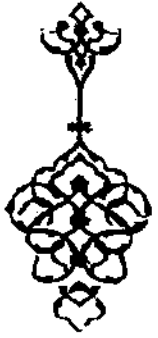
شرح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ناسخ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک درہم کو دو درہموں سے اور ایک دینار کو دو دیناروں سے نہ بیچو۔ (مسلم کتاب المساقاۃ حدیث ٧٨ موطاء امام مالک کتاب البیوع باب ٣٢)

لا يجوز بيع الصرف بالتفاضل

کمی بیشی کے ساتھ بیع صرف کا عدم جواز

٧٩٧ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ سَعِيدٍ الْمَازِنِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرَ

٧٩٧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیع صرف کی حدیث کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے تھے تو حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما تشریف لائے انہوں نے اس بارے میں ان سے

بِحَدِيْثِ الصَّرْفِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَ ابْنُ عُمَرَ فَسَالَهُ عَنْهُ وَ اَنَا حَاضِرٌ. قَالَ سُفْيَانُ: لَا اَحْفَظُ شَيْئًا فِيْهِ اِلَّا اَنَّهُ نَحْوٌ مِمَّا يُحَدِّثُ النَّاسُ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَ الْوَرِقِ بِالْوَرِقِ مِثْلًا بِمِثْلٍ. (ایضاً)

پوچھا اور میں (ضمرہ بن سعید) حاضر تھا سفیان کہتے ہیں اس میں مجھے وہی یاد ہے جو لوگ ابوسعید خدری ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سونے کے بدلے سونا برابر برابر بیچنا جائز ہے اور چاندی کے بدلے چاندی بھی برابری کے ساتھ بیچنا جائز ہے۔ (کمی بیشی جائز نہیں ہے۔)

کتاب الحدود والقصاص

حد شرب الخمر

شراب نوشی کی سزا

۷۹۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ الْجَابِرُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا مَاجِدٍ الْحَنَفِيَّ يَقُولُ كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ اللهِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ بِشَارِبٍ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ تَرْتِرُوهُ أَوْ مَزْمِزُوهُ وَاسْتَنْكِهُوهُ قَالَ فَتَرْتَرُوا وَمُزْمِزَ وَاسْتُنْكِهَ فَإِذَا هُوَ سَكْرَانُ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ: احْبِسُوهُ، فَحُبِسَ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ جِيءَ بِهِ، وَجِئْتُ فَدَعَا عَبْدُ اللهِ بِسَوْطٍ فَأُتِيَ بِسَوْطٍ لَهُ ثَمَرَةٌ فَأَمَرَ بِهَا فَقُطِعَتْ ثُمَّ دُقَّ طَرَفُهُ حَتَّى آضَتْ لَهُ مِخْفَقَةٌ، قَالَ فَأَشَارَ بِأُصْبُعِهِ كَذَا، وَقَالَ لِلَّذِي يَضْرِبُ: اضْرِبْ وَارْجِعْ يَدَكَ وَأَعْطِ كُلَّ عُضْوٍ حَقَّهُ، وَجَلَدَهُ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ وَإِزَارٌ، وَقَمِيصٌ وَسَرَاوِيلُ، ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللهِ: إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِوَالِي أَمْرٍ أَنْ يُؤْتَى بِحَدٍّ إِلَّا أَقَامَهُ اللهُ عَفُوٌّ يُحِبُّ الْعَفْوَ، فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا

۷۹۸ ابو ماجد حنفی کہتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا کہ وہاں ایک شخص آیا جس نے شراب پی تھی۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے ہلاؤ۔ اسے جھنجھوڑو اور اس کا منہ سونگھو، تو جب اسے جھنجھوڑا گیا اور سونگھا گیا تو معلوم ہوا کہ وہ نشے میں ہے۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے قید کر دو۔ اسے قید کر دیا گیا، اگلے دن اسے لایا گیا میں بھی حاضر تھا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے لاٹھی منگوائی لاٹھی لائی گئی۔ اس پر پھل تھا (گرہ تھی) اسے کاٹ دیا گیا، پھر اس کی ایک طرف کو باریک کیا گیا تو وہ درہ کی شکل بن گئی۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے انگلی سے اشارہ کیا کہ یوں مارو اور مارنے والے سے کہا کہ مارو اور ہاتھ کو پیچھے رکھو اور ہر عضو کا حق ادا کرو (یعنی سارے جسم پر مارو) تو اسے مارا گیا جبکہ اس نے قمیص اور ازار پہن رکھے تھے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب کسی امیر کے پاس حد کا معاملہ لایا جائے تو اسے

أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنَّهُ لَابْنُ أَخِي وَمَا لِيَ مِنْ وَلَدٍ، وَإِنِّي لَأَجِدُ لَهُ مِنَ اللَّوْعَةِ مَا أَجِدُ لِوَلَدِي، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: بِئْسَ لَعَمْرُ اللّٰهِ إِذًا وَالِيَ الْيَتِيمِ أَنْتَ مَا أَحْسَنْتَ الْأَدَبَ، وَلَا سَتَرْتَ الْعَوْرَةَ ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: إِنِّي لَأَعْلَمُ أَوَّلَ رَجُلٍ قَطَعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَدْ سَرَقَ فَقَطَعَهُ، فَكَأَنَّمَا أُسِفَّ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّمَادُ، وَأَشَارَ سُفْيَانُ بِكَفِّهِ إِلَى وَجْهِهِ وَقَبَضَهَا شَيْئًا، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَأَنَّكَ فَقَالَ: " وَمَا يَمْنَعُنِي أَنْ تَكُونُوا أَعْوَانًا لِلشَّيْطَانِ عَلَى أَخِيكُمْ إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِوَالِي أَمْرٍ أَنْ يُؤْتَى بِحَدٍّ إِلَّا أَقَامَهُ، وَاللّٰهُ عَفُوٌّ يُحِبُّ الْعَفْوَ، ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ {وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ} "قَالَ سُفْيَانُ: أَتَيْتُ يَحْيَى الْجَابِرَ فَقَالَ لِي: أَخْرِجْ أَلْوَاحَكَ، فَقُلْتُ: لَيْسَتْ مَعِيَ أَلْوَاحٌ فَحَدَّثَنِي بِهٰذَا الْحَدِيثِ، وَأَحَادِيثَ مَعَهُ فَلَمْ أَحْفَظْ هٰذَا الْحَدِيثَ حَتّٰى أَعَادَهُ عَلَيَّ، قَالَ سُفْيَانُ فَحَفِظْتُهُ فِي مَرَّتَيْنِ (اخرجه عبدالرزاق)

ضرور حد قائم کرنی چاہیے اور اللہ معاف فرمانے والا ہے، معاف کرنا پسند رکھتا ہے (یعنی افضل یہ ہے کہ مقتول کے پاس جانے سے قبل معاف کردے۔)

ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہنے لگا: اے ابو عبدالرحمان (مثلاً) میرا ایک (یتیم) بھتیجا ہے میری اپنی اولاد نہیں، مگر میں اس کے لیے (اپنے دل میں) وہ گہری محبت نہیں پاتا جو اپنے بیٹے کے لیے ہوتی ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تب تم اللہ کی قسم! یتیم کے ولی کی حیثیت سے بہت برے انسان ہو تم نے اس یتیم کی نہ تو بہتر پرورش کی نہ اس کے عیوب چھپائے، پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''میں اس شخص کو جانتا ہوں جس کا ہاتھ رسول اللہ ﷺ کے حکم سے سب سے پہلے کاٹا گیا۔ انصار میں سے ایک آدمی لایا گیا جس نے چوری کی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کا ہاتھ کٹوا دیا۔ اس وقت نبی اکرم ﷺ کے چہرے پر بہت افسردگی تھی جیسے راکھ ڈال دی گئی ہو۔ سفیان راوی نے اس کیفیت کو ہاتھ کے ساتھ چہرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بتایا اور ہاتھوں کو کچھ بند کیا۔ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ کیا آپ ﷺ کو یہ حالت ناپسند آئی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے ناپسند کیوں نہ آئے۔ تم اپنے بھائی کے بارے میں شیطان کے ساتھی بن گئے (یعنی اس کے ہاتھ کو کٹوا کر چھوڑا) جب کسی امیر کے پاس حد کا معاملہ پیش کر دیا جائے تو اس پر لازم ہے کہ حد قائم کرے، جبکہ اللہ معاف کرنے والا ہے اور معافی دینے کو پسند فرماتا ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت
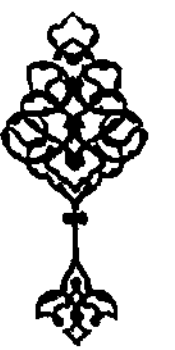
فرمائی: وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ''مسلمانوں کو چاہیے کہ معاف کریں اور درگزر سے کام لیں کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تمہاری بخشش فرمائے۔'' (سورہ نور آیت: ۲۲)

حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں یحییٰ جابر کے پاس گیا انہوں نے کہا: اپنی تختیاں نکالو (اور ان میں یہ حدیث لکھ لو) میں نے کہا: میرے پاس (اس وقت) تختی نہیں ہے۔ تو انہوں نے مجھے یہ حدیث زبانی سنائی اور کچھ اور حدیثیں بھی سنائیں، مجھے حدیث یاد نہ ہوئی تو انہوں نے مجھے دوبارہ سنائی، یوں دوبار میں مجھے حدیث یاد ہوئی۔

شرح: اس حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ جب حدود اللہ میں سے کوئی معاملہ لوگوں میں پیدا ہو تو انہیں چاہیے کہ اسے قاضی اور جج کے پاس لے جانے سے قبل معافی تلافی کر لیں کیونکہ جب معاملہ قاضی کے پاس چلا گیا اور اس نے گواہیاں لے کر حد جاری کر دی تو اب اسے کوئی معاف نہیں کر سکتا۔ مثلاً چوری کا معاملہ ہے چور پکڑا گیا تو احسن یہ ہے کہ معافی تلافی کر لی جائے، جب قاضی کے ہاں جرم ثابت ہو گیا تو اب اس کا ہاتھ کاٹنا پڑے گا۔ پہلے وہ بندے کا حق تھا، قاضی کے فیصلہ کے بعد وہ حقوق اللہ سے ہو گیا۔

۷۹۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: قَدِمَ عَبْدُ اللّٰهِ الشَّامَ فَقَرَاَ سُوْرَةَ يُوْسُفَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: مَا هٰكَذَا اُنْزِلَتْ، قَالَ: فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: وَيْحَكَ اَوْ وَيْلَكَ قَرَاْتُهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «اَحْسَنْتَ» فَبَيْنَا هُوَ يُرَاجِعُهُ اِذْ وَجَدَ عَبْدُ اللّٰهِ مِنْهُ رِيْحَ الْخَمْرِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَتَشْرَبُ

۷۹۹ حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ شام تشریف لائے۔ انہوں نے سورہ یوسف پڑھی۔ ایک شخص کہنے لگا: یہ سورت اس طرح نہیں اتری۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے: تجھ پر افسوس۔ میں نے یہ سورت اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنائی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا تم نے خوب پڑھا ہے۔ ابھی یہی باتیں ہو رہی تھیں کہ اس شخص کے منہ سے شراب کی بدبو محسوس ہوئی۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: تم شراب پی کر قرآن کی

الْخَمْرَ وَتُكَذِّبُ بِالْقُرْآنِ؟ لَا أَبْرَحُ حَتّٰى تُجْلَدَ فَجُلِدَ (اخرجه البخاری فی فضائل القرآن)

تکذیب کرتے ہو؟ میں تجھے کوڑے مارے بغیر یہاں سے نہ ہٹوں گا، چنانچہ اسے وہیں کوڑے مارے گئے۔

شرح: جب ایک شخص نشہ کی حالت میں پایا جائے اور اس کے منہ سے شراب کی بدبو آ رہی تھی تو اس پر جرم ثابت ہو گیا۔ اس کی سزا اسی کوڑے ہے، مگر یہ سزا قاضی کے حکم سے دی جائے گی اس کے بغیر نہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس وقت حاکمِ کوفہ تھے اس لیے انہوں نے فوراً حدِ شرعی قائم کی۔

مقدار ما یقطع فیہ ید السارق

کتنا مال چرانے میں چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا

۸۰۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: أَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اَلْقَطْعُ فِي رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا» (متفق علیہ)

۸۰۰ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چوتھائی دینار یا اس سے زائد میں ہاتھ کاٹا تھا۔

524

۸۰۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ وَحَدَّثَنَاهُ أَرْبَعَةٌ عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ لَمْ يَرْفَعُوهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، وَرُزَيْقُ بْنُ حَكِيمٍ الْأَيْلِيُّ، وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، وَعَبْدُ رَبِّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَالزُّهْرِيُّ أَحْفَظُهُمْ كُلُّهُمْ إِلَّا أَنَّ فِي حَدِيثِ يَحْيَى مَا دَلَّ عَلَى الرَّفْعِ مَا نَسِيتُ وَلَا طَالَ عَلَيَّ الْقَطْعُ فِي رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا.

(متفق علیہ)

۸۰۱ یہی حدیث دوسری سند کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے جس کی سند پر حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ کو ایک بحث ہے۔

شرح: اسی طرح دیگر احادیث کے مطابق زرہ کی چوری پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کاٹا اور روایت کے مطابق زرہ کی قیمت

دس درہم تھی اور یہی احناف کا مسلک ہے کہ دس درہم سے کم مال کی چوری میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا البتہ تعزیر دی جا سکتی ہے۔ دس درہم اڑھائی تولہ چاندی کے برابر ہوتے ہیں تو اتنی مالیت کی چیز کے چرانے پر ہاتھ کاٹا جائے گا۔

عدم القطع فی سرقة مال غیر محفوظ

مال غیر محفوظ کی چوری میں ہاتھ نہ کاٹا جانا

۸۰۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ أَنَّ عَبْدًا سَرَقَ وَدِيًّا مِنْ حَائِطِ رَجُلٍ فَجَاءَ بِهِ فَغَرَسَهُ فِي حَائِطِ أَهْلِهِ فَأُتِيَ بِهِ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ فَأَرَادَ أَنْ يَقْطَعَهُ فَشَهِدَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ» فَأَرْسَلَهُ مَرْوَانُ

(اخرجه ابن بشکوال فی الغوامض الاسماء المبهمة)

۸۰۲ واسع بن حبان کہتے ہیں کہ ایک غلام نے کسی باغ سے ایک پودا چوری کیا اور اسے اپنے مالک کے باغ میں لاکر بو دیا اسے مروان بن حکم کے سامنے پیش کیا گیا، اس نے اس کا ہاتھ کاٹنا چاہا تو حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے گواہی دی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ فرمایا کہ پھلوں پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا، تو مروان نے اس کو چھوڑ دیا۔

۸۰۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ قَالَ اِسْمُ الَّذِيْ سَرَقَ فِيْلُ

(اخرجه ابن بشکوال فی الغوامض الاسماء المبهمة)

۸۰۳ اس حدیث کے تحت حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عبدالکریم کے نزدیک اس چور غلام کا نام فیل تھا۔

شرح: اس کا مفہوم یہ ہے کہ باغات عموماً محفوظ نہیں ہوتے یعنی چار دیواریوں میں مقفل یا پہرے داروں کی نگرانی میں نہیں ہوتے اور مال غیر محفوظ کے چرانے میں قطع ید نہیں ہے، البتہ قاضی کوئی سزا دے سکتا ہے اور حدیث مبارکہ ہے کہ جس قدر ممکن ہو حدود کو شبہات کے ذریعے دور کرو۔ (ابن ماجہ کتاب الحدود باب ۲) تو باغوں میں سے کسی پودے یا پھل کا چرانا چونکہ مال غیر محفوظ کا چرانا ہے۔ اس شُبہ کی وجہ سے حدِ سرقہ یعنی قطعِ ید کو دور کر دیا گیا۔

ثبوۃ الرجم حدًّا

رجم کے حدِ شرعی ہونے کا ثبوت

۸۰۴ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ، حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ عُبَیْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَی الْمِنْبَرِ یَقُوْلُ: «إِنَّ اللهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَیْهِ الْكِتَابَ، وَكَانَ مِمَّا أُنْزِلَ عَلَیْهِ آیَةُ الرَّجْمِ فَرَجَمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ» قَالَ: سُفْیَانُ فَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنَ الزُّهْرِیِّ بِطُوْلِهِ فَحَفِظْتُ مِنْهُ أَشْیَاءَ وَهٰذَا مِمَّا لَمْ أَحْفَظْ مِنْهَا یَوْمَئِذٍ (اخرجه عبدالرزاق)

۸۰۴ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا: ''اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب نازل کی اور اس میں آیت رجم بھی تھی، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا: اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہم نے بھی رجم کیا۔ اس حدیث کے بعض الفاظ میں رواۃ کا اختلاف ہے۔''

شرح: آج کئی لوگ رجم کو نہیں مانتے کیونکہ قرآنِ پاک میں مذکور نہیں ہے، مگر یہ سراسر الحاد ہے۔ احادیث صحیحہ میں جو مذکور ہے وہ اسی طرح واجب العمل ہے جیسے قرآن اور خود قرآن میں بھی رجم کی طرف اشارات موجود ہیں۔

۸۰۵ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَیُّوْبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: «أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ یَهُوْدِیًّا وَیَهُوْدِیَّةً» قَالَ ابْنُ عُمَرَ: «وَلَقَدْ رَأَیْتُهُ یُجَانِئُ عَنْهَا بِیَدِهِ» (اخرجه البخاری فی الجنائز)

۸۰۵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی مرد اور یہودی عورت دونوں کو رجم کیا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے دیکھا کہ وہ مرد عورت کو اپنے ہاتھوں سے بچانے کی کوشش کر رہا تھا۔

احکام حد الزنا

حدزنا کے احکام

٨٠٦ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَشِبْلٍ، قَالُوا: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَنْشُدُكَ اللهَ إِلَّا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ، فَقَامَ خَصْمُهُ، وَكَانَ أَفْقَهَ مِنْهُ، فَقَالَ: أَجَلْ يَا رَسُولَ اللهِ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ، وَائْذَنْ لِي فَلْأَقُلْ، قَالَ: قُلْ قَالَ أَنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هٰذَا، وَإِنَّهُ زَنَى بِامْرَأَتِهِ، فَأُخْبِرْتُ أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ، فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ، ثُمَّ سَأَلْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ، فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ، وَأَنَّ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا الرَّجْمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللهِ، الْمِائَةُ شَاةٍ وَالْخَادِمُ رَدٌّ عَلَيْكَ، وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ، وَاغْدُ يَا أُنَيْسُ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا، فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا» قَالَ: فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا قَالَ سُفْيَانُ: «وَأُنَيْسٌ رَجُلٌ مِنْ أَسْلَمَ»

(اخرجه ابن حبان فی صحیحه

٨٠٦ حضرت زید بن خالد جہنی، حضرت ابوہریرہ اور حضرت شبل رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس تھے ایک آدمی نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں آپ ﷺ کو اللہ کی قسم دلاتا ہوں کہ آپ ہمارے درمیان حکم کتاب اللہ کے مطابق کوئی فیصلہ کریں۔ تب اس کا مدمقابل بولا وہ اس سے زیادہ سمجھدار تھا۔ اس نے کہا: ہاں یارسول اللہ ﷺ آپ ﷺ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کریں اور پہلے میری بات سن لیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کہو۔ اس نے کہا: میرا بیٹا اس شخص کے گھر میں ملازم تھا۔ میرے بیٹے نے اس کی بیوی سے زنا کیا۔ مجھے بتایا گیا کہ میرے بیٹے پر رجم آئے گا تو میں نے اس کے عوض میں سو بکریاں اور ایک غلام دیا ہے، پھر میں نے اہلِ علم سے سوال کیا تو مجھے بتایا گیا کہ میرے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال کے لیے قید ہے اور اس عورت پر رجم ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے درمیان حکم کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ سو بکریاں اور غلام تمہیں واپس ملے گا اور تمہارے بیٹے پر سو کوڑے ہیں اور ایک سال کی جلاوطنی (یعنی قید) اور اے انیس تم اس عورت کے پاس جاؤ۔ اگر وہ اپنے گناہ کا اعتراف کرلے تو اسے رجم کرو۔ وہ اس کے پاس گئے اس نے اپنے جرم کا اقرار کرلیا تو انہوں نے اسے رجم کردیا۔ سفیان کہتے ہیں انیس بنو اسلم میں سے تھے۔

شرح: یہ قید کی سزا بطور حد نہیں ہے بطور تعزیر ہے۔ زنا کی حد وہی ہے جو قرآن حکیم نے بیان کی یعنی سوکوڑے، قید اس سے زائد ہے قاضی اگر چاہے تو جس قدر چاہے دے دے۔

الاجر بالرجم و القصاص

رجم اور قصاص کا حکم

۸۰۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللهِ اِلَّا فِيْ اِحْدَى ثَلَاثٍ: رَجُلٍ كَفَرَ بَعْدَ اِسْلَامِهٖ، اَوْ زَنٰى بَعْدَ اِحْصَانِهٖ، اَوْ نَفْسٌ بِنَفْسٍ " (اخرجه البخاری فی الدیات)

۸۰۷ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اس کا خون حلال نہیں سوا تین طرح کے، اگر وہ اسلام کے بعد کفر کرے، شادی شدہ ہونے کے بعد زنا کرے اور جان کے بدلے جان ہے۔

شرح: لہٰذا جو شخص اسلام چھوڑ کر مرتد ہو گیا اور اس نے کوئی ایسا عقیدہ اپنالیا جو بنیادی اسلامی عقائد سے متصادم ہے خواہ وہ خود کو مسلمان کہے تو وہ مرتد ہے اگر توبہ نہ کرے تو اس کی سزا قتل ہے۔ شادی شدہ شخص پر زنا ثابت ہو جائے تو اس کی شرعی حد رجم ہے کہ پتھر مار مار کر اسے ختم کر دو اور قتل کرنے والے کی سزا بھی بطور قصاص قتل ہے۔

عدم جواز اقامة الحد بدون اقامة الشهادة

قیام شہادت کے بغیر اقامت حد جائز نہیں ہے

۸۰۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ اَنَّهٗ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُوْلُ: ذُكِرَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ

۸۰۸ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے لعان کرنے والے دو مرد وعورت کا ذکر ہوا تو عبداللہ بن شداد نے ان سے کہا: کیا یہ وہی عورت ہے جس کے بارے میں رسول اللہ

الْعَلَانِيَةِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ شَدَّادٍ: أَهِيَ الَّتِي قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ لَرَجَمْتُهَا» قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا تِلْكَ امْرَأَةٌ أَعْلَنَتْ (اخرجه مسلم فی اللعان)

ﷺ نے فرمایا: اگر میں کسی کو بغیر گواہی رجم کرتا تو اس عورت کو رجم کر دیتا؟ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نہیں وہ عورت علانیہ زنا کرتی تھی۔

المولیٰ یقیم الحد علی عبدہٖ

مولیٰ اپنے غلام پر حد قائم کرسکتا ہے

۸۰۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَشِبْلٍ، قَالُوا: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسُئِلَ عَنِ الْأَمَةِ تَزْنِي قَبْلَ أَنْ تُحْصَنَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا زَنَتْ أَمَةُ أَحَدِكُمْ، فَاجْلِدُوْهَا، فَإِنْ عَادَتْ فَاجْلِدُوْهَا، فَإِنْ عَادَتْ فَاجْلِدُوْهَا، قَالَ فِي الثَّالِثَةِ، أَوْ فِي الرَّابِعَةِ فَبِيْعُوْهَا وَلَوْ بِضَفِيْرٍ» يَعْنِي الْحَبْلَ مِنَ الشَّعْرِ.

(اخرجه ابن حبان فی صحیحه)

۸۰۹ حضرت زید بن خالد جہنی، حضرت ابوہریرہ اور حضرت شبلی رضی اللہ عنہم کہتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس تھے آپ ﷺ سے اس لونڈی کے بارے میں پوچھا گیا جس نے شادی شدہ ہونے سے قبل زنا کیا آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کرے تو اسے کوڑے مارو پھر زنا کرے تو پھر کوڑے مارو پھر زنا کرے تو پھر کوڑے لگاؤ تیسری یا چوتھی بار میں فرمایا کہ اسے بیچ دو چاہے بالوں کی ایک رسی کے عوض۔

شرح: غلاموں کے لیے رجم نہیں ہے، ان کے لیے کوڑے ہی ہیں۔ اس لیے آپ ﷺ نے تین بار کوڑوں کی سزا ہی بیان فرمائی، آزاد کے لیے سو کوڑے زنا کی سزا ہے اور غلام کے لیے پچاس کوڑے۔

۸۱۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

۸۱۰ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ

قَالَ:حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «اِذَا زَنَتْ اَمَةُ اَحَدِكُمْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ، وَلَا يُثَرِّبْ، ثُمَّ اِنْ عَادَتْ فَزَنَتْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ، وَلَا يُثَرِّبْ، ثُمَّ اِنْ عَادَتْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِضَفِيْرٍ مِّنْ شَعْرٍ، يَعْنِي الْحَبْلَ»

(متفق علیه)

ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کرے اور زنا ظاہر ہو تو وہ اسے کوڑے لگائے اور برا نہ کہے۔ اگر پھر زنا کرے تو کوڑے لگائے اور برا نہ کہے، پھر اگر تیسری بار زنا کرے تو وہ اسے بیچ دے چاہے بالوں کی رسی کے بدلے۔

شرح: برانہ کہنے کا معنیٰ یہ ہے کہ اس پر لعنت نہ کرے۔ اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اگر شرعی شواہد سے مولیٰ پر اس کے غلام یا لونڈی کا جرم ثابت ہو جائے تو وہ اس پر خود حد قائم کر سکتا ہے، البتہ محدثین کے نزدیک ہاتھ کاٹنا اور رجم کرنا صرف حکمِ حاکم ہی سے ہو سکتا ہے۔

شاتم الرسول ﷺ يُقتل

گستاخ رسول ﷺ کی سزا قتل ہے

۸۱۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ؟ اِنَّهُ قَدْ آذَى اللهَ وَرَسُوْلَهُ» فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، اَتُحِبُّ اَنْ اَقْتُلَهُ؟ قَالَ: «نَعَمْ» قَالَ: فَائْذَنْ لِيْ، قَالَ: «فَاْذِنَ لَهُ» فَاَتٰى مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ كَعْبًا،

۸۱۱ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کون ہے جو کعب بن اشرف کا کام تمام کرے کیونکہ وہ اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کو ایذاء دیتا ہے۔ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ ﷺ پسند رکھتے ہیں کہ میں اس کا سر اڑا دوں؟ فرمایا: ہاں۔ عرض کیا: مجھے اجازت دیں۔ آپ ﷺ نے ان کو اجازت دے دی۔ محمد بن مسلمہ کعب رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور کہا: یہ شخص (محمد ﷺ) ہم سے صدقہ (زکوۃ)

فَقَالَ: إِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ قَدْ طَلَبَ مِنَّا صَدَقَةً، وَقَدْ عَنَّانَا، وَقَدْ جِئْتُ أَسْتَقْرِضُكَ، فَقَالَ: إِيْهًا وَاللّٰهِ لَتَمَلُّنَّهُ، فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ: إِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاهُ، فَنَكْرَهُ أَنْ نَتْرُكَهُ حَتّٰى نَنْظُرَ إِلٰى أَيِّ شَيْءٍ يَصِيْرُ أَمْرُهُ، فَقَالَ: أَرْهِنُوْنِيْ، قَالَ: أَيُّ شَيْءٍ أُرْهِنُكَ قَالَ: أَرْهِنُوْنِيْ أَبْنَاءَكُمْ، فَقَالَ لَهُ مُحَمَّدٌ: يُسَبُّ ابْنُ أَحَدِنَا، يُقَالُ لَهُ: رَهِيْنَةٌ وَسَقَيْنِ مِنْ تَمْرٍ، قَالَ: فَنِسَاءَكُمْ، قَالُوْا: أَنْتَ أَجْمَلُ الْعَرَبِ، فَنَرْهَنُكَ نِسَاءَنَا، وَلٰكِنْ نَرْهَنُكَ اللَّأْمَةَ، قَالَ: نَعَمْ، فَوَاعَدَهُ أَنْ يَجِيْئَهُ، قَالَ: وَكَانُوْا أَرْبَعَةً، سَمّٰى عَمْرٌو اِثْنَيْنِ: مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ وَأَبَا نَائِلَةَ، فَأَتَوْهُ وَهُوَ مُتَوَشِّحٌ يَنْفَحُ مِنْهُ رِيْحُ الطِّيْبِ، فَقَالُوْا: مَا رَأَيْنَا كَاللَّيْلَةِ رِيْحًا أَطْيَبَ، فَقَالَ: عِنْدِيْ فُلَانَةُ أَعْطَرُ الْعَرَبِ، فَقَالَ مُحَمَّدٌ: اِئْذَنْ لِيْ أَنْ أَشُمَّ؟ قَالَ: شُمَّ، ثُمَّ قَالَ: اِئْذَنْ لِيْ فِيْ أَنْ أَعُوْدَ، قَالَ: فَعَادَ، فَتَشَبَّثَ بِرَأْسِهِ، وَقَالَ: اِضْرِبُوْهُ، فَضَرَبُوْهُ حَتّٰى قَتَلُوْهُ (متفق علیه)

مانگتا ہے اور ہمیں اس نے مشقت میں ڈال دیا ہے۔ میں تمہارے پاس کچھ قرض لینے آیا ہوں۔ اس نے کہا: ہاں ضرور بخدا تم ضرور اس سے اکتا جاؤ گے، محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم نے اس کی اتباع کی ہے۔ اب ہم اسے یک دم نہیں چھوڑنا چاہتے تا آنکہ دیکھیں کہ اس کا معاملہ کدھر جاتا ہے، وہ کہنے لگا: (قرض کے لیے) میرے پاس رہن رکھو، محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے: میں کیا رہن رکھ سکتا ہوں؟ کہنے لگا: اپنے بچے، انہوں نے کہا: ہمارے بچوں کو گالی دی جائے گی تم کھجور کے دو وسق کے بدلے رہن رکھے گئے تھے۔ وہ (بے حیا) کہنے لگا: تو اپنی عورتوں کو رہن رکھ دو۔ انہوں نے کہا: تم عرب کے جمیل ترین آدمی ہو۔ ہم اپنی عورتیں رہن میں کیسے رکھ دیں ہم اپنی زرہیں رہن میں رکھوا دیتے ہیں۔ کہنے لگا: ٹھیک ہے۔ اس نے وعدہ کیا کہ وہ اس کے پاس دوبارہ آئیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: وہ چار آدمی تھے، جن میں سے عمرو بن دینار نے دو کے نام لیے۔ حضرت محمد بن مسلمہ اور ابونائلہ رضی اللہ عنہما وہ چاروں اس کے پاس دوبارہ آئے اس نے چادر اوڑھ رکھی تھی اور اس سے خوشبو پھوٹ رہی تھی۔ انہوں نے کہا: ہم نے آج رات سے بہتر کوئی خوشبو کبھی نہیں سونگھی۔ کہنے لگا: میرے پاس فلاں عورت (بیوی) ہے جو پورے عرب سے زیادہ عطر نواز ہے۔ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا میں تمہارے سر کو سونگھ سکتا ہوں۔ اس نے

کہا: سونگھ لو، انہوں نے کہا کیا دوبارہ سونگھ سکتا ہوں؟ انہوں نے دوبارہ سونگھا تو اس کے سر کو مضبوطی سے جکڑ لیا اور کہا مارو۔ تو ساتھیوں نے تلواروں کے وار کر دیے اور اسے فنا فی النار کر دیا۔

۸۱۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا الْعَيْشِيُّ، _ قَالَ اَبُوْ عَلِيٍّ: كَذَا فِيْ كِتَابِي الْعَيْشِيُّ، وَفِيْ اُصُوْلٍ عِنْدِي الْعَبْسِيُّ، وَاللهُ وَلِيُّ التَّوْفِيْقِ _ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: قَالَتْ لَهُ اِمْرَاَتُهُ: اِنِّيْ لَاَسْمَعُ صَوْتًا اَجِدُ مِنْهُ رِيْحَ الدَّمِ، قَالَ: «اِنَّمَا هُوَ اَبُوْ نَائِلَةَ اَخِيْ، لَوْ وَجَدَنِيْ نَائِمًا مَا اَيْقَظَنِيْ، فَاِنَّ الْكَرِيْمَ لَوْ دُعِيَ اِلٰى طَعْنَةٍ لَاَجَابَهَا، وَسَمَّى الَّذِيْنَ اَتَوْهُ مَعَ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ، اَبُوْ نَائِلَةَ وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ، وَاَبِيْ عَبْسِ بْنِ جَبْرٍ، وَالْحَارِثُ بْنُ مُعَاذٍ»

(متفق علیہ)

۸۱۲ اسی حدیث کی ایک روایت میں یوں ہے کہ عکرمہ کہتے ہیں، کعب بن اشرف کی بیوی نے اس سے کہا: مجھے اس آواز میں خون کی بو آرہی ہے (یہ کسی قاتل کی آواز ہے) کعب نے کہا: ابو نائلہ تو میرا بھائی ہے۔ اگر وہ مجھے سوتا پائے تو بیدار نہیں کرتا اور معزز آدمی کو تو زخمی کرنے کے لیے بلایا جائے تو بھی وہ جاتا ہے (اسے لالچ تھا کہ اسے رہن میں زرہیں ملیں گی اور اس کی موت آچکی تھی۔) عکرمہ نے ان کے نام یہ بتائے ہیں حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ آئے۔ ابو نائلہ، عباد بن بشیر، ابو عبس بن جبر اور حارث بن معاذ رضی اللہ عنہم

شرح: ان احادیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہانت کرنے والا شخص واجب القتل ہے۔ خواہ وہ کافر ذمی ہو۔ کعب بن اشرف کو کیوں قتل کیا گیا؟ انہٗ کان یؤذی اللہ و رسولہٗ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذاء دیتا تھا اسی لیے پاکستان میں توہین رسالت پہ قتل کا قانون نافذ ہے اور یہ قانون خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نافذ کیا ہے۔ آج امریکہ و یورپ اس قانون پر بہت سیخ پا ہیں مگر کفار کی خوشنودی کے لیے حکم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو توڑا نہیں جا سکتا۔

حکم القسامة فی القتل

قتل میں قسامت کا حکم

۸۱۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ اَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ اَبِيْ حَثْمَةَ يَقُولُ وَجِدَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَهْلٍ قَتِيْلًا فِيْ فَقِيْرٍ اَوْ قَلِيْبٍ مِّنْ فُقُرٍ اَوْ قُلُبِ خَيْبَرَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخُوْهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَعَمَّاهُ حُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ ابْنَا مَسْعُوْدٍ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «اَلْكُبْرَ الْكُبْرَ» فَتَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ فَذَكَرَ مَقْتَلَ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اِنَّا وَجَدْنَا عَبْدَ اللهِ بْنَ سَهْلٍ قَتِيْلًا وَاِنَّ الْيَهُوْدَ اَهْلُ كُفْرٍ وَغَدْرٍ فَهُمُ الَّذِيْنَ قَتَلُوْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَتَحْلِفُوْنَ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا وَتَسْتَحِقُّوْنَ صَاحِبَكُمْ اَوْ دَمَ صَاحِبِكُمْ» فَقَالُوْا: يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ نَحْلِفُ عَلَى مَا لَمْ نَحْضُرْ وَلَمْ نَشْهَدْ؟ قَالَ «فَتُبَرِّئُكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا» قَالُوْا: كَيْفَ نَقْبَلُ اَيْمَانَ قَوْمٍ مُشْرِكِيْنَ؟ قَالَ: فَوَدَاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهٖ قَالَ سَهْلٌ فَلَقَدْ رَكَضَتْنِيْ بَكْرَةٌ مِّنْهَا (اخرجه البخاری فی الصلٰه)

۸۱۳ حضرت سہل بن حثمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ خیبر کے گڑھوں میں سے کسی گڑھے میں مقتول پائے گئے تو ان کے بھائی عبدالرحمان بن سہل اور ان کے دو چچ حُویّصہ اور مُحیّصہ پسران مسعود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ عبدالرحمان نے بات شروع کرنا چاہی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بڑے کو بات کرنے دو بڑے کو۔ تو مُحیّصہ رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن سہل کے قتل کا ذکر کرتے ہوئے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کو مقتول پایا ہے اور یہود اہلِ کفر و اہلِ غدر ہیں، انہی نے اس کو مارا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے پچاس آدمی قسم اٹھاؤ اور اپنے ساتھی کے خون کے حقدار بنو۔ (دعویدار بنو) وہ کہنے لگے: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہم کسی موقع پر حاضر نہ تھے اور گواہ نہ تھے تو ہم کیسے گواہی دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تب یہود کے پچاس آدمی گواہی دے کر بری ہو جائیں گے۔ وہ کہنے لگے: ہم مشرک لوگوں کی قسم کیسے قبول کر لیں؟ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے عبداللہ بن سہل کی دیت ادا کر دی۔

حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ان اونٹنیوں میں سے ایک کم سن اونٹنی نے مجھے لات ماری تھی۔

الامر بقتل المرتدین

٨١٤ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: لَمَّا بَلَغَ ابْنَ عَبَّاسٍ اَنَّ عَلِيًّا اَحْرَقَ الْمُرْتَدِّيْنَ ـ يَعْنِي الزَّنَادِقَةَ ـ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَوْ كُنْتُ اَنَا لَقَتَلْتُهُمْ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهُ فَاقْتُلُوْهُ» وَلَمْ اُحْرِقْهُمْ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يُعَذِّبَ بِعَذَابِ اللّٰهِ» قَالَ سُفْيَانُ فَقَالَ عَمَّارٌ الدُّهْنِيُّ ـ وَهُوَ فِي الْمَجْلِسِ مَجْلِسِ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ ـ وَاَيُّوْبُ يُحَدِّثُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اِنَّ عَلِيًّا لَمْ يُحَرِّقْهُمْ اِنَّمَا حَفَرَ لَهُمْ اَسْرَابًا وَكَانَ يُدَخِّنُ عَلَيْهِمْ مِنْهَا حَتّٰى قَتَلَهُمْ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اَمَا سَمِعْتَ قَائِلَهُمْ وَهُوَ يَقُوْلُ:

لِتَرْمِ بِيَ الْمَنَايَا حَيْثُ شَاءَتْ
اِذَا لَمْ تَرْمِ بِيْ فِي الْحُفْرَتَيْنِ
اِذَا مَا قَرَّبُوْا حَطَبًا وَّنَارًا
هُنَاكَ الْمَوْتُ نَقْدًا غَيْرَ دَيْنٍ

(اخرجه البخاری فی الجهاد)

٨١٤ عکرمہ کہتے ہیں: جب حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کو معلوم ہوا کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے مرتدین یعنی زندیقین کو زندہ جلایا ہے تو حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اگر میں ان کی جگہ ہوتا تو ان کو قتل کرتا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جس نے اپنے دین کو بدل دیا اسے قتل کرو اور انہیں آگ میں نہ جلانا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ اللہ کے عذاب جیسا عذاب دے۔

سفیان کہتے ہیں: عمار دھنی نے عمرو بن دینار کی مجلس میں کہا کہ ایوب کہتے تھے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے مرتدین کو قتل کیا آگ میں نہیں ڈالا تھا۔ آپ نے ان کے لیے گڑھے کھدوائے تھے اور آپ ان پر دھواں چھوڑتے تھے حتیٰ کہ وہ مر جاتے۔ عمرو بن دینار نے کہا کیا تم نے نہیں سنا کہ ان میں سے ایک کہنے والے نے یہ شعر کہا تھا: آرزوئیں مجھے جہاں چاہیں پھینک دیں، البتہ مجھے ان دو گڑھوں میں نہ پھینکیں، جب لوگوں نے لکڑیاں اور آگ جمع کی تھی۔ تب وہاں موت نقد تھی ادھار نہیں۔

دية قتل العمد و الخطاء بالسوط

ڈنڈے کے ساتھ قصداً یا خطأً قتل کی دیت

٨١٥ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،

٨١٥ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول

قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، أَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ رَبِيعَةَ يُخْبِرُ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى دَرَجِ الْكَعْبَةِ: «اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ، أَلَا إِنَّ قَتِيْلَ الْعَمْدِ وَالْخَطَاءِ بِالسَّوْطِ أَوِ الْعَصَا فِيْهِ مِائَةٌ مِّنَ الْإِبِلِ مُغَلَّظَةٌ فِيْهَا أَرْبَعُوْنَ خِلْفَةٌ فِيْ بُطُوْنِهَا أَوْلَادُهَا، أَلَا إِنَّ كُلَّ مَأْثَرَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَوْ دَمٍ أَوْ مَالٍ، فَهُوَ تَحْتَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ، إِلَّا مَا كَانَ مِنْ سَدَانَةِ الْبَيْتِ أَوْ سِقَايَةِ الْحَاجِّ، فَإِنِّيْ قَدْ أَمْضَيْتُهَا لِأَهْلِهَا كَمَا كَانَتْ» (اخرجه البیهقی فی المعرفة)

اللہ ﷺ نے فتح مکہ والے دن دہلیز کعبہ پہ کھڑے ہو کر فرمایا: اللہ تعالیٰ کی حمد ہے جس نے اپنا وعدہ پورا کیا۔ اپنے بندے کی مدد کی اور سب لشکروں کو اکیلے بھگا دیا۔ سن لو! کہ قتلِ عمد میں جو بڑے یا چھوٹے ڈنڈے کے ساتھ ہو اور قتل خطاء میں سو اونٹنیوں کی بھاری دیت ہے۔ جس میں چالیس وہ اونٹنیاں ہیں جن کے پیٹ میں بچہ ہو۔ سن لو! کہ جاہلیت کی ہر رسم، ہر خون اور ہر مال میرے قدموں کے نیچے ہے (میں اسے ختم کرتا ہوں) البتہ کعبۃ اللہ کی حفاظت اور حجاج کو پانی پلانے کا عمل میں ان لوگوں کو دیتا ہوں جن کے پاس یہ پہلے تھا۔
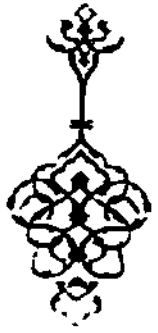
شرح: تیز دھار آلے کے بغیر کسی کو ایسے ڈنڈے سے قتل کرنا جس کی ضرب سے قتل متوقع ہو دیت کا موجب ہے۔ اس میں سو اونٹ واجب ہیں۔ ایسے ہی تیز دھار آلے سے بلا ارادہ کسی کا قتل ہو جانا بھی سو اونٹ دیت کا موجب ہے اسے قتلِ خطاء کہتے ہیں۔

بعض احكام الدية

دیت کے بعض احکام

۸۱۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوْكَ، فَحُمِلْتُ فِيْهَا عَلَى بَكْرٍ، وَكَانَ أَوْثَقَ

۸۱۶ حضرت صفوان بن یعلیٰ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ غزوۂ تبوک میں شریک ہوا میں نے ایک مجاہد کو ایک جوان اونٹ پر سوار کیا (اسے اونٹ دیا) اور میرے خیال میں یہ میرا سب سے اچھا عمل تھا، تو میں نے ایک مزدور کو اجرت

عَمَلٍ لِيْ نَفْسِيْ، فَاسْتَأْجَرْتُ اَجِيْرًا، فَقَاتَلَ رَجُلًا، فَعَضَّ عَلٰى يَدِهٖ، فَانْتَزَعَهَا مِنْ فِيْهِ، فَاَنْدَرَ ثَنِيَّتَهٗ، فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: «اَيَدَعُهَا فِيْ فِيْكَ تَقْضَمُهَا قَضْمَ الْفَحْلِ، وَهَدَرَهَا»

(اخرجه البخاری فی جزاء الصید)

پر لیا۔ (تاکہ اس اونٹ اور مجاہد کی خدمت کرے۔) وہ مزدور ایک شخص سے لڑ پڑا اور اس نے اس شخص کے ہاتھ پر کاٹ لیا۔ اس نے اس کے منہ سے اپنا ہاتھ زور سے کھینچا تو اس کے دانت ٹوٹ گئے تو جس کے دانت ٹوٹے وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس مقدمہ لایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا وہ اپنے ہاتھ کو تمہارے منہ میں رہنے دیتا تاکہ تم اسے اونٹ کی طرح چبا جاؤ اور آپ ﷺ نے اس کے دانتوں کا ٹوٹنا بیکار کر دیا۔

۸۱۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا عَمْرٌو، عَنْ عَطَاءٍ، اَنَّ اَجِيْرًا لِيَعْلٰى، وَلَمْ يُسْنِدْهُ، وَكَانَ سُفْيَانُ رُبَّمَا ضَمَّهُمَا فَاَدْرَجَ فِيْهِ الْاِسْنَادَ، فَاِذَا فَصَلَهُمَا جَعَلَ حَدِيْثَ ابْنِ جُرَيْجٍ مُسْنَدًا، وَجَعَلَ حَدِيْثَ عَمْرٍو مُرْسَلًا (اخرجه ابن ابی شیبه)

۸۱۷ یہی حدیث دوسری سند کے ساتھ حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

۸۱۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، وَحَدَّثَنِيْ وَلَيْسَ مَعِيْ وَلَا مَعَهٗ اَحَدٌ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «اَلْعَجْمَاءُ جَرْحُهَا جُبَارٌ، وَالْمَعْدَنُ جُبَارٌ، وَ الْبِئْرُ جُبَارٌ، وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ» (متفق علیه)

۸۱۸ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جانور کے زخمی کرنے پر کوئی تاوان نہیں ہے۔ کسی کے معدن میں گر جانا اور کنوئیں میں گر جانا اس پر کوئی تاوان نہیں ہے اور خزینہ ملنے پر اس میں سے خمس کی ادائیگی لازم ہے۔

۸۱۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ

(متفق علیه)

۸۱۹ یہی حدیث دوسری سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

شرح: اگر کسی کا جانور از خود کھل جائے اور کسی کی زمین سے چر لے یا اس کے پاؤں سے کسی کو زخم آجائے تو اس کا کوئی تاوان نہیں ہے، لیکن اگر جانور کا مالک اس کے ساتھ ہو اس پر سوار ہو یا اسے چلا رہا ہو پھر اس کا پاؤں کسی کو زخمی کردے تو اس پر تاوان ہے۔ اسی طرح اگر کسی نے اپنی زمین میں گڑھا کھودا تھا یا کنواں بنایا تھا اور اس میں کوئی گر گیا تو اس پر تاوان نہیں اور جب کسی کو کھلی جگہ سے دفینہ (خزانہ) مل جائے تو اس میں سے پانچواں حصہ سرکاری خزانے میں جمع کرائے، اسے خُمس کہتے ہیں اور اگر اسے اپنی زمین میں سے دفینہ ملے تو وہ سارا اسی کا ہے اس میں کوئی خمس نہیں۔

کتاب الایمان والنذور

لا یجب امضاء نذر المعصیة

گناہ کی نذر کا پورا کرنا واجب نہیں ہے

۸۲۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا اَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا قِلَابَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ عَمِّهِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: كَانَتْ بَنُوْ عَقِيْلٍ حُلَفَاءَ لِثَقِيْفٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَتْ ثَقِيْفُ قَدْ اَسَرَتْ رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، ثُمَّ اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ اَسَرُوْا رَجُلًا مِّنْ عَقِيْلٍ مَعَهُ نَاقَةٌ لَهُ، وَكَانَتْ لَهُ نَاقَةٌ سَبَقَتِ الْحَاجَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كَذَا وَكَذَا مَرَّةً، وَكَانَتِ النَّاقَةُ اِذَا سَبَقَتِ الْحَاجَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَمْ تُمْنَعْ مِنْ كَلَاءٍ تَرْتَعُ فِيْهِ، وَلَمْ تُمْنَعْ مِنْ حَوْضٍ تَشْرَعُ فِيْهِ، قَالَ: فَاُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ بِمَ اَخَذْتَنِيْ وَاَخَذْتَ سَابِقَةَ الْحَاجِّ؟ فَقَالَ: بِجَرِيْرَةِ حُلَفَائِكَ ثَقِيْفَ،

۸۲۰ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جاہلیت میں بنوعقیل بنوثقیف کے حلیف تھے، بنوثقیف نے مسلمانوں کے دو آدمی پکڑ لیے تھے، پھر مسلمانوں نے بنوعقیل کا ایک آدمی پکڑ لیا جس کے پاس اونٹنی تھی وہ اونٹنی جاہلیت میں کئی مرتبہ حُجاج کی اونٹنیوں سے آگے گزر گئی تھی اور جاہلیت میں یہ رسم تھی کہ جب کوئی اونٹنی حجاج کی سواریوں سے آگے گزر جائے تو اسے منع نہیں کیا جاتا تھا جس جگہ چاہے چرے اور جس حوض سے چاہے پیے، کہتے ہیں اس آدمی کو پکڑ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا۔ اس نے کہا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کیوں پکڑا ہے؟ اور یہ اونٹنی کیوں پکڑی ہے جو حجاج سے سبقت لے جاتی رہی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے حلیف بنوثقیف کی زیادتی کی وجہ سے (کہ انہوں نے ہمارے دو مسلمان آدمی پکڑ رکھے ہیں۔)

قَالَ وَحُبِسَ حَيْثُ يَمُرُّ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَمَرَّ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ إِنِّيْ مُسْلِمٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَوْ قُلْتَهَا . وَأَنْتَ تَمْلِكُ أَمْرَكَ كُنْتَ قَدْ أَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ» قَالَ: ثُمَّ مَرَّ بِهِ مَرَّةً أُخْرٰى، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ إِنِّيْ جَائِعٌ فَأَطْعِمْنِيْ، وَظَمْآنُ فَاسْقِنِيْ، قَالَ: «تِلْكَ حَاجَتُكَ» ثُمَّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَا لَهُ، فَفَادٰى بِهِ الرَّجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ أَسَرَتْ ثَقِيْفُ، وَأَمْسَكَ النَّاقَةَ لِنَفْسِهِ، ثُمَّ إِنَّهُ أَغَارَ عَدُوٌّ عَلَى الْمَدِيْنَةِ فَأَخَذُوْا سَرْحًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَصَابُوا النَّاقَةَ فِيْهَا، قَالَ: وَقَدْ كَانَتْ عِنْدَهُمُ امْرَأَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَدْ أَسَرُوْهَا، وَكَانُوْا يُرَوِّحُوْنَ النَّعَمَ عَشِيًّا، فَجَاءَتِ الْمَرْأَةُ ذَاتَ لَيْلَةٍ إِلَى النَّعَمِ، فَجَعَلَتْ لَا تَجِيْءُ إِلٰى بَعِيْرٍ إِلَّا رَغَا حَتّٰى انْتَهَتْ إِلَيْهَا، فَلَمْ تَرْغُ فَاسْتَوَتْ عَلَيْهَا فَنَجَتْ، فَقَدِمَتِ الْمَدِيْنَةَ، فَقَالَ النَّاسُ: الْعَضْبَاءُ الْعَضْبَاءُ، قَالَ: فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ: إِنِّيْ نَذَرْتُ إِنْ أَنْجَانِي اللّٰهُ عَلَيْهَا أَنْ أَنْحَرَهَا، قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «بِئْسَ مَا جَزَيْتِهَا، لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ

راوی کہتے ہیں کہ اسے رسول اللہ ﷺ کی گزرگاہ میں باندھا گیا تھا۔ ایک بار آپ ﷺ گزرے تو اس نے کہا: میں مسلم ہوں۔ آپ نے فرمایا: اگر تم یہ بات اپنی خواہش سے کہہ رہے ہوتو تم نے مکمل کامیابی پالی، پھر آپ ﷺ ایک بار گزرے تو اس نے کہا: اے محمد (ﷺ) میں بھوکا ہوں مجھے کھلائیں پیاسا ہوں مجھے پلائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہاری حاجت ابھی پوری کی جاتی ہے، پھر نبی اکرم ﷺ نے اس کے بدلے اپنے دو آدمی ثقیف سے آزاد کروائے اور اس کی اونٹنی کو آپ ﷺ نے اپنے لیے رکھ لیا۔

پھر مدینہ طیبہ پر کفار نے یلغار کی اور انہیں نبی اکرم ﷺ کے مویشی ہاتھ لگ گئے ان میں وہ اونٹنی بھی تھی۔ اس اونٹنی کے پاس ایک مسلمان عورت بھی تھی۔ (وہ اونٹنی اس عورت سے مانوس ہوگئی تھی اور کفار اس عورت کو بھی گرفتار کر کے لے گئے۔) وہ لوگ رات کے وقت اپنے اونٹوں کو چرنے کے لیے چھوڑتے تھے ایک دن وہ عورت ان جانوروں کے پاس آئی۔ وہ جس اونٹ کے پاس جاتی وہ شور کرتا۔ جب وہ اس اونٹنی کے پاس آئی تو اونٹنی نے شور نہیں کیا۔ وہ عورت اونٹنی پر بیٹھی اور اسے بھگا لائی، وہ مدینہ آ پہنچی۔ لوگوں نے کہا: (رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی) عضباء آ گئی عضباء آ گئی۔ وہ عورت کہنے لگی: میں نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے نجات دے دی تو میں اس اونٹنی کو ذبح کر دوں گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے اس اونٹنی کو بہت برا بدلہ دیا سن لو اللہ کی نافرمانی میں کوئی نذر قابل قبول نہیں اور نہ وہ نذر

فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ، وَلَا فِيْمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ»

(اخرجه مسلم فی النذور)

قبول کی جاتی ہے جو اس چیز میں ہو جس کا انسان مالک نہ ہو۔

شرح: گناہ کی نذر کا پورا کرنا ضروری نہیں ہے اور اگر اسے قسم کی صورت میں واجب کیا گیا ہو تو قسم کا کفارہ دیا جائے گا۔

من حلف علی شیئی ثم رأیٰ غیرہ خیراً منه

جس نے کسی چیز پر قسم اٹھائی پھر بھلائی اس کے غیر میں دیکھی

۸۲۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ زَهْدَمٍ، عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى الْاَشْعَرِيِّ، قَالَ: اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهُ، فَاُتِيَ بِذَوْدٍ غُرِّ الذُّرٰى، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ احْمِلْنَا. فَحَلَفَ اَنْ لَا يَحْمِلَنَا، ثُمَّ اُتِيَ بِذَوْدٍ اُخْرٰى، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ احْمِلْنَا. فَحَمَلَنَا. فَلَمَّا اَدْبَرْنَا، قُلْنَا: مَاذَا صَنَعْنَا؟ تَغَفَّلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَمِيْنَهُ، فَاَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنِّيْ لَا اَحْلِفُ عَلٰى يَمِيْنٍ فَاَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا، اِلَّا اَتَيْتُ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ، وَكَفَّرْتُ عَنْ يَمِيْنِيْ»

(اخرجه البخاری فی فرض الخمس)

۸۲۱ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے۔ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سواریاں طلب کیں (تاکہ جہاد میں شامل ہوا جائے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سفید کوہان والے اونٹ لائے گئے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان پہ ہمیں سوار کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اٹھالی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں سوار نہیں کریں گے، پھر دوسرے اونٹ لائے گئے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ان پر سواری عطا فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ اونٹ ہمیں برائے سواری دے دیے۔ جب ہم واپس آئے تو ہم نے سوچا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں پوچھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو قسم اٹھائی تھی (کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں سواری نہیں دیں گے) ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر یہ سوال پیش کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جب کوئی قسم اٹھا لوں پھر دیکھوں کہ اس کے خلاف کرنا بہتر ہے تو میں وہی کرتا ہوں جو بہتر ہو اور اپنی قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں۔

النھی عن الحلف بالآباء

باپ دادا کی قسم اٹھانے سے ممانعت

۸۲۲ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّھْرِیُّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ، عَنْ اَبِیْہِ، قَالَ: سَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُمَرَ وَھُوَ یَحْلِفُ بِأَبِیْہِ، فَقَالَ: «اَلَا اِنَّ اللّٰہَ یَنْھَاکُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِآبَائِکُمْ» فَقَالَ عُمَرُ: «فَوَاللّٰہِ مَا حَلَفْتُ بِھَا بَعْدُ، ذَاکِرًا وَلَا آثِرًا» قَالَ الْحُمَیْدِیُّ: قَالَ سُفْیَانُ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰی آلِ طَلْحَۃَ، وَکَانَ بَصِیْرًا بِالْعَرَبِیَّۃِ، یَقُوْلُ: «وَلَا آثِرًا آثُرُہٗ عَنْ غَیْرِیْ اُخْبِرُ عَنْہُ اَنَّہٗ حَلَفَ بِھَا»

(اخرجہ مسلم فی الایمان)

۸۲۲ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سنا کہ وہ اپنے باپ کے نام کی قسم اٹھا رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خبردار! اللہ تعالیٰ تمہیں اس بات سے منع فرماتا ہے کہ تم اپنے باپ دادا کے نام سے قسم اٹھاؤ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! اس کے بعد میں نے آباء کے نام کی قسم کبھی نہ اٹھائی۔ جان بوجھ کر نہ بھول کر۔
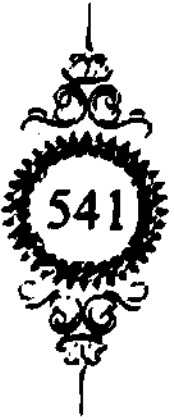
شرح: غیر اللہ کی قسم اٹھانا اگر اس نیت سے ہو کہ اگر قسم پوری نہ ہو تو قسم اٹھانے والا کفارہ ادا کرے گا تو ایسی قسم کو ائمہ نے کفر قرار دیا ہے نہ یہ قسم منعقد ہے۔ (ردالمحتار جلد ۳، صفحہ ۷۰، مطبوعہ استنبول) اگر یہ مقصد نہ ہو تو ایسا کرنا مکروہ ہے۔

۸۲۳ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ اُمَیَّۃَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: اَدْرَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُمَرَ وَھُوَ فِیْ سَفَرٍ، وَھُوَ یَقُوْلُ: وَاَبِیْ وَاَبِیْ، فَقَالَ: «اَلَا اِنَّ اللّٰہَ یَنْھَاکُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِآبَائِکُمْ، فَمَنْ کَانَ حَالِفًا فَلْیَحْلِفْ بِاللّٰہِ اَوْ لِیَصْمُتْ» (اخرجہ البخاری فی الشھادات)

۸۲۳ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سفر میں یوں پایا کہ وہ کہہ رہے تھے: مجھے میرے باپ کی قسم مجھے میرے باپ کی قسم۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے تمہیں اس سے منع فرمایا ہے کہ تم باپ دادا کے نام کی قسم اٹھاؤ۔ جس نے قسم اٹھانی ہو وہ اللہ کے نام کی اٹھائے یا خاموش رہے۔

۸۲۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ حَلَفَ، فَقَالَ: اِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰی فَقَدِ اسْتَثْنٰی " (اخرجه فی الصحیح ابن حبان)

۸۲۴ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے قسم اٹھاتے ہوئے ان شاءاللہ کہہ دیا تو اس کا استثناء مقبول ہے۔

شرح: یعنی قسم اٹھانے کے بعد کچھ وقت ٹھہر کر اگر استثناء کیا گیا تو وہ مقبول نہیں۔ ساتھ ہی کہا تو وہ مقبول ہے یعنی وہ قسم واقع نہیں ہوگی یعنی اگر کوئی کہے کہ میں اللہ کی رضا کے لیے ان شاءاللہ عمرہ کروں گا تو یہ نذر لازم نہیں۔

من نذر فی الجاهلية فليفه

جس نے دورِ جاہلیت میں نذر مانی وہ اسے پورا کرے

۸۲۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ: كَانَ عَلٰى عُمَرَ نَذْرُ اِعْتِكَافِ لَيْلَةٍ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «فَاَمَرَهُ اَنْ يَّعْتَكِفَ وَيَفِيَ بِنَذْرِهِ» (اخرجه البخاری فی الاعتکاف)

۸۲۵ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر دورِ جاہلیت میں مسجد حرام میں ایک رات کے لیے اعتکاف بیٹھنے کی نذر واجب ہوئی تھی۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا کہ وہ اعتکاف بیٹھیں اور اپنی نذر پوری کرلیں۔
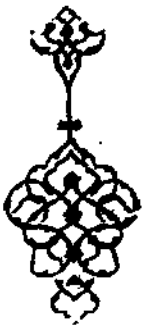
کتاب العتق

فضل من اعتق رقبة

غلام آزاد کرنے والے کی فضیلت

٨٢٦ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْخٌ مِّنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ يُقَالُ لَهُ شُعْبَةُ، وَكَانَ ثِقَةً، قَالَ: كُنْتُ مَعَ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِيْ مُوسٰى فِيْ دَارِهِ عَلٰى ظَهْرِ بَيْتِهِ، فَدَعَا بَنِيْهِ، فَقَالَ: يَا بَنِيَّ، تَعَالَوْا حَتّٰى اُحَدِّثَكُمْ حَدِيْثًا سَمِعْتُهُ مِنْ اَبِيْ يُحَدِّثُهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً اَعْتَقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهَا عُضْوًا مِّنْهُ مِنَ النَّارِ»

(اخرجه البیہقی فی الفتن)

٨٢٦ شعبہ سے روایت ہے جو ثقہ راوی ہیں۔ کہتے ہیں: میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے بیٹے ابو بردہ کے گھر میں ان کے چھت پر تھا، انہوں نے اپنے بیٹوں کو آواز دے کر بلایا اور کہا کہ آؤ میں تمہیں حدیث سناؤں۔ جو میں نے اپنے والد سے سنی تھی۔ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جس نے کوئی گردن آزاد کی اللہ تعالیٰ اس غلام کے ہر عضو کے بدلے اس کے ہر عضو کو نارِ جہنم سے آزاد کردے گا۔

٨٢٧ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ صَالِحِ بْنِ حَيٍّ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى الشَّعْبِيِّ وَاَنَا عِنْدَهُ، فَقَالَ: يَا اَبَا عَمْرٍو، اِنَّ نَاسًا عِنْدَنَا بِخُرَاسَانَ يَقُوْلُوْنَ: اِذَا اَعْتَقَ الرَّجُلُ اَمَتَهُ، ثُمَّ تَزَوَّجَهَا فَهُوَ كَالرَّاكِبِ بَدَنَتَهُ، قَالَ الشَّعْبِيُّ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ اَبِيْ

٨٢٧ ابن صالح بن حُی کہتے ہیں کہ میں شعبی کے پاس بیٹھا تھا۔ وہاں ایک آدمی آیا کہنے لگا: اے ابو عمرو! ہمارے ہاں خراسان میں کہا جاتا ہے کہ جو شخص اپنی لونڈی کو آزاد کر کے اس سے شادی کر لے تو وہ ایسے ہے جیسے اس نے اپنے قربانی کے جانور کو سواری بنا لیا۔ شعبی کہنے لگے: مجھے ابو بردہ نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مُوسٰى، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " ثَلَاثَةٌ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ: الرَّجُلُ مِنَ اَهْلِ الْكِتَابِ كَانَ مُؤْمِنًا قَبْلَ اَنْ يُبْعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ آمَنَ بِالنَّبِيِّ فَلَهُ اَجْرَانِ، وَرَجُلٌ كَانَتْ لَهُ جَارِيَةٌ، فَعَلَّمَهَا، فَاَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا، وَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ اَدَبَهَا، ثُمَّ اَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ اَجْرَانِ، وَعَبْدٌ اَطَاعَ اللهَ، وَاَدَّى حَقَّ سَيِّدِهِ، فَلَهُ اَجْرَانِ خُذْهَا بِغَيْرِ شَيْءٍ، فَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يَرْحَلُ فِيْ اَدْنٰى مِنْهَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ "

(اخرجه البخاری فی العلم)

نے فرمایا:

”تین آدمی وہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ دوہرا اجر دیتا ہے۔ ایک اہل کتاب میں سے وہ شخص جو رسول اللہ ﷺ کے مبعوث ہونے سے قبل (اپنی کتاب اور رسول پر) ایمان رکھتا تھا پھر وہ نبی ﷺ پر ایمان لایا۔ دوسرا وہ آدمی جس کی لونڈی تھی اس نے اس کی اچھی تعلیم وتربیت کی، پھر اس کو آزاد کر کے اس سے نکاح کر لیا۔ اسے بھی دوہرا اجر ملے گا۔ تیسرا وہ غلام جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور اپنے آقا کا حق ادا کیا اس کے لیے بھی دو اجر ہیں۔ اس حدیث کو بلا معاوضہ لے لو۔ اگرچہ اس سے ادنیٰ چیز کے لیے مدینہ طیبہ کا سفر کیا جاتا ہے۔

۸۲۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اَيُّمَا عَبْدٍ كَانَ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَاَعْتَقَ اَحَدُهُمَا نَصِيْبَهُ، فَاِنْ كَانَ مُوْسِرًا فَاِنَّهُ يُقَوَّمُ عَلَيْهِ بِاَعْلَى الْقِيْمَةِ» اَوْ قَالَ: «قِيْمَةُ لَا وَكْسَ، وَلَا شَطَطَ ثُمَّ يَغْرَمُ لِصَاحِبِهِ حِصَّتَهُ ثُمَّ يُعْتِقُ» قَالَ سُفْيَانُ: «كَانَ عَمْرٌو يَشُكُّ فِيْهِ هٰكَذَا» (اخرجه البیهقی فی العتق)

۸۲۸ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو غلام دو آدمیوں میں مشترک ہو پھر ان میں سے ایک اپنے حصہ کو آزاد کر دے تو اگر وہ خوش حال ہو تو اس غلام کی مناسب قیمت لگائی جائے جس میں کمی بیشی نہ ہو اور وہ اپنے ساتھی کو اس کے حصہ کی رقم دے دے اور غلام کو کامل آزاد کر دے۔ سفیان کہتے ہیں: عمرو بن دینار کو اس حدیث کے مندرجات میں شک تھا۔

شرح: یہ حکم استحبابی ہے۔ اگر وہ ساتھی کو اس کی رقم نہ دے تو غلام سے کہا جائے گا کہ وہ محنت کر کے مال کمائے اور دوسرے آدمی کو اس کا حصہ دے کر آزاد ہو جائے۔

٨٢٩ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، وَيَحْيَى بْنِ صُبَيْحٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «أَيُّمَا عَبْدٍ كَانَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَأَعْتَقَ أَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ، فَإِنْ كَانَ مُوسِرًا قُوِّمَ عَلَيْهِ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ اسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ»

٨٢٩ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی غلام دو آدمیوں میں مشترک ہو پھر ان میں سے ایک اپنے حصہ کو آزاد کر دے تو اگر آزاد کرنے والا مالدار ہے تو قیمت طے کی جائے (یعنی نصف غلام کی قیمت اپنے شراکت دار کو دے دے تو غلام آزاد ہو جائے گا) اور اگر اس کے پاس مال نہیں تو غلام سے کہا جائے گا کہ محنت کر کے مال جمع کرے مگر اسے مشقت میں نہیں ڈالا جائے گا۔

شرح: یعنی اگر غلام چاہے تو محنت مشقت کر کے مال جمع کرے، جو اس کی نصف قیمت کے برابر ہو اور دوسرے شراکت دار کو دے کر آزاد ہو جائے۔ اگر نہ چاہے تو جس قدر اس کی خدمت پہلے کرتا تھا کرتا رہے۔

کتاب الاشربۃ

کل شراب اسکر فھو حرام

جوشراب نشہ لائے وہ حرام ہے

۸۳۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ» فَقِيْلَ لِسُفْيَانَ: فَإِنَّ مَالِكًا وَغَيْرَهُ يَذْكُرُوْنَ الْبِتْعَ فَقَالَ: مَا قَالَ لَنَا ابْنُ شِهَابٍ الْبِتْعَ مَا قَالَ لَنَا ابْنُ شِهَابٍ إِلَّا كَمَا قُلْتُ لَكَ (متفق علیه)

۸۳۰ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جوشراب نشہ لائے وہ حرام ہے، سفیان (راوی) سے کہا گیا کہ مالک وغیرہ یہاں بتع کا ذکر کرتے ہیں انہوں نے کہا ابن شہاب نے بتع کا ذکر نہیں کیا۔ ابن شہاب نے وہی کہا جو میں نے تم سے کہا ہے۔

شرح: یعنی جو چیز نشہ لاسکتی ہے خواہ اس کا تھوڑا پینا نشہ لائے یا زیادہ پینا، بہر حال وہ حرام ہے اور شراب کے حکم میں ہے۔

۸۳۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْجُوَيْرِيَةِ الْجَرْمِيَّ يَقُوْلُ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَهُوَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ عَنِ الْبَاذِقِ وَأَنَا وَاللّٰهِ أَوَّلُ الْعَرَبِ سَأَلَهُ فَقَالَ: «سَبَقَ مُحَمَّدٌ الْبَاذَقَ وَمَا أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ» (اخرجه البخاری فی الاشربه)

۸۳۱ ابوجویریہ جرمی کہتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے باذق (شراب کی قسم) کے بارے میں پوچھا۔ وہ اس وقت کعبہ شریف کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھے تھے اور عرب میں سے پہلا شخص میں ہی تھا جس نے ان سے یہ سوال کیا۔ وہ کہنے لگے: محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باذق کے بارے میں پہلے فیصلہ دے چکے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

۸۳۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَعْبَدُ بْنُ كَعْبٍ، عَنْ أُمِّهِ وَكَانَتْ قَدْ صَلَّتِ الْقِبْلَتَيْنِ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «يَنْهٰى عَنِ الْخَلِيْطَيْنِ التَّمْرِ وَالزَّبِيْبِ اَنْ يُنْتَبَذَ» قَالَ «اِنْتَبِذُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلٰى حِدَتِهِ» (اخرجہ ابن عبدالبر فی التمہید)

۸۳۲ حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا کہتی ہیں جنہوں نے دونوں قبلوں کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی تھی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ کھجور اور کشمش کو ملا کر ان کا نبیذ بنایا جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان میں کسی ایک کا الگ نبیذ بنایا کرو۔

شرح: شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ دونوں چیزیں مل کر زیادہ حدت پیدا کر دیتی ہیں اور اس نبیذ میں نشہ پیدا ہونے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔

جواز اخذ النبیذ

نبیذ بنانے کا جواز

۸۳۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنْبَذُ لَهٗ فِيْ سِقَاءٍ، فَاِنْ لَمْ يَجِدُوْا فَتَوْرٍ مِّنْ حِجَارَةٍ.

(اخرجہ مسلم فی الاشربۃ)

۸۳۳ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مشکیزے میں نبیذ بنائی جاتی تھی یا پتھر کے برتن میں۔

شرح: لہٰذا نبیذ بنانے میں حرج نہیں ہے۔ مگر ایسی چیز میں نبیذ نہ بنائی جائے جو شراب بنانے کے لیے استعمال کی جاتی ہو۔ عہدِ رسالت میں یہ طریقہ تھا کہ رات کو مشکیزے میں پانی اور کھجوریں یا کشمش ڈال کر اسے باہر رکھ دیا جاتا تھا صبح تک وہ ٹھنڈا اور میٹھا ہو جاتا تھا اسے نبیذ کہا جاتا تھا۔

حرمة بیع الخمر

شراب فروخت کرنے کی حرمت

۸۳۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ،حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ طَاوُسٌ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: بَلَغَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَنَّ سَمُرَةَ بَاعَ خَمْرًا فَقَالَ: قَاتَلَ اللهُ سَمُرَةَ أَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَعَنَ اللهُ الْيَهُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمُ فَجَمَلُوْهَا فَبَاعُوْهَا» (متفق علیه)

۸۳۴ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا کہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے شراب بیچی ہے۔ انہوں نے فرمایا: اللہ سمرہ کو مارے۔ کیا وہ نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ یہود پر لعنت کرے ان پر چربیاں حرام کی گئیں تو انہوں نے ان کو پگھلا لیا (اور تیل بنا لیا) پھر ان کی فروخت کی۔''

شرح: یعنی حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کے پاس سرکہ پڑے، پڑے جوش مار کر شراب بن گیا اور اس میں نشہ آ گیا۔ انہوں نے اسے بیچ دیا۔ انہوں نے سمجھا کہ میں سرکہ ہی بیچ رہا ہوں مگر یہ ان کی اجتہادی خطاء تھی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انہیں سختی سے سمجھا دیا کہ ایسا کرنا جائز نہیں اگر ایسا کرنا جائز کر دیا جائے تو لوگ اپنے پاس رکھ لیں گے، جب وہ جوش مار کر نشہ آور ہو جائے تو اسے بیچ دیں گے۔ یوں شراب فروشی کا بازار کھل جائے گا اور وہی حالت ہو جائے گی، جو یہود کی تھی کہ انہوں نے چربیوں کو تیل بنا کر بیچنا شروع کر دیا تھا۔

۸۳۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَجُلًا كَانَ يُهْدِي لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّ عَامٍ رَاوِيَةً مِّنْ خَمْرٍ، فَأَهْدَاهَا إِلَيْهِ عَامًا، وَقَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّهَا قَدْ حُرِّمَتْ» فَقَالَ الرَّجُلُ: أَفَلَا أَبِيْعُهَا؟ فَقَالَ: «إِنَّ الَّذِيْ

۸۳۵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (حرمتِ شراب کے نزول سے قبل) شراب کا مٹکا بطور تحفہ لاتا تھا (ممکن ہے شراب سے مراد نبیذ ہو جس کا زیادہ پینا نشہ لاتا ہے کم پینا نہیں لاتا) ایک بار اس نے یہی تحفہ پیش کیا جبکہ شراب حرام ہو چکی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے حرام کر دیا گیا ہے۔ اس آدمی نے کہا: کیا میں اسے بیچ دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس رب
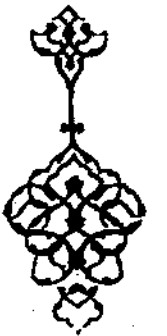
حَرَّمَ شُرْبَهَا حَرَّمَ بَيْعَهَا» قَالَ: أَفَلَا أُكَارِمُ بِهَا الْيَهُوْدَ؟ قَالَ: «إِنَّ الَّذِيْ حَرَّمَهَا حَرَّمَ أَنْ يُكَارَمَ بِهَا الْيَهُوْدُ» قَالَ: فَكَيْفَ أَصْنَعُ بِهَا؟، قَالَ: «شُنَّهَا فِي الْبَطْحَاءِ»

(اخرجہ مسلم فی الاشربہ)

نے اسے حرام کیا ہے اس نے اس کا بیچنا بھی حرام کیا ہے۔ اس نے کہا: کیا میں اسے کسی یہودی کو بطور تحفہ دے دوں؟ فرمایا: جس نے اسے حرام کیا ہے اس نے یہ بھی حرام کیا ہے کہ اسے یہود کو تحفہ میں دو اس نے کہا: پھر میں اس کا کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے میدان میں بہادو۔

شرح: کیونکہ یہود بھی شراب کو حرام جانتے ہیں تو ان کو شراب کا تحفہ دینا معنیٰ نہیں رکھتا، البتہ کسی مشرک کو دے دینا جو اسے حلال جانتا ہے کوئی حرج نہیں رکھتا۔ واللہ اعلم

اور یہ معنیٰ بھی ہوسکتا ہے کہ شراب کسی کافر کو ہدیہ دینا تا کہ وہ بدلے میں ہدیہ دے ایک طرح سے بیع ہے اور یہ حرام ہے اور حدیثِ مبارکہ کے الفاظ أَفَلَا أُكَارِمُ بِهَا الْيَهُوْدَ اسی معنیٰ پر دال ہیں کیونکہ اکارم باب مفاعلہ ہے جو دو طرفہ عمل پر دلالت کرتا ہے۔

۸۳۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ فُلَانٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ بِيَدِهِ عَلَى الْمِنْبَرِ هٰكَذَا ۔ يَعْنِيْ يُحَرِّكُهَا يَمِيْنًا وَشِمَالًا ۔ عُوَيْمِلٌ لَنَا بِالْعِرَاقِ، عُوَيْمِلٌ لَنَا بِالْعِرَاقِ خَلَطَ فِيْ فَيْءِ الْمُسْلِمِيْنَ أَثْمَانَ الْخَمْرِ وَالْخَنَازِيْرِ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَعَنَ اللهُ الْيَهُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمُ فَجَمَلُوْهَا فَبَاعُوْهَا» يَعْنِيْ أَذَابُوْهَا.

(متفق علیہ)

۸۳۶ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں نے حضرت عُمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ منبر پر اپنے ہاتھوں کو دائیں بائیں ہلا کر کہہ رہے تھے۔ عراق میں ہمارا ایک چھوٹا سا کارندہ ہے۔ عراق میں ہمارا ایک چھوٹا سا کارندہ (اہل کار) ہے اس نے مسلمانوں کے مال غنیمت میں شراب اور خنزیر کی قیمت بھی شامل کر دی ہے۔ حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ یہود پر لعنت کرے ان پر چربیاں حرام کی گئیں تو انہوں نے انہیں پگھلا کر فروخت کیا۔''

شرح: یہ بھی گزشتہ حدیث کی طرف اشارہ ہے۔

٨٣٧ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا وَكِيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنَا طُعْمَةُ بْنُ عَمْرٍو الْجَعْفَرِيُّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ بَيَانٍ التَّغْلِبِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ بَاعَ الْخَمْرَ فَلْيُشَقِّصِ الْخَنَازِيْرَ» (اخرجه ابوداؤد)

٨٣٧ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص شراب بیچتا ہے اسے چاہیے کہ خنزیر کا گوشت بھی بنایا (اور بیچا) کرے۔

النهي عن اوانی الخمر

شراب والے برتنوں سے بچنے کا حکم

٨٣٨ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْاَحْوَلُ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيْ الْعَاصِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: «لَمَّا نَهَى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاَوْعِيَةِ» قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ لَيْسَ كُلُّ النَّاسِ يَجِدُ سِقَاءً «فَرَخَّصَ لَهُمْ فِي الْجَرِّ غَيْرِ الْمُزَفَّتِ» (متفق عليه)

شرح: کیونکہ لیپ والا جلدی شراب بناتا ہے۔

٨٣٨ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخصوص برتنوں کے استعمال سے منع فرمایا تو عرض کیا گیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں کے پاس مشکیزہ نہیں ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر مزفت (لیپ کے بغیر) مٹکے کے استعمال کی اجازت عطا فرمادی۔

٨٣٩ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَعَجِلْتُ اِلَيْهِ لِاَسْمَعَ مَا يَقُوْلُ، فَلَمْ اَنْتَهِ اِلَيْهِ حَتّٰى نَزَلَ، فَسَاَلْتُ النَّاسَ اَيَّ شَيْءٍ قَالَ؟ فَقَالُوْا «نَهَى عَنِ

٨٣٩ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا تو میں جلدی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھا تا کہ سنوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرماتے ہیں؟ میں ابھی آپ تک پہنچا نہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ختم کر دیا میں نے لوگوں سے پوچھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا بات ارشاد فرمائی؟ انہوں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو والی اور

الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ» مزفت شراب سے منع فرمایا ہے۔

شرح: مزفت وہ مشکیزہ ہے جس پر روغن کیا گیا ہو اس میں نبیذ رکھا جائے تو جلدی نشہ لاتا ہے یہی مفہوم گزشتہ حدیث میں گزرا ہے۔

۸۴۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، فَجَاءَ رَجُلٌ، فَقَالَ: " أَنَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ وَالدُّبَّاءِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ " (اخرجه مسلم فی الاشربه)

۸۴۰ طاؤس کہتے ہیں میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں ایک آدمی آ گیا کہنے لگا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹکے اور کدو والے نبیذ سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔

شرح: کدو کو سکھا کر برتن بنا لیا جاتا تھا اور اس میں شراب رکھی اور پی جاتی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو میں نبیذ رکھنے سے منع فرمایا، کیونکہ اس میں جلد نشہ آنے کا امکان ہے۔ ایسے ہی مشکیزہ کے مٹکے کا حال ہے۔

۸۴۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى، يَقُولُ: «نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ فِي الْجَرِّ الْأَخْضَرِ وَالْأَبْيَضِ» قَالَ سُفْيَانُ: وَثَالِثًا قَدْ نَسِيتُهُ (اخرجه البخاری فی الصوم)

۸۴۱ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز اور سفید مشکیزے میں پینے سے منع فرمایا۔ سفیان کہتے ہیں میں تیسری چیز کو بھول گیا۔

شرح: مقصد یہ ہے کہ مشکیزے کا رنگ جو بھی ہو اگر اس میں رکھا ہوا نبیذ یعنی میٹھا پانی نشہ لاتا ہے تو ایسے برتن کو چھوڑ دو۔

۸۴۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

۸۴۲ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کدو اور مزفت برتن میں نبیذ نہ بناؤ، پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنی طرف سے کہا: حنتم اور نقیر سے بھی

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «لَا تَنْتَبِذُوا فِي الدُّبَّاءِ، وَالْمُزَفَّتِ» ثُمَّ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مِنْ عِنْدِهِ: «وَاجْتَنِبُوا الْحَنَاتِمَ وَالنَّقِيْرَ»

(اخرجه مسلم فی الاشربه)

بچو۔ (کیونکہ ان برتنوں میں بھی شراب بنائی جاتی تھی۔)

۸۴۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَنْتَبِذُوا فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ»

(متفق علیه)

۸۴۳ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کدو اور مزفت برتن میں نبیذ نہ بناؤ۔
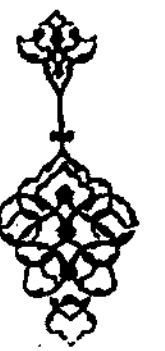
کتاب الصید والذبح

جانور کو کیسے ذبح کیا جائے

۸۴۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا لَاقُوا الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى أَفَنُذَكِّي بِاللِّيطِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذَكَرْتُمْ عَلَيْهِ اسْمَ اللهِ فَكُلُوهُ إِلَّا مَا كَانَ مِنْ سِنٍّ أَوْ ظُفُرٍ فَإِنَّ السِّنَّ عَظْمٌ مِنَ الْإِنْسَانِ، وَإِنَّ الظُّفُرَ مُدَى الْحَبَشِ» (اخرجه البخاری فی الشرکة)

۸۴۴ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کل دشمن سے ہمارا سامنا ہوگا اور ہمارے پاس کوئی چھری نہیں ہے۔ (یعنی مال غنیمت سے حاصل ہونے والے جانوروں کو ذبح کیسے کیا جائے گا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو (تیز دھار چیز) خون بہا دے اور تم نے اس پر اللہ کا نام لیا ہو تو وہ کھالو البتہ دانت اور ناخن سے سِنّ سے انسان کی ہڈی مراد ہے اور ظفر سے مراد حبشیوں کی چھری ہے۔

شرح: ہر تیز دھار چیز سے ذبح جائز ہے، اگر اس سے جانور کے گلے کی چار رگوں میں سے تین کٹ جائیں مگر اس کام کے لیے دانتوں اور ناخنوں کا استعمال جائز نہیں۔ یہ نہایت خونخواری کا اور ظالمانہ طریقہ ہے۔ گویا انسان انسان نہیں درندہ ہے۔

الذبح الاضطراری

مجبوری کا ذبح

۸۴۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

۸۴۵ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہمیں کچھ

قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنُ مَسْرُوْقٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: اَصَبْنَا اِبِلًا وَغَنَمًا، وَكُنَّا نَعْدِلُ الْبَعِيرَ بِعَشْرٍ مِنَ الْغَنَمِ فَنَدَّ عَلَيْنَا بَعِيرٌ مِّنْهَا فَرَمَيْنَاهُ بِالنَّبْلِ، ثُمَّ سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «اِنَّ لِهٰذِهِ الْاِبِلِ اَوَابِدَ كَاَوَابِدِ الْوَحْشِ فَاِذَا نَدَّ مِنْهَا شَئٌ فَاصْنَعُوا بِهِ ذٰلِكَ وَكُلُوهُ» قَالَ سُفْيَانُ وَزَادَ فِيهِ اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ فَرَمَيْنَاهُ بِالنَّبْلِ حَتّٰى وَهَصْنَاهُ.

اونٹ اور بکریاں ملیں اور ہم ایک اونٹ کو دس بکریوں کے برابر قرار دیتے تھے۔ ان میں سے ایک اونٹ ہم پر سرکش ہوگیا۔ ہم نے اسے تیر مارا، پھر ہم نے رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان اونٹوں میں بھی وحشی جانوروں کی طرح کئی اونٹ وحشی ہوتے ہیں۔ جب ان میں سے کوئی سرکش ہوجائے تو اس کے ساتھ یہی کچھ کرو (گولی کے ذریعے مارو) اور کھالو۔ ایک روایت میں یہ زائد ہے کہ پھر ہم نے اسے تیر مار کر مارا اور زمین پر گرالیا۔

شرح: یعنی جب اونٹ وحشی ہوجائے تو وہ جنگلی جانور کی طرح ہوگیا۔ جس کو تیر مار کر شکار کیا جاسکتا ہے۔ اگر اسے بسم اللہ پڑھ کر تیر مارا جائے اور وہ زخمی ہوکر گر پڑے تو ضروری ہے کہ اسے ذبح کیا جائے اور اگر اسے زخمی نہ پکڑا جاسکے اور تیر لگنے کی وجہ سے اگر اس کا کچھ خون بہہ گیا تو وہ حلال ہوگیا۔

لا تأكلوا الا ما ذكيتم

وہی جانور کھاؤ جس کو ذبح کیا گیا ہو

٨٤٦ . حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اَبِي زَائِدَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ: سَاَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ، فَقَالَ: «لَا تَاْكُلْ اِلَّا مَا ذَكَّيْتَ»

(اخرجه الترمذی فی الصید)

٨٤٦ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے لاٹھی کے ساتھ مارے ہوئے جانور کے بارے میں پوچھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم نہ کھاؤ مگر وہی جسے ذبح کیا گیا ہو۔

شرح: جس جانور کا خون نہیں بہایا گیا کسی اور طریقہ سے مر گیا وہ حلال نہیں ہے۔ حلال ہونے کے لیے ذبح کیا جانا

ضروری ہے۔یعنی گلے کی چار رگوں میں سے تین کم از کم کٹ جائیں تو وہ حلال ہے۔

۸۴۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ، فَقَالَ: «مَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْ، وَمَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَلَا تَأْكُلْ، فَإِنَّهُ وَقِيذٌ» (متفق علیه)

۸۴۷ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اگر تیر چوڑائی میں لگے تو کیا حکم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شکار تیر کی تیز دھار سے مرے وہ کھالو اور جو چوڑائی کے لگنے سے مرے وہ نہ کھاؤ۔ وہ چوٹ سے مرنے والا جانور ہے۔

شرح: کیونکہ جو جانور تیر کے درست لگنے سے مرے تو یہ ذبح اضطراری ہے یعنی اس طرح جانور کا کچھ نہ کچھ خون بہتا ہے اور اگر تیر چوڑائی میں لگے تو جانور کو زخم نہیں آتا نہ خون بہتا ہے۔ لہٰذا وہ ذبح اضطراری کے حکم میں نہیں ہے۔ وہ ایسے ہے جیسے چوٹ لگنے سے مر گیا۔

حکم ما اصطید بالکلب المعلم

جو جانور سکھائے کتے سے شکار کیا جائے اس کا حکم

۸۴۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ الْمُعَلَّمِ، فَقَالَ: «إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُعَلَّمَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكَ عَلَيْكَ، فَإِنْ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ، فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ خَالَطَتْ كِلَابَنَا كِلَابٌ أُخْرَى؟

۸۴۸ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سکھائے ہوئے کتے کے شکار کے بارے میں پوچھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم سکھائے ہوئے کتے کو بھیجو اور اس پر اللہ کا نام لے لو تو جس کو وہ کھائے بغیر تم تک سالم لے آئے۔ اسے کھالو اور اگر اس نے اس میں سے کچھ کھالیا تو پھر نہ کھاؤ، کیونکہ وہ اس نے اپنے لیے شکار کیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کیا: فرماتے ہیں (اگر ہمارے کتے کے ساتھ کوئی اور کتا

فَقَالَ: «إِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ عَلَى كَلْبِكَ»

(اخرجه البخاری فی الوضوء)

بھی شامل ہوجائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے اپنے کتے پر اللہ کا نام لیا تھا جب شکار میں دوسرا کتا بھی شامل ہوگیا تو اب معلوم نہیں کہ شکار کو مارنے والا کتا کون ہے۔ اس لیے ایسے جانور کا کھانا جائز نہیں ہے۔

الامر بقتل الفواسق

موذی چیزوں کے مارنے کا حکم

۸۴۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَاهُ وَاللهِ الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَابِّ لَا جُنَاحَ فِي قَتْلِهِنَّ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ: الْغُرَابُ، وَالْحِدَأَةُ وَالْعَقْرَبُ، وَالْفَأْرَةُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ" فَقِيْلَ لِسُفْيَانَ: إِنَّ مَعْمَرًا يَرْوِيهِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، فَقَالَ: حَدَّثَنَا ـ وَاللهِ ـ الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، مَا ذَكَرَ عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ.

(اخرجه البخاری فی جزاء الصید)

۸۴۹ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ جاندار چیزیں ایسی ہیں جو انہیں مار دے، اس پر کوئی گناہ نہیں خواہ انہیں حد حرم میں مارے یا اس سے باہر۔ کوا، چیل، بچھو، چوہا اور باولا کتا۔ سفیان بن عیینہ (راوی) نے اس حدیث کی سند پر بحث کی ہے۔

۸۵۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اُقْتُلُوا الْحَيَّاتِ، وَذَا الطُّفْيَتَيْنِ، وَالْأَبْتَرَ،

۸۵۰ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو دھاری سانپ اور دم کٹے سانپ کو مار دو۔ یہ دونوں بینائی کو زائل کرتے اور حمل ساقط کر دیتے ہیں اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جس سانپ کو دیکھتے اسے مار

فَاِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ، وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ » قَالَ: وَكَانَ عَبْدُ اللهِ يَقْتُلُ كُلَّ حَيَّةٍ وَجَدَهَا، فَأَبْصَرَهُ أَبُولُبَابَةَ، أَوْ زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يُطَارِدُ حَيَّةً، فَقَالَ: «إِنَّهُ قَدْ نَهَى عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ» قَالَ سُفْيَانُ: " كَانَ الزُّهْرِيُّ أَبَدًا يَقُوْلُ فِيْهِ: زَيْدٌ، أَوْ أَبُوْ لُبَابَةَ "

(اخرجه البخاری فی بدء الخلق)

دیتے تھے، ابولبابہ اور زید بن خطاب رضی اللہ عنہما نے انہیں ایسا کرتے دیکھا جب کہ وہ کسی سانپ کے پیچھے پڑے ہوئے تھے تو کہا، یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں میں رہنے والے سانپوں کے بارے میں فرمایا ہے۔

شرح: حضرت ابولبابہ اور زید بن خطاب رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جو سانپ گھروں میں رہتے ہیں یہ بھی انہی سانپوں میں شامل ہیں جن کے مارنے کا حکم فرمایا گیا ہے، البتہ مسلم میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ جب تم گھروں میں سانپ دیکھو تو اسے تین بار کہو کہ یہاں سے چلے جاؤ اگر چلا جائے تو بہتر ورنہ اسے مار دو۔ یہ اس لیے فرمایا کہ گھروں میں رہنے والے کئی سانپ جنات سے ہوتے ہیں۔

النهي عن اكل كل ذى ناب

نوکیلے دانتوں والے جانور کا گوشت کھانے سے روکا جانا

۸۵۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، يَقُوْلُ: أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ إِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيُّ، عَنْ أَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ: «أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السَّبُعِ» ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: «وَلَمْ أَسْمَعْ هٰذَا الْحَدِيْثَ حَتّٰى أَتَيْتُ الشَّامَ»

(متفق علیہ)

۸۵۱ حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نوکیلے دانتوں والے درندے کے کھانے سے منع فرمایا۔ زہری کہتے ہیں: میں نے حدیث (ملک) شام آ کر ہی سنی۔

الاختلاف فی حلةِ الخیل

گھوڑے کے حلال ہونے میں اختلاف

۸۵۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو، قَالَ: قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: «أَطْعَمَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُوْمَ الْخَيْلِ، وَنَهَانَا عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ»

(متفق علیہ)

۸۵۲ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں گھوڑوں کا گوشت کھلایا اور گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

۸۵۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ جَدَّتِهَا أَسْمَاءَ قَالَتْ: «نَحَرْنَا فَرَسًا عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلْنَاهُ» (اخرجه البخاری فی اللباس)

۸۵۳ حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما روایت فرماتی ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں گھوڑا ذبح کیا اور اسے کھایا۔

شرح: گھوڑے کے بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے بعض اسے حرام کہتے ہیں اور قرآن کریم میں اس کی حرمت کی طرف اشارہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

وَّالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً ۔

اللہ نے گھوڑے خچر اور گدھے پیدا کیے تاکہ تم ان پر سوار ہو اور زینت پکڑو (نحل: آیت ۸)

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے گھوڑوں کو حرام جانور کے زمرہ میں ذکر کیا ہے اور ان کا مقصد صرف سواری اور زینت بیان کیا ہے، نہ کہ کھانا جبکہ یہ حدیث مبارکہ گھوڑے کی حلت بتارہی ہے، مگر ممکن ہے کہ یہ حکم منسوخ ہو اور حکم ہے کہ متشابہات سے بچو اور اس لیے گھوڑے کا گوشت کھانے سے بچنا چاہئے۔ اسی لیے فقہاء نے اس کا کھانا مکروہ لکھا ہے۔

النهي عن اقتناء الكلب

کتا پالنے کی حرمت

٨٥٤ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ، أَوْ مَاشِيَةٍ فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ»

(اخرجه البخاری فی الذبائح و الصید)

٨٥٤ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کتا پالا سوا شکار اور حفاظت کے کتے کے تو ہر روز اس کے اعمال خیر سے دو قیراط (دو بڑے پیمانے) اجر ضائع ہو جائے گا۔

٨٥٥ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: ذَهَبْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ إِلٰى بَنِي مُعَاوِيَةَ، فَنَبَحَتْ عَلَيْنَا كِلَابُهُمْ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: «مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ، أَوْ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ»

٨٥٥ یہی حدیث دوسری سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

شرح: یعنی شوقیہ کتا پالنا اور اسے کھلانا پلانا اپنے اعمال کو برباد کرنے کے برابر ہے، کیونکہ کتے کا لعاب نجس ہے اور وہ ہر چیز کو منہ مار مار کر نجس کرتا رہتا ہے۔ ایسے شخص کے کپڑے بھی نجس رہتے ہیں۔

هل يؤكل الضَّبُّ

کیا گوہ کھائی جا سکتی ہے؟

٨٥٦ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

٨٥٦ حضرت عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے

قَالَ: حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيْدَ السَّعْدِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَكْلِ الضَّبُعِ فَقَالَ: أَوَ يَأْكُلُهَا أَحَدٌ؟ فَقُلْتُ: إِنَّ نَاسًا مِّنْ قَوْمِي يَتَحَبَّلُونَهَا فَيَأْكُلُونَهَا، فَقَالَ سَعِيْدٌ إِنَّهُ لَا يَصْلُحُ أَكْلُهَا، فَقَالَ شَيْخٌ عِنْدَهُ: أَلَا أُخْبِرُكَ مِمَّا سَمِعْتُ مِنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُوْلُ: «نَهَى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ نُهْبَةٍ، وَعَنْ كُلِّ خَطْفَةٍ خَطَفَهُ، وَعَنِ الْمُجَثَّمَةِ، وَعَنْ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السَّبُعِ» فَقَالَ سَعِيْدٌ صَدَقْتَ

(اخرجه الترمذی مختصراً فی الاطعمة)

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے گوہ کے کھانے کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے کہا: کیا اسے بھی کوئی کھاتا ہے؟ میں نے کہا۔ میری قوم میں سے کچھ لوگ اسے شکار کر کے کھاتے ہیں۔ وہ کہنے لگے: اس کا کھانا اچھا نہیں ہے۔ وہاں ایک شیخ بیٹھے تھے وہ کہنے لگے: کیا میں تمہیں وہ کچھ نہ بتاؤں جو میں نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے سنا؟ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان چیزوں سے منع فرمایا۔ غارت گری کرنا، کسی زندہ جانور کا عضو کاٹنا، کسی جانور کو باندھ کر اس پر تیر مارنا اور ہر نوکیلے دانتوں والے جانور کا کھانا۔ حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ نے سچ کہا۔

شرح: اس حدیث میں گوہ کی حرمت پر کوئی نص نہیں ہے اور صحیح یہی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نہ تو خود کھایا اور نہ دوسروں کو اس سے منع فرمایا جبکہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھا رہے تھے۔ (بخاری)

الضبُّ حلال

گوہ کا کھانا حلال ہے

٨٥٧ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ الشَّعْبِيِّ الْمَسْجِدَ فَقَالَ هَلْ تَرَى أَحَدًا مِّنْ أَصْحَابِنَا نَجْلِسُ إِلَيْهِ؟ هَلْ تَرَى أَبَا حُصَيْنٍ؟ قُلْتُ: لَا ثُمَّ نَظَرَ فَرَأَى يَزِيْدَ بْنَ الْأَصَمِّ فَقَالَ

٨٥٧ امام حمیدی حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ شیبانی نے کہا کہ میں شعبی کے ساتھ مسجد میں داخل ہوا۔ وہ کہنے لگے: کیا خیال ہے ہم اپنے اصحاب میں سے کس کے پاس بیٹھیں؟ کیا ابوحصین کے پاس؟ میں نے کہا، ان کی نظر حضرت یزید بن اصم رضی اللہ عنہ پر پڑی۔ کہنے لگے

هَلْ لَكَ اَنْ نَجْلِسَ اِلَيْهِ فَإِنَّ خَالَتَهُ مَيْمُوْنَةُ فَجَلَسْنَا اِلَيْهِ فَقَالَ يَزِيْدُ بْنُ الْاَصَمِّ ذُكِرَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الضَّبِّ «لَا آكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ» فَغَضِبَ فَقَالَ: مَا بُعِثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مُحِلًّا اَوْ مُحَرِّمًا وَقَدْ اُكِلَ عِنْدَهُ.

(اخرجه مسلم فی الصید)

کیا: ہم ان کے پاس جا کر بیٹھیں؟ وہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے ہیں، تو ہم ان کے پاس جا بیٹھے۔ حضرت یزید بن اصم رضی اللہ عنہ کہنے لگے۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس ذکر کیا گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گوہ کے بارے میں فرمایا۔ میں اسے کھاتا نہیں ہوں اور حرام بھی نہیں کہتا۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کو غصہ آیا کہنے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس لیے مبعوث ہوئے کہ حلال یا حرام ٹھہرائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گوہ کھائی گئی (تو گویا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے حلال ہونے پر نص فرما دی)
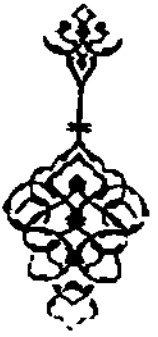
۸۵۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، وَصَالِحُ بْنُ قُدَامَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّبِّ، فَقَالَ: «لَا آكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ» (اخرجه البخاری فی الصید)

۸۵۸ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گوہ کی بارے میں پوچھا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں اسے کھاتا نہیں ہوں مگر اسے حرام نہیں کہتا۔

۸۵۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ

۸۵۹ یہی حدیث حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دوسری سند کے ساتھ مروی ہے۔

۸۶۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ بْنُ السَّبَّاقِ اَنَّهُ سَمِعَ جُوَيْرِيَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ تَقُوْلُ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ: «هَلْ مِنْ طَعَامٍ؟» فَقُلْتُ: لَا اِلَّا عَظْمٌ قَدْ اُعْطِيَتْهُ مَوْلَاةٌ لَنَا مِنَ

۸۶۰ ام المومنین حضرت سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کوئی کھانا ہے؟ میں نے عرض کیا۔ نہیں۔ صرف ایک ہڈی والی بوٹی ہے جو ہماری ایک لونڈی کو صدقہ دی گئی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسے میرے پاس لاؤ وہ صدقہ اپنی جگہ لگ چکا ہے۔ امام حمیدی نے کہا اس کا

الصَّدَقَةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «قَرِّبِيهِ فَقَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا» قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَعْنِيْ لَيْسَ هِيَ الْآنَ صَدَقَةٌ (اخرجه مسلم فی الزکوٰۃ)

مطلب یہ ہے کہ اب وہ ہمارے لیے صدقہ نہیں ہے۔ (صدقہ اس لونڈی کے لیے تھا)

۸۶۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ رَجُلٌ مِنْ فَهْمٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِالْمُزْدَلِفَةِ فَنَحَرَ لَنَا جَزُوْرًا فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ: «إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُلَقَّى اللَّحْمَ» قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَطْيَبُ اللَّحْمِ لَحْمُ الظَّهْرِ» (اخرجه النسائی فی الکبریٰ)

۸۶۱ قبیلہ بنی فہم کا ایک شخص کہتا ہے: ہم حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے پاس مزدلفہ میں بیٹھے تھے۔ آپ نے ہمارے اونٹ ذبح کروائے، عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کہنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور گوشت پیش کیا جاتا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے، سب سے عمدہ گوشت پشت کا ہوتا ہے۔

حِلّةُ اکل الجراد

ٹڈی کھانے کی حلّت

۸۶۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو يَعْفُوْرَ الْعَبْدِيُّ، قَالَ: أَتَيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِيْ أَوْفَى فَسَأَلْتُهُ عَنْ أَكْلِ الْجَرَادِ، فَقَالَ: «غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّ غَزَوَاتٍ أَوْ سَبْعًا، فَكُنَّا نَأْكُلُ الْجَرَادَ» (اخرجه البخاری فی الصید)

۸۶۲ ابو یعفور عبدی کہتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا۔ میں نے ان سے ٹڈی کے کھانے کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چھ یا سات غزوات میں شرکت کی ہے ہم ٹڈی کھاتے تھے۔

حرمة الحمار

گدھے کی حرمت

۸۶۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِيْ أَوْفَى، يَقُوْلُ: أَصَبْنَا حُمُرًا يَوْمَ خَيْبَرَ خَارِجًا مِنَ الْقَرْيَةِ، فَنَحَرْنَاهَا، فَإِنَّ الْقُدُوْرَ لَتَغْلِيْ بِهَا، إِذْ نَادَى مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَنْ أَكْفِئُوا الْقُدُوْرَ بِمَا فِيْهَا» فَأَكْفَأْنَاهَا، وَإِنَّهَا لَتَفُوْرُ قَالَ أَبُوْ إِسْحَاقَ: فَلَقِيْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: «إِنَّمَا كَانَتْ تِلْكَ حُمُرًا تَأْكُلُ الْعَذِرَةَ، فَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا»

(اخرجه البخاری فی المغازی)

۸۶۳ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: غزوہ خیبر میں ہمیں بستی سے باہر گدھے ملے تو ہم نے انہیں ذبح کیا اور ہنڈیاؤں میں ان کا گوشت ابلنے لگا۔ اچانک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے منادی نے ندا کی کہ سب ہنڈیاؤں کو الٹ دو، جو ان میں ہے وہ گرادو اور وہ اس وقت ابل رہی تھیں۔

ابو اسحاق کہتے ہیں: میں حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے ملا۔ میں نے ان سے اس حدیث کا تذکرہ کیا وہ کہنے لگے: وہ گدھے تھے جو گندگی کھاتے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے منع فرمایا۔

شرح: اور سب گدھے گندگی کھاتے ہیں، لہٰذا اس حرمت سے کوئی گدھا مستثنیٰ نہیں، البتہ ایک جنگلی جانور کو بھی لغتاً حمار کہا جاتا ہے، مگر وہ اس حرمت میں داخل نہیں، نہ وہ گدھے کی جنس سے ہے۔

۸۶۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: لَمَّا افْتَتَحَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ أَصَبْنَا حُمُرًا خَارِجًا مِنَ الْقَرْيَةِ، فَنَحَرْنَاهَا، فَطَبَخْنَا مِنْهَا، فَنَادَى مُنَادِي رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

۸۶۴ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر فتح کیا تو ہمیں بستی سے باہر گدھے ملے۔ ہم نے انہیں ذبح کیا اور انہیں پکایا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ندا کرنے والے نے ندا کی: خبردار اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں اس سے منع کرتے ہیں۔ یہ گندا شیطانی عمل ہے، تو ہنڈیاں الٹ دی گئیں حالانکہ وہ ابل رہی تھیں۔

وَسَلَّمَ: «اَلَا اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْهَا، فَاِنَّهَا رِجْزٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ» فَاُكْفِئَتِ الْقُدُوْرُ بِمَا فِيْهَا وَاِنَّهَا لَتَفُوْرُ (متفق عليه)

حلة الحمار الوحشی

حمار وحشی کا حلال ہونا

٨٦٥ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُوْلُ: اَخْبَرَنِي الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ، قَالَ: اَهْدَيْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمَ حِمَارٍ وَحْشٍ، وَهُوَ بِالْاَبْوَاءِ، اَوْ بِوَدَّانَ، فَرَدَّهُ عَلَيَّ، فَلَمَّا رَاَى الْكَرَاهِيَةَ فِيْ وَجْهِي، قَالَ: «اِنَّهُ لَيْسَ بِنَا رَدٌّ عَلَيْكَ، وَلٰكِنَّا حُرُمٌ» قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: وَكَانَ سُفْيَانُ رُبَّمَا جَمَعَهُمَا مَرَّةً فِي حَدِيثٍ وَاحِدٍ وَرُبَّمَا فَرَّقَهُمَا، وَكَانَ سُفْيَانُ، يَقُوْلُ: «حِمَارٌ وَحْشٌ، ثُمَّ صَارَ اِلٰى لَحْمِ حِمَارٍ وَحْشٍ»

٨٦٥ حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حمار وحشی (نیل گائے) کا گوشت پیش کیا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ''ابواء'' یا ''ودان'' میں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مجھے واپس کر دیا، پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے چہرے میں ناگواری محسوس کی تو فرمایا: ہم نے اسے تجھے واپس نہیں کرنا تھا مگر ہم احرام میں ہیں۔ سفیان کو اس کے بعض الفاظ پر کلام ہے۔

٨٦٦ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ يَنَّاقَ، عَنْ طَاوُسٍ، قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ

٨٦٦ طاؤس کہتے ہیں: میں نے دیکھا کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو ایک حدیث یاد دلا رہے تھے اور پوچھ رہے تھے کہ آپ (محرم کے لیے)

عَبَّاسٍ لَقِيَ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ، فَجَعَلَ يَسْتَذْكِرُهُ حَدِيثًا، فَقَالَ: كَيْفَ حَدَّثْتَنِي عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَحْمِ الصَّيْدِ فَذَكَرَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ

(اخرجه مسلم فی الحج)

شکار کے گوشت کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی کیا حدیث بتلاتے ہیں؟ تو حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی حدیث اس طرح ذکر کی جیسے حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے مذکور حدیث مروی ہے۔

شرح: گویا شکار شدہ جانور کو محرم نہیں کھا سکتا خواہ اسے کسی محرم نے شکار کیا ہو یا حلال نے۔

۸۶۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ: إِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «نَهَى عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ» فَقَالَ: قَدْ كَانَ يَقُولُ ذَلِكَ عِنْدَنَا الْحَكَمُ بْنُ عَمْرٍو الْغِفَارِيُّ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَكِنْ أَبَى ذَلِكَ الْبَحْرُ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ، وَقَرَأَ: {قُلْ لَا أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا} الْآيَةَ

۸۶۷ عمرو بن دینار کہتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ سے کہا: لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پالتو گدھوں کے گوشت (کے کھانے) سے منع کیا ہے۔ وہ کہنے لگے حضرت حکم بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہ ہمارے ہاں تشریف لائے تھے وہ بھی یہی کہتے تھے مگر یہ (علم کے) سمندر حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اس سے انکار کرتے ہیں وہ یہ آیت پڑھتے ہیں۔

قُلْ لَا أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا

شرح: ممکن ہے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ابتدائی رائے ہو، کیونکہ اس آیت میں دراصل کفار کے بعض نظریات کا رد کیا گیا۔ وہ مردار کھاتے تھے، جانور کو ذبح کر کے اس کا گوشت اور خون دونوں کھا پی لیتے تھے وہ خنزیر کھاتے تھے اور بتوں کے نام پر ذبح شدہ جانور کا کھانا بھی جائز سمجھتے تھے، تو اس آیت میں ان کے نظریات کا رد کیا گیا ورنہ اس آیت میں تمام محرمات مذکور نہیں ہیں، چنانچہ عبداللہ بن عمر، مولا علی المرتضیٰ، جابر بن عبداللہ، براء بن عازب، عبداللہ بن ابی اوفی اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے صحیح بخاری میں دس احادیث ہیں رسول اللہ ﷺ نے گھریلو گدھوں کا گوشت کھانا حرام قرار دیا ہے۔

(بخاری کتاب الذبائح از حدیث ۵۵۲۰ تا ۵۵۲۹)

فضل الديك

مرغ کی فضیلت

۸۶۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، قَالَ سُفْيَانُ: لَا أَدْرِيُ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ أَمْ لَا، قَالَ: سَبَّ رَجُلٌ دِيْكًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَسُبُّوا الدِّيْكَ، فَإِنَّهُ يَدْعُوْ إِلَى الصَّلَاةِ»

۸۶۸ سفیان کہتے ہیں: پتہ نہیں اس حدیث کے راوی حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ ہیں یا نہیں۔ بہرحال حدیث یہ ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے مرغ کو برا کہا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مرغ کو برا نہ کہو کیونکہ یہ نماز کے لیے بلاتا ہے۔
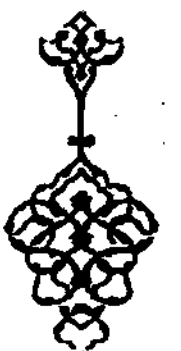
کتاب المیراث

يُقضٰى الدينُ قبل اجراء الوصية من الميراث

میراث میں سے پہلے میت کا قرض اتارا جائے پھر وصیت پوری کی جائے

۸۶۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ قَالَ: «قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَأَنْتُمْ تَقْرَءُوْنَ الْوَصِيَّةَ قَبْلَ الدَّيْنِ»

(اخرجه الترمذی فی الفرائض)

۸۶۹ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ وصیت جاری کرنے سے قبل (میت کا) قرض اتارا جائے گا حالانکہ تم (قرآن میں) وصیت کو قرض سے پہلے پڑھتے ہو۔

567

شرح: یعنی قرآنِ پاک میں فرمایا گیا۔

مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ

یعنی ''ورثاء کو جو حق ملے گا وہ اس وصیت کے بعد ہے جو تم کرو اور قرض کے بعد'' (النساء ۱۲) تو یہاں قرض کو وصیت کے بعد ذکر کیا گیا۔ اس سے کوئی یہ دلیل نہ لے کہ میت کے مال میں سے پہلے وصیت جاری کی جائے گی بعد میں قرض اتارا جائے۔ نہیں قرض پہلے ہے کیونکہ قرض والا مال میت کا ہے ہی نہیں وہ قرض خواہوں کا ہے، جو قرض سے بچے اس کے تہائی میں میراث جاری ہوگی، پھر جو بچے وہ ورثاء میں تقسیم ہوگا۔

الامر بتعجيل الوصية

وصیت جلد کرنے کا حکم

٨٧٠ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوبُ، قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا حَقُّ امْرِءٍ مُسْلِمٍ لَهُ مَالٌ يُوْصِيْ فِيْهِ، ثُمَّ يَأْتِيْ عَلَيْهِ لَيْلَتَانِ اِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ»

(اخرجه البخاری فی الوصایا)

٨٧٠ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس مسلمان کے پاس اتنا مال ہو کہ اس میں سے وصیت کر سکے تو اس پر دو راتیں مسلسل یوں نہیں آنی چاہئیں کہ اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی موجود نہ ہو۔

شرح: یعنی اگر کوئی شخص اپنے مال میں سے وصیت کا ارادہ رکھتا ہے تو اسے جلد از جلد وصیت لکھ دینی چاہئے کیونکہ موت ہر وقت سر پر کھڑی ہے۔ یہ حکم استحبابی ہے۔

لا يجوز تدبير العبد لمن لا مال لهٗ سواه

جس کے پاس ایک غلام کے سوا کوئی مال نہ ہو وہ اسے مدبر نہیں بنا سکتا

٨٧١ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، وَاَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُمَا سَمِعَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، يَقُوْلُ: «دَبَّرَ رَجُلٌ غُلَامًا لَهُ لَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ، فَبَاعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ النَّحَّامِ» قَالَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ: قَالَ جَابِرٌ: " عَبْدًا قِبْطِيًّا مَاتَ عَامَ الْاَوَّلِ فِيْ اِمَارَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ زَادَ اَبُو الزُّبَيْرِ: «اِسْمُهُ يَعْقُوْبُ الْقِبْطِيُّ»

(متفق علیہ)

٨٧١ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک شخص نے اپنے غلام کو مدبر کر دیا۔ (اسے کہہ دیا کہ میرے مرنے کے بعد تم آزاد ہو) اور اس کے پاس اس غلام کے سوا کوئی مال نہ تھا۔ نبی اکرم نے اس غلام کو بیچ دیا۔ اسے نعیم بن نحام نے خرید لیا۔ عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ وہ حبشی غلام تھا۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی حکومت کے پہلے سال میں فوت ہوا۔

شرح: جب اس شخص کے پاس اس غلام کے سوا کوئی مال نہ تھا تو اس کا اسے مدبر بتانا جائز نہ تھا کیونکہ یہ وصیت کے حکم میں ہے اور وصیت ایک تہائی مال سے زیادہ میں جائز نہیں ہے۔ اس لیے رسول اللہ ﷺ نے اسے اس غلام کے بیچنے کی اجازت دے دی، ورنہ مدبر کا بیچنا جائز نہیں ہے۔

ارث الاخوة من الام

ماں شریک بھائیوں کی میراث کا حکم
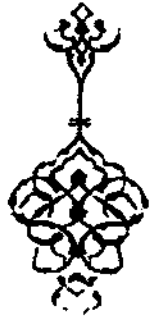
۸۷۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «قَضَى أَنَّ أَعْيَانَ بَنِي الْأُمِّ يَتَوَارَثُوْنَ دُوْنَ بَنِي الْعَلَّاتِ»

(اخرجه الموصلی فی مسنده)

۸۷۲ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ماں کی اولاد میں سے عینی بھائی باہم وارث بنتے ہیں۔ بنی علات وارث نہیں بنتے۔

شرح: یعنی کسی مرنے والے کے وہ بھائی جو صرف ماں کی طرف سے ہیں۔ باپ کی طرف سے نہیں۔ وہ بنی الام ہیں وہ وارث بنتے ہیں، یعنی اگر ان کے باپ الگ الگ ہوں تو وہ سورۃ نساء آیت ۱۲ کے حکم میں داخل نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے نساء آیت ۱۹ میں فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص کلالہ فوت ہو جائے یعنی اس کے اصول وفروع میں سے کوئی نہ ہو اور اس کا کوئی ماں شریک بھائی یا بہن ہو تو اسے چھٹا حصہ ملے گا اور اگر وہ ایک سے زائد ہوں تو ان کو ثلث ملے گا۔ خواہ وہ کتنے ہی ہوں۔ اس جگہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرما رہے ہیں کہ ضروری ہے کہ وہ باہم سگے بہن بھائی ہوں۔ اگر وہ بنی علات ہوں یعنی ان کے باپ الگ الگ ہوں تو وہ اس حکم میں داخل نہیں ہیں۔

الولاء لمن اعتق

جو غلام آزاد کرے ولاء اُسی کی ہے

۸۷۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

۸۷۳ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اَرَدْتُّ اَنْ اَشْتَرِيَ بَرِيْرَةَ فَاُعْتِقَهَا فَاشْتَرَطَ عَلَيَّ مَوَالِيْهَا اَنْ اُعْتِقَهَا وَيَكُوْنُ الْوَلَاءُ لَهُمْ، فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: «اِشْتَرِيْهَا وَاَعْتِقِيْهَا، فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ» ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ: «مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ؟ فَمَنْ شَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَيْسَ لَهُ، وَاِنْ شَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ، اِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ» (متفق عليه)

میں نے ارادہ کیا کہ بریرہ کو خرید کر آزاد کروں، تو بریرہ کے مالکوں نے مجھ سے یہ شرط رکھی کہ بریرہ کی ولاء (میراث) ان کو ملے گی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں سوال کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس کو خرید کر آزاد کر دو جبکہ ولاء اسی کو ملتی ہے جس نے آزاد کیا ہو۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا کہ کچھ لوگ ایسی شرطیں مقرر کرتے ہیں، جو اللہ کی کتاب کے خلاف ہیں، تو جس نے ایسی شرط رکھی جو کتاب اللہ میں نہیں ہے تو اسے وہ نہیں ملے گی۔ خواہ وہ سو شرطیں رکھے۔ ولاء بہرحال اسی کی ہے جس نے غلام کو آزاد کیا ہو۔

شرح: جس غلام کا کوئی نسبی وارث نہ ہو اور اس کو اس کا مالک آزاد کر دے تو غلام کے مرنے پر اسے آزاد کرنے والا اس کی میراث پاتا ہے۔ یہ حکم شرعی ہے اسے ان لوگوں نے بدلنا چاہا جن سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ لونڈی کو خریدا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا رد فرمایا۔

۸۷۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يُحَدِّثُ عَنْ حَجَرٍ الْمُدَرِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ «اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْعُمْرٰى لِلْوَارِثِ» (موارد الظمان)

۸۷۴ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عمریٰ کو وارث کا حق قرار دیا۔

شرح: اگر ایک شخص کسی سے کہتا ہے کہ میں یہ چیز تمہیں استعمال کے لیے دیتا ہوں تم اسے استعمال کرو، جب تک میری عمر ہے، تو وہ چیز اس لینے والے شخص کے مرنے کے بعد اس کے ورثاء کی ہے۔ نبی ﷺ نے عمریٰ کو ھبہ کے معنیٰ میں کر دیا ہے۔ لہٰذا جس کو وہ چیز دی گئی وہ اس کی ہو گئی۔ اس کے مرنے کے بعد اس کے وارث کو ملے گی۔

لا وصیۃ لا کثر من ثلث

ایک تہائی مال سے زائد کی وصیت نہیں ہے

۸۷۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا اَرْبَعَةٌ اَوْ خَمْسَةٌ مِنْهُمْ عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، اَنَّ رَجُلًا اَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوكِيْنَ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ لَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرَهُمْ، فَاَقْرَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ فَاَعْتَقَ اِثْنَيْنِ وَاَرَقَّ اَرْبَعَةً، وَقَالَ: «لَوْ اَدْرَكْتُهُ مَا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ» (اخرجه مسلم فی الایمان)

۸۷۵ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنی موت کے وقت اپنے چھ غلام آزاد کردیے (یعنی ان کی آزادی کی وصیت کردی) اس کے پاس اس کے سوا کوئی مال نہ تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں قرعہ ڈالا اور قرعہ کے ذریعہ دو غلاموں کو آزاد کردیا اور باقی چار کو غلام رہنے دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں اس وقت ہوتا تو اس کا جنازہ نہ پڑھتا۔

استجاب الا کتفاء بالربع فی الوصیۃ

وصیت میں چوتھائی مال پر اکتفاء کرنا بہتر ہے

۸۷۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَوْ غَضَّ النَّاسُ فِي الْوَصِيَّةِ اِلَى الرُّبْعِ لَكَانَ اَحَبَّ اِلَيَّ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَلثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ» (اخرجه البخاری فی الوصایا)

۸۷۶ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا کہ اگر لوگ وصیت کے بارے میں چوتھائی حصہ تک اکتفاء کریں تو یہ میرے نزدیک بہت اچھا ہے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ثلث کی وصیت کرو اور ثلث بہت زیادہ ہے۔ (یعنی آخری حد ہے)

ولاء العتاقة

آزادیِ غلام کی بنیاد پر وراثت

۸۷۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو، عَنْ عَوْسَجَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ «أَنَّ رَجُلًا مَاتَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَدَعْ وَارِثًا إِلَّا عَبْدًا هُوَ أَعْتَقَهُ فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِيْرَاثَهُ» (اخرجه الحاکم)

۸۷۷ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک شخص فوت ہوا۔ اس نے کوئی وارث نہ چھوڑا۔ سوا اس غلام کے جسے اس نے آزاد کیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غلام کو اس کی میراث عطا فرمائی۔

شرح: غلام کو آزاد کرنے والا اور غلام، اگر ان میں سے کسی کا حقیقی وارث کوئی نہ ہوتو وہ ایک دوسرے کے وارث ہیں۔ اس کو "ولاء عتاقہ" کہتے ہیں۔

النهي عن بيع الولاء

ولاء کے بیچنے کی ممانعت

۸۷۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِيْنَارٍ، سَمِعْنَاهُ مِنْهُ يُعِيْدُهُ، وَيُبْدِيْهِ، قَالَ: سَمِعَ ابْنُ عُمَرَ، يَقُوْلُ: «نَهَى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ، وَعَنْ هِبَتِهِ»، فَقِيْلَ لَهُ: إِنَّ شُعْبَةَ إِسْتَحْلَفَ عَبْدَاللهِ عَلَيْهِ، قَالَ: لٰكِنَّا لَمْ نَسْتَحْلِفْهُ سَمِعْنَا مِنْهُ مِرَارًا، ثُمَّ ضَحِكَ سُفْيَانُ (اخرجه البخاری فی العتق)

۸۷۸ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء کے بیچنے یا اسے ہبہ کرنے سے منع فرمایا۔ عبداللہ بن دینار سے کہا گیا کہ شعبہ نے تو اس حدیث پر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حلف لیا تھا۔ وہ کہنے لگے: ہم تو ان سے حلف نہیں لیتے۔ ہم نے ان سے بارہا احادیث سنی ہیں پھر سفیان ہنس پڑے۔

شرح: یعنی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جلیل القدر صحابی ہیں ان سے حدیث پر قسم لینا مناسب نہیں ہے، مگر جب ان سے قسم لی گئی تو انہوں نے برا نہ منایا۔ ولاء یہ ہے کہ جو آدمی کسی غلام کو آزاد کرے اور غلام کا کوئی قریبی وارث نہ ہو تو اس کا ترکہ اس کی ولاء ہے، جو اس کے آزاد کرنے والے کو ملتی ہے، تو کوئی شخص کسی سے نہیں کہہ سکتا کہ مجھے اتنا مال دے دو اور میرے غلام کی ولاء تم لے لینا۔

لم يكن لرسول الله ﷺ ميراث من المال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کوئی مالی میراث نہ تھی

۸۷۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا، مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ أَهْلِي، وَمُؤْنَةِ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ، وَلَا يَقْسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا» (متفق علیه)

۸۷۹ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری وراثت دیناروں میں تقسیم نہیں ہوگی۔ میرے اہل وعیال اور اہل کاروں کا خرچہ کے بعد جو بچے وہ سب صدقہ ہے اور میرے ورثاء باہم دینار نہیں بانٹیں گے۔

شرح: کیونکہ انبیاء کرام علیہم السلام کی مالی میراث نہیں ہوتی۔ ان کی میراث ان کا علم ہے، یہی وہ مسئلہ ہے جس پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ باغ فدک میں ان کا حصہ میراث ہے تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے انہیں ارشاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سنایا کہ ہم انبیاء جو چھوڑیں وہ صدقہ ہوتا ہے، تو معاملہ ختم ہو گیا۔ (بخاری کتاب الخمس حدیث ۳۰۹۳)

۸۸۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ عَاصِمِ ابْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ مِيرَاثِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: أَعَنْ مِيرَاثِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ

۸۸۰ حضرت زر بن حبیش رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میراث کے بارے میں پوچھا۔ وہ فرمانے لگیں کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میراث کے بارے میں پوچھ رہے ہو؟ آپ نے کوئی زرد یا سفید چیز یا غلام ولونڈی یا بکری واونٹ وغیرہ اپنے پیچھے نہیں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُ؟ «مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفْرَاءَ وَلَا بَيْضَاءَ، وَلَا شَاةً، وَلَا بَعِيرًا، وَلَا عَبْدًا وَلَا أَمَةً، وَلَا ذَهَبًا، وَلَا فِضَّةً» (اخرجه البیهقی فی الدلائل النبوۃ)

چھوڑا تھا۔

شرح: چنانچہ مشہور حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

نحن معشر الانبیاء لانرث ولا نورث میراثنا العلم فمن اخذ منه اخذ خطاً وافراً

''ہم گروہ انبیاء کسی کے وارث ہیں نہ ہمارا کوئی وارث ہے۔ ہماری میراث ہمارا علم ہے جس نے اس میں سے کچھ حصہ لے لیا؟ اس نے بڑی دولت پالی۔'' (بخاری کتاب الخمس باب ۱) مسلم کتاب الجہاد حدیث ۴۹)

عدم التوارث بين المسلم و الكافر

مسلمان اور کافر کے مابین کوئی توارث نہیں

۸۸۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ، وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ» (اخرجه البخاری فی الفرائض)

۸۸۱ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی مسلمان کسی کافر کا اور کوئی کافر کسی مسلمان کا وارث نہیں ہوسکتا۔

میراث الجد

دادا کی میراث

۸۸۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،

۸۸۲ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُدْعَانَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، «نَشَدَ النَّاسَ مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الْجَدِّ بِشَيْءٍ» فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: «أَنَا أَشْهَدُ أَنَّهُ أَعْطَاهُ الثُّلُثَ» فَقَالَ: مَعَ مَنْ؟، قَالَ: لَا أَدْرِي، قَالَ: لَا دَرَيْتَ

(اخرجه ابن حبان فی صحیحه)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو قسم دی کہ بتاؤ کس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دادا (کی میراث) کے بارے میں سنا تھا؟ ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے دادا کو ایک تہائی دیا تھا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کس کے ساتھ؟ اس نے کہا میں نہیں جانتا۔ انہوں نے کہا: تم کچھ بھی نہیں جانتے۔

۸۸۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، فَقَالَ آخَرُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، وَقَامَ إِلَيْهِ آخَرُ، فَقَالَ: «أَنَا أَشْهَدُ أَنَّهُ أَعْطَاهُ السُّدُسَ» قَالَ: مَعَ مَنْ؟ قَالَ: لَا أَدْرِي، قَالَ: لَا دَرَيْتَ (اخرجه ابن حبان فی صحیحه)

۸۸۳ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اور آدمی کھڑا ہوا اس نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے دادا کو چھٹا حصہ دیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کس کے ساتھ؟ اس نے کہا: میں نہیں جانتا۔ فرمایا تم کچھ نہیں جانتے۔

شرح: اگر کسی کا باپ نہ ہو دادا ہو تو اس کا حکم باپ والا ہے۔ جو باپ کا میراث میں حصہ ہے وہ دادا کا ہے، یعنی اگر اولاد نہ ہو ماں باپ ہوں تو ماں کا ثلث ہے اور باپ کے دو ثلث۔ اگر اولاد ہو تو ماں باپ دونوں کے لیے ایک سدس (چھٹا حصہ) ہے۔ یہی طریقہ دادا کے لیے ہے کہ اولاد نہ ہونے کی صورت میں اسے ماں کے ساتھ دو ثلث ملیں گے اور ماں نہ ہونے کی صورت میں وہ باپ کی طرح کل کا وارث ہے۔ اس طرح اولاد ہونے کی صورت میں اسے چھٹا حصہ ملے گا خواہ ماں ہو یا نہ ہو۔

العُمریٰ هبة توجب الارث

عمر بھر کے لیے کوئی چیز کسی کو دے دینا ہبہ ہی ہے جو میراث کو ثابت کرتا ہے

۸۸۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ

۸۸۴ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ رقبیٰ کرو نہ عمریٰ جس نے رقبیٰ یا عمریٰ کرنا ہو تو وہ از راہ میراث ہو سکتا ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «لَا تُرْقِبُوْا وَلَا تُعْمِرُوْا، فَمَنْ اَرْقَبَ شَيْئًا اَوْ اَعْمَرَهٗ فَهُوَ سَبِيْلُ الْمِيْرَاثِ» (اخرجه البخاری فی الھبة)

شرح: ''رقبیٰ'' یہ ہے کہ کوئی کسی سے کہے میں یہ چیز تمہیں دیتا ہوں۔ اگر میں پہلے مرا تو یہ تمہاری ہے اگر تم پہلے مرے تو میری ہے اور ''عمریٰ'' یہ ہے کہ کوئی کسی سے کہے اس کو عمر بھر استعمال کرو۔ ان دونوں صورتوں میں وہ چیز موھوب لہٗ کی ملک میں چلی جاتی ہے اور واھب کا حق ختم ہو جاتا ہے۔ موھوب لہٗ کے مرنے کے بعد وہ چیز اس کے وارث کی ہوگی۔

۸۸۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ، اَنَّ طَارِقًا كَانَ اَمِيْرًا عَلَى الْمَدِيْنَةِ «فَقَضٰى بِالْعُمْرٰى لِلْوَارِثِ» عَنْ قَوْلِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (اخرجه ابن ابی شیبه فی البیوع)

۸۸۵ سلیمان بن یسار کہتے ہیں کہ طارق نامی شخص امیر (گورنر) مدینہ طیبہ تھا۔ اس نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی مروی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بنیاد پر عمریٰ وارث کو دی۔

شرح: عمریٰ یہ ہے کہ کوئی شخص کسی فقیر سے کہے کہ میرے باغ کا یہ حصہ یا یہ پودا تمہارے لیے ہے تم عمر بھر اس کا پھل کھا سکتے ہو، تو وہ پودا اس فقیر کی ملک میں چلا جاتا ہے اور اس کے مرنے کے بعد اس کے وارث کا ہے، یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمریٰ کو ھبہ کا معنیٰ دے دیا۔ لہٰذا وہ موھوب لہٗ سے واپس نہیں لیا جا سکتا۔

کتاب البرّ والاحسان

بر الخلق

سب مخلوق سے بھلائی کرنا

۸۸۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَزْرَعُ زَرْعًا، فَيَأْكُلُ مِنْهُ إِنْسٌ وَلَا جِنٌّ وَلَا طَيْرٌ وَلَا وَحْشٌ وَلَا سَبُعٌ، وَلَا دَابَّةٌ، وَلَا شَيْءٌ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ»

(اخرجه مسلم فی المساقاة)

۸۸۶ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان کھیتی بوئے تو اس میں سے جو انسان، پرندہ، وحشی جانور، درندہ، چوپایہ یا جو چیز کچھ کھائے تو وہ کھیتی والے کے لیے صدقہ ہے۔

بر المسلمین

سب مسلمانوں سے بھلائی کرنا

۸۸۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ، يَقُولُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَنَا عِنْدَهُ جَالِسٌ فَجَعَلَ يَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ حَتَّى جَلَسَ بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: حَدِّثْنِي

۸۸۷ شعبی کہتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ میں اس وقت ان کے پاس موجود تھا وہ لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آگے بڑھا اور ان کے سامنے آ بیٹھا۔ کہنے لگا: آپ مجھے ایسی حدیث سنائیں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے براہِ راست خود سنی ہو۔

بِشَیْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تُحَدِّثْنِي عَنِ الْعَدْلَيْنِ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: «اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ السُّوْءَ»، اَوْ قَالَ: «مَا نَهَى اللهُ عَنْهُ»

(اخرجه البخاری فی الایمان)

راویوں کے ذریعہ نہ پہنچی ہو۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: مسلم وہ ہے جس کی زبان اور جس کے ہاتھ سے دوسرے مسلمان سلامتی سے رہیں اور مہاجر وہ ہے جو برائی سے مہاجرت (کنارہ کشی) کرے یا جن کاموں سے اللہ تعالیٰ نے روکا ہے یہ ان سے مہاجرت کرے۔

۸۸۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يَذْكُرِ الْعَدْلَيْنِ (ایضاً)

۸۸۸ یہی حدیث حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے دوسری سند کے ساتھ مروی ہے۔

۸۸۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ، وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْاَرْبَعَةِ»

۸۸۹ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو کا کھانا تین کے لیے کافی ہوتا ہے اور تین کا چار کے لیے کافی ہوتا ہے۔

شرح: لہٰذا دو آدمیوں کو چاہیے کہ اپنے ساتھ کسی تیسرے بھوکے شخص کو بھی شامل کر لیں اور تین کو چاہیے کہ چوتھے کو ساتھ ملا لیں۔

۸۹۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، «اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ وَضْعَ الْجَوَائِحِ بِشَيْءٍ» قَالَ سُفْيَانُ:

۸۹۰ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ذکر فرمایا کہ حاجات میں سے بعض کو معاف کر دینا چاہیے۔

لَا اَحْفَظُهُ اِلَّا اَنَّهُ ذَكَرَ وَضْعَهَا، وَلَا اَحْفَظُ كَمْ ذٰلِكَ الْوَضْعُ (اخرجه مسلم فی المساقاة)

۸۹۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيْقٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِمِثْلِهِ (ایضاً)

۸۹۱ یہی حدیث دوسری سند کے ساتھ مروی ہے۔

شرح: یعنی لینے دینے کے معاملات میں لوگوں کی حاجات کو مدنظر رکھنا چاہیے اور اس کے مطابق کچھ حق معاف کر دینا چاہیے۔

۸۹۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، «اَنَّ رَجُلًا مَرَّ بِغُصْنِ شَوْكٍ فَرَفَعَهُ عَنِ الطَّرِيْقِ، فَغُفِرَ لَهُ» رُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: «فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ» (متفق علیه)

۸۹۲ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی کانٹوں والی شاخ کے قریب سے گزرا تو اس شاخ کو اس نے راستے سے ہٹا دیا تو اس کام کے باعث اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت کر دی۔ سفیان نے اس کی دوسری روایت میں یوں کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کام پر اسے جزا دی اور اس کی مغفرت کر دی۔

شرح: یعنی اس نے دوسرے مسلمانوں کی خیر خواہی کی اور کانٹے دار شاخ کو راستہ سے دور کر دیا تو یہ اس کے لیے بخشش کا سبب بن گیا۔ تو خیر خواہی ہر کام میں برکت لاتی ہے۔

الدعاء لجميع المسلمين

سب مسلمانوں کے لیے خصوصی دعا

۸۹۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،

۸۹۳ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ

قَالَ:حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ مُتَّخِذٌ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِيْهِ، اَيُّمَا رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ آذَيْتُهُ، جَلَدْتُهُ اَوْ لَعَنْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ صَلَاةً وَزَكَاةً، دُعَاءً لَهُ» قَالَ اَبُو الزِّنَادِ: «فَهِيَ لُغَةُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاِنَّمَا هِيَ جَلَدْتُهُ لَعَنْتُهُ» (متفق علیہ)

ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! میں تجھ سے عہد چاہتا ہوں جس کو تو قائم رکھے گا۔ میں نے جس بھی مسلمان کو ایذا دی ہو، مارا ہو یا لعن طعن کیا ہو (یہ آپ کی کسر نفسی ہے ورنہ آپ کسی مسلمان کو لعنت کیسے کر سکتے ہیں) تو اسے اس کے لیے رحمت، گناہوں سے پاکی اور دعا بنا دے۔

شرح: اس طرح ہر بندہ مومن کو یہ دعا کرنی چاہئے کہ یا اللہ میں نے جس مسلمان کو کوئی تکلیف پہنچائی ہو تو اس کے بدلے اسے رحمت عطا فرما۔

۸۹۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يُمْنَعُ فَضْلُ مَاءٍ لِيُمْنَعَ بِهِ الْكَلَأُ» (متفق علیہ)

۸۹۴ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی کو زائد پانی سے نہ روکا جائے کہ یوں اس کو گھاس کے اگانے سے روک دیا جائے گا۔

۸۹۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

۸۹۵ یہی حدیث دوسری سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

شرح: یعنی ایک آدمی نے نلکا لگوایا ہوا ہے۔ اسے نہیں چاہئے کہ دوسروں کو اس کے پانی سے روک دے۔ ورنہ وہ اپنی گھاس اگانے سے بھی رہ جائیں گے۔

ان فی کل کبد حری اجراً

ہر پیاسے جگر کے سیراب کرنے میں ثواب ہے

۸۹۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:

۸۹۶ حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں ''مقام

سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُخْبِرُ، عَنِ ابْنِ سُرَاقَةَ أَوِ ابْنِ أَخِي سُرَاقَةَ، عَنْ سُرَاقَةَ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ، فَلَمْ أَدْرِ مَا أَسْأَلُهُ عَنْهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي أَمْلَأُ حَوْضِي، أَنْتَظِرُ ظَهْرِي يَرِدُ عَلَيَّ، فَتَجِيءُ الْبَهِيمَةُ فَتَشْرَبُ، فَهَلْ لِي فِي ذٰلِكَ مِنْ أَجْرٍ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَكَ فِي كُلِّ كَبِدٍ حَرَّى أَجْرٌ» قَالَ سُفْيَانُ: هٰذَا الَّذِي حَفِظْتُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَاخْتَلَطَ عَلَيَّ مِنْ أَوَّلِهِ شَيْءٌ فَأَخْبَرَنِي وَائِلُ بْنُ دَاوُدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ بَعْضَ هٰذَا الْكَلَامِ لَا أُخَلِّصُ مَا حَفِظْتُ مِنَ الزُّهْرِيِّ، وَمَا أَخْبَرَنِيهِ وَائِلٌ، قَالَ سُرَاقَةُ: أَتَيْتُ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ، فَجَعَلْتُ لَا أَمُرُّ عَلَى مِقْنَبٍ مِنْ مَقَانِبِ الْأَنْصَارِ إِلَّا قَرَعُوا رَأْسِي، فَقَالُوا إِلَيْكَ إِلَيْكَ، فَلَمَّا انْتَهَيْتُ إِلَيْهِ يَعْنِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعْتُ الْكِتَابَ، وَقُلْتُ: أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: وَقَدْ كَانَ كَتَبَ لِي أَمَانًا فِي رُقْعَةٍ، يَعْنِي لَمَّا هَاجَرَ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «نَعَمْ، الْيَوْمُ يَوْمُ وَفَاءٍ وَبِرٍّ وَصِدْقٍ» (اخرجه ابن حبان فی صحیحه)

جعرانہ'' میں نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ میں نہیں جانتا تھا کہ آپ ﷺ سے کیا پوچھوں (فرطِ جذبات سے سوال ہی بھول گیا) میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ میں اپنا حوض بھرتا ہوں اور انتظار کرتا ہوں کہ میرا اونٹ آئے اور اس سے پیے اتنے میں دوسرا جانور آجاتا ہے اور اس سے پیتا ہے تو کیا مجھے اس کا اجر ملے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ تجھے پیاسے جگر کے سیراب کرنے پر اجر ملے گا۔

دوسری روایت میں حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا، آپ ﷺ ''جعرانہ'' میں تھے۔ میں انصار کے جس گروہ کے پاس سے گزرا اس نے میرے سر پر مارتے ہوئے کہا۔ بچ جاؤ بچ جاؤ وہ (حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ کے ایمان سے واقف نہ تھے) میں جب رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو میں نے وہ مکتوب بلند کیا۔ کیونکہ آپ ﷺ نے ایک مکتوب میں ہجرت کے وقت مجھے پہلے امان دی تھی۔ میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ میں حاضر ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سب سے اچھا دن وہ ہوتا ہے جس دن وعدہ وفائی، بھلائی اور سچائی ہو۔ (یعنی ہم تجھ سے وعدہ وفائی کریں گے) تو سراقہ (رضی اللہ عنہ) صدق دل سے ایمان لے آئے۔

اجر الشفاعة الحسنة

اچھی سفارش کا اجر

٨٩٧ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِشْفَعُوْا إِلَيَّ فَلْتُؤْجَرُوْا، وَلْيَقْضِ اللهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا شَاءَ» (اخرجه البخاری فی الزکوۃ)

٨٩٧ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس سفارش لایا کرو تمھیں اجر دیا جائے گا اور اللہ اپنے نبی کی زبان پر جو چاہے فیصلہ فرما دے۔

٨٩٨ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيَّ، يَقُولُ: «بَايَعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ» قَالَ سُفْيَانُ: وَزَادَ فِيهِ (مِسْعَرٌ) عَنْ زِيَادِ بْنِ عَلَاقَةَ عَنْ جَرِيرٍ، أَنَّهُ قَالَ: «وَإِنِّي لَكُمْ لَنَاصِحٌ» (اخرجه البخاری فی الایمان)

٨٩٨ حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر یہ بیعت کی کہ میں ہر مسلمان کی خیر خواہی کروں گا اور ایک روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک سے فرماتے اور میں تم سب کے لیے خیر خواہ ہوں۔

٨٩٩ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ صَدِيقًا كَانَ لِأَبِي مِنْ أَهْلِ الشَّامِ، عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَلدِّيْنُ النَّصِيحَةُ، اَلدِّيْنُ النَّصِيحَةُ، اَلدِّيْنُ

٨٩٩ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دین خیر خواہی ہے، دین خیر خواہی ہے، دین خیر خواہی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس کے لیے خیر خواہی ہے؟ فرمایا: اللہ کے لیے اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لیے، مسلمانوں کے حکمرانوں کے لیے اور عوام مسلمین کے لیے۔

النَّصِيْحَةُ» قَالُوْا: لِمَنْ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: «لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهِ، وَلِنَبِيِّهِ، وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ، وَلِعَامَّتِهِمْ» (اخرجه مسلم فی الایمان)

٩٠٠ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: وَكَانَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ حَدَّثَنَاهُ أَوَّلًا، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ، قَالَ: فَلَمَّا لَقِيْتُ سُهَيْلًا، قُلْتُ: لَوْ سَأَلْتُهُ لَعَلَّهُ يُحَدِّثُنِيْهِ عَنْ أَبِيْهِ فَأَكُوْنَ أَنَا وَعَمْرٌو فِيْهِ سَوَاءً، فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ سُهَيْلٌ: أَنَا سَمِعْتُهُ مِنَ الَّذِيْ سَمِعَهُ مِنْهُ أَبِيْ، أَخْبَرَنِيْ عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ (ایضاً)

٩٠٠ یہی حدیث حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے دوسری سند کے ساتھ مروی ہے۔

٩٠١ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِيْ خَالِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ قَيْسًا يُحَدِّثُ، عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: «بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ»

٩٠١ حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی کہ میں نماز پڑھوں گا، زکوٰۃ ادا کروں گا اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کروں گا۔

٩٠٢ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَرِيْرٍ، قَالَ: «بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ» (متفق علیه)

٩٠٢ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ اقدس پر بیعت کی کہ میں ہر حکم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کروں گا۔ نماز قائم کروں گا اور زکوٰۃ دوں گا اور ہر مسلمان کے لیے خیر خواہی رکھوں گا۔

بر الوالدین

والدین سے اچھا سلوک کرنا

٩٠٣ حَدَّثَنَا اَبُوْ الطَّاهِرِ عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ زَيْدٍ الْمُؤَدِّبُ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ فِي سَنَةِ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ وَاَرْبَعِمِائَةٍ فَاَقَرَّ بِهٖ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ ابْنُ الصَّوَّافِ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ فَاَقَرَّ بِهٖ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ بِشْرُ بْنُ مُوسٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ شَيْخًا مِّنَ النَّخَعِ يُسَمّٰى عَمْرًا وَيُكَنّٰى بِاَبِيْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: «الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ، وَجِهَادٌ فِيْ سَبِيْلِهٖ» قُلْتُ: ثُمَّ اَيُّ؟ قَالَ: «ثُمَّ الصَّلَاةُ لِوَقْتِهَا» قُلْتُ: ثُمَّ اَيُّ؟ قَالَ: «ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ» قُلْتُ: فَاَيُّ الْكَبَائِرِ اَكْبَرُ؟ قَالَ «اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ» قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ اَيُّ؟ قَالَ: «اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مِنْ اَجْلِ اَنْ يَّاْكُلَ مَعَكَ» قُلْتُ: ثُمَّ اَيُّ؟ قَالَ: «ثُمَّ اَنْ تُزَانِيَ بِحَلِيْلَةِ جَارِكَ» ثُمَّ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ

٩٠٣ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا۔ سب سے افضل عمل کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا۔ میں نے عرض کیا اس کے بعد کیا عمل افضل ہے؟ فرمایا۔ ہر نماز کو اس کے وقت پر پڑھنا۔ سب نے کہا اس کے بعد کونسا عمل افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا والدین سے حسن سلوک۔

پھر میں نے عرض کیا کہ سب کبائر سے بڑا گناہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تم اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہراؤ جبکہ اللہ نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ میں نے عرض کیا اس کے بعد کون سا گناہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ تم اپنی اولاد کو اس لیے قتل کردو کہ وہ تمہارے ساتھ کھانا کھائیں گے میں نے کہا۔ اس کے بعد کون سا گناہ ہے؟ فرمایا یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی عورت سے بدکاری کرو پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی والذین لا یدعون مع اللہ۔ ''یعنی مومنین وہ ہیں جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے خدا کو نہیں پوجتے اور کسی ایسی جان کو قتل نہیں کرتے جسے اللہ نے حرمت دی ہے اور زنا نہیں کرتے اور جس نے یہ اعمال کیے وہ بڑا گناہ پائے گا۔

اللهِ إِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ،

(اخرجه البخاری فی التفسیر)

ای الوالدین احق بالخدمة

والدین میں سے کون خدمت کا زیادہ حقدار ہے؟

۹۰۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِيْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَنْ أَوْلَى النَّاسِ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ مِنِّيْ؟ قَالَ: «أُمُّكَ» مَرَّتَيْنِ قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «أَبُوْكَ» قَالَ سُفْيَانُ: «فَيَرَوْنَ أَنَّ لِلْأُمِّ الثُّلُثَيْنِ مِنَ الْبِرِّ وَلِلْأَبِ الثُّلُثَ»

(متفق علیه)

۹۰۴ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ کہنے لگا: میرے والدین میں سے میری خدمت کا کون زیادہ حق دار ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری ماں، دوبار یہی فرمایا۔ اس نے کہا پھر کون فرمایا: تمہارا باپ۔ سفیان نے کہا محدثین کہتے ہیں کہ ماں کے لیے دوہرا حق خدمت ہے اور باپ کے لیے اکہرا۔

۹۰۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: «لِلْأُمِّ الثُّلُثَانِ مِنَ الْبِرِّ وَلِلْأَبِ الثُّلُثُ»

(اخرجه ابن ابی شیبه)

۹۰۵ امام حمیدی رحمہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت کیا کہ ماں کے لیے خدمت کے دو تہائی حصے ہیں اور باپ کے لیے ایک تہائی۔

شرح: ماں کا حقِ خدمت دوگنا ہے، مگر باپ کا حقِ اطاعت ماں سے زیادہ ہے، کیونکہ جو ماں ہے وہ باپ کی بیوی ہے اور بیوی پر اپنے شوہر کی اطاعت فرض ہے۔

جواز الاکل من کسب الاولاد

اولاد کی کمائی سے کھانے کا جواز

۹۰۶ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اِبْرَاهِیْمَ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَیْرٍ، عَنْ عَمَّةٍ لَهُ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اِنَّ اَوْلَادَکُمْ مِنْ اَطْیَبِ کَسْبِکُمْ فَکُلُوْا مِنْ کَسْبِکُمْ»

(موارد الظمآن)

۹۰۶ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک تمہاری اولاد تمہاری بہترین کمائی ہے۔ تو تم اپنی اولاد کے مال سے کھا سکتے ہو۔

شرح: بالغ اولاد اگرچہ اپنے مال کی خود مالک ہوتی ہے مگر والدین کا احترام عظیم تر ہے۔ وہ اگر بیٹوں کے مال سے کچھ لے لیں تو ان سے جھگڑا نہیں کرنا چاہئے۔ یہ بڑی بدبختی ہے تاہم والدین کو بھی اپنے بچوں کو امتحان میں نہیں ڈالنا چاہئے۔

۹۰۷ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللهِ، جِئْتُ اُبَایِعُكَ عَلَی الْهِجْرَةِ وَتَرَکْتُ اَبَوَیَّ یَبْکِیَانِ، قَالَ: «فَارْجِعْ اِلَیْهِمَا وَاَضْحِکْهُمَا کَمَا اَبْکَیْتَهُمَا»

(اخرجه ابن حبان فی صحیحه)

۹۰۷ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا ہوں تا کہ ہجرت پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کروں (کہ جب ضرورت ہوگی میں ہجرت پر تیار رہوں گا) اور میں اپنے والدین کو روتا چھوڑ آیا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جاؤ اور ان کو اسی طرح ہنساؤ جیسے تم نے ان کو رلایا ہے۔

۹۰۸ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ حَبِیْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِی الْعَبَّاسِ السَّائِبِ بْنِ فَرُّوْخَ، عَنْ عَبْدِ

۹۰۸ یہی حدیث حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے دوسری سند کے ساتھ مروی ہے۔ جس میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ ان کی خدمت ہی میں تمہارا

اللهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: «فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ»
(اخرجه البخاری فی الجهاد)

جہاد ہے۔
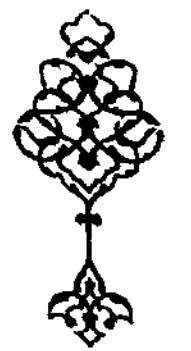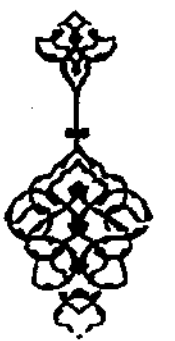
شرح: اگر کسی علاقہ سے مسلمانوں پر ہجرت واجب ہو اور کسی شخص کے بوڑھے والدین ہجرت نہ کر سکیں اور انہیں اس کی ضرورت ہو تو وہ ان کی خدمت میں لگا رہے۔ اسے ترکِ ہجرت کا گناہ نہیں ہوگا۔

٩٠٩ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ فِيهَا قِرَاءَةً، فَقُلْتُ: «مَنْ هٰذَا؟» فَقَالُوا: حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانِ «كَذَالِكُمُ الْبِرُّ، كَذَالِكُمُ الْبِرُّ» فَقِيلَ لِسُفْيَانَ: هُوَ عَنْ عَمْرَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ لَا شَكَّ فِيهِ كَذٰلِكَ قَالَهُ الزُّهْرِيُّ (اخرجه الموصلی فی مسنده)
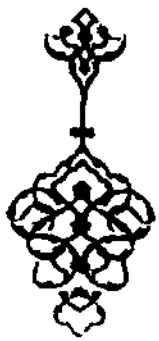
٩٠٩ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جنت میں گیا، میں نے وہاں قرأتِ قرآن سنی۔ میں نے کہا یہ کون ہے۔ مجھے کہا گیا یہ حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ ہے اور ان کی نیکی کا صلہ ایسا ہی ہے، نیکی کا صلہ ایسا ہی ہے۔

شرح: بعض احادیث میں ہے کہ حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ اپنے والدین سے حسن سلوک کرنے والے تھے۔

الوالد اوسط ابواب الجنة

باپ جنت کا سب سے مرکزی دروازہ ہے

٩١٠ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَجُلًا أَتَاهُ فَقَالَ لَهُ: إِنَّ أَبِي يَأْمُرُنِي بِطَلَاقِهَا، فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «الْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ» فَأَضِعْ ذٰلِكَ أَوِ احْفَظْهُ، وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ إِنَّ

٩١٠ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا کہنے لگا کہ میرا باپ مجھے حکم دیتا ہے کہ اپنی بیوی کو طلاق دے دوں، حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: باپ جنت کے دروازوں میں مرکزی دروازہ ہے۔ اب تم اسے چاہو تو ضائع کردو، چاہے تو سنبھال لو۔

أُمِّيْ وَرُبَّمَا قَالَ إِنَّ أُمِّيْ أَوْ أَبِيْ

شرح: اگر بچے نہ ہوں یا بڑے ہو چکے ہوں اور باپ کہے کہ بیوی کو طلاق دے دو جبکہ بیوی واقعتاً بے ادب اور زبان دراز ہو تو بیوی کو طلاق دے دینی چاہئے، اگر بیوی میں واقعتاً کوئی عیب نہیں تو طلاق دینا مناسب نہیں۔ ایسے ہی چھوٹے بچوں کی موجودگی میں بھی طلاق دینے سے اجتناب کیا جائے۔

بر الاولاد

اولاد سے بھلائی کرنا

۹۱۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ اَبْجَرَ، عَنْ اِيَادِ بْنِ لَقِيْطٍ، عَنْ اَبِيْ رِمْثَةَ السُّلَمِيِّ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ اَبِيْ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاٰى اَبِي الَّذِيْ بِظَهْرِهِ، فَقَالَ: دَعْنِيْ اُعَالِجُ الَّذِيْ بِظَهْرِكَ فَاِنِّيْ طَبِيْبٌ، فَقَالَ: «اِنَّكَ رَفِيْقٌ، وَاللهُ الطَّبِيْبُ» قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِاَبِيْ: «مَنْ ذَا مَعَكَ؟» ، فَقَالَ: اِبْنِيْ اَشْهَدُ لَكَ بِهٖ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَمَا اِنَّكَ لَا تَجْنِيْ عَلَيْهِ، وَلَا يَجْنِيْ عَلَيْكَ» وَذَكَرَ اَنَّهٗ رَاٰى بِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدْعَ الْحِنَّاءِ (صحیح ابن حبان)

588

۹۱۱ حضرت ابو رمثہ سلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں اپنے والد کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میرے والد نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک پر جو زخم تھا دیکھا تو عرض کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اجازت دیں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا علاج کروں۔ میں طبیب ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم رفیق ہو۔ طبیب تو اللہ ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد سے فرمایا یہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے عرض کیا میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ میرا بیٹا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں اس پر زیادتی نہیں کرنی چاہئے اور نہ اس کو تم پر (یعنی باپ کو چاہئے کہ اولاد کے حقوق بجالائے اور اولاد پر لازم ہے کہ والد کی اطاعت بجالائیں۔ انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند بالوں میں مہندی کا رنگ دیکھا۔

وجوب المساواة بين الاولاد

اولاد میں مساوات رکھنے کا وجوب

٩١٢ قَالَ: وَسَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ، يَقُوْلُ: نَحَلَنِيْ اَبِيْ غُلَامًا، فَقَالَتْ لَهُ أُمِّيْ عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ: اِئْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَشْهِدْهُ، فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُشْهِدَهُ، فَقَالَ: «اَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ مِثْلَ هٰذَا؟» قَالَ: لَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنِّيْ لَا اَشْهَدُ اِلَّا عَلٰى حَقٍّ» وَاَبٰى اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْهِ (اخرجه البخاری فی الهبة)

٩١٢ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میرے باپ نے مجھے ایک غلام دیا، تو میری والدہ عمرہ بنت رواحہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جائیں اور ان کو اس پر گواہ بنالیں۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گواہ بنائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے اپنی ساری اولاد کو اس طرح کے غلام دیے ہیں؟ انہوں نے کہا: نہیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں صرف حق بات پر گواہ بنتا ہوں، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر گواہ بننے سے انکار فرما دیا۔

٩١٣ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ، اَنَّهُمَا سَمِعَا النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ يُحَدِّثُ، اَنَّ اَبَاهُ نَحَلَهُ نُحْلًا، فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُشْهِدَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ مِثْلَ هٰذَا» قَالَ: لَا، قَالَ: «فَارْدُدْهُ» (اخرجه ابن ابی عاصم فی الآحاد و المثانی)

٩١٣ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ان کے والد نے ان کو کوئی عطیہ دیا پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے آئے تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس پر گواہ بنائیں۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے اپنی ساری اولاد کو ایسا عطیہ دیا ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ فرمایا: تو اسے واپس لے لو۔

فضل من احسن الی البنات و الاخوات

بیٹیوں اور بہنوں سے حسنِ سلوک کی جزا

۹۱۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ بُشَيْرٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْأَعْشَى، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ كَانَ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ، أَوْ ثَلَاثُ أَخَواتٍ، أَوِ ابْنَتَانِ، أَوْ أُخْتَانِ، فَأَحْسَنَ صُحْبَتَهُمْ، وَصَبَرَ عَلَيْهِنَّ، وَاتَّقَى اللهَ فِيهِنَّ، دَخَلَ الْجَنَّةَ» (اخرجه البيهقی فی شعب الايمان)

۹۱۴ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں، پھر وہ ان کی اچھی تربیت کرے اور ان کے لیے مشقت اٹھائے اور ان کے حقوق کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے تو وہ ضرور جنت میں جائے گا۔

برّ الجارّ

پڑوسی سے حسن سلوک

۹۱۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا طَبَخْتَ فَأَكْثِرِ الْمَرَقَةَ، وَتَعَاهَدْ جِيرَانَكَ أَوِ اقْسِمْ فِي جِيرَانِكَ» (موارد الظمآن)

۹۱۵ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر (رضی اللہ عنہ)! جب تم سالن پکاؤ تو اس کا شوربہ زیادہ رکھ لو اور اپنے پڑوسیوں کو بھی یاد رکھو یا یہ فرمایا کہ پڑوسیوں میں بھی کچھ بانٹ دو۔

شرح: بلکہ بعض احادیث میں ہے کہ سالن کا شوربہ زیادہ کرلو اور پڑوسی کو بھی حصہ دو خواہ وہ یہودی ہو، یعنی اگر پڑوسی

حاجت مند ہوتو اس کو اپنے کھانے میں سے حصہ دو۔

٩١٦ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدَكُمْ جَارُهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِيْ جِدَارِهِ، فَلَا يَمْنَعْهُ» فَلَمَّا حَدَّثَهُمْ طَأْطَئُوْا رُءُوْسَهُمْ، فَقَالَ: «مَا لِيْ أَرَاكُمْ مُعْرِضِيْنَ؟ وَاللهِ لَأَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ أَكْتَافِكُمْ» قَالَ سُفْيَانُ: " إِنِّيْ لَأَحْفَظُ الْمَكَانَ الَّذِيْ سَمِعْتُهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ فِيْهِ، مَا قَالَ فِيْهِ إِلَّا الْأَعْرَجَ مَا قَالَ فِيْهِ: سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ " (متفق علیه)

٩١٦ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص پڑوسی کی دیوار میں لکڑی ٹھونسنے کی اجازت مانگے تو وہ اسے اجازت دے دے۔ جب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی تو لوگوں نے اپنی گردنیں جھکا لیں۔ انہوں نے فرمایا: کیا وجہ ہے تم میری بات سے اعراض کر رہے ہو؟ واللہ میں اسے تمہارے کندھوں کے درمیان ماروں گا۔ (یعنی تم بھاگو گے اور میں تمہیں سناؤں گا)

شرح: یعنی مومن کو فراخ دل ہونا چاہیے۔ اگر اس کا پڑوسی اس کی دیوار میں لکڑی لگا کر اپنا کوئی سایہ بنانا چاہتا ہے تو اسے اجازت دے دینی چاہیے، کیونکہ اس سے اس کی دیوار میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔ ہاں اگر اس کی دیوار میں ضرر آتا ہو تو پھر اس کا منع کرنا قابل فہم ہے۔

٩١٧ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَشْيَاءَ قِصَارٍ سَمِعْنَاهَا، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، هٰذَا أَحَدُهَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدُكُمْ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِيْ جِدَارِهِ» قَالَ أَيُّوْبُ: "وَلَوْ قُلْتُ لَكَ: أَنَّ الْحَسَنَ تَرَكَ كَثِيْرًا مِّنَ التَّفْسِيْرِ

٩١٧ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کیا میں وہ چھوٹی چھوٹی باتیں نہ بتاؤں جو ہم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنی تھیں۔ ان میں سے یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی آدمی اپنے پڑوسی کو منع نہ کرے کہ وہ اس کی دیوار میں لکڑی ٹھونک لے۔ ایوب راوی کہتا ہے کہ اگر میں یہ کہوں کہ جب سے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ بصرہ آئے ہیں تو حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے اکثر تفسیر کا بیان چھوڑ دیا ہے تو

حِيْنَ قَدِمَ عِكْرِمَةُ الْبَصْرَةَ حَتّٰى خَرَجَ مِنْهَا لَصَدَقْتُ " (متفق علیه)

میں سچا ہوں گا۔

شرح: یہ اسلاف کا تقویٰ اور عجز و انکسار تھا کہ جب کوئی ان سے بڑا عالم شہر میں موجود ہوتا تو وہ اس کے احترام میں خاموش ہو جاتے۔

۹۱۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: بَشِيْرُ بْنُ سَلْمَانَ أَبُوْ إِسْمَاعِيْلَ، عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ جَبْرٍ، عَنْ مُحْرِزِ بْنِ قَيْسِ بْنِ السَّائِبِ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو أَمَرَ بِشَاةٍ فَذُبِحَتْ، فَقَالَ لِقَيِّمِهِ: هَلْ أَهْدَيْتَ لِجَارِنَا الْيَهُوْدِيِّ شَيْئًا؟ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: «مَا زَالَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُوصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ» (اخرجه ابوداؤد فی الادب)

۹۱۸ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے بکری ذبح کروائی تو اپنے ملازم سے کہا کیا تم نے ہمارے یہودی پڑوس کو بھی کچھ ہدیہ بھیجا ہے؟ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جبرائیل امین علیہ السلام مجھے پڑوسی سے حسن سلوک کا حکم دیتے رہے حتیٰ کہ مجھے گمان ہوا کہ وہ پڑوسی کو میراث میں سے حق دار بنا دیں گے۔

بر الیتامیٰ

یتیموں سے بھلائی کرنا

۹۱۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنِ امْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا أُنَيْسَةُ، عَنْ أُمِّ سَعِيْدٍ ابْنَةِ مُرَّةَ الْفِهْرِيِّ، عَنْ أَبِيْهَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ لَهُ وَلِغَيْرِهِ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ» وَأَشَارَ سُفْيَانُ بِأُصْبُعَيْهِ (اخرجه البخاری فی الادب المفرد)

۹۱۹ حضرت مرہ فہری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا خواہ وہ اس کا قریبی ہو یا کسی غیر کا ہو، ہم دونوں جنت میں یوں اکٹھے ہوں گے۔ سفیان نے دونوں انگلیوں کے اشارے سے بتایا۔

۹۲۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ، قَالَ: أُثْبِتَ لِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ لَهُ وَلِغَيْرِهِ فِي الْجَنَّةِ إِذَا اتَّقَى كَهَاتَيْنِ» وَأَشَارَ الْحُمَيْدِيُّ بِإِصْبُعَيْهِ (ایضاً)

۹۲۰ یہی حدیث اسماعیل بن ابی امیہ مروی کی روایت سے حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

بر العبید

غلاموں سے بھلائی کرنا

۹۲۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا كَفَى أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ صَنْعَةَ طَعَامِهِ، وَكَفَاهُ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ، فَلْيُجْلِسْهُ، فَلْيَأْكُلْ مَعَهُ، فَإِنْ أَبَى، فَلْيَأْخُذْ لُقْمَةً فَلْيُرَوِّغْهَا ثُمَّ لِيُعْطِهَا إِيَّاهُ» (متفق علیه)

۹۲۱ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے خادم نے اس کے لیے کھانا پکایا اور آگ کی تپش اور اس کا دھواں برداشت کیا تو اسے چاہیے کہ اسے اپنے ساتھ بٹھائے اور کھلائے اور اگر ایسا نہیں کرسکتا تو روٹی کو سالن کے ساتھ ملا کر اسے دے دے۔

593

۹۲۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ (ایضاً)

۹۲۲ یہی حدیث دوسری سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

۹۲۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

۹۲۳ یہی حدیث ایک اور سند کے ساتھ بھی مروی ہے۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ (ایضاً)

شرح: یعنی خادم کو ساتھ بٹھا کر کھلانا چاہئے اور اگر اسے ساتھ نہیں بٹھایا جاسکتا کیونکہ اہلِ خانہ ساتھ ہیں تو پھر اسے کھانے سے محروم نہیں رکھنا چاہئے۔

۹۲۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لِلْمَمْلُوكِ طَعَامُهُ وَكِسْوَتُهُ، وَلَا يُكَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا يُطِيقُ» (اخرجه مسلم فی الایمان)

۹۲۴ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غلام کو کھانا دینا اور لباس پہنانا اس کا حق ہے اور اس سے وہی خدمت لی جائے، جو اس کی طاقت میں ہو۔
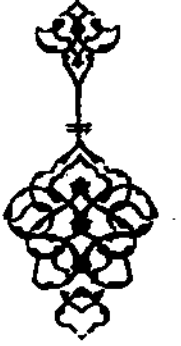
کتاب الاخلاق الحسنة

الاخلاص فی العمل

عمل میں اخلاص کی اہمیت

۹۲۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى الْمِنْبَرِ يُخْبِرُ بِذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِءٍ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ، فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلٰى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ إِلَى امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلٰى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ» (رواه البخاری فی بدء الوحی)

۹۲۵ علقمہ بن وقاص کہتے ہیں میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو منبر پر بیٹھ کر یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔

اعمال کا مدار نیت پر ہے اور ہر آدمی کو وہی کچھ ملتا ہے، جو وہ نیت کرے تو جس شخص کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہو۔ اسے اپنی ہجرت سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا ملتی ہے اور جس کی ہجرت اس لیے ہو کہ اسے دنیا ملے یا وہ کسی عورت سے نکاح کرے تو اس کی ہجرت سے وہی کچھ ملتا ہے جس کا اس نے ارادہ کیا ہو۔

شرح: یعنی کئی لوگ دین کے لیے ہجرت نہیں کرتے بلکہ حصولِ دنیا کے لیے یا کسی جگہ نکاح کی رغبت کی وجہ سے ہجرت کرتے ہیں، تو انہیں اس کے عوض آخرت میں کوئی ثواب نہیں ملے گا کیونکہ ثواب ان کی نیت ہی میں نہ تھا۔

الندم توبة

ندامت توبہ ہی ہے

۹۲۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ،حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيُّ، عَنْ زِيَادِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ اَبِيْ عَلٰى عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ لَهُ اَبِيْ: اَاَنْتَ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «اَلنَّدَمُ تَوْبَةٌ» فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: نَعَمْ اَنَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «اَلنَّدَمُ تَوْبَةٌ» قَالَ سُفْيَانُ: وَحَدَّثَنَا اَبُوْ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْقِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ، وَالَّذِيْ حَدَّثَنَا بِهٖ عَبْدُ الْكَرِيْمِ اَحَبُّ اِلَيَّ لِاَنَّهٗ اَحْفَظُ مِنْ اَبِيْ سَعْدٍ

(اخرجه الموصلی فی مسنده)

۹۲۶ حضرت عبداللہ بن معقل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں اپنے والد کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس گیا۔ میرے والد نے ان سے کہا: کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ندامت توبہ ہے۔ تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہنے لگے: ہاں میں نے سنا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ندامت توبہ ہی ہے۔ سفیان (راوی) کہتے ہیں اس حدیث کی ایک اور سند بھی ہے۔

شرح: یعنی جب آدمی کے دل میں اپنے فعل پر سچی ندامت آتی ہے تو یہ توبہ ہی کا حصہ ہے کہ ندامت ہی انسان کو توبہ پر مائل کرتی ہے۔

۹۲۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ وَائِلِ بْنِ دَاوُدَ عَنِ ابْنِهٖ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا

۹۲۷ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: اے عائشہ! اگر تم نے کوئی گناہ کیا تھا تو اللہ سے مُعافی مانگ لو کیونکہ بندہ جب گناہ کرنے کے بعد توبہ کرتا ہے اور بخشش مانگتا ہے تو اللہ

یا عائشة إن كنتِ ألممتِ بذنبٍ فاستغفري الله، فإنّ العبد إذا ألمّ بذنبٍ ثمّ تاب، واستغفر الله عزّ وجلّ غفر الله له» قال أبوبكرٍ و ربّما قال سفيان «إن كنتِ بذنبٍ ألممتِ فاستغفري الله فإنّ التوبة الندم والاستغفار» وأكثر ذلك يقول على الأوّل.

(اخرجه البخاری فی المغازی)

تعالیٰ ضرور اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔ ایک روایت میں یہ ہے کہ فرمایا: اگر تم نے گناہ کیا تھا تو اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو، کیونکہ ندامت اور استغفار ہی توبہ ہے اور پہلی روایت کے الفاظ زیادہ مروی ہیں۔

شرح: غالباً یہ واقعہ افک کا حصہ ہے، جب منافقین نے الزام رکھا تو رسول اللہ ﷺ نے قاضی اسلام کی حیثیت سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ سوال کیا ورنہ آپ کو ان کی طہارت کا پورا یقین تھا۔ اسی لیے حضور ﷺ نے سر منبر فرمایا واللہ ماعلمت فی اهلی الا خیراً ''بخدا میں اپنے اہل خانہ میں بھلائی کے سوا کچھ نہیں جانتا۔'' (بخاری)

كيف يتوب العبدُ

بندہ کیسے توبہ کرے

٩٢٨ حدّثنا سفيان بن عيينة أبو محمّدٍ حدّثنا مسعر بن كدامٍ عن عثمان بن المغيرة الثقفيّ عن عليّ بن ربيعة الوالبيّ عن أسماء بن الحكم الفزاريّ قال: سمعت عليّ بن أبي طالبٍ رضي الله عنه يقول: كنت إذا سمعت من رسول الله صلّى الله عليه وسلّم حديثًا نفعني الله عزّ وجلّ بما شاء أن ينفعني منه، وإذا حدّثني غيره استحلفته، فإذا حلف لي صدّقته فحدّثني أبوبكرٍ - و صدق أبوبكرٍ - قال: سمعت رسول الله صلّى الله عليه

٩٢٨ حضرت مولا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب میں رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث سنتا تو اللہ تعالیٰ مجھے اس سے نفع عطا فرماتا جو وہ چاہتا اور جب کوئی دوسرا شخص مجھے حدیث سناتا تو میں اس سے قسم لیتا۔ جب وہ قسم اٹھاتا تو تب میں اس حدیث کی تصدیق کرتا۔ ایک بار مجھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی اور وہ ہیں ہی سچے۔ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے۔

جب کوئی شخص گناہ کرتا ہے پھر اٹھ کر وضو کرتا ہے اور

وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا فَيَقُوْمُ فَيَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ. قَالَ سُفْيَانُ وَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَالُ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ وَ زَادَ فِيْهِ إِلَّا أَنَّهٗ قَالَ: وَ يَتَبَرَّزُ يَعْنِيْ يُصَلِّيْ. (اخرجه الموصلی فی مسنده)

اچھی طرح سے وضو کرتا ہے، پھر دو رکعت ادا کرتا ہے پھر اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کی بخشش فرما دیتا ہے۔

شرح: یعنی رسول اللہ ﷺ نے توبہ کا طریقہ ارشاد فرمایا کہ محض بیٹھے بیٹھے زبانی توبہ کر لینے سے وہ قابلِ قبول نہیں بن جاتی، بلکہ چاہئے کہ آدمی اس کے لیے علیحدہ وقت نکالے۔ اس دعا کو عام نہ سمجھے، بلکہ نیا وضو کر لے پھر دو رکعت نفل برائے توبہ پڑھے اور پورے انہماک اور تضرع کے ساتھ رکوع و سجود کرے، پھر کامل یکسوئی کے ساتھ خوب تضرع اور خوف و خشیت کے ساتھ دعا کرے کہ اے اللہ! مجھ سے غلطی ہو گئی مجھے معاف کر دے۔ میں تجھ سے عہد کرتا ہوں کہ آئندہ سے غلطی نہیں کروں گا، تو ضرور اللہ تعالیٰ کی رحمت متوجہ ہوگی۔

٩٢٩ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا وَكِيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ،حَدَّثَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ، وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ،حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ الْوَالِبِيِّ، عَنْ أَسْمَاءِ بْنِ الْحَكَمِ الْفَزَارِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ قَالَ: كُنْتُ إِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا نَفَعَنِي اللّٰهُ بِمَا شَاءَ مِنْهُ، فَإِذَا حَدَّثَنِيْ غَيْرُهٗ اسْتَحْلَفْتُهٗ، فَإِذَا حَلَفَ لِيْ صَدَّقْتُهٗ وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ حَدَّثَنِيْ وَصَدَقَ أَبُوْبَكْرٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا مِنْ رَجُلٍ يُّذْنِبُ ذَنْبًا فَيَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ

٩٢٩ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جب رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث سنتا تو اللہ تعالیٰ مجھے ضرور اس سے نفع عطا فرماتا جس قدر وہ چاہتا۔ اور جب کوئی دوسرا شخص مجھے حدیث سناتا تو میں اس سے قسم لیتا۔ اگر وہ قسم دے دیتا تو میں اس کی تصدیق کرتا۔ ایک بار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے حدیث سنائی اور وہ تو ہیں ہی سچے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو شخص بھی کوئی گناہ کرے پھر اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت ادا کرے، پھر اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگے تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کی بخشش فرما دے گا۔“

الْوُضُوءَ » قَالَ مِسْعَرٌ «ثُمَّ يُصَلِّيْ » وَقَالَ سُفْيَانُ «ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ فَيَسْتَغْفِرُ اللهَ إِلَّا غُفِرَلَهُ» (اخرجه الموصلی فی مسندہ)

٩٣٠ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ جَدِّهِ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ: مَا حَدَّثَنِيْ مُحَدِّثٌ حَدِيْثًا لَمْ أَسْمَعْهُ أَنَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَمَرْتُهُ أَنْ يُقْسِمَ بِاللهِ لَهُوَ سَمِعَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَبُوْ بَكْرٍ فَإِنَّهُ كَانَ لَا يَكْذِبُ، فَحَدَّثَنِيْ أَبُوْ بَكْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «مَا ذَكَرَ عَبْدٌ ذَنْبًا أَذْنَبَهُ فَقَامَ حِيْنَ يَذْكُرُ ذَنْبَهُ ذٰلِكَ فَيَتَوَضَّأُ فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اسْتَغْفَرَ اللهَ لِذَنْبِهِ ذٰلِكَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ» (اخرجه الموصلی فی مسندہ)

٩٣٠ ابوسعید مقبری کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت مولا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا: جب کوئی شخص مجھے وہ حدیث سنائے، جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خود نہ سنی ہو تو میں اس سے قسم لیتا ہوں کہ واقعی اس نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ سوا ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے، کیونکہ وہ سچ ہی کہتے ہیں، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس بندے نے بھی کوئی گناہ کیا پھر اچھی طرح وضو کیا پھر اپنے اس گناہ کی معافی مانگی تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کی بخشش فرماتا ہے۔

٩٣١ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قَالَ اللهُ: سَبَقَتْ رَحْمَتِيْ غَضَبِيْ"

(متفق علیه)

٩٣١ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔

شرح: اسی لیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ''تمہارے رب نے اپنے اوپر رحمت لکھ لی ہے''

(سورۂ انعام، آیت: ۱۲) جب بندہ گناہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا غضب جوش میں آجاتا ہے۔ جب وہ توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آجاتی ہے اور وہ اللہ رب العزت کے غضب پر غالب ٹھہرتی ہے۔

اثقل عمل فی المیزان حسن الخلق

حسنِ خلق میزان میں سب سے وزنی عمل ہے

۹۳۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ أَثْقَلَ شَيْءٍ فِي الْمِيْزَانِ خُلُقٌ حَسَنٌ، وَإِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ يَبْغَضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيءَ» (اخرجه صحیح ابن حبان)

۹۳۲ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میزان میں سب سے بھاری چیز حسنِ خلق ہے اور اللہ تعالیٰ فحش گو بدزبان شخص کو ناپسند رکھتا ہے۔

شرح: گویا نماز، روزہ وتلاوت قرآن سے بھی زیادہ وزن حسنِ خلق کا ہے، وجہ یہ ہے کہ نماز وتلاوت کا نفع انسان کی ذات کو ملتا ہے اور حسنِ خلق کا فائدہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو۔

الحیاء من الایمان

حیا ایمان کا حصہ ہے

۹۳۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سَمِعَ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ، فَقَالَ

۹۳۳ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار میں سے ایک شخص کو سنا وہ اپنے بھائی کو حیا کے بارے میں نصیحت کر رہا تھا کہ (زیادہ حیا اچھی نہیں) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حیاء ایمان کا حصہ ہے۔

رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ»

شرح: کئی لوگ اچھے کاموں سے حیا کرتے ہیں، یہ حیاء نہیں بے ہمتی و بے جرأتی ہے۔ برے کاموں سے حیا ایمان کا حصہ ہے۔

الرفق خير كلهٗ

نرم دلی مکمل خیر ہے

۹۳۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَنْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الْخَيْرِ»

(اخرجه الترمذی فی البر)
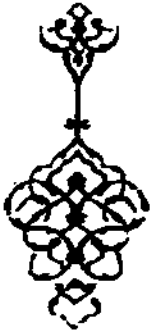
۹۳۴ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو نرمی میں سے حصہ دیا گیا اسے بھلائی کا حصہ دیا گیا اور جسے نرمی سے محروم کیا گیا وہ خیر سے محروم کیا گیا۔
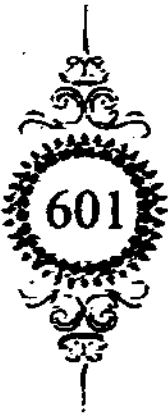
شرح: یعنی جس کو دل کی نرمی دی گئی اسے بڑی خیر مل گئی کیونکہ نرم دل آدمی مہربان ہوتا ہے۔ درگزر سے کام لیتا ہے۔ سخت گیر نہیں ہوتا اور لوگوں کی غلطیوں سے چشم پوشی کرتا ہے۔

صلة الرحم

صلہ رحمی

۹۳۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

۹۳۵ حضرت ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط رضی اللہ عنہا کہتی

قَالَ: اَخْبَرُوْنِي عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ اُمِّهٖ اُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ عُقْبَةَ بْنِ اَبِيْ مُعَيْطٍ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ عَلٰى ذِي الرَّحِمِ الْكَاشِحِ» قَالَ سُفْيَانُ: وَلَمْ اَسْمَعْهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: الْكَاشِحُ الْعَدُوُّ (اخرجه فی مجمع الزوائد)

ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔سب سے افضل صدقہ وہ ہے جو دشمنی رکھنے والے قریبی رشتہ دار پر کیا جائے۔

شرح: کیونکہ اس طرح دشمنی ختم ہوتی اور دوستی بڑھتی ہے۔قطع رحمی ختم ہوتی اور صلہ رحمی بڑھتی ہے۔

٩٣٦ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ قَابُوْسٍ، مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَلرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ، اِرْحَمُوْا اَهْلَ الْاَرْضِ يَرْحَمْكُمْ اَهْلُ السَّمَاءِ» (اخرجه الترمذی فی الصبر و الصلة)

٩٣٦ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جولوگ رحم کرتے ہیں ان پر رحمان رحم فرماتا ہے۔تم اہلِ زمین پر رحم کرو، آسمان والا تم پر رحم فرمائے گا۔

٩٣٧ حَدَّثَنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: «اَلصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِيْنِ صَدَقَةٌ، وَ هِيَ عَلٰى ذِي الرَّحِمِ الْمِسْكِيْنِ ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ» (اخرجه ابو داؤد فی الاضاحی)

٩٣٧ حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: کسی مسکین پر صدقہ صرف صدقہ ہے۔اور مسکین رشتہ دار پر صدقہ کرنا صدقہ بھی ہے اور صلہ رحمی بھی۔

شرح: یادرہے والدین اور اولاد کے سوا تمام قریبی رشتہ داروں کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے اور اگر کوئی بہن بھائی نادار ہو تو اسے نفلی صدقات کے علاوہ زکوٰۃ بھی دی جاسکتی ہے اور یہ بتانا ضروری نہیں ہوتا کہ ہم زکوٰۃ دے رہے ہیں۔

٩٣٨ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،

٩٣٨ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی

قَالَ:حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ سَلْمَانَ أَبُوْ إِسْمَاعِيْلَ، وَفِطْرُ بْنُ خَلِيْفَةَ الْخَيَّاطُ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ، وَلٰكِنَّ الْوَاصِلُ الَّذِيْ إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا» (اخرجه البخاری فی الادب)

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جو شخص نیکی کا بدلہ دیتا ہے وہ صلہ رحمی کرنے والا نہیں۔ صلہ رحمی یہ ہے کہ جب کوئی اس سے قطع رحمی کرے تو وہ اس سے صلہ رحمی کرے۔

۹۳۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِيْ شُمَيْلَةَ الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مُحْصَنٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ آمِنًا فِيْ سِرْبِهِ مُعَافًا فِيْ جِسْمِهِ عِنْدَهُ طَعَامُ يَوْمِهِ فَكَأَنَّمَا حِيْزَتْ لَهُ الدُّنْيَا» (اخرجه الترمذی فی الزهد)

۹۳۹ حضرت عبید اللہ بن محصن رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اس حالت میں صبح کی کہ اس کی سواری کا جانور تندرست ہو (کا رُنی شیے ہو) اس کا جسم بیمار نہ ہو اور اس کے پاس اس دن کا کھانا موجود ہو تو گویا اس کے لیے ساری دنیا سمیٹ دی گئی ہے۔

شرح: یعنی اسے دنیوی ضرورت کی تمام چیزیں میسر آ گئیں، لہٰذا اسے عبادتِ خداوندی میں کثرت دکھانی چاہئے اور اس سے زیادہ نعمتوں کے حصول میں خود کو بہت زیادہ ہلکان نہیں کرنا چاہئے۔

الرحم بالطیور

پرندوں پر رحم کرنا

۹۴۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِيْ يَزِيْدَ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ أَنَّهُ سَمِعَ سِبَاعَ بْنَ ثَابِتٍ يَقُوْلُ:

۹۴۰ حضرت ام کرز کعبیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں حدیبیہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئی میں آپ ﷺ سے قربانی کے جانوروں کا کچھ گوشت لینے آئی تھی میں نے سنا

سَمِعْتُ أُمَّ كُرْزٍ الْكَعْبِيَّةَ تَقُوْلُ: اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ اَطْلُبُ مِنْهُ مِنْ لُحُوْمِ الْهَدْيِ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: «اَقِرُّوا الطَّيْرَ عَلٰى مَكِنَاتِهَا»

آپ ﷺ فرمارہے تھے۔ پرندوں کو ان کے گھونسلوں سے مت اڑاؤ۔

الصبر عند المصيبة

مصیبت پر صبر

۹۴۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جُنْدُبَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيَّ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَارٍ فَنُكِبَتْ اُصْبُعُهُ، فَقَالَ: «هَلْ اَنْتِ اِلَّا اُصْبُعٌ دَمِيْتِ، وَفِيْ سَبِيْلِ اللهِ مَا لَقِيْتِ»

(اخرجه البخاری فی الجهاد)

۹۴۱ حضرت جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ غار میں تھا (شاید یہ حج کے دوران غار منیٰ کی بات ہے) آپ ﷺ کی انگلی زخمی ہوگئی۔ آپ ﷺ نے (شاعرانہ انداز میں) کہا۔

هَلْ اَنْتِ اِلَّا اُصْبُعٌ دَمِيْتِ
تو اک انگلی ہے جس کو زخم آیا
وَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ مَا لَقِيْتِ
رہِ مولیٰ میں تو نے دکھ اٹھایا

604

کتاب الاخلاق الذمیمۃ

الاخلاق الزمیمۃ

ابعض الرجال الیٰ اللہ الالد الخصم

جھگڑالو شخص اللہ کے ہاں سب سے ناپسندیدہ ہے

۹۴۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ»

(اخرجه البخاری فی التفسیر)

۹۴۲ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے ناپسندیدہ شخص وہ ہے جو سب سے زیادہ جھگڑالو ہو۔

شرح: یعنی وہ شخص جس کے دل میں کسی کے لیے احترام نہیں ہے، کسی کی غلطی پر چشم پوشی نہیں کرتا، درگزر سے کام نہیں لیتا اور بدکلامی و سخت گیری سے پیش آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں ایسا آدمی سب سے زیادہ ناپسندیدہ ہے۔

شر الناس من ترکہُ الناس اتقاء فحشہٖ

سب سے برا آدمی وہ ہے جس کی بدکلامی سے بچنے کے لیے لوگ اس کو چھوڑ دیں

۹۴۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ اَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهُ

۹۴۳ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص نے حاضر ہونے کی اجازت چاہی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے اجازت

سَمِعَهَا تَقُوْلُ: اِسْتَأْذَنَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: «اِئْذَنُوْ لَهُ فَبِئْسَ ابْنُ الْعَشِیْرَةِ» اَوْ قَالَ: «اَخُو الْعَشِیْرَةِ» فَلَمَّا دَخَلَ عَلَیْهِ اَلَانَ لَهُ الْقَوْلَ، فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ لَهُ الَّذِیْ قُلْتَ ثُمَّ اَلَنْتَ لَهُ الْقَوْلَ فَقَالَ: «یَا عَائِشَةُ اِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللّٰهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مَنْ تَرَکَهُ النَّاسُ» اَوْ قَالَ «وَدَعَهُ النَّاسُ اِتِّقَاءَ فُحْشِهِ» قَالَ سُفْیَانُ: فَقُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ: رَاَیْتُكَ اَنْتَ اَبَدًا تَشُكُّ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ

(متفق علیہ)

دے دو۔ یہ کسی قوم کا کیا ہی برا فرد ہے یا کہا کہ کیا ہی برا صاحب ہے۔ جب وہ شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ نے اس سے بہت نرم کلام کیا۔ جب وہ چلا گیا تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ آپ نے اس کے بارے میں پہلے مختلف بات فرمائی تھی پھر آپ ﷺ نے اس سے بہت نرم کلام فرمایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ (رضی اللہ عنہا) اللہ تعالیٰ کے ہاں روز قیامت سب سے بدتر شخص وہ ہوگا کہ لوگ اس کی بدکلامی کی وجہ سے اس سے بات نہ کرنا چاہیں۔ سفیان نے اس کی سند پر کچھ کلام کیا ہے۔

شرح: یعنی رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کی بدزبانی کی وجہ سے اس کے ساتھ نرم گفتگو کی اور ایسے شخص کو بدتر انسان قرار دیا جس کی بدکلامی سے بچنے کے لیے لوگ اس سے نرم گفتگو کریں۔

۹۴۴ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ اَبِیْ خَالِدٍ، عَنْ قَیْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اَلْجَفَا وَالْقَسْوَةُ وَغِلَظُ الْقُلُوْبِ فِی الْفَدَّادِیْنَ اَهْلِ الْوَبَرِ عِنْدَ اُصُوْلِ اَذْنَابِ الْاِبِلِ مِنْ رَبِیْعَةَ وَمُضَرَ»

(اخرجه مسلم فی الایمان)

۹۴۴ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ظلم، سنگ دلی اور سخت مزاجی متکبر دیہاتیوں کا طریقہ ہے جو اونٹوں کی دموں سے چمٹے ہوتے ہیں، یعنی قبیلہ ربیعہ ومضر (کے رہنے والے)۔

ذم النفاق

منافقت کی برائی

۹۴۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: «لَمَّا دَعَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ إِلَى الْبَيْعَةِ، وَجَدَ رَجُلًا مِنَّا يُقَالُ لَهُ الْجِدُّ بْنُ قَيْسٍ مُخْتَبِئًا تَحْتَ إِبِطِ بَعِيْرِهِ» (اخرجه الموصلی فی مسنده)

۹۴۵ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بیعت (رضوان) کی طرف بلایا تو ایک شخص کو ہم میں سے جس کا نام جد بن قیس تھا یوں پایا کہ وہ اپنے اونٹ کی بغل میں چھپا ہوا تھا (وہ منافق تھا بیعت نہیں کرنا چاہتا تھا)

ذم الحرص

حرص کی مذمت

۹۴۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌّ فِي حُبِّ اثْنَتَيْنِ: حُبِّ الْمَالِ وَحُبِّ الْحَيَاةِ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: الْعَيْشِ " (متفق علیه)

۹۴۶ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بوڑھے آدمی کا دل دو چیزوں میں جوان رہتا ہے۔ مال کی محبت اور حیات کی محبت۔ سفیان نے کبھی حیات کی جگہ لفظ عیش بھی ذکر کرلیا ہے۔ (معنیٰ ایک ہی ہے یعنی زندگی)

ذم الحسد و البغض و قطع الرحم

حسد، بغض اور قطع رحمی کی مذمت

۹۴۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،

۹۴۷ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ

قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَقَاطَعُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا، وَلَا تَبَاغَضُوْا، وَلَا تَحَاسَدُوْا، وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا، وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ» فَقِيْلَ لِسُفْيَانَ «وَلَا تَنَاجَشُوْا؟» قَالَ: لَا

(متفق علیہ)

ﷺ نے فرمایا: باہم قطع تعلق نہ کرو۔ ایک دوسرے سے پیٹھ نہ پھیرو۔ باہم بغض وحسد نہ رکھو اور اللہ کے بندے اور بھائی بھائی بن جاؤ اور کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ تین دن سے زائد اپنے مسلمان بھائی سے ترک کلام کرے۔ سفیان سے کہا گیا کہ اس حدیث میں لَا تَنَاجَشُوْا (ایک دوسرے کی بیع خراب نہ کرو) کے الفاظ بھی ہیں انہوں نے کہا نہیں۔

ذم ذی الوجھین

دو چہروں والے شخص کی مذمت

۹۴۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تَجِدُوْنَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ»

(اخرجه البخاری فی المناقب)

۹۴۸ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سب سے بدتر ان لوگوں کو پاؤ گے جن کے دو چہرے ہیں۔

شرح: جو شخص تمہارے منہ پر تمہاری تعریف کرے اور پشت پیچھے برائیاں کرے، وہ دو چہروں والا ہے۔

النهي عن سوء الظن

بدگمانی سے بچنے کی تائید

۹۴۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۹۴۹ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بدگمانی سے بچو کہ یہ سب سے جھوٹی بات ہے۔

قَالَ: «اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ، فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ» (متفق علیہ)

شرح: آج کل ہمارے معاشرے میں یہ بدگمانی بہت پھیل گئی ہے کہ مجھے فلاں شخص نے تعویذ ڈال دیے ہیں۔ اس نے مجھ پر بندش کردی ہے وغیرہ۔ اور یہ بدگمانیاں جعلی پیر پھیلا رہے ہیں یا وہ لوگ جنہوں نے تعویذ گنڈے اور جادو کو پیشہ وغیرہ بنا رکھا ہے۔ اخبارات میں ان کے لمبے اشتہار چھپتے ہیں، وہ اپنے ہر گاہک سے کہہ دیتے ہیں کہ تم پر تو سخت جادو کیا گیا ہے اور تمہارے کسی قریبی نے کیا ہے۔ ان کا مقصد محض رقم بٹورنا ہوتا ہے، مگر وہ شخص بدگمانیوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ کبھی کسی قریبی پر شک کرتا ہے کبھی کسی پر۔ اللہ تعالیٰ ایسی بدگمانیوں سے پناہ دے۔

اثم الشحناء بين مسلمين

دو مسلمانوں میں بغض کے ہونے کی برائی

۹۵۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ مَرَّةً قَالَ: " تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ فِيْ كُلِّ يَوْمِ اِثْنَيْنِ وَخَمِيْسٍ، فَيَغْفِرُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمَيْنِ لِكُلِّ امْرِءٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا امْرَاً كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ: اُتْرُكُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا، اُتْرُكُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا "

(اخرجه مسلم فی البر و الصلة)

۹۵۰ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہر پیر اور جمعرات کو اعمال (اللہ کے ہاں) پیش کیے جاتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ ان دنوں میں ہر اس شخص کی بخشش کر دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو۔ سوا اس شخص کے جس کے دل میں اپنے کسی بھائی کے لیے (بلا عذر شرعی) ناراضگی ہو، تو کہا جاتا ہے ان کو رہنے دو جب تک یہ دونوں صلح نہ کرلیں۔ ان کو رہنے دو جب تک یہ دونوں صلح نہ کرلیں۔

شرح: آج ہماری اکثر ناراضگیاں کسی شرعی عذر کی وجہ سے نہیں ہوتیں بلکہ محض ذاتیات کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ عذر شرعی یہ ہے کہ ایک شخص گمراہی والا عقیدہ رکھتا ہے تو اس سے قطع تعلق کرلیا جائے یا اعلانیہ فسق و فجور کرتا ہے تو اس سے علیحدگی اپنا لی جائے۔

ذم الریاء

دکھلاوے کی برائی

۹۵۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ حَرْبٍ الصَّدُوْقُ الْأَمِيْنُ، قَالَ: سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ كُهَيْلٍ، يَقُوْلُ: مَا سَمِعْتُ مِنْ أَحَدٍ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا جُنْدُبٍ الْبَجَلِيِّ، سَمِعْتُ جُنْدُبًا يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: «مَنْ يُسَمِّعْ يُسَمِّعِ اللهُ بِهِ، وَمَنْ يُرَاءِ يُرَاءِ اللهُ بِهِ»

(اخرجه البخاری فی الرقاق)

۹۵۱ حضرت جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا، جو شہرت چاہے اللہ تعالیٰ اسے شہرت دے دیتا ہے اور جو دکھاوا چاہے اللہ تعالیٰ اسے دکھاوا دے دیتا ہے۔ (اور آخرت کا اجر ختم ہو جاتا ہے)

عذاب من شَدَّدَ علی الناس

لوگوں پر سختی کرنے والے عذاب

۹۵۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ نَجِيْحٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ: تَنَاوَلَ أَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ الْأَرْضِ بِشَيْءٍ فَكَلَّمَهُ فِيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَقِيْلَ لَهُ: أَغْضَبْتَ الْأَمِيْرَ فَقَالَ خَالِدٌ: إِنِّيْ لَمْ أُرِدْ أَنْ أُغْضِبَهُ وَلٰكِنْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ

۹۵۲ حضرت خالد بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ ایک آدمی پر غضب ناک ہوئے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں ان سے بات کی (اس شخص کے لیے سفارش کی) کسی نے کہا آپ نے امیر لشکر (ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ) کو غضب ناک کیا ہے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میرا مقصد ان کو غضب ناک کرنا نہ تھا مگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے

عَذَابًا عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَشَدُّهُمْ عَذَابًا لِلنَّاسِ فِي الدُّنْيَا» (اخرجه الطبرانی فی الکبیر)

سخت تر عذاب والے وہ ہوں گے جو لوگوں پر زیادہ سختی کرنے والے تھے۔

ذمُّ الكبر

تکبر کی مذمت

۹۵۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنِ الْاَعَرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اَلْكِبْرِيَاءُ رِدَائِيْ وَالْعِزَّةُ اِزَارِي، فَمَنْ نَازَعَنِيْ وَاحِدًا مِنْهُمَا اَلْقَيْتُهُ فِي النَّارِ "

(اخرجه ابن حبان فی صحیحه)

۹۵۳ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے، کبریا میری چادر ہے اور عزت میرا تہبند۔ جو ان میں مجھ سے تنازع کرے میں اسے دوزخ میں پھینکوں گا۔

شرح: یعنی کوئی تکبر نہ کرے، یہ صرف اللہ جل شانہ کے لائق ہے، جب کوئی شخص کسی لحاظ سے اپنے سے کم تر آدمی کو نظر حقارت سے دیکھتا ہے اور باتوں باتوں میں اس کا مذاق اڑاتا ہے تو یہی تکبر ہے۔ اس کا انجام جہنم ہے۔

۹۵۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ شَابُوْرٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، وَاَنَا لِحَدِيْثِ ابْنِ عَجْلَانَ اَحْفَظُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَمْثَالَ الذَّرِّ فِيْ صُوَرِ النَّاسِ، يَعْلُوْهُمْ كُلُّ شَيْءٍ مِنَ الصَّغَارِ، يُسَاقُوْنَ اِلٰى سِجْنٍ فِيْ

۹۵۴ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روزِ قیامت تکبر کرنے والوں کو انسان نما چیونٹیوں کی صورت میں لایا جائے گا، ہر چھوٹی سے چھوٹی مخلوق بھی ان پر غالب ہوگی۔ انہیں جہنم کے اس حصہ کی طرف ہانکا جائے گا جسے "بولس" کہا جاتا ہے۔ ان پر وہ آگ چڑھے گی جو ہر آگ سے خوفناک ہے۔ انہیں "طینت الخبال" سے پلایا جائے گا جو اہلِ جہنم کا نچڑا ہوا (خون وغیرہ) ہے۔

النَّارِ يُقَالُ لَهُ بُوْلَسُ، يَعْلُوْهُمْ نَارُ الْأَنْيَارِ، يُسْقَوْنَ مِنْ طِيْنَةِ الْخَبَالِ عُصَارَةِ أَهْلِ النَّارِ» (اخرجه الترمذی فی صفة القیامة)

اثم الكذب

جھوٹ کا گناہ

٩٥٥ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَنَّهُ سَمِعَ إِمْرَأَتَهُ الْفَاطِمَةَ بِنْتَ الْمُنْذِرِ تُحَدِّثُ عَنْ جَدَّتِهَا أَسْمَاءَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَلْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يَنَلْ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُوْرٍ» (اخرجه البخاری فی النکاح)

٩٥٥ حضرت اسماء بنت صدیق اکبر ﷞ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی شخص کے پاس جو چیز نہ ہو اس کا دعویٰ کرنے والا کہ یہ چیز میرے پاس ہے، اس شخص کی طرح ہے جس نے جھوٹ کا لباس پہنا ہو۔

شرح: بعض لوگ بلند و بانگ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہماری اتنی جائیداد ہے۔ ہم یہ ہیں ہم وہ ہیں اور سب جھوٹ ہوتا ہے، انہیں اس حدیث طیبہ سے عبرت پکڑنی چاہیے۔

٩٥٦ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِيْ صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ هَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ أَكْذِبَ أَهْلِيْ؟ قَالَ: لَا، فَلَا يُحِبُّ اللهُ الْكَذِبَ. قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ أَسْتَصْلِحُهَا وَ أَسْتَطِيْبُ نَفْسَهَا. قَالَ: لَا جُنَاحَ عَلَيْكَ.

(اخرجه البخاری فی الصلح)

٩٥٦ حضرت عطاء بن یسار ﷜ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ۔ اگر میں اپنی بیوی سے جھوٹ بولوں تو کیا مجھ پر کوئی گناہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ جھوٹ کو پسند نہیں فرماتا۔ وہ کہنے لگا: یا رسول اللہ ﷺ میں صلح پیدا کرنے اور بیوی کو خوش کرنے کے لیے ایسا کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم پر کوئی گناہ نہیں۔

شرح: بیوی سے جھوٹ بولنا حقیقت میں جھوٹ نہیں بلکہ تدبیر ہے جیسے اسے کہنا میں تم سے محبت رکھتا ہوں خواہ حقیقت میں ایسا نہ ہو، کیونکہ مقصد نکاح کو باقی رکھنا ہے اور مصالحت کے لیے جھوٹ بولنا گناہ کی بجائے نیکی ہے۔ اسی طرح حدیث مبارکہ میں ہے کہ

من اصلح بین الناس فلیس بکاذب

''جس نے لوگوں میں صلح کرانے کو جھوٹ کہا وہ (اللہ کے ہاں) جھوٹا نہیں ہے۔''

(ابوداؤد کتاب الادب باب ۵۰)

لا یدخل النمام الجنة

چغل خور جنت میں نہ جائے گا

۹۵۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ يَزِيْدَ النَّخَعِيِّ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ حُذَيْفَةَ فَمَرَّ بِنَا رَجُلٌ فَقِيْلَ لِحُذَيْفَةَ: اِنَّ هٰذَا رَجُلٌ يُبَلِّغُ الْاُمَرَاءَ الْحَدِيْثَ فَقَالَ حُذَيْفَةُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ» قَالَ سُفْيَانُ وَ الْقَتَّاتُ النَّمَامُ

(اخرجه البخاری فی الادب)

۹۵۷ ہمام بن حارث کہتے ہیں: ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے۔ ہمارے پاس سے ایک شخص گزرا۔ اس کے بارے میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: یہ شخص حاکموں تک بات پہنچاتا ہے (لوگوں کے احوال انہیں بتاتا ہے) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جنت میں چغل خور داخل نہیں ہوگا۔

اثم قطع الرحم

قطع رحمی کا گناہ

۹۵۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ،حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،حَدَّثَنَا

۹۵۸ حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ

الزُّهْرِيُّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: اِشْتَكٰى اَبُو الدَّرْدَاءِ فَعَادَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ: اِنَّ اَخْيَرَهُمْ وَاَوْصَلَهُمْ مَا عَلِمْتُ اَبُوْ مُحَمَّدٍ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «يَقُوْلُ اللّٰهُ اَنَا اللّٰهُ وَاَنَا الرَّحْمٰنُ، خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَاشْتَقَقْتُ لَهَا اِسْمًا مِّنَ اسْمِيْ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ، وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَتُّهُ» (اخرجه الموصلی فی المسند)
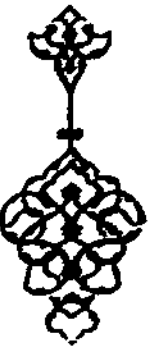
حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ ان کی تیمارداری کے لیے آئے۔ ابوالرداد کہنے لگے: میرے خیال میں ابومحمد سب سے بڑھ کر صلہ رحمی کرنے والے اور سب سے اچھے ہیں۔ حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ میں نے خود سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے۔

میں اللہ ہوں، میں سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہوں، میں نے رشتہ داری کو پیدا کیا اور اپنے نام سے اس کا نام نکالا (یعنی رحم) تو جو رشتہ داری کو جوڑے میں اسے (خود سے) جوڑتا ہوں اور جو اسے کاٹے میں اسے کاٹ دیتا ہوں۔

شرح: آج کل لوگوں میں عدم برداشت اس حد تک ہے کہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر جھگڑا ہو جانے سے سگے بہن بھائی اور دیگر رشتہ دار ایک دوسرے سے کٹ جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو اس حدیثِ مبارکہ سے عبرت پکڑنی چاہیے۔

٩٥٩ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: اِسْتَعْمَلَ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ جَرِيْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَلٰى سَرِيَّةٍ، فَاَصَابَهُمْ بَرْدٌ شَدِيْدٌ، فَاَقْفَلَهُمْ جَرِيْرٌ، فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: لِمَ اَقْفَلْتَهُمْ؟ قَالَ جَرِيْرٌ: اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «مَنْ لَّا يَرْحَمُ النَّاسَ لَا يَرْحَمْهُ اللّٰهُ» فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ (متفق علیه)

٩٥٩ حضرت نافع بن جبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ایک جنگی مہم کا امیر بنا کر بھیجا۔ راستے میں ان کو شدید سردی نے آلیا۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ ان لوگوں کو لے کر واپس آ گئے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: آپ ان کو واپس کیوں لے آئے؟ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا، جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جائے گا۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا۔ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث خود سنی تھی انہوں نے کہا، ہاں۔

۹۶۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: «يُرِيدُ مُعَاوِيَةُ أَنْ يُرِيَ النَّاسَ أَنَّمَا تَرَكَهُ لِأَنَّهُ حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنْ لَا يَجْتَرِءَ عَلَيْهِ غَيْرُهُ، فَيَقْفُلَ بِغَيْرِ إِذْنِهِ» (اخرجه الحمیدی)

۹۶۰ اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ نے کہا: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو دکھایا کہ انہوں نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ پر کوئی مواخذہ اس لیے نہیں کیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سنائی تھی تا کہ کسی اور کو یہ جرأت نہ ہو کہ اسے جنگی مہم پر بھیجا جائے اور وہ واپس آ جائے۔

۹۶۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، وَمَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ لَا يَرْحَمِ النَّاسَ لَا يَرْحَمْهُ اللهُ» (متفق علیه)

۹۶۱ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

۹۶۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ» قَالَ سُفْيَانُ «تَفْسِيرُهُ قَاطِعُ رَحِمٍ» (اخرجه البخاری فی الادب)

۹۶۲ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جنت میں قطع رحمی کرنے والا داخل نہ ہوگا۔

۹۶۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَامِرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا، وَيَعْرِفْ حَقَّ كَبِيرِنَا» (اخرجه ابوداؤد فی الادب)

۹۶۳ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ہمارے چھوٹے بچوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑے بزرگوں کے حق کی تکریم نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

٩٦٤ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: وَأَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ اللَّيْثِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ يَلْتَقِيَانِ فَيَصُدُّ هٰذَا وَيَصُدُّ هٰذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِيْ يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ » قَالَ سُفْيَانُ كَانَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا قَبْلَهُ حَدِيْثَ أَنَسٍ ثُمَّ أَتْبَعَهُ هٰذَا فَقَالَ: وَأَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ

(اخرجه مسلم فی البر و الصلة)

٩٦٤ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ ترکِ کلام کرے۔ اس طرح کے دونوں ایک دوسرے کو ملیں یہ اس سے دور رہے اور وہ اس سے دور رہے اور ان میں سے اچھا وہ ہے جو سلام لینے میں ابتدا کرے۔ سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ نے اس کی سند پر ایک بحث کی ہے۔

٩٦٥ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو قَابُوْسٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَلرَّحِمُ شِجْنَةٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ، فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلَهُ اللهُ، وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعَهُ اللهُ»

(اخرجه البغوی فی شرح السنة)

٩٦٥ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رحم لفظ ''رحمان'' سے نکلا ہے، تو جو صلہ رحمی کرے۔ اللہ تعالیٰ اسے خود سے ملاتا ہے اور جو قطع رحمی کرے اللہ تعالیٰ اسے خود سے کاٹتا ہے۔

من لا یرحم لا یُرحم

جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا

٩٦٦ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: أَبْصَرَ الْأَقْرَعُ

٩٦٦ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نواسوں حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو چوم رہے ہیں۔ وہ کہنے لگا:

بْنُ حَابِسٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُقَبِّلُ الْحَسَنَ اَوِ الْحُسَيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ: اِنَّ لِيْ عَشَرَةً مِّنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ وَاحِدًا مِّنْهُمْ قَطُّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَنَّهُ لَا يُرْحَمُ مَنْ لَا يَرْحَمُ»

(متفق علیہ)

میرے دس بیٹے ہیں میں نے کبھی ان میں سے کسی کا بوسہ نہیں لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

ذم البخل

بخل کی مذمت

۹۶۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا: «يَا اَسْمَاءُ لَا تُوْكِيْ فَيُوْكٰى عَلَيْكِ» (اخرجه البخاری فی الزکوٰۃ)
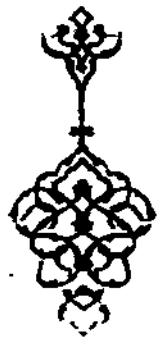
۹٦٧ حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بخل سے کام نہ لو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تمہارے رزق کو روک لے گا۔

کتاب الآداب

آداب الاکل و الشرب

حرمة اوانی الذهب و الفضة

سونے چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے کی حرمت
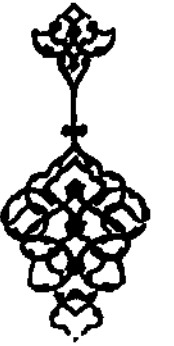
٩٦٨ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو فَرْوَةَ الْجُهَنِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُكَيْمٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ حُذَيْفَةَ بِالْمَدَائِنِ فَاسْتَسْقَىٰ دِهْقَانًا فَجَاءَهُ بِمَاءٍ فِي إِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَحَذَفَهُ حُذَيْفَةُ وَكَانَ رَجُلًا فِيهِ حِدَّةٌ، فَكَرِهُوا أَنْ يُكَلِّمُوهُ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى الْقَوْمِ فَقَالَ أَعْتَذِرُ إِلَيْكُمْ مِنْ هٰذَا إِنِّي كُنْتُ تَقَدَّمْتُ إِلَيْهِ أَنْ لَا يَسْقِيَنِي فِي هٰذَا ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِينَا فَقَالَ: «لَا تَشْرَبُوا فِي آنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ، وَلَا تَلْبَسُوا الدِّيبَاجَ وَالْحَرِيرَ فَإِنَّهُ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ»

(اخرجه مسلم فی اللباس و الزینة)

٩٦٨ عبداللہ بن عکیم کہتے ہیں کہ میں ''مدائن'' میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا، انہوں نے ایک دیہاتی سے پانی مانگا۔ وہ چاندی کے برتن میں پانی لے آیا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اسے پھینک دیا۔ وہ جوشیلے آدمی تھے۔ لوگوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں بات کرنا اچھا نہ جانا (خاموش ہو گئے) پھر خود حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی طرف توجہ کی اور فرمایا: میں تمہیں اس کا عذر بیان کرتا ہوں۔ مجھے چاہئے تھا کہ اسے پہلے ہی بتا دیتا کہ مجھے ایسے برتن میں پانی نہ پلائے، پھر فرمایا: ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا: چاندی اور سونے کے برتن میں مت پیو اور دیباج اور حریر مت پہنو۔ یہ چیزیں کفار کے لیے دنیا میں ہیں اور ہمارے لیے آخرت میں ہیں۔

۹۶۹ قَالَ سُفْيَانُ، وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ نَجِيْحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ كُنَّا مَعَ حُذَيْفَةَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ سَوَاءً

(اخرجه البخاری فی الاطعمه)

۹۶۹ یہی حدیث حضرت عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اور وہی الفاظ ذکر کیے ہیں۔

فضل النخل

درخت خرما کی فضیلت

۹۷۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ نَجِيْحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ اِلَى الثَّنِيَّةِ فَمَا سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا حَدِيْثًا وَاحِدًا، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُتِيَ بِجُمَّارٍ فَقَالَ: «اِنِّيْ لَاَعْلَمُ شَجَرَةً مَثَلُهَا كَمَثَلِ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ» فَوَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ اَنَّهَا النَّخْلَةُ، فَاَرَدْتُّ اَنْ اَتَكَلَّمَ، ثُمَّ نَظَرْتُ فَاِذَا اَنَا اَصْغَرُ الْقَوْمِ فَسَكَتُّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هِيَ النَّخْلَةُ» (اخرجه البخاری فی العلم)

۹۷۰ مجاہد کہتے ہیں میں ''مقام ثنیہ'' تک حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ محوِ سفر رہا۔ میں نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث بیان کرتے نہیں سنا، البتہ انہوں نے ایک حدیث سنائی کہنے لگے کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھجور کا گوند لایا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ایک درخت کو جانتا ہوں جو بندہ مسلم کی مانند ہے۔ میرے دل میں خیال آیا کہ یہ کھجور کا درخت ہے۔ میں نے بولنا چاہا پھر میں نے دیکھا کہ میں اہل محفل میں سب سے چھوٹا ہوں تو میں خاموش ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے۔

۹۷۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: فَقَالَ لِيْ عُمَرُ: "لَاَنْ تَكُوْنَ قُلْتَهَا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا، اَوْ قَالَ: مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ"

(اخرجه البخاری فی العلم)

۹۷۱ یہی حدیث دوسری سند کے ساتھ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے جس میں یہ بھی ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں مجھ سے میرے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر تم اس وقت یہ بات کہہ دیتے تو یہ مجھے سرخ اونٹوں کے ملنے سے بھی زیادہ باعثِ مسرت ہوتا۔

شرح: یعنی میں خوش ہوتا کہ میرے بیٹے نے سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کی بات کو سمجھا ہے۔

من آداب الاکل

کھانے کے بعض آداب

۹۷۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ أَبُو أُمَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ: عَرَّسَ بِيْ أَبِيْ فِيْ إِمَارَةِ عُثْمَانَ فَدَعَا النَّاسَ فِيْ وَلِيمَةٍ لَنَا، وَكَانَ فِيمَنْ أَتَانَا صَفْوَانُ بْنُ أُمَيَّةَ فَقَالَ: إِنْتَهِسُوا اللَّحْمَ نَهْسًا فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «هُوَ أَهْنَأُ وَأَمْرَأُ أَوْ أَهْنَأُ وَأَبْرَأُ»

(اخرجه الترمذی فی الاطعمة)

۹۷۲ عبداللہ بن حارث بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب کہتے ہیں کہ میرے باپ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں میری شادی کی۔ انہوں نے لوگوں کو ولیمہ پر بلایا۔ ہمارے پاس جو مہمان آئے ان میں حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ بھی تھے وہ کہنے لگے گوشت کو خوب چبا کر کھاؤ، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسا کرنا (خوب چبا کر کھانا) معدہ کے لیے خوش گوار اور زود ہضم ہوتا ہے۔

۹۷۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا نُعَيْمٍ وَهْبَ بْنَ كَيْسَانَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ أَبِيْ سَلَمَةَ يَقُوْلُ: كُنْتُ غُلَامًا يَتِيمًا فِيْ حِجْرِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يَدِي تَطِيْشُ فِي الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا غُلَامُ إِذَا أَكَلْتَ فَسَمِّ اللهَ، وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ» فَقَالَ: «فَمَا زَالَتْ تِلْكَ طُعْمَتِيْ بَعْدَهُ»

(اخرجه البخاری فی الاطعمه)

۹۷۳ حضرت عمرو بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں یتیم بچہ تھا اور رسول اللہ ﷺ کے زیر کفالت تھا۔ ایک بار میرا ہاتھ کھانے کے برتن میں ادھر ادھر پھر رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے لڑکے! جب تم کھانے لگو تو پہلے بسم اللہ پڑھو۔ دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ تو اس دن سے میرے کھانے کا یہی طریقہ ہے۔
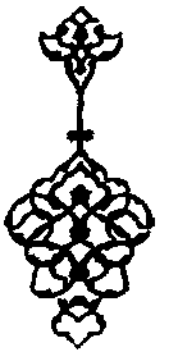
شرح: حضرت عمرو بن ابی سلمہ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے تھے، جب ان سے رسول اللہ ﷺ نے نکاح فرمایا تو ان کے بیٹے عمرو رسول اللہ ﷺ کے سوتیلے بیٹے ٹھہرے اور حضور ﷺ کے زیر کفالت تھے آپ نے ان کی تربیت فرمائی۔

۹۷۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِينِهِ، وَإِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ» (اخرجہ مسلم فی الاشربہ)

۹۷۴ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کھائے تو دائیں ہاتھ سے کھائے اور پیئے تو دائیں ہاتھ سے پیے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے۔

۹۷۵ قَالَ سُفْيَانُ وَسَمِعْتُ مَعْمَرًا يُحَدِّثُهُ بَعْدُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَا عُرْوَةَ إِنَّمَا هُوَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ، فَقَالَ مَعْمَرٌ: إِنَّا عَرَضْنَاهُ، وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: هٰذَا مِمَّا عَرَضْنَاهُ (اخرجہ البیہقی فی الصداق)

۹۷۵ یہی حدیث حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دوسری سند کے ساتھ مروی ہے۔

من السنة الاكل محتفزاً

پاؤں کے بل بیٹھ کر کھانا بھی سنت ہے

۹۷۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ سُلَيْمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: «أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرٌ فَجَعَلَ يَقْسِمُهُ، وَهُوَ مُحْتَفِزٌ، وَهُوَ يَأْكُلُ أَكْلًا ذَرِيعًا» (اخرجہ مسلم فی الاشربہ)

۹۷۶ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس کھجوریں آئیں۔ آپ ﷺ انہیں تقسیم کرنے لگے اور آپ ﷺ پاؤں کے بل بیٹھ کر انہیں تیزی سے کھانے بھی لگے۔

شرح: کبھی دونوں پاؤں پر بیٹھ کر کھانا بھی سنت ہے۔

کراھیۃ الاکثار فی الاکل
زیادہ کھانے کی کراہیت

۹۷۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، قَالَ: قِيْلَ لِابْنِ عُمَرَ: اِنَّ اَبَا نَهِيْكٍ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ مَكَّةَ يَأْكُلُ اَكْلًا كَثِيْرًا، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَلْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِيْ مِعًى وَاحِدٍ، وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ» قَالَ فَقَالَ الرَّجُلُ لَنَا : «اَمَّا اَنَا فَاُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ» (اخرجه البخاری فی الاطعمة)

۹۷۷ عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: اہلِ مکہ میں ایک شخص ابونہیک ہے جو بہت کھاتا ہے۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا، رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: مومن ایک آنت سے کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں سے۔ اس شخص (ابونہیک) نے سن کر کہا: میں تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان رکھتا ہوں۔

شرح: حدیث مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ زیادہ کھانا مومن کا کام نہیں۔ مومن کم کھاتا ہے۔ یہ مفہوم نہیں کہ زیادہ کھانے والا کافر ہو جاتا ہے۔

لعق الاصابع بعد الاکل
کھانا کھانے کے بعد انگلیاں چاٹنا

۹۷۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءُ بْنُ اَبِيْ رَبَاحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحْ يَدَهٗ حَتّٰى يَلْعَقَهَا اَوْ

۹۷۸ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کچھ کھائے تو ہاتھوں کو نہ پونچھے جب تک انہیں چاٹ نہ لے یا کسی (بچہ سے) چٹوا لے۔ حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ اس کی سند پر ایک بحث کرتے ہیں۔

یُلْعِقَهَا » فَقَالَ سُفْيَانُ: فَقَالَ لَهُ عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّمَا حَدَّثَنَاهُ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ فَقَالَ عَمْرٌو: وَاللّٰهِ لَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ عَطَاءٍ يُحَدِّثُهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَبْلَ أَنْ يَقْدُمَ عَلَيْنَا جَابِرٌ مَكَّةَ قَالَ سُفْيَانُ: وَإِنَّمَا لَقِيَ عَمْرٌو وَعَطَاءٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى جَابِرًا فِي سَنَةٍ جَاوَرَ فِيهَا (اخرجه البخاری فی الاطعمة)

شرح: انگلیوں کا چاٹنا سنت ہے کیونکہ کھانے کے کسی نہ کسی حصے میں برکت ضرور ہوتی ہے تو ممکن ہے وہ اس حصے میں ہو جو انگلیوں سے لگا تھا۔

۹۷۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُولُ: أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَعْقِ الْأَصَابِعِ وَلَعْقِ الصَّحْفَةِ، قَالَ: وَقَالَ: «إِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيِّ ذٰلِكَ الْبَرَكَةُ» .

(اخرجه مسلم فی الاشربة)

۹۷۹ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انگلیاں چاٹنے اور برتن کے صاف کرنے کا حکم فرمایا، اور فرمایا: بندہ نہیں جانتا کہ کھانے کے کس حصہ میں برکت ہے۔

شرح: یعنی کھانے کے کسی نہ کسی حصے میں خاص برکت ہوتی ہے تو ممکن ہے وہ اس کھانے میں ہو جو انگلیوں سے لگا تھا یا برتن میں بچا تھا، لہٰذا دونوں کو صاف کر کے کھالو۔ اس میں یہ درس ہے کہ کھانا ضائع نہ کیا جائے۔ مگر افسوس! آج لوگ شادی اور دعوت وغیرہ میں آدھا کھا کر آدھا چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ رزق کی بے ادبی ہے اور ایسا کرنا گناہ کے زمرے میں آتا ہے۔

من آداب الاکل

کھانا کھانے کے بعض آداب

۹۸۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

۹۸۰ حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت

قَالَ: حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ وَسَمِعْتُهُ يَذْكُرُ مَشْهَدًا شَهِدَهُ ثُمَّ يَتَنَفَّسُ وَيَبْكِيْ فِيْهِ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ وَمِقْسَمٌ فَقَالَ لَهُ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ: اَكُلُّكُمْ سَمِعَ مَا يُقَالُ فِي الطَّعَامِ فَقَالَ مِقْسَمٌ: حَدِّثِ الْقَوْمَ يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ فَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ فِيْ وَسَطِ الطَّعَامِ فَكُلُوْا مِنْ نَوَاحِيْهِ، وَلَا تَأْكُلُوْا مِنْ وَسَطِهٖ»

(موارد الظمآن)

عطاء بن سائب رضی اللہ عنہ سے میں نے سنا وہ کہتے تھے: میں اور فلاں اور فلاں اور مقسم ہم سب فلاں موقع پر موجود تھے، پھر وہ سانس بھرنے اور رونے لگے، تو ان سے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تم سب نے وہ حدیث سنی جو کھانے کے بارے میں مروی ہے؟ پھر مقسم نے کہا: اے ابو عبداللہ! لوگوں کو وہ حدیث سنائیں۔ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: بے شک برکت کھانے کے وسط میں اترتی ہے تو تم اس کے اطراف سے کھاؤ اس کے درمیان سے نہ کھاؤ۔

عن النفخ و التنفس فی المآء

624

٩٨١ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ «اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّنْفَخَ فِي الْاِنَاءِ اَوْ يُتَنَفَّسَ فِيْهِ»

(اخرجه الموصلی فی المسند)

٩٨١ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں پھونکیں مارنے اور اس میں سانس لینے سے منع فرمایا۔

شرح: پانی میں اگر کوئی تنکا وغیرہ ہو تو اسے پھونک مار کر دور کرنے کی بجائے کسی چیز سے نکال دینا چاہیے اور پانی پیتے ہوئے برتن میں سانس لینے کی بجائے برتن کو منہ سے ہٹا کر سانس لیا چاہیے۔ تاکہ منہ اور ناک کے جراثیم پانی میں نہ جائیں۔

النھی عن الشرب من فی السقآء

مشکیزے کے منہ سے منہ لگا کر پینے کی ممانعت

۹۸۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عِكْرِمَةُ، قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَشْيَاءَ قِصَارٍ سَمِعْنَاهَا مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: «نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُشْرَبَ مِنْ فِي السِّقَاءِ» (اخرجه البخاری فی الاشربه)

۹۸۲ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی شخص مشکیزہ کے منہ سے منہ لگا کر پیے۔

شرح: ممکن ہے مشکیزہ میں کوئی موذی چیز ہو جو اس کے منہ میں چلی جائے۔

کراھیۃ الاکل متکئاً

تکیہ لگا کر کھانے کی کراہیت

۹۸۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُدْعَانَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَمَّا أَنَا فَلَا آكُلُ مُتَّكِئًا، وَأَمَّا أَنَّهُ قَدْ أَكَلَ الطَّعَامَ، وَمَشَى فِي الْأَسْوَاقِ، يَعْنِي الدَّجَّالَ»

(اخرجه ابن حبان فی صحیحه)

۹۸۳ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تو تکیہ لگا کر نہیں کھاتا، جبکہ وہ (یعنی دجال) بازاروں میں چلتے پھرتے کھائے گا۔

شرح: گویا چلتے پھرتے کھانا ناپسندیدہ چیز ہے۔ آج کل یہ رسم بد چلی ہے کہ شادی بیاہوں میں برتن بھر لو اور کھڑے ہو کر بلکہ چلتے پھرتے کھاؤ، یہ ناپسندیدہ بلکہ اذیت دہ رسم ہے۔ کھانا بیٹھ کر کھانا چاہیے۔ کرسی پہ بھی بیٹھا جا سکتا ہے، مگر افضل

زمین پر بیٹھ کر کھانا ہے بشرطیکہ کوئی عذر نہ ہو۔

۹۸۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، وَمِسْعَرٌ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «لَا آكُلُ مُتَّكِئًا» (اخرجه البخاری فی الاطعمه)

۹۸۴ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تکیہ لگا کر نہیں کھاتا۔

شرح: ٹیک لگا کر کھانا کھانا خلاف سنت ہے۔ اس طرح معدہ میں گنجائش بڑھ جاتی ہے اور آدمی زیادہ کھاتا ہے اور اس طرح کپڑوں پر کھانے کے گرنے کے امکانات زیادہ ہیں، پھر یہ متکبرانہ انداز بھی ہے۔

شرب زمزمٍ قائماً

زمزم کا کھڑے ہو کر پینا

۹۸۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: «رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِدَلْوٍ مِنْ زَمْزَمَ فَنُزِعَ لَهُ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ» (اخرجه مسلم فی المساجد)

۹۸۵ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمزم کا ڈول منگوایا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے چاہِ زمزم سے پانی نکالا گیا، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر زمزم پیا۔

شرح: چنانچہ زمزم کو کھڑے ہو کر پینے میں ثواب ہے، جبکہ باقی ہر پانی کو بیٹھ کر پینے میں ثواب ہے، تاہم زمزم کو بیٹھ کر پینے میں بھی حرج نہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے کھڑے ہونے کا حکم نہیں فرمایا نہ اس کی تاکید کی ہے۔

من آداب الکلام

کلام کے آداب سے

۹۸۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

۹۸۶ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے

قَالَ:حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا يَقُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ إِنِّيْ خَبِيْثُ النَّفْسِ وَلٰكِنْ لِيَقُلْ إِنِّيْ لَقِسُ النَّفْسِ» (متفق علیه)

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہے بلکہ وہ کہے کہ میرا نفس شوقین ہے۔

شرح: یعنی اپنے آپ کو برے الفاظ سے تعبیر نہیں کرنا چاہیے۔

اجر من قال ان شآء الله

ان شاءاللہ کہنے کی فضیلت

۹۸۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " حَلَفَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، فَقَالَ: لَأُطِيْفَنَّ اللَّيْلَةَ بِسَبْعِيْنَ امْرَأَةً كُلُّهُنَّ تَجِيْءُ بِغُلَامٍ يُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ، أَوْ قَالَ لَهُ الْمَلَكُ: قُلْ إِنْ شَاءَ اللهُ، فَنَسِيَ فَأَطَافَ بِسَبْعِيْنَ امْرَأَةً، فَلَمْ تَجِيْءُ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ بِشَيْءٍ إِلَّا وَاحِدَةٌ جَاءَتْ بِشِقِّ غُلَامٍ" فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لَوْ قَالَ: إِنْ شَاءَ اللهُ لَمَا حَنِثَ وَلَكَانَ دَرَكًا فِيْ حَاجَتِهِ " (متفق علیه)

۹۸۷ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سلیمان بن داوٗد علیہ السلام نے قسم اٹھائی کہ وہ آج رات سے ستر عورتوں (بیویوں) کے پاس جائیں گے۔ ہر ایک لڑکا پیدا کرے گی جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرے گا۔ ان کو ان کے ساتھی نے یا فرشتے (راوی کا شک ہے) نے کہا ان شاءاللہ کہو۔ وہ ان شاءاللہ کہنا بھول گئے۔ وہ ستر عورتوں کے پاس گئے تو ان میں سے صرف ایک کے ہاں لڑکا پیدا ہوا وہ بھی آدھا (کچا بچہ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ ان شاءاللہ کہہ دیتے تو ان کی قسم بھی پوری ہو جاتی اور وہ اپنا مقصد بھی پا لیتے (یعنی ستر مجاہد بیٹے ان کے ہاں پیدا ہوتے)

۹۸۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حُجَيْرٍ التَّيْمِيُّ، عَنْ

۹۸۸ یہی حدیث دوسری سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

طَاوُسٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، بِمِثْلِهِ (ایضاً)

ذم السب و اللعن

گالی دینے اور لعنت کرنے کی برائی

۹۸۹ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " لَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ: قَبَّحَ اللّٰهُ وَجْهَكَ، وَوَجْهَ مَنْ اَشْبَهَ وَجْهَكَ، فَاِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ آدَمَ عَلٰی صُوْرَتِهٖ "

(اخرجه ابن ابی شیبه)

۹۸۹ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی کسی کو یہ نہ کہے کہ اللہ تمہارا چہرہ بگاڑے اور جس کی تم جیسی شکل ہو اس کا چہرہ بھی بگاڑے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ حضرت نے آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پہ پیدا کیا۔

شرح: یعنی اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی پسندیدہ صورت پر پیدا فرمایا ہے۔ یہ ایسے ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ (سورۂ ص، آیت:۷۲)

''میں نے آدم میں اپنی روح پھونکی۔'' یعنی اپنی پیدا کردہ روح پھونکی۔

الامر بالمحافظة علی اللسان

زبان کی حفاظت کرنے کا حکم

۹۹۰ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ اللَّیْثِیُّ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، عَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِیِّ یَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

۹۹۰ حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی آدمی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا ایسا لفظ کہہ لیتا ہے جس کی سنگینی وہ نہیں جانتا، اور اللہ قیامت تک اس کے لیے اپنی ناراضگی لکھ دیتا ہے اور ایک آدمی اللہ تعالیٰ

وَسَلَّمَ، قَالَ: «إِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللهِ مَا يَظُنُّ أَنْ تَبْلُغَ مَا تَبْلُغُ، فَيَكْتُبُ اللهُ بِهَا سَخَطَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللهِ مَا يَظُنُّ أَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ، فَيَكْتُبُ اللهُ بِهَا رِضَاهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ» قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: «هٰذَا مَا عِنْدِي يَبْلُغُ بِهِ كَمَا كَانَ يَقُولُهُ أَوَّلُ»

(اخرجه ابن حبان فی صحیحه)

کی رضا کا ایسا لفظ کہہ دیتا ہے جس کے بارے میں وہ نہیں جانتا کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی کس قدر رضا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے تا قیامت اپنی رضا لکھ دیتا ہے۔

حرمة سب الدهر

زمانے کو گالی دینے کی حرمت

۹۹۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ، يَسُبُّ الدَّهْرَ، وَأَنَا الدَّهْرُ بِيَدِي الْأَمْرُ، أُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ " (متفق علیه)

۹۹۱ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل فرماتا ہے، ابن آدم زمانہ کو گالی دیتا ہے اور زمانہ میں ہوں میرے ہاتھ میں سب معاملہ ہے۔ میں رات اور دن کو بدل رہا ہوں (یعنی میں زمانے کو چلاتا ہوں تو زمانے کو گالی دینا، مجھے گالی دینا ہے)

شرح: کئی لوگ جہالت میں کہہ دیتے ہیں۔ برا ہو زمانے کا، یا کہتے ہیں کیسا برا زمانہ آ گیا ہے۔ یہ غلط الفاظ ہیں۔ زمانہ برا نہیں ہے بلکہ اہلِ زمانہ برے ہیں۔

النهي عن تسمية العنب كرماً

انگور کو کرم کہنے کی ممانعت

۹۹۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " وَيَقُوْلُوْنَ: كَرْمٌ، وَاِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ" (متفق عليه)

۹۹۲ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ ''کرم'' کہتے ہیں اور کرم مومن کا دل ہے۔

شرح: دورِ جاہلیت میں اہلِ عرب انگور کو ''الکرم'' کہتے تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ انگور سے شراب بنتی ہے اور وہ کہتے تھے کہ شراب پی کر بندہ جود و کرم پر اتر آتا ہے اور سخاوت کرتا ہے، حالانکہ یہ شیطانی وسوسہ ہے۔ شراب سے عقل زائل ہو جاتی ہے اور انسان اگر مدہوشی میں کسی کو کچھ دے دیتا ہے تو یہ کرم نہیں جرم ہے۔ اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگور کو کرم کہنے سے منع فرمایا اور بتایا کہ اصل کرم تو مومن کا دل ہے جو مرکز ایمان ہے۔ وہاں سے جود و کرم کے چشمے ابلتے ہیں۔

۹۹۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ الْعَزِيْزِ مُوسَى بْنَ عُبَيْدَةَ الرَّبَذِيَّ يُحَدِّثُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِاَخِيْهِ: جَزَاكَ اللهُ خَيْرًا، فَقَدْ اَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ"

(اخرجه الترمذی فی الصبر و الصلة)

۹۹۳ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آدمی اپنے بھائی سے کہے جَزَاكَ اللهُ خَيْراً۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اچھی جزا دے تو اس نے اس کی تعریف میں حد کر دی۔

شرح: یعنی ضروری نہیں کہ ہم کسی کی تعریف میں حد سے بڑھیں اور چاپلوسی تک جائیں بلکہ اعتدال رکھنا چاہئے۔ نہ یہ کہ شکریہ ہی ادا نہ کیا جائے نہ ہی ایسا ہو اس کی چاپلوسی کی جائے۔

کراهیة التسمیة بملك الاملاك

کسی کو شہنشاہ کہنے کی کراہیت

۹۹۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّ اَخْنَعَ الْاَسْمَاءِ عِنْدَ اللهِ رَجُلٌ تَسَمّٰى بِمَلِكِ الْاَمْلَاكِ» قَالَ سُفْيَانُ: «بِشَاهَانْ شَاهْ» (متفق علیه)

۹۹۴ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے ناپسندیدہ نام یہ ہے کہ کسی آدمی کو ملک الاملاک (بادشاہوں کا بادشاہ) کہا جائے۔ سفیان نے اس کا معنی شہنشاہ کیا ہے۔

شرح: بادشاہوں کا بادشاہ تو اللہ رب العزت ہے ہر بادشاہ کی بادشاہی اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہے۔

من قال لاخیه یا کافر فاحدهما کافر

جس نے اپنے بھائی کو کافر کہا تو ان دونوں میں سے ایک ضرور کافر ہے

۹۹۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِذَا كَفَّرَ الرَّجُلُ اَخَاهُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا اَحَدُهُمَا» (اخرجه البخاری فی الادب)

۹۹۵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب ایک شخص اپنے بھائی کو کافر قرار دیتا ہے تو ان میں سے ایک ضرور کافر ہوتا ہے۔

شرح: کسی مسلمان کو بلا وجہ کافر کہنا گویا اس کے ایمان کو کفر سے تعبیر کرنا ہے، اس لیے اگر وہ کافر نہ ہو تو کہنے والا خود کافر ہے، تاہم کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص کی زبان یا قلم سے کوئی جملہ نکلتا ہے جس میں ایمانی اور کفری دونوں پہلو ہوتے ہیں تو اس پر علماء میں اختلاف ہوتا ہے۔ کوئی اسے کفر کہتا ہے اور کوئی نہیں۔ یہ الگ معاملہ ہے۔

آداب الزینة

لعن الله المتشبهات بالرجال

مردوں سے تشبیہ کرنے والی عورتوں پر اللہ تعالیٰ لعنت کرتا ہے

۹۹۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ: ذُكِرَ لِعَائِشَةَ أَنَّ اِمْرَأَةً تَلْبَسُ النَّعْلَيْنِ فَقَالَتْ «لَعَنَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَةَ النِّسَاءِ» (اخرجه الموصلی فی مسنده)

۹۹۶ ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا کہ ایک عورت نعلین پہنتی ہے (مردوں سے مختص جوتے پہنتی ہے) آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ مردوں سے مشابہت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرماتا ہے۔

شرح: لہٰذا عورت کا ایسا لباس پہننا جو مردوں کے لباس سے مشابہت رکھے اس کا پہننا ناجائز ہے اور مردوں کے لیے بھی جائز نہیں کہ لباس اور وضع قطع میں عورتوں سے مشابہت کریں جیسے ہیجڑے (مخنث) کرتے ہیں۔

استحباب صبغ الشعر

بالوں کو رنگنے کا استحباب

۹۹۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ، وَأَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ الْيَهُوْدَ، وَالنَّصَارٰى لَا يَصْبِغُوْنَ فَخَالِفُوْهُمْ» (متفق علیه)

۹۹۷ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہود و نصاریٰ (اپنے بالوں کو) نہیں رنگتے تم رنگا کرو۔

شرح: چنانچہ مہندی لگانا سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک میں چند بال سفید تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم

ان پر مہندی لگاتے تھے۔(ترمذی)

کراھیۃ التزعفر للرجال

مردوں کو عورتوں والی رنگ دار خوشبو لگانے کی کراہیت

۹۹۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: أَبْصَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مُتَخَلِّقٌ، فَقَالَ لِيْ: «يَا يَعْلَى، أَلَكَ امْرَأَةٌ؟» فَقُلْتُ: لَا، قَالَ: «فَاغْسِلْهُ وَلَا تَعُدْ، ثُمَّ اغْسِلْهُ وَلَا تَعُدْ» قَالَ يَعْلَى: «فَغَسَلْتُهُ وَلَا أَعُوْدُ، ثُمَّ غَسَلْتُهُ وَلَا أَعُوْدُ، ثُمَّ غَسَلْتُهُ وَلَا أَعُوْدُ»

(اخرجه الترمذی فی الادب)

۹۹۸ حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا میں نے ایک خاص خوشبو لگائی ہوئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہاری بیوی ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں فرمایا۔ اسے دھو دو اور دوبارہ نہ لگانا۔ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا۔ یعلیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: تو میں نے اسے دھو دیا اور دوبارہ نہ لگاؤں گا۔ یہ انہوں (حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ) نے تین بار کہا۔

شرح: دراصل اس حدیثِ مبارکہ میں جس خوشبو کا ذکر ہے اسے خلوق کہتے ہیں۔ یہ رنگ دار ہوتی ہے اور عورتوں سے خاص ہے۔ اگر یہ مرد میں نظر آئے تو گمان ہے کہ اس کو بیوی سے لگ گئی ہوگی اور اگر وہ شادی شدہ نہ ہو تو یہ گمان بھی نہیں۔ لہذا اسے یہ خوشبو نہیں لگانی چاہئے۔ ترمذی میں یہ حدیث اس باب میں ہے۔ باب کراھیہ التزعفر والخلوق للرجلا۔ واللہ اعلم۔

۹۹۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ ظَبْيَانَ الْحَنَفِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ حَنِيْفَةَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: ذَهَبْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى يَهُوْدِ بَنِيْ قَيْنُقَاعَ

۹۹۹ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بنی قینقاع کے یہود کی طرف گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو درس دینا چاہتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص کو پیچھے بیٹھے دیکھا جس نے ایک خاص خوشبو لگا رکھی تھی۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شاید اس کی نئی

يُدَارِسُهُمْ، فَأَبْصَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مُتَخَلِّقًا فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ لَعَلَّهُ عَرُوْسٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَإِنْ اِذْهَبْ فَاغْسِلْهُ، ثُمَّ انْهَكْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ، ثُمَّ انْهَكْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ، ثُمَّ انْهَكْهُ»

شادی ہوئی ہے۔ آپ ﷺ نے اسے تین بار فرمایا کہ جاؤ اس کو خوب دھولو اور اس کو مٹادو۔

خمس من الفطرة

پانچ چیزیں فطرت میں سے ہیں

۱۰۰۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، يَقُوْلُ: أَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلْفِطْرَةُ خَمْسٌ أَوْ خَمْسٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ: اَلْخِتَانُ، وَالِاسْتِحْدَادُ، وَتَقْلِيْمُ الْأَظْفَارِ، وَنَتْفُ الْإِبِطِ، وَقَصُّ الشَّارِبِ"

(اخرجه البخاری فی اللباس)

۱۰۰۰ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ چیزیں فطرت میں سے ہیں۔ ختنہ، موئے زیر ناف کی صفائی، ناخن کاٹنا، بغلیں صاف کرنا اور مونچھیں کترانا۔

اذا انتعل احد فليبدأ باليمنٰى و اذا اخلع فليبدأ بالسيرىٰ

پہلے دائیں پاؤں میں جوتی پہنو اور پہلے بائیں پاؤں سے اتارو

۱۰۰۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ

۱۰۰۱ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے ایک جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ ایک جوتے یا ایک موزے میں نہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ أَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ، وَلَا خُفٍّ وَاحِدٍ حَتَّى يُصْلِحَ الْأُخْرَى، وَإِذَا انْتَعَلَ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِينِ، وَإِذَا خَلَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالْيُسْرَى، وَلْتَكُنِ الْيُمْنَى أَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَآخِرَهُمَا تُحْفَى»

(اخرجه البخاری فی اللباس)

چلے۔ جب تک دوسرے کی اصلاح نہ کرے اور جب جوتی پہنے تو دائیں سے شروع کرے اور جب اتارے تو بائیں سے ابتداء کرے۔ دایاں پاؤں پہننے میں اول ہے اور اتارنے میں آخر ہے۔

لعنة الله على الواصلة و المستوصلة

بال لگانے اور لگوانے والی عورت پر اللہ کی لعنت

۱۰۰۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَنَّهُ سَمِعَ فَاطِمَةَ بِنْتَ الْمُنْذِرِ تَقُولُ سَمِعْتُ أَسْمَاءَ تَقُولُ: سَأَلَتِ امْرَأَةٌ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ ابْنَتِي أَصَابَتْهَا الْحَصْبَةُ فَامَّرَقَ شَعْرُهَا، وَإِنِّي زَوَّجْتُهَا أَفَأَصِلُ فِيهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَعَنَ اللهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمَوْصُولَةَ»

(اخرجه البخاری فی اللباس)

۱۰۰۲ حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک عورت نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ میری بیٹی کو بخار آیا جس سے اس کے بال کمزور ہو گئے (اور جھڑنے لگے) اب میں اس کی شادی کرنے والی ہوں، کیا میں اسے نقلی بال لگاؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نقلی بال لگانے اور لگوانے والی عورت پر لعنت فرماتا ہے۔

حرمة الوصل للنساء

عورتوں کے لیے بالوں کے جوڑنے (وگ لگانے) کی ممانعت

۱۰۰۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،

۱۰۰۳ حمید بن عبدالرحمان بیان کرتے ہیں: میں نے

قَالَ:حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ فِيْ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ وَهُوَ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَخْرَجَ مِنْ كُمِّهِ قُصَّةً مِّنْ شَعْرٍ، فَقَالَ: اَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ يَا اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ؟ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ مِثْلِ هٰذِهٖ، وَقَالَ: «اِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ حِيْنَ اِتَّخَذَهَا نِسَاؤُهُمْ» (اخرجه البخاری فی الانبیاء)

حضرت امیر معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کو دس محرم کے دن (مسجد نبوی میں) منبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ انہوں نے اپنی آستین سے بالوں کا ایک جوڑا نکالا اور کہا: اے اہل مدینہ! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی چیز کے استعمال سے منع فرمایا اور یہ بھی ارشاد فرمایا۔ بنی اسرائیل تب ہلاک ہوئے جب ان کی عورتوں نے ان چیزوں کا استعمال شروع کیا۔

لا تذهبن المرأة الى المسجد متعطرةً

عورت خوشبو لگا کر مسجد نہ جائے

۱۰۰۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الْعُمَرِيُّ، عَنْ مَوْلًى لِاَبِيْ رُهْمٍ، قَالَ: لَقِيَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِمْرَاَةً مُتَطَيِّبَةً، فَقَالَ: اَيْنَ تُرِيْدِيْنَ يَا اَمَةَ الْجَبَّارِ؟ قَالَتِ الْمَسْجِدَ، قَالَ: وَلَهُ تَطَيَّبْتِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: اِرْجِعِيْ فَاغْتَسِلِيْ، فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: «اَيُّمَا اِمْرَاَةٍ تَطَيَّبَتْ، ثُمَّ خَرَجَتْ تُرِيْدُ الْمَسْجِدَ لَمْ تُقْبَلْ لَهَا صَلَاةٌ، وَلَا كَذَا وَلَا كَذَا حَتّٰى تَرْجِعَ فَتَغْتَسِلَ غُسْلَهَا مِنَ الْجَنَابَةِ»

(اخرجه البیهقی فی الشعب الایمان)

۱۰۰۴ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا ایک غلام روایت کرتا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک عورت دیکھی جس نے خوشبو لگا رکھی تھی۔ آپ نے فرمایا: اے خدائے جبار کی باندی کہاں جا رہی ہو؟ کہنے لگی مسجد، فرمایا: یہ خوشبو تم نے مسجد جانے کے لیے لگا رکھی ہے؟ کہنے لگی: ہاں، فرمایا واپس جاؤ اور غسل کرو، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ جس عورت نے خوشبو لگائی پھر مسجد جانے کے لیے نکلی اس کی کوئی نماز قبول نہیں کی جائے گی اور نہ ہی فلاں فلاں عمل قبول ہوگا تا آنکہ وہ واپس آئے اور جنابت کے غسل جیسا غسل کرے۔

شرح: کیونکہ عورت کی خوشبو مردوں کی نظروں کو اس کی طرف کھینچتی ہے اور فتنہ کا دروازہ کھلتا ہے۔

صبغ اللحية بالكتم

داڑھی کو مہندی لگانا

١٠٠٥ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ عُبَيْدُ بْنُ جُرَيْجٍ كَانَ يَصْحَبُ ابْنَ عُمَرَ، أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ، فَقَالَ: رَأَيْتُكَ تَصْنَعُ شَيْئًا لَمْ أَرَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِكَ يَصْنَعُهُ، رَأَيْتُكَ لَا تُهِلُّ حَتَّى تَنْبَعِثَ بِكَ رَاحِلَتُكَ، وَرَأَيْتُكَ تَلْبَسُ هٰذِهِ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَتَوَضَّأُ فِيهَا، وَرَأَيْتُكَ لَا تَسْتَلِمُ مِنَ الْبَيْتِ إِلَّا هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ، وَرَأَيْتُكَ تُصَفِّرُ لِحْيَتَكَ. فَأَجَابَهُ ابْنُ عُمَرَ، فَقَالَ: «رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُهِلُّ حَتَّى تَنْبَعِثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ، وَرَأَيْتُهُ يَلْبَسُ هٰذِهِ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَيَتَوَضَّأُ فِيهَا، وَرَأَيْتُهُ لَا يَسْتَلِمُ مِنْ هٰذَا الْبَيْتِ إِلَّا هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ، وَرَأَيْتُهُ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ»

(اخرجه البیهقی فی الطهارة)

١٠٠٥ حضرت عبداللہ بن جریج رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھیوں میں سے تھے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کرتے ہوئے کہا: آپ بعض کام ایسے کرتے ہیں کہ آپ کے ساتھیوں سے کوئی نہیں کرتا۔ میں نے دیکھا ہے کہ آپ کی سواری جب تک اٹھ نہ کھڑی ہو آپ تلبیہ نہیں کہتے۔ آپ سبتی جوتے پہنتے ہیں اور انہی میں وضو کرتے ہیں اور آپ کعبۃ اللہ کے صرف دو ارکان پر استلام کرتے ہیں اور آپ اپنی داڑھی کو زرد رنگ لگاتے ہیں۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہنے لگے: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تلبیہ نہیں کہتے تھے جب تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر کھڑی نہ ہو جاتی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سبتی نعلین پہنتے اور ان میں وضو کرتے تھے اور بیت اللہ کے انہی دو ارکان کا استلام کرتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی داڑھی مبارک کو زرد رنگ لگاتے تھے۔

شرح: کعبہ کے دو کونوں سے مراد رکن یمانی اور حجر اسود ہے اور استلام کرنے سے مراد ان کو ہاتھ لگانا ہے اور زرد رنگ سے مہندی مراد ہے یا بالوں کو اتنا تیل لگانا کہ وہ زرد نما ہو جائیں۔

خاتم الرسول ﷺ

نبی اکرم ﷺ کی انگوٹھی

١٠٠٥ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ مُوسٰى، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: «اِتَّخَذَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ، ثُمَّ اَلْقَاهُ وَاتَّخَذَ مِنْ فِضَّةٍ فَصُّهُ مِنْهُ، وَجَعَلَ فَصَّهُ مِنْ بَاطِنِ كَفِّهِ، وَنَقَشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ وَنَهٰى اَنْ يَنْقُشَ اَحَدٌ عَلَيْهِ» «فَهُوَ الَّذِيْ سَقَطَ مِنْ مُعَيْقِيْبٍ فِيْ بِئْرِ اَرِيْسَ» (اخرجه البخاری فی اللباس)

١٠٠٥ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی بنوائی پھر اسے پھینک دیا، پھر چاندی کی انگوٹھی بنوائی اس کا نگینہ بھی چاندی کا تھا۔ آپ ﷺ نگینے کو ہتھیلی کی جانب رکھتے تھے۔ آپ ﷺ نے اس میں محمد رسول اللہ (ﷺ) کندہ کرایا اور آپ ﷺ نے منع فرمایا کہ کوئی اپنی انگوٹھی پر یہ الفاظ لکھوائے۔ یہی وہ انگوٹھی تھی جو حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ سے ''بئر اریس'' میں گرگئی تھی۔

شرح: حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ قدیم الاسلام ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حبشہ و مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ رسول اللہ ﷺ کی انگوٹھی انہی کے پاس ہوتی تھی۔ خلافت عثمان غنی رضی اللہ عنہ میں فوت ہوئے (تہذیب التہذیب) ان کے ہاتھ سے یہ انگوٹھی ''بئر اریس'' میں گرگئی۔ دوسری روایت میں ہے کہ وہ انگوٹھی پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آئی، پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو ملی۔ جب تک وہ ان کے پاس رہی ان کی خلافت مستحکم تھی، پھر ان سے بئر اریس میں گر گئی اور ان کی خلافت کمزور ہوگئی۔ امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے تاریخ الخلفاء میں ایسے ہی لکھا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ مرد چاندی کی ایک انگوٹھی پہن سکتا ہے جو بہت بڑی نہ ہو بلکہ حدیث کے مطابق سوا چار ماشہ ہو۔

١٠٠٦ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: ثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يَسْاَلُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، هَلِ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا؟ قَالَ: «نَعَمْ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَرِيْقِهٖ فِيْ يَدِهٖ فِيْ لَيْلَةٍ مُقْمِرَةٍ»

(متفق علیه)

١٠٠٦ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے سوال کیا، کیا رسول اللہ ﷺ نے انگوٹھی پہنی تھی؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ آپ ﷺ کے دستِ نبوت میں انگوٹھی کا چاندنی رات میں چمکنا گویا میں آج بھی دیکھ رہا ہوں۔

حرمة التصویر

تصویر کی حرمت

۱۰۰۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُوْلُ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِ اسْتَتَرْتُ بِقِرَامٍ فِيْهِ تَمَاثِيْلُ، فَلَمَّا رَآهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَوَّنَ وَجْهُهُ ثُمَّ هَتَكَهُ، وَقَالَ «إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِيْنَ يُشَبِّهُوْنَ بِخَلْقِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ» قَالَ سُفْيَانُ فَلَمَّا جَاءَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا بِأَحْسَنَ مِنْهُ وَأَرْخَصَ، وَقَالَ: أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُوْلُ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سَتَرْتُ عَلَى سَهْوَةٍ لِيْ بِقِرَامٍ لِيْ فِيْهِ تَمَاثِيْلُ، فَلَمَّا رَآهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَعَهُ، وَقَالَ: «إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِيْنَ يُضَاهُوْنَ بِخَلْقِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ» قَالَتْ: فَقَطَعْنَا مِنْهُ وِسَادَةً أَوْ وِسَادَتَيْنِ. (متفق علیه)

۱۰۰۷ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ ﷞ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے گھر تشریف لائے۔ میں نے دروازہ پر ایک پردہ لٹکایا تھا جس میں تصاویر تھیں، جب اسے رسول اللہ ﷺ نے دیکھا تو آپ ﷺ کا چہرہ انور (غصہ سے) متغیر گیا، پھر آپ ﷺ نے اسے پھاڑ دیا اور فرمایا، روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے سخت عذاب والے وہ لوگ ہیں جو اللہ کی تخلیق سے مشابہت کریں (یعنی تصویر بنائیں)
حضرت سفیان بن عیینہ ﷫ کہتے ہیں۔ ہمارے پاس عبدالرحمان بن قاسم آئے انہوں نے ہمیں اس سے زیادہ اچھی حدیث سنائی جس میں زیادہ رخصت ہے وہ کہتے ہیں: مجھے میرے باپ نے بتایا کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ ﷞ سے سنا وہ فرماتی تھیں:
رسول اللہ ﷺ ایک سفر سے واپس آئے، میں نے دروازہ پر ایک پردہ لگایا ہوا تھا جس میں تصویریں تھیں۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھا تو اُسے اتار دیا اور فرمایا: روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ کی تخلیق سے مشابہت کرتے ہیں۔
حضرت عائشہ صدیقہ ﷞ فرماتی ہیں: ہم نے اس چادر سے ایک سرہانہ یا دو سرہانے بنا لیے۔

شرح: یعنی ہم نے اس چادر کو پھاڑ کر اسے سرہانے میں ڈال لیا۔ خلاصہ یہ ہے کہ تصویر بنانا حرام ہے اور اسے سجا کر سامنے رکھنا حرام ہے۔ اگر وہ کسی چیز پر پہلے سے بنی ہو تو اسے لپیٹ کر کہیں رکھ دینے میں حرج نہیں ہے، جیسے سکوں اور نوٹوں پر تصاویر بنی ہوتی ہیں تو انہیں جیب میں رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

من صوّر صورة عُذّب

جس نے تصویر بنائی اسے عذاب دیا جائے گا

۱۰۰۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً عُذِّبَ وَكُلِّفَ اَنْ يَّنْفُخَ فِيْهَا وَلَيْسَ بِفَاعِلٍ، وَمَنْ تَحَلَّمَ كَاذِبًا عُذِّبَ وَكُلِّفَ اَنْ يَّعْقِدَ بَيْنَ شَعِيْرَتَيْنِ وَلَيْسَ بِعَاقِدٍ، وَمَنِ اسْتَمَعَ اِلٰى حَدِيْثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ صُبَّ فِيْ اُذُنَيْهِ الْآنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» قَالَ سُفْيَانُ: اَلْآنُكُ الرَّصَاصُ.

(اخرجه البخاری فی التعبیر)

۱۰۰۸ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے (جاندار چیز کی) تصویر بنائی اسے عذاب دیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ اس میں جان بھی ڈالے اور وہ نہیں ڈال سکے گا اور جس نے جھوٹا خواب بیان کیا، اسے عذاب دیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ جَو کے دو دانے لے کر ان میں گرہ لگائے اور وہ ایسا نہیں کر سکے گا، اور جس شخص نے کچھ لوگوں کی بات پر کان لگایا جبکہ وہ اسے ناپسند رکھتے ہوں تو اس کے کانوں میں روزِ قیامت سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔

المصورون اشد الناس عذاباً یوم القیامة

روز قیامت سب سے سخت عذاب تصویر سازوں کا ہے

۱۰۰۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ مَسْرُوْقٍ فِيْ دَارِ يَسَارِ بْنِ نُمَيْرٍ

۱۰۰۹ مسلم بن صبیح کہتے ہیں: ہم حضرت مسروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ یا حضرت یسر بن نمیر رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھے۔ وہاں مسروق رضی اللہ عنہ نے چبوترے پر تصویریں رکھی ہوئی دیکھیں۔

فَرَاٰى مَسْرُوْقٌ فِيْ صُفَّتِهٖ تَمَاثِيْلَ فَقَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُوْنَ»

(اخرجه مسلم فی اللباس)

وہ کہنے لگے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: بے شک روزِ قیامت سب سے شدید تر عذاب تصویر بنانے (اور بنوانے) والوں کو ہوگا۔

شرح: یعنی جس نے کسی جاندار چیز کی تصویر بنائی یا بنوائی اسے روزِ قیامت شدید تر عذاب ہوگا اور جو تصویر کاغذ یا پتھر وغیرہ پر مستقل ثبت ہو جائے وہ اسی زمرہ میں ہے خواہ وہ قلم سے بنائی جائے یا کیمرہ سے دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔ کیونکہ آلات کے بدلنے سے احکام نہیں بدلتے۔ پہلے تلواروں سے جہاد ہوتا تھا اب بندوق سے ہوتا ہی مگر حکم ایک ہے ہے۔ اسی طرح پہلے قلم سے تصویر بنتی تھی اب کیمرہ سے بنتی ہے اور حکم ایک ہی ہے، البتہ آج شناخت کے لیے تصویر بنوانا ایک مجبوری بن گئی ہے۔ شناختی کارڈ اور پاسپورٹ وغیرہ کے لیے تصویر لازم ہے، تو یہاں لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا کے مطابق تصویر پر مواخذہ نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ معاف فرمانے والا ہے۔

لا تدخل الملائكة بيتاً فيه كلب او صورة

فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جہاں کتا یا تصویر ہو

١٠١٠ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا يَدْخُلُ الْمَلَكُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا صُوْرَةٌ» (اخرجه البخاری فی بدء الخلق)

١٠١٠ حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کوئی کتا ہو یا تصویر ہو۔

شرح: لہٰذا دیواروں پر جاندار چیزوں کی تصاویر لٹکانا حرام ہے اور باعثِ نحوست ہے۔ یہاں فرشتے سے مراد رحمت کے فرشتے ہیں۔ کیونکہ ملک الموت کو کوئی چیز مانع نہیں ہے۔

الامر بقتل الاوزاغ

چھپکلیوں کے مارنے کا حکم

۱۰۱۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ الْحَجَبِيُّ اَنَّهُ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ: اَخْبَرَتْنِيْ اُمُّ شَرِيْكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «اَمَرَهَا بِقَتْلِ الْاَوْزَاغِ»

(اخرجه البیہقی فی الحج)

۱۰۱۱ حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں چھپکلیوں کے مارنے کا حکم فرمایا تھا۔

شرح: چھپکلی موذی حشرات میں سے ہے، اس کا مارنا انسانوں کی صحت وسلامتی کے لیے ضروری ہے۔ جیسے دیگر کیڑوں مکوڑوں کو مارا جاتا ہے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بھی ایک لاٹھی رکھی تھی جس سے وہ چھپکلیوں کو مارتی تھیں۔

الامر باطفاء النار قبل النوم

سونے سے قبل آگ کے بجھانے کا حکم

۱۰۱۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِيْ بُيُوْتِكُمْ حِيْنَ تَنَامُوْنَ» (اخرجه البخاری فی الاستیذان)

۱۰۱۲ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم سونے لگو تو آگ کو جلتا ہوا مت چھوڑو۔

شرح: ایسا نہ ہو کہ آگ کی کوئی چنگاری سارے گھر کو جلا کر خاک کردے اور گھر والے غافل سو رہے ہوں۔ پرانے زمانہ میں دیے میں آگ جلتی تھی اس کے بجھانے کا بھی حکم تھا۔ ایسا نہ ہو کہ رات کو کوئی چوہا وغیرہ دیے کو گرا دے اور گھر کو جلا دے۔

الامر بقتل الحیات

سانپوں کے مارنے کا حکم

١٠١٣ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا سَالَمْنَاهُنَّ مُنْذُ حَارَبْنَاهُنَّ، وَمَنْ تَرَكَ مِنْهُنَّ شَيْئًا خِيفَةً فَلَيْسَ مِنِّي» يَعْنِي الْحَيَّاتِ

(اخرجه ابن حبان فی صحیحه)

١٠١٣ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب سے ہم نے ان (سانپوں) سے جنگ شروع کی ہے تو کبھی صلح نہیں کی اور جس نے ان سے ڈر کر ان کو چھوڑ دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

شرح: حکم ہے کہ پانچ فواسق ہیں انہیں مارو خواہ وہ حرم میں ملیں یا حرم سے باہر، ان میں سانپ بھی ہے۔ یہ حیات انسانی کی بقا کے لیے ہے۔

آداب المجلس

لا یتناجی اثنان دون الثالث

دو آدمی تیسرے کو چھوڑ کر باہم سرگوشی نہ کریں

١٠١٤ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لِيَحْيَى بْنِ حَبَّانَ: أَمَا تَرَوْنَ الْقَتْلَ شَيْئًا وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَتَنَاجَى اِثْنَانِ دُونَ الثَّالِثِ»

(اخرجه مسلم فی السلام)

١٠١٤ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یحییٰ ابن حبان سے کہا: تم لوگ قتل کو بھی کچھ نہیں سمجھتے، جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو آدمی تیسرے کو چھوڑ کر باہم سرگوشی نہ کریں۔

۱۰۱۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا يَتَنَاجَى إِثْنَانِ دُوْنَ الثَّالِثِ فَإِنَّ ذٰلِكَ يُحْزِنُهُ (اخرجه البخاری فی الاستیذان)

۱۰۱۵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس حدیث مبارکہ کو مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو آدمی (اپنے پاس بیٹھے ہوئے) تیسرے کو چھوڑ کر باہم سرگوشی نہ کریں، کیونکہ یہ چیز اسے غم ناک کرتی ہے۔

شرح: کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ یہ دونوں مجھ سے کچھ چھپا رہے ہیں اور مجھے اس معاملہ سے بے خبر رکھنا چاہتے ہیں۔

۱۰۱۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، وَصَالِحُ بْنُ قُدَامَةَ الْجُمَحِيُّ الْمَدَنِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِيْنَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَتَنَاجَى إِثْنَانِ دُوْنَ الثَّالِثِ»

(اخرجه البخاری فی الاستیذان)

۱۰۱۶ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو آدمی تیسرے ساتھی کو چھوڑ کر باہم سرگوشی نہ کریں۔

۱۰۱۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بِأَحْسَنَ مِنْهُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «لَا يَتَنَاجَى إِثْنَانِ دُوْنَ الثَّالِثِ» قَالَ: «فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَتَنَاجَى وَهُمْ ثَلَاثَةٌ دَعَا رَابِعًا»

(اخرجه مسلم فی السلام)

۱۰۱۷ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو آدمی تیسرے کو چھوڑ کر باہم سرگوشی نہ کریں۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا طریقہ تھا کہ اگر وہ تین آدمی ہوتے اور آپ کسی سے سرگوشی کرنا چاہتے تو آپ چوتھے آدمی کو بلا لیتے۔

شرح: یعنی جب لوگ تین سے زیادہ ہو جائیں تو وہ کثیر ٹھہرے، اب ان میں دو کا باہم سرگوشی کرنا باقی دو کے لیے باعث آزار نہیں ہے، ہاں اگر تین ہوں تو وہ دو کی سرگوشی تیسرے کے لیے باعث آزار ہے۔

لا ینبغی ان یکون مجلس المسلمین خالیاً عن ذکر اللہ

مسلمانوں کی مجلس اللہ کے ذکر سے خالی نہیں ہونی چاہیے

١٠١٨ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «مَا مِنْ قَوْمٍ يَجْلِسُونَ مَجْلِسًا لَا يَذْكُرُونَ اللهَ فِيهِ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً»

(اخرجه ابن حبان فی صحیحه)

١٠١٨ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو لوگ کسی مجلس میں ہوں اور اللہ تعالیٰ کو یاد نہیں کرتے تو وہ مجلس ان کے لیے باعث حسرت ہوگی۔

شرح: اور جب کوئی شخص مجلس میں انشاء اللہ اور الحمد للہ اور جزاك اللہ وغیرہ کہہ دیتا ہے تو وہ مجلس اللہ تعالیٰ کے ذکر سے خالی نہیں رہتی۔

لا یجوز الدخول فی مجلس بریح منتن

بدبو لے کر مجلس میں داخل ہونے کی ممانعت

١٠١٩ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُجَمِّعٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا أَكَلْتُمْ هٰذِهِ الْخُضْرَةَ، فَلَا تُجَالِسُونَا فِي الْمَجَالِسِ، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَأَذَّى مِمَّا يَتَأَذَّى مِنْهُ النَّاسُ»

(اخرجه ابن حبان فی صحیحه)

١٠١٩ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم یہ سبز چیز کھالو (کوئی بدبودار چیز) تو ہماری مجلس میں نہ بیٹھو، کیونکہ فرشتوں کو بھی اس چیز سے (یعنی اس کے کھانے سے منہ میں سے آنے والی بدبو سے فرشتوں کو تکلیف پہنچتی ہے) تکلیف ہوتی ہے جس سے انسانوں کو تکلیف ہوتی ہے۔

صحبة الخير و صحبة الشر

اچھی صحبت اور بری صحبت

١٠٢٠ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ كَمَثَلِ الْعَطَّارِ، إِنْ لَمْ يُحْذِكَ مِنْ عِطْرِهِ عَلِقَ بِكَ مِنْ رِيحِهِ، وَمَثَلُ الْجَلِيسِ السُّوءِ كَمَثَلِ الْقَيْنِ، إِنْ لَمْ يَحْرِقْكَ بِشَرَرِهِ، عَلِقَ بِكَ مِنْ رِيحِهِ»

(اخرجه البخاری فی البیوع)

١٠٢٠ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھے ہم مجلس کی مثال عطار جیسی ہے اگر وہ تم کو عطر نہیں دے گا تو پھر بھی اس کی خوشبو تمہیں ضرور پہنچے گی، اور برے ہم نشیں کی مثال لوہار کی مانند ہے اگر وہ اپنے شراروں سے تمہارے کپڑے نہیں جلائے گا تو بھی اس کی بدبو (اور دھوئیں) سے تمہیں تکلیف ضرور پہنچے گی۔

الامر بالتسليم على اهل المجلس مرتين

اہلِ مجلس کو دو بار سلام کہنے کا حکم

١٠٢١ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا انْتَهَيْتَ إِلَى قَوْمٍ جُلُوسٍ فَسَلِّمْ عَلَيْهِمْ، وَإِذَا قُمْتَ فَسَلِّمْ عَلَيْهِمْ، فَإِنَّ الْأُولَى لَيْسَتْ بِأَحَقَّ مِنَ الْآخِرَةِ»

(اخرجه ابن احبان فی صحیحه)

١٠٢١ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم کسی مجلس میں جاؤ تو اہلِ مجلس کو سلام کہو اور جب وہاں سے اٹھو تو سلام کہو، کیونکہ پہلا سلام دوسرے سے بے نیاز نہیں کر سکتا۔

النهي عن اخذ مكان الغير في المجلس

مجلس میں دوسرے آدمی کی جگہ لے لینے کی ممانعت

١٠٢٢ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يُقِيْمَنَّ اَحَدُكُمُ الرَّجُلَ مِنْ مَّجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ، وَلٰكِنْ تَفَسَّحُوْا وَتَوَسَّعُوْا» (متفق عليه)

۱۰۲۲ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص ایسا نہ کرے کہ کسی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر وہاں خود بیٹھے بلکہ تم کشادگی اور وسعت پیدا کرو۔

الحذر عن مصاحبة الملوك

بادشاہوں کی مصاحبت سے بچنا

١٠٢٣ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: وَكَانَ خَيْرًا مِّنْ اَبِيْهِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: " قَالُوْا لِرَجُلٍ: تَعَرَّفْ عَلَيْنَا، قَالَ: اِنَّمَا عَرِيْفُكُمُ الْاَهْيَسُ، الْاَلْيَسُ الْاَطْلَسُ الْمُكِدُّ الْمِلْحَسُ، اَلَّذِيْ اِذَا قِيْلَ لَهُ: هَا اِنْتَهَسَ وَاِذَا قِيْلَ لَهُ: هَاتِ حَمَسَ "

۱۰۲۳ شعبی کہتے ہیں کہ لوگوں نے کسی شخص سے کہا تم (حاکم وقت کے پاس) ہمارا تعارف کرواؤ۔ اس نے کہا: تمہارا تعارف کرانے والا ایسا شخص ہونا چاہئے جو مال پسند ہو اپنا حق کسی کو نہ دے، چور طبع ہو، بخیل ہو، جو ملے بلا تحقیق لے لے۔ جب اسے کوئی چیز دی جائے تو اسے نوچ کھائے اور جب اس سے کچھ مانگا جائے تو روک لے۔

شرح: کیونکہ بادشاہوں کے مقربین عموماً ایسے لالچی حریص اور مال کے پجاری لوگ ہی ہوتے ہیں۔

اذا یقال اذا سلم غیر المسلم

جب کوئی غیر مسلم سلام کہے تو کیا اس کا جواب دیا جائے؟

۱۰۲۴ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِیُّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَهْطًا مِّنَ الْیَهُودِ دَخَلُوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا: اَلسَّامُ عَلَیْكَ اَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: «عَلَیْكُمْ» فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ: بَلْ عَلَیْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ «یَا عَائِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ یُحِبُّ الرِّفْقَ فِی الْاَمْرِ كُلِّهٖ» قَالَتْ: قُلْتُ: اَوَلَمْ تَسْمَعْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا قَالُوْا؟ قَالُوْا: اَلسَّامُ عَلَیْكُمْ فَقَالَ: «قَدْ قُلْتُ عَلَیْكُمْ» قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَكَانَ سُفْیَانُ رُبَّمَا قَالَ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ «وَعَلَیْكُمْ» فَاِذَا وُقِفَ عَلَیْهِ تَرَكَ الْوَاوَ.

(اخرجه الموصلی فی مسنده)

۱۰۲۴ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ ﷞ فرماتی ہیں کہ یہود کی ایک جماعت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی۔ انہوں نے کہا: اے ابوالقاسم السام علیك (تم پر موت ہو) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا وعلیکم، حضرت عائشہ ﷞ نے کہا۔ بل علیکم السلام و اللعنۃ" بلکہ تم پر موت اور لعنت ہو۔" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! اللہ تعالیٰ ہر معاملہ میں نرمی کو محبوب رکھتا ہے، آپ ﷞ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا: آپ ﷺ نے نہ سنا وہ کیا کہہ رہے تھے۔ وہ آپ ﷺ سے کہہ رہے تھے۔ السام علیکم (آپ پر موت ہو) آپ ﷺ نے فرمایا۔ تو میں نے کہا تھا وعلیکم (تم پر ہو)

امام حمیدی ﷫ اس حدیث کے بعض الفاظ پر کلام کرتے ہیں۔

شرح: اس لیے اگر غیر مسلم السلام علیکم کہے تو جواب میں سنت رسول اللہ ﷺ کے مطابق بس وعلیکم کہنا چاہئے، یعنی السلام نہیں کہنا چاہئے ایک تو سنت کا اتباع ہے دوسرا السلام اللہ تعالیٰ کا نام بھی ہے۔ وہ کفار سے کلام کے وقت نہ لینا بہتر ہے۔

۱۰۲۵ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِیْنَارٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی

۱۰۲۵ حضرت عبداللہ بن عمر ﷞ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب یہودی تمہیں سلام کہے تو وہ السام علیك کہتا ہے۔ (یعنی تجھ پر موت ہو) تو تم

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكَ الْيَهُودِيُّ، فَإِنَّمَا يَقُوْلُ: السَّامُ عَلَيْكَ فَقُلْ: عَلَيْكَ" قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ دِيْنَارٍ: "فَكَانَ رَجُلٌ يَهُوْدِيٌّ ثُمَّ أَسْلَمَ، وَكَانَ يُسَلِّمُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ، فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ، إِذَا سَلَّمَ عَلَيْهِ لَا يَزِيْدُ إِذَا رَدَّ عَلَيْهِ أَنْ يَقُوْلَ: عَلَيْكَ، فَيَقُوْلُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنِّيْ قَدْ أَسْلَمْتُ، فَلَا يَزِيْدُهُ عَلَى أَنْ يَقُوْلَ: عَلَيْكَ"

(اخرجه البخاری فی الاستیذان)

اس کے جواب میں علیك کہا کرو (کہ تم پر موت ہو)

عبداللہ بن دینار کہتے ہیں کہ ایک شخص یہودی تھا پھر وہ اسلام لے آیا تو وہ جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو سلام کہتا تو آپ اس کے جواب میں علیك کہتے تھے اس سے زیادہ نہیں۔ وہ کہنے لگا: اے ابوعبدالرحمان (عبداللہ بن عمر) میں اب اسلام لے آیا ہوں۔ تو بہر حال (پہلے) آپ اسے علیك ہی کہتے تھے (بعد میں وعلیك السلام کہنے لگے)

آداب اللباس

خير الثياب البياض

سب سے اچھے کپڑے سفید ہیں

١٠٢٦ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «خَيْرُ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضُ لِيَلْبَسْهَا أَحْيَاؤُكُمْ وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ، وَخَيْرُ أَكْحَالِكُمُ الْإِثْمِدُ فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ»

(اخرجه الموصلی فی مسنده)

١٠٢٦ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے کپڑوں میں سے سب سے اچھے کپڑے سفید ہیں۔ زندوں کو چاہئے کہ سفید کپڑے پہنیں اور انہی میں مردوں کو کفن دو، اور تمہارا سب سے اچھا سرمہ "اثمد" ہے کیونکہ وہ نظر کو تیز کرتا ہے اور (پلکوں کے) بال اگاتا ہے۔

حرمة جر الثوب خیلاء

تکبر سے دامن گھسیٹ کر چلنے کی حرمت

١٠٢٧ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، قَالَ: بَعَثَنِي أَبِي إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ بِغَيْرِ إِذْنٍ، فَعَلَّمَنِي، فَقَالَ: «إِذَا جِئْتَ فَاسْتَأْذِنْ، فَإِذَا أُذِنَ لَكَ فَسَلِّمْ إِذَا دَخَلْتَ» وَمَرَّ ابْنُ ابْنِهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ وَاقِدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ جَدِيدٌ يَجُرُّهُ، فَقَالَ لَهُ: أَيْ بُنَيَّ ارْفَعْ إِزَارَكَ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «لَا يَنْظُرُ اللهُ إِلَى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ» (اخرجه البخاری فی فضائل الصحابة)

١٠٢٧ زید بن اسلم کہتے ہیں مجھے میرے والد نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا۔ میں ان کے پاس بلا اذن (بغیر اجازت) داخل ہو گیا تو انہوں نے مجھے سکھایا کہ جب تم کہیں جاؤ تو پہلے اجازت لو۔ اگر اجازت دی جائے تو وہ داخل ہو کر پہلے سلام کہو اتنے میں ان کا پوتا عبداللہ بن واقد بن عبداللہ بن عمر وہاں سے گزرا اس نے نیا کپڑا پہن رکھا تھا۔ جسے وہ زمین پر گھسیٹ کر چل رہا تھا۔ انہوں نے اسے کہا: اے پیارے بیٹے اپنا ازار اوپر اٹھاؤ۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کو نظر رحمت سے نہیں دیکھتا جو تکبر کے ساتھ اپنے دامن کو گھسیٹ کر چلے۔

١٠٢٨ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوبَ، مَوْلَى الْحُرَقَةِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، يَقُولُ: أَتَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، فَسَأَلْتُهُ هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْإِزَارِ شَيْئًا؟ فَقَالَ: نَعَمْ، هَلُمَّ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: «إِزْرَةُ الْمُؤْمِنِ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ، لَا جُنَاحَ

١٠٢٨ علاء بن عبدالرحمان بن یعقوب کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا: انہوں نے کہا: میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ میں نے ان سے پوچھا: کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تہبند کے بارے میں کچھ سنا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے، مومن کا تہبند اس کی آدھی پنڈلی تک ہونا چاہئے اور (تہبند) ٹخنوں تک بھی رکھ سکتا ہے اور جو ٹخنوں سے نیچے ہے وہ جہنم میں ہے۔ اللہ تعالیٰ روزِ قیامت

عَلَيْهِ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ، مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ فِي النَّارِ، لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلٰى مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطَرًا»

(اخرجه الموصلی فی مسندہ)

اس شخص کو نہ دیکھے گا جو تکبر سے اپنے تہبند کو گھسیٹ کر چلے۔

۱۰۲۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ، أَوْ يَعْقُوبَ بْنِ عَاصِمٍ، كَذٰلِكَ ـ كَانَ يَشُكُّ سُفْيَانُ فِيهِ ـ عَنِ الشَّرِيدِ، قَالَ: أَبْصَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا قَدْ أَسْبَلَ إِزَارَهُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِرْفَعْ إِزَارَكَ» فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَحْنَفُ تَصْطَكُّ رُكْبَتَايَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِرْفَعْ إِزَارَكَ، فَكُلُّ خَلْقِ اللّٰهِ حَسَنٌ» فَمَا رُئِيَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ بَعْدُ إِلَّا وَإِزَارُهُ إِلٰى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ

(اخرجه الطبرانی فی الکبیر)

۱۰۲۹ حضرت شرید بن سوید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جس نے اپنا تہبند (ٹخنوں سے نیچے) لٹکا رکھا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: تم اپنا تہبند اونچا کرلو۔ اس نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے چلنے میں کچھ لنگراہٹ ہے اور میرے گھٹنے لڑکھڑا جاتے ہیں تو اس لیے میں ٹخنوں تک چھپا کر رکھتا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم تہبند اٹھا کر رکھو۔ اللہ کی ہر تخلیق اچھی ہے تو اس کے بعد اس شخص کو جب بھی دیکھا گیا تو اس کا تہبند اس کے نصف ساق تک ہوتا تھا۔ (یعنی نصف پنڈلی تک ہوتا تھا۔)

۱۰۳۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَاحِبُ هٰذِهِ الدَّارِ الَّتِي فِي الْحَزْرِ أُمَيَّةُ بْنُ حُفَيْصِ بْنِ مَخْلِفًا، مَوْلٰى آلِ مَاجِدَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ مُسْلِمَ بْنَ يَنَّاقٍ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَلٰى بَابِ دَارِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالِدِ بْنِ أَسِيدٍ، فَمَرَّ شَابٌّ قَدْ أَسْبَلَ إِزَارَهُ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: اِرْفَعْ إِزَارَكَ، فَإِنِّي

۱۰۳۰ مسلم بن یناق کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن خالد بن اسید کے گھر کے دروازہ کے پاس حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ موجود تھا۔ اتنے میں ایک نوجوان گزرا جس نے اپنا تہبند ٹخنوں سے نیچے لٹکا رکھا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے کہا: اپنا تہبند اوپر کرلو۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرماتا جو تکبر سے اپنا دامن

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلٰى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ»
(اخرجه مسلم فی اللباس والزینة)

(زمین پر) گھسیٹ کر چلے۔

شرح: دامن کا زمین پر گھسیٹ کر چلنا ایک تکبرانہ چال ہے اور اللہ تعالیٰ کو بندے کا تکبر ناپسند ہے، لہٰذا یہی عادت بنانی چاہیے کہ تہبند یا شلوار ٹخنوں سے اوپر ہو۔

۱۰۳۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: لَمَّا ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْإِزَارِ مَا ذَكَرَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ إِزَارِيْ يَسْقُطُ مِنْ أَحَدِ شِقَّيَّ، فَقَالَ: «إِنَّكَ لَسْتَ مِنْهُمْ» (اخرجه البخاری فی فضائل الصحابة)

۱۰۳۱ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تہبند کو اونچا رکھنے کے بارے میں حکم ارشاد فرمایا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا تہبند ایک طرف سے خود ہی گر جاتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان لوگوں میں سے نہیں ہو (جو تکبر سے تہبند کو لٹکاتے ہیں)

۱۰۳۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ (ایضاً)

۱۰۳۲ یہی حدیث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دوسری سند کے ساتھ مروی ہے۔

لا حق للازار لاسفل من الكعبين
ٹخنوں سے نیچے تہبند کا کوئی حق نہیں

۱۰۳۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ نُذَيْرٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: أَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۱۰۳۳ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری یا اپنی پنڈلی کا گوشت والا حصہ پکڑ کر فرمایا: تہبند یہاں تک ہونا چاہیے۔ نہیں تو اس سے کچھ نیچے، پھر کچھ نیچے

صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَسْفَلَ مِنْ عَضَلَةِ سَاقِي أَوْ سَاقِهِ فَقَالَ: «هٰذَا مَوْضِعُ الْإِزَارِ فَإِنْ أَبَيْتَ فَأَسْفَلَ، فَإِنْ أَبَيْتَ فَأَسْفَلَ، فَإِنْ أَبَيْتَ فَلَا حَقَّ لِلْإِزَارِ فِيمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ»

(اخرجه ابن حبان)

اور اگر یہ بھی نہ ہو تو ٹخنوں سے نیچے تہبند کا کوئی حق نہیں۔

الفخذ من العورة

مرد کی ران جائے ستر میں سے ہے

١٠٣٤ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ قَالَ: حَدَّثَنِي زُرْعَةُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ جَرْهَدٍ، عَنْ جَدِّهِ جَرْهَدٍ، قَالَ: مَرَّبِي رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا فِي الْمَسْجِدِ، وَعَلَيَّ بُرْدَةٌ، وَقَدِ انْكَشَفَتْ فَخِذِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «غَطِّ فَخِذَكَ يَا جَرْهَدُ، فَإِنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ»

(صحیح ابن حبان)

١٠٣٤ حضرت جرہد اسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے قریب سے گزرے میں مسجد میں تھا۔ مجھ پر ایک چادر تھی اور میری ران برہنہ (ننگی) تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جرہد! اپنی ران ڈھانپو! بے شک ران جائے ستر ہے۔

حرمة الحرير للرجال

مردوں کے لیے ریشم پہننے کی ممانعت

١٠٣٥ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ سَمِعَهُ مِنَ ابْنِ أَبِي مُوسٰى قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا وَبَعَثَ أَبَا مُوسٰى

١٠٣٥ حضرت ابن ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا جب انہوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو کسی کام کے لیے بھیجا۔ آپ نے ان

وَاَمَرَهُ بِشَيْءٍ مِنْ حَاجَتِهِ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا عَلِيُّ سَلِ اللهَ الْهُدَى وَالسَّدَادَ وَاَعْنِي بِالْهُدَى هِدَايَةَ الطَّرِيقِ، وَالسَّدَادِ تَسْدِيدَكَ لِلسَّهْمِ» قَالَ: «وَنَهَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَسِّيِّ وَالْمِيثَرَةِ الْحَمْرَاءِ وَاَنْ اَلْبَسَ خَاتَمِي فِي هٰذِهِ اَوْ فِي هٰذِهِ وَاَشَارَ اِلَى السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى» قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: وَكَانَ سُفْيَانُ يُحَدِّثُ بِهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ اَبِي مُوسٰى فَقِيلَ لَهُ: اِنَّمَا يُحَدِّثُونَهُ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ فَقَالَ: اَمَّا الَّذِي حَفِظْتُ اَنَا فَعَنْ اَبِي بَكْرٍ فَاِنْ خَالَفُونِي فِيهِ فَاجْعَلُوهُ عَنِ ابْنِ اَبِي مُوسٰى فَكَانَ سُفْيَانُ بَعْدَ ذٰلِكَ رُبَّمَا قَالَ: عَنِ ابْنِ اَبِي مُوسٰى وَرُبَّمَا نَسِيَ فَحَدَّثَ بِهِ عَلٰى مَا سَمِعَ عَنْ اَبِي بَكْرٍ

(اخرجه الترمذی فی اللباس)

سے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی، اللہ سے ہدایت اور راست مروی کا سوال کیا کرو۔ ہدایت سے راستے کی ہدایت مراد ہے اور راست روی سے تیر کا نشانہ پر جانا مراد ہے، اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے قسی اور سرخ شیرہ (یہ دونوں ریشمی کپڑے ہیں) کے پہننے سے اور شہادت والی اور درمیانی انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔ آگے اس حدیث کے بعض الفاظ میں رواۃ کا اختلاف ہے۔

شرح: گویا ریشم جس بھی نام سے ہو مرد کے لیے ممنوع ہے اور انگوٹھی کو شہادت والی یا درمیانی انگلی میں پہننا ناپسندیدہ ہے اور یہ حدیث مسلم میں بھی ہے۔ حضور ﷺ کبھی اپنے بائیں اور کبھی دائیں ہاتھ کی سب سے چھوٹی انگلی میں انگوٹھی پہنتے تھے۔ (ابوداؤد)

حرمة الحرير للرجال

مردوں کے لیے ریشم کی حرمت

۱۰۳۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،

۱۰۳۶ حضرت عبداللہ ابن عمر ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ

قَالَ:حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ بْنُ مُوسٰی، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: اَبْصَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً سِیَرَاءَ عَلٰی عُطَارِدٍ، وَکَرِهَهَا لَهُ وَنَهَاهُ عَنْهَا، ثُمَّ اِنَّهُ کَسَا عُمَرَ مِثْلَهَا، فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللهِ قُلْتَ فِیْ حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ وَتَکْسُوْنِیْ هٰذِهٖ، قَالَ: «اِنِّیْ لَمْ اَکْسُکَهَا لِتَلْبَسَهَا اِنَّمَا اَعْطَیْتُکَهَا لِتَکْسُوَهَا النِّسَاءَ» (اخرجه البخاری فی الجمعه)

ﷺ نے عطارد رضی اللہ عنہ نامی شخص پر سیرانی چولہ (جُبّہ، حلہ) دیکھا تو اسے ناپسند کیا اور اس کو اس کے پہننے سے منع فرمایا، پھر آپ ﷺ نے ایسا ہی چولہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیا، وہ کہنے لگے: یارسول اللہ ﷺ اس چولے کے بارے میں تو آپ ﷺ نے پہلے کچھ اور فرمایا تھا۔ اب آپ ﷺ یہ مجھے پہنا رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے یہ تمھیں اس لیے نہیں دیا کہ تم اسے پہنو بلکہ اس لیے دیا ہے تا کہ تم اپنی خواتین کو پہناؤ۔

شرح: سیرانی چولہ ریشم کا تھا جو مردوں کے لیے حلال نہیں ہے۔ اس لیے حضور ﷺ نے اسے حضرت عطارد رضی اللہ عنہ سے اتروا دیا تھا، البتہ بعد میں کسی موقع پر کوئی ریشمی چولہ آیا تو آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیا اور فرمایا: یہ تمہارے پہننے کے لیے نہیں بلکہ گھر والوں میں سے کسی عورت کو پہنا دو کیونکہ عورتوں کے لیے ریشم جائز ہے۔ بخاری شریف میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ اپنے ایک قریشی رشتے دار کو دے دیا تھا کیونکہ وہ مشرک تھا۔

الآداب المختلفة

کراهیة السفر منفرداً باللیل

رات کو اکیلا سفر کرنے کی کراہیت

۱۰۳۷ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِیُّ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، یَعْنِیْ قَالَ: «لَوْ یَعْلَمُ النَّاسُ مِنَ الْوَحْدَةِ مَا اَعْلَمُ، مَا سَرٰی رَاکِبٌ بِلَیْلٍ وَحْدَهُ اَبَدًا» (اخرجه البخاری فی الجهاد)

۱۰۳۷ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے جو میں جانتا ہوں کہ اکیلے (سفر کرنے) میں کیا خرابی ہے تو کوئی بھی رات کو کبھی اکیلا سفر نہ کرے۔

عدم جواز الفرار من ارض الطاعون

طاعون والے علاقہ سے بھاگنے کا عدم جواز

۱۰۳۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُوْلُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى سَعْدٍ يَسْأَلُهُ عَنِ الطَّاعُوْنِ وَعِنْدَهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ أُسَامَةُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «هُوَ عَذَابٌ أَوْ رِجْزٌ أُرْسِلَ عَلَى أُنَاسٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ أَوْ عَلَى طَائِفَةٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيْلَ فَهُوَ يَجِيءُ أَحْيَانًا، وَيَذْهَبُ أَحْيَانًا فَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا فِرَارًا مِنْهُ، وَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ فِي أَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوْهَا » فَقَالَ عَمْرٌو: «فَلَعَلَّهُ لِقَوْمٍ عَذَابٌ أَوْ رِجْزٌ وَلِقَوْمٍ شَهَادَةٌ » قَالَ سُفْيَانُ «فَأَعْجَبَنِي قَوْلُ عَمْرٍو هٰذَا»

(اخرجه البخاری فی الطب)

۱۰۳۸ حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس آیا وہ طاعون کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔ ان کے ساتھ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے، یہ طاعون عذاب یا سزا ہے جو تم سے قبل بعض لوگوں پر یا بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر بھیجا گیا، یہ کبھی آ جاتا ہے کبھی چلا جاتا ہے۔ اگر یہ کسی علاقہ میں آئے اور تم وہاں موجود رہو تو وہاں سے فرار نہ کرو اور اگر تمہیں معلوم ہو کہ کسی علاقہ میں طاعون آیا ہے تو وہاں نہ جاؤ۔ عمرو بن دینار کہتے ہیں: ہوسکتا ہے طاعون کسی قوم پر عذاب یا سزا ہو اور بعض لوگوں کے لیے شہادت کا سبب ہو۔ سفیان کہتے ہیں مجھے حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ کی بات بہت بھلی (اچھی) لگی۔

كراهية كسب الحجامة

پچھنے لگانے کا پیشہ اپنانے کی کراہیت

۱۰۳۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي حَرَامُ بْنُ

۱۰۳۹ حضرت سعد بن محیصہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی کہ وہ

سَعْدٍ، قَالَ سُفْيَانُ: هٰذَا الَّذِيْ لَا شَكَّ فِيْهِ، وَأُرَاهُ قَدْ ذَكَرَ عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ مُحَيِّصَةَ، سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ حَجَّامٍ لَهُ، فَنَهَاهُ عَنْهُ، فَلَمْ يَزَلْ يُكَلِّمُهُ حَتّٰى قَالَ لَهُ: «اِعْلِفْهُ نَاضِحَكَ، اَوْ اَطْعِمْهُ رَقِيْقَكَ»

(صحیح ابن حبان)

حجامت (یعنی پچھنے لگانے) کا کام کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے انہیں اس سے منع کیا۔ مگر وہ اجازت مانگتے رہے۔ آخر آپ ﷺ فرمایا: اس کی اجرت اپنے جانور کو کھلا دینا یا غلام کو کھلا دینا (خود نہ کھانا)۔

شرح: گویا رسول اللہ ﷺ نے پسند نہ فرمایا کہ حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ پچھنے لگانے کو بطور پیشہ اپنائیں کیونکہ اس میں آدمی کے ہاتھ کپڑے خون سے آلودہ ہو جاتے ہیں۔

۱۰۴۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فِيْ كَسْبِ الْحَجَّامِ: «اِعْلِفْهُ النَّاضِحَ» (اخرجه الموصلی فی مسنده)

۱۰۴۰ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حجام (پچھنے لگانے والے) کی اجرت کے بارے میں فرمایا: وہ اپنے اونٹ کو کھلاؤ۔

شرح: یہ اس لیے فرمایا تا کہ اس کام کو پیشہ نہ بنایا جائے دراصل نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں پچھنے لگانے کا جو طریقہ تھا اس میں حجام کے منہ پر بھی چھینٹے پڑنے کے امکانات ہوتے تھے۔

الامر باغلاق الابواب و اطفاء المصباح و اکفاء الاناء باللیل

رات کو دروازے بند رکھنے، چراغ بجھانے اور برتن اوندھے رکھنے کا حکم

۱۰۴۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كُفُّوْا صِبْيَانَكُمْ عِنْدَ فَحْمَةِ الْعِشَاءِ،

۱۰۴۱ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے بچوں کو عشاء کے گہرا ہونے پر روک لو (باہر نہ جانے دو) جب (رات کو) چلنا پھرنا رک جائے تو باتوں میں نہ بیٹھو (بلکہ سو جاؤ) تم نہیں جانتے کہ

وَاِيَّاكُمْ وَالسَّمَرَ بَعْدَ هَدْاَةِ الرِّجْلِ، فَاِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ مَا يَبُثُّ اللّٰهُ مِنْ خَلْقِهٖ، فَاَغْلِقُوا الْاَبْوَابَ، وَاَطْفِئُوا الْمِصْبَاحَ، وَاَكْفِئُوا الْاِنَاءَ، وَاَوْكُوا السِّقَاءَ» (اخرجه ابن حبان فی صحیحه)

اللہ تعالیٰ (اس وقت) مخلوقات میں سے کیا کیا چیزیں اپنی پھیلاتا ہے تو اس وقت اپنے دروازے بند رکھا کرو، چراغ بجھا دیا کرو، برتنوں کو اوندھا (الٹا) رکھ دیا کرو اور مشکیزوں کے منہ بند کر دیا کرو۔

النهي عن النوم فی الشمس و الظل

(آدھا) دھوپ اور (آدھا) چھاؤں میں سونے سے ممانعت

۱۰۴۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰى يَدَيَّ فِي الطَّوَافِ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ، اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِي الْفَيْءِ فَقَلَصَ عَنْهُ حَتّٰى يَكُوْنَ بَعْضُهُ فِي الشَّمْسِ وَبَعْضُهُ فِي الظِّلِّ فَلْيَتَحَوَّلْ مِنْهُ»

(اخرجه ابوداؤد فی الادب)

۱۰۴۲ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص سائے میں (سویا یا بیٹھا) ہو اور سایہ اس سے کھسکنے لگے حتیٰ کہ اس کا کچھ جسم سایہ میں ہو اور کچھ دھوپ میں ہو، تو اسے وہاں سے الگ ہو جانا چاہئے۔ (یعنی یا تو وہ شخص دھوپ ہی میں رہے یا پھر وہ سائے میں رہے۔)

اذ تثاءب احدکم فلیکظم او لیضع یده علی فمه

جمائی آنے پر اسے دباؤ یا منہ پر ہاتھ رکھو

۱۰۴۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

۱۰۴۳ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کو جماہی آئے تو وہ

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا تَثَائَبَ أَحَدُكُمْ، فَلْيَكْظِمْ أَوْ لِيَضَعْ يَدَهُ عَلَى فِيْهِ» (متفق علیہ)

اسے دبائے (یعنی روکے) یا منہ پر ہاتھ رکھے۔

شرح: اور بخاری شریف میں یہ حدیث مبارکہ یوں ہے کہ فرمایا ''اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند رکھتا اور جماہی کو ناپسند رکھتا ہے۔ جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے اور وہ الحمد للہ کہے تو یہ سننے والے مسلمان کا حق ہے اسے کہے یرحمك اللہ (اللہ تم پر رحمت کرے) اور جماہی شیطان کی طرف سے ہے۔ جب تم میں سے کسی جو جماہی آئے وہ اسے بقدر ممکن دبائے کیونکہ جماہی پر شیطان ہنستا ہے۔'' (بخاری کتاب الادب، حدیث ٦٢٢٦)

تخمير الوجه عند العطس

چھینک لیتے ہوئے چہرے کا چھپانا

١٠٤٤ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: «أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ إِذَا عَطَسَ خَمَّرَ وَجْهَهُ، وَأَخْفَى عَطْسَتَهُ»

(اخرجه البيهقى فى المعرفة)

١٠٤٤ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب چھینک آتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چہرے کو ڈھانک لیتے اور اپنی چھینک کو پست رکھتے تھے۔

١٠٤٥ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلْعُطَاسُ مِنَ اللّٰهِ، وَالتَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا تَثَائَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى فِيْهِ، وَإِذَا قَالَ: هَاهْ هَاهْ، فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ يَضْحَكُ فِيْ جَوْفِهِ" (متفق علیہ)

١٠٤٥ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چھینک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جماہی شیطان کی طرف سے۔ جب کسی کو جماہی آئے تو وہ اپنے منہ پر اپنا ہاتھ رکھے اور جب وہ ہاہ ہاہ کہتا ہے تو یہ شیطان کی آواز ہے، جو اس کے (پیٹ کے) اندر سے ہنستا ہے۔

تشمیت العاطس

چھینک لینے والے کو جواب دینا

١٠٤٦ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانُ التَّيْمِيَّ، اَوَّلُ شَيْءٍ سَمِعْنَا مِنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُوْلُ: عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ اَوْ سَمَّتَ اَحَدَهُمَا، وَلَمْ يُشَمِّتْ، اَوْ لَمْ يُسَمِّتِ الْآخَرَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ شَمَّتَ اَوْ سَمَّتَّ هٰذَا، وَلَمْ تُشَمِّتْنِيْ، اَوْ تُسَمِّتْنِيْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّ هٰذَا حَمِدَ اللهَ وَاِنَّكَ لَمْ تَحْمَدْهُ»

(متفق علیه)

١٠٤٦ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ دو آدمیوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے چھینک آئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے ایک کو جواب دیا (یرحمك الله کہا یعنی اللہ تجھ پر رحمت کرے) دوسرے کو جواب نہ دیا۔ اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو چھینک آنے پر جواب دیا میری چھینک پر نہیں دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے الحمد لله کہا تھا تم نے نہیں کہا تھا۔

١٠٤٧ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِغَادِمِهِ: «اَنَجَشَةُ، رِفْقًا قَوْدًا بِالْقَوَارِيْرِ» يَعْنِي النِّسَاءَ (متفق علیه)

١٠٤٧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خادم سے کہا: اے انجشہ! آرام سے چلو تم شیشوں کو لے کر جا رہے ہو یعنی خواتین کو۔

شرح: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حبشی خادم تھا انجشہ وہ سفر حجۃ الوداع میں ان اونٹوں کو چلا رہا تھا جن پر ازواج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار تھیں۔ تیز رفتاری پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ارشاد فرمایا: اے انجشہ! آرام سے چلو۔ یہ عورتیں کانچ کی طرح ہوتی ہیں۔

كراهية كنية ابي القاسم

ابوالقاسم کنیت کی کراہیت

١٠٤٨ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، يَقُولُ: وُلِدَ فِي الْحَيِّ غُلَامٌ فَأَسْمَاهُ أَبُوهُ الْقَاسِمَ فَقُلْنَا لِأَبِيهِ: لَا نُكَنِّيكَ بِأَبِي الْقَاسِمِ، وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا، فَأَتَى أَبُوهُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِسْمُ ابْنَكَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ» (متفق عليه)

١٠٤٨ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: کسی قبیلہ میں ایک لڑکا پیدا ہوا۔ اس کے والد نے اس کا نام قاسم رکھا۔ ہم نے اس کے والد سے کہا: ہم تجھے ابوالقاسم کنیت نہیں رکھنے دیں گے اور نہ تیری آنکھیں ٹھنڈی ہونے دیں گے۔ اس کا باپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: تم اپنے بیٹے کا نام عبدالرحمان رکھ لو۔

شرح: کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت ابوالقاسم تھی اور مروی ہے کہ ایک بار ایک شخص نے پکارا۔ اے ابوالقاسم۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرف توجہ فرمائی۔ تو وہ کہنے لگا: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں بلایا کسی اور کو بلایا ہے۔ ایسے ہی مروی ہے کہ یہود نے کئی بار یا ابالقاسم کہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم متوجہ ہوئے تو انہوں نے کہا: ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مراد نہیں لیا۔ تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری کنیت نہ رکھو۔ اس لیے بعض علماء نے کہا کہ یہ منع کرنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری زندگی میں خاص تھا (عمدۃ القاری جلد ۱۵ صفحہ ۵۴ جلد نمبر دار الکتب العلمیہ) تاہم مناسب یہی ہے کہ اب بھی یہ کنیت نہ رکھی جائے تاکہ اختلاف سے بچا جائے۔

کتاب الاذکار

١٠٤٩ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ اِسْمًا، مِائَةً غَيْرَ وَاحِدٍ، مَنْ حَفِظَهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَهُوَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ» (اخرجه مسلم فی الذکر و الدعاء)

١٠٤٩ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ننانوے اسماء ہیں یعنی سو میں سے ایک کم جس نے ان کی حفاظت کر لی وہ جنت میں داخل ہو گیا۔

شرح: حفاظت کا معنی یہ ہے کہ ان پر ایمان لایا کہ واقعتاً یہ اللہ تعالیٰ کی صفات ہیں کیونکہ ہر اسم اللہ تعالیٰ کی ایک صفت پر دلالت کرتا ہے، پھر اس نے ان صفات کے مطابق خود کو ڈھال لیا مثلاً اس نے اللہ تعالیٰ کو رازق مان لیا اور اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے رزق پر صبر کر لیا اور جس رزق سے اللہ تعالیٰ نے روکا ہے اس سے رک گیا۔

١٠٥٠ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ اَبِيْ لُبَابَةَ، وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، اَنَّهُمَا سَمِعَا وَرَّادًا كَاتِبَ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، يَقُوْلُ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ اِلَى الْمُغِيْرَةِ: اُكْتُبْ اِلَيَّ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ لِمَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَتَبَ اِلَيْهِ الْمُغِيْرَةُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، "يَقُوْلُ اِذَا قَضٰى صَلَاتَهُ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

١٠٥٠ وراد (راوی) جو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے کاتب تھے روایت کرتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ کوئی بات جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو مجھے لکھ بھیجیں۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مکمل کرنے کے بعد یہ پڑھتے تھے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَللّٰهُمَّ

وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ" (اخرجه البخاری فی الایمان)

لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ

یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی سب بادشاہی ہے۔ اسی کے لیے حمد ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! جو تو دے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جو تو روک لے وہ کوئی دے نہیں سکتا اور تیرے مقابلے میں کسی عزت دار کی عزت کچھ نفع نہیں رکھتی۔

۱۰۵۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كَيْفَ اَنْعَمُ وَقَدِ الْتَقَمَ صَاحِبُ الْقَرْنِ الْقَرْنَ، وَحَنَا جَبْهَتَهُ وَاَصْغَى سَمْعَهُ يَنْتَظِرُ مَتٰى يُؤْمَرُ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: " قُولُوا: حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ، عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا "

(اخرجه ابو داؤد فی البعث)
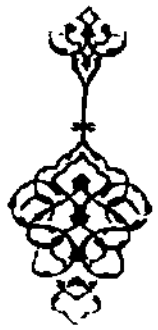
۱۰۵۱ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں کیسے نعمتوں سے لطف اندوز ہوں جبکہ صور پھونکنے والے فرشتے نے صور اٹھا رکھا ہے۔ اس نے اپنی پیشانی جھکا رکھی ہے اور کان لگا رکھے ہیں۔ وہ منتظر ہے کہ اسے کب حکم دیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا یہ کہو۔

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ

ہمارے لیے اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے، ہم اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ کرتے ہیں۔

۱۰۵۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ اَبُو خَالِدٍ الدَّالَانِيُّ، وَمِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ السَّكْسَكِيِّ، عَنْ عَبْدِ

۱۰۵۲ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایسی چیز سکھائیں جو مجھے قرآن کی جگہ کافی ہو (اس شخص نے قرآن مجید نہیں

اللهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى، اَنَّ رَجُلًا، قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلِّمْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللهِ شَيْئًا اَقُوْلُهُ يُجْزِئُنِيْ مِنَ الْقُرْآنِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «قُلْ سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، وَاللهُ اَكْبَرُ» قَالَ سُفْيَانُ: لَا اَعْلَمُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: «وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ» (اخرجه ابن حبان فی صحیحه)

پڑھا تھا) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کہا کرو۔

سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، وَاللهُ اَكْبَرُ

سفیان کہتے ہیں میرا یقین ہے کہ آپ ﷺ نے یہ الفاظ بھی کہے۔

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ

١٠٥٣ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ، سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «خَصْلَتَانِ هُمَا يَسِيْرٌ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيْلٌ وَلَا يُحَافِظُ عَلَيْهِمَا مُسْلِمٌ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ» قَالُوْا: وَمَا هُمَا يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ: «تُسَبِّحُ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا، وَتُكَبِّرُ عَشْرًا، وَتَحْمَدُ عَشْرًا، وَتُسَبِّحُ عِنْدَ مَنَامِكَ ثَلَاثَةً وَّثَلَاثِيْنَ، وَتَحْمَدُ ثَلَاثَةً وَّثَلَاثِيْنَ، وَتُكَبِّرُ اَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ» ثُمَّ قَالَ سُفْيَانُ: اِحْدَاهُنَّ اَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ فَذَلِكَ مِائَتَيْنِ وَخَمْسِيْنَ بِاللِّسَانِ، وَاَلْفَانِ وَخَمْسِمِائَةٍ فِي الْمِيْزَانِ " قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو: فَاَنَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُهَا بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ: «فَاَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِيْ

١٠٥٣ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو آسان کام ہیں ان کے کرنے والے کم ہیں اور جو مسلمان ان پر پابندی کرلے وہ جنت میں جائے گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ وہ کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم ہر نماز کے بعد دس بار سبحان اللہ، دس بار اللہ اکبر اور دس بار الحمد للہ کہو۔ اس طرح سوتے ہوئے ٣٣ بار سبحان للہ، ٣٣ بار الحمد للہ اور ٣٤ بار اللہ اکبر کہو تو یہ زبان پر دو سو پچاس ہیں اور میزان پر دو ہزار پانچ سو ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ ہاتھوں سے گنتی فرماتے تھے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص دن میں دو ہزار پانچ سو گناہ کرتا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ اس عمل کی حفاظت کیوں نہ کی جائے۔ (اس میں کیا مشکل ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا: شیطان تم میں سے کسی کے پاس آ کر کہتا ہے۔

يَوْمِهٖ وَلَيْلَتِهٖ اَلْفَيْ سَيِّئَةٍ وَّخَمْسِمِائَةِ سَيِّئَةٍ» قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ فَكَيْفَ لَا يُحَافِظُ عَلَيْهَا قَالَ: «يَأْتِي الشَّيْطَانُ اَحَدَكُمْ فَيَقُوْلُ لَهٗ اُذْكُرْ كَذَا اُذْكُرْ كَذَا حَتّٰى يَقُوْمَ وَلَمْ يَقُلْهَا» قَالَ سُفْيَانُ: «هٰذَا اَوَّلُ شَيْءٍ سَاَلَنَا عَطَاءٌ عَنْهُ، وَكَانَ اَيُّوْبُ اَمَرَ النَّاسَ حِيْنَ قَدِمَ عَطَاءٌ الْبَصْرَةَ اَنْ يَاْتُوْهُ فَيَسْاَلُوْهُ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ»

(اخرجه البخاری فی الادب المفرد)

فلاں کام یاد کرو فلاں کام یاد کرو تو وہ (نماز کے فوراً بعد) کھڑا ہو جاتا ہے اور یہ اذکار نہیں کرتا۔

۱۰۵۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عَاصِمِ بْنِ سُفْيَانَ الثَّقَفِيُّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ سَبَقَ اَهْلُ الْاَمْوَالِ الدُّثُرِ بِالْاَجْرِ يَقُوْلُوْنَ كَمَا نَقُوْلُ، وَيُنْفِقُوْنَ وَلَا نُنْفِقُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَوَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى عَمَلٍ إِذَا اَنْتَ قُلْتَهٗ اَدْرَكْتَ مَنْ قَبْلَكَ وَفُتَّ مَنْ بَعْدَكَ اِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ قَوْلِكَ تُسَبِّحُ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَتَحْمَدُ اللهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَتُكَبِّرُ اَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ» قَالَ الْحُمَيْدِيُّ ثُمَّ قَالَ سُفْيَانُ اِحْدَاهُنَّ اَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَعِنْدَ مَنَامِكَ مِثْلُ ذٰلِكَ

(اخرجه مسلم فی المساجد)

۱۰۵۴ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مالدار لوگ تو زیادہ اجر لے گئے وہ وہی کچھ پڑھتے ہیں جو ہم پڑھتے ہیں اور وہ مال خرچ کرتے ہیں ہم خرچ نہیں کر سکتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(ا) کیا تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں کہ جب تم وہ کہہ لو تو اپنے سے پہلے والوں کا درجہ پالو گے اور بعد والے تم تک نہیں پہنچ سکیں گے۔ سوا اس کے جو تم جیسا عمل کرے۔ تم ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ کہو۔ ۳۳ بار الحمدللہ کہو اور ۳۴ بار اللہ اکبر کہو۔ سفیان نے یہ زائد کہا کہ سوتے ہوئے بھی ایسا ہی کہو۔

شرح: یہی وہ وظیفہ ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو بتایا جب انہوں نے ایک غلام کے لیے

درخواست کی تھی، گویا یہ کلماتِ طیبہ ہر نعمت سے بڑی نعمت ہیں۔

١٠٥٥ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ بَرَكَةَ هَلْ رَأَيْتَ عَمْرَو بْنَ مَيْمُوْنِ الْأَوْدِيَّ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، كَانَ يَنْزِلُ عَلَيْنَا فَقُلْتُ: هَلْ سَمِعْتَ مِنْهُ شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُوْنٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُوْلُ: كُنْتُ أَمْشِيْ خَلْفَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ: «يَا أَبَا ذَرٍّ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَنْزٍ مِّنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ؟» فَقُلْتُ: بَلَى يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ»

(اخرجه الموصلی فی مسنده)

١٠٥٥ عمرو بن میمون کہتے ہیں: میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے جا رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر! کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتاؤں۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ولا حول ولا قوۃ الا باللہ کا پڑھنا ہے۔

شرح: گویا لاحول ولا قوۃ الا باللہ جنت کے خزانوں میں سے ہے اور جو اسے پڑھا کرے گا اسے جنت کا خزانہ میسر آئے گا، جب بھی بندے کو کوئی ایسی چیز نظر آئے جو اس کے ایمان کو کمزور کرنے والی ہو تو اسے فوراً لاحول ولا قوۃ الا باللہ (العلی العظیم) پڑھنا چاہیے یعنی سب پناہ اور طاقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

١٠٥٦ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى آلِ طَلْحَةَ قَالَ:حَدَّثَنَا كُرَيْبٌ أَبُوْ رِشْدِيْنَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتِ جُوَيْرِيَةَ حِيْنَ صَلَّى الصُّبْحَ وَكَانَ اِسْمُهَا بَرَّةُ فَسَمَّاهَا جُوَيْرِيَةَ كَرِهَ أَنْ يُّقَالَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ بَرَّةَ قَالَ ابْنُ

١٠٥٦ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے نماز فجر کے لیے نکلے۔ ان کا نام برہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام جویریہ رکھا۔ آپ کو یہ ناپسند تھا کہ کہا جائے کہ آپ برہ (نیکی) کا پاس سے نکلے۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آپ ان کے ہاں سے نماز فجر کے لیے نکلے پھر تب واپس آئے جب سورج بلند ہو چکا تھا اور وہ ابھی تک اپنی جائے

عَبَّاسٍ فَخَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا حِيْنَ صَلَّى الصُّبْحَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهَا بَعْدَمَا تَعَالَى النَّهَارُ وَهِيَ جَالِسَةٌ فِي مُصَلَّاهَا قَالَ لَهَا: «لَمْ تَزَالِي فِي مَجْلِسِكِ هٰذَا» قَالَتْ: نَعَمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَّ بِجَمِيْعِ مَا قُلْتِ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، وَرِضَا نَفْسِهِ، وَزِنَةَ عَرْشِهِ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ»

(اخرجه مسلم فی الذکر و الدعاء)

نماز پر بیٹھی تھیں۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: کیا تم اپنی اس نشست گاہ میں بیٹھی رہی ہو؟ انہوں نے کہا ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہارے بعد چار کلمات کہے ہیں، اگر ان کو تمہارے تمام پڑھے ہوئے کلمات کے ساتھ وزن کیا جائے تو چار کلمات بھاری ہوں گے وہ یہ ہیں سبحان الله وبحمده عدد خلقه ورضا نفسه وزنة عرشه ومداد کلماته۔ یعنی ''اللہ پاک ہے اس کے لیے حمد ہے جس قدر اس کی خلق ہے اور اس کی رضاء نفس ہے اور عرش کا وزن ہے اور اس کے کلمات کی سیاہی ہے۔

۱۰۵۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ أَلْفَ حَسَنَةٍ فَسَأَلَهُ سَائِلٌ مِّنْ جُلَسَائِهِ كَيْفَ يَكْسِبُ أَحَدُنَا فِيْ كُلِّ يَوْمٍ أَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ «يُسَبِّحُ مِائَةً أَوْ يُكَبِّرُ مِائَةً فَهِيَ أَلْفُ حَسَنَةٍ»

(اخرجه مسلم فی الذکر و الدعاء)

۱۰۵۷ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

کیا تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں کرسکتا کہ روانہ ایک ہزار نیکیاں کمائے؟ تو پاس بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے کسی نے عرض کیا: ہم میں سے کوئی آدمی روزانہ ہزار نیکیاں کیسے کما سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ سو مرتبہ سبحان اللہ کہہ لے یا سو مرتبہ اللہ اکبر کہہ لے تو یہ اس کے لیے ہزار نیکیوں کے برابر ہے۔

التعوذ عن غلبة الدين

غلبۂ قرض سے پناہ مانگنا

۱۰۵۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ

۱۰۵۸ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ قرض کے چڑھ جانے سے پناہ مانگتے تھے۔

عَائِشَةَ «أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ» (متفق علیہ)

۱۰۵۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَلَمْ يَسْمَعْهُ سُفْيَانُ مِنَ الزُّهْرِيِّ (ایضاً)

۱۰۵۹ یہی حدیث دوسری سند کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔

دعاء العفو و العافية

معافی اور عافیت کی دعا

۱۰۶۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ دُعَاءً أَدْعُوْ بِهِ فَقَالَ: «يَا عَبَّاسُ سَلِ اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ» فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ دُعَاءً أَدْعُوْ بِهِ فَقَالَ «يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ سَلِ اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ» فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ دُعَاءً أَدْعُوْ بِهِ فَقَالَ «يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ سَلِ اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ» قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ الْحُمَيْدِيُّ وَكَانَ سُفْيَانُ رُبَّمَا قَالَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ الْعَبَّاسَ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَأَكْثَرَ ذٰلِكَ يَقُوْلُ عَنِ الْعَبَّاسِ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

(اخرجہ الموصلی فی مسندہ)

۱۰۶۰ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے کوئی ایسی دعا سکھائیں جو میں مانگا کروں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عباس اے عمِ رسول (ﷺ) اللہ تعالیٰ سے معافی اور عافیت مانگو انہوں نے پھر عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ مجھے کوئی دعا سکھائیں جو میں مانگا کروں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عباس اے عم رسول (ﷺ) اللہ تعالیٰ سے معافی اور دنیا وآخرت میں عافیت مانگو۔

امام حمیدی کہتے ہیں کہ سفیان کہا کرتے تھے حضرت عباس (رضی اللہ عنہ) رسول اللہ ﷺ کے (چچا ہونے کے باوجود) آپ کو یارسول اللہ ﷺ کہہ کر پکارتے تھے۔

التعوذ من عذاب القبر

عذاب قبر سے پناہ مانگنا

۱۰۶۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أُمَّ خَالِدٍ بِنْتَ خَالِدٍ تَقُوْلُ «سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ» قَالَ مُوسٰى وَلَمْ أَسْمَعْ مِنْ أَحَدٍ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَهَا

(اخرجه البخاری فی الدعوات)

۱۰۶۱ حضرت ام خالد بنت خالد رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عذاب قبر سے پناہ مانگ رہے تھے۔ اس حدیث کے راوی موسیٰ بن عقبہ کہتے ہیں کہ میں نے ام خالد رضی اللہ عنہا کے سوا کسی اور ان کے سوا یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنی۔

الدعاء عند نزول المطر

۱۰۶۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مُطِرْنَا قَالَ: «اَللّٰهُمَّ سَيْبًا نَافِعًا» قَالَ سُفْيَانُ هٰكَذَا حَفِظْتُهُ سَيْبًا، وَالَّذِيْ حَفِظُوْا أَجْوَدُ صَيِّبًا

(اخرجه ابوداؤد فی الادب)

۱۰۶۲ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب ہم پر بارش برستی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے۔ اے اللہ! اسے جاری رہنے والی اور نافع (نفع دینے والی) بارش بنا۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: اے اللہ! اسے موسلادھار بارش بنا۔

القنوت النازلة

ناگہانی آفت کے لیے دعا

۱۰۶۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،

۱۰۶۳ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک بار

قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ وَحَفِظْتُهُ مِنْهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: لَمَّا رَفَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ، قَالَ: «اَللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ، وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ، وَالْمُسْتَضْعَفِينَ بِمَكَّةَ، اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ، وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ» (اخرجه البخاری فی الاذان)

رسول اللہ ﷺ نے دوسری رکعت میں (رکوع سے) سر اٹھایا تو فرمایا: اے اللہ ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام، عیاش بن ابی ربیعہ اور مکہ میں دوسرے مظلومین کو نجات عطا فرما۔ اے اللہ! مضر (قریش) پر اپنی پکڑ سخت کر اور ان پر یوسف علیہ السلام والے قحط کے برسوں جیسے برس نازل کر۔

شرح: اس کو ''قنوت نازلہ'' کہتے ہیں۔ جب مسلمانوں پر کوئی بڑی مشکل آجاتی تو نبی اکرم ﷺ نماز فجر میں دوسرے رکوع کے بعد کھڑے ہو کر دعا فرماتے تھے، کہ وہ مصیبت ٹل جائے۔ جب رسول اللہ ﷺ ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لے آئے تو مکہ مکرمہ میں کئی مسلمان محصور ہو گئے۔ آپ ﷺ نے ان کی آزادی کے لیے ''قنوت نازلہ'' کی صورت میں دعا فرمائی، مگر یہ کام نبی اکرم ﷺ نے بعد میں ترک فرمادیا۔ احناف کے نزدیک یہ منسوخ ہے اور حضور ﷺ کا کسی قبیلہ کا نام لے کر اس کے خلاف دعا کرنا بھی الگ منسوخ ہے۔ جب جنگ میں آپ ﷺ نے بعض لوگوں کا نام لے کر ان کے خلاف دعا فرمائی تو یہ آیت مبارکہ اتری:

لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ (آل عمران، آیت ۱۲۸)

ترجمہ: ''اے پیارے نبی (ﷺ) یہ معاملہ آپ کی شان کے لائق نہیں تا آنکہ اللہ ان کی توبہ قبول کرے یا انہیں عذاب دے۔''

التعوذ من البلاء و الشقاء

بلا اور بدبختی سے پناہ مانگنا

۱۰۶۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُمَيٌّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي

۱۰۶۴ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ان چیزوں سے پناہ مانگتے تھے۔ آزمائش کی سختی، بد

صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: «أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ، وَدَرَكِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ، وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ» قَالَ سُفْيَانُ: «ثَلَاثَةٌ مِنْ هٰذَا الْأَرْبَعِ» (متفق علیه)

بختی کا آنا، برافیصلہ اور دشمنوں کا خوش ہونا۔

شرح: یعنی آپ ﷺ یوں دعا فرماتے تھے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ جُهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرْكِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ.

ترجمہ حسب سابق ہے۔

التعوذ من الفتن

فتنوں سے پناہ مانگنا

١٠٦٥ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ، عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ» (اخرجه مسلم فی المساجد)

١٠٦٥ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی پناہ مانگو اللہ کے عذاب سے۔ اللہ کی پناہ مانگو موت وحیات کے فتنے سے، اللہ کی پناہ مانگو عذاب قبر سے اور اللہ کی پناہ مانگو دجال مسیح کے فتنے سے۔

١٠٦٦ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

١٠٦٦ یہی حدیث دوسری سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

۱۰۶۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

۱۰۶۷ اسی حدیث کی ایک اور سند حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تک جاتی ہے۔

شرح: موت وحیات کے فتنوں سے پناہ مانگنا، اس سے مراد یہ ہے کہ زندگی فتنوں سے محفوظ رہے۔ جان ومال، عزت و آبرو کی حفاظت رہے اور موت کے وقت ایمان سلامت رہے اور جانکنی آسان ہو۔

الدعاء عند الخروج من البيت

گھر سے نکلتے وقت کی دعاء

۱۰۶۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَزِلَّ اَوْ اَضِلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ» (اخرجه ابوداؤد فی الادب)

۱۰۶۸ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے گھر سے نکلتے تو یہ دعا فرماتے: اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ پھسل جاؤں یا گمراہ ہو جاؤں، یا ظلم کروں یا مجھ پر ظلم ہو یا جہالت کروں یا میرے خلاف جہالت برتی جائے۔

شرح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسی دعائیں کرنا تعلیم امت کے لیے ہے، ورنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان چیزوں کا صدور ممکن نہیں ہے۔

الدعاء قبل المجامعة

مباشرت سے قبل دعا

۱۰۶۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

۱۰۶۹ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس جائے تو یہ دعا کرے۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا اَتٰى اَهْلَهُ قَالَ بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَاِنْ قُدِّرَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ شَيْئًا» (اخرجه البخاری فی الوضوء)

اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَ جَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا.

''اے اللہ ہمیں شیطان سے دور رکھ اور جو اولاد تو ہمیں عطا کرے، اس سے بھی شیطان کو دور رکھ۔'' اگر اس قربت میں اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے اولاد لکھی ہوگی تو شیطان اس بچے کو نقصان نہ دے پائے گا۔ (یعنی صالح اولاد پیدا ہوگی)

الدعاء قبل النوم

سونے سے پہلے کی دعا

١٠٧٠ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ " اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ رَاْسِهِ ثُمَّ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَجْمَعُ اَوْ تَبْعَثُ عِبَادَكَ» (اخرجه الترمذی فی الدعوات)

١٠٧٠ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آرام کرنے کا ارادہ کرتے تو اپنے ہاتھ مبارک کو اپنے سر کے نیچے رکھتے پھر فرماتے۔

اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ

اے اللہ! مجھے اپنے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔

١٠٧١ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عِنْدَ مَضْجَعِهِ، اَوْ اَمَرَ اَنْ يُّقَالَ عِنْدَ الْمَضْجَعِ، اَوْ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقُوْلَ عِنْدَ مَضْجَعِي شَكَّ فِيْهِ سُفْيَانُ

١٠٧١ ابو اسحاق ہمدانی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سونے کے وقت یہ دعا پڑھتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ سوتے وقت یہ دعا پڑھی جائے۔ یا یہ کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ میں سوتے وقت اسے پڑھا کروں۔ سفیان کو ان الفاظ میں شک ہے کہ کون سا حکم درست ہے دعا یہ ہے۔

لَا يَدْرِيْ أَيَّتُهُنَّ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ إِلَيْكَ وَجَّهْتُ وَجْهِيْ، وَإِلَيْكَ أَسْلَمْتُ نَفْسِيْ، وَإِلَيْكَ فَوَّضْتُ أَمْرِيْ، وَإِلَيْكَ أَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجٰى مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ أَنْزَلْتَ، وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ أَرْسَلْتَ» فَقَالُوْا لَهُ: وَبِرَسُوْلِكَ الَّذِيْ أَرْسَلْتَ، فَأَبٰى، إِلَّا، وَنَبِيِّكَ (اخرجه البخاری فی الوضوء)

"اے اللہ میں نے اپنا چہرہ تیرے لیے جھکا دیا۔ اپنی ذات کو تیرے سپرد کر دیا۔ اپنا معاملہ تیرے حوالے کر دیا۔ تجھ سے امید وخوف رکھتے ہوئے تجھ ہی پر بھروسہ کر لیا۔ تجھ سے بچ کر تیرے سوا کوئی جائے پناہ اور جائے نجات نہیں ہے۔ میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل کی اور اس نبی پر ایمان لایا جو تو نے بھیجا۔"

تو لوگوں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے کہا کہ یہاں پر یہ الفاظ ہونے چاہئیں: بِرَسُوْلِكَ الَّذِيْ أَرْسَلْتَ (تیرے اس رسول پر ایمان لایا جو تو نے بھیجا) مگر انہوں نے کہا: نہیں، یہاں یہ الفاظ ہیں: وَ نَبِيِّكَ (میں تیرے نبی پر ایمان لایا۔)

674

الدعاء عند القيام الى التهجد

نماز تہجد سے قبل دعاء

١٠٧٢ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ خَالُ ابْنِ أَبِيْ نَجِيحٍ قَالَ: سَمِعْتُ طَاوُسًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: «كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ

١٠٧٢ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو تہجد کے لیے کھڑے ہوتے تو یہ دعا فرماتے۔

"اے اللہ! تیرے لیے ہر حمد ہے تو آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے مابین ہے، کا رب ہے۔ تیرے ہی لیے حمد ہے اور تو حق ہے تیرا وعدہ حق ہے۔ تیری ملاقات حق ہے۔ جنت حق ہے۔ دوزخ حق ہے۔ قیامت حق ہے۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) حق ہیں اور سب انبیاء حق ہیں۔ اے اللہ! تیرے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ، وَوَعْدُكَ حَقٌّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ، وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ، اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ، وَمَا اَخَّرْتُ، وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ، اَنْتَ الْمُقَدِّمُ، وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ» اَوْ قَالَ: «لَا اِلٰهَ غَيْرُكَ» شَكَّ سُفْيَانُ قَالَ سُفْيَانُ وَزَادَ فِيهِ عَبْدُ الْكَرِيمِ «وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ» وَلَمْ يَقُلْهَا سُلَيْمَانُ

(اخرجه مسلم فی الذکر و الدعاء)

ہی آگے میں سر جھکاتا ہوں۔ تجھ ہی پر ایمان لاتا ہوں۔ تجھ ہی پر بھروسہ رکھتا ہوں۔ تیری ہی طرف جھکتا ہوں۔ تیری ہی مدد چاہتا ہوں اور تیرا ہی فیصلہ مانتا ہوں۔ اے اللہ! مجھے بخش دے جو میں نے پہلے کیا اور جو پیچھے کیا اور جو خفیہ کیا اور اعلانیہ کیا، تو مقدم ہے تو موخر ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ''اور عبدالکریم (راوی) نے یہ الفاظ بھی روایت کیے کہ کوئی پناہ اور طاقت نہیں مگر تیرے لیے۔''

الدعاء بعد الاکل و الشرب

کھانے اور پینے کے بعد دعا

١٠٧٣ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَرْمَلَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ وَمَعَنَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَقَالَتْ لَهُ مَيْمُوْنَةُ: اَلَا نُقَدِّمُ اِلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ شَيْئًا اَهْدَتْهُ لَنَا اُمُّ عُفَيْقٍ فَاَتَتْهُ بِضِبَابٍ مَشْوِيَّةٍ «فَلَمَّا رَآهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

١٠٧٣ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنی خالہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گیا۔ ہمارے ساتھ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وہ ہدیہ نہ پیش کریں جو ام عقیق نے ہمیں بھیجا ہے؟ تو وہ کچھ بھنی ہوئی گوہ لے آئیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو تین بار تھو تھو کیا اور اس میں سے کچھ نہ کھایا اور ہمیں حکم فرمایا کہ تم کھالو۔

تَفَلَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهَا، وَأَمَرَنَا أَنْ نَأْكُلَ» ثُمَّ أُتِيَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ فِيْهِ لَبَنٌ فَشَرِبَ وَأَنَا عَنْ يَمِيْنِهِ وَخَالِدٌ عَنْ يَسَارِهِ، فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَلشَّرْبَةُ لَكَ يَا غُلَامُ وَإِنْ شِئْتَ آثَرْتَ بِهَا خَالِدًا» فَقُلْتُ: مَا كُنْتُ لِأُوْثِرَ بِسُؤْرِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ أَطْعَمَهُ اللهُ طَعَامًا فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَأَبْدِلْنَا مَا هُوَ خَيْرٌ مِّنْهُ، وَمَنْ سَقَاهُ اللهُ لَبَنًا فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ فَإِنِّيْ لَا أَعْلَمُ شَيْئًا يُجْزِءُ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ غَيْرَهُ "

(اخرجه البخاری فی الاطعمه)

پھر نبی اکرم ﷺ کے حضور برتن لایا گیا جس میں دودھ تھا۔ آپ ﷺ نے پیا۔ میں آپ ﷺ کے دائیں طرف تھا اور حضرت خالد رضی اللہ عنہ بائیں طرف۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لڑکے پہلے پینا تمہارا حق ہے اور اگر تم چاہو تو خالد کو پہلے باری دے دو میں نے کہا۔ میں رسول اللہ ﷺ کا بچا ہوا (دودھ) کسی کو نہ دوں گا، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جسے اللہ کچھ کھلائے وہ یہ کہے۔

''اے اللہ! ہمارے لیے اس میں برکت فرما اور ہمیں مزید عطا فرما، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: دودھ کے سوا میں کوئی ایسی چیز نہیں جانتا جو کھانے اور پینے دونوں کے لیے کافی ہو۔''

دعاء بعد صلوٰۃ الفجر

نماز فجر کے بعد دعاء

۱۰۷۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدٍ الثَّوْرِيُّ عَنْ مُوْسَى بْنِ أَبِيْ عَائِشَةَ عَنْ مَوْلًا لِأُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ بَعْدَ الصُّبْحِ: اَللّٰهُمَّ

۱۰۷۳ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صبح کے بعد یہ دعا مانگتے تھے۔
اللهم انی اسئلك علما نا فعا ورزقا وسعا وعملا متقبلا
اے اللہ! میں تجھ سے نفع دینے والا علم، وسیع رزق اور مقبول عمل مانگتا ہوں۔

إِنِّیْ اَسْاَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَ رِزْقًا طَيِّبًا وَ عَمَلًا مُتَقَبَّلًا. (اخرجه الموصلی فی مسنده)

الدعاء بعد الرجوع من الحرب

جنگ سے واپسی پر دعاء

۱۰۷۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَفَلَ مِنْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ اَوْ غَزْوَةٍ، فَاَوْفٰى عَلٰى فَدْفَدٍ مِّنَ الْاَرْضِ، قَالَ: «لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، آيِبُوْنَ اِنْ شَاءَ اللهُ، تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ»

(اخرجه البخاری فی العمرة)

۱۰۷۴ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج یا عمرہ یا کسی جنگ سے واپس آتے ہوئے (مدینہ سے باہر) جب کسی بلند مقام پر پہنچتے تو یہ الفاظ کہتے:

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اسی کی بادشاہی ہے اور اس کے لیے سب حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ انشاء اللہ (یعنی اگر اللہ نے چاہا) اس کی طرف ہم لوٹے ہیں، ہم توبہ کرتے ہیں، اپنے رب کی عبادت اور اس کی حمد کرتے ہیں۔ اللہ نے اپنا وعدہ سچا کیا۔ اپنے بندے کی مدد کی اور دشمن کے لشکروں کو اس نے اکیلے ہی پیچھے دھکیل دیا۔

۱۰۷۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، وَلَمْ يَقُلْ: «اِنْ شَاءَ اللهُ» قِيْلَ لِسُفْيَانَ: " فِيْهِ سَاجِدُوْنَ، فَقَالَ: مَا اَحْفَظُهُ وَلَا اَحْفَظُهُ "

(اخرجه البیہقی فی الحج)

۱۰۷۵ یہ حدیث حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دوسری سند کے ساتھ مروی ہے جس میں ان شاء اللہ کے الفاظ نہیں ہیں۔

الدعاء فی الحرب

جنگ میں خصوصی دعاء

١٠٧٦ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ، وَهُوَ يَقُولُ: «اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ، سَرِيْعَ الْحِسَابِ، مُجْرِيَ السَّحَابِ، اِهْزِمِ الْأَحْزَابَ، اَللّٰهُمَّ اِهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ»

(اخرجه البخاری فی التوحید)

١٠٧٦ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ غزوہ احزاب والے دن فرما رہے تھے: اے اللہ! اے کتاب کے اتارنے والے، جلد حساب لینے والے، بادلوں کے چلانے والے، ان لشکروں کو پسپا کردے۔ اے اللہ! انہیں شکست دے اور ان پر زلزلہ ڈال دے۔

لا يقولن احدكم رب اغفر لی ان شئت

کوئی یوں نہ کہے اے اللہ اگر تو چاہتا ہے تو مجھے بخش دے

١٠٧٧ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ، وَلٰكِنْ لِيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ، فَإِنَّهُ لَا مُكْرِهَ لَهُ أَوْ قَالَ: لَا مُكْرِهَ لَهُ"

(متفق علیہ)

١٠٧٧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی یوں نہ کہا کرے کہ اے اللہ! اگر تو چاہتا ہے تو مجھے بخش دے۔ اے اللہ! اگر تو چاہتا ہے تو مجھ پر رحم فرمادے، بلکہ وہ پُر یقین ہو کر اللہ تعالیٰ سے مانگے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو کوئی مجبور کرنے والا نہیں یا یہ کہا کہ اللہ پر جبر نہیں (راوی کو شک ہے کہ) کیا جا سکتا۔

کتاب التفسیر

سورة البقرة

١٠٧٨ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: قَرَأْتُ عِنْدَ عَائِشَةَ {إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا} فَقُلْتُ: مَا أُبَالِيْ أَلَّا أَطَّوَّفَ بِهِمَا، قَالَتْ: بِئْسَمَا قُلْتَ يَا ابْنَ أُخْتِيْ إِنَّمَا كَانَ مَنْ أَهَلَّ لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِيْ بِالْمُشَلَّلِ لَا يَطُوْفُوْنَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللهُ {إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا} «فَطَافَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَافَ الْمُسْلِمُوْنَ» قَالَ سُفْيَانُ وَ قَالَ مُجَاهِدٌ: فَكَانَتْ سُنَّةً. قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَحَدَّثْتُ بِهِ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ: إِنَّ هٰذَا الْعِلْمُ، وَ لَقَدْ سَمِعْتُ رِجَالًا مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ: إِنَّمَا كَانَ مَنْ لَّا

١٠٧٨ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس یہ آیت پڑھی۔

إِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ

''صفا مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں تو جو شخص بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے اس پر کوئی گناہ نہیں کہ ان دونوں پہاڑوں کے درمیان چکر لگائے۔'' (سورۂ بقرہ:١٥٨)

وہ کہتے ہیں پھر میں نے کہا کہ اگر میں صفا و مروہ میں چکر نہ لگاؤں تو مجھے اس کی کچھ پروا نہیں۔ وہ کہنے لگیں: اے میرے بھانجے! تم نے کیا ہی بری بات کہی ہے۔ یہ ان لوگوں کے لیے نازل ہوئی جو منات بت کے لیے احرام باندھتے تھے۔ وہ مناف جو ''مقام مشلل'' میں نصب تھا، تو لوگ صفا و مروہ کی سعی نہیں کرتے تھے۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ اتاری۔ ان الصفا و المروة چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا مروہ کی سعی کی اور مسلمانوں نے بھی کی۔

سفیان کہتے ہیں کہ مجاہد نے کہا یہی سنت ہے۔ زہری کہتے ہیں: میں نے ابوبکر بن عبدالرحمان کو یہ حدیث سنائی تو وہ

يَطُوْفُ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ مِنَ الْعَرَبِ يَقُوْلُوْنَ: اِنَّ طَوَافَنَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْحَجَرَيْنِ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ. وَ قَالَ اٰخَرُوْنَ مِنَ الْاَنْصَارِ: اِنَّمَا اُمِرْنَا بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ، وَ لَمْ نُؤْمَرْ بِالطَّوَافِ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ. فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ) قَالَ اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: فَلَعَلَّهَا نَزَلَتْ فِيْ هٰؤُلَاءِ وَ هٰؤُلَاءِ. (متفق علیه)

کہتے تھے یہ واقعی بڑا علم ہے اور میں نے کئی اہل علم سے سنا ہے کہ صفا مروہ کی سعی نہ کرنے والے لوگ کہتے تھے کہ ان دو پہاڑوں کے درمیان سعی کرنا دور جاہلیت کا کام ہے اور کچھ انصار نے کہا ہمیں تو بس طواف کعبہ کا حکم ہے۔ ہمیں صفا و مروہ میں چکر لگانے کا حکم نہیں دیا گیا۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ اتاری۔

اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ

ابوبکر بن عبدالرحمان کہتے ہیں: ممکن ہے یہ آیت ان دونوں کے بارے میں اتری ہو۔
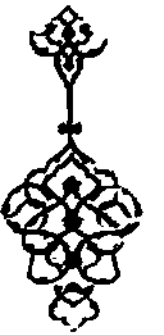
شرح: یعنی ایک طرف مشرکین مکہ نے صفا و مروہ پر بت نصب کر رکھے تھے اور وہ سعی کرتے ہوئے ان کی عبادت کرتے تھے۔ اس لیے اہلِ اسلام میں سے بعض کو وہاں سعی کرنے میں تردد ہوا اور دوسری طرف بعض انصار نے کہا کہ اصل مقصد تو طواف بیت اللہ ہے سعی کا ہمیں حکم نہیں۔ ان دونوں باتوں کے درمیان یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حج و عمرہ کرنے والوں کے لیے صفا و مروہ کی سعی کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

الاسراع بالسعی فی بطن الوادی بین الصفا و المروة

صفا و مروہ میں سعی کے دوران بطنِ وادی میں تیز چلنا

١٠٧٩ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: «لَمَّا تَصَوَّبَتْ قَدَمَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْوَادِي رَمَلَ حَتّٰى جَازَ الْوَادِيَ»

(اخرجه النسائی فی المناسك)

١٠٧٩۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: جب رسول اللہ ﷺ کے قدم وادی میں (سعی کے دوران) سیدھے ہوئے تو آپ ﷺ تیز چلے حتیٰ کہ وادی کے گہرے مقام سے گزر گئے۔

شرح: یعنی صفا و مروہ میں جو سب سے نشیبی جگہ ہے وہاں تھوڑا تیز دوڑنا چاہیے اور یہ مردوں کے لیے ہے۔ عورتوں کے لیے نہیں۔ آج اس جگہ کو میلین اخضرین کہتے ہیں۔ وہاں سبز لائٹیں جلائی گئی ہیں۔

١٠٨٠ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا طَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ عَادَ إِلَى الْحَجَرِ فَاسْتَلَمَهُ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا، وَقَالَ: «نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللهُ بِهِ»: {إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ}

١٠٨٠ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب بیت اللہ کا طواف کیا اور مقام ابراہیم کے سامنے نماز پڑھی تو آپ ﷺ نے پھر حجر اسود کا استلام کیا اور صفا کی طرف چلے گئے اور یہ آیت پڑھی۔

إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ

''بے شک صفا و مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔''

(سورہ بقرہ، آیت: ١٥٨)

١٠٨١ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فَقَالَ: «حَتَّى يَتَبَيَّنَ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ» قَالَ عَدِيٌّ: فَأَخَذْتُ عِقَالَيْنِ أَحَدُهُمَا أَبْيَضُ وَالْآخَرُ أَسْوَدُ، فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِمَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ سُفْيَانُ: شَيْئًا لَمْ أَحْفَظْهُ، وَقَالَ: «إِنَّمَا هُوَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ» فَقِيلَ لِسُفْيَانَ: سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ مُجَالِدٍ؟ قَالَ: «نَعَمْ، وَكَانَ يُحْسِنُهُ وَلٰكِنِّي لَمْ أَحْفَظْهُ كُلَّهُ» (متفق علیه)

١٠٨١ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے روزے کے بارے میں پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کھاؤ پیو حتیٰ کہ سفید دھاگہ کالے سے جدا ہو جائے۔ کہتے ہیں میں نے ایک کالا اور ایک سفید دھاگہ لیا اور ان کو دیکھنے لگا تو نبی اکرم ﷺ نے مجھے کوئی بات فرمائی۔ سفیان کہتے وہ یہی بات تھی کہ اس سے رات اور دن مراد ہیں۔

شرح: اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ﴾

ترجمہ: ''تم کھاؤ پیوحتیٰ کہ تمہارے لیے سفید دھاگہ کالے دھاگے سے جدا ہو جائے۔'' (سورہ بقرۃ، آیت نمبر ۱۸۷)

اس کی وضاحت یہاں مراد ہے۔

۱۰۸۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ: " كَانَتِ الْيَهُوْدُ، تَقُوْلُ: مَنْ اَتَى اِمْرَاَتَهُ الَّتِيْ قُبُلِهَا مِنْ دُبُرِهَا، جَاءَ الْوَلَدُ اَحْوَلَ"، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: {نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ} (متفق علیه)

۱۰۸۲ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہود کہتے تھے جو شخص بیوی کے اگلے راستے میں پیچھے سے آئے تو بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ اتاری۔

''تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں تم اپنی کھیتیاں کے پاس جیسے چاہو آؤ۔'' (سورۃ بقرہ آیت ۲۲۳)

سورۃ آل عمران

۱۰۸۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَمْرٌو، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ: «فِيْنَا نَزَلَتْ بَنِيْ حَارِثَةَ وَبَنِيْ سَلِمَةَ» {اِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا} «وَمَا اُحِبُّ اَنَّهَا لَمْ تَنْزِلْ لِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ» : {وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا} (متفق علیه)

۱۰۸۳ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ آیتِ مبارکہ ہم بنی حارثہ اور بنی سلمہ کے بارے میں نازل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

''جب تم میں سے دو گروہوں نے بزدلی دکھانے کا ارادہ کیا۔'' (سورۃ آل عمران: ۱۲۲) اور اس کا نازل نہ ہونا مجھے محبوب نہ تھا کیونکہ آگے اللہ تعالیٰ نے فرمایا واللہ ولیھما ''اور اللہ ان کا کارساز (ولی، مددگار) ہے۔''

شرح: یعنی غزوہ احد سے قبل انصار کے دو مذکورہ قبائل کو منافق عبداللہ بن ابی نے پٹڑی سے اتارنا چاہا تا کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جنگ کے لیے نہ نکلیں، مگر اللہ تعالیٰ نے ان کی مدد فرمائی اور وہ اس منافق کی باتوں میں نہ آئے۔

سورۃ النسآء

۱۰۸۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا اَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَيْصِنٍ السَّهْمِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ﴾ شَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «قَارِبُوْا وَسَدِّدُوْا، وَاَبْشِرُوْا، فَاِنَّ كُلَّ مَا اَصَابَ الْمُسْلِمَ كَفَّارَةٌ لَهُ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا وَالنَّكْبَةِ يُنْكَبُهَا»

(اخرجه مسلم فی البر و الصلة)

۱۰۸۴ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت اتری ''جس نے برا عمل کیا اسے اس کی سزا دی جائے گی۔'' (سورہ نساء، آیت: ۱۲۳) تو مسلمانوں پر یہ بات بھاری گزری (کہ ہر گناہ کی سزا دی جائے گی؟) تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قربت رکھو سیدھے چلو اور تمہیں مبارک ہو کہ کسی مسلمان کو جو تکلیف پہنچے وہ اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے حتیٰ کہ اسے جو کانٹا چبھے یا کوئی پریشانی آئے (وہ بھی اس کے گناہوں کا کفارہ بنتی ہے)

سورۃ المائدۃ
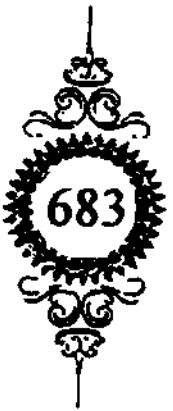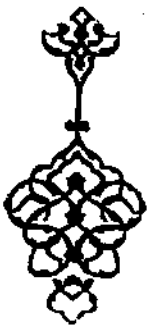
۱۰۸۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُجَالِدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْهَمْدَانِيُّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: زَنَى رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ فَدَكٍ، فَكَتَبَ اَهْلُ فَدَكٍ اِلَى اُنَاسٍ مِنَ الْيَهُوْدِ بِالْمَدِيْنَةِ، اَنْ سَلُوْا مُحَمَّدًا عَنْ ذٰلِكَ، فَاِنْ اَمَرَكُمْ بِالْجَلْدِ، فَخُذُوْهُ عَنْهُ، وَاِنْ اَمَرَكُمْ بِالرَّجْمِ، فَلَا تَأْخُذُوْهُ عَنْهُ، فَسَاَلُوْهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: «اَرْسِلُوْا اِلَيَّ اَعْلَمَ رَجُلَيْنِ فِيْكُمْ» ، فَجَاءُوْا بِرَجُلٍ اَعْوَرَ يُقَالُ لَهُ اِبْنُ

۱۰۸۵ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اہلِ فدک کے یہود میں سے ایک شخص نے زنا کیا۔ یہود اہلِ فدک نے مدینہ منورہ کے یہود کو لکھا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے اس بارے میں پوچھو۔ اگر وہ تمہیں کوڑے مارنے کا حکم بتائیں تو قبول کرلو اگر رجم کا حکم بتائیں تو وہ نہ مانو۔ یہودِ مدینہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں سوال کیا۔ آپ نے فرمایا اے یہود! تم اپنے میں سے دو سب سے بڑے عالموں کو میرے پاس بھیجو۔ یہود ایک کانے شخص کو لے آئے جسے ابن صوریا کہا جاتا تھا اور ایک دوسرا آدمی تھا۔ نبی اکرم

صُورِيًّا، وَآخَرَ. فَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَنْتُمَا أَعْلَمُ مَنْ قِبَلَكُمَا؟»، فَقَالَا: قَدْ نَحَّانَا قَوْمُنَا لِذَلِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمَا: «أَلَيْسَ عِنْدَكُمَا التَّوْرَاةُ فِيهَا حُكْمُ اللهِ تَعَالَى؟» قَالَا: بَلَى، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَأُنْشِدُكُمْ بِالَّذِي فَلَقَ الْبَحْرَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ، وَظَلَّلَ عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ، وَأَنْجَاكُمْ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ، وَأَنْزَلَ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى عَلٰى بَنِي إِسْرَائِيلَ، مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَاةِ مِنْ شَأْنِ الرَّجْمِ؟» فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ: مَا نُشِدْتُ بِمِثْلِهِ قَطُّ، ثُمَّ قَالَا: نَجِدُ تَرْدَادَ النَّظَرِ زِنْيَةً، وَالِاعْتِنَاقَ زِنْيَةً، وَالْقُبَلَ زِنْيَةً، فَإِذَا شَهِدَ أَرْبَعَةٌ أَنَّهُمْ رَأَوْهُ يُبْدِئُ وَيُعِيدُ كَمَا يَدْخُلُ الْمِيلُ فِي الْمُكْحُلَةِ، فَقَدْ وَجَبَ الرَّجْمُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هُوَ ذَاكَ فَأَمَرَ بِهِ» ، فَرُجِمَ، فَنَزَلَتْ: {فَإِنْ جَاءُوكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ وَإِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَضُرُّوكَ شَيْئًا وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ}

(اخرجه ابن حبان فی صحیحه)

ﷺ نے ان سے کہا کیا تم قوم یہود میں سب سے بڑے عالم ہو، کہنے لگے ہماری قوم نے ہمیں اسی لیے بھیجا ہے۔
نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس تورات نہیں۔ جس میں (زنا کے متعلق) اللہ کا واضح حکم موجود ہے؟ کہنے لگے ہاں کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں اس رب کے نام کی قسم دیتا ہوں جس نے بنی اسرائیل کے لیے سمندر کو پھاڑا اور تم پر بادل کا سایہ کیا، اور تمہیں قوم فرعون سے نجات دی اور اس نے بنی اسرائیل پر من وسلویٰ اتارا۔ بتاؤ تورات میں رجم کا حکم ہے یا نہیں؟ ان میں سے ایک دوسرے سے کہنے لگا، ایسی سخت قسم اس سے قبل مجھ سے کبھی نہیں لی گئی۔

پھر وہ دونوں گویا ہوئے: ہم تورات میں لکھا پاتے ہیں کہ بار بار دیکھنا بھی زنا ہے۔ بغل گیر ہونا بھی زنا ہے اور بوسہ لینا زنا ہے اور جب تم میں سے چار آدمی گواہی دیں کہ انہوں نے دیکھا کہ آلہ آ جا رہا ہے جیسے سرمہ دانی میں سرمہ سلائی داخل ہوتی ہے تو رجم واجب ہو گیا۔
نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہی حکم ہے تو اس شخص کو رجم کر دیا گیا۔ تب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

فَإِنْ جَاءُوكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ

یعنی ”اے اللہ کے رسول (ﷺ)! جب یہود آپ کے پاس آئیں تو آپ کی مرضی خواہ ان میں فیصلہ کریں یا منہ پھیریں اور اگر ان سے منہ پھیریں تو وہ آپ کو کچھ نقصان نہیں دے سکتے اور اگر آپ ان میں فیصلہ کریں تو انصاف

کے ساتھ کریں۔(سورہ مائدہ،آیت:۴۲)

۱۰۸۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، فِي قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ: {سَمَّاعُونَ لِلْكَذِبِ} «يَهُودُ الْمَدِينَةِ» {سَمَّاعُونَ لِقَوْمٍ آخَرِينَ} «أَهْلُ فَدَكٍ» {لَمْ يَأْتُوكَ يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ مِنْ بَعْدِ مَوَاضِعِهِ} "أَهْلُ فَدَكٍ يَقُولُونَ: إِنْ أُوتِيتُمْ هٰذَا الْجَلْدَ فَخُذُوهُ، وَإِنْ لَمْ تُؤْتَوْهُ، فَاحْذَرُوا الرَّجْمَ" (اخرجه ابن حبان فی صحیحه)

۱۰۸۶ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ "وہ جھوٹ کو خوب سنتے ہیں۔" یعنی یہود مدینہ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ آخَرِيْنَ "وہ دوسرے لوگوں کے لیے جھوٹ سننا چاہتے ہیں جو آپ کے پاس نہیں آئے۔" یعنی اہلِ فدک لَمْ يَأْتُوكَ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْ بَعْدِ مَوَاضِعِهِ "وہ کتاب اللہ کے کلمات کو بدلنا چاہتے ہیں بعد ازاں کہ انہیں اپنی جگہوں پر رکھا گیا ہے۔" یعنی اہل فدک۔

يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ

وہ کہتے ہیں تمہیں یہ حکم دیا جائے تو اسے لے لو یعنی کوڑے لگانا وَاِنْ لَمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا "اور اگر یہ حکم نہ دیا جائے تو اس سے رک جاؤ۔" یعنی رجم (سورۃ مائدہ:۴۱)

شرح: معلوم ہوا اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلی آسمانی کتابوں کا بھی علم دیا ہے کہ ان میں کہاں کیا لکھا ہے۔ یہ بھی پتہ چلا قومِ یہود میں جھوٹ کس قدر رائج ہے۔

سورۃ الانعام

۱۰۸۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا عَمْرٌو، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، يَقُوْلُ: لَمَّا نَزَلَتْ {قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ} قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَعُوذُ بِوَجْهِكَ»، {أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ}، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

۱۰۸۷ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ

"فرمادیں کہ اللہ قادر ہے کہ تم پر تمہارے اوپر سے عذاب نازل کردے۔" تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔اے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَعُوذُ بِوَجْهِكَ» {أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ}، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هَاتَانِ أَهْوَنُ، أَوْ هَاتَانِ أَيْسَرُ»

(اخرجه البخاری فی التفسیر)

اللہ میں تیری ذات کی پناہ مانگتا ہوں پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ ''یا اللہ تمہارے نیچے سے عذاب لے آئے (جیسے زلزلہ وغیرہ)'' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! میں تیری ذات کی پناہ مانگتا ہوں، پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّ يُذِيقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ۔ ''یا اللہ تمہیں گروہوں میں بانٹ دے اور تمہیں ایک دوسرے سے صدمہ پہنچائے۔'' (سورۃ انعام، آیت نمبر ۶۵) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا یہ دو چیزیں (پہلی دو کی نسبت) آسان تر ہیں۔

شرح: یعنی نبی اکرم ﷺ نے ان آخری چیزوں سے پناہ نہ مانگی لہٰذا امت مسلمہ میں گروہ بندی کا ہونا اور ایک دوسری سے نقصان کا پہنچنا ہمیشہ جاری رہا ہے اور اس کی حکمت اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔

سورۃ الاعراف

۱۰۸۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سِنَانِ بْنِ أَبِي سِنَانٍ، عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَرَجَ إِلَى حُنَيْنٍ مَرَّ بِشَجَرَةٍ يُقَالُ لَهَا ذَاتُ أَنْوَاطٍ، يُعَلِّقُ الْمُشْرِكُونَ عَلَيْهَا أَسْلِحَتَهُمْ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِجْعَلْ لَنَا ذَاتَ أَنْوَاطٍ كَمَا لَهُمْ ذَاتُ أَنْوَاطٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اللّٰهُ أَكْبَرُ، هٰذَا كَمَا قَالَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ {اِجْعَلْ لَنَا إِلٰهًا

۱۰۸۸ حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب حنین کی طرف گئے تو ایک درخت کے پاس سے گزرے جسے ''ذات انواط'' کہا جاتا تھا۔ مشرکین اس پر اپنے اسلحے لٹکاتے تھے، بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ ہمارے لیے بھی ایسا درخت بنا دیں (مقرر کر دیں) جیسا ان کا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ اکبر یہ تو اسی طرح ہے جو بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا کہ ''ہمارے لیے بھی خدا بنا دو جیسا کہ ان لوگوں کے خدا ہیں۔'' (سورہ الاعراف: آیت نمبر ۱۳۸) تم پہلے

كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ} لَتَرْكَبُنَّ سَنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ " (اخرجہ الطبری فی التفسیر) لوگوں کے طریقوں پر چلو گے۔

شرح: مطلب یہ ہے کہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ سے غیر ضروری چیز کا سوال کیا، جو آپ ﷺ کو پسند نہ آیا تو اس پر آپ نے ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔ اسی طرح ہے کہ جب آپ سے حج کے بارے میں غیر ضروری بات پوچھی گئی اور کئی لوگوں نے اپنے نسب کے بارے میں سوالات کیے تو اللہ تعالیٰ نے اس پر انہیں زجر فرماتے ہوئے کہا:

اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْـَٔلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُئِلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ۔

ترجمہ: تم چاہتے ہو کہ اپنے رسول ﷺ سے ایسے سوال کرو جیسے موسیٰ علیہ السلام سے پوچھے گئے۔ (سورۂ بقرہ، آیت: ۱۰۸)

سورة يونس

۱۰۸۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ مِصْرَ قَالَ: سَاَلْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ {الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ} فَقَالَ: مَا سَاَلَنِيْ عَنْهَا اَحَدٌ مُنْذُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا غَيْرَكَ اِلَّا رَجُلًا وَاحِدًا سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا فَقَالَ: «مَا سَاَلَنِيْ عَنْهَا اَحَدٌ مُنْذُ اُنْزِلَتْ غَيْرُكَ اِلَّا رَجُلًا وَاحِدًا اَلرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ اَوْ تُرٰى لَهُ»

(اخرجہ الترمذی فی الرؤیا)

۱۰۸۹ اہلِ مصر میں سے ایک شخص کہتا ہے میں نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا۔

الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ

یعنی "وہ لوگ جو ایمان لائے اور اللہ سے ڈرتے تھے، ان کے لیے دنیا و آخرت میں بشارت ہے۔" وہ کہنے لگے جب سے میں نے اس کے بارے میں رسول ﷺ سے پوچھا اس کے بعد تمہارے سوا کسی نے مجھ سے اس بارے میں نہیں پوچھا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب سے یہ آیت اتری ہے اس کے بارے میں تمہارے سوا کسی نے نہیں پوچھا۔ یہ اچھا خواب ہے جسے کوئی مسلمان دیکھتا ہے یا اس کے بارے میں کسی کو دکھائی جاتی ہے۔

۱۰۹۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: سُفْيَانُ ثُمَّ لَقِيتُ عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ رُفَيْعٍ فَحَدَّثَنِيهِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ (ایضاً)

۱۰۹۰ یہی حدیث حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے دوسری سند کے ساتھ مروی ہے۔

شرح: یعنی ایمان وتقویٰ والے لوگوں کو اللہ تعالیٰ اچھے خواب کے ذریعے بشارات دیتا ہے جن میں دنیا وآخرت کی بھلائی ہوتی ہے، تاہم وہ اپنے خوابوں کو ذریعہ تجارت وشہرت نہیں بناتے اور جو ایسا کرے وہ تقویٰ سے خالی ہے اور وہ جھوٹا ہے۔

سورۃ ابراھیم

۱۰۹۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ فَأَيْنَ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: «عَلَى الصِّرَاطِ يَا بِنْتَ الصِّدِّيقِ» (اخرجه الترمذی فی التفسیر)

۱۰۹۱ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ارشاد ربانی ہے۔

يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ

جس دن یہ زمین کسی اور زمین میں بدل جائے گی (سورہ ابراہیم آیت نمبر: ۴۸) تو اس دن لوگ کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ پل صراط پر ہوں گے اے صدیق کی صاحبزادی۔

شرح: قیامت کے احوال عقل سے وراء ہیں جیسے حدیث پاک میں وارد ہے اسی طرح مانا جائے گا بشرطیکہ حدیث صحیح ہو اس حدیث کے بارے میں امام ترمذی نے حدیث کی روایت کے بعد فرمایا۔ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

سورۃ الحجر

۱۰۹۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

۱۰۹۲ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اصحاب حجر کے بارے میں فرمایا: یہ وہ لوگ

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَصْحَابِ الْحِجْرِ: «لَا تَدْخُلُوْا عَلٰى هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ عُذِّبُوْا اِلَّا وَ اَنْتُمْ بَاكُوْنَ، فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ فَلَا تَدْخُلُوْا عَلَيْهِمْ، فَاِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مَا اَصَابَهُمْ» (اخرجه ابو نعيم فى حلية الاولياء)

ہیں جن پر عذاب اتارا گیا تم ان کے علاقہ میں نہ جاؤ مگر روتے ہوئے اور اگر رونہ سکو تو وہاں داخل نہ ہو مجھے ڈر ہے کہ تم پر وہ عذاب نہ اترے جو ان پر اترا۔

شرح: نبی اکرم ﷺ جب تبوک تشریف لے گئے تو وہاں بستی ''حجر'' سے گزرے یعنی جہاں حضرت صالح علیہ السلام کی قوم رہتی تھی۔ آپ ﷺ نے حکم فرمایا کہ یہاں سے سر جھکا کر گزر جاؤ اور تم پر گریہ طاری ہونا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں اس بستی کا یوں ذکر کیا ہے:

كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۸۰﴾

بستی حجر کے لوگوں نے رسولوں کو جھٹلایا (سورۃ الحجر ۸۰)

سورة الكهف

۱۰۹۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ نَوْفًا الْبَكَالِيَّ يَزْعُمُ اَنَّ مُوْسٰى صَاحِبَ الْخَضِرِ لَيْسَ مُوْسٰى بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اِنَّمَا هُوَ مُوْسٰى آخَرُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَذَبَ عَدُوُّ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: " قَامَ مُوْسٰى خَطِيْبًا فِيْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ فَسُئِلَ اَيُّ النَّاسِ اَعْلَمُ؟ فَقَالَ: اَنَا اَعْلَمُ، فَعَتَبَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَيْهِ اِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ اِلَيْهِ فَقَالَ: «اِنَّ لِيْ عَبْدًا بِمَجْمَعِ

۱۰۹۳ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا نوف بکالی کہتا ہے کہ وہ موسیٰ (علیہ السلام) جو حضرت خضر علیہ السلام کے واقعہ میں مذکور ہے وہ بنی اسرائیل کے نبی موسیٰ علیہ السلام نہیں بلکہ وہ کوئی اور موسیٰ ہے۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا وہ اللہ کا دشمن جھوٹا ہے۔ ہمیں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

ایک بار موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم میں خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے آپ سے پوچھا گیا۔ (مخلوق میں) سب سے بڑا عالم کون ہے؟ انہوں نے کہا: میں سب سے بڑا عالم ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر ناراضگی فرمائی کہ انہوں نے یہ

الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ» قَالَ مُوسٰى أَيْ رَبِّ فَكَيْفَ لِيْ بِهِ؟ قَالَ: «تَأْخُذُ حُوْتًا فَتَجْعَلَهُ فِيْ مِكْتَلٍ ثُمَّ تَنْطَلِقُ، فَحَيْثُمَا فَقَدْتَّ الْحُوْتَ فَهُوَ ثَمَّ» فَأَخَذَ حُوْتًا فَجَعَلَهُ فِيْ مِكْتَلٍ ثُمَّ انْطَلَقَ، وَانْطَلَقَ مَعَهُ بِفَتَاهُ يُوْشَعُ بْنُ نُوْنٍ حَتّٰى إِذَا انْتَهٰى إِلَى الصَّخْرَةِ وَضَعَا رُءُوْسَهُمَا فَنَامَا وَاضْطَرَبَ الْحُوْتُ فِي الْمِكْتَلِ فَخَرَجَ مِنْهُ فَسَقَطَ فِي الْبَحْرِ {فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا} وَأَمْسَكَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَنِ الْحُوْتِ جَرْيَةَ الْمَاءِ فَصَارَ عَلَيْهِ مِثْلَ الطَّاقِ، فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ مُوسٰى نَسِيَ صَاحِبُهُ أَنْ يُّخْبِرَهُ بِالْحُوْتِ فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمَا وَلَيْلَتِهِمَا حَتّٰى إِذَا كَانَ مِنَ الْغَدِ قَالَ مُوسٰى لِفَتَاهُ {آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا} قَالَ وَلَمْ يَجِدْ مُوسَى النَّصَبَ حَتّٰى جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِيْ أَمَرَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِهِ فَقَالَ لَهُ فَتَاهُ {أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ وَمَا أَنْسَانِيْهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا} قَالَ وَكَانَ لِلْحُوْتِ سَرَبًا وَلِمُوسٰى وَفَتَاهُ عَجَبًا فَقَالَ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ {ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰى آثَارِهِمَا قَصَصًا} قَالَ رَجَعَا يَقُصَّانِ آثَارَهُمَا حَتّٰى إِذَا انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ

معاملہ اللہ تعالیٰ کی طرف کیوں نہ پھیر دیا (یہ کیوں نہ کہا کہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: دوسمندروں کے ملاپ پر میرا ایک بندہ ہے جو اے موسیٰ علیہ السلام آپ سے زیادہ عالم ہے۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا: اے میرے رب! میں اس سے کس طرح مل سکتا ہوں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آپ ایک (پکی ہوئی) مچھلی لے لیں اسے زنبیل میں رکھ لیں اور چل پڑیں جہاں یہ مچھلی گم ہو جائے تو وہیں اس بندے سے ملاقات ہو گی۔

موسیٰ علیہ السلام نے مچھلی لی اسے زنبیل میں ڈالا اور چل پڑے ان کے ساتھ ان کے نوجوان ساتھی یوشع بن نون علیہ السلام بھی تھے۔ جب وہ دونوں پہاڑی پر پہنچے تو دونوں زمین پر سر رکھ کر سو گئے۔ مچھلی نے برتن میں حرکت کی وہ اس سے نکلی اور سمندر میں داخل ہو گئی۔

اللہ نے پانی کے بہاؤ کو مچھلی کے قریب نہ آنے دیا اور وہ اس کے لیے طاق کی طرح بن گیا۔

موسیٰ علیہ السلام خواب سے بیدار ہوئے تو ان کے ساتھی ان کو مچھلی کے بارے میں بتانا بھول گیا (کہ وہ سمندر میں کود گئی تھی) وہ بقیہ سارا دن اور اگلی رات سفر کرتے رہے۔ اگلے دن موسیٰ علیہ السلام نے اپنے ساتھی سے کہا:

اٰتِنَا غَدَآءَنَا لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا ﴿٦٢﴾

فَإِذَا رَجُلٌ مُسَجًّا ثَوْبًا فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوسٰى فَقَالَ الْخَضِرُ وَأَنّٰى بِأَرْضِكَ السَّلَامُ قَالَ أَنَا مُوسٰى قَالَ مُوسٰى بَنِي إِسْرَائِيلَ؟ قَالَ: نَعَمْ أَتَيْتُكَ لِتُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا، قَالَ الْخَضِرُ: إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا يَا مُوسٰى إِنِّي عَلٰى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَّمَنِيهِ لَا تَعْلَمُهُ، وَأَنْتَ عَلٰى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَّمَكَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا أَعْلَمُهُ، فَقَالَ لَهُ مُوسٰى {سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا} قَالَ الْخَضِرُ {فَإِنِ اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا} فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَرَّتْ بِهِمْ سَفِينَةٌ فَكَلَّمُوهُمْ أَنْ يَحْمِلُوهُمْ فَعَرَفُوا الْخَضِرَ فَحَمَلُوهُمْ بِغَيْرِ نَوْلٍ فَلَمَّا رَكِبَا السَّفِينَةَ لَمْ يُفْجَأْ مُوسٰى إِلَّا وَالْخَضِرُ قَدْ قَلَعَ لَوْحًا مِنْ أَلْوَاحِ السَّفِينَةِ بِالْقَدُومِ فَقَالَ مُوسٰى: قَوْمٌ حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَ إِلٰى سَفِينَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا {لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا} قَالَ الْخَضِرُ: {أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا}

قَالَ لَهُ مُوسٰى {: لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا} قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَكَانَتِ الْأُولٰى مِنْ

''ہمارا کھانا لاؤ اس سفر سے ہمیں تھکان ہوگئی ہے۔'' (سورۂ کہف، آیت ۶۲)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: موسیٰ علیہ السلام کو تھکان اس وقت محسوس ہوئی جب وہ اس جگہ سے بہت دور نکل گئے جہاں اللہ تعالیٰ نے ان کو جانے کا حکم دیا تھا۔

تب ان کے ساتھی نے کہا

أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ عَجَبًا

''کیا آپ نے نہ دیکھا جب ہم نے چٹان پر پناہ لی تھی تو میں مچھلی کو بھول گیا اور مجھے شیطان ہی نے بھلایا ہے کہ آپ کو یاد دلاؤں جبکہ مچھلی نے سمندر میں عجیب سا راستہ بنا لیا تھا۔'' (سورۂ کہف آیت ۶۳)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: مچھلی کے لیے سرب (راستہ) تھا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی کے لیے عجب (عجیب)۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا

ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ ۚ فَارْتَدَّا عَلٰى آثَارِهِمَا قَصَصًا ۝

''اسی جگہ کی تو ہمیں طلب تھی تو دونوں اپنا راستہ ڈھونڈھتے واپس گئے۔'' (سورۂ کہف، آیت:۶۵)

یعنی دونوں اپنے قدموں کے نشانات ڈھونڈتے ہوئے اسی چٹان تک گئے وہاں انہوں نے دیکھا کہ ایک شخص چادر تانے لیٹا ہوا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کو سلام کیا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے کہا: اس سرزمین میں سلام کہنے والا کون ہے؟ موسیٰ علیہ السلام نے کہا میں موسیٰ (علیہ السلام) ہوں کہا: بنی

مُوْسٰى نِسْيَانًا، قَالَ: وَجَاءَ عُصْفُوْرٌ فَوَقَعَ عَلٰى حَرْفِ السَّفِيْنَةِ فَنَقَرَ فِي الْبَحْرِ نَقْرَةً فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ: مَا نَقَصَ عِلْمِيْ وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ إِلَّا مِثْلُ مَا نَقَصَ الْعُصْفُوْرُ مِنْ هٰذَا الْبَحْرِ ثُمَّ خَرَجَا مِنَ السَّفِيْنَةِ فَبَيْنَمَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ إِذْ أَبْصَرَ الْخَضِرُ غُلَامًا يَلْعَبُ فِي الْغِلْمَانِ فَأَخَذَ الْخَضِرُ بِرَأْسِهِ فَاقْتَلَعَهُ بِيَدِهِ فَقَتَلَهُ، قَالَ لَهُ مُوسَى: {أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا} {قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا} وَهٰذِهِ أَشَدُّ مِنَ الْأُوْلٰى {قَالَ إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِيْ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّيْ عُذْرًا} قَالَ {فَانْطَلَقَا حَتّٰى إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُرِيْدُ أَنْ يَنْقَضَّ} قَالَ: مَائِلٌ، فَقَالَ الْخَضِرُ بِيَدِهِ هٰكَذَا فَأَقَامَهُ، فَقَالَ مُوْسٰى قَوْمٌ أَتَيْنَاهُمْ وَلَمْ يُطْعِمُوْنَا وَلَمْ يُضَيِّفُوْنَا {لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا} {قَالَ: هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا} قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَدِدْنَا أَنَّ مُوْسٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ صَبَرَ حَتّٰى يَقُصَّ عَلَيْنَا مِنْ

اسرائیل کے نبی موسیٰ علیہ السلام؟ انہوں نے کہا ہاں، میں آپ کے پاس اس لیے آیا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو علم دیا ہے اس میں سے مجھے کچھ سکھائیں۔

حضرت خضر علیہ السلام نے کہا

إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿٦٧﴾

”اے موسیٰ علیہ السلام آپ میرے ساتھ صبر نہیں رکھ سکیں گے۔“ (سورۂ کہف، آیت ٦٧)

اے موسیٰ علیہ السلام میرے پاس اللہ کا بتایا ہوا وہ علم (باطن) ہے جو آپ نہیں جانتے اور جو علم (شریعت) اللہ نے آپ کو بتایا ہے وہ میں نہیں جانتا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا

سَتَجِدُنِيْٓ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَآ أَعْصِيْ لَكَ أَمْرًا ﴿٦٩﴾

”آپ مجھے ان شاء اللہ صابر پائیں گے اور میں آپ کے حکم کی مخالفت نہیں کروں گا۔“ (کہف آیت: ٦٩)

حضرت خضر علیہ السلام نے کہا

فَإِنِ اتَّبَعْتَنِيْ فَلَا تَسْـَٔلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰٓى أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ﴿٧٠﴾

”اگر آپ میرے ساتھ چلو تو کسی چیز کے بارے میں مجھ سے سوال نہ کریں تا آنکہ میں خود آپ کو اس کے بارے میں آگاہ کروں۔“ (سورۂ کہف، آیت ٧٠) تو حضرت موسیٰ و خضر علیہما السلام چل پڑے وہ ساحل سمندر پر جا رہے تھے ان کے پاس سے کشتی گزری۔ انہوں نے ان سے کہا کہ

تَدَبَرهِما » قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ (وَكَانَ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا) وَكَانَ يَقْرَأُ (وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا وَكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ)

(اخرجه البخاری فی العلم)

ہمیں بھی سوار کرلو کشتی والوں نے خضر علیہ السلام کو پہچان لیا۔ انہوں نے آپ کو بغیر کرایہ سوار کرلیا۔ جب دونوں کشتی میں سوار ہو گئے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اچانک جس چیز نے حیرت زدہ کیا وہ یہ تھی کہ حضر علیہ السلام نے کشتی کے اگلے حصہ میں اس کی تختیوں میں سے ایک تختی اکھاڑ دی۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا۔ اس قوم نے ہمیں بلا کرایہ کشتی میں سوار کیا اور آپ نے ان کی کشتی توڑ دی؟ آپ نے نامناسب کام کیا۔ خضر علیہ السلام نے کہا:

أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿۷۲﴾

''میں نے آپ سے کہا نہ تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کرسکیں گے۔'' (سورۂ کہف آیت ۷۲) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا آپ میرے بھول جانے پر پکڑ نہ فرمائیں اور نہ ہی میرے معاملہ کو مشکل بنائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو یہ موسیٰ علیہ السلام کی پہلی بھول تھی۔ آپ نے فرمایا پھر ایک چڑیا آئی اس نے کشتی پر تختے پر بیٹھ کر سمندر میں چونچ ماری، تو خضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا۔ میرا اور آپ کا علم اللہ کے علم میں ایسے ہی ہے جیسے چڑیا کے منہ والا پانی سمندر کے سامنے، پھر دونوں سفر پر روانہ ہوئے دونوں سمندر کے کنارے جارہے تھے کہ حضرت خضر علیہ السلام نے ایک لڑکا دیکھا جو دوسرے لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے اس کے سر کو پکڑا اور مروڑ کر اتار دیا (کسی آلہ سے کاٹنے کی ضرورت نہیں پڑی) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا۔ آپ نے ایک پاکیزہ (بے گناہ) جان

کو ناحق مار دیا۔ آپ نے تو بہت برا کام کر دیا (سورۃ کہف آیت ۷۴) انہوں نے کہا میں نے آپ سے کہا نہ تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے۔ (کہف آیت ۷۵) انہوں نے کہا یہ کام تو پہلے سے شدید تر ہے۔ پھر کہا اگر اس کے بعد میں آپ سے کچھ سوال کروں تو آپ مجھے اپنی صحبت میں نہ رکھیں۔ آپ میری طرف سے معذور ہو چکے۔ (سورۂ کہف، آیت:۷۶)

تب وہ دونوں آگے روانہ ہوئے حتیٰ کہ وہ ایک بستی والوں کے پاس پہنچے تو (بھوک کی وجہ سے) دونوں نے اہلِ بستی سے کھانا طلب کیا۔ انہوں نے ان کو کھانا دینے سے انکار کیا انہوں نے ایک دیوار دیکھی جو گر رہی تھی تو حضرت خضر علیہ السلام نے اسے یوں ہاتھ دیا تو وہ سیدھی کھڑی ہو گئی۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: ہم ان کے ہاں مہمان ہوئے انہوں نے ہماری مہمانی نہیں کی اور کھانا نہیں کھلایا اگر آپ چاہتے تو ان سے (دیوار کو کھڑا کرنے کا) معاوضہ لے سکتے تھے۔

حضرت خضر علیہ السلام نے کہا:

هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ ۚ سَأُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا۝

''یہ میرے اور آپ کے درمیان راستے کی جدائی ہے ابھی میں آپ کو بتاتا ہوں کہ جن چیزوں پر آپ صبر نہیں کر سکتے تھے ان کی حقیقت کیا تھی۔'' راوی کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم پسند رکھتے ہیں کہ اگر حضرت

موسیٰ علیہ السلام صبر کرتے تو ہمیں ان کے قصہ میں سے مزید چیزیں ملتی۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما یوں پڑھتے تھے:

وَكَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ يَّأْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا﴿۷۹﴾

یعنی ”ان کے آگے ایک بادشاہ تھا جو ہر اچھی کشتی کو پکڑ لیتا تھا“ اور وہ یہ بھی پڑھتے تھے

وَاَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَيْنِ

کہ ”وہ لڑکا کافر تھا اور اس کے والدین مومن تھے“

شرح: یہ پورا قصہ سورۃ کہف میں پندرھویں پارہ کے آخر اور سولہویں پارہ کے شروع میں مذکور ہے۔ حضرت خضر علیہ السلام نے کشتی اس لیے توڑی کہ آگے ایک ظالم بادشاہ تھا جو ہر صحیح سالم کشتی کو پکڑ لیتا تھا اور کشتی چند مساکین کی تھی تو خضر علیہ السلام نے ان کی کشتی کو ظالم بادشاہ سے بچا لیا۔ انہوں نے لڑکے کو اس لیے مار ڈالا کہ وہ اگر اسے نہ مارتے تو وہ اپنے والدین کو کافر بنا دیتا کیونکہ وہ مسلمان تھے اور جس دیوار کو انہوں نے کھڑا کیا اس کے نیچے دو یتیم بچوں کا خزانہ تھا اگر دیوار گر جاتی تو ان کا خزانہ ہمیشہ کے لیے اس کے نیچے دب جاتا اور ان کا والد صالح آدمی تھا۔ اللہ نے چاہا کہ اس کے بچے بڑے ہو کر اپنا خزانہ نکال لیں۔

۱۰۹۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ الزَّرَّادِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ: {وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا} قَالَ: «حَفِظَهُمَا بِصَلَاحِ اَبِيْهِمَا مَا ذَكَرَ مِنْهُمَا صَلَاحًا»

(اخرجه الحاكم فی المستدرك)

۱۰۹۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس قول:

وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا (الكهف: 82)

کے تحت فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان دونوں بچوں کے والد کے نیک ہونے کی وجہ سے ان کی حفاظت فرمائی۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان بچوں کی نیکی کا ذکر نہیں کیا۔

۱۰۹۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوْقَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: «إِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ لَيَحْفَظُ بِحِفْظِ الرَّجُلِ الصَّالِحِ وَلَدَهُ وَوَلَدَ وَلَدِهِ وَدُوَيْرَتَهُ إِلَّا الَّتِيْ فِيْهَا وَالدُّوَيْرَاتِ حَوْلَهُ فَمَا يَزَالُوْنَ فِيْ حِفْظٍ مِّنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ» قَالَ سُفْيَانُ: وَزَادَنِيْ فِيْهِ «وَسِتْرٍ» (اخرجه ابن المبارك فی الزهد)

۱۰۹۵ محمد بن منکدر (تابعی) فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کسی نیک آدمی کی وجہ سے اس کے بچوں اور بچوں کے بچوں کی حفاظت فرماتا اور اس کے گھر کی اور آس پاس کے گھروں کی حفاظت فرماتا ہے۔ یوں وہ اللہ عزوجل کی حفاظت اور پناہ میں آجاتے ہیں۔

سورۃ المؤمنون

۱۰۹۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ أَنْبَأَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ {وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَا آتَوْا وَقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ} أَهُمُ الَّذِيْنَ يَزْنُوْنَ، وَيَسْرِقُوْنَ، وَيَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ؟ قَالَ: «لَا يَا بِنْتَ الصِّدِّيْقِ وَلٰكِنَّهُمُ الَّذِيْنَ يُصَلُّوْنَ، وَيَصُوْمُوْنَ، وَيَتَصَدَّقُوْنَ»

(اخرجه الموصلی فی مسنده)

۱۰۹۶ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیتِ مبارکہ کے بارے میں پوچھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَا آتَوْا وَقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ

"وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اس حالت میں کہ ان کے دل ڈرتے ہیں۔" (سورۃ مومنون آیت ۶۰) کیا یہ زانی اور شرابی لوگ ہیں؟ فرمایا نہیں۔ اے صدیق کی صاحبزادی! یہ وہ لوگ ہیں جو نماز پڑھتے، روزے رکھتے اور صدقہ دیتے ہیں۔

شرح: یعنی اہل ایمان نیکی کرتے اور ڈرتے ہیں کہ ان کی نیکی کہیں ضائع نہ کر دی جائے۔ وہ اپنی نیکیوں پر فخر نہیں کرتے بلکہ اپنی نیکیوں پر شرمندہ ہوتے ہیں کہ اللہ رب العزت کے انعامات کے مقابلے میں ہماری نیکیاں کچھ معنیٰ ہی نہیں رکھتیں۔

سورۃ القصص

۱۰۹۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ وَكَانَ مِنْ أَسْنَانِي أَوْ أَصْغَرَ مِنِّي، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ "أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ جِبْرِيلَ أَيُّ الْأَجَلَيْنِ قَضَى مُوسَى؟ فَقَالَ: أَتَمَّهُمَا وَأَكْمَلَهُمَا" (اخرجه الطبری فی التفسیر)

۱۰۹۷ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا کہ موسیٰ علیہ السلام نے دونوں مدتوں میں سے کون سی مدت پوری کی تھی۔ انہوں نے کہا: جوان میں سے تمام اور مکمل تھی۔

شرح: جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت شعیب علیہ السلام کے ہاں پناہ لی تو انہوں نے اپنی بیٹی کا نکاح حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کردیا اور شرط یہ رکھی کہ وہ آٹھ یا دس برس ان کے پاس رہیں گے (سورۃ القصص آیت ۲۷) چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے وہاں دس برس گزارے اس بات کی طرف حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اشارہ کرتے ہیں۔

سورۃ لقمان

۱۰۹۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ «مِنْ كُلِّ شَيْءٍ قَدْ أُوتِيَ نَبِيُّكُمْ عِلْمَهُ إِلَّا مِنْ خَمْسٍ (إِنَّ اللهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ) إِلَى آخِرِ السُّورَةِ» (اخرجه الموصلی فی مسنده)

۱۰۹۸ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ تمہارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر چیز کا علم دیا گیا سوا پانچ چیزوں کے، پھر انہوں نے یہ آیت مبارکہ پڑھی:

إِنَّ اللهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ

شرح: اور بعض علماء کہتے ہیں کہ آپ کو آخر میں ان پانچ چیزوں کا علم بھی دے دیا گیا مگر ان کو چھپانے کا حکم ہوا۔ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

ذهب بعضهم الى انه صلى الله عليه وسلم اوتى علم الخمس ايضا و

علم وقت الساعة والروح و انه امر بکتم ذالك

یعنی علماء اس طرف گئے ہیں کہ آپ ﷺ کو ان پانچ چیزوں کا علم بھی دیا گیا۔ آپ کو قیامِ قیامت کا وقت بھی بتایا گیا اور روح کی حقیقت بھی بتائی گئی، مگر اس کے چھپانے کا حکم ہوا۔ (الخصائص الکبریٰ جلد ۲ صفحہ ۹۵ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)

سورة السجدة

١٠٩٩ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اَعْدَدْتُّ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ، وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ "، وَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ: {فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا اُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ} (متفق عليه)

١٠٩٩ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ نعمتیں تیار کی ہیں جو کسی آنکھ نے دیکھی ہیں نہ کسی کان نے سنی ہیں اور نہ ہی کسی دل میں ان کا خیال گزرا ہے۔ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھو:

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا اُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

یعنی "کوئی جان نہیں جانتی جو اہلِ جنت کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک تیار کی گئی ہے یہ ان کے عمل کی جزا ہے۔"

سورة سبا

١١٠٠ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اِذَا قَضَى اللّٰهُ الْاَمْرَ فِي السَّمَاءِ ضَرَبَتِ الْمَلَائِكَةُ

١١٠٠ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کسی امر کا فیصلہ فرماتا ہے تو فرشتے اس کے حکم پر عجز میں سر کو جھکاتے اور اپنے پروں کو پھڑپھڑاتے ہیں، جس سے یوں آواز آتی ہے جیسے چٹان پر زنجیر ماری جائے، پھر جب ان کا خوف دور ہوتا ہے تو

بِأَجْنِحَتِهَا، خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ كَأَنَّهُ سَلْسِلَةٌ عَلَى صَفْوَانٍ، فَإِذَا "فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا: مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوا الَّذِي قَالَ الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ. فَيَسْمَعُهَا مُسْتَرِقُوا السَّمْعِ، وَمُسْتَرِقُوا السَّمْعِ هٰكَذَا بَعْضُهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ، وَوَصَفَ سُفْيَانُ بَعْضَهَا فَوْقَ بَعْضٍ، قَالَ: فَيَسْمَعُ الْكَلِمَةَ، فَيُلْقِيهَا إِلَى مَنْ تَحْتَهُ، ثُمَّ يُلْقِيهَا الْآخَرُ إِلَى مَنْ تَحْتَهُ، الْحَتّٰى يُلْقِيَهَا عَلَى لِسَانِ السَّاحِرِ أَوِ الْكَاهِنِ، فَرُبَّمَا أَدْرَكَهُ الشِّهَابُ قَبْلَ أَنْ يُلْقِيَهَا، وَرُبَّمَا أَلْقَاهَا قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَهُ، فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ، فَيُقَالُ: أَلَيْسَ قَدْ قَالَ لَنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا، وَكَذَا لِلْكَلِمَةِ الَّتِي سُمِعَتْ مِنَ السَّمَاءِ، فَيُصَدَّقُ بِتِلْكَ الْكَلِمَةِ الَّتِي سُمِعَتْ مِنَ السَّمَاءِ"

(اخرجه البخاری فی التفسیر)

وہ کہتے ہیں تمہارے رب نے کیا کہا تو کہتے ہیں اس نے حق کہا اور وہ بلند ہے، بڑا ہے (سورۃ سبا: ۲۳) تو اس حکم ربی کو ساعت چوری کرنے والے شیاطین سننے کی کوشش کرتے ہیں اور وہ (زمین وآسمان کے درمیان) ایک دوسرے کے اوپر صف بستہ ہوتے ہیں۔سفیان نے ہاتھوں کو ایک دوسرے پر رکھ کر بتایا تو اوپر والا کوئی کلمہ چوری کر کے نیچے والے کو بتاتا ہے، وہ اس سے نیچے والے کو بتاتا ہے پھر سب سے نیچے والا اس کلمہ کو (اس خدائی فیصلہ کو) کسی جادوگر اور کاہن تک پہنچاتا ہے اور کبھی ساعت چوری کرنے والے کو شہاب ثاقب آ لگتا ہے اس سے قبل کہ وہ کلمہ چوری کرے اور کبھی شہاب کے لگنے سے قبل وہ کلمہ چوری کر لیتا ہے (یوں وہ کلمہ کسی جادوگر یا کاہن تک پہنچ جاتا ہے) تو جادوگر یا کاہن اس کے ساتھ اپنی طرف سے مزید سو جھوٹ ملاتا ہے تو کہا جاتا ہے کہ کیا اس نے یہ بات فلاں دن اور فلاں دن نہیں کہی تھی کیونکہ اس نے آسمان والی بات سنی ہوتی ہے تو وہ بات سچی ثابت ہو جاتی ہے۔

شرح: یعنی جادوگر اور کاہن لوگ شیاطین سے کوئی بات سن لیتے ہیں، جو انہوں نے فرشتوں سے کسی نہ کسی طرح سے سنی ہوتی ہے اور اس کے ساتھ مزید مرچ مصالحہ لگا کر لوگوں کو بتاتے ہیں، اور اس کا کوئی حصہ سچا نکل آتا ہے تو لوگ دھوکے میں پڑ جاتے ہیں کہ ان کے پاس غیب کی خبریں ہیں حالانکہ ان کے پاس کچھ نہیں ہے، ان کی باتوں میں 99 فیصد جھوٹ ہی ہوتا ہے۔

سورۃ ص

۱۱۰۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ: قَالَ

۱۱۰۱ حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عہد عثمان غنی رضی اللہ عنہ میں نماز چاشت کے بارے میں لوگوں

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ وَلَمْ يَقُلْ لَنَا فِيْهِ سَمِعْتُ قَالَ: سَأَلْتُ عَنْ صَلَاةِ الضُّحَى فِيْ إِمَارَةِ عُثْمَانَ وَأَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَافِرُوْنَ فَلَمْ أَجِدْ أَحَدًا أَثْبَتَ لِيْ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أُمُّ هَانِئٍ قَالَتْ: «رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّاهَا مَرَّةً وَاحِدَةً يَوْمَ الْفَتْحِ ثَمَانِ رَكَعَاتٍ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ» قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: إِنْ كُنْتُ لَأَمُرُّ عَلٰى هٰذِهِ الْآيَةِ {يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِشْرَاقِ} فَأَقُوْلُ: أَيُّ صَلَاةٍ صَلَاةُ الْإِشْرَاقِ فَهٰذِهِ صَلَاةُ الْإِشْرَاقِ.

(متفق علیہ)

سے پوچھا، اس وقت کثیر صحابہ کرام ﷺ موجود تھے مگر حضرت ام ھانی ؓ سے بڑھ کر میں نے اس بارے میں کسی سے مضبوط جواب نہ سنا۔ وہ کہنے لگیں: میں نے ایک بار فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کو ایک کپڑے میں آٹھ رکعتیں پڑھتے دیکھا۔ آپ ﷺ نے کپڑے کی دونوں طرفین مخالف سمت سے کندھوں پر ڈال رکھی تھیں۔

حضرت عبداللہ بن حارث ؓ کہتے ہیں: میں نے یہ حدیث حضرت عبداللہ بن عباس ؓ کو سنائی وہ کہنے لگے میں اس آیت پر سے گزرتا تھا:

يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِشْرَاقِ

کہ وہ شام کو اور چاشت کے وقت تسبیح کہتی ہیں تو میں کہتا تھا کہ یہ چاشت کی نماز کون سی ہے؟ تو یہ چاشت کی نماز ہے۔

سورة الزمر

١١٠٢ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: قَالَ الزُّبَيْرُ: لَمَّا نَزَلَتْ {ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ} قَالَ الزُّبَيْرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُكَرَّرُ عَلَيْنَا الْخُصُوْمَةُ بَعْدَ الَّذِيْ كَانَ بَيْنَنَا فِي الدُّنْيَا فَقَالَ «نَعَمْ»

۱۱۰۲ حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ سے مروی ہے کہ حضرت زبیر ؓ کہتے ہیں جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی

ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ

''بے شک روز قیامت تم اپنے رب کے پاس جھگڑا کرو گے۔'' (سورۃ زمر، آیت نمبر ۳۱) نازل ہوئی تو میں نے عرض کیا

فَقُلْتُ: اِنَّ الْاَمْرَ اِذًا لَشَدِیْدٌ

(اخرجه ابویعلی الموصلی فی المسند)

یارسول اللہ ﷺ جو جھگڑے ہمارے ہاں دنیا میں تھے کیا وہ روز قیامت دوہرائے جائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں دہرائے جائیں گے۔ میں نے کہا پھر تو معاملہ بہت سخت ہے۔

شرح: یعنی روز قیامت ان جھگڑوں کا ضرور فیصلہ ہوگا جو لوگوں میں تھے، جس نے اپنے بھائی پر ظلم کیا ہوگا اسے روز قیامت اپنے اعمال حسنہ اپنے بھائی کو دینا پڑیں گے اور اس کے گناہ اپنے سر اٹھانے پڑیں گے۔

سورۃ فصلت

۱۱۰۳ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ، حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ نَجِیْحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِیْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: "اِجْتَمَعَ عِنْدَ الْبَیْتِ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قُرَشِیَّانِ وَثَقَفِیٌّ، اَوْ ثَقَفِیَّانِ وَقُرَشِیٌّ قَلِیْلٌ فِقْهُ قُلُوْبِهِمْ، كَثِیْرٌ شَحْمُ بُطُوْنِهِمْ، فَقَالَ اَحَدُهُمْ: اَتَرَوْنَ اللّٰهَ یَسْمَعُ مَا نَقُوْلُ؟ فَقَالَ الْاٰخَرُ: یَسْمَعُ اِنْ جَهَرْنَا، وَلَا یَسْمَعُ اِنْ اَخْفَیْنَا، فَقَالَ الْاٰخَرُ: اِنْ كَانَ یَسْمَعُ اِذَا جَهَرْنَا فَاِنَّهُ یَسْمَعُ اِذَا اَخْفَیْنَا، قَالَ: فَاَنْزَلَ اللّٰهُ {وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ یَّشْهَدَ عَلَیْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا اَبْصَارُكُمْ} الْاٰیَةَ" وَكَانَ سُفْیَانُ اَوَّلًا یَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ: حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ اَوِ ابْنُ نَجِیْحٍ اَوْ حُمَیْدٌ الْاَعْرَجُ اَحَدُهُمْ اَوِ اثْنَانِ مِنْهُمْ ثُمَّ ثَبَتَ عَلٰی مَنْصُوْرٍ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ.

(اخرجه البیهقی فی الاسماء الصفات)

۱۱۰۳ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بیت اللہ کے پاس تین آدمی اکٹھے ہوئے ان میں دو قریشی ایک ثقفی تھا یا ایک قریشی اور دو ثقفی تھے، ان کے دلوں میں دانائی کم اور پیٹ کی چربی بہت زیادہ تھی۔ ان میں سے ایک کہنے لگا: کیا تم سمجھتے ہو کہ ہم جو کچھ کہتے ہیں اللہ اس کو سن رہا ہے؟ دوسرا کہنے لگا: اگر ہم بلند آواز سے بات کریں تو وہ سنتا ہے اگر آہستہ بولیں تو نہیں سنتا۔ تیسرے نے کہا: جب وہ ہماری بلند آواز والی بات سن لیتا ہے تو وہ ہماری خفیہ بات بھی سن لے گا۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری۔

وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ یَّشْهَدَ عَلَیْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا اَبْصَارُكُمْ

"تم اس بات سے چھپ نہیں سکتے کہ تمہارے کان تم پر گواہی دیں نہ اس سے کہ تمہاری آنکھیں تمہارے خلاف گواہی دیں۔" (سورۃ فصلت: آیت ۲۲) اس حدیث کی سند پر حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ کو کچھ کلام ہے۔

سورۃ زخرف

١١٠٤ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِيْ عَطَاءُ بْنُ أَبِيْ رَبَاحٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: " سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ: {وَنَادَوْا يَا مَالِكُ}

١١٠٤ صفوان بن یعلی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر یہ پڑھتے ہوئے سنا۔

وَنَادَوْا يَا مَالِكُ

شرح: یعنی اہل جہنم داروغہ جہنم مالک سے کہیں گے۔ اے مالک تمہارے رب کو ہمیں موت دے دینی چاہیے۔

(سورۃ: زخرف ۷۷)

سورۃ الدخان

١١٠٥ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ أَوْ أُخْبِرْتُ عَنْهُ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ يَعْنِيْ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: قِيْلَ لِعَبْدِ اللهِ إِنَّ فِي الْمَسْجِدِ رَجُلًا يَقُوْلُ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أَصَابَ النَّاسَ دُخَانٌ يَأْخُذُ بِأَسْمَاعِ الْكُفَّارِ وَيَأْخُذُ الْمُؤْمِنِيْنَ كَالزُّكْمَةِ قَالَ: فَكَانَ عَبْدُ اللهِ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِهِ، وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلْ لِمَا لَمْ يَعْلَمْ اللهُ أَعْلَمُ، فَإِنَّ مِنْ عِلْمِ الْمَرْءِ أَنْ يَقُوْلَ لِمَا لَا يَعْلَمُ اللهُ أَعْلَمُ، فَقَدْ قَالَ اللهُ لِنَبِيِّهِ: {قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ} إِنَّ قُرَيْشًا لَمَّا أَبْطَئُوْا عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْإِسْلَامِ فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوْسُفَ» فَأَصَابَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتّٰى أَكَلُوا الْعِظَامَ، وَحَتّٰى جَعَلَ الرَّجُلُ

١١٠٥ حضرت مسروق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ مسجد میں ایک شخص کہہ رہا ہے، جب قیامت کا دن ہوگا تو لوگوں کو ایک دھواں آ لے گا وہ کافروں کو بہرا کر دے گا اور مومنوں کو اس سے بس زکام ہوگا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ تکیہ لگا کر بیٹھے تھے وہ سیدھے بیٹھ گئے۔ کہنے لگے: تم میں سے جس کے پاس علم ہو وہ اس کے مطابق بولے، جس کے پاس علم نہ ہو وہ کہہ دے اللہ بہتر جانتا ہے، کیونکہ یہ بھی علم کی دلیل ہے کہ جو بات معلوم نہ ہو وہاں کہہ دیا جائے کہ اللہ کو معلوم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ سے فرمایا۔

قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ

''آپ فرما دیں کہ میں اس تبلیغ پر تم سے کوئی اجر نہیں چاہتا اور میں تکلف کرنے والا نہیں ہوں۔'' (سورۃ ص آیت ۸۶)

بے شک قریش نے جب رسول اللہ ﷺ کی دعوت قبول نہ کی (بلکہ اسلام دشمنی شروع کی) تو آپ ﷺ نے دعا فرمائی اے اللہ! ان پر قحط سالی کے ایسے سات سال بھیج

يَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرَى بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا مِثْلَ الدُّخَانِ، قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ {فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ يَغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ} قَالَ اللهُ {إِنَّا كَاشِفُو الْعَذَابِ قَلِيلًا إِنَّكُمْ عَائِدُونَ} كَانَ هٰذَا فِي الدُّنْيَا أَفَيُكْشَفُ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللهِ: وَقَدْ مَضَى الدُّخَانُ، وَمَضَى اللِّزَامُ وَمَضَى الْقَمَرُ، وَمَضَى الرُّوْمُ، وَمَضَتِ الْبَطْشَةُ

(متفق علیه)

جیسے یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں بھیجے گئے۔ تو قریش پر ایسی قحط سالی آئی کہ اس نے ہر چیز کو اپنی لپیٹ میں لے لیا حتیٰ کہ وہ ہڈیاں کھانے پر مجبور ہو گئے اور یہ حالت ہوگئی کہ ان میں سے کوئی آدمی آسمان کی طرف دیکھتا تو اسے اپنے اور آسمان کے درمیان دھواں سا نظر آتا۔ اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

”انتظار کرو کہ آسمان ایسا کھلا دھواں لے آئے جو لوگوں کو ڈھانپ لے یہ دردناک عذاب ہے۔“ اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا۔

”ہم تھوڑی دیر عذاب کھول دیں گے تو تم پھر لوٹ جاؤ گے۔“ (سورۃ دخان: آیت ۱۵)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ عذاب دنیا میں تھا کیا قیامت میں بھی عذاب کھولا جائے گا؟ پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے: دھواں، لزام، قمر، روم اور بطشہ یہ نشانیاں گزر گئی ہیں۔

سورۃ الواقعة

۱۱۰۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا، وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ {وَظِلٍّ مَمْدُودٍ} وَصَلَاةُ الْفَجْرِ يَحْضُرُهَا مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ، وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ"، وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ {وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ

۱۱۰۶ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں ایک درخت ہے جس کے سائے میں ایک گھڑسوار سو برس تک بھی چلے تو اس میں سے نکل نہ سکے گا، اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو۔

وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ

”لمبے سائے“ (سورۃ واقعہ: ۳۰) اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز فجر پر رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے جمع ہو جاتے ہیں اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو۔

قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا}

(اخرجه ابن حبان فی صحیحه)

وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا

''اور فجر کا قرآن ضرور سنو (نماز فجر میں پہنچو) کیونکہ فجر کے قرآن پر حاضری دی جاتی ہے'' (یعنی اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں) (سورۂ بنی اسرائیل: آیت ۷۸)

سورة الممتحنة

۱۱۰۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَقُولُ: أَخْبَرَتْنِي أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَتْ: أَتَتْنِي أُمِّي رَاغِبَةً فِي عَهْدِ قُرَيْشٍ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصِلُهَا؟ قَالَ «نَعَمْ» قَالَ سُفْيَانُ وَفِيهَا نَزَلَتْ {لَا يَنْهَاكُمُ اللهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ} الْآيَةَ

۱۱۰۷ حضرت سیدہ اسماء بنت صدیق اکبر رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ مکی دور میں میری والدہ (جو ابھی اسلام نہیں لائی تھیں) میرے پاس آئیں وہ کچھ مالی مدد چاہتی تھیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: کیا میں اس سے صلہ رحمی کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ حضرت سفیان بن عینیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

لَا يَنْهَاكُمُ اللهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ

''اللہ تمہیں اس سے نہیں روکتا کہ جو تم سے جنگ نہ کریں کہ ان سے صلہ رحمی کرو۔'' (ممتحنہ: آیت ۸)

سورة القيامة

۱۱۰۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ وَكَانَ مِنَ الثِّقَاتِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ " أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ يُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَهُ يُرِيدُ أَنْ يَحْفَظَهُ فَأَنْزَلَ اللهُ {لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ

۱۱۰۸ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن اترتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ ساتھ زبان کو حرکت دیتے تا کہ اسے یاد کرلیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ الخ

یعنی ''آپ قرآن کو جلدی یاد کرنے کے لیے زبان کو

لِتَعْجَلَ بِهٖ اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ}"

(اخرجه البخاری فی التفسیر)

(دوران وحی) حرکت نہ دیں یہ ہمارے ذمہ ہے کہ اسے آپ کو یاد کروائیں اور پڑھائیں۔" (سورۃ قیامہ:۱۶)

۱۱۰۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: "كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ يُعَجِّلُ بِهٖ يُرِيْدُ اَنْ يَحْفَظَ فَاَنْزَلَ اللهُ {لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ} [القيامة: 17]" الْآيَةَ قَالَ: «وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَعْلَمُ خَتْمَ السُّوْرَةِ حَتّٰى يُنْزَلَ عَلَيْهِ (بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ)»

۱۱۰۹ یہی حدیث حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دوسری سند کے ساتھ مروی ہے، جس میں یہ بھی ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سورت کے اختتام کو یوں جانتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بسم اللہ الرحمن الرحیم اتری تھی۔

سورة الليل

۱۱۱۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: قَرَاْتُ بِالشَّامِ (وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى) فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ: هٰكَذَا سَمِعْتَ عَبْدَ اللهِ يَقْرَاُهَا؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: هُوَ يَشْهَدُ اَنَّهٗ «سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُهَا كَذٰلِكَ {وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى}»

۱۱۱۰ علقمہ کہتے ہیں میں نے شام (کے وقت) میں یہ آیت پڑھی۔

وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہنے لگے: کیا تم نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو ایسے ہی پڑھتے سنا تھا؟ میں نے کہا ہاں۔ وہ کہتے تھے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح پڑھتے سنا تھا۔

وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى

شرح: یہ حدیث بخاری کتاب التفسیر میں بھی ہے۔ اس پر بخاری کے تمام مفسرین امام بدرالدین عینی، ابن حجر مکی اور

علامہ قسطلانی نے یہی لکھا ہے کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے جو پڑھا یعنی وَمَا خَلَقَ کے الفاظ حذف کیے یہ قرأت انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کی تھی جو بعد میں منسوخ ہوگئی مگر وہ ابودرداء رضی اللہ عنہ تک نہ پہنچی۔ لہٰذا ما خلق الذکر و الانثیٰ ہی قرأت متواترہ ہے اور اسی طرح پڑھنا ضروری ہے۔

(عمدۃ القاری جلد ۱۹ صفحہ ۴۲۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، ارشاد الساری جلد ۱۱ صفحہ ۲۱۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

سورۃ الضحیٰ

۱۱۱۱ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ قَیْسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِیُّ، قَالَ: " اَبْطَاَ جِبْرَائِیلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْوَحْیِ، فَقَالَ الْمُشْرِکُوْنَ: قَدْ وُدِّعَ مُحَمَّدٌ "فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: {وَالضُّحٰی وَاللَّیْلِ اِذَا سَجٰی مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰی}

(اخرجه البخاری فی التهجد)

۱۱۱۱ حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جبرائیل علیہ السلام نے ایک بار کچھ عرصہ وحی میں تاخیر کی تو مشرکوں نے کہا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو چھوڑ دیا گیا ہے۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیات اتاریں۔ ''قسم ہے چاشت کی اور رات کی جب وہ چھا جائے، آپ کے رب نے آپ کو نہیں چھوڑا نہ وہ آپ سے ناراض ہوا۔''

المعوذتان

۱۱۱۲ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ اَبِی لُبَابَةَ، وَعَاصِمُ ابْنُ بَهْدَلَةَ اَنَّهُمَا سَمِعَا زِرَّ بْنَ حُبَیْشٍ یَقُوْلُ: سَاَلْتُ اُبَیَّ بْنَ کَعْبٍ عَنِ الْمُعَوِّذَتَیْنِ فَقُلْتُ: یَا اَبَا الْمُنْذِرِ اِنَّ اَخَاكَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ یَحُکُّهُمَا مِنَ الْمُصْحَفِ قَالَ اِنِّیْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِیْلَ لِیْ «قُلْ» فَقُلْتُ:

۱۱۱۲ حضرت زر بن حبیش رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے معوذتین کے بارے میں سوال کیا میں نے کہا اے ابوالمنذر! آپ کے بھائی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ معوذتین کو مصحف (قرآن) سے مٹا دیتے ہیں۔ وہ کہنے لگے: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سوال کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے کہا گیا کہ ان سورتوں کو پڑھو تو میں پڑھتا ہوں، تو ہم بھی اسی طرح پڑھتے ہیں

فَنَحْنُ نَقُوْلُ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اخرجه البیهقی فی الصلوٰۃ)   جیسے رسول اللہ ﷺ پڑھتے تھے۔

شرح: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا معوذتین کو کھرچ دینا تمام محدثین کے نزدیک غلط اور موضوع ہے۔ کسی راوی نے حضرت زر بن حبیش رضی اللہ عنہ کی طرف اس کو غلط منسوب کر دیا ہے کیونکہ امام عاصم کی قرأت جو امام حفص کی روایت سے آج سارے جہاں میں پڑھی جاتی ہے وہ حضرت زر بن حبیش رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے اور انہوں نے اسے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے لیا ہے۔
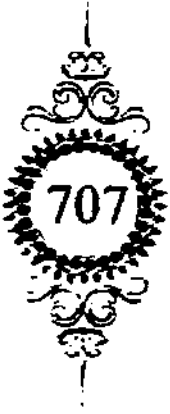
کتاب القدر

الایمان بالقدر

تقدیر پر ایمان

۱۱۱۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ: " إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا، فَيَكُونَ عَلَقَةً مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللهُ إِلَيْهِ الْمَلَكَ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ فَيَقُولُ أُكْتُبْ عَمَلَهُ، وَأَجَلَهُ، وَشَقِيًّا أَمْ سَعِيدًا، ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ الرُّوحُ، ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلَ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا"

(اخرجه البخاری فی بدء الخلق)

۱۱۱۳ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جبکہ آپ سچے ہیں اور آپ کی اللہ تعالیٰ تصدیق فرماتا ہے: فرمایا کہ تم میں سے ہر شخص کی تخلیق اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن کے لئے جمع رکھی جاتی ہے (یعنی چالیس دن تک وہ مادہ منویہ کی شکل ہی میں پڑا رہتا ہے) پھر چالیس دن تک وہ خون کا لوتھڑا رہتا ہے پھر چالیس دن تک وہ گوشت کا ٹکڑا رہتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو چار چیزیں لے کر آتا ہے۔ اللہ رب العزت اسے فرماتا ہے: اس کا عمل لکھ دو اس کی موت لکھ دو اور یہ کہ وہ نیک بخت ہے یا بد بخت، پھر اس میں روح ڈالی جاتی ہے، پھر آپ نے فرمایا: اس رب کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے ایک آدمی اہل جہنم والے کام کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تب تقدیر کی تحریر غالب آتی ہے اور وہ اہل جنت والے اعمال شروع کر دیتا ہے اور اہلِ جنت میں داخل ہو جاتا ہے اور ایک شخص اہلِ جنت والے اعمال کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اس کے اور جنت

کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تب تقدیر کی تحریر غالب آجاتی ہے اور وہ اہل جہنم والے اعمال کرتا ہے اور اِس میں داخل ہوجاتا ہے۔

۱۱۱۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِيْ عَتَّابُ بْنُ حُنَيْنٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَوْ حَبَسَ اللهُ الْقَطْرَ عَنِ النَّاسِ سَبْعَ سِنِيْنَ، ثُمَّ أَرْسَلَهُ لَأَصْبَحَتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ بِهِ كَافِرِيْنَ، يَقُوْلُوْنَ: مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا مُطِرْنَا بِنَوْءِ الْمِجْدَحِ" (اخرجه الموصلی فی مسنده)

۱۱۱۴ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ لوگوں سے سات برس تک بارش روک دے پھر اسے جاری کرے تو ضرور لوگوں میں سے ایک گروہ اللہ سے کفر کرے گا اور وہ کہیں گے کہ ہمیں فلاں ستارے اور مجرح ستارے کی وجہ سے بارش ملی ہے۔
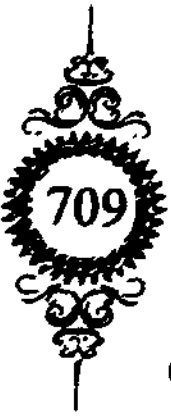
شرح: یعنی اگر عرصہ دراز بارش رکی رہے تو بندے کو چاہئے کہ پھر بارش ملنے پر وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے، مگر پھر بھی کئی لوگ کہہ دیتے ہیں کہ چونکہ فلاں ستارہ اب تک طلوع نہیں ہوا تھا، اس لئے بارش نہیں ہوئی اب وہ طلوع ہوا ہے تو بارش ہوئی ہے۔ یعنی وہ اللہ تعالیٰ کی بجائے ستارے کو بارش برسانے والا سمجھتے ہیں اور یہ صریح کفر ہے۔

۱۱۱۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، "إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيُصَبِّحُ الْقَوْمَ بِالنِّعْمَةِ وَيُمَسِّيْهِمْ، فَيُصْبِحُ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ بِهَا كَافِرِيْنَ، يَقُوْلُوْنَ: مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا، وَكَذَا"، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ: فَحَدَّثْتُ بِهِ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، فَقَالَ:

۱۱۱۵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی قوم کو صبح یا شام کے وقت کوئی نعمت عطا فرماتا ہے تو ان میں سے کچھ لوگ کافر ہوجاتے ہیں وہ کہتے ہیں: ہم پر فلاں فلاں ستارے کی وجہ سے بارش ہوئی ہے۔ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے ایک روایت میں کہا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب لوگوں کے ساتھ مل کر بارش کی دعا کی تو کہا: اے عباس اے عم رسول صلی اللہ علیہ وسلم ثریا ستارے کا کتنا حصہ باقی رہ گیا ہے؟ انہوں نے کہا اس علم کے ماہرین سمجھتے ہیں کہ وہ اپنے ظہور کے سات دن بعد افق

قَدْ سَمِعْنَا هٰذَا مِنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَلٰكِنْ اَخْبَرَنِيْ مَنْ شَهِدَ عُمَرَ يَسْتَسْقِيْ بِالنَّاسِ، فَقَالَ: يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ كَمْ بَقِيَ مِنْ نَوْءِ الثُّرَيَّا؟ قَالَ الْعُلَمَاءُ: بِهَا يَزْعُمُوْنَ اَنَّهَا تَعْتَرِضُ بَعْدَ سُقُوْطِهَا فِي الْاُفُقِ سَبْعًا، قَالَ: فَمَا مَضَتْ سَابِعَةٌ حَتّٰى مُطِرْنَا (اخرجه مسلم فی الایمان)

میں چوڑائی میں نمودار ہوتا ہے۔ (تب بارش ہوتی ہے) راوی کہتا ہے کہ سات دن سے پہلے ہی بارش ہوگئی۔

شرح: معلوم ہوا کہ ستارے کا بارش سے کوئی تعلق نہیں۔ بارش اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوتی ہے۔ اللہ رب العزت بادلوں کو حکم فرماتا ہے کہ فلاں علاقہ میں جا کر برسو تو وہ ادھر چل پڑتے ہیں۔ البتہ ماہرین موسمیات کو ہواؤں کے دباؤ اور ان کے رخ سے اندازہ ہو جاتا ہے کہ کتنے دن میں بارش متوقع ہے تو وہ پیش گوئی دیتے ہیں وہ کسی علم غیب کا دعویٰ نہیں کرتے نہ کسی ستارے کے طلوع کو بنیاد بناتے ہیں۔ اس میں کوئی حرج نہیں۔

۱۱۱۶ **حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:** حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا الطُّفَيْلِ عَامِرَ بْنَ وَاثِلَةَ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا سَرِيْحَةَ حُذَيْفَةَ بْنَ اُسَيْدٍ الْغِفَارِيَّ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " يَدْخُلُ الْمَلَكُ عَلَى النُّطْفَةِ بَعْدَمَا تَسْتَقِرُّ فِي الرَّحِمِ بِاَرْبَعِيْنَ، اَوْ قَالَ: بِخَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً، فَيَقُوْلُ: اَيْ رَبِّ اَشَقِيٌّ اَمْ سَعِيْدٌ، اَذَكَرٌ اَمْ اُنْثٰى، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ، فَيُكْتَبَانِ، ثُمَّ يَكْتُبُ عَمَلَهُ وَرِزْقَهُ وَاَجَلَهُ، وَ اَثَرَهُ وَ مُصِيْبَتَهُ ثُمَّ تُطْوَى الصَّحِيْفَةُ فَلَا يُزَادُ فِيْهَا وَلَا يُنْقَصُ وَ رُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَرُبَّمَا لَمْ يَقُلْهَا "

(اخرجه مسلم فی القدر)

۱۱۱۶ حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب رحم مادر میں نطفہ کو ٹھہرے ہوئے چالیس یا پینتالیس دن گزر جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرشتے کو بھیجتا ہے وہ کہتا ہے اے اللہ یہ نیک بخت ہے یا بدبخت (مسلم ہے یا کافر) مرد ہے یا عورت تو اللہ اس کو جواب دیتا ہے، چنانچہ یہ دونوں باتیں لکھ دی جاتی ہیں، پھر اس کا عمل، اس کا رزق، اس کی موت اس کے قدم اور اس کی مصیبت لکھ دی جاتی ہے، پھر صحیفہ لپیٹ دیا جاتا ہے اور تا قیامت اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی جاتی۔ حضرت سفیان رضی اللہ عنہ کبھی کبھی تا قیامت کا لفظ نہیں بولتے تھے۔

۱۱۱۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ مُرَّةَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ الْيَشْكُرِيِّ، عَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ: اَللّٰهُمَّ اَمْتِعْنِي بِزَوْجِيْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَبِأَبِيْ أَبِيْ سُفْيَانَ وَبِأَخِي مُعَاوِيَةَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «دَعَوْتِ اللهَ لِآجَالٍ مَضْرُوبَةٍ، وَلِآثَارٍ مَبْلُوْغَةٍ، وَلِأَرْزَاقٍ مَقْسُوْمَةٍ لَا يَتَقَدَّمُ مِنْهَا شَيْءٌ قَبْلَ اَجَلِهِ، وَلَا يَتَأَخَّرُ مِنْهَا شَيْءٌ بَعْدَ حِلِّهِ، وَلَوْ كُنْتِ سَأَلْتِ اللهَ اَنْ يُّنَجِّيَكِ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ، اَوْعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ كَانَ خَيْرًا اَوْ اَفْضَلَ» قَالَ: وَسُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقِرَدَةِ وَالْخَنَازِيرِ اَهُمْ مِنْ نَسْلِ الَّذِيْنَ كَانُوْا مُسِخُوْا اَوْ مِنْ شَيْءٍ كَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ: «لَا بَلْ مِنْ شَيْءٍ كَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ اِنَّ اللهَ تَعَالَى لَمْ يُهْلِكْ قَوْمًا قَطُّ فَيَجْعَلُ لَهُمْ نَسْلًا وَّلَا عَاقِبَةً، وَلٰكِنَّهُمْ مِنْ شَيْءٍ كَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ» (اخرجه مسلم فی القدر)

۱۱۱۷ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے دعا کی: اے اللہ! میرے شوہر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور میرے باپ ابوسفیان (رضی اللہ عنہ) اور میرے بھائی معاویہ (رضی اللہ عنہ) کو لمبی زندگی عطا فرما۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اللہ تعالیٰ سے وہ زندگیاں مانگی ہیں جو مقرر ہو چکی ہیں یہ خطوط آخر تک پہنچا دیے گئے اور یہ رزق تقسیم ہو گئے ہیں۔ ان میں سے کوئی چیز اپنے مقرر وقت سے قبل نہیں آسکتی اور جب آجائے تو اس سے ایک لحہ پیچھے نہیں ہٹ سکتی۔ اگر تم اللہ تعالیٰ سے یہ مانگتی کہ وہ تمہیں عذاب نار یا عذاب قبر سے بچائے تو یہ زیادہ بہتر تھا۔ پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ یہ بندر وخنزیر کیا ان کی نسل سے ہیں جو اس سے پہلے مسخ کئے گئے تھے یا یہ بندر وخنزیر شروع سے آرہے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ شروع سے آرہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کرتا کہ کسی قوم کو ہلاک کرے پھر ان کی نسل یا اولاد باقی رکھے، بلکہ یہ جانور شروع سے ایسے ہی آرہے ہیں۔

شرح: لہٰذا جس حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوہ کے کھانے سے انکار کیا اور فرمایا۔ کیا خبر کہ یہ کوئی مسخ قوم ہو۔ منسوخ ہے اور اس وقت کی بات ہے جب آپ کو نہیں بتایا گیا تھا کہ کوئی مسخ شدہ قوم زندہ نہیں چھوڑی گئی تھی۔

۱۱۱۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَمَّتِهِ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ خَالَتِهَا عَائِشَةَ اُمِّ

۱۱۱۸ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک انصاری انصاری ایک بچہ لایا گیا تاکہ آپ اس کی نماز جنازہ پڑھیں۔ میں نے کہا: اس

الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ: أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ مِنْ صِبْيَانِ الْأَنْصَارِ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقُلْتُ: طُوبٰى لَهُ عُصْفُوْرٌ مِنْ عَصَافِيْرِ الْجَنَّةِ لَمْ يَعْمَلْ سُوءًا قَطُّ، وَلَمْ يُدْرِكْهُ ذَنْبٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَوْ غَيْرُ ذٰلِكَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ الْجَنَّةَ وَخَلَقَ لَهَا أَهْلًا وَخَلَقَهُمْ وَهُمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ، وَخَلَقَ النَّارَ وَخَلَقَ لَهَا أَهْلًا وَخَلَقَهُمْ وَهُمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ» (اخرجه مسلم فی النذر)

بچے کو مبارک ہو یہ جنت کی چڑیوں میں سے ایک چڑیا ہے، اس نے کوئی گناہ نہیں کیا اور نہ ہی کوئی گناہ اس کے قریب بھٹکا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا کچھ اور بھی کہنا چاہتی ہو؟ بے شک اللہ تعالیٰ نے جنت پیدا کی اور اس کے لئے کچھ لوگ پیدا کئے جب کہ وہ اپنے باپ دادا کی پشتوں میں تھے (تو اس وقت وہ اہل جنت میں سے لکھے جا چکے تھے) اور اللہ تعالیٰ نے جہنم پیدا کی اور اس کے کچھ لوگ پیدا کئے جبکہ وہ اپنے باپ دادا کی پشتوں میں تھے۔

شرح: یہ پہلے کی بات ہے۔ بعد میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کریم ﷺ اپنے محبوب کریم ﷺ حقیقت واضح کردی کہ مومنین کے جو چھوٹے بچے سن شعور سے قبل مر جاتے ہیں وہ جنت میں ابراہیم علیہ السلام کی نگرانی میں ہوتے ہیں۔

١١١٩ **حَدَّثَنَا** الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِيْنَ، مَنْ يَمُوْتُ مِنْهُمْ صِغَارًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَللهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ» (اخرجه البخاری)

۱۱۱۹ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے مشرکوں کے بچوں کے بارے میں پوچھا گیا جو چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ کیا عمل کرتے۔

شرح: یہ ارشاد رسول ﷺ اس وقت کا ہے جب آپ کو مشرکین کے ناسمجھی میں مرنے والے بچوں کے مستقبل کے بارے میں آگاہ نہیں کیا گیا تھا۔ بعد میں آپ کو آگاہ کر دیا گیا اور حضور ﷺ نے فرمایا کہ مشرکین کے ناسمجھ بچے جو مر جاتے ہیں، وہ جنت میں ابراہیم علیہ السلام کی نگرانی میں ہوتے ہیں (بخاری)

پھر بخاری و مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے، پھر اس کے والدین اسے یہودی، عیسائی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔ گویا بچہ سن شعور سے قبل مسلمان ہی ہوتا ہے خواہ وہ کافر کا بچہ ہو یا مومن کا بچہ، بطریق اولیٰ مسلمان اور حق دار جنت ہے۔

۱۱۲۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: اِشْتَرَى اِبْنُ عُمَرَ مِنْ شَرِيكٍ لِنَوَّاسٍ إِبِلًا هِيمًا، فَلَمَّا جَاءَ نَوَّاسٌ، قَالَ لِشَرِيكِهِ: مِمَّنْ بِعْتَهَا؟ فَوَصَفَ لَهُ صِفَةَ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ: وَيْحَكَ، ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ، فَأَتَى نَوَّاسٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ، فَقَالَ: أَنَّ شَرِيكِي بَاعَكَ إِبِلًا هِيمًا، وَإِنَّهُ لَمْ يَعْرِفْكَ، قَالَ: خُذْهَا إِذًا، فَلَمَّا ذَهَبْتُ لِآخُذَهَا قَالَ: «دَعْهَا رَضِينَا بِقَضَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰى» قَالَ سُفْيَانُ: قَالَ عَمْرٌو: وَكَانَ نَوَّاسٌ يُجَالِسُ ابْنَ عُمَرَ، وَكَانَ يُضْحِكُهُ فَقَالَ يَوْمًا: وَدِدْتُ أَنَّ لِي أَبَا قُبَيْسٍ ذَهَبًا، فَقَالَ لَهُ اِبْنُ عُمَرَ: مَا تَصْنَعُ بِهِ؟ قَالَ: «أَمُوتُ عَلَيْهِ» فَضَحِكَ اِبْنُ عُمَرَ

(اخرجه الموصلی فی مسندہ)

۱۱۲۰ عمرو بن دینار کہتے ہیں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت نواس رضی اللہ عنہ کے شریک سے اونٹ خریدے جن کو شدید پیاس کی بیماری تھی۔ جب حضرت نواس رضی اللہ عنہ آئے تو انہوں نے اپنے شراکت دار سے پوچھا تم نے اونٹ کس کو بیچے ہیں؟ اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا حلیہ بیان کیا۔ انہوں نے کہا تیرا ناس ہو وہ تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تھے پھر حضرت نواس رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور کہا: میرے شراکت دار نے آپ کو شدید پیاس والے اونٹ بیچے ہیں وہ آپ کو نہیں پہچانتا تھا۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہنے لگے تو انہیں واپس لے لو۔ کہتے ہیں جب میں انہیں پکڑنے لگا تو انہوں نے کہا اب رہنے دو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے پر راضی ہیں۔ آپ نے فرمایا تھا۔ کوئی عدوئی نہیں ہے۔ سفیان کہتے ہیں کہ حضرت نواس رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا کرتے اور انہیں ہنسایا کرتے تھے۔ ایک دن وہ ان کو ہنسانے کے لئے کہنے لگے۔ کاش میرے پاس جبل ابوقبیس کے برابر سونا ہوتا۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمانے لگے: تو آپ اتنے سارے سونے کا کیا کرتے؟ کہا: پھر اسی پر مر جاتا۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما یہ سن کر ہنس پڑے۔

النذر لا یأتی علی الانسان الا بما قدر لہٗ

نذر انسان کو وہی کچھ دلاتی ہے جو اس کی تقدیر میں تھا

۱۱۲۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي

۱۱۲۱ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: نذر ابن

هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " قَالَ اللهُ تَعَالَى: إِنَّ النَّذْرَ لَا يَأْتِيْ عَلَى ابْنِ آدَمَ شَيْئًا لَمْ أُقَدِّرْهُ عَلَيْهِ، وَلٰكِنَّهُ شَيْءٌ أَسْتَخْرِجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيْلِ يُؤْتِيْنِيْ عَلَيْهِ مَا لَا يُؤْتِيْنِيْ عَلَى الْبُخْلِ " (متفق علیہ)

آدم پر وہی چیز لاتی ہے جو میں نے اس کے لئے لکھی ہو، البتہ میں نذر کے ذریعے بخیل سے مال نکلواتا ہوں، وہ نذر کے ذریعے مجھے وہ دے دیتا ہے جو بخل کے سبب نہیں دیتا۔

١١٢٢ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

۱۱۲۲ یہی حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسری سند کے ساتھ مروی ہے۔

شرح: یعنی ایک آدمی کہتا ہے یا اللہ اگر میرا یہ کام ہوگیا تو میں اتنا مال راہ خدا میں دوں گا، تو اس کا ایسا کرنا اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو نہیں بدلتا ہوتا وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے، البتہ نذر کے ذریعے اللہ تعالیٰ کسی بخیل سے مال نکلواتا اور اپنے غریب بندوں تک پہنچاتا ہے۔ اس طرح بخیل کا بھی بھلا ہوجاتا ہے اور غریبوں کا بھی۔

قوله ﷺ لاعدویٰ ولا طیرة

ارشادِ رسول اللہ ﷺ کوئی عدویٰ ہے نہ طیرہ

١١٢٣ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِيْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «لَا عَدْوٰى، وَلَا طِيَرَةَ، جَرِبَ بَعِيْرٌ فَأَجْرَبَ مِائَةً، وَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ» (متفق علیہ)

۱۱۲۳ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی عدویٰ نہیں اور کوئی طیرہ نہیں۔ ایک اونٹ کو خارش لگتی ہے تو ایک سو کو لگ جاتی ہے، تو بتاؤ سب سے پہلے اونٹ کو کس نے بیمار کیا تھا۔

شرح: اہل جاہلیت سمجھتے تھے کہ بیماریوں کا ان کے خداؤں سے تعلق ہے کہ یعنی ان کے خدا جس پر ناراض ہوں اس کو
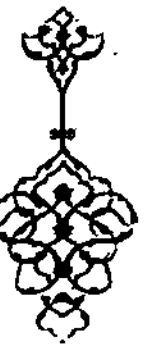
بیاری لگا دیتے ہیں، چنانچہ جب کسی کے اونٹوں کو خارش کی بیماری لگ جاتی تو کہتے ان کو عدویٰ بیماری لگ گئی ہے، عدویٰ عدا یعدو سے ہے اس سے تعدیٰ یتعدّی ہے یعنی بیماری کا ایک انسان یا حیوان سے دوسرے کی طرف منتقل ہونا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کا رد فرمایا کہ کوئی عدویٰ نہیں ہے، یعنی کوئی بیماری اپنی طاقت سے حکم الٰہی کے بغیر ایک جانور سے دوسرے کی طرف منتقل نہیں ہوتی۔

اور طیرہ کا مطلب یہ ہے کہ اہل جاہلیت جب کوئی ارادہ کرتے تو پرندے کو اڑاتے، اگر وہ دائیں طرف اڑتا تو کہتے یہ نیک شگون ہے تو وہ اپنے ارادہ پر چل پڑتے۔ مثلاً سفر پر جانا اور اگر وہ بائیں طرف اڑتا تو کہتے یہ بدشگون ہے تو وہ اپنے ارادہ سے باز رہ جاتے۔ مثلاً وہ اپنا سفر ترک کر دیتے، نبی اکرم ﷺ نے اس کا رد فرمایا کہ طیرہ کوئی چیز نہیں ہے۔

آخر میں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ صحیح ہے کہ جب ایک اونٹ کو بیماری لگے تو مزید کئی اونٹوں میں پھیل جاتی ہے۔ مگر یہ حکم الٰہی سے پھیلتی ہے کیونکہ بتاؤ پہلے اونٹ کو بیماری کہاں سے لگی تھی، یعنی وہ حکم الٰہی سے لگی تھی تو بعد میں جس کو بھی وہ بیماری لگی وہ اللہ ہی کے حکم سے ہے۔

۱۱۲۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " اِحْتَجَّ آدَمُ وَمُوْسٰى، فَقَالَ مُوْسٰى لِآدَمَ: يَا آدَمُ اَنْتَ اَبُوْنَا، خَيَّبْتَنَا وَاَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ، فَقَالَ لَهُ آدَمُ: اَنْتَ مُوْسٰى اِصْطَفَاكَ اللهُ بِكَلَامِهِ، وَخَطَّ لَكَ فِي الْاَلْوَاحِ بِيَدِهِ، اَتَلُوْمُنِيْ عَلٰى اَمْرٍ قَدْ قَضَاهُ اللهُ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَنِيْ بِاَرْبَعِيْنَ عَامًا " فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَحَجَّ آدَمُ مُوْسٰى فَحَجَّ آدَمُ مُوْسٰى (متفق عليه)

۱۱۲۴ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ حضرت آدم اور موسیٰ علیہما السلام کے درمیان بحث ہوئی۔ موسیٰ علیہ السلام نے آدم علیہ السلام سے کہا: اے آدم! آپ ہمارے باپ ہیں۔ آپ نے ہمیں رسوا کیا اور جنت سے نکالا حضرت آدم علیہ السلام نے کہا: اے موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ نے آپ کو تختیاں لکھ کر دیں۔ کیا آپ مجھے اس بات پر ملامت کرتے ہیں جو اللہ نے میری تخلیق سے چالیس برس قبل لکھ دیا تھا کہ میں ایسا کروں گا۔ نبی کریم اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام پر دلیل میں غالب آ گئے۔

۱۱۲۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،

۱۱۲۵ یہی حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسری سند

قَالَ:حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ (ایضاً) کے ساتھ مروی ہے۔

شرح: حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مابین یہ مکالمہ ممکن ہے، شب معراج میں ہوا ہو جب سارے انبیاء کرام علیہم السلام مسجد اقصیٰ میں جمع ہوئے تھے۔ علاوہ ازیں انبیاء کرام علیہم السلام کی ارواح باہم ملتی رہتی ہیں۔

۱۱۲۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ رَجُلٍ مِّنْ آلِ أَبِي رَبِيعَةَ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللهِ تَعَالَى مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ، وَفِي كُلٍّ خَيْرٌ، اِحْرِصْ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ، وَلَا تَعْجَزْ، فَإِنْ غَلَبَكَ أَمْرٌ فَقُلْ: قَدَّرَ اللهُ وَمَا شَاءَ، وَإِيَّاكَ وَاللَّوْ فَإِنَّهُ يَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ" (اخرجه الطحاوی فی مشکل الآثار)

۱۱۲۶ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طاقتور مومن اللہ تعالیٰ کے ہاں ضعیف مومن سے اچھا اور محبوب تر ہے اور دونوں میں بھلائی ہے۔ جو چیز تمہیں نفع دے اس کے حصول کی کوشش کرو اور ہمت نہ ہارو، پھر اگر تم پر کوئی چیز غالب آ جائے (ارادہ پورا نہ ہو) تو کہو یہ وہ ہے جو اللہ نے لکھا تھا اور ایسے ہی چاہا تھا اور لفظ ''اگر'' کہنے سے بچو کیونکہ یہ شیطان کے عمل کو کھول دیتا ہے۔

شرح: یعنی تقدیر کا بہانہ بنا کر پہلے سے ہمت نہ ہارو، پہلے اپنے مقصد کو پانے کی بھرپور کوشش کرو پھر اگر کامیابی نہ ملے تو کہو کہ ہاں اللہ نے یہ چیز ہمارے مقدر میں نہ لکھی تھی اور کسی نقصان پر یا کسی چیز کے گم ہو جانے پر ایسا نہ کہو کہ ''اگر'' میں ایسا کرتا تو یہ (نقصان وغیرہ) نہ ہوتا۔

۱۱۲۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَضْحَكُ اللهُ مِنَ الرَّجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَيَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ جَمِيعًا، يَكُونُ أَحَدُهُمَا كَافِرًا فَيَقْتُلُ صَاحِبَهُ، ثُمَّ يُسْلِمُ فَيُسْتَشْهَدُ»

۱۱۲۷ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ دو آدمیوں پر ہنستا ہے۔ (یعنی خوش ہوتا ہے) کہ ان میں ایک نے دوسرے کو قتل کیا پھر وہ دونوں جنت میں داخل ہوں گے۔ اس طرح کہ ان میں سے ایک کافر تھا اس نے مسلمان کو قتل کیا بعد میں وہ اسلام لے آیا پھر اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہادت پائی۔

کتاب الرقاق

الحساب عن النعم یوم القیامة

روز قیامت نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا

۱۱۲۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: قَالَ الزُّبَيْرُ: لَمَّا نَزَلَتْ {ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ} قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ وَأَيُّ نَعِيمٍ نُسْأَلُ عَنْهُ؟ وَإِنَّمَا هُمَا الْأَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ قَالَ «إِمَّا إِنَّ ذَاكَ سَيَكُوْنُ» قَالَ الْحُمَيْدِيُّ فَكَانَ سُفْيَانُ رُبَّمَا قَالَ: قَالَ الزُّبَيْرُ وَرُبَّمَا قَالَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ثُمَّ يَقُوْلُ فَقَالَ الزُّبَيْرُ. (اخرجه احمد)

۱۱۲۸ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ "پھر اس دن تم سے نعمتوں کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا۔" (سورہ تکاثر: آیت ۸) تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم سے کس نعمت کے بارے میں پوچھا جائے گا؟ جبکہ ہمارے پاس تو صرف یہ دو سیاہ چیزیں ہی ہیں، کھجور اور پانی؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ان کے بارے میں بھی سوال ہوگا۔

شرح: یعنی جس کے پاس جتنی نعمت ہے اس سے اتنا ہی سوال ہوگا، لہٰذا زیادہ مال کی دعا نہیں کرنی چاہیے کہ جتنا مال زیادہ ہوگا حساب بھی اتنا ہی بڑا ہوگا۔

زینة الدنیا لاحرج فیها ان لم یکن معها کبر

زینت دنیا میں کوئی حرج نہیں اگر اس کے ساتھ تکبر نہ ہو

۱۱۲۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

۱۱۲۹ ام خالد بنت خالد رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: جب میں ارض

قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيْدٍ السَّعِيْدِيُّ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدٍ قَالَتْ: قَدِمْتُ مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ وَأَنَا جُوَيْرِيَةٌ فَكَسَانِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمِيْصَةً لَهَا أَعْلَامٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ الْأَعْلَامَ بِيَدِهِ، وَيَقُوْلُ «سَنَاهُ سَنَاهُ» قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ يَعْنِيْ حَسَنٌ حَسَنٌ

(اخرجه البخاری فی اللباس)

حبشہ سے آئی (تو اسی وقت) میں کم سن تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے مجھے ایک چادر اڑھائی جس میں نقش و نگار تھے۔ نبی اکرم ﷺ ان نقوش کو اپنے ہاتھ سے مس کر کے فرمانے لگے، کیا خوب کیا خوب۔

شرح: حضرت ام خالد رضی اللہ عنہا بنو امیہ سے ہیں، حبشہ میں پیدا ہوئیں اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے ان کا نکاح ہوا۔

کراهیة الاشتغال بشراء الضیعة

جائیدادیں خریدنے میں لگ جانے کی برائی

718

١١٣٠ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ سَعْدِ بْنِ الْأَخْرَمِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ فَتَرْغَبُوْا فِي الدُّنْيَا» ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللهِ وَبِرَاذَانَ مَا بِرَاذَانَ وَبِالْمَدِيْنَةِ مَا بِالْمَدِيْنَةِ

(اخرجه الموصلی فی مسنده)

۱۱۳۰ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ارشاد فرمایا: زمین نہ خریدو ورنہ تم دنیا میں مبتلا ہو جاؤ گے، پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''رازان'' میں جو ہے وہ وہاں ہے اور ''مدینہ'' میں جو ہے وہ وہاں ہے۔

شرح: اس حدیثِ مبارکہ کا مقصد یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ زمین خریدنے اور جائیدادیں بنانے میں نہ لگو ورنہ تم دنیا میں مبتلا ہو جاؤ گے اور اس کے فتنوں سے بچ نہ سکو گے۔ اپنی ضرورت کے لئے یعنی ذاتی رہائش کے لئے مکان بنانا اس میں شامل

نہیں ہے۔ اسے دنیا میں مبتلا ہونا نہیں کہتے۔ آخری الفاظ کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے رازان میں جو جائیداد بنائی وہ بھی تم جانتے واور جو مدینہ طیبہ میں بنائی وہ بھی تم جانتے ہو۔ یعنی کہیں بھی کچھ نہیں بنایا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ طویل عرصہ کوفہ میں رہے تو ممکن ہے رازان وہاں کا کوئی علاقہ ہو۔

۱۱۳۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " اَلشُّؤْمُ فِيْ ثَلَاثٍ: فِي الْفَرَسِ، وَالْمَرْاَةِ، وَالدَّارِ " فَقِيْلَ لِسُفْيَانَ: فَإِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ فِيْهِ عَنْ حَمْزَةَ، قَالَ سُفْيَانُ: «مَا سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ ذَكَرَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ حَمْزَةَ قَطُّ»

(اخرجه البخاری فی بدء الخلق)

۱۱۳۱ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین چیزوں میں نحوست ہے گھوڑا، بیوی اور گھر۔ امام حمیدی کو اس حدیث کی روایت پر بحث ہے۔

شرح: یعنی کبھی کبھی انسان ان کی وجہ سے پریشانی میں پڑ جاتا ہے۔ آدمی کی خواہش ہوتی ہے کہ میرا گھوڑا یعنی گاڑی سب سے بہتر ہو۔ گھر سب سے اچھا ہو بیوی حسن و جمال والی ہو، پھر ان چیزوں کے حصول میں وہ کئی برائیاں کر بیٹھتا ہے، تو مومن کو خبردار رہنا چاہیے۔

۱۱۳۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِيْ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ: عُدْنَا خَبَّابًا وَقَدِ اكْتَوٰى فِيْ بَطْنِهِ سَبْعًا فَقَالَ «لَوْلَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ» ، ثُمَّ قَالَ: «وَإِنَّهُ قَدْ مَضٰى قَبْلَنَا أَقْوَامٌ لَمْ يَنَالُوْا مِنَ الدُّنْيَا شَيْئًا، وَإِنَّا بَقِيْنَا بَعْدَهُمْ حَتّٰى نِلْنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا لَا يَدْرِيْ

۱۱۳۲ قیس راوی کہتے ہیں کہ ہم حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے گئے، کیونکہ انہوں نے پیٹ میں سات جگہ داغ لگوائے تھے۔ وہ کہنے لگے: اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں موت کی دعا سے منع نہ کیا ہوتا تو میں موت کی دعا کرتا (کہ اے اللہ! مجھے اس تکلیف کی بجائے موت دے دے) پھر انہوں نے کہا: ہم سے قبل کئی لوگ چلے گئے انہوں نے دنیا سے کچھ نہ لیا۔ (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) اور ہم ان کے بعد دنیا میں رہے، حتیٰ کہ ہمیں اس قدر دنیا مل گئی کہ

اَحَدُنَا فِیْ اَیِّ شَیْءٍ یَضَعُهُ اِلَّا فِی التُّرَابِ، وَاِنَّ الْمُسْلِمَ یُؤْجَرُ فِیْ کُلِّ شَیْءٍ یُنْفِقُهُ، اِلَّا فِیْمَا اَنْفَقَ فِی التُّرَابِ» (اخرجه الطبرانی فی الکبیر)

ہم میں سے بعض کو پتہ نہیں چلتا کہ اسے کہاں خرچ کرے، بس یہی سمجھ میں آتا ہے کہ اس مال کو مٹی میں ڈال دے اور مسلمان کو ہر خرچہ پر اجر دیا جاتا ہے، سوااس کے جو اس نے مٹی میں خرچ کیا۔ (بلاوجہ و بلاضرورت زمین اور جائیداد خرید لی)

۱۱۳۳ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ یَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: " یَتْبَعُ الْمَیِّتَ اِلٰی قَبْرِهٖ ثَلَاثَةٌ: اَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ، فَیَرْجِعُ اِثْنَانِ وَیَبْقٰی وَاحِدٌ، یَرْجِعُ اَهْلُهُ وَمَالُهُ وَیَبْقٰی عَمَلُهُ " (متفق علیه)

۱۱۳۳ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میت کی قبر تک تین چیزیں اس کے ساتھ جاتی ہیں۔ اس کے گھر والے، اس کا مال اور اس کا عمل۔ اس کے گھر والے اور اس کا مال واپس لوٹ آتے ہیں اور صرف عمل باقی رہ جاتا ہے۔

۱۱۳۴ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ، عَنْ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ خَبَّابٍ قَالَ: «شَکَوْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَرَّ الرَّمْضَاءِ فَلَمْ یُشْکِنَا» (اخرجه مسلم فی المساجد)

۱۱۳۴ حضرت خباب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شدتِ گرمی کا شکوہ کیا مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے شکوہ کا کوئی جواب نہ دیا۔

۱۱۳۵ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ، عَنْ خَبَّابٍ قَالَ «شَکَوْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الرَّمْضَاءَ فَلَمْ یُشْکِنَا» (اخرجه ابن ماجه فی الصلوٰة)

۱۱۳۵ یہی حدیث دوسری سند کے ساتھ حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔
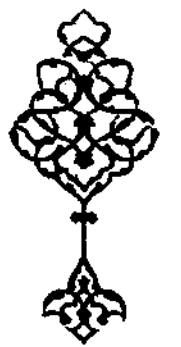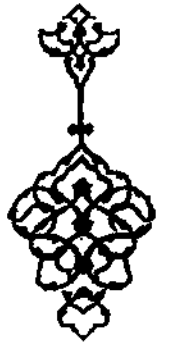
شرح: مطلب یہ ہے کہ موسموں کی گرمی وسردی پر کوئی شکوہ نہیں کرنا چاہئے، بلکہ اسے اللہ رب العزت کی طرف سے آنے والا تحفہ سمجھنا چاہئے، کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے جو معاملہ فرماتا ہے، بہتر فرماتا ہے، البتہ اللہ تعالیٰ سے عافیت کی دعا کرتے رہنا چاہئے اور مصیبت کی تمنا نہیں کرنی چاہئے۔

۱۱۳۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: عَادَتْ خَبَّابًا بَقَايَا مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: أَبْشِرْ أَبَا عَبْدِ اللهِ، تَرِدُ عَلَى إِخْوَانِكَ الْحَوْضَ، فَقَالَ: «وَعَلَيْهَا رِجَالٌ إِنَّكُمْ ذَكَرْتُمْ لِي أَقْوَامًا، وَسَتَّيْتُمُوهُمْ لِي إِخْوَانًا مَضَوْا لَمْ يَنَالُوا مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا، وَإِنَّا بَقِينَا بَعْدَهُمْ حَتَّى نِلْنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا نَخَافُ أَنْ يَكُونَ ثَوَابُنَا لِتِلْكَ الْأَعْمَالِ»

(اخرجه ابو نعيم فی حلية الاولياء)

۱۱۳۶ طارق بن شہاب کہتے ہیں کہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے چند بقیہ لوگ حاضر ہوئے اور ان سے کہنے لگے: اے ابوعبداللہ (اے خباب) مبارک ہو آپ اپنے بھائیوں کے پاس (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس) حوض کوثر پر جا رہے ہیں۔ وہ کہنے لگے: ہاں واقعی حوض کوثر پر کچھ لوگ ہیں۔ آپ نے میرے لئے جن لوگوں کا ذکر کیا ہے اور انہیں میرے بھائی کہا ہے وہ دنیا سے چلے گئے انہوں نے اپنے امور میں سے کچھ ضائع نہ کیا اور ہم ان کے بعد دنیا میں رہ گئے تا آنکہ ہم نے دنیا سے وہ کچھ لیا کہ ہم ڈرتے ہیں کہیں یہ ہمارے اعمال کا بدلہ نہ بن جائے۔

۱۱۳۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ أَبِي حَازِمٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ الْمُسْتَوْرِدَ أَخَا بَنِي فِهْرٍ، يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: «مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا كَمَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ إِصْبَعَهُ فِي الْيَمِّ، ثُمَّ يَنْظُرُ بِمَ تَرْجِعُ إِلَيْهِ» قَالَ سُفْيَانُ: "وَكَانَ ابْنُ أَبِي خَالِدٍ، يَقُولُ فِيهِ: سَمِعْتُ

۱۱۳۷ حضرت مستورد فہری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: آخرت کے مقابلے میں دنیا کی مثال یوں ہے جیسے تم میں سے کوئی آدمی سمندر میں انگلی ڈبوئے پھر دیکھے کہ اس پر کتنا پانی آیا ہے۔

الْمُسْتَوْرِدَ اَخِيْ بَنِيْ فِهْرٍ يَلْحَنُ فِيْهِ، فَقُلْتُ اَنَا: اَخَا بَنِيْ فِهْرٍ " (اخرجه مسلم فی الجنة)

۱۱۳۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُطَّرِحٌ اَبُو الْمُهَلَّبِ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ زَحْرٍ، عَنِ الْقَاسِمِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اَغْبَطُ اَوْلِيَائِيْ عِنْدِيْ مَنْزِلَةً رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ خَفِيْفُ الْحَاذِ ذُوْ حَظٍّ مِّنَ الصَّلَاةِ غَامِضًا فِي النَّاسِ، فَعُجِّلَتْ مَنِيَّتُهُ، وَقَلَّتْ بَوَاكِيْهِ، وَقَلَّ تُرَاثُهُ» (اخرجه الترمذی فی الزهد)

۱۱۳۸ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے نزدیک میرے ساتھیوں میں سب سے زیادہ قابل رشک وہ شخص ہے جس کا بوجھ کم ہو (دنیا کم ہو) نماز میں رغبت زیادہ رکھتا ہو لوگوں میں غیر مشہور ہو۔ اسے جلد موت آجائے اور اس پر رونے والیاں کم ہوں اور میراث بھی تھوڑی ہو۔

الاحسن ان ينظر الرجل من دونهٗ

بہتر یہ ہے کہ آدمی اپنے سے کم تر کی طرف دیکھے

۱۱۳۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ مَنْ هُوَ فَوْقَهُ فِي الْمَالِ وَالْجِسْمِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهُ فِيْ ذٰلِكَ» (متفق علیه)

۱۱۳۹ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اپنے سے زیادہ مال اور صحت والے (شخص) کی طرف دیکھے تو اسے چاہئے کہ اپنے سے کم مال اور کم صحت والے کی طرف بھی ضرور دیکھے۔

شرح: یعنی مومن کو چاہئے کہ اس شخص کی طرف دیکھے جو اپنے مال اور صحت کے اعتبار سے اس سے کم تر ہے تا کہ وہ شکر بجا لائے کہ مولا تیرا شکر ہے تو نے مجھے اس سے کہیں اچھی حالت میں رکھا ہے۔
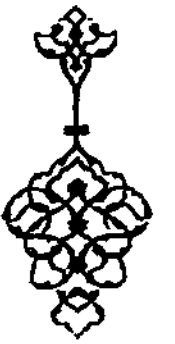
کراھیۃ الغلو فی حصول الدنیا

حصول دنیا میں غلو کی برائی

١١٤٠ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، أَنَّهُ سَمِعَ عِيَاضَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ الْعَامِرِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ: «أَنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مَا يُخْرِجُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ نَبَاتِ الْأَرْضِ، وَزَهْرَةُ الدُّنْيَا» قَالَ: فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ وَهَلْ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ؟ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَ: فَسَكَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى رَأَيْنَا أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ، وَكَانَ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ غَشِيَهُ بُهْرٌ أَوْ عَرَقٌ، فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ: «أَيْنَ السَّائِلُ؟» فَقَالَ: هَا أَنَا ذَا يَا رَسُولَ اللهِ، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ أُرِدْ إِلَّا خَيْرًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ الْخَيْرَ لَا يَأْتِي إِلَّا بِالْخَيْرِ، إِنَّ الْخَيْرَ لَا يَأْتِي إِلَّا بِالْخَيْرِ، إِنَّ الْخَيْرَ لَا يَأْتِي إِلَّا بِالْخَيْرِ، وَلَكِنَّ الدُّنْيَا خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، وَكُلُّ مَا يُنْبِتُ الرَّبِيعُ يُقْتَلُ حَبَطًا، أَوْ يُلِمُّ إِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرِ، تَأْكُلُ حَتَّى إِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ، فَثَلَطَتْ أَوْ بَالَتْ، ثُمَّ عَادَتْ

١١٤٠ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر ارشاد فرمایا: مجھے تم پر جس چیز کا سب سے زیادہ خوف ہے وہ زمین سے اگنے والی چیزیں اور دنیا کی آرائش ہے۔ ایک آدمی نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا خیر شر کو لے کر آتی ہے؟ اس نے یہ سوال تین بار کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے حتیٰ کہ ہم سوچنے لگے شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی اترنے لگی ہے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی اترتی تو آپ پر کپکپی طاری ہوتی اور پسینہ آجاتا جب آپ کی یہ کیفیت ختم ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ سائل کدھر ہے؟ اس نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوں اور میں نے کسی بھلائی کی خاطر ہی سوال کیا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خیر سے خیر ہی آتی ہے۔ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا مگر یہ دنیا خوش نما اور میٹھی ہے اور موسم بہار سے جو سبزہ پیدا ہوتا ہے، وہ حماقت سے کھانے والے جانور کو ہلاک کر دیتا ہے یا قریب الموت کر دیتا ہے (یعنی بے تحاشا کھانا اسے مار دیتا ہے)

مگر وہ جانور نہیں مرتا جو (بقدرت ضرورت) کچھ سبزہ کھائے۔ اس کے پہلو بھر جائیں تو سورج کے سامنے (دھوپ میں) بیٹھ کر جگالی (جگالی) کرنے لگے (ہضم کرنے لگے) پیشاب کرنے لگے پھر آئے اور کھائے پھر چھوڑ دے اور جگالی کرے۔

فَاَكَلَتْ، ثُمَّ اَفَاضَتْ فَاجْتَرَّتْ، مَنْ اَخَذَ مَالًا بِحَقِّهٖ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ، وَمَنْ اَخَذَ مَالًا بِغَيْرِ حَقِّهٖ لَمْ يُبَارَكْ لَهٗ فِيْهِ، وَكَانَ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى» قَالَ سُفْيَانُ: «كَثِيْرًا مَّا كَانَ الْاَعْمَشُ يَسْتَعِيْدُنِيْ هٰذَا الْحَدِيْثَ كُلَّمَا جِئْتُهٗ»

(اخرجه البخاری فی الجمعة)

یادرکھو کہ جس نے یہ مال دنیا جائز طریقہ سے حاصل کیا اسے برکت دی جائے گی اور جو اسے ناحق طریقہ سے کمائے اس کو اس میں برکت نہیں دی جاتی۔ وہ اس شخص کی طرح ہوتا ہے جو کھائے اور سیر نہ ہو اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے سے بہتر ہے۔ سفیان کہتے ہیں: جب بھی میں (اعمش) کے پاس گیا تو اس نے مجھ سے یہی حدیث دوبارہ سنانے کی خواہش کی۔

شرح: یعنی جس طرح جانور کا زمین کے سبزہ کو بے تحاشا کھانا اسے مار دیتا ہے ایسے ہی انسان کا اموال دنیا کے پیچھے بے تحاشا دوڑنا اسے ہلاک کر دیتا ہے، تو دنیا خیر ہے اگر اسے جائز طریقہ سے لیا جائے تو اس سے خیر ہی آتی ہے۔

فتنة الدنيا

دنیا کی آزمائش

724

۱۱۴۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ كَثِيْرِ بْنِ اَفْلَحَ، عَنْ عُبَيْدٍ سَنُوْطَا قَالَ: سَمِعْتُ خَوْلَةَ بِنْتَ قَيْسٍ اِمْرَاَةَ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ تَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُذَاكِرُ حَمْزَةَ الدُّنْيَا فَقَالَ: «اِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ فَمَنْ اَخَذَهَا بِحَقِّهَا بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهَا، وَرُبَّ مُتَخَوِّضٍ فِيْ مَالِ اللّٰهِ وَمَالِ رَسُوْلِهٖ لَهُ النَّارُ يَوْمَ يَلْقَاهُ» وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ «يَوْمَ الْقِيَامَةِ» (اخرجه صحيح ابن حبان)

۱۱۴۱ حضرت خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا جو حضرت امیر حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی بیوی ہیں۔ روایت کرتی ہیں کہ میں نے سنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کی بے ثباتی کا ذکر فرما رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بے شک دنیا میٹھی اور سرسبز ہے جو اسے جائز طریقہ کے ساتھ لے اس کے لئے اس میں برکت ڈالی جاتی ہے اور کئی لوگ اللہ اور اس کے رسول کے مال میں (سرکاری مال میں) غبن کرنے والے ہیں اور ان کے لئے روز قیامت آگ ہی آگ ہے۔

سعة الجنة

جنت کی وسعت

۱۱۴۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُطَرِّفُ بْنُ طَرِيفٍ، وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ سَعِيدِ بْنُ أَبْجَرَ، جَمِيعًا سَمِعَا الشَّعْبِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: "أَنَّ مُوسَى سَأَلَ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، فَقَالَ: أَيْ رَبِّ أَيُّ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَدْنَى مَنْزِلَةً؟ فَقَالَ: رَجُلٌ يَجِيءُ بَعْدَمَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، فَيُقَالُ لَهُ: ادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ كَيْفَ أَدْخُلُ وَقَدْ نَزَلُوْا مَنَازِلَهُمْ وَأَخَذُوْا أَخَذَاتِهِمْ، قَالَ: فَيُقَالُ لَهُ: أَتَرْضَى أَنْ يَكُوْنَ لَكَ مِثْلُ مَا كَانَ لِمَلِكٍ مِنْ مُلُوْكِ الدُّنْيَا؟ قَالَ: فَيَقُوْلُ: نَعَمْ، أَيْ رَبِّ قَدْ رَضِيْتُ، قَالَ: فَيُقَالُ لَهُ: فَإِنَّ لَكَ هٰذَا وَمِثْلَهُ وَمِثْلَهُ وَمِثْلَهُ وَمِثْلَهُ، قَالَ: فَيَقُوْلُ: رَضِيْتُ أَيْ رَبِّ، فَيُقَالُ لَهُ: فَإِنَّ لَكَ هٰذَا وَعَشَرَةَ أَمْثَالِهِ مَعَهُ، فَيَقُوْلُ: رَضِيْتُ أَيْ رَبِّ، قَالَ: فَيُقَالُ لَهُ: فَإِنَّ لَكَ مَعَ هٰذَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ، وَلَذَّتْ عَيْنُكَ، قَالَ فَقَالَ مُوسَى: أَيْ رَبِّ، فَأَيُّ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَرْفَعُ مَنْزِلَةً؟ قَالَ: إِيَّاهَا أَرَدْتَ، وَسَأُحَدِّثُكَ عَنْهُمْ، إِنِّي غَرَسْتُ

۱۱۴۲ حضرت مغیرہ بن شعبہ ﷜ منبر پر حدیث بیان کرتے تھے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: موسیٰ ﵇ نے اپنے رب سے عرض کیا اے میرے رب! جنت میں سب سے ادنیٰ مقام والا کون ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: جب سارے اہل جنت جنت میں چلے جائیں گے تو ایک شخص سب کے بعد آئے گا اسے کہا جائے گا۔ جاؤ جنت میں وہ کہے گا اب تو وہاں سب اہل جنت نے اپنی جگہیں لے لی ہیں۔ (میرے لیے کیا بچا ہوگا) تو اسے کہا جائے گا اگر تمہیں دنیا کے کسی بڑے بادشاہ کی مملکت کے برابر جنت دی جائے تو تم خوش ہوں گے؟ وہ کہے گا ہاں میرے رب میں راضی ہوں تو اسے کہا جائے گا تم کو اتنی بڑی جنت عطا کی جاتی ہے۔ مزید اتنی چار گنا بھی دی جاتی ہے۔ وہ کہے گا یا اللہ میں راضی ہوں اسے کہا جائے گا مزید اس کی مثل دس گنا اور لے لو وہ کہے گا یا اللہ میں راضی ہوں تو اسے کہا جائے گا تجھے وہاں وہ سب کچھ دیا جائے گا جو تیرا دل چاہے اور جس سے تیری آنکھوں کو لذت ملے۔ حضرت موسیٰ ﵇ نے عرض کیا: تو اے میرے رب! جنت میں سب سے اعلیٰ درجہ والا کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے موسیٰ آپ اسی درجہ پر فائز ہیں اور میں آپ کو اس کا حال بتاتا ہوں میں نے ان کے لئے اپنے ہاتھوں سے کرامت

كَرَامَتَهُمْ بِيَدِيْ، وَخَتَمْتُ عَلَيْهَا فَلَا عَيْنٌ رَأَتْ، وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ " قَالَ: وَمِصْدَاقُ ذٰلِكَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: {فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ} الْآيَةَ (اخرجه مسلم فی الایمان)

پیدا کی ہے اور اس پر مہر لگادی ہے تو اسے کسی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کسی کان نے سنا ہے نہ کسی کے دل میں اس کا تصور گزرا ہے اور اس کا مصداق قرآن میں یہ ہے کہ فرمایا: "تم نہیں جانتے کہ ان کے لئے جو آنکھوں کی ٹھنڈک مخفی رکھی گئی ہے۔"

لموضع سوط فی الجنة خیر من الدنیا ومافیها

جنت میں لاٹھی رکھنے کی جگہ دنیا کی سب نعمتوں سے بڑھ کر ہے

۱۱۴۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا» (اخرجه البخاری فی الجهاد)

۱۱۴۳ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک لاٹھی رکھنے کی جگہ دنیا کی تمام نعمتوں سے بڑھ کر ہے۔
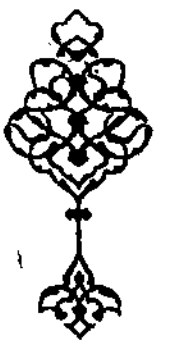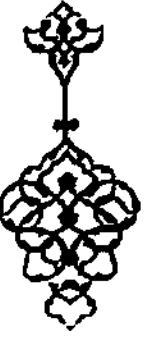
کتاب فضائل القرآن

استماعهٗ للقرآن وبکاءهٗ علیه

نبی اکرم ﷺ کا قرآن سن کر رو یا کرنا

۱۱۴۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ: اقْرَأْ. فَقَالَ: اَقْرَأُ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ؟ قَالَ: إِنِّي أُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي. قَالَ: فَقَرَأْتُ سُوْرَةَ النِّسَاءِ حَتّٰى إِذَا بَلَغَ (فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا اسْتَعْبَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَفَّ عَبْدُ اللهِ. قَالَ سُفْيَانُ قَالَ الْمَسْعُوْدِيُّ وَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (لَا شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ (مَا دُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ وَ اَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٍ. (اخرجه البخاری فی التفسیر)

۱۱۴۴ قاسم سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا: قرآن پڑھو، وہ کہنے لگے: کیا میں قرآن پڑھوں جب کہ آپ پر قرآن نازل ہوا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ دوسروں سے قرآن سنوں، کہتے ہیں: میں نے سورہ نساء کی تلاوت کی، جب میں اس آیت پر پہنچا: فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا ﴿۴۱﴾ ”اے رسول (ﷺ) وہ کیا منظر ہوگا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ (اس امت کے رسول کو) لائیں گے اور آپ کو ان سب پر گواہ لائیں گے۔“ (سورہ نسآء آیت ۴۱) تو یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کے آنسو گرنے لگے۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے تلاوت بند کر دی۔

دوسری روایت میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں جب تک میں لوگوں میں تھا تو ان کا گواہ تھا، مگر اے اللہ! جب تو نے مجھے وفات دے دی تو پھر تو ان کا نگران تھا اور تو ہر چیز پر گواہ ہے۔ (مائدہ: آیت ۱۱۷)

حسن صوته بتلاوة القرآن

رسول اللہ ﷺ سب سے بڑھ کر قرآن کو خوبصورت آواز سے پڑھنے والے تھے

١١٤٥ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، وَمِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ، أَنَّهُمَا سَمِعَا عَدِيَّ بْنَ ثَابِتٍ يُحَدِّثُ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: " سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ قَالَ سُفْيَانُ: زَادَ مِسْعَرٌ: فَمَا سَمِعْنَا إِنْسِيًّا أَحْسَنَ قِرَاءَةً مِنْهُ"

(اخرجه البخاری فی الاذان)

۱۱۴۵ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو مغرب میں وَالتِّيْنِ وَ الزَّيْتُوْنِ کی تلاوت کرتے سنا۔ مسعر کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ ہم نے کسی انسان کو سرکارِ دو عالم حضور ﷺ سے زیادہ خوبصورت تلاوت کرنے والا نہ سنا۔

اجر التغنی بالقرآن

قرآن کریم کو اچھے لہجے سے پڑھنے کا اجر

١١٤٦ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَهِيكٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ» قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي يَسْتَغْنِي بِهِ

(اخرجه الموصلی فی مسنده)

۱۱۴۶ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص قرآن کو خوب صورت لہجے کے ساتھ نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔'' حضرت سفیان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس سے قرآن کو خوش الحانی سے پڑھنا مراد ہے۔

شرح: قرآن پاک کو خوبصورت لہجے کے ساتھ پڑھنا چاہئے۔ ہر آدمی کی ایک آواز اور طرز ہے تو وہ اسے بغیر لہجے کے

سادی آواز کے ساتھ پڑھنے کی بجائے لہجے کے ساتھ پڑھے خواہ وہ جیسا بھی ہے، یعنی اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور وہ خوش ہوتا ہے جب اس کا بندہ اس کے کلام کو اپنی طاقت کے مطابق خوبصورت طریقے سے پڑھتا ہے۔

۱۱۴۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَهِيكٍ قَالَ: لَقِيَنِي سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي السُّوقِ فَقَالَ: أَتُجَّارٌ كَسَبَةٌ أَتُجَّارٌ كَسَبَةٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ» (اخرجه الموصلی فی مسنده)

۱۱۴۷ حضرت عبداللہ بن ابی نہیک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ملے۔ کہنے لگے: کیا تاجر لوگ کمائی کرتے ہیں؟ کیا تاجر لوگ کمائی کرتے ہیں؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص قرآن کو خوش الحانی سے نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔''

شرح: یعنی تاجر لوگوں کو اپنی تجارت سے وہ کمائی حاصل نہیں ہو سکتی، جو قرآن کو خوش الحانی سے پڑھنے والے کو حاصل ہو سکتی ہے۔

رضاء الله بالنبی ﷺ علی التغنّی بالقرآن

قرآن کو خوبصورت پڑھنے پر اللہ تعالیٰ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر رضا

۱۱۴۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَا أَذِنَ اللهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ» (متفق علیه)

۱۱۴۸ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی چیز پر اس قدر خوش نہیں ہوا جس قدر اپنے نبی (کی زبان سے) قرآن کو خوبصورت لہجے کے ساتھ پڑھنے پر ہوا۔

شرح: یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن کریم کو خوبصورت لہجے میں پڑھنا اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے خوش کن بات ہے۔ ایسے ہی قرب قیامت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قرآن پڑھنا بھی ہے۔

الامر بتعاهد القرآن
قرآن کریم کو یادرکھنے کا حکم

۱۱۴۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الَّذِيْ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ، عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ: تَعَاهَدُوْا هٰذَا الْقُرْآنَ فَلَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِّنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهٖ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «بِئْسَ مَا لِأَحَدِهِمْ أَنْ يَّقُوْلَ نَسِيْتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ» (اخرجه البخاری فی فضائل القرآن)

۱۱۴۹ ابووائل کہتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرمارہے تھے: "اس قرآن کو یاد کرتے رہو کیونکہ یہ لوگوں کے سینوں سے اس سے تیز تر نکل جاتا ہے کہ جس تیزی سے جانور اپنی رسی سے نکلتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: تم میں سے کسی شخص کا یہ کہنا کتنا ہی برا ہے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا۔ صحیح یہ ہے کہ وہ اسے بھلادی گئی۔
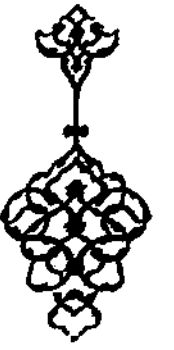
شرح: یعنی قرآن کریم کے کسی حصہ کو یا سارے قرآن پاک کو حفظ کرنے کے بعد اسے دوہراتے رہنا چاہئے، ورنہ وہ بھول جاتا ہے اور یوں سینے سے نکل جاتا ہے جیسے جانور کو رسی نہ باندھی جائے تو وہ بھاگ جاتا ہے، بلکہ اس سے بھی تیز تر اور قرآن کریم از خود نہیں بھولتا بلکہ بھلایا جاتا ہے، یعنی اس کے بھولنے میں انسان کی اپنی غفلت شامل ہوتی ہے۔

تاثیر القرآن فی القلوب
دلوں میں قرآن کریم کی تاثیر

۱۱۵۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ «سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ» قَالَ سُفْيَانُ: قَالُوْا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ:

۱۱۵۰ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز مغرب میں سورہ طور پڑھتے ہوئے سنا۔ سفیان کہتے ہیں راویوں نے بتایا ہے کہ حضرت جبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: جب میں نے یہ سورت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تو میں مشرک تھا تو قریب تھا کہ (اس کی تاثیر سے) میرا دل اڑ

اِنَّ جُبَيْرًا قَالَ: «سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مُشْرِكٌ فَكَادَ قَلْبِيْ اَنْ يَّطِيْرَ» وَلَمْ يَقُلْهُ لَنَا الزُّهْرِيُّ (اخرجه البخاری فی الاذان)

جائے (سینے سے باہر نکل آئے) مگر زہری کی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں۔

شرح: یعنی یہ سورت سنتے ہی حضرت جبیر رضی اللہ عنہ کی دل کی کایا پلٹ گئی اور اسلام ان کے دل میں گھر کر گیا۔

نزول القرآن علی سبعة احرف

قرآن کا سات قرأت اترنا

١١٥١ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ يَزِيْدَ قَالَ: سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ: نَزَلْتُ عَلٰى اُمِّ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيَّةِ فَاَخْبَرَتْنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «نَزَلَ الْقُرْآنُ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ اَيَّهَا قَرَاْتَ اَصَبْتَ»

(اخرجه ابن ابی شیبه فی فضائل القرآن)

١١٥١ حضرت ابو یزید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: میں حضرت ام ایوب انصاریہ رضی اللہ عنہا کے ہاں مہمان ٹھہرا۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن سات حروف (قرأتوں) پر نازل ہوا ہے تم ان میں سے جس قرأت کو پڑھو تو تم نے قرآن پڑھ لیا۔

فضل سورة البقرة

سورہ بقرہ کی فضیلت

١١٥٢ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَكِيْمُ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامًا وَسَنَامُ الْقُرْآنِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ، فِيْهَا آيَةٌ سَيِّدَةُ آيِ

١١٥٢ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک ہر چیز کی کوھان (اونچی جگہ) ہوتی ہے اور قرآن کی کوھان سورۃ بقرہ ہے۔ اس میں ایک آیت ہے، جو تمام قرآنی آیات کی سردار ہے جس گھر میں پڑھی جائے وہاں سے شیطان بھاگ جاتا ہے وہ آیت

الْقُرْآنِ، لَا تُقْرَأُ فِي بَيْتٍ فِيهِ شَيْطَانٌ إِلَّا خَرَجَ مِنْهُ آيَةُ الْكُرْسِيِّ» (اخرجه الترمذی)

الکرسی ہے۔

فضل سورۃ القیامۃ والمرسلات والتین

۱۱۵۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَعْرَابِيٌّ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِذَا قَرَأَ أَحَدُكُمْ لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَأَتَى عَلَى آخِرِهَا {أَلَيْسَ ذَٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلَى أَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتَى} فَلْيَقُلْ: بَلَى، وَإِذَا قَرَأَ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا، فَأَتَى عَلَى آخِرِهَا {فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ} فَلْيَقُلْ: آمَنَّا بِاللهِ، وَإِذَا قَرَأَ وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ، فَأَتَى عَلَى آخِرِهَا {أَلَيْسَ اللهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِينَ} فَلْيَقُلْ: بَلَى "وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: بَلَى، وَأَنَا عَلَى ذَٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ" قَالَ سُفْيَانُ: قَالَ إِسْمَاعِيلُ: «فَاسْتَعَدْتُ الْأَعْرَابِيَّ الْحَدِيثَ» فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِي، أَتَرَانِي لَمْ أَحْفَظْ، لَقَدْ حَجَجْتُ سِتِّينَ حِجَّةً مَا مِنْهَا حَجَّةٌ إِلَّا وَأَنَا أَعْرِفُ الْبَعِيرَ الَّذِي حَجَجْتُ عَلَيْهِ.

(اخرجه ابوداؤد فی الصلوٰۃ)

۱۱۵۳ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ پڑھے اور اس کے آخر میں یہ پڑھے۔ أَلَيْسَ ذَٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلَى أَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتَى "کیا اللہ اس پر قادر نہیں کہ مردے زندہ کرے؟" تو پڑھنے والا کہے بَلٰی "کیوں نہیں" اور جب کوئی "سورہ مرسلات" پڑھے اور اس کے آخر میں یہ پڑھے فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ "تو اس کے بعد وہ کس بات پر ایمان لائیں گے؟" تو کہے آمنا باللہ "یعنی ہم اللہ پر ایمان لائے" اور جب کوئی سورہ وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ پڑھے اور اس کے آخر میں یہ پڑھے أَلَيْسَ اللهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِينَ "کیا اللہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا نہیں" تو کہے بَلٰی "ہاں کیوں نہیں۔"

سفیان کبھی یوں کہتے تھے بَلٰی وَ أَنَا عَلَى ذَٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ یعنی "ہاں کیوں نہیں اور میں اس پر گواہ ہوں۔" اسماعیل راوی کہتا ہے: میں نے جس اعرابی سے یہ حدیث سنی تھی اسے کہا کہ حدیث کو دوبارہ سناؤ۔ اس نے کہا: کیا تم سمجھتے ہو کہ مجھے یہ حدیث صحیح یاد نہیں۔ میں نے ساٹھ بار حج کیا ہے۔ میں ہر بار والے اونٹ کو خوب جانتا ہوں کہ میں نے کون سے اونٹ پر حج کیا تھا۔

فضل آخر سورة البقرة

سورۃ بقرہ کی آخری آیات کی فضیلت

۱۱۵۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِيْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ» قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ: ثُمَّ لَقِيْتُ أَبَا مَسْعُوْدٍ فِي الطَّوَافِ فَسَأَلْتُهُ عَنْهُ فَحَدَّثَنِيْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِيْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ»

(اخرجه البخاری فی فضائل القرآن)

۱۱۵۴ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی رات سورہ بقرہ کی آخری دو آیات پڑھ لیں وہ اس کے لئے کافی ہوں گی۔ عبدالرحمان بن یزید (راوی) کہتے ہیں کہ میں حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے یہ سوال کیا۔ انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا تھا۔ جس نے کسی رات میں سورہ بقرہ کی آخری دو آیات پڑھ لیں تو وہ اس کے لئے کافی ہوں گی۔

شرح: یعنی جو شخص رات کو سونے سے قبل یہ دو آیات پڑھ لے تو وہ اس رات میں شیطانی خواب اور چور یا دشمن کے حملے سے محفوظ رہے گا۔

فضل سورة المرسلات

فضیلت سورہ مرسلات

۱۱۵۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أُمِّهِ أُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ: "سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۱۵۵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اپنی والدہ حضرت سیدہ ام فضل رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ کہتی ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کی نماز میں سورہ مرسلات پڑھتے ہوئے سنا۔

وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ {وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا}
"فَقِيْلَ لِسُفْيَانَ فَإِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ تَتَامُ بْنُ
عَبَّاسٍ فَقَالَ: مَا سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَطُّ ذَكَرَ
تَمَامًا، مَا قَالَ لَنَا إِلَّا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ
أُمِّهِ. (متفق علیه)

فضل سورة الاعلیٰ والغاشية

سورہ اعلیٰ اور سورہ غاشیہ کی فضیلت

۱۱۵۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ _ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: كَانَ سُفْيَانُ يَغْلَطُ فِيْهِ _ «أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِيْدِ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَ (هَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ) وَكَانَ يَقْرَأُ فِيْهِمَا إِذَا وَافَقَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ»

(اخرجه البخاری فی الهبة)

۱۱۵۶ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کی نماز میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور هَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ پڑھتے تھے اور اگر (عید) جمعہ والے دن ہوتی تو بھی یہی سورتیں پڑھتے تھے۔

۱۱۵۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ الضَّبِّيُّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِمِثْلِ مَعْنَاهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ: عَنْ أَبِيْهِ

(اخرجه مسلم فی الجمعه)

۱۱۵۷ یہی حدیث حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے دوسری سند کے ساتھ مروی ہے۔

فضل اواخر القرآن

قرآن کی آخری سورتوں کی فضیلت

١١٥٨ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: تَهَبَّطْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ثَنِيَّةٍ فَقَالَ لِيْ: «قُلْ يَا عُقْبَةُ» فَقُلْتُ: مَا اَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَتَفَرَّقْنَا فَقُلْتُ: اَللّٰهُمَّ رُدَّهَا عَلَيَّ مِنْ نَبِيِّكَ، ثُمَّ الْتَقَيْنَا، فَقَالَ لِيْ: «قُلْ يَا عُقْبَةُ» فَقُلْتُ: مَا اَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ ثُمَّ تَفَرَّقْنَا، فَقُلْتُ: اَللّٰهُمَّ رُدَّهَا عَلَيَّ مِنْ نَبِيِّكَ، ثُمَّ الْتَقَيْنَا فَقَالَ لِيْ: «قُلْ يَا عُقْبَةُ» فَقُلْتُ: مَا اَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ فَقَالَ: «قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ، وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ، مَا تَعَوَّذَ مُتَعَوِّذٌ وَلَا اسْتَعَاذَ مُسْتَعِيْذٌ بِمِثْلِهِنَّ قَطُّ»

(اخرجه النسائی فی الاستعاذة)

١١٥٨ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک گھاٹی سے اترا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اے عقبہ! یہ پڑھو۔ میں نے عرض کیا میں کیا پڑھوں، پھر ہم جدا ہو گئے۔ میں نے دعا کی اے اللہ! اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مجھے وہ چیز پھر عطا فرما تو ہم پھر مل گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عقبہ پڑھا کرو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا پڑھوں؟ تو پھر جدا ہو گئے۔ میں نے وہی دعا کی اے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ چیز پھر عطا کر، تو ہم پھر ملے، آپ نے فرمایا اے عقبہ! یہ پڑھا کر: میں نے عرض کیا کیا پڑھوں فرمایا: قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ، پڑھا کرو کسی پناہ مانگنے والے نے یا پناہ تلاش کرنے والے نے اس سے بڑھ کر کوئی پناہ طلب نہیں کی۔

١١٥٩ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَمِّيْ: قُطْبَةَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ. (وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ)

(اخرجه مسلم فی الصلوٰة)

١١٥٩ حضرت قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ نے فجر کی نماز میں یہ تلاوت فرما رہے تھے۔ والنخل باسقات۔

سجدات التلاوة

تلاوت کے سجدے

۱۱۶۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ مُوسٰى، عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِيْنَاءَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: «سَجَدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ (اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ) وَ (اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ) قَالَ سُفْيَانُ: «وَكَانَ عَطَاءُ بْنُ مِيْنَاءَ مِنْ اَصْحَابِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ الْمَعْرُوْفِيْنَ» (اخرجه البخاری فی الاذان)

۱۱۶۰ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ اور اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ میں سجدہ تلاوت کیا ہے۔

۱۱۶۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: «سَجَدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ، وَاِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ » قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: قِيْلَ لِسُفْيَانَ: " فِيْهِ وَ {اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ} قَالَ: نَعَمْ" (ایضاً)

۱۱۶۱ یہی حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسری سند کے ساتھ مروی ہے۔

۱۱۶۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ

۱۱۶۲ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے سورہ ص میں سجدہ تلاوت

عِكْرِمَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: «رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي (ص) وَلَيْسَتْ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُودِ»

(اخرجه الترمذی فی الصلوٰۃ)

ادا کیا اور (حضرت عبداللہ ابن عباس ﷠ کی رائے میں) یہ سجدہ لازم نہ تھا۔

شرح: یہ حضرت عبداللہ ابن عباس ﷠ کی ذاتی رائے ہے۔حق یہ ہے کہ سورہ ص کا سجدہ عزائم سجود میں سے ہے۔جب حضور ﷺ نے یہ سجدہ کیا ہے تو پھر ہمارے لئے کیا عذر ترک ہے۔
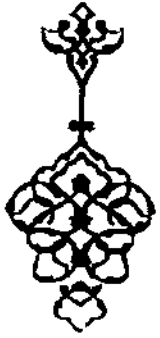
کتاب الطب

لقد انزل اللہ لکل داء دواء

اللہ نے ہر بیماری کی دوا اتاری ہے

۱۱۶۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ. وَ كُنَّا لَقِيْنَاهُ بِمَكَّةَ. قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ اَعُوْدُهُ، فَاَرَادَ غُلَامٌ لَهُ اَنْ يُدَاوِيَهُ فَنَهَيْتُهُ، فَقَالَ: دَعْهُ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يُخْبِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ دَاءً اِلَّا اَنْزَلَ لَهُ دَوَاءً. وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ شِفَاءً عَلِمَهُ مَنْ عَلِمَهُ، وَجَهِلَهُ مَنْ جَهِلَهُ.

(اخرجه الموصلی فی مسنده)

۱۱۶۳ سفیان کہتے ہیں ہمیں حضرت عطاء بن سائب رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی اور ہم ان سے مکہ میں ملے تھے، انہوں نے کہا میں حضرت ابوعبدالرحمن سلمی رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تا کہ ان کی عیادت کروں۔ ان کے غلام نے ان کو دوا پلانا چاہی۔ میں نے اسے روکا (کہ ابھی نہ پلاؤ) وہ کہنے لگے اسے پلانے دو کیونکہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا وہ بتا رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری جس کی دوا نہ اتاری ہو یا یہ کہا کہ اس کی شفا نہ اتاری ہو۔ اسے جاننے والا جانتا ہے نہ جاننے والا نہیں جانتا۔''

۱۱۶۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ

۱۱۶۴ حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے سنا حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ

حُرَيْثٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَلْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ الَّذِيْ اَنْزَلَ اللهُ عَلٰى بَنِيْ إِسْرَائِيلَ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ»

(اخرجه البخاری فی التفسیر)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کھمبی اس من میں سے ہے جو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر نازل فرمایا تھا۔ اس کا پانی آنکھ کے لئے شفاء ہے۔

شرح: ''کماۃ کھمبی'' زمین سے اگنے والی ایک بوٹی ہے۔ اس کا لمبا سا شگوہ ہوتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے علمِ طب بھی عطا فرمایا۔ آپ ﷺ نے متعدد پودوں، بیجوں اور پھلوں کے طبی فوائد بیان فرمائے ہیں۔ کھمبی کو آپ ﷺ نے آنکھ کے لئے شفا قرار دیا ہے، یعنی اس کا پانی نکال کر آنکھوں میں ڈالا جائے تو اس کی خرابیاں دور ہوتی ہیں۔

۱۱۶۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَلْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ، وَالْعَجْوَةُ نَزَلَ بَعْلُهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَفِيْهَا شِفَاءٌ مِّنَ السُّمِّ» (اخرجه الموصلی فی مسنده)

۱۱۶۵ حضرت شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کھمبی ''من'' میں سے ہے۔ اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے اور ''عجوہ'' کو اللہ تعالیٰ نے جنت سے اُتارا ہے اور اس میں زہر کے لیے تریاق ہے۔

الشفا الذی فی الحبة السوداء

کلونجی میں شفاء ہے

۱۱۶۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ، فَاِنَّ فِيْهَا شِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا

۱۱۶۶ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ سیاہ دانے (کلونجی) ضرور استعمال کیا کرو کیونکہ اس میں موت کے سوا ہر چیز کا علاج ہے۔

السَّامَ، وَالسَّامُ: الْمَوْتُ" قَالَ سُفْيَانُ: «يَعْنِي الشُّونِيزَ» (متفق علیه)

شرح: آج طبِ جدید یعنی سائنس بھی مان رہی ہے کہ ہاں واقعتاً کلونجی میں کثیر فوائد ہیں اور اسے کثیر دواؤں میں استعمال کیا جاتا ہے اور حکماء واطباء تو کلونجی کو ہمیشہ سے ادویات کا حصہ بناتے آئے ہیں۔ یہ معدہ کو اچھا کرتی ہے بلغم کو جلاتی ہے، پٹھوں کے تناؤ کو ختم کرتی ہے وغیرہ۔

الانتفاع بالعود الھندی

عودِ ہندی سے نفع اٹھانا

١١٦٧ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ قَيْسٍ بِنْتِ مُحْصَنٍ تَقُولُ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لِي وَقَدْ أَعْلَقْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «عَلَى مَا تَدْغَرْنَ أَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْعَلَاقِ؟ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ، فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ يُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ، وَيُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ» قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَسَّرَ لَنَا عُبَيْدُ اللهِ اثْنَيْنِ وَلَمْ يُفَسِّرْ لَنَا خَمْسَةً قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: اَلْعُوْدُ الْهِنْدِيُّ هُوَ الْقُسْطُ (اخرجه البخاری فی الطب)

١١٦٧ حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں اپنے چھوٹے بچے کو لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ میں نے بیماری کی وجہ سے اس کے گلے میں جونکیں لگوا رکھی تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم عورتیں اپنے بچوں کو جونکیں لگوا کر کیوں تکلیف دیتی ہو؟ تم عودِ ہندی استعمال کیا کرو اس میں سات شفائیں ہیں۔ یہ حلق میں ورم میں فائدہ دیتی ہے اور ذات الجنب میں مفید ہے۔ زہری کہتے ہیں کہ عبید اللہ نے ہمیں صرف دو شفائیں بتائیں باقی پانچ کی تفسیر نہ کی اور عود ھندی "قسط" ہے۔

بركة العجوة

عجوہ کھجور کی برکت

١١٦٨ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ، وَأَبُو ضَمْرَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ سَمٌّ وَلَا سِحْرٌ» (متفق علیه)

١١٦٨ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھالیں اسے کوئی زہر یا جادو نقصان نہیں دے سکتا۔

شرح: عجوہ کھجور ''مدینہ طیبہ'' ہی میں پیدا ہوتی ہے۔ بڑی بابرکت کھجور ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی بہت فضیلت ارشاد فرمائی ہے۔ جادو کا اثر ختم کرنے میں اس کا بڑا اثر ہے۔

جمعه ﷺ بين البطيخ و التمر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تربوز اور کھجور کو جمع کرنا

١١٦٩ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ «أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْبِطِّيخِ وَالرُّطَبِ فَيَأْكُلُهُ»

(اخرجه ابن حبان فی صحیحه)

١١٦٩ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خربوزہ اور تازہ کھجور کو باہم ملا کر کھایا کرتے تھے۔

شرح: کھجور گرم اور خشک ہے اور تربوز ٹھنڈی اور تر ہے، اگر صرف کھجوریں زیادہ کھائی جائیں تو معدہ میں حدت (گرمی) زیادہ آئے گی۔ جس کی کثرت نقصان دہ ہوسکتی ہے اگر اس کے ساتھ تربوز شامل ہوجائے تو اعتدال ہوجائے گا۔

حبه للشراب الحلو البارد

نبی اکرم ﷺ میٹھے ٹھنڈے مشروب کو پسند فرماتے تھے

١١٧٠ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: «كَانَ اَحَبَّ الشَّرَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحُلْوُ الْبَارِدُ» (اخرجه الموصلی فی مسنده)

۱۱۷۰ حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا سب سے محبوب مشروب وہ ہوتا جو میٹھا اور ٹھنڈا ہو۔

شرح: چنانچہ احادیث کے مطابق مشکیزہ میں پانی اور کھجور ڈال کر اسے رات کو باہر رکھ دیا جاتا تھا جو صبح تک ٹھنڈا اور میٹھا ہو جاتا اسے حضور سید عالم ﷺ صبح کو نوش فرمایا کرتے۔ اس کو نبیذ کہتے ہیں اور صبح کے وقت ٹھنڈے پانی کا پینا جو قدرے میٹھا بھی ہو معدہ کے لیے بھی انتہائی مفید ہے۔

١١٧١ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَيْتُ عِنْدَهُ الدُّبَّاءَ فَقُلْتُ: مَا هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ: «نُكَثِّرُ بِهٖ طَعَامَ اَهْلِنَا»

(اخرجه الطبرانی فی الکبیر)

۱۱۷۱ حضرت حکیم بن جابر احمسی ؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ میں نے آپ کے پاس کدو (کا سالن) دیکھا۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ یہ کیا ہے؟ فرمایا: ہم اس سے اہلِ خانہ کا کھانا بڑھا لیتے ہیں۔

١١٧٢ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: «رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۱۷۲ حضرت انس بن مالک ؓ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ کھانے کے برتن میں کدو کو تلاش کر رہے تھے تو اس دن سے میں کدو سے محبت کرتا ہوں۔

وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنَ الصَّحْفَةِ فَلَا أَزَالُ أُحِبُّهُ أَبَدًا» (متفق علیہ)

شرح: کدو شریف سے نبی اکرم ﷺ محبت رکھتے تھے۔ یہ مفرح غذا ہے۔ زود ہضم ہے۔ کسی مومن کو نہیں کہنا چاہئے کہ میں کدو کو پسند نہیں رکھتا اور اگر معاذ اللہ اس لئے ناپسند کرے کہ حضور ﷺ اس کو پسند رکھتے تھے تو وہ کافر ہے۔

الطب الروحانی الرقیة للعین

نظر بد سے بچنے کے لئے دم کرنا جائز ہے

١١٧٣ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنُ دِيْنَارٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّ بَنِيْ جَعْفَرٍ تُصِيْبُهُمُ الْعَيْنُ أَفَأَسْتَرْقِيْ لَهُمْ؟ فَقَالَ: «نَعَمْ، لَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابِقَ الْقَدَرِ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ» (اخرجه الترمذی فی الطب)

۱۱۷۳ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آل جعفر کو جلد نظر لگتی ہے کیا میں انہیں دم کیا کروں؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ اگر کوئی چیز تقدیر سے آگے نکل سکتی تو نظر نکل جاتی۔

شرح: معلوم ہوا کہ دم کرنا بھی حق ہے اور نظر کا لگنا بھی برحق ہے، لہٰذا نظر بد کا دم کرنا چاہئے۔

جواز النفخ و التعویذ

دم اور تعویذ کا جواز

١١٧٤ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اشْتَكَى

۱۱۷۴ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ سے کوئی آدمی کسی مرض کی شکایت کرتا یا اسے کوئی پھوڑا یا زخم ہوتا تو نبی اکرم ﷺ اپنی اُنگلی کو تھوک مبارک لگا کر زمین پر رکھتے، حمیدی نے اپنی شہادت کی انگلی

الْإِنْسَانُ الشَّيْءَ مِنْهُ، أَوْ كَانَتْ بِهِ قُرْحَةٌ أَوْ جُرْحٌ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «بِإِصْبَعِهِ هٰكَذَا» وَوَضَعَ أَبُو بَكْرٍ سَبَّابَتَهُ الْأَرْضَ ثُمَّ رَفَعَهَا «بِسْمِ اللهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا يُشْفَى سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا»

(متفق علیہ)

کو زمین پر رکھ کر بتایا، پھر اسے اٹھا کر زخم پر لگا کر فرماتے: ''اللہ کے نام کے ساتھ۔ یہ ہمارے رب کی زمین ہے اور ہم میں سے کسی کی تھوک ہے ہمارے بیمار کو ہمارے رب کے حکم سے شفا ہو۔''

شرح: اس طرح رسول اللہ ﷺ کا تھوک (لعاب دہن) مبارک اور آپ کی دعا دونوں چیزیں مل کر مریض کو شفا دیتی تھیں۔

الحرمة عن التعويذات الشركية

شرکیہ تعویذات کی حرمت

١١٧٥ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ الْعَقَّارِ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «لَمْ يَتَوَكَّلْ مَنِ اسْتَرْقَى وَاكْتَوَى»

(اخرجه البیہقی فی شعب الایمان)

١١٧٥ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے (شرکیہ) تعویذ لیا یا داغ لگوائے اس نے توکل نہیں کیا۔

شرح: اسلام سے قبل دورِ جاہلیت کے شرکیہ تعویذات سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا اور انہیں شرک سے تعبیر کیا اور داغ لگوانا ایک اذیت ناک طریقہ علاج ہے جس میں جسم کو جلایا جاتا ہے۔ اسے بھی آپ ﷺ نے ناپسند فرمایا ہے، تاہم یہ ناجائز یا حرام نہیں۔

١١٧٦ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عِمْرَانَ

١١٧٦ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صرف نظر لگنے اور بچھو کے کاٹنے

بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ» میں دم ہوتا ہے۔

(اخرجه الترمذی فی الطب)

شرح: مطلب یہ ہے کہ عموماً یہی دو چیزیں دم کرنے کا باعث و موجب ہوتی ہیں، ورنہ جادو کا اثر توڑنے کے لئے بھی دم ہے، جیسا کہ معوذتین کا نزول ہی اسی بارے میں ہوا اور حدیث مبارکہ میں ہے کہ جس مال پر آیت الکرسی پڑھ دی جائے وہ چور سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

یہ اسی طرح ہے جیسے فرمایا گیا۔ لا ربٰی الا فی النسیئة صرف ادھار ہی میں سود ہے۔ معنی یہ ہے کہ عموماً ادھار ہی میں سود ہوتا ہے۔
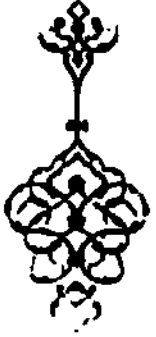
کتاب المظالم

عذاب من سن اثماً

جو آدمی گناہ رائج کرے اس کا عذاب

۱۱۷۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا مِنْ نَفْسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِّنْهَا لِأَنَّهُ سَنَّ الْقَتْلَ أَوَّلًا»

(اخرجه البخاری فی الانبیاء)

۱۱۷۷ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بھی کوئی شخص ظلماً قتل کیا جاتا ہے تو حضرت آدم علیہ السلام کے پہلے بیٹے (قابیل) پر اس کا بوجھ ضرور آتا ہے کیونکہ اس نے سب سے پہلے قتل کا طریقہ جاری کیا۔

شرح: اسی لئے مشہور حدیث ہے مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَ أَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ''جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ ایجاد کیا اسے اپنے عمل کا بھی اجر ہے اور قیامت تک جو لوگ اس کے طریقہ پر عمل کریں گے ان کا بھی اجر ہے'' اور جس نے اسلام میں کوئی برا طریقہ ایجاد کیا۔ اس پر اپنے عمل کا بھی بوجھ ہے اور اس پر ان لوگوں کا بوجھ بھی ہے جو قیامت تک اس کے طریقہ پر عمل کریں گے۔

(مسلم کتاب العلم، حدیث ۱۰، نسائی کتاب الذکوۃ باب ۶۴، مسند احمد جلد ۴ صفحہ ۳۵۷)

سباب المسلم فسوق

مسلمان کو گالی دینے کا گناہ

١١٧٨ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ»

(اخرجه البخاری فی الایمان)

١١٧٨ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے اور اس کا قتل کرنا کفر۔

شرح: مومن کا قتل اس وقت کفر ہے، جب قتل کرنے والا اپنے عمل کو جائز سمجھے اور عموماً اس گھناؤنے عمل تک انسان تب پہنچتا ہے۔ جب شیطان اس کو باور کرا دیتا ہے کہ تم اس کو قتل کر سکتے ہو یہ تمہارا حق ہے۔

حرمة الضرب على الوجه

چہرے پر مارنے کی حرمت

١١٧٩ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا ضَرَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ فَإِنَّ اللهَ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ» (متفق علیہ)

١١٧٩ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی (اپنے بیٹے یا شاگرد وغیرہ کو) مارے تو چہرے (پر مارنے) سے اجتناب کرے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا کیا۔

شرح: یعنی علی الصورة المحبوبة لہ یعنی آدم علیہ السلام کو اللہ نے اپنی محبوب و پسندیدہ صورت پر پیدا کیا۔

عذاب اخذ مال المؤمن بیمین کاذب

جھوٹی قسم کے ساتھ کسی مومن کا مال ہتھیا لینا

۱۱۸۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَعْيَنَ وَجَامِعُ بْنُ اَبِيْ رَاشِدٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ اقْتَطَعَ مَالَ امْرِءٍ مُسْلِمٍ بِيَمِيْنٍ كَاذِبَةٍ لَقِيَ اللهَ وَ هُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ. قَالَ عَبْدُ اللهِ: ثُمَّ قَرَاَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللهِ تَعَالٰى (اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللهِ وَ اَيْمَانِهِمْ) الْاٰيَةَ. (اخرجه البخاری فی التوحید)

۱۱۸۰ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص نے جھوٹی قسم اٹھا کر کسی مسلمان کا مال لے لیا وہ اللہ تعالیٰ کو اس حالت میں پائے گا کہ وہ اس پر غضب ناک ہوگا۔''

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تصدیق میں قرآن کریم میں سے یہ پڑھا:

یعنی جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے ذریعہ تھوڑی سی دنیوی پونجی خریدتے ہیں ان کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں (سورہ آل عمران: آیت ۷۷)

شرح: کسی کا مال ہتھیانا بڑا جرم ہے پھر اس کے لئے جھوٹی قسم اٹھانا ظلم بالائے ظلم ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کے نام کی بے ادبی بھی آ گئی۔

۱۱۸۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ، عَنِ ابْنِ الْخَوَّارِ مَوْلٰى لِبَنِيْ عَامِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَارِثَ بْنَ مَالِكِ بْنِ الْبَرْصَاءِ فِي الْمَوْسِمِ يُنَادِيْ فِي النَّاسِ قَالَ سُفْيَانُ لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا مِنْ اَحَدٍ يَحْلِفُ عَلٰى يَمِيْنٍ كَاذِبَةٍ لِيَقْتَطِعَ بِهَا حَقَّ اِمْرِءٍ

۱۱۸۱ ابن ابی خوار کہتے ہیں: میں نے حضرت حارث بن مالک رضی اللہ عنہ کو ایام حج میں یہ اعلان کرتے سنا۔ سفیان کہتے ہیں ان کا اعلان یہ تھا کہ لوگو! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے۔ جو شخص اس لیے جھوٹی قسم اٹھاتا ہے تاکہ اس طرح کسی مسلمان کا حق دبا لے تو بہر حال روزِ قیامت وہ اللہ تعالیٰ کو اس حالت میں ملے گا کہ اس پر اللہ تعالیٰ ناراض ہو گا۔
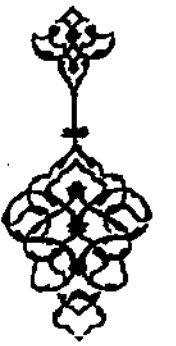
مُسْلِمٍ إِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ»

(اخرجه الطبرانی فی الکبیر)

لیس منا من غشّنا

جس نے ہم (مسلمانوں) سے دھوکہ کیا وہ ہم میں سے نہیں ہے

۱۱۸۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَرَّ بِرَجُلٍ يَبِيْعُ طَعَامًا، فَاَعْجَبَهُ، فَاَدْخَلَ يَدَهُ فِيْهِ، فَاِذَا هُوَ طَعَامٌ مَبْلُوْلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَيْسَ مِنَّا مَنْ غَشَّنَا» (اخرجه مسلم فی الایمان)
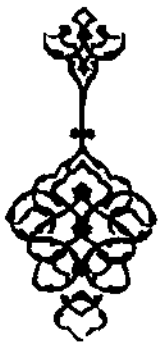
۱۱۸۲ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے جو کھانا (گندم چاول وغیرہ) بیچ رہا تھا۔ آپ کو وہ طعام بھلا لگا آپ نے اس کے اندر ہاتھ ڈالا تو اندر سے وہ تر تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے (وہ شخص ممکن ہے منافق یا کافر ہو)۔
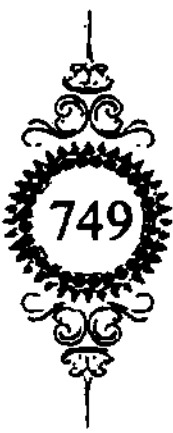
مطل الغنی ظلم

مالدار شخص کا (قرض سے) ٹال مٹول کرنا ظلم ہے

۱۱۸۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَلظُّلْمُ مَطْلُ الْغَنِيِّ، فَاِذَا اُتْبِعَ اَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيْءٍ فَلْيَتْبَعْ» (متفق علیه)

۱۱۸۳ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مالدار شخص کا قرض کی ادائیگی سے ٹال مٹول کرنا ظلم ہے اور جب کوئی مالدار شخص کسی کے قرض کی ذمہ داری لے لے تو اس مالدار سے بھی تقاضا کیا جاسکتا ہے۔

شرح: جس کے پاس مال ہے پھر بھی قرض نہیں لوٹاتا تو یہ ظلم ہے۔ ہاں اگر تنگ دست ہو گیا ہے تو اسے مہلت دینی چاہئے

اور جب کوئی مالدار شخص کسی کی طرف سے ضامن بن جائے کہ اگر یہ قرض نہ دے تو میں دوں گا تو مالدار سے بھی ویسے ہی مانگا جائے جیسے مقروض سے۔

لا یغفر للشهيد دينه

شہید کا قرض نہیں بخشا جاتا

۱۱۸۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِيْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ أَرَأَيْتَ إِنْ ضَرَبْتُ بِسَيْفِيْ هٰذَا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ حَتّٰى أُقْتَلَ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ أَيُكَفِّرُ اللهُ عَنِّيْ خَطَايَايَ؟ قَالَ «نَعَمْ» ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ شَيْءٌ فَلَمَّا أَدْبَرَ الرَّجُلُ قَالَ: "تَعَالَ هٰذَا جِبْرِيْلُ يَقُوْلُ: إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ عَلَيْكَ دَيْنٌ" (اخرجه مسلم فی الامارة)

۱۱۸۴ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آیا۔ اس نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کیا فرماتے ہیں اگر میں اپنی تلوار کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کروں، پھر میں میدان میں ڈٹا رہوں پیٹھ نہ پھیروں حتیٰ کہ مجھے راہِ خدا میں قتل کر دیا جائے تو کیا اللہ تعالیٰ میرے گناہوں کو مٹا دے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں، پھر آپ ایک گھڑی (کچھ وقت) تک خاموش رہے حتیٰ کہ مجھے گمان ہوا کہ آپ پر وحی اتر رہی ہے۔ جب وہ شخص واپس ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور فرمایا: یہ جبریل (علیہ السلام) کہہ رہے ہیں: مگر یہ کہ اس پر قرض ہو۔

۱۱۸۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ (ایضاً)

۱۱۸۵ یہی حدیث حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے دوسری سند کے ساتھ مروی ہے۔

شرح: یعنی شہید اگر اپنے سر پر قرض لے کر مرا تو اس کے باقی سارے گناہ معاف ہو جائیں گے، مگر قرض معاف نہ ہوگا کیونکہ وہ حقوق العباد میں سے ہے، لہٰذا شہید کی نیکیاں لے کر قرض خواہ کو دی جائیں گی۔

عذاب من اخذ من ارض الغیر شبراً ظلماً

کسی کی زمین سے ایک بالشت ظلماً لے لینے کا عذاب

۱۱۸۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، اَخْبَرَنِيْ طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَوْفٍ بْنِ اَخِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ ظَلَمَ مِنَ الْاَرْضِ شِبْرًا طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ اَرَضِيْنَ، وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ» حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قِيْلَ لِسُفْيَانَ فَاِنَّ مَعْمَرًا يُدْخِلُ بَيْنَ طَلْحَةَ وَبَيْنَ سَعِيْدٍ رَجُلًا فَقَالَ سُفْيَانُ: مَا سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ اَدْخَلَ بَيْنَهُمَا اَحَدًا

(اخرجه الترمذی فی الدیات)

۱۱۸۶ حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جس نے کسی کی زمین کا ایک بالشت حصہ ظلم سے لے لیا اللہ تعالیٰ اسے سات زمینوں تک (زمین کی سات تہوں تک) اس کے گلے میں ڈال دے گا اور جو شخص اپنے مال کی حفاظت میں مارا جائے وہ شہید ہے۔“

اس حدیث کے بعض الفاظ میں رواۃ کا اختلاف ہے۔

شرح: یہ حدیث اس لینڈ مافیا کے لئے درسِ عبرت ہے جو پٹواریوں کے ذریعے سرکاری ریکارڈ میں ردوبدل کر کے لوگوں کی زمینوں، جائیدادوں پر قبضہ کر لیتے ہیں یا جو لوگ میراث کی غلط تقسیم کر کے دوسروں کی زمینیں ہڑپ کر جاتے ہیں۔

۱۱۸۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ الْحَجَّاجِ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا يُذْهِبُ عَنِّيْ مَذَمَّةَ الرِّضَاعِ؟ قَالَ: «اَلْغُرَّةُ الْعَبْدُ اَوِ الْاَمَةُ»

(اخرجه الموصلی فی مسنده)

۱۱۸۷ حضرت حجاج اسلمی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے رضاعت کی مذمت کو کیا چیز دور کر سکتی ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پیشانی پیش کرنا خواہ غلام ہو یا لونڈی (یعنی رضاعت کے معاوضہ میں غلام پیش کر دینا چاہیے)

شرح: رضاعت کی مذمت سے مراد رضاعت کا حق ہے۔ یعنی سوال یہ ہے کہ رضاعت کا حق کیسے ادا کیا جائے۔

من وجد متاعه عند مفلس فهو احق به.

جو شخص مفلس قرار شدہ کے پاس اپنی چیز دیکھے تو وہی اس کا حق دار ہے

١١٨٨ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ هِشَامُ بْنُ يَحْيَى الْمَخْزُوْمِيُّ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَيُّمَا رَجُلٍ وَجَدَ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ عِنْدَ رَجُلٍ قَدْ أَفْلَسَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ» (متفق عليه)

1188 حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو مفلس قرار دیا گیا اور کوئی آدمی اپنی چیز کو بعینہ اس کے پاس پاتا ہے تو وہ اپنی چیز کا زیادہ حق دار ہے۔

١١٨٩ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ أَبِيْ بِكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ

1189 یہی حدیث دوسری سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

شرح: جب کسی شخص پر بہت سے قرض خواہ دعویٰ کر دیں اور اس کے پاس کچھ نہ ہو تو قاضی اسے مفلس قرار دیتا ہے اور جو کچھ اس کے پاس مال یا جائیداد ہو اسے قرض خواہوں میں بانٹ دیتا ہے ایسے میں اگر کسی قرض خواہ کو اپنی چیز اس کے پاس بعینہ مل جائے تو وہی اس کا زیادہ حق دار ہے۔

حرمة حلب ماشية الغير بدون اذنه

کسی کے جانور کا دودھ اس کی اجازت کے بغیر دوہنا حرام ہے

١١٩٠ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،

1190 حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول

قَالَ:حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أُمَيَّةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَحْلِبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةَ امْرِءٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِ، أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يُؤْتَى إِلٰى بَابِ مَشْرَبَتِهِ فَيُكْسَرُ بَابُهَا، فَيُنْتَقَلُ طَعَامُهُ، أَلَا إِنَّمَا أَطْعِمَتُهُمْ فِيْ ضُرُوْعِ مَوَاشِيْهِمْ»

(اخرجه البخاری فی اللقطة)

اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص دوسرے آدمی کے جانوروں کا دودھ اس کی اجازت کے بغیر نہ دوہے۔ کیا تم میں سے کوئی شخص پسند رکھتا ہے کہ اس کے گودام کا دروازہ توڑا جائے، اور اس سے کھانا نکال لیا جائے؟ کیونکہ جانوروں کے تھنوں میں ان کے مالکوں کا کھانا ہوتا ہے۔

اثم من اخذ مال الغير بالخصومة عند القاضي

جس نے قاضی کے ہاں جھگڑا کر کے دوسروں کا مال لے لیا اس کا عذاب

۱۱۹۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ إِلَيَّ، وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَّكُوْنَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَأَيُّكُمْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيْهِ بِشَيْءٍ فَلَا يَأْخُذْ بِهِ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ بِهِ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ»

(اخرجه البخاری فی المظالم)

۱۱۹۱ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تو ایک بشر ہوں اور تم میرے پاس جھگڑے لے کر آتے ہو، تو ممکن ہے تم میں سے کوئی شخص اپنی حجت بازی میں دوسروں سے زیادہ ماہر ہو تو اگر میں تم میں سے کسی کو اس کے بھائی کا حق دے دوں تو وہ اسے نہ پکڑے۔ کیونکہ یوں میں نے اسے جہنم کا ایک حصہ کاٹ کر دیا ہوگا۔

شرح: اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ کی ذات مراد نہیں ہے بلکہ ہر قاضی و حاکم اسلام مراد ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی حجت بازی کے ذریعہ کسی دوسرے مسلمان کا حق مارے تو ایسے سمجھے کہ اس نے جہنم کی آگ کا ایک انگارہ حاصل کر لیا ہے۔ جو اس کی دنیا و آخرت کو جلا کر رکھ دے گا، نبی اکرم ﷺ پر تو اللہ تعالیٰ کا فضل عظیم ہے وہ آپ ﷺ سے غلط

فیصلہ نہیں ہونے دیتا۔ جب طعمہ بن ابیرق منافق کا معاملہ پیش ہوا اس نے چوری کر کے مال مسروق کو یہودی کے پاس امانت رکھ دیا جو یہودی سے برآمد ہوا تو ظاہری دلائل کے مطابق طعمہ ہی سچا تھا اور یہودی چور ٹھہرتا تھا، مگر اللہ تعالیٰ نے قرآن اتار کر آپ ﷺ کی راہنمائی فرمائی اور یہ بھی فرمایا کہ ''اگر آپ پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو کچھ لوگ آپ کو پھسلانا چاہتے تھے حالانکہ وہ خود ہی کو پھسلا رہے ہیں اور آپ جو نہیں جانتے وہ اللہ نے آپ کو بتادیا اور آپ پر اللہ کا فضل عظیم ہے۔''
(نساء، آیت ۱۱۳)

مضرة المحاربة بین المسلمین

مسلمانوں کی باہمی جنگ کا نقصان

۱۱۹۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ شَقِيْقَ بْنَ سَلَمَةَ اَبَا وَائِلٍ يَقُوْلُ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ صِفِّيْنَ وَحَكَمَ الْحَكَمَانِ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَقُوْلُ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِتَّهِمُوْا رَاْيَكُمْ، فَلَقَدْ رَاَيْتُنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اَبِيْ جَنْدَلٍ وَلَوْ نَسْتَطِيْعُ اَنْ نَرُدَّ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْرَهُ لَرَدَدْنَاهُ، وَايْمُ اللهِ مَا وَضَعْنَا سُيُوْفَنَا عَلٰى عَوَاتِقِنَا مُنْذُ اَسْلَمْنَا لِاَمْرٍ يُفْظِعُنَا اِلَّا اَسْهَلَتْ بِنَا اِلٰى اَمْرٍ نَعْرِفُهُ، وَاِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ وَاللهِ مَا يُسَدُّ فِيْهِ خُصْمٌ اِلَّا انْفَتَحَ عَلَيْنَا مِنْهُ خُصْمٌ آخَرُ"

۱۱۹۲ ابو وائل شقیق بن مسلمہ کہتے ہیں: جب جنگ صفین ہوئی اور حکمین نے فیصلہ کیا تو میں نے حضرت سھل بن حنیف رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا! اے لوگو! اپنی رائے پر نظر ثانی کرو۔ بلاشبہ میں نے وہ وقت دیکھا ہے کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ابو جندل والے دن موجود تھے۔ اگر ہم اس وقت رسول اللہ ﷺ کو رد کرنے کا اختیار رکھتے تو رد کر دیتے (مگر ہم نے اپنی رائے کو نبی اکرم ﷺ کے حکم پر قربان کیا) اللہ کی قسم! جب سے ہم اسلام لائے ہیں ہم نے جب بھی کسی خطرناک معاملہ کے لیے کندھوں سے تلواریں (لڑائی کے لئے) اتاری ہیں ہمیں ہمارا مقصد ضرور حاصل ہوا (ہر میدان میں ہمیں فتح و نصرت ملی) مگر واللہ یہ (لشکر امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے لڑنا) ایسا معاملہ ہے کہ ایک مصیبت ختم ہوتی ہے تو دوسری کھڑی ہو جاتی ہے۔

شرح: جنگ صفین چھ ماہ تک جاری رہی اس میں لاکھ کے قریب مسلمان شہید ہو گئے مگر جنگ بے نتیجہ رہی کسی فریق کو

واضح غلبہ نہ مل سکا۔ اس پر حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ حیرت وافسوس کر رہے ہیں وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اس لیے وہ کہہ رہے ہیں کہ جب ہم کفار کے مقابلہ میں جنگ کے لیے نکلتے تھے تو ہر میدان میں ہمیں فتح ملتی تھی مگر اس جنگ میں ایسا نہیں ہوا، لہٰذا ہمیں یہ جنگ ختم کرنی چاہئے اسی لئے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے جنگ بندی کرتے ہوئے معاملہ کو حکمین پر ڈال دیا۔

القاتل لا یغفر له حتیٰ یعفو عنه المقتول

قاتل کے لئے بخشش نہیں تا آنکہ اسے مقتول معاف کرے

۱۱۹۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمَّارٌ الدُّهْنِيُّ، وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ الْجَابِرُ أَنَّهُمَا سَمِعَا سَالِمَ بْنَ أَبِي الْجَعْدِ يَقُولُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلَهُ عَنْ رَجُلٍ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا ثُمَّ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَى فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَأَنَّى لَهُ الْهُدَى سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " يُؤْتَى بِالْمَقْتُولِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُتَعَلِّقًا بِالْقَاتِلِ تَشْخُبُ أَوْدَاجُهُ دَمًا حَتَّى يُنْتَهَى بِهِ إِلَى الْعَرْشِ فَيَقُولُ: رَبِّ سَلْ هَذَا فِيمَ قَتَلَنِي؟ " قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاللهِ لَقَدْ أَنْزَلَهَا اللهُ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَا نَسَخَهَا مُنْذُ أَنْزَلَهَا

(اخرجه الترمذی فی التفسیر)

۱۱۹۳ حضرت سالم بن ابی جعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا۔ اس نے ان سے ایسے شخص کے بارے میں پوچھا جس نے کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کر دیا پھر اس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھے عمل کئے پھر ہدایت اپنالی۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہنے لگے: اسے ہدایت کیسے ملے گی؟ میں نے تمہارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا: ''روزِ قیامت مقتول کو لایا جائے گا اس نے قاتل کو پکڑ رکھا ہوگا جبکہ اس کی رگوں سے خون بہتا ہوگا، وہ اسے عرش کے سامنے لے جائے گا اور عرض کرے گا اے میرے رب! اس سے پوچھ کہ اس نے مجھے کیوں قتل کیا؟''

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ واللہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ بات اللہ تعالیٰ نے نازل کی پھر اس کے بعد اس کا کوئی ناسخ نازل نہ ہوا۔

شرح: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا مقصد یہ ہے کہ روزِ قیامت قتل تب معاف ہوگا، جب مقتول معاف کرے گا اگر

کے بغیر نہیں اور وہ کم ہی معاف کرے گا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ چاہے۔

ضياع حقوق العيال

اہل وعیال کے حقوق کا ضیاع

١١٩٤ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يُضَيِّعَ مَنْ يَقُوتُ» (اخرجه مسلم فی الزکوٰۃ)

۱۱۹۴ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انسان کے گناہ گار ہونے کے لیے یہ کافی ہے کہ ان (اہل وعیال) کو ضائع کر دے جن کی خوراک اس کے ذمہ ہے۔

الامر بالرحم بالطيور

پرندوں پر رحم کرنے کا حکم

١١٩٥ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي صُهَيْبٌ مَوْلَى عُبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ قَتَلَ عُصْفُورَةً فَمَا فَوْقَهَا بِغَيْرِ حَقِّهَا سَأَلَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ قَتْلِهَا» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، وَمَا حَقُّهَا؟ قَالَ: «يَذْبَحُهَا فَيَأْكُلُهَا، وَلَا يَقْطَعُ رَأْسَهَا، فَيَرْمِي بِهَا» فَقِيلَ لِسُفْيَانَ: فَإِنَّ حَمَّادَ

۱۱۹۵ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی چڑیا یا اس سے بڑے جانور کو اس کے حق کے بغیر قتل کر دیا تو اللہ تعالیٰ روز قیامت اس قتل کے بارے میں اس سے سوال کرے گا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس کا حق یہ ہے کہ اسے ذبح کر کے کھالے اور اس کا سر کاٹ کر پھینک نہ دے۔

بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ فِيهِ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو، عَنْ صُهَيْبٍ الْحَذَّاءِ، فَقَالَ سُفْيَانُ: " مَا سَمِعْتُ عَمْرًا قَطُّ قَالَ: صُهَيْبٌ الْحَذَّاءُ مَا قَالَ إِلَّا: صُهَيْبٌ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ " (اخرجه البيهقي في الضحايا)

حرمة الغلول

اموال مسلمین میں خیانت کی حرمت

١١٩٦ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ، فَمَاتَ رَجُلٌ مِنْ أَشْجَعَ، فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: «صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ» فَنَظَرُوا فِي مَتَاعِهِ، فَوَجَدُوا فِيهِ خَرَزَاتٍ مِنْ خَرَزِ يَهُودَ لَا يَسْوَى دِرْهَمَيْنِ (اخرجه ابن حبان في صحيحه)

١١٩٦ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم خیبر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، وہاں قبیلہ ''بنو اشجع'' کا ایک آدمی مر گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا جنازہ نہ پڑھا۔ فرمایا تم اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھ لو، تب لوگوں نے اس کے سامان کو دیکھا تو اس میں یہود کے دو ہار تھے جو دو درہم کے برابر نہ تھے۔ (وہ اس نے یہود کا مالِ غنیمت تقسیم ہونے سے قبل اُٹھا لئے تھے)

شرح: ممکن ہے وہ منافق ہو اور مالِ غنیمت کے لالچ میں شامل جہاد ہو گیا ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ نیا اسلام لایا ہو اور ابھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت مبارکہ نہ ملی ہو۔ الغرض اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ مالِ غنیمت یعنی مسلمانوں کے اجتماعی مال میں غلول کرنا کتنا بڑا جرم ہے۔

١١٩٧ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَيْسًا، يَقُولُ: حَدَّثَنِي عَدِيُّ بْنُ عُمَيْرَةَ الْكِنْدِيُّ، قَالَ:

١١٩٧ حضرت عدی بن عمیر کندی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے جس کو حصولِ صدقہ پر ہم عامل بنائیں تو اسے چاہئے کہ جو چھوٹا

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: «يَا اَيُّهَا النَّاسُ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلٰى عَمَلٍ فَلْيَاْتِ بِقَلِيْلِهٖ وَكَثِيْرِهٖ، فَمَا اُوْتِيَ مِنْهُ اَخَذَ وَ مَا لَا فَلْيَدَعْ وَ مَنْ كَتَمَ خِيَاطًا اَوْ مِخْيَطًا فَمَا سِوَاهُ، فَهُوَ غُلُوْلٌ يَاْتِيْ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ اَسْوَدُ قَصِيْرٌ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِقْبَلْ مِنِّيْ عَمَلَكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَمَا ذَاكَ؟» قَالَ: الَّذِيْ قُلْتَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَاَنَا اَقُوْلُهُ الْآنَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلٰى عَمَلٍ فَلْيَاْتِ بِقَلِيْلِهٖ وَكَثِيْرِهٖ، فَمَا اُوْتِيَ مِنْهُ اَخَذَ، وَمَا نُهِيَ عَنْهُ انْتَهٰى» (اخرجه مسلم فی الامارة)

بڑا مال ملے اسے لے آئے، اسے جو ملے لے لے، اور جو نہ ملے اسے چھوڑ دے (زبردستی لوگوں سے زکوۃ وغیرہ وصول نہ کرے) اور جس نے سرکاری مال میں سے ایک دھاگہ یا سوئی یا کچھ اور چھپایا۔ یہ دھوکہ کا مال ہے اسے وہ روز قیامت لے آئے گا، تو انصار میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا جو چھوٹے قد کا سیاہ فام تھا گویا وہ آج بھی میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ اس نے کہا: یارسول اللہ ﷺ مجھ سے میری ذمہ داری واپس لے لیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا وجہ ہے؟ اس نے کہا: یہ جو ابھی آپ نے فرمایا یہی سبب ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں اب بھی یہی کہتا ہوں کہ جس شخص کو ہم کسی عمل پر مقرر کریں تو وہ ہر چھوٹی بڑی چیز کو لے آئے اور اسے جو مال (صدقہ) دیا جائے اسے لے لے اور جس سے روکا جائے اس سے رک جائے۔

۱۱۹۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: اِسْتَعْمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ عَلَى الصَّدَقَةِ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: «اِتَّقِ يَا اَبَا الْوَلِيْدِ اَنْ تَاْتِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِبَعِيْرٍ تَحْمِلُهُ عَلٰى رَقَبَتِكَ لَهُ رُغَاءٌ، اَوْ بَقَرَةٌ لَهَا خُوَارٌ، اَوْ شَاةٌ لَهَا ثُوَاجٌ» فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنَّ ذَا لَكَذَا قَالَ: «نَعَمْ» قَالَ عُبَادَةُ: فَوَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَعْمَلُ عَلَى اثْنَيْنِ اَبَدًا.

(اخرجه البیهقی فی الزکوٰۃ)

۱۱۹۸ طاوس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو وصولِ صدقہ پر عامل مقرر کیا، پھر انہیں کہا اے ابوالولید! اللہ سے ڈرو ایسا نہ ہو کہ روز قیامت تم یوں آؤ کہ تمہارے کندھوں پر اونٹ بلبلاتا ہوگا، گائے آواز دیتی ہو یا بکری ممناتی ہو۔ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ کیا ایسا ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تب تو میں دو آدمیوں پر بھی امارت نہ لوں گا۔

حکم اللقطة

گری ہوئی یا گمشدہ چیز کا حکم

١١٩٩ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ، يَقُولُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِعَاءَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً، فَإِنِ اعْتُرِفَتْ وَإِلَّا فَاخْلُطْهَا بِمَالِكَ» قَالَ: وَسَأَلَهُ عَنْ ضَالَّةِ الْغَنَمِ، فَقَالَ: «لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ» وَسَأَلَهُ عَنْ ضَالَّةِ الْإِبِلِ، فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ، فَقَالَ: «مَا لَكَ وَلَهَا؟ مَعَهَا السِّقَاءُ وَالْحِذَاءُ، تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الْكَلَأَ حَتَّى يَأْتِيَهَا رَبُّهَا» قَالَ سُفْيَانُ: "فَبَلَغَنِي أَنَّ رَبِيعَةَ بْنَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُسْنِدُهُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ لَهُ: الْحَدِيثُ الَّذِي تُحَدِّثُهُ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ فِي اللُّقَطَةِ وَضَالَّةِ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ هُوَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، وَكُنْتُ أَكْرَهُهُ لِلرَّأْيِ، فَلِذٰلِكَ لَمْ أَسْأَلْهُ عَنْهُ وَلَوْلَا أَنَّهُ أَسْنَدَهُ مَا سَأَلْتُهُ عَنْ إِسْنَادِهِ" (متفق عليه)

١١٩٩ منبعث کے غلام یزید کا کہنا ہے کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اس نے لقطہ (گری ہوئی چیز) کے بارے میں پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی تھیلی اور اس کی رسی کو خوب پہچان لو اور ایک سال تک اس کی تشہیر کرو اگر اسے کوئی پہچان لے تو درست ہے ورنہ وہ چیز اپنے مال میں ملا لو۔ اس آدمی نے گمشدہ بکری کے ملنے کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا وہ تمہارے لیے، تمہارے بھائی کے لیے یا پھر بھیڑ کے لیے ہے۔ (اگر تم اسے نہیں اٹھاؤ گے تو بھیڑیا اسے کھا جائے گا) پھر اس نے گمشدہ اونٹ کے بارے میں پوچھا۔ تو نبی اکرم ﷺ غصہ میں آئے حتیٰ کہ آپ ﷺ کے رخسار مبارک سرخ ہو گئے آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا اس سے کیا تعلق ہے۔ اس (جانور) کے معدہ میں پانی ہے اور پاؤں میں جوتیاں ہیں وہ پانی خود جا کر پی لیتا ہے اور گھاس کھاتا رہتا ہے۔ آخر اس کا مالک اسے آکر پکڑ لیتا ہے۔

شرح: یعنی لاوارث بکری کو بھی بنیت حفاظت سنبھال لینا چاہیے ورنہ وہ ضائع ہو جائے گی اور اس کی تشہیر کی جائے جس کی ہو وہ نشانی بتا کر لے جائے جبکہ اونٹ کے بارہ میں فرمایا کہ اسے نہ پکڑو اس کا مالک ہی اسے پکڑ لے جائے گا، البتہ اگر خطرہ ہو کہ اونٹ بھی چھپایا جا سکتا ہے تو اسے بنیت حفاظت پکڑ لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

کتاب الامارۃ والقضآء

فضل الامیر العادل

عدل کرنے والے حاکم کی فضیلت

۱۲۰۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَوْسٍ الثَّقَفِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَلْمُقْسِطُونَ عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ عَنْ يَمِينِ الرَّحْمٰنِ، وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِينٌ الَّذِينَ يَعْدِلُونَ فِي حُكْمِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ، وَمَا وَلُوا» (اخرجه مسلم فی الامارة)

۱۲۰۰ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انصاف کرنے والے (حکمران) روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کے ہاں رحمان کے عرش کے دائیں طرف بیٹھے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے دونوں طرف دائیں ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں میں بھی انصاف کا حکم کرتے تھے اور اپنے گھر والوں میں بھی اور ہر زیردست میں بھی۔

وجوب اطاعة الامير

امیر کی اطاعت کا وجوب

۱۲۰۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ، وَمَنْ أَطَاعَ أَمِيرِي فَقَدْ أَطَاعَنِي. (متفق عليه)

۱۲۰۱ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میری اطاعت کی۔ اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے اپنے امیر (بادشاہ) کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی۔

شرح: حاکم اسلامی جواللہ ورسول ﷺ کے احکام کا نفاذ کرتا ہے، اس کی اطاعت اللہ ورسول ﷺ کی اطاعت ہے۔ اسی لئے فرمایا گیا: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ''اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ (ﷺ) کی اطاعت کرو اور جو تم میں سے حکومت والے ہیں ان کی بھی۔'' (سورۂ نساء، آیت: ۵۹)

۱۲۰۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ يَقُوْلُ: قِيْلَ لِاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَلَا تُكَلِّمُ عُثْمَانَ؟ فَقَالَ: تَرَوْنَ اَنِّيْ لَا اُكَلِّمُهُ اِلَّا اُسْمِعُكُمْ اِنِّيْ لَاُكَلِّمُهُ دُوْنَ اَنْ اَفْتَحَ بَابًا اَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ فَتَحَهُ، ثُمَّ قَالَ: اَمَا اِنِّيْ لَا اَقُوْلُ لِرَجُلٍ اِنْ كَانَ عَلَيَّ اَمِيْرًا اَنَّهُ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ شَيْءٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: " يُؤْتٰى بِرَجُلٍ كَانَ وَالِيًا فَيُلْقٰى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُهُ فَيَدُوْرُ فِي النَّارِ كَمَا يَدُوْرُ الْحِمَارُ بِالرَّحٰى، فَيَجْتَمِعُ اِلَيْهِ اَهْلُ النَّارِ فَيَقُوْلُوْنَ: اَلَسْتَ كُنْتَ تَاْمُرُنَا بِالْمَعْرُوْفِ، وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ؟ فَيَقُوْلُ: كُنْتُ اٰمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا اٰتِيْهِ، وَاَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاٰتِيْهِ" (اخرجه البخاری فی بداء الخلق)

۱۲۰۲ ابووائل بیان کرتے ہیں کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: کیا آپ عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے بات نہیں کریں گے؟ انہوں نے کہا تم چاہتے ہو کہ میں تمہیں سنا کر ان سے بات کروں؟ میں ان سے بات کروں گا مگر میں ایسا دروازہ نہیں کھولنا چاہتا کہ میں ہی سب سے پہلے اسے کھولنے والا بنوں، پھر انہوں نے کہا۔ میں (اس کے بعد) کسی ایسے شخص سے جو امیر ہو یہ نہیں کہوں گا۔ وہ سب سے اچھا انسان ہے، جبکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا: قیامت والے دن ایک شخص کو لایا جائے گا جو حاکم تھا اسے دوزخ میں پھینکا جائے گا تو وہ اس میں لڑھکتا جائے گا پھر وہ دوزخ میں یوں گول پھرے گا جیسے گدھا چکی کے گرد گھومتا ہے۔ اہل جہنم اس کے گرد جمع ہو جائیں گے اس سے پوچھیں کیا تم ہی وہ شخص ہو جو ہمیں بھلائی کا حکم کرتے اور برائیوں سے منع کرتے تھے؟ وہ کہے گا ہاں میں ہی ہوں، لیکن میں لوگوں کو نیکی کا حکم دیتا تھا اور خود وہ نیکی نہیں کرتا تھا اور میں لوگوں کو برائی سے روکتا تھا اور خود برائی کرتا تھا۔

لا یجوز للحاکم ان یحکم وھو غضبان

حاکم کے لئے غصہ میں فیصلہ کرنا جائز نہیں ہے

۱۲۰۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،

۱۲۰۳ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میرے

قَالَ:حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرَةَ، قَالَ: اَمْلَى عَلَيَّ اَبِيْ كِتَابًا اِلٰى اَخٍ لِيْ كَانَ عَامِلًا، لَا تَقْضِ بَيْنَ اِثْنَيْنِ وَاَنْتَ غَضْبَانُ، فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: «لَا يَنْبَغِيْ لِلْحَاكِمِ اَنْ يَّحْكُمَ بَيْنَ اِثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ»

(اخرجه البخاری فی الاحکام)

والد حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے میرے بھائی کے نام خط لکھوایا جو کسی علاقہ کا گورنر تھا۔ انہوں نے لکھا: جب تم غصہ میں ہو تو کسی دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: حاکم کو نہیں چاہئے کہ دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کرے اور وہ غضب میں ہو۔

لا یجوز للعامل اخذ الھدایا

سرکاری اہل کار کے لئے تحائف نہ لینے کا حکم

۱۲۰۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، وَهِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَا: اَنْبَانَا عُرْوَةُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ، يَقُوْلُ: اِسْتَعْمَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنَ الْاَزْدِ يُقَالُ لَهُ اِبْنُ اللُّتْبِيَّةِ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَلَمَّا جَاءَ، قَالَ: هٰذَا مَالُكُمْ وَهٰذَا اُهْدِيَ لِيْ، قَالَ: فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَحَمِدَ اللهَ، وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: " مَا بَالُ الْعَامِلِ نَبْعَثُهُ عَلَى الْعَمَلِ مِنَ اَعْمَالِنَا، فَيَقُوْلُ: هٰذَا مَالُكُمْ وَهٰذَا مَا اُهْدِيَ لِيْ، فَهَلَّا جَلَسَ فِيْ بَيْتِ اَبِيْهِ، اَوْ فِيْ بَيْتِ اُمِّهِ، فَيَنْظُرَ هَلْ تَاْتِيْهِ هَدِيَّتُهُ، اَمْ

۱۲۰۴ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن لتبیہ شخص کو جو قبیلہ "ازد" سے تھا، وصول زکوۃ کے لئے بھیجا۔ جب وہ واپس آیا تو کہنے لگا یہ تمہار صدقہ کا مال ہے اور یہ مجھے ہدیہ دیا گیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر جلوہ فرما ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا کسی عامل کا کیا حال ہے کہ ہم اسے اپنے کسی سرکاری کام کے لئے بھیجتے ہیں تو وہ واپس آکر کہتا ہے یہ تمہارا مال ہے اور یہ مجھے ہدیہ دیا گیا ہے تو وہ اپنے باپ کے گھر میں یا اپنی ماں کے گھر میں کیوں نہیں بیٹھا رہتا، پھر وہ دیکھتا کہ اسے کوئی ہدیہ دیا جاتا ہے یا نہیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس رب کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ تم میں سے جو شخص سرکاری مال میں سے کوئی چیز یوں حاصل کر لے گا تو

لَا ءٍ" ثُمَّ قَالَ: " وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يَأْخُذُ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِنْهَا شَيْئًا اِلَّا جَاءَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلٰى رَقَبَتِهٖ، اِنْ كَانَ بَعِيْرًا لَهُ رُغَاءٌ، اَوْ بَقَرَةً لَهَا خُوَارٌ، اَوْ شَاةً تَيْعَرُ، ثُمَّ رَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَاَيْنَا عُفْرَةَ اِبْطَيْهِ ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ؟ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ؟ " قَالَ سُفْيَانُ: وَزَادَ فِيْهِ هِشَامٌ: قَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ: فَبَصُرَتْ عَيْنِيْ وَسَمِعَتْ اُذُنِيْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَلُوْا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، فَاِنَّهٗ كَانَ حَاضِرًا مَعِيَ (اخرجه البخاری فی الجمعة)

قیامت کے دن اسے اپنے کندھوں پر اٹھا کر لائے گا۔ اگر اونٹ ہے تو وہ بلبلا تا ہوگا۔ اگر گائے ہے تو وہ آواز دے گی اور بکری ہے تو منمناتی ہوگی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے دونوں ہاتھ بلند کئے، حتیٰ کہ ہم نے آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! کیا میں نے پیغام پہنچا دیا ہے۔ اے اللہ! کیا میں نے پیغام پہنچا دیا ہے۔ ایک روایت میں یہ زائد ہے کہ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ واقعہ میری آنکھوں نے دیکھا اور کانوں نے سنا تم حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے پوچھ لو، وہ میرے ساتھ موجود تھے۔

شرح: چنانچہ زکوٰۃ کی وصولی کرنے والا شخص اگر ہدیہ لائے تو وہ بھی بیت المال میں جمع کیا جائے گا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ جو شخص سرکاری ڈیوٹی پر ہو اس کو ہدیہ دینا جائز نہیں ہے نہ اس کا لینا جائز ہے۔ ہاں اگر کسی سے اس کی دوستی ہو اور عامل بننے سے قبل بھی وہ اسے ہدیہ دیتا اور لیتا تھا تو اس صورت میں عامل بننے کے بعد بھی جائز ہے۔

کتاب الاستیذان

اثم التطلع فی بیت احد بدون اذنہٖ

اجازت کے بغیر کسی کے گھر میں جھانکنے کا گناہ

۱۲۰۵ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِیُّ، قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِیَّ یَقُوْلُ: اِطَّلَعَ رَجُلٌ مِّنْ جُحْرٍ فِیْ حُجْرَةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَبِیَدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِدْرًی یَحُكُّ بِهٖ رَأْسَهٗ فَقَالَ: «لَوْ اَعْلَمُ اَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعَنْتُ بِهٖ فِیْ عَیْنِكَ، اِنَّمَا جُعِلَ الْاِسْتِئْذَانُ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ» (اخرجه البخاری فی اللباس)

۱۲۰۵ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرات میں سے کسی حجرہ میں جھانکنے کی کوشش کی۔ آپ کے ہاتھ میں اس وقت کنگھی تھی جس سے آپ اپنے سر مبارک کو کھجلا رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے علم ہوتا کہ تم اس طرح دیکھ رہے ہو تو میں یہ کنگھی تمہاری آنکھ میں چبھو دیتا۔ یہ اجازت لے کر آنا اس لئے بنایا گیا ہے تا کہ کوئی دیکھ نہ سکے۔

۱۲۰۶ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: «لَوْ اَنَّ امْرَاً اِطَّلَعَ عَلَیْكَ بِغَیْرِ اِذْنٍ، فَخَذَفْتَهُ الْحَصَاةَ، فَفَقَأْتَ عَیْنَهٗ مَا كَانَ عَلَیْكَ جُنَاحٌ» (متفق علیه)

۱۲۰۶ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی شخص تمہارے گھر میں بے اجازت جھانکے اور تم اس کی طرف کنکری پھینکو جس سے اس کی آنکھ چلی جائے تو تم پر کوئی گناہ نہیں۔

شرح: کیونکہ ہر انسان کا حق ہے کہ اپنی عزت و ناموس کی حفاظت کرے اور کوئی اس کے گھر میں نہ جھانکے کہ ممکن ہے وہ اس وقت ایسی حالت میں ہو کہ اسے دیکھنا جائز نہ ہو، لہٰذا اگر اس نے کنکری پھینک دی جس سے اس کی آنکھ پھوٹ گئی تو اس پر

کوئی پکڑ نہیں۔

لایجوزالاستیذان ان اکثر من ثلاث

تین بار سے زیادہ دروازہ کھٹکھٹانا جائز نہیں

۱۲۰۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ خُصَيْفَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ بُسْرَ بْنَ سَعِيْدٍ يَقُوْلُ: حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ، قَالَ: اِنِّيْ لَفِيْ حَلْقَةٍ فِيْهَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ جَالِسًا اِذْ جَاءَ أَبُوْ مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ مَذْعُوْرًا أَوْ قَالَ: فَزِعًا فَقُلْنَا: مَا شَأْنُكَ؟ قَالَ: اِنَّ عُمَرَ بَعَثَ اِلَيَّ فِيْ بَعْضِ الْحَاجَةِ فَأَتَيْتُهُ فَاسْتَأْذَنْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِيْ فَرَجَعْتُ فَرَآنِيْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ مَالَكَ لَمْ تَأْتِنِيْ فَقُلْتُ قَدْ جِئْتُ فَاسْتَئْذَنْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِيْ فَرَجَعْتُ وَقُلْتُ لَهُ: اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: «اِذَا اسْتَأْذَنَ اَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَلْيَرْجِعْ» فَقَالَ عُمَرُ: لِتَأْتِيَنِّيْ عَلٰى مَا قُلْتَ بِبَيِّنَةٍ، أَوْ لَأَفْعَلَنَّ بِكَ وَلَأَفْعَلَنَّ، فَقَالَ لِيْ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ: لَا يَقُوْمُ مَعَكَ اِلَّا اَصْغَرُ الْقَوْمِ، قَالَ اَبُوْسَعِيْدٌ: فَكُنْتُ اَنَا اَصْغَرَ الْقَوْمِ، فَأَتَيْتُ عُمَرَ فَحَدَّثْتُهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «اِذَا اسْتَأْذَنَ اَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَلْيَرْجِعْ»

(اخرجه البخاری فی البیوع)

۱۲۰۷ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں ایک حلقہ میں بیٹھا تھا جس میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ اتنے میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ پریشان یا خوفزدہ سے آئے۔ ہم نے کہا کیا بات ہے؟ کہنے لگے: مجھے امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کسی حاجت کے لئے بلایا۔ میں گیا۔ میں نے تین بار اندر آنے کی اجازت چاہی (دروازہ کھٹکھٹایا) مجھے اجازت نہ دی گئی تو میں واپس آگیا۔ اس کے بعد انہوں نے مجھے دیکھا تو پوچھا: تم میرے پاس کیوں نہیں آئے؟ میں نے کہا میں آیا تھا میں نے تین بار اجازت مانگی مگر مجھے اجازت نہ دی گئی تو میں لوٹ آیا اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص تین بار اجازت مانگے اور اجازت نہ ملے تو وہ واپس ہو جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا: تم جو کچھ کہہ رہے ہو اس پر گواہی لاؤ ورنہ میں تمہیں کڑی سزا دوں گا۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہنے لگے: تمہارے ساتھ گواہی کے لئے ہم میں سب سے کم سن آدمی جائے گا۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں ان میں سب سے کم سن تھا۔ تو میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان کو بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی آدمی تین بار اجازت مانگے اور اجازت نہ ملے تو وہ واپس ہو جائے۔

شرح: کیونکہ مسلسل دروازہ کھٹکھٹاتے جانا صاحب خانہ کے لئے کبھی وجہ ایذاء بن جاتا ہے۔ ہوسکتا ہے وہ بیت الخلاء میں ہو یا بیماری کے سبب دروازہ نہ کھول سکتا ہو یا اکیلی عورت ہو جو دروازہ نہیں کھولنا چاہتی۔

١٢٠٨ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ خُصَيْفَةَ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: «اِذَا اسْتَأْذَنَ اَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ، فَلْيَرْجِعْ»

(اخرجه البخاری فی البیوع)

۱۲۰۸ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا جب تم میں سے کوئی شخص تین بار اجازت طلب کرے (دراز ہ کھٹکھٹائے) اور اسے اجازت نہ دی جائے تو وہ واپس پلٹ جائے۔

النهی عن ادخال الخناثی فی البیوت

ہیجڑوں کو گھروں میں داخل نہ ہونے دیا جائے

١٢٠٩ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّهَا اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِيْ مُخَنَّثٌ فَسَمِعَهُ يَقُوْلُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِيْ اُمَيَّةَ: يَا عَبْدَ اللهِ اَرَاَيْتَ اِنْ فَتَحَ اللهُ عَلَيْكُمُ الطَّائِفَ غَدًا فَعَلَيْكُمْ بِابْنَةِ غَيْلَانَ فَاِنَّهَا تُقْبِلُ بِاَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَدْخُلَنَّ هٰؤُلَاءِ عَلَيْكُمْ» قَالَ سُفْيَانُ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اِسْمُهُ هَيْتٌ. (اخرجه البخاری فی المغازی)

۱۲۰۹ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی میرے ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ میرے ہاں ایک ہیجڑا بیٹھا ہوا تھا، آپ نے سنا وہ عبداللہ بن ابی امیہ سے کہہ رہا تھا اے عبداللہ! سنو اگر کل تم پر اللہ تعالیٰ طائف کو فتح کر دے تو غیلان کی بیٹی کو ضرور حاصل کرنا وہ چار میں جاتی ہے اور آٹھ میں آتی ہے۔ (موٹے جسم والی خوبصورت ہے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان ہیجڑوں کو گھروں میں نہ آنے دو، ابن مریم کہتے ہیں کہ اس ہیجڑے کا نام ''ہیت'' تھا۔

شرح: ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اسے عورت سمجھ کر گھر میں آنے دیا تھا، مگر اس ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی ہیجڑے کو گھروں میں نہیں آنے دیا گیا۔

لا تسافر المرآة لاکثر من ثلاثة ایام بدون المحرم

کوئی عورت محرم کے بغیر تین دن یا اس سے زیادہ کا سفر نہ کرے

۱۲۱۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا تُسَافِرُ الْمَرْاَةُ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ» (اخرجه مسلم فی الحج)
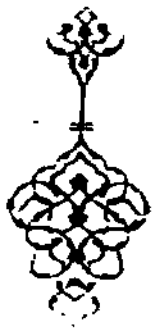
۱۲۱۰ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی عورت تین دن سے زیادہ کا سفر نہ کرے جب تک اس کے ساتھ کوئی محرم رشتہ دار نہ ہو۔

لا یجوز للرجل مصافحة النسآء

مرد کے لئے عورتوں سے مصافحہ کرنا جائز نہیں ہے

۱۲۱۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعْتُ اُمَيْمَةَ بِنْتَ رُقَيْقَةَ تَقُوْلُ: بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نِسْوَةٍ فَقَالَ: «فِيْمَا اِسْتَطَعْتُنَّ وَاَطَقْتُنَّ» فَقُلْتُ: اَللهُ وَرَسُوْلُهُ اَرْحَمُ بِنَا مِنْ اَنْفُسِنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ بَايِعْنَا فَقَالَ «اِنِّيْ لَا اُصَافِحُكُنَّ اِنَّمَا قَوْلِيْ لِمِائَةِ اِمْرَاَةٍ كَقَوْلِيْ لِامْرَاَةٍ وَاحِدَةٍ» قَالَ اَبُوْبَكْرٍ: قِيْلَ لِسُفْيَانَ فَاِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ فِيْهِ اُمَيْمَةُ بِنْتُ

۱۲۱۱ حضرت امیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے عورتوں میں شامل ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہاں تک تمہاری طاقت اور استطاعت ہے تم احکام شرع پر عمل کرو گی۔ تو میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے بڑھ کر ہم پر رحیم ہیں۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہم سب سے بیعت لیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تم سے مصافحہ نہیں کروں گا۔ میرا قول سو عورتوں کے لئے بھی وہی ہے جو ایک عورت کے لئے ہے۔ سفیان بن عیینہ کو اس کی سند پر کلام ہے۔

رُقَيِّقَةَ نَسِيْبَةٌ حَدِيْجَةَ فَقَالَ سُفْيَانُ هِيَ نَسِيْبَةٌ حَدِيْجَةَ وَلَمْ يَقُلْهُ لَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ

(اخرجه ابن حبان فی صحیحه)

١٢١٢ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي الْحُسَيْنِ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَسْمَاءَ بِنْتَ يَزِيْدَ تَقُوْلُ: بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نِسْوَةٍ فَقَالَ: «فِيْمَا اِسْتَطَعْتُنَّ وَاَطَقْتُنَّ» فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ بَايِعْنَا فَقَالَ: «اِنِّيْ لَا اُصَافِحُكُنَّ اِنَّمَا آخُذُ عَلَيْكُنَّ مَا اَخَذَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ» اَحَادِيْثُ رِجَالِ الْاَنْصَارِ.

(اخرجه الطبرانی فی الکبیر)

۱۲۱۲ حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے عورتوں کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہاں تک تم سے ممکن اور تمہاری طاقت ہو (تم نے دین پر عمل کرنا ہے) ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم سے بیعت لیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تم سے مصافحہ نہیں کروں گا میں بس تم سے وہ عہد لوں گا جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے۔

لافتنة اضر من فتنة النسآء

عورتوں کے فتنے سے بڑا کوئی فتنہ نہیں

١٢١٣ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، وَمَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَا:حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَا تَرَكْتُ بَعْدِيْ عَلٰى اُمَّتِيْ فِتْنَةً اَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ»

(اخرجه البخاری فی النکاح)

۱۲۱۳ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اپنے بعد اپنی امت کے لئے کوئی فتنہ اس سے سخت تر نہ چھوڑوں گا جو عورتوں کا فتنہ مردوں کے لئے ہے۔

شرح: عورت کے پیچھے پڑ کر خاصا سمجھدار آدمی بسا اوقات اپنی عزت آبرو، اخلاق حتیٰ کہ ایمان بھی ضائع کر لیتا ہے۔ اس لئے عورت پر پردہ فرض کیا گیا اور پردے کے مختلف تقاضے مقرر کئے گئے۔ اسی کو استیذان کہا جاتا ہے۔

لا تجوز للمرأة الخلوة بالاجنبي ولا السفر بدون المحرم

عورت کے لئے اجنبی مرد کے ساتھ خلوت اور محرم کے بغیر سفر حرام ہے

١٢١٤ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو مَعْبَدٍ وَكَانَ مِنْ أَصْدَقِ مَوَالِي ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ: «لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ وَلَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ أَنْ تُسَافِرَ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ» فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي اكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَإِنَّ امْرَأَتِي انْطَلَقَتْ حَاجَّةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «انْطَلِقْ فَاحْجُجْ مَعَ امْرَأَتِكَ» قَالَ سُفْيَانُ: كَانَ الْكُوفِيُّونَ يَأْتُونَ أَبَدًا عَمْرًا وَيَسْأَلُونَهُ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ يَقُولُونَ كَيْفَ حَدِيثُ اكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا.

١٢١٤ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: کوئی (اجنبی) مرد کسی عورت کے پاس تنہائی میں نہ بیٹھے اور کسی عورت کے لئے حلال نہیں ہے کہ سفر کرے مگر یہ کہ اس کے ساتھ اس کا کوئی محرم ہو۔ ایک آدمی نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے فلاں فلاں غزوہ میں لکھا گیا ہے جب کہ میری بیوی حج کے لئے گئی ہے۔ آپ نے فرمایا: تم جاؤ اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔ سفیان بن عیینہ نے اس حدیث کی سند پر ایک بحث کی ہے۔

العم من الرضاعة يدخل على بنت اخيها

رضاعی چچا اپنی بھتیجی سے مل سکتا ہے

١٢١٥ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

١٢١٥ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے

قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: جَاءَ عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَفْلَحُ بْنُ أَبِي الْقُعَيْسِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ بَعْدَمَا ضُرِبَ الْحِجَابُ فَلَمْ آذَنْ لَهُ، فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ فَقَالَ «إِنَّهُ عَمُّكِ فَأْذَنِي لَهُ» (اخرجه مسلم فی الرضاع)

کہ رضاعت سے میرا چچا افلح بن ابی قعیس آیا وہ مجھ سے ملنا چاہتا تھا جبکہ احکام پردہ نازل ہو گئے تھے۔ میں نے اسے اپنے پاس ملنے کو نہ آنے دیا۔ جب نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تو میں نے آپ ﷺ کو آگاہ کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ تمہارا چچا ہے تم اسے ملنے کی اجازت دے دو۔

۱۲۱۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَزَادَ فِيهِ أَنَّهَا قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تَرِبَتْ يَمِينُكِ هُوَ عَمُّكِ فَأْذَنِي لَهُ»

(اخرجه الموصلی فی مسندہ)

۱۲۱۶ یہی حدیث حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دوسری سند کے ساتھ مروی ہے جس میں یہ زائد ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ مجھے تو عورت نے دودھ پلایا ہے۔ مرد نے تو نہیں پلایا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا ہاتھ خاک آلود ہو، وہ بہرحال تمہارا چچا ہے۔

شرح: یعنی افلح اس مرد کا سگا بھائی تھا جس کی بیوی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو دودھ پلایا تھا لہٰذا وہ رضاعت میں ان کا چچا تھا، اس لئے وہ محرم تھا نبی اکرم ﷺ نے اجازت دی کہ وہ ان سے مل سکتا ہے اور ارشاد رسول اللہ ﷺ ہے الرضاعة تحرم ما تحرم الولادة "رضاعت ہر اس رشتے کو حرام کر دیتی ہے جس کو ولادت حرام کرتی ہے"

(بخاری کتاب الخمس باب ۴، مسلم کتاب الرضاع باب ۱)

۱۲۱۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَتْ سَهْلَةُ ابْنَةُ سُهَيْلٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ

۱۲۱۷ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سہلہ بن سہیل رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کے پاس آئیں اور کہنے لگیں: سالم کے میرے پاس آنے کی وجہ سے میں (اپنے شوہر) ابو حذیفہ کے چہرے پر ناگواری دیکھتی

إِنِّي أَرَى فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ مِنْ دُخُولِ سَالِمٍ عَلَيَّ كَرَاهِيَةً فَقَالَ «أَرْضِعِيهِ» فَقَالَتْ كَيْفَ أُرْضِعُهُ وَهُوَ رَجُلٌ كَبِيرٌ؟ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ «قَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ رَجُلٌ كَبِيرٌ» قَالَتْ: فَأَرْضَعَتْهُ، ثُمَّ جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: مَا رَأَيْتُ فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ شَيْئًا أَكْرَهُهُ مُنْذُ أَرْضَعْتُهُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَقَدْ شَهِدَ بَدْرًا

(اخرجه مسلم فی الرضاع)

ہوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: تم اسے دودھ پلا دو، وہ کہنے لگیں: وہ تو بڑا آدمی ہے میں اسے کیسے دودھ پلاؤں۔ آپ ﷺ مسکرائے اور فرمایا: مجھے معلوم ہے کہ وہ بڑا آدمی ہے، چنانچہ اس عورت نے سالم کو دودھ پلا دیا، پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور کہنے لگیں: اب میں ابوحذیفہ کے چہرے میں کوئی ناگواری نہیں دیکھتی جب سے میں نے سالم کو دودھ پلایا ہے۔ عبدالرحمن کہتے ہیں کہ حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ بدر میں شامل ہوئے تھے۔

شرح: ابن سعد نے روایت کیا ہے کہ حضرت سہلہ رضی اللہ عنہا نے ایک برتن میں اپنا دودھ ڈال کر حضرت سالم کو چند دن بھیجا اور انہوں نے پیا۔ (الطبقات الکبریٰ جلد ۸ صفحہ ۲۷۱ مطبوعہ دار صادر بیروت)

تاہم یہ رسول اللہ ﷺ کی خصوصیت ہے کہ آپ نے حضرت سالم رضی اللہ عنہ کی بلوغت کے باوجود ان کے لئے رضاعت ثابت فرما دی مگر یہ حکم کسی اور کے لئے نہیں ہے۔ اسی رضاعت سے حرمت ثابت ہوتی ہے جو دو سال کی عمر میں ہو۔ چنانچہ خود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انما الرضاعة من المجاعة "رضاعت وہ معتبر ہے جو بھوک مٹائے۔" (بخاری کتاب، باب ۷)

المكاتب القادر على بدله يستاذن على مولاته

بدل کتابت پر قادر مکاتب اپنی مالکہ سے پردہ کرے

۱۲۱۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَبْهَانُ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا كَانَ لِإِحْدَاكُنَّ مُكَاتِبٌ فَكَانَ عِنْدَهُ مَا يُؤَدِّي فَلْتَحْتَجِبْ مِنْهُ» قَالَ سُفْيَانُ انْتَهَى حِفْظِي مِنَ الزُّهْرِيِّ

۱۲۱۸ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے غلام نبہان ان سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم (عورتوں) میں سے کسی عورت کا غلام مکاتب ہو اور مکاتب کے پاس اتنی رقم جمع ہو جائے جو بدل کتابت کے لئے کافی ہو تو وہ عورت اس سے پردہ کرے۔ نبہان ہی سے دوسری روایت ہے کہ ایک بار میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے

إِلٰى هٰذَا فَأَخْبَرَنِيْ بَعْدُ مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ نَبْهَانَ قَالَ: كُنْتُ أَقُوْدُ بِأُمِّ سَلَمَةَ بَغْلَتَهَا، فَقَالَتْ لِيْ: يَا نَبْهَانُ كَمْ بَقِيَ عَلَيْكَ مِنْ مُكَاتَبَتِكَ؟ فَقُلْتُ: أَلْفُ دِرْهَمٍ قَالَ: فَقَالَتْ: أَفَعِنْدَكَ مَا تُؤَدِّيْ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَتْ: فَادْفَعْهَا إِلٰى فُلَانٍ أَخٌ لَهَا أَوِ ابْنُ أَخٍ لَهَا وَأَلْقَتِ الْحِجَابَ فَقَالَتِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبْهَانُ هٰذَا آخِرُ مَا تَرَانِيْ إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا كَانَ لِإِحْدَاكُنَّ مُكَاتِبٌ وَعِنْدَهُ مَا يُؤَدِّيْ فَلْتَحْتَجِبْ مِنْهُ» فَقُلْتُ: مَا عِنْدِيْ مَا أُؤَدِّيْ وَلَا أَنَا بِمُؤَدٍّ

(اخرجه الموصلی فی مسنده)

خچر کو ہانک رہا تھا۔ وہ کہنے لگیں: اے نبہان! تمہاری کتابت میں سے کتنا رہ گیا ہے؟ میں نے کہا: ایک ہزار۔ وہ کہنے لگیں: کیا تمہارے پاس اتنی رقم جمع ہوگئی ہے؟ میں نے کہا ہاں انہوں نے کہا۔ یہ رقم میرے فلاں بھائی یا بھتیجے کو دے دینا۔ ساتھ ہی انہوں نے پردہ کرلیا اور کہا اے نبہان! تم پر سلامتی ہو۔ یہ آخری موقع تھا کہ تم نے مجھے دیکھ لیا، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: جب تم عورتوں میں سے کسی کا مکاتب ہو اور اس کے پاس مال کتابت ادا کرنے کو جمع ہو جائے تو وہ عورت اس سے پردہ کرے۔ تو میں نے کہا، مرے پاس ادا کرنے کو نہ کچھ ہے نہ میں نے ادا کرنا ہے (وہ ام المومنین کی رفاقت نہیں چھوڑنا چاہتے تھے)

شرح: مکاتب وہ غلام ہے جسے اس کا مالک کہہ دے اگر تم مجھے اتنا مال دے دو تو تم آزاد ہو۔ اب اگر کسی عورت نے اپنے غلام کو مکاتب بنایا اور مکاتب کے پاس اتنی رقم ہوگئی جو اس کی آزادی کے لئے کافی ہے تو عورت کو اس سے پردہ کرنا چاہئے، کیونکہ وہ گویا غلامی سے نکل چکا ہے۔ اس لئے جب نبہان نے کہا کہ میرے پاس ساری رقم جمع ہوگئی ہے تو حضرت سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فوراً اس سے پردہ کرلیا۔

یہ بھی معلوم ہوا کہ ازواج رسول اللہ ﷺ مکمل نقاب کرتی تھیں یہی سنت ہے۔

١٢١٩ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَخُو الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِيْ بَكْرٍ تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا مَعْشَرَ الْمُؤْمِنَاتِ لَا تَرْفَعَنَّ اِمْرَأَةٌ مِّنْكُنَّ رَأْسَهَا قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ الْإِمَامُ رَأْسَهُ مِنْ ضِيْقِ ثِيَابِ الرِّجَالِ» (اخرجه البیهقی فی الصلوٰة)

١٢١٩ حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے مومنہ عورتو! تم میں سے کوئی عورت امام کے (سجدے سے) سر اٹھانے سے قبل اپنا سر نہ اٹھایا کرے یہ اس لیے فرمایا کہ مردوں کے کپڑے مختصر ہوتے تھے۔ (غربت کی وجہ سے)

القیامة

اشراط الساعة

علاماتِ قیامت

١٢٢٠ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ الْجُمَحِيُّ قَالَ سَمِعْتُ جَدِّيْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ صَفْوَانَ فِيْ إِمَارَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فِي الْحِجْرِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ حَفْصَةَ تَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «لَيَؤُمَّنَّ هٰذَا الْبَيْتَ جَيْشٌ يَغْزُوْنَهُ حَتّٰى إِذَا كَانُوْا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِأَوْسَطِهِمْ فَتَنَادٰى أَوَّلُهُمْ وَآخِرُهُمْ فَلَا يُفْلِتُ مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلَّا الشَّرِيْدُ الَّذِيْ يُخْبِرُ عَنْهُمْ» فَقَالَ رَجُلٌ لِجَدِّيْ: فَأَشْهَدُ أَنَّكَ لَمْ تَكْذِبْ عَلٰى حَفْصَةَ وَأَنَّ حَفْصَةَ لَمْ تَكْذِبْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ عُمَيْرُ بْنُ قَيْسٍ يُحَدِّثُهُ عَنْ أُمَيَّةَ وَكُنْتُ لَا أَجْتَرِئُ أَنْ أَسْأَلَهُ عَنْهُ، كَانَ يُجَالِسُ خَالِدَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ شَيْبَةَ وَكَانُوْا مِنْ أَكْبَرِ قُرَيْشٍ

١٢٢٠ ام المومنین حضرت سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اس گھر (بیت اللہ) کی طرف ایک لشکر حملہ آور ہوگا، جب وہ زمین کے کھلے میدان میں پہنچیں گے تو ان کے درمیانی حصہ کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا تو ان کے اگلے اور پچھلے حصہ والے لوگ ایک دوسرے کو پکاریں گے، پھر ان میں سے کوئی مڑ کر واپس نہ جائے گا تا کہ (لوگوں کو) ان کی خبر دے سکے۔ امیہ بن صفوان بن عبداللہ کہتے ہیں: ایک شخص نے میرے دادا سے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ تم سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی طرف جھوٹ منسوب نہیں کر سکتے، اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھوٹ منسوب نہیں کر سکتیں۔ اس کی سند پر حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ کو ایک بحث ہے۔

يَوْمَئِذٍ وَكَانُوا يَجْلِسُوْنَ فِيْ سُوْقِ اللَّيْلِ وَهُمْ يَوْمَئِذٍ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ، وَاسْتَعَانَنِيْ أُمَيَّةُ أَنْظُرُ لَهُ خَالِدَ بْنَ مُحَمَّدٍ فَمَا أَدْرِيْ وَجَدْتُهُ لَهُ أَمْ لَا، فَلَمَّا اسْتَعَانَنِيْ اجْتَرَأْتُ عَلَيْهِ فَسَأَلْتُهُ فَحَدَّثَنِيْ بِهٖ (اخرجه مسلم فی الفتن)

۱۲۲۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ لَا نَحْتَاجُ فِيْهِ إِلَى أَحَدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ حَبِيْبَةَ بِنْتِ أُمِّ حَبِيْبَةَ عَنْ أُمِّهَا أُمِّ حَبِيْبَةَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ: اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَوْمٍ وَهُوَ مُحْمَرٌّ وَجْهُهُ وَهُوَ يَقُوْلُ «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ مِثْلُ هٰذِهٖ» وَعَقَدَ سُفْيَانُ عَشَرَةً، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ؟ قَالَ: «نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ» قَالَ سُفْيَانُ: أَحْفَظُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَرْبَعَ نِسْوَةٍ مِّنَ الزُّهْرِيِّ وَقَدْ رَأَيْنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْنِ مِنْ أَزْوَاجِهٖ أُمُّ حَبِيْبَةَ وَزَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ وَثِنْتَيْنِ رَبِيْبَتَيْهِ زَيْنَبُ بِنْتُ أُمِّ سَلَمَةَ وَحَبِيْبَةُ بِنْتُ أُمِّ حَبِيْبَةَ أَبُوْهَا عُبَيْدُ

۱۲۲۱ ام المومنین حضرت زینب بنت جحش ﷞ فرماتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ خواب سے بیدار ہوئے تو آپ ﷺ کا چہرہ مبارک سرخ تھا، آپ ﷺ فرما رہے تھے لا الہ الا اللہ لا الہ الا اللہ۔ عرب کے لئے ہلاکت ہے، اس شر سے جو قریب آ گئی۔ آج یا جوج وما جوج کی دیوار میں اتنا سا سوراخ ہو گیا ہے۔ سفیان نے دس کا نشانہ بنا کر دکھایا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم ہلاک ہوں گے جبکہ ہم میں نیک لوگ بھی موجود ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، جب برائی عام ہو جائے (تو پھر ہلاکت ہی ہے) سفیان کہتے ہیں: میں نے اس حدیث میں زہری سے چار خواتین کا ذکر یاد کیا ہے جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا۔ ان میں سے دو تو رسول اللہ ﷺ کی ازواج ہیں حضرت سیدہ ام حبیبہ ﷞ اور سیدہ زینب بنت جحش ﷞ "دو آپ کی سوتیلی بیٹیاں ہیں" زینب بنت ام سلمہ اور حبیبہ بنت ام حبیبہ جس کا باپ عبداللہ بن جحش ارضِ حبشہ میں فوت ہو گیا تھا۔

اللهِ بْنُ جَحْشٍ مَاتَ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ

(اخرجه البخاری فی الانبیاء)

شرح: حضرت ذوالقرنین علیہ السلام کی بنائی ہوئی دیوار کا قربِ قیامت میں گر جانا قرآن حکیم میں مذکور ہے۔ فاذا جاء وعد ربی جعله دکاء ''جب میرے رب کا وعدہ آجائے (یعنی قیامت) تو اللہ اس دیوار کو ریزہ ریزہ کردے گا'' (سورہ کہف: آیت ۹۸) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں دیکھا کہ اس دیوار میں ایک سوراخ ہوا ہے۔ گویا اس کی شکست وریخت کا سلسلہ شروع ہوگیا ہے، یہ قربِ قیامت کی نشانی ہے۔

اشراط الساعة

قیامت کی نشانیاں

١٢٢٢ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «تَجِدُونَ النَّاسَ كَإِبِلٍ مِائَةٍ لَيْسَ فِيهَا رَاحِلَةٌ» (متفق علیه)

۱۲۲۲ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں کو ان سو اونٹوں کی طرح پاؤ گے جن میں ایک بھی قابلِ سواری نہ ہو۔

شرح: یہ مستقبل کی خبر ہے، یعنی وہ زمانہ آنے والا ہے کہ سو میں سے ایک شخص بھی مخلص نہ ہوگا۔ یعنی اخلاص کا پایا جانا غنیمت ہے۔

١٢٢٣ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُونَ قَوْمًا نِعَالُهُمُ

۱۲۲۳ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت نہیں قائم ہوگی جب تک تم ایسی قوم سے جہاد نہ کرو جن کے چہرے چمڑے کی ڈھال جیسے ہوں گے اور قیامت نہ آئے گی جب تک تم ایسے لوگوں سے نہ لڑو جو بالوں سے بنی ہوئی جوتیاں پہنیں گے۔

الشَّعْرُ» (متفق علیہ)

شرح: بعض ائمہ کے نزدیک اس سے تاتاری لوگ مراد ہیں، یعنی چنگیز خان کا لشکر جنہوں نے خلافت اسلامیہ کی اینٹ سے اینٹ بجادی تھی، یہ ساتویں صدی ہجری میں ظاہر ہوئے مگر آخر تاتاریوں کو اسلام نے فتح کر لیا حالانکہ وہ سب مسلمانوں کو فتح کر چکے تھے یا پھر قربِ قیامت میں کوئی قوم ان صفات کی حامل ہوگی اور مسلمانوں سے لڑے گی۔

۱۲۲۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا صِغَارَ الْاَعْيُنِ ذُلْفَ الْاُنُفِ»

(اخرجه البخاری فی المناقب)

۱۲۲۴ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی جب تک تم ایسے لوگوں سے نہ لڑو گے جو چھوٹی آنکھوں والے چپٹے ناکوں والے ہوں گے۔

۱۲۲۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: هُمُ الْبَارِزُ

۱۲۲۵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہی حدیث ایک اور سند کے ساتھ مروی ہے۔

شرح: اس سے ایک قوم مراد ہے جو دجال کا ساتھ دے گی، چنانچہ ترمذی میں یہ حدیث مبارکہ یوں ہے کہ دجال خراسان سے ظاہر ہوگا اور ایک قوم اس کا ساتھ دے گی، ان کے چہرے چمڑے کی ڈھال جیسے ہوں گے۔

۱۲۲۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيْدَ بْنِ جَارِيَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمِّيْ مُجَمِّعَ بْنَ جَارِيَةَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ: «وَالَّذِيْ

۱۲۲۶ حضرت مجمع بن جاریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ ﷺ دجال کا ذکر کر رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: اس رب کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام دجال کو ''شہرلُد'' کے دروازہ پر قتل کریں گے۔

نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَيَقْتُلَنَّهُ ابْنُ مَرْيَمَ بِبَابِ لُدٍّ»

(صحیح ابن حبان)

۱۲۲۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا فُرَاتٌ الْقَزَّازُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سُرَيْحَةَ الْغِفَارِيَّ، يَقُوْلُ: أَشْرَفَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عُلِّيَّةٍ لَهُ وَنَحْنُ نَذْكُرُ السَّاعَةَ فَقَالَ: «مَا كُنْتُمْ تَذْكُرُونَ؟» ، قُلْنَا: اَلسَّاعَةَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لَا تَكُوْنُ حَتّٰى يَكُوْنَ فِيْهَا عَشْرٌ: اَلدَّجَّالُ، وَالدُّخَانُ، وَالدَّابَّةُ، وَطُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَنُزُوْلُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، وَيَأْجُوْجُ وَمَأْجُوْجُ، وَثَلَاثُ خُسُوْفٍ: خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ، وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ، وَخَسْفٌ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ، وَآخِرُ ذٰلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنْ عَدَنٍ أَوْ قَالَ: مِنْ قَعْرِ عَدَنٍ تَسُوْقُ النَّاسَ إِلٰى مَحْشَرِهِمْ "

(اخرجہ مسلم فی الفتن)

۱۲۲۷ حضرت ابوسریحہ غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بالا خانہ سے ہم پر جھانکا۔ ہم قیامت کا ذکر کر رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کیا تذکرہ کر رہے تھے؟ ہم نے عرض کیا قیامت کا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت نہیں آئے گی جب تک دس باتیں نہ ہوں۔ دجال، دھواں، دابۃ الارض، سورج کا مغرب سے طلوع، نزول حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام۔ یاجوج وماجوج اور زمین میں دھنسائے جانے کے تین واقعات۔ ایک مشرق میں ایک مغرب میں اور ایک جزیرۃ العرب میں اور مقام عدن کی طرف سے ایک بڑی آگ کا ظہور جو لوگوں کو میدان محشر کی طرف ہانک کر لے جائے گی۔

شرح: یہ قیامت کی دس بڑی نشانیاں ہیں اور یہ آگے پیچھے لگاتار واقع ہوں گی۔ سب سے پہلے یہ ہوگا کہ سورج ایک دن مغرب سے نکلے گا پھر واپس اپنے طریقہ پر چلا جائے گا۔

۱۲۲۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ بُقَيْرَةَ امْرَأَةِ الْقَعْقَاعِ بْنِ أَبِيْ حَدْرَدٍ الْأَسْلَمِيِّ قَالَتْ:

۱۲۲۸ حضرت بقیرہ رضی اللہ عنہا جو حضرت قعقاع بن ابی حدرد اسلمی رضی اللہ عنہ کی بیوی ہیں۔ روایت کرتی ہیں کہ میں نے سنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر ارشاد فرمایا: جب تم سنو کہ کسی لشکر کو زمین میں دھنسا دیا گیا ہے تو سمجھ لو کہ قیامت سر پر آ پہنچی۔

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ: «يَا هٰؤُلَاءِ إِذَا سَمِعْتُمْ بِجَيْشٍ قَدْ خُسِفَ بِهِ قَرِيْبًا فَقَدْ اَظَلَّتِ السَّاعَةُ»

(اخرجه ابن الحجر فی الاصابة)

شرح: کیونکہ قربِ قیامت میں خسف و مسخ ہوگا، اس سے قبل اللہ تعالیٰ نے اس امت کو اجتماعی طور پر دھنسائے جانے اور شکلوں کے بگاڑے جانے سے محفوظ فرمایا ہے۔

رفع الامانة قبل قيام الساعة

قیامِ قیامت سے قبل امانت کا اٹھ جانا

١٢٢٩ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ وَاَثْبَتَهُ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ يَقُوْلُ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيْثَيْنِ رَاَيْتُ اَحَدَهُمَا وَاَنَا اَنْتَظِرُ الْاٰخَرَ حَدَّثَنَا «اَنَّ الْاَمَانَةَ نَزَلَتْ فِيْ جِذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ» فَنَزَلَ الْقُرْاٰنُ فَقَرَءُوْا مِنَ الْقُرْاٰنِ، وَعَلِمُوْا مِنَ السُّنَّةِ، ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا فَقَالَ «يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَبْقٰى اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظَلُّ اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْمَجْلِ ثُمَّ اَخَذَ حَصَيَاتٍ فَقَالَ بِهِنَّ عَلٰى رِجْلِهِ

١٢٢٩ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو حدیثیں سنائی تھیں۔ جن میں سے ایک میں نے دیکھ لی ہے اور دوسری کا انتظار کر رہا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا کہ امانت لوگوں کے دلوں کے اندر اتری ہے، چنانچہ قرآن اترا لوگوں نے قرآن پڑھا اور سنت کا علم سیکھا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ امانت اٹھ جائے گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی سوئے گا تو (سوتے میں) اس کے دل سے امانت قبض کر لی جائے گی اور اس کا اثر ایک داغ کی طرح رہ جائے گا، پھر وہ سوئے گا (مزید) امانت اٹھالی جائے گی اور اس کا اثر آبلے کے نشان جیسا رہ جائے گا جیسے تم انگارے پھیلاؤ اور ان پر تمہارا قدم آجائے اور قدم سوج جائے پھر اس میں سے کچھ باقی رہ نہ جائے، چنانچہ لوگ خرید و فروخت کریں گے مگر ان میں سے کوئی آدمی امانت کا

قَدْ خَرَجْهُنَّ فَقَالَ دَحْرَجْتَهُ الْفَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ، وَيَظَلُّ النَّاسُ يَتَبَايَعُوْنَ لَيْسَ فِيْهِمْ رَجُلٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ، حَتّٰى يُقَالَ اِنَّ فِيْ بَنِيْ فُلَانٍ لَرَجُلًا يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ حَتّٰى يُقَالُ لِلرَّجُلِ مَا اَجْلَدَهُ. وَمَا اَظْرَفَهُ وَمَا اَعْقَلَهُ وَمَا فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ اِيْمَانٍ، وَلَقَدْ رَاَيْتُنِيْ وَمَا اُبَالِيْ اَيُّكُمْ بَايَعْتُ لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا لَيَرُدَّنَّهُ عَلَيَّ اِسْلَامُهُ، وَلَئِنْ كَانَ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا لَيَرُدَّنَّهُ عَلَيَّ سَاعِيْهِ وَمَا اُبَايِعُ الْيَوْمَ اِلَّا فُلَانًا وَ فُلَانًا »

(اخرجه البخاری فی الرقاق)

ادا کرنے والا نہ ہوگا۔ حتیٰ کہ کہا جائے گا کہ فلاں قبیلہ میں ایک آدمی ہے جو امانت کا پاس رکھتا ہے، کسی شخص کے بارے میں کہا جائے گا کہ وہ کیا ہی مضبوط وقوی ہے کیا خوبصورت ہے کیا عقل مند ہے۔ حالانکہ اس کے دل میں رائی کے دانہ برابر ایمان نہ ہوگا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے وہ وقت دیکھا ہے کہ مجھے پرواہ نہ تھی کہ میں کس سے "بیع شراء" کر رہا ہوں۔ اگر وہ مسلمان ہوتا تو اس کا اسلام اسے میری طرف مائل رکھتا اور اگر یہودی ہوتا تو اس کا حاکم اس کو میری طرف لوٹاتا، جبکہ آج میں صرف فلاں فلاں آدمی سے خرید وفروخت کر سکتا ہوں۔
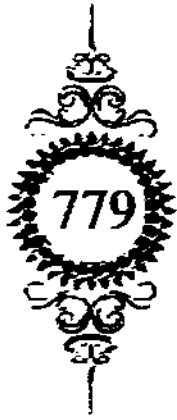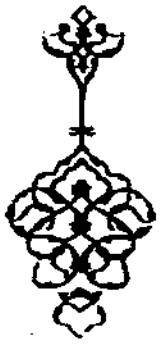
الدجال قد خلق و ذکر خروجه

دجال پیدا ہو چکا ہے اور اس کے خروج کا بیان

۱۲۳۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُجَالِدُ بْنُ سَعِيْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: قَدِمَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ الْفِهْرِيَّةُ الْكُوْفَةَ عَلٰى اَخِيْهَا الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ وَكَانَ قَدِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْهَا فَاَتَيْنَاهَا نَسْاَلُهَا فَقَالَتْ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَحْرِ الظَّهِيْرَةِ، فَقَالَ: " اِنِّيْ لَمْ اَخْطُبْكُمْ لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ وَلٰكِنْ لِحَدِيْثٍ حَدَّثَنِيْهِ تَمِيْمٌ الدَّارِيُّ مَنَعَنِيْ سُرُوْرُهُ الْقَائِلَةَ حَدَّثَنِيْ تَمِيْمٌ

۱۲۳۰ شعبی کہتے ہیں کہ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کوفہ میں اپنے بھائی ضحاک بن قیس کے ہاں تشریف لائیں ان کا بھائی حاکم کوفہ تھا۔ ہم ان کے پاس آئے تا کہ احادیث حاصل کریں۔ وہ کہنے لگیں: ایک بار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دوپہر کے وقت خطبہ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں کسی چیز (جہاد وغیرہ) کی رغبت دلانے یا کسی چیز سے ڈرانے کے لئے خطبہ نہیں دے رہا، بلکہ تمہیں وہ بات بتانا چاہتا ہوں جو مجھے تمیم داری (رضی اللہ عنہ) نے بتائی ہے اس بات نے مجھے دوپہر کے وقت قیلولہ نہیں کرنے دیا۔ تمیم داری (رضی اللہ عنہ)
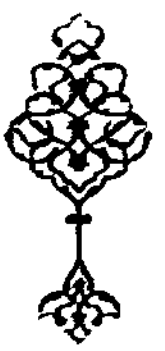
الدَّارِيُّ عَنْ بَنِيْ عَمٍّ لَهُ أَنَّهُمْ أَقْبَلُوْا فِي الْبَحْرِ مِنْ نَاحِيَةِ الشَّامِ فَأَصَابَتْهُمْ فِيْهِ رِيْحٌ عَاصِفٌ فَأَلْجَأَتْهُمْ إِلَى جَزِيْرَةٍ فِي الْبَحْرِ فَإِذَا هُمْ فِيْهَا بِدَابَّةٍ أَهْدَبِ الْقُبَالِ فَقُلْنَا: مَا أَنْتِ يَا دَابَّةُ؟ فَقَالَتْ: أَنَا الْجَسَّاسَةُ فَقُلْنَا: أَخْبِرِيْنَا. فَقَالَتْ: مَا أَنَا بِمُخْبِرَتِكُمْ وَلَا مُسْتَخْبِرَتِكُمْ شَيْئًا، وَلَكِنْ فِي هٰذَا الدَّيْرِ رَجُلٌ بِالْأَشْوَاقِ إِلَى أَنْ يُخْبِرَكُمْ وَتُخْبِرُوْنَهُ، فَدَخَلْنَا الدَّيْرَ فَإِذَا نَحْنُ بِرَجُلٍ أَعْوَرَ مَوْثُوْقٍ بِالسَّلَاسِلِ يُظْهِرُ الْحُزْنَ كَثِيْرَ التَّشَكِّيْ، فَلَمَّا رَآنَا قَالَ: أَفَاتَّبَعْتُمْ، فَأَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ: مَا فَعَلَتْ بُحَيْرَةُ الطَّبَرِيَّةِ؟ قُلْنَا عَلَى حَالِهَا يَسْقِيْ أَهْلُهَا مِنْ مَائِهَا وَتَسْقِيْ زَرْعَهُمْ، قَالَ: فَمَا فَعَلَ نَخْلٌ بَيْنَ عَمَّانَ وَبَيْسَانَ؟ فَقَالُوْا: يُطْعِمُ جَنَاهُ كُلَّ عَامٍ، قَالَ: فَمَا فَعَلَتْ عَيْنُ زُغَرَ قَالُوْا: يَشْرَبُ مِنْهَا أَهْلُهَا، وَيَسْقُوْنَ مِنْهَا مَزَارِعَهُمْ قَالَ: فَلَوْ يَبِسَتْ هٰذِهِ انْفَلَتُّ مِنْ وَثَاقِيْ هٰذَا فَلَمْ أَدَعْ بِقَدَمَيَّ هَاتَيْنِ مَنْهَلًا إِلَّا وَطِئْتُهُ إِلَّا الْمَدِيْنَةَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَإِلَى هٰذَا انْتَهَى سُرُوْرِيْ» ثُمَّ قَالَ: «وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا مِنْهَا شُعْبَةٌ إِلَّا وَعَلَيْهَا مَلَكٌ شَاهِرٌ سَيْفَهُ يَرُدُّهُ مِنْ أَنْ يَدْخُلَهَا» قَالَ الشَّعْبِيُّ: فَلَقِيْتُ الْمُحَرَّرَ بْنَ أَبِيْ هُرَيْرَةَ فَحَدَّثَنِيْ بِهٖ عَنْ أَبِيْهِ
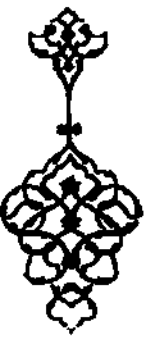
نے مجھے اپنے بعض چچازاد بھائیوں کے حوالے سے بتایا کہ وہ شام کی طرف ایک سمندری سفر پر گئے، سمندر میں ان کو تیز آندھی نے آلیا۔ وہ آندھی ان (کی کشتی) کو ایک جزیرہ کی طرف لے گئی وہاں ان کو ایک جانور نما چیز نظر آئی جس کی بھنویں تسموں جیسی لمبی تھیں۔ ہم نے اسے کہا اے جانور! تم کیا چیز ہو؟ اس نے کہا میں جساسہ ہو (جاسوسی کرنے والی) میں تمہیں کچھ نہیں بتا سکتی نہ تم مجھے کچھ بتا سکتے ہو۔ البتہ اس گرجے میں ایک مرد ہے جسے یہ تڑپ ہے کہ تمہیں کچھ بتائے اور تم سے کچھ سنے۔ ہم گرجے میں داخل ہوئے۔ وہاں ایک کانا شخص بیڑیوں میں جکڑا ہوا تھا۔ بہت پریشان، بہت شکایت کرنے والا۔ اس نے ہمیں دیکھ کر کہا: کیا تم نے (محمد ﷺ کی) اتباع کر لی ہے؟ ہم نے بتایا کہ ہاں کر لی ہے۔ اس نے کہا: ''بحیرہ طبریہ'' کا کیا بنا ہے؟ (کیا وہ خشک نہیں ہوا؟) ہم نے کہا وہ اپنی حالت پر ہے وہاں کے لوگ اس سے سیراب ہوتے ہیں اور اپنی کھیتوں کو سیراب کرتے ہیں۔ اس نے کہا ''عمان'' اور ''بیسان'' کے درمیان والے نخلستان کا کیا بنا ہے؟ انہوں نے کہا وہ (نخلستان) اپنا پھل ہر سال کھلاتا ہے۔ اس نے کہا ''چشمہ زغر'' کا کیا ہوا ہے؟ انہوں نے کہا وہاں کے لوگ اس سے پیتے اور اپنی کھیتوں کو اس سے پلاتے ہیں۔ اس نے کہا جب یہ چیزیں خشک ہو جائیں گی تو میری بیڑیاں کھول دی جائیں گی۔ تب میں ہر راستہ کو لتاڑ ڈالوں گا، البتہ میں مدینہ طیبہ میں داخل نہیں ہوسکوں گا (یعنی میں دجال ہوں) اس

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ فِيْهِ «وَمَكَّةَ» وَقَالَ: مِنْ نَحْوِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ نَحْوِ الْمَغْرِبِ وَمَا هُوَ الْمَشْرِقِ مِنْ نَحْوِ مَا هُوَ قَالَ الشَّعْبِيُّ فَلَقِيْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ فَحَدَّثَنِيْ بِهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ (اخرجه مسلم فی الفتن)

کے بعد نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرا خوش ہونا اس خبر کی وجہ سے ہے (کہ دجال مدینہ طیبہ میں داخل نہ ہو سکے گا) پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اس رب کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ مدینہ طیبہ کی کوئی گھاٹی ایسی نہیں جس پر کوئی فرشتہ تلوار سونتے نہ کھڑا ہو، وہ دجال کو اس شہر میں داخل ہونے سے روکے گا۔ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے آگے اس حدیث پر کلام کیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی مروی ہے۔

شرح: گویا دجال پیدا ہو چکا ہے اور کسی جزیرے میں بندھا ہوا ہے اور قربِ قیامت میں حکم الٰہی سے نکل آئے گا اور زمین میں فساد ڈالے گا۔

۱۲۳۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ حُسَيْنٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَسْمَاءَ بِنْتَ يَزِيْدَ بْنِ سَكَنٍ تَقُوْلُ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَّالِ فَقَرَّبَ اَمْرَهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنِّيْ لَاَعْجِنُ لِاَهْلِيَ الْعَجِيْنَ فَمَا اَظُنُّ اَنْ يَبْلُغَ حَتّٰى يَخْرُجَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنْ يَخْرُجْ وَاَنَا فِيْكُمْ فَاَنَا حَجِيْجُهُ دُوْنَكُمْ، وَاِنْ يَخْرُجْ بَعْدِيْ فَاللهُ خَلِيْفَتِيْ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ»

(اخرجه الطبرانی فی الکبیر)

۱۲۳۱ حضرت اسماء بنت یزید بن سکن رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دجال کے بارے میں بتایا اور فرمایا کہ اس کا آنا قریب ہے تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ میں آٹا گوندھتی ہوں تو مجھے یوں لگتا ہے کہ آٹا گوندھے جانے سے قبل دجال ظاہر جائے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ ظاہر ہوا اور میں تمہارے درمیان موجود ہوں تو میں اس کے سامنے اس کے لئے کافی ہوں اور اگر وہ میرے بعد ظاہر ہوا تو اللہ تعالیٰ میرے بعد ہر مسلمان کا نگران ہے۔

شرح: رسول اللہ ﷺ کا فرمانا اگر دجال میری موجودگی میں ظاہر ہوا تو میں اس کے لئے کافی ہوں گا۔ اس وقت کی بات ہے جب آپ ﷺ کو نہیں بتایا گیا تھا کہ دجال قربِ قیامت میں ظاہر ہوگا۔ جب آپ کو بتادیا گیا تو حضور سید عالم ﷺ نے اس کی ساری علامات اور اس کے احوال بتائے کہ اسے عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے آکر قتل کریں گے اور اسے شہر "لُد" کے دروازے پر قتل کیا جائے گا (لُد اسرائیل میں ایک شہر ہے۔) حضور سید عالم ﷺ نے یہ بھی بتایا کہ وہ دجال ساری دنیا گھومے گا مگر مکہ مکرمہ و مدینہ طیبہ میں داخل نہیں ہوسکے گا۔

كيف تقوم الساعة

قیامت کیسے قائم ہوگی

١٢٣٢ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْخُرَاسَانِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ» (متفق عليه)

۱۲۳۲ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پتلی ٹانگوں والا حبشی کعبۃ اللہ کو ڈھائے گا۔

شرح: یہ اس وقت ہوگا جب قیامت بالکل قائم ہونے والی ہوگی اور کوئی مسلمان دنیا میں نہ رہ جائے گا تو کوئی حبشی کعبۃ اللہ کو مسمار کردے گا۔ اس کے بعد قیامت قائم ہوجائے گی۔

١٢٣٣ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَالرَّجُلُ يَحْلِبُ النَّاقَةَ، وَتَقُوْمُ السَّاعَةُ وَالرَّجُلُ يَلُوْطُ حَوْضَهُ»

(اخرجه مسلم فى الفتن)

۱۲۳۳ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی اونٹنی کا دودھ دھو رہا ہوگا اور کوئی آدمی اپنے حوض پر مٹی لگا رہا ہوگا ابھی ان کا یہ عمل مکمل نہ ہوگا کہ قیامت قائم ہوجائے گی۔

شرح: یہ وہ دور ہوگا جب دنیا میں کوئی مومن نہیں رہ جائے گا سب کفار ہوں گے اور انتہائی برے ہوں گے، تب اچانک قیامت قائم ہوگی۔ یعنی صور پھونک دیا جائے گا۔

١٢٣٤ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تَقُومُ السَّاعَةُ وَالرَّجُلَانِ يَتَبَايَعَانِ الثَّوْبَ لَا يَتَبَايَعَانِهِ وَلَا يَطْوِيَانِهِ»

(متفق علیہ)

۱۲۳۴ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو آدمی کپڑے کا سودا کر رہے ہوں گے۔ ابھی ان کی بیع مکمل نہ ہوگی اور انہوں نے کپڑا نہ لپیٹا ہوگا کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔

يبعث الناس يوم القيامة حفاةً عراةً غرلاً

روزِ قیامت لوگ ننگے پاؤں، برہنہ، بے ختنہ اٹھیں گے

١٢٣٥ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو: قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: «إِنَّكُمْ مُلَاقُوا اللهِ مُشَاةً حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا»

۱۲۳۵ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر فرما رہے تھے۔ اے لوگو! تم اللہ کے ہاں پیدل، ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بے ختنہ حاضر ہو گے۔

شرح: انسان جس حالت میں پیدا ہوا اسی حال میں روزِ قیامت اٹھے گا، البتہ بعد میں لوگوں کو لباس بھی دے دیا جائے گا اور اس کی ابتداء حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوگی۔

لماذا خلقت الجنة والنار

جنت اور جہنم کو کیوں بنایا گیا

١٢٣٦ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،

۱۲۳۶ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ

قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِحْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ، فَقَالَتْ هٰذِهٖ: يَدْخُلُنِي الْجَبَّارُوْنَ، وَالْمُتَكَبِّرُوْنَ، وَقَالَتْ هٰذِهٖ: يَدْخُلُنِي الضُّعَفَاءُ وَالْمَسَاكِيْنُ، فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِهٰذِهٖ: أَنْتِ عَذَابِي أُعَذِّبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ، وَقَالَ لِهٰذِهٖ: أَنْتِ رَحْمَتِي أَرْحَمُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ، قَالَ سُفْيَانُ: وَ أُرٰى فِيْهِ: وَلِكُلٍّ وَاحِدَةٍ مِّنْكُمَا مِلْؤُهَا " (متفق علیه)

ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت اور نار نے باہم بحث کی۔ دوزخ نے کہا مجھ میں سرکش اور متکبر لوگ داخل ہوتے ہیں، اور جنت نے کہا مجھ میں ضعیف اور مسکین لوگ داخل ہوتے ہیں۔ (گویا دونوں نے شکوہ کیا) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے دوزخ تو میرا عذاب ہے میں جسے چاہوں تیرے ذریعے عذاب دیتا ہوں اور اے جنت تم میری رحمت ہو۔ میں جسے چاہوں تمہارے ذریعے رحمت سے نوازتا ہوں۔ سفیان نے کہا: میرے خیال میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ فرمایا تم دونوں کو بھرا جائے گا۔

هذه الامة تكون ثلثا اهل الجنة

یہ امت اہلِ جنت کا دو تہائی ہوگی

784

۱۲۳۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُدْعَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ، يَقُوْلُ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيْرٍ لَهُ، فَنَزَلَتْ عَلَيْهِ: {يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ} فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تَدْرُوْنَ أَيَّ يَوْمٍ ذٰلِكَ؟» قَالُوْا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: "ذٰلِكَ يَوْمٌ يَقُوْلُ اللّٰهُ لِآدَمَ: يَا آدَمُ قُمْ فَابْعَثْ بَعْثَ أَهْلِ النَّارِ، فَيَقُوْلُ: يَا

۱۲۳۷ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ آپ ﷺ پر یہ آیت اتری۔ "اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو بے شک قیامت کا زلزلہ عظیم چیز ہے" (سورہ حج آیت ۱) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو یہ کون سا دن ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ (قیامت) وہ دن ہے جب اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام سے فرمائے گا۔ اے آدم! اٹھیے اہل جہنم کو الگ کیجیے وہ عرض کریں گے۔ اے اللہ تعالیٰ کیسے الگ کروں؟ اللہ فرمائے گا ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے کو جہنم کی

رَبِّ وَ مَا بَعْثُ اَهْلِ النَّارِ؟ فَيَقُوْلُ: مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعُمِائَةٍ وَتِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ اِلَى النَّارِ، وَوَاحِدٌ اِلَى الْجَنَّةِ، قَالَ: فَاَنْشَاَ الْقَوْمُ يَبْكُوْنَ". فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ اِسْلَامٌ قَطُّ اِلَّا كَانَتْ قَبْلَهُ جَاهِلِيَّةٌ فَيُؤْخَذُ الْعَدَدُ مِنَ الْجَاهِلِيَّةِ، وَاِنْ لَمْ يَفِ اُكْمِلَ الْعَدَدُ مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ، وَمَا مَثَلُكُمْ فِي الْاُمَمِ اِلَّا كَمَثَلِ الرَّقْمَةِ فِيْ ذِرَاعِ الدَّابَّةِ، اَوِ الشَّامَةِ فِيْ جَنْبِ الْبَعِيْرِ» ثُمَّ قَالَ: «اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ» فَكَبَّرُوْا، ثُمَّ قَالَ: «اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ» فَكَبَّرُوْا، ثُمَّ قَالَ: «اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا نِصْفَ اَهْلِ الْجَنَّةِ» فَكَبَّرُوْا قَالَ سُفْيَانُ: اِنْتَهٰى حِفْظِيْ اِلَى النِّصْفِ، وَلَا اَعْلَمُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: «اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَيْ اَهْلِ الْجَنَّةِ» اَوْ قَالَ غَيْرَهُ (اخرجه الترمذی فی التفسیر)

طرف لے جاؤ اور ایک کو جنت کی طرف۔ یہ سن کر لوگ رونے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بھی اسلام آیا تو اس سے قبل جاہلیت ہوتی تھی تو یہ سارا عدد (۹۹۹) جاہلیت سے لیا جائے گا اگر اس سے عدد مکمل نہ ہوا تو اسے منافقین سے مکمل کیا جائے گا۔ پہلی امتوں میں تمہاری مثال یوں ہے جیسے جانور کے ٹانگ میں ایک نشان یا اونٹ کے پہلو میں کالا نشان۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے امید ہے کہ تم اہلِ جنت کا چوتھائی حصہ ہو گے۔ یہ سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تکبیر کہی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کا تہائی حصہ ہو گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تکبیر کہی۔ آپ ﷺ نے مزید فرمایا مجھے امید ہے کہ تم اہلِ جنت کا نصف ہوں گے۔ سفیان کہتے ہیں میرا حافظہ نصف تک ہے اور میں یہی جانتا ہوں کہ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت میں سے دو تہائی ہو گے یا کچھ اور کہا۔

شرح: اور بعض احادیث میں دو تہائی کی صراحت ہے۔ جیسے وہ حدیث مبارکہ ہے کہ روزِ قیامت اہلِ جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی جن میں اسی صفیں میری امت کی ہوں گی۔

ذکر نعماء الجنة

جنت کی نعمتوں کا بیان

١٢٣٨ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ،

۱۲۳۸ حضرت [illegible] سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک درخت ہے جس کے سائے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ فِی الْجَنَّةِ شَجَرَةً، یَسِیْرُ الرَّاکِبُ فِیْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا یَقْطَعُهَا، فَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ: {وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ}

(اخرجه البخاری فی بدءِ الخلق)

میں سوار سو سال تک چلتا رہے تو اسے طے نہ کر سکے اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ اور "لمبے سائے" (سورۃ واقعہ، ۳۰)

۱۲۳۹ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، قَالَ: سَعْدٌ الطَّائِیُّ اَبُوْ مُجَاهِدٍ: سَمِعْتُهُ مِنْهُ وَاَنَا غُلَامٌ، عَنْ اَبِیْ مُدِلَّةِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا اِذَا کُنَّا عِنْدَكَ کَانَتْ قُلُوْبُنَا عَلٰی حَالٍ، فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ کَانَتْ عَلٰی غَیْرِ تِلْكَ الْحَالِ، قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: «لَوْ کُنْتُمْ اِذَا خَرَجْتُمْ مِنْ عِنْدِیْ مِثْلَکُمْ اِذَا کُنْتُمْ عِنْدِیْ، لَصَافَحَتْکُمُ الْمَلَائِکَةُ» قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: «بِنَاءُ الْجَنَّةِ لَبِنَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ، وَلَبِنَةٌ مِّنْ فِضَّةٍ، وَمِلَاطُهَا الْمِسْكُ الْاَذْفَرُ، وَحَصْبَاؤُهَا اللُّؤْلُؤُ وَالزَّبَرْجَدُ وَالْیَاقُوْتُ» وَذَکَرَ حَدِیْثًا فِیْهِ طُوْلٌ (اخرجه ابن حبان فی صحیحه)

786

۱۲۳۹ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتے ہیں تو دلوں کی ایک خاص کیفیت ہوتی ہے، اور جب ہم باہر جاتے ہیں تو وہ کیفیت بدل جاتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اسی حالت پر رہو جس میں میرے پاس ہوتے ہو تو فرشتے تم سے مصافحہ کریں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت کی تعمیر اس طرح ہے کہ اس کی اینٹیں سونے اور چاندی کی ہیں۔ اس کا گارا مشکِ اذفر کا ہے اور اس کی کنکریاں موتی، زبرجد اور یاقوت کی ہیں۔

۱۲۴۰ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ السَّخْتِیَانِیُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ، قَالَ: اِخْتَلَفَ الرِّجَالُ فِی الرِّجَالِ،

۱۲۴۰ محمد بن سیرین کہتے ہیں: مردوں، عورتوں میں اختلاف ہوا کہ جنت میں کون زیادہ ہوں گے مرد یا عورتیں۔ وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ انہوں

وَالنِّسَاءِ، اَيُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ اَكْثَرُ فَاَتَوْا اَبَا هُرَيْرَةَ، نَسَاَلُوْهُ، فَقَالَ: قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " اَوَّلُ زُمْرَةٍ مِّنْ اُمَّتِيْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ عَلٰى اَضْوَاِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: دُرِّيءٍ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ اِثْنَتَانِ يُرٰى مُخُّ سُوْقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ، وَمَا فِي الْجَنَّةِ عَزَبٌ " (متفق علیه)

نے کہا ابوالقاسم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کا سب سے جو پہلا گروہ جنت میں جائے گا ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے، پھر جو ان کے بعد ہوں گے وہ آسمان میں چمکنے والے ستاروں کی مانند ہوں گے۔ ان میں ہر شخص کی دو بیویاں ہوں گی جن کی پنڈلی کا (ہڈی کا مغز) باہر سے نظر آئے گا اور جنت میں کوئی مجرد نہ ہوگا جس کی بیوی نہ ہو۔

شرح: گویا اس طرح عورتیں جنت میں مردوں سے دوگنا ہوں گی، البتہ جس حدیث مبارکہ میں ہے کہ فرمایا میں عورتوں کو جہنم میں زیادہ دیکھتا ہوں کیونکہ وہ شوہر کی نافرمانی کرتی ہیں تو یہ ابتدائی حالت ہے، جب بعض عورتیں ان کی نافرمانی کی وجہ سے جہنم میں جائیں گی، مگر جب ان کی سزا ختم ہوگی یا اللہ تعالیٰ کی رحمت شامل حال ہوگی تو وہ جنت میں چلی جائیں گی، پھر عورتوں کی تعداد جنت میں دوگنا ہوگی۔

۱۲۴۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " اَرْبَعَةُ اَنْهَارٍ مِّنَ الْجَنَّةِ: اَلْفُرَاتُ، وَسَيْحَانُ، وَجَيْحَانُ، وَالنِّيْلُ " (اخرجه مسلم فی الجنة)

۱۲۴۱ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں چار نہریں ہیں فرات، سیحان، جیحان اور نیل۔

شرح: یعنی جنت کی چار نہروں کے یہ نام ہیں۔

نفس المومن طائر خضر فی الجنة
مومن کی روح جنت میں سبز پرندہ ہوتی ہے

١٢٤٢ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَتْ لَهُ أُمُّ مُبَشِّرٍ: اِقْرَأْ عَلَى مُبَشِّرٍ السَّلَامَ، فَقَالَ لَهَا كَعْبٌ: يَا أُمَّ مُبَشِّرٍ أَهَكَذَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَتْ: لَا أَدْرِي ضَعُفْتُ فَأَسْتَغْفِرُ اللهَ فَقَالَ كَعْبٌ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ نَسَمَةَ الْمُؤْمِنِ طَائِرٌ خَضِرٌ تَعْلُقُ مِنْ ثَمَرِ الْجَنَّةِ» (صحیح ابن حبان)

١٢٤٢ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے بیٹے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت کعب رضی اللہ عنہ کا وقت وصال آیا توام مبشر رضی اللہ عنہا ان سے کہنے لگیں (جب آپ جنت میں جائیں تو) مبشر کو میرا سلام کہنا۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کہا اے ام مبشر! کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے کہا تھا؟ وہ کہنے لگیں: میں نہیں جانتی میں بوڑھی ہوگئی ہوں اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتی ہوں۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرمانے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کی روح سبز پرندہ کی شکل میں جنت کے پھلوں کو چکھتی پھرتی ہے۔

١٢٤٣ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَهْلُ الْجَنَّةِ أَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ، وَمَجَامِرُهُمُ الْأَلُوَّةُ» قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: " الْأَلُوَّةُ: الْعُودُ" (اخرجه البخاری)

١٢٤٣ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہلِ جنت کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی اور انگیٹھیاں عود کی ہوں گی۔

١٢٤٤ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ جُعْدُبَةَ اللَّيْثِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ

١٢٤٤ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''بے شک اللہ تعالیٰ جنت میں ہر سات برس کے بعد ایک

مِخْرَاقٍ يَحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّ اللهَ خَلَقَ فِی الْجَنَّةِ رِيْحًا بَعْدَ الرِّيْحِ بِسَبْعِ سِنِيْنَ، وَاِنَّ مِنْ دُوْنِهَا بَابًا مُغْلَقًا، وَاِنَّمَا يَأْتِيْكُمُ الرِّيْحُ مِنْ خَلَلِ ذٰلِكَ الْبَابِ وَلَوْ فُتِحَ لَاَذْرَتْ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ مِنْ شَيْءٍ وَهِيَ عِنْدَ اللهِ الْاَزْيَبُ وَهِيَ فِيْكُمُ الْجَنُوْبُ» (اخرجه البزار)

ہوا پیدا کرتا ہے اور وہ ہوا ایک بند دروازے کے پیچھے ہے اور یہ ہوا اسی بند دروازے میں سے نکل کر آتی ہے اور اگر وہ دروازہ کھول دیا جائے تو ہوا زمین وآسمان کی ہر چیز کو اڑا کر لے جائے۔ اسے اللہ تعالیٰ کے ہاں ''ازیب'' کہا جاتا ہے اور تم اسے جنوب کہتے ہو۔

روية الله تعالى يوم القيامة للمومنين

روزِ قیامت مومنوں کو اللہ کا دیدار حاصل ہوگا

۱۲۴۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِیْ خَالِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ قَيْسًا، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ جَرِيْرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُوْلُ: كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اَرْبَعَ عَشْرَةَ مِنَ الشَّهْرِ، فَقَالَ: «هَلْ تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ؟ فَاِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِیْ رُؤْيَتِهِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ لَّا يُغْلَبَ عَلٰى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا قَبْلَ غُرُوْبِهَا فَلْيَفْعَلْ» (متفق عليه)

۱۲۴۵ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مہینے کی چودھویں رات کو ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس چاند کو دیکھ رہے ہو؟ تو بے شک تم اپنے رب کو بھی اسی طرح دیکھو گے جیسے اس چاند کو دیکھتے ہو تمہیں اللہ تعالیٰ کی رؤیت میں کوئی شک نہ ہوگا تو تم میں سے جو شخص طلوعِ آفتاب سے قبل اور غروبِ آفتاب سے قبل والی نمازوں (فجر وعصر) کی پابندی کر سکے وہ ضرور کرے۔

۱۲۴۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ،

۱۲۴۶ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم اپنے رب کو

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللهِ هَلْ نَرٰی رَبَّنَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ؟ قَالَ: «هَلْ تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَةِ الشَّمْسِ فِی الظَّهِیْرَةِ لَیْسَتْ فِیْ سَحَابَةٍ؟» قَالُوْا: لَا، قَالَ: «فَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَةِ الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ لَیْسَ فِیْ سَحَابَةٍ؟» قَالُوْا: لَا قَالَ "فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَةِ رَبِّكُمْ اِلَّا كَمَا تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَةِ اَحَدِهِمَا، فَیَلْقَی الْعَبْدَ، فَیَقُوْلُ: اَیْ فُلْ اَلَمْ اُكْرِمْكَ وَاُسَوِّدْكَ وَاُزَوِّجْكَ، وَاُسَخِّرْ لَكَ الْخَیْلَ وَالْاِبِلَ، وَاَذَرْكَ تَرْاَسُ وَتَرْبَعُ؟ قَالَ: فَیَقُوْلُ: بَلٰی اَیْ رَبِّ، قَالَ: فَیَقُوْلُ: اَفَظَنَنْتَ اَنَّكَ مُلَاقِیَّ؟، فَیَقُوْلُ: لَا، فَیَقُوْلُ: فَاِنِّیْ اَنْسَاكَ كَمَا نَسِیْتَنِیْ، ثُمَّ یَلْقَی الثَّانِیْ، فَیَقُوْلُ: اَیْ فُلْ اَلَمْ اُكْرِمْكَ وَاُسَوِّدْكَ وَاُزَوِّجْكَ، وَاُسَخِّرْ لَكَ الْخَیْلَ وَالْاِبِلَ، وَاَذَرْكَ تَرْاَسُ وَتَرْبَعُ؟ قَالَ: فَیَقُوْلُ: بَلٰی اَیْ رَبِّ، قَالَ: فَیَقُوْلُ: اَفَظَنَنْتَ اَنَّكَ مُلَاقِیَّ؟ فَیَقُوْلُ: لَا، فَیَقُوْلُ: فَاِنِّیْ اَنْسَاكَ كَمَا نَسِیْتَنِیْ، ثُمَّ یَلْقَی الثَّالِثَ، فَیَقُوْلُ: آمَنْتُ بِكَ وَبِكِتَابِكَ، وَبِرَسُوْلِكَ، وَصَلَّیْتُ وَصُمْتُ، وَتَصَدَّقْتُ، وَیُثْنِیْ بِخَیْرٍ مَا اسْتَطَاعَ، قَالَ: فَیَقُوْلُ: فَهَاهُنَا اِذًا قَالَ ثُمَّ قَالَ: اَلَا نَبْعَثُ شَاهِدَنَا عَلَیْكَ، فَیُفَكِّرُ فِیْ نَفْسِهٖ مَنِ الَّذِیْ یَشْهَدُ عَلَیَّ، فَیُخْتَمُ عَلٰی فِیْهِ وَیُقَالُ لِفَخِذِهٖ:

روز قیامت دیکھیں گے؟ حضور سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا کیا تم دوپہر کے وقت جب کوئی بادل نہ ہو سورج کے دیکھنے میں کوئی شک رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم چودھویں رات میں جب کوئی بادل نہ ہو چاند کے دیکھنے میں شک کرتے ہو؟ انہوں نے کہا نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: تو اس رب کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے جیسے تم ان کے دیکھنے میں شک نہیں رکھتے اسی طرح روز قیامت تم اللہ تعالیٰ کو کسی شک وشبہ کے بغیر دیکھو گے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے ملے گا فرمائے گا اے فلاں کیا میں نے تجھے عزت، سیادت، بیوی بچے اور گھوڑے اونٹ نہ دیئے تھے اور تجھے پھلنے پھولنے کا موقع نہ دیا تھا؟ وہ کہے گا ہاں دیئے تھے اے رب، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم سمجھتے تھے کہ تم روز قیامت مجھ سے ملو گے؟ وہ کہے گا نہیں۔ اللہ عزوجل فرمائے گا، تو میں آج تمہیں ایسے ہی بھلا دوں گا (چھوڑ دوں گا) جیسے تم نے مجھے بھلا دیا تھا پھر اللہ تعالیٰ دوسرے شخص سے ملے گا، فرمائے گا اے فلاں! کیا میں نے تمہیں عزت، سیادت، بیوی بچے اور گھوڑے اونٹ نہیں دیئے تھے؟ (آج گھوڑوں اونٹوں کی جگہ جدید گاڑیاں ہیں) اور تجھے موقع نہ دیا تھا کہ تو بلند ہو اور بڑھے؟ وہ کہے گا اے میرے رب کیوں نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم میری ملاقات پر یقین رکھتے تھے؟ وہ کہے گا نہیں۔ اللہ فرمائے گا تو پھر میں تمہیں ایسے ہی بھلا دوں گا جیسے تم نے مجھے بھلایا۔ پھر تیسرا آدمی پیش ہوگا، وہ کہے گا: یا اللہ میں تجھ پر ایمان لایا تیری کتاب اور تیرے رسول پر ایمان لایا۔

انْطِقِي فَتَنْطِقُ فَخِذُهُ وَلَحْمُهُ وَعِظَامُهُ، بِعَمَلِهِ مَا كَانَ، وَذٰلِكَ لِيُعْذِرَ مِنْ نَفْسِهِ، وَذٰلِكَ الْمُنَافِقُ، وَذٰلِكَ الَّذِيْ يَسْخَطُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ يُنَادِيْ مُنَادٍ: اَلَا اتَّبَعَتْ كُلُّ اُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَتَتْبَعُ الشَّيَاطِيْنَ وَالصُّلُبَ اَوْلِيَاؤُهُمْ اِلٰى جَهَنَّمَ، قَالَ: وَبَقِيْنَا اَيُّهَا الْمُؤْمِنِيْنَ، فَيَأْتِيْنَا رَبُّنَا وَهُوَ رَبُّنَا، وَهُوَ يُثِيْبُنَا فَيَقُوْلُ: عَلَامَ هٰؤُلَاءِ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَحْنُ عِبَادُ اللّٰهِ الْمُؤْمِنُوْنَ، آمَنَّا بِاللّٰهِ، لَا نُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا، وَهٰذَا مُقَامُنَا حَتّٰى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا، وَهُوَ رَبُّنَا، وَهُوَ يُثِيْبُنَا. قَالَ: ثُمَّ يَنْطَلِقُ حَتّٰى يَأْتِيَ الْجِسْرَ وَعَلَيْهِ كَلَالِيْبُ مِّنْ نَارٍ تَخْطَفُ النَّاسَ، فَعِنْدَ ذٰلِكَ حَلَّتِ الشَّفَاعَةُ: اَيِ اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ، اَيِ اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ، فَاِذَا جَاوَزُوا الْجِسْرَ فَكُلُّ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجًا مِمَّا مَلَكَتْ يَمِيْنُهُ مِنَ الْمَالِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ كُلُّ خَزَنَةِ الْجَنَّةِ تَدْعُوْهُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ يَا مُسْلِمُ هٰذَا خَيْرٌ، فَتَعَالَ "، قَالَ: فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا الْعَبْدَ لَا تَوٰى عَلَيْهِ يَدَعُ بَابًا وَيَلِجُ مِنْ آخَرَ، قَالَ: فَضَرَبَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ: «وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ» (متفق علیہ)

میں نے نماز پڑھی، روزہ رکھا اور صدقہ دیا اور وہ بقدر طاقت اللہ رب العزت کی ثناء کہے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ یہ باتیں تو درست ہیں پھر فرمائے گا: کیا میں تمہارے خلاف گواہ نہ قائم کروں؟ وہ اپنے دل میں کہے گا میرے خلاف کون گواہی دے گا؟ تب اس کے منہ پر مہر لگادی جائے گی اور اس کی ران سے کہا جائے گا کہ بولو تو اس کی ران، اس کا گوشت اور اس کی ہڈیاں بتائیں گی جو وہ عمل کرتا تھا، تاکہ اس کے لئے کوئی بہانہ نہ رہے اور یہ منافق ہوگا (یعنی دعوائے ایمان کے باوجود کافرانہ ملحدانہ نظریات کا حامل ہو گا) اس لئے اللہ تعالیٰ اس پر غضب فرمائے گا۔ پھر اللہ رب العزت کا منادی ندا کرے گا سن لو ہر امت اسی چیز کے پیچھے چل پڑے جس کی وہ دنیا میں عبادت کرتی تھی تو شیاطین (مراد ان کے گھڑے ہوئے بت ہیں) اور صلیبوں کے ماننے والے ان کے پیچھے چل پڑیں گے اور جہنم کو جائیں گے اور اے مومنو! ہم باقی رہ جائیں گے۔ ہمارا رب ہماری طرف توجہ فرمائے گا وہ ہمارا رب ہے وہ ہمیں جزا دے گا وہ فرمائے گا یہ کون ہیں؟ وہ کہیں گے (یعنی ہم کہیں گے) ہم اللہ کے مومن بندے ہیں، ہم اللہ پر ایمان لائے ہم اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں کرتے اور یہ ہماری جگہ ہے تا آنکہ اللہ تعالیٰ ہم پر اپنی خصوصی رحمت فرمائے۔ وہ ہمارا رب ہے وہ ضرور ہمیں جزا دے گا۔ تب (ہم میں سے) ہر آدمی چل پڑے گا اور پل پر سے گزرے گا۔ جس پر جہنم کے کنڈے ہیں جو (بعض

گی (اور رسول اللہ ﷺ کہیں گے) اے میرے اللہ
سلامتی فرما اے میرے اللہ سلامتی فرما۔ جب یہ لوگ پل کو
عبور کرلیں گے تو ہر وہ شخص آئے گا جس نے اللہ تعالیٰ کے
دیئے ہوئے اپنی مملوکہ مال سے جوڑا دیا ہوگا (طرح طرح
کا مال دیا ہوگا) اور ہر دروازہ جنت کا پہرے دار اسے
بلائے گا کہ اے اللہ کے بندے اے مسلم ادھر آؤ یہ دروازہ
بہتر ہے۔

راوی کہتا ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:
یارسول اللہ ﷺ اس بندے پر کوئی گناہ نہ ہوگا اگر وہ ایک
دروازہ چھوڑ دے اور دوسرے سے داخل ہو؟ تو نبی اکرم
ﷺ نے ان پر اپنا ہاتھ مارتے ہوئے فرمایا: اس رب کی
قسم! جس کے قبضہ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے۔ مجھے
امید ہے کہ تم ان میں سے ہوں گے۔

شرح: روزِ قیامت اہلِ ایمان کو اللہ رب العزت کا دیدار ہوگا مگر اس کی کیفیت اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے مگر یہ ذات باری کا احاطہ نہ ہوگا بس ایک جلوہ ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی اللہ رب العزت کا وہ جلوہ دیکھا جو کسی اور کو نہ ملا نہ مل سکتا ہے، مگر آپ نے بھی احاطہ نہ کیا وہ احاطہ سے پاک ہے۔

اس حدیث مبارکہ سے حضور سید المرسلین ﷺ کی اپنی امت سے بے پناہ محبت وشفقت کا پتہ چلتا ہے، ہمارے کریم ورحیم آقا ﷺ صراط کے پل پر اپنی گناہ گار امت کے لئے دعا فرمائیں گے۔

پائے کو باں پل سے گزریں گے تیری آواز پر
رَبِّ سَلِّمْ کی صدا پر وجد لاتے جائیں گے

ذکر نار جهنم

نارِ جہنم کا ذکر

۱۲۴۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هٰذِهِ النَّارُ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ، فَضُرِبَتْ بِالْمَاءِ مَرَّتَيْنِ، وَلَوْلَا ذٰلِكَ مَا كَانَ فِيْهَا مَنْفَعَةٌ لِاَحَدٍ»

(اخرجه البخاری فی صحیحه)

۱۲۴۷ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دنیا کی آگ نارِ جہنم کی ستر اجزاء میں سے ایک جز سے ہے، اسے دو بار پانی میں ٹھنڈا کیا گیا اور اگر ایسا نہ کیا جاتا تو اس میں کسی کے لئے کوئی نفع نہ ہوتا۔

شرح: یعنی دنیا کی آگ کو رحمت کے پانی سے دو مرتبہ ٹھنڈا کیا گیا، ورنہ اس سے کوئی فائدہ نہ اٹھا سکتا تو پھر جہنم کی آگ کس قدر گرم ہوگی اس کا اندازہ کون کر سکتا ہے۔

کتاب الجہاد

فضل الشهادة فی سبیل الله

اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہادت پانے کی فضیلت

۱۲۴۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوَدِدْتُ أَنِّيْ أُقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ، ثُمَّ أُحْيٰى، ثُمَّ أُقْتَلُ، ثُمَّ أُحْيٰى، ثُمَّ أُقْتَلُ» قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ، ثَلَاثًا: أُشْهِدُ لِلّٰهِ

(اخرجه البخاری فی الایمان)

۱۲۴۸ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس رب کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ میری تمنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل (شہید) کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل کیا جاؤں، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے تین بار کہا: میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں۔

۱۲۴۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُوْلُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قَاتَلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ حَتّٰى أُقْتَلَ، أَيْنَ أَنَا؟ قَالَ: «فِي الْجَنَّةِ» قَالَ: فَأَلْقٰى تَمَرَاتٍ كُنَّ فِيْ يَدِهٖ، ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ (متفق علیه)

۱۲۴۹ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک شخص جنگ احد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ عرض کرنے لگا: آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا فرماتے ہیں اگر میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑتے لڑتے قتل کر دیا جاؤں تو میں کہا جاؤں گا؟ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں، تو اس نے اپنے ہاتھ میں جو کھجوریں پکڑی ہوئی تھیں وہیں پھینک دیں اور لڑنے لگا اور لڑتے لڑتے شہید ہو گیا۔

۱۲۵۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الرُّبَيِّعِ السُّلَمِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ يَقُوْلُ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " يَا جَابِرُ اَعَلِمْتَ اَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ اَحْيَا اَبَاكَ قَالَ لَهٗ: تَمَنَّ قَالَ: اُحْيَا فَاُقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِكَ مَرَّةً اُخْرٰى، فَقَالَ: اِنِّيْ قَدْ قَضَيْتُ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ "

(اخرجه ابن حبان فی صحیحه)

۱۲۵۰ حضرت محمد بن عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہما حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے جابر! کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے باپ کو (قبر میں) زندہ کیا اور فرمایا: تمنا کرو (مانگو کیا چاہئے) انہوں نے عرض کیا: مجھے دنیا میں بھیجا جائے تا کہ اے اللہ! تیری راہ میں دوبارہ قتل کیا جاؤں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ میں نے فیصلہ کر دیا ہے کہ لوگ واپس نہیں جائیں گے۔

۱۲۵۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُوْلُ: قُتِلَ اَبِيْ يَوْمَ اُحُدٍ، فَجِيْءَ بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَقَدْ مُثِّلَ بِهٖ، فَاَرَدْتُّ اَنْ اَكْشِفَ عَنْهُ فَنَهَانِيْ قَوْمِيْ، وَاُرِيْدُ اَنْ اَكْشِفَ عَنْهُ، وَيَنْهَانِيْ قَوْمِيْ، فَاَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرُفِعَ فَسَمِعَ صَوْتَ بَاكِيَةٍ، فَقَالَ: «مَنْ هٰذِهٖ؟» قَالُوْا: اِبْنَةُ عَمْرٍو اَوْ اُخْتُ عَمْرٍو فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَلَا تَبْكُوْا، اَوْ فَلِمَ تَبْكِيْ فَمَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ تُظِلُّهٗ بِاَجْنِحَتِهَا حَتّٰى رُفِعَ»

(متفق علیه)

۱۲۵۱ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: روزِ احد میرے والد شہید ہو گئے۔ ان کی لاش کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لایا گیا اور رکھا گیا۔ ان کے چہرے کا مثلہ ہو چکا تھا۔ (یعنی کفار نے میت کی بے حرمتی کی تھی۔) میں نے چاہا کہ ان کے چہرے سے کپڑا ہٹاؤں میری قوم کے لوگوں نے مجھے روک دیا۔ میں کوشش کر رہا تھا اور قوم والے روک رہے تھے۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے جنازہ اٹھا لیا گیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی رونے والی عورت کی آواز سنی فرمایا کون رونے والی ہے؟ کہا گیا یہ عمرو کی بیٹی یا بہن ہے۔ آپ نے فرمایا: نہ روؤ یا (فرمایا) کیوں روتی ہو جنازہ کے اٹھائے جانے تک فرشتے اس کو اپنے پروں سے ڈھانپے ہوئے تھے۔

١٢٥٢ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: كَانَ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ يَشُكُّ اَبَدًا فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ (ایضاً)

١٢٥٢ یہی حدیث دوسری سند کے ساتھ مروی ہے۔

الاحسن للشهيد ان يدفن حيث استشهد

بہتر یہ ہے کہ شہید کو وہیں دفنایا جائے جہاں وہ شہید ہوا

١٢٥٣ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ نُبَيْحًا الْعَنَزِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: «اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَتْلٰى قَتْلٰى اُحُدٍ اَنْ يُرَدُّوْا اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ وَمَنْ نُقِلَ مِنْهُمْ»

(اخرجه ابن حبان فی صحیحه)

١٢٥٣ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے شہداء احد کے بارے میں حکم فرمایا کہ انہیں ان کی شہادت گاہوں میں ہی دفن کیا جائے اور جن کو وہاں سے نقل کیا گیا تھا انہیں بھی واپس لانے کا حکم فرمایا۔

796

شرح: چنانچہ جس میدان احد میں جنگ ہوئی وہیں آج شہداء کے مزارات ہیں، مگر افسوس! نجدی حکومت نے ان مزارات کو مسمار کر دیا اور آج حضرت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت مصعب بن عمر رضی اللہ عنہ کی دو قبور کے سوا کسی قبر کی نشاندہی بھی نہیں رہ گئی وہ بھی معلوم نہیں کہ حضرت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر کون سی ہے اور حضرت مصعب رضی اللہ عنہ کی قبر کون سی اور باقی شہداء کی قبور کے نشانات بھی مٹا دیئے گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون کیا اس خدمتِ دین پر نجدیوں کو فخر ہے؟

فضل المجاهد فی سبيل الله

اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی فضیلت

١٢٥٤ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

١٢٥٤ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس آدمی کے معاملات کا کفیل بن جاتا ہے جو اپنے گھر سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں

وَسَلَّمَ: «تَكَفَّلَ اللّٰهُ لِمَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ مُجَاهِدًا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَا يُخْرِجُهُ اِلَّا الْجِهَادُ اِيْمَانًا بِيْ، وَتَصْدِيْقًا بِرَسُوْلِيْ، اِنْ تَوَفَّيْتُهُ، اَنْ اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، وَاِنْ رَدَدْتُّهُ، اَنْ اَرُدَّهُ اِلٰى بَيْتِهِ الَّذِيْ خَرَجَ مِنْهُ نَائِلًا مَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ، اَوْ غَنِيْمَةٍ» (متفق علیه)

جہاد کرنے کے لیے نکلتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے اس کا نکلنا صرف جہاد کے لئے ہے کیونکہ وہ مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان رکھتا ہے۔ اگر یہ فوت ہو گیا تو میں اسے جنت میں داخل کروں گا اور اگر میں اس کو گھر واپس لے آیا جہاں سے یہ گیا تھا تو وہ اجر و ثواب اور مالِ غنیمت لے کر لوٹے گا۔

۱۲۵۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَمَّنْ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: «اِنْتَدَبَ اللّٰهُ» قَالَ سُفْيَانُ: «وَاَنَا لِحَدِيْثِ ابْنِ عَجْلَانَ اَحْفَظُ» (ایضاً)

۱۲۵۵ یہی حدیث دوسری سند کے ساتھ مروی ہے مگر اس میں تَكَفَّلَ کی بجائے اِنْتَدَبَ کا لفظ ہے۔ معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کفیل بن جاتا ہے۔

۱۲۵۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: وَسَمِعْتُ سُفْيَانَ: «وَعُرِضَ عَلَيْهِ حَدِيْثُ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَجَازَهُ» قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: «لَمْ يُقَدَّرْ لِيْ اَنْ اَسْاَلَهُ عَنْهُ» (ایضاً)

۱۲۵۶ اسی حدیث کی ایک اور سند مذکور ہے۔

۱۲۵۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ،

۱۲۵۷ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں اٹھنے والا غبار اور جہنم کا دھواں ایک پیٹ میں جمع نہیں ہو سکتے۔

وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِيْ جَوْفِ مُسْلِمٍ»

(اخرجه ابن حبان فی صحيحه)

شرح: جو آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد یا تبلیغ کے لئے نکلا اور اس کے گلے میں راہ کا غبار داخل ہوا تو وہ جہنم میں نہ جائے گا۔

۱۲۵۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَيْسَ أَحَدٌ يُكْلَمُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ كَلْمًا ـ وَاللهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالرِّيْحُ رِيْحُ مِسْكٍ» (متفق عليه)

۱۲۵۸ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں جس کو زخم آیا اور اللہ ہی جانتا ہے کہ اس کی راہ میں کس کو زخم آتا ہے تو روزِ قیامت وہ یوں آئے گا کہ اس کے خون کا رنگ تو خون والا ہو گا مگر خوشبو کستوری کی ہوگی۔

شرح: یعنی کئی لوگ محض ناموری یا مالِ غنیمت کے لالچ میں جہاد میں چلے جاتے ہیں۔ان کو اللہ تعالیٰ جانتا ہے ان کے زخم سے کستوری کی خوشبو نہیں آئے گی مگر جو خالص رضاء الٰہی کے لئے شاملِ جہاد ہوا اس کا ہر زخم خوشبو سے مہک رہا ہوگا۔

الجهاد ماض الٰى يوم القيامة

جہاد قیامت تک چلے گا

۱۲۵۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا شَبِيْبُ بْنُ غَرْقَدَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ أَبِي الْجَعْدِ الْبَارِقِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. (اخرجه البخاری فی الجهاد)

۱۲۵۹ حضرت عروہ بن ابی جعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: گھوڑوں کی پیشانیوں سے قیامت تک بھلائی باندھ دی گئی ہے۔

۱۲۶۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَزَادَ فِيهِ: «اَلْاَجْرُ وَالْمَغْنَمُ»

۱۲۶۰ یہی حدیث حضرت عروہ بن ابی جعد رضی اللہ عنہ سے دوسری سند کے ساتھ مروی ہے جس میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ فرمایا: وہ بھلائی یہ ہے (جہاد کا) ثواب اور مالِ غنیمت۔

شرح: معلوم ہوا کہ جہاد تا قیامت جاری ہے اسے منسوخ کہنا الحاد و زندقہ ہے جیسا کہ مرزا قادیانی نے کیا۔

الشهداء فی اجواف طیر خضر فی الجنة

شہداء کی روحیں سبز پرندوں کی شکل میں جنت میں اڑتی پھرتی ہیں

۱۲۶۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: اَمَا اَنَا قَدْ سَاَلْنَا عَنْ ذٰلِكَ يَعْنِي اَرْوَاحَ الشُّهَدَاءِ، فَقِيْلَ " جُعِلَتْ فِي اَجْوَافِ طَيْرٍ خُضْرٍ تَاْوِي اِلٰى قَنَادِيْلَ تَحْتَ الْعَرْشِ، تَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ، فَاطَّلَعَ اِلَيْهِمْ رَبُّكَ اِطِّلَاعَةً فَقَالَ: " هَلْ تَسْتَزِيْدُونِي شَيْئًا فَاَزِيْدَكُمْ؟ فَقَالُوْا: وَمَا نَسْتَزِيْدُكَ وَنَحْنُ فِي الْجَنَّةِ نَسْرَحُ مِنْهَا حَيْثُ نَشَاءُ ثُمَّ اِطَّلَعَ اِلَيْهِمْ رَبُّكَ اِطِّلَاعَةً فَقَالَ: «هَلْ تَسْتَزِيْدُونِي شَيْئًا فَاَزِيْدَكُمْ؟» فَلَمَّا رَاَوْا اَنَّهُ لَا بُدَّ مِنْ اَنْ يَسْاَلُوْهُ، قَالُوْا: تَرُدَّ اَرْوَاحَنَا فِي اَجْسَادِنَا فَنُقْتَلُ فِي سَبِيْلِكَ مَرَّةً اُخْرٰى"

(اخرجه الترمذی فی التفسير)

۱۲۶۱ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے ارواحِ شہداء کے بارے میں سوال کیا تو ہمیں بتایا گیا کہ وہ سبز پرندوں کی شکل میں عرش کے نیچے لٹکے ہوئے قنادیل میں رہتی ہیں اور جنت میں جہاں چاہیں آتی جاتی ہیں تو اللہ رب العزت ان پر متوجہ ہوتا ہے اور فرماتا ہے: کیا تم مجھ سے کچھ اور نعمت مانگنا چاہتے ہو تاکہ تمہیں مزید دے دوں؟ وہ کہتے ہیں اب ہم مزید کیا مانگیں جب کہ ہم جنت میں جہاں چاہیں جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پھر ان کی طرف توجہ فرماتا ہے اور ان سے پوچھتا ہے کہ مجھ سے کچھ اور مانگو کہ میں تمہیں دوں؟ جب وہ دیکھتے ہیں کہ کچھ مانگنا ہی پڑے گا تو وہ کہتے ہیں: ہماری ارواح کو ہمارے اجسام میں لوٹا دیا جائے کہ ہم تیری راہ میں ایک بار پھر قتل کئے جائیں۔

۱۲۶۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ مِثْلَهُ وَزَادَ «وَتُقْرِءُ نَبِيَّنَا مِنَّا السَّلَامَ، وَتُخْبِرُ قَوْمَنَا أَنْ قَدْ رَضِينَا وَرُضِيَ عَنَّا» (اخرجه الترمذی فی التفسیر)

۱۲۶۲ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے دوسری سند کے ساتھ مروی ہے جس میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ ارواح شہداء عرض کرتی ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ہمارا سلام پہنچا دے اور ہماری قوم کو آگاہ کر دے کہ ہم اپنے رب سے راضی ہیں اور ہمارا رب ہم سے راضی ہے۔

شرح: اس کی وجہ یہ ہے کہ شہید کو بحکم حدیث شہادت کے وقت کچھ الم نہیں ہوتا، بلکہ اسے اللہ تعالیٰ کے نام پر جان دیتے ہوئے وہ روحانی لذت و کیفیت ملتی ہے کہ وہ اسے جنت کی بہاروں میں بھی یاد رہتی ہے اور وہ اسے دوبارہ پانے کی خواہش رکھتا ہے۔ شہید کے سوا کوئی شخص دنیا سے جا کر واپس آنے کی تمنا نہیں رکھتا، کیونکہ ہر کسی کو موت کی تکلیف بہرحال محسوس ہوتی ہے اور وہ اسے دوبارہ نہیں لینا چاہتا۔

الحرب خدعة

جنگ میں دشمن کو دھوکہ دینا جائز ہے

۱۲۶۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَلْحَرْبُ خَدْعَةٌ» (متفق علیه)

۱۲۶۳ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنگ دھوکے کا نام ہے۔

۱۲۶۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: قَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: «خُدْعَةٌ، وَأَهْلُ الْعَرَبِيَّةِ يَقُوْلُوْنَ خَدْعَةٌ»

۱۲۶۴ یہی حدیث دوسری سند سے مذکور ہے اور اس میں خُدْعَةٌ کی بجائے خَدْعَةٌ ہے اور بقول عمرو بن دینار ہے، یہ عرب کی دو لغات ہیں۔

شرح: جنگ میں دشمن کو دھوکہ دینے کے لئے جو کارروائی ممکن ہو کی جا سکتی ہے کبھی فوج اس لئے پسپا ہوتی ہے تا کہ دشمن اپنے مرکز سے آگے آ جائے اور اسے گھیرے میں لیا جا سکے۔

جواز مسابقة الخيل للجهاد

جہاد کے لئے گھڑ دوڑ کے مقابلہ کا جواز

۱۲۶۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: «سَبَّقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْخَيْلِ، فَأَرْسَلَ مَا أُضْمِرَ مِنْهَا مِنَ الْحَفْيَاءِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ، وَأَرْسَلَ مَا لَمْ يُضَمَّرْ مِنْهَا مِنْ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ» قَالَ ابْنُ عُمَرَ: «فَكُنْتُ فِيمَنْ سَابَقَ فَاقْتَحَمَ بِي فَرَسِي فِي جُرُفٍ فَصَرَعَنِي» (اخرجه البخاری فی الصلوٰۃ)

۱۲۶۵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑ دوڑ کا مقابلہ کروایا تو دبلے گھوڑوں کی دوڑ مقام "حفیاء" سے "مسجد زُریق" تک لگوائی اور جو دبلے نہ تھے، ان کی دوڑ "ثنیۃ الوداع" سے "مسجد زریق" تک۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں بھی اس دوڑ میں شامل تھا۔

۱۲۶۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: «أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ، وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ» (متفق علیه)

۱۲۶۶ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ والے دن مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر خود تھا۔ (یعنی لوہے کی ٹوپی)

شرح: معلوم ہوا حفظِ جان کی حفاظتی تدابیر اپنانی چاہئیں اور فوجی لوگ جب خود، زرہ اور ڈھال وغیرہ پہنتے ہوئے سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارادہ کرلیں تو ڈیوٹی کے ساتھ ساتھ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ثواب بھی ملے گا۔

الاغارة على العدو صباحاً

دشمن پر صبح کے وقت حملہ آور ہونا

۱۲۶۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: صَبَّحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ يَوْمَ الْخَمِيسِ بُكْرَةً فَجَاءَ وَقَدْ فَتَحُوا الْحِصْنَ، وَخَرَجُوا مِنْهُ مَعَهُمُ الْمَسَاحِيُّ فَلَمَّا رَأَوْهُ أَحَالُوا إِلَى الْحِصْنِ وَقَالُوا: مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ مُحَمَّدٌ وَ الْخَمِيسُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَللهُ أَكْبَرُ اَللهُ أَكْبَرُ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ»

(متفق علیہ)

۱۲۶۷ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ جمعرات کے دن صبح کے وقت "خیبر" پہنچے۔ جب حضور سید عالم ﷺ وہاں پہنچے اس وقت اہلِ خیبر اپنے قلعہ کا دروازہ کھول کر نکل رہے تھے ان میں سے بعض کے پاس بیلچے تھے (کام کاج کے لئے جا رہے تھے) جب انہوں نے آپ ﷺ کو دیکھا تو وہ اپنے قلعہ کی طرف واپس دوڑے وہ کہہ رہے تھے محمد (ﷺ) اور اس کا لشکر آ گیا۔ محمد (ﷺ) اور لشکر اس کا آ گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ اللہ اکبر، اللہ اکبر حضور سید کائنات ﷺ نے ہاتھ اُٹھا کر فرمایا: خیبر خراب ہو گیا۔ جب ہم کسی قوم کے صحن میں اترتے ہیں تو جن کو ڈرایا گیا تھا ان کی صبح کیا ہی بری ہوتی ہے۔

لایسافر الی ارض العدو بالقرآن

دشمن (کفار) کی سرزمین میں قرآن لے کر نہ جایا جائے

۱۲۶۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يُسَافَرُ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ، لَا يَنَالُهُ

۱۲۶۸ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ دشمن (کافر) کے علاقہ میں قرآن لے کر نہ جایا جائے۔ تاکہ کفار قرآن کو نہ پکڑ سکیں (یعنی قرآن مجید کی بے حرمتی نہ کر سکیں۔)

الْعَدُوُّ» (اخرجه البخاری فی الجهاد)

يجوز اتلاف اموال العدو فی الحرب

جنگ میں دشمنانِ اسلام کے اموال کا تباہ کرنا جائز ہے

١٢٦٩ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: «اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَّعَ فِي اَمْوَالِ بَنِي النَّضِيرِ وَحَرَّقَ» قَالَ سُفْيَانُ: «لَمْ اَسْمَعْهُ مِنْهُ»

(اخرجه البخاری فی الحرث والمزارعة)

١٢٦٩ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "بنی نضیر" کے (یہودیوں کے) درخت کٹوا دیئے اور ان کو آگ لگوا دی۔

شرح: دشمن کو خوفزدہ کرنے کے لئے جنگ میں ان کی املاک کا تباہ کرنا جائز ہے۔

حرمة قتل النساء والولدان فی الحرب

جنگ میں (کفار کی) عورتوں اور ان کے بچوں کا قتل جائز نہیں ہے

١٢٧٠ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنِي اِبْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عَمِّهِ «اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ بَعَثَ فُلَانًا ـ سَمَّاهُ الزُّهْرِيُّ ـ اِلَى اِبْنِ اَبِي الْحُقَيْقِ نَهَاهُ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ» (اخرجه البخاری فی الکبیر)

١٢٧٠ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے بیٹے اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فلاں شخص کو (زہری نے اس کا نام لیا تھا۔) ابن ابی حقیق کی طرف بھیجا تو اسے بچوں اور عورتوں کے قتل سے منع فرمایا۔

اجر الجھاد فی البحر

سمندر میں جہاد کا اجر

١٢٧١ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ مَيْمُوْنٍ الْجُهَنِيُّ الرَّمْلِيُّ، عَنْ يَعْلَى بْنِ شَدَّادِ اَبِيْ ثَابِتٍ، عَنْ اُمِّ حَرَامٍ قَالَتْ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُزَاةَ الْبَحْرِ لِلْمَائِدِ اَجْرُ شَهِيْدٍ، وَلِلْغَرِقِ اَجْرُ شَهِيْدَيْنِ " قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ اُدْعُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ «اَللّٰهُمَّ اِجْعَلْهَا مِنْهُمْ» فَغَزَتِ الْبَحْرَ فَلَمَّا خَرَجَتْ رَكِبَتْ دَابَّتَهَا فَسَقَطَتْ فَمَاتَتْ (اخرجه ابوداؤد فی الجهاد)

١٢٧١ حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سمندر میں جہاد کرنے والوں کا ذکر کیا تو فرمایا: جس کا وہاں سر چکرایا اس کے لئے بھی شہید کا اجر اور جو ڈوب گیا اس کے لئے دو شہیدوں کا اجر ہے۔ تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں شامل کر دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! اسے ان میں سے بنادے تو سمندر میں جہاد ہوا اور ام حرام رضی اللہ عنہا اس میں شامل ہوئیں، جب وہ روانہ ہوئیں تو اپنے جانور پر سوار ہوئیں، وہ سواری سے گریں اور فوت ہوگئیں۔

اجر من اعان مجاھداً

جس نے کسی مجاہد کی مدد کی اس کا اجر

١٢٧٢ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا اَوْ خَلَفَهُ فِيْ اَهْلِهِ، فَقَدْ غَزَا»

١٢٧٢ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جس نے کسی غازی کو سامانِ جنگ فراہم کیا یا اس کے اہل وعیال کی حفاظت کی تو وہ بھی لڑنے والوں میں سے ہے۔“

حرمة نساء المجاهدين على القاعدين كحرمة الامهات

مجاہدین کی عورتوں کی حرمت قاعدین (پیچھے رہ جانے والوں) پران کی ماؤں کی طرح ہے

۱۲۷۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَعْنَبٌ التَّمِيمِيُّ وَكَانَ ثِقَةً خِيَارًا، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ فِي الْحُرْمَةِ كَأُمَّهَاتِهِمْ، وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِينَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ الْمُجَاهِدِينَ فِي أَهْلِهِ إِلَّا نُصِبَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ لَهُ: يَا فُلَانُ هٰذَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ خَانَكَ فَخُذْ مِنْ حَسَنَاتِهِ مَا شِئْتَ" ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: «فَمَا ظَنُّكُمْ؟» (اخرجه مسلم فی الامارة)

۱۲۷۳ حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجاہدین کی عورتوں کی حرمت جہاد پر نہ جانے والوں پر ایسے ہے جیسے ان کی ماؤں کی حرمت ہے اور جو شخص کسی مجاہد کی بیوی سے خیانت کا مرتکب ہوا اسے روزِ قیامت کھڑا کیا جائے گا اور مجاہد سے کہا جائے گا کہ اے فلاں آدمی! یہ فلاں بن فلاں ہے۔ تم اس کی نیکیوں میں سے جس قدر چاہو لے لو، پھر رسول اللہ ﷺ نے ہماری طرف توجہ کر کے فرمایا تمہارا کیا خیال ہے؟

يجوز التآخر من الحرب للعود

پلٹ کر حملہ کرنے کے لئے جنگ سے پسپا ہونے کا جواز

۱۲۷۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَلَقُوا

۱۲۷۴ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جنگی مہم روانہ کی۔ ان کا دشمن سے مقابلہ ہوا تو لوگ وہاں سے بھاگنے پر مجبور ہو گئے، ہم مدینہ طیبہ آئے ہمارے دلوں میں اس بات کی کسک تھی (کہ ہم کیوں

الْعَدُوَّ، فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً، فَأَتَيْنَا الْمَدِيْنَةَ، فَتَخَبَّأْنَا بِهَا، وَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، نَحْنُ الْفَرَّارُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «بَلْ أَنْتُمُ الْعَكَّارُوْنَ وَأَنَا فِئَتُكُمْ»

(اخرجہ الموصلی فی مسندہ)

بھاگ آئے) ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ ہم فرار کرنے والے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں تم پلٹ کر حملہ کرنے والے ہو اور میں تمہارے ساتھ ہوں گا۔

١٢٧٥ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُوْلُ: «لَمْ نُبَايِعْ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَوْتِ، وَلٰكِنْ بَايَعْنَاهُ عَلَى أَنْ لَّا نَفِرَّ» (اخرجہ مسلم فی الامارۃ)

١٢٧٥ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر موت کی بیعت نہیں کی تھی (کہ ہرصورت مرنا ہی مرنا ہے) ہم نے یہ بیعت کی تھی کہ بھاگنا نہیں ہے۔

شرح: لہٰذا اگر کبھی جنگ میں یہ صورت بن جائے کہ وقتی طور پر پسپا ہونا پڑے تا کہ پلٹ کر دوبارہ حملہ کیا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

تقسیم الغنائم

اموالِ غنیمت کی تقسیم

١٢٧٦ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَبَايَةَ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ: «أَعْطَى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ، وَصَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ، وَعُيَيْنَةَ بْنَ حِصْنٍ، وَالْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ مِائَةً مِّنَ الْإِبِلِ، وَأَعْطَى عَبَّاسَ بْنَ مِرْدَاسٍ دُوْنَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ سُفْيَانُ فَقَالَ عُمَرُ أَوْ غَيْرُهُ فِيْ

١٢٧٦ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ غزوہ حنین میں نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوسفیان بن حرب، حضرت صفوان بن امیہ، حضرت عینیہ بن حصن اور حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہم کو سو سو اونٹ دیئے اور حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ کو اس سے کم دیئے۔ تو روایت کے مطابق عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ نے چند اشعار کہے۔ جن کا مفہوم یہ ہے کہ یارسول اللہ ﷺ آپ نے میرے حصے اور (میرے گھوڑے) عبید کے حصہ کو عینیہ واقرع سے کم تر

هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ عَبَّاسُ بْنُ مِرْدَاسٍ

اَتَجْعَلُ نَهْبِي وَنَهْبَ الْعُبَيْدِ
بَيْنَ عُيَيْنَةَ وَالْأَقْرَعِ
فَمَا كَانَ بَدْرٌ وَّلَا حَابِسٌ
يَفُوْقَانِ مِرْدَاسَ فِي الْمَجْمَعِ
وَمَا كُنْتُ دُوْنَ اِمْرِءٍ مِّنْهُمَا
وَمَنْ تَخْفِضِ الْيَوْمَ لَا يُرْفَعِ

قَالَ » فَاَتَمَّ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةً

(اخرجه البیهقی فی معرفة السنن و الآثار)

فرمایا ہے۔ حالانکہ جنگ میں کوئی جلدی کرنے والا اور روکنے والا مرداس پر فوقیت نہیں رکھتا اور میں مردانگی میں ان سے کم نہیں ہوں اور آج (جس کی حیثیت) پست ہو وہ آئندہ معزز نہ ہوگا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت مرداس رضی اللہ عنہ کو بھی سو اونٹ عطا فرما دیئے۔

۱۲۷۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: «بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً قِبَلَ نَجْدٍ، فَبَلَغَتْ سُهْمَانُنَا اِثْنَيْ عَشَرَ بَعِيْرًا، اِثْنَيْ عَشَرَ بَعِيْرًا، وَنَفَّلَنَا بَعِيْرًا بَعِيْرًا»

(اخرجه البخاری فی فرض الخمس)

۱۲۷۷ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نجد کی طرف ایک جنگی مہم میں روانہ کیا تو ہمیں بارہ بارہ اونٹ مالِ غنیمت میں سے ملے تو حضور سید عالم ﷺ نے ہمیں ایک ایک اونٹ مزید عطا فرمایا۔

اعطاء القاتل سلب المقتول فی الجهاد

جہاد میں قاتل کو مقتول کا سامان دیا جانا

۱۲۷۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيْرِ بْنِ اَفْلَحَ، عَنْ اَبِيْ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ: «نَفَّلَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

۱۲۷۸ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے ایک مقتول کا سامان عطا فرمایا جسے میں نے جنگ حنین میں قتل کیا تھا۔ حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے طویل حدیث میں سے اس قدر حصہ ہی یاد کیا ہے۔

وَسَلَّمَ سَلَبَ قَتِيْلٍ قَتَلَهُ يَوْمَ حُنَيْنٍ » قَالَ سُفْيَانُ وَالْحَدِيْثُ طَوِيْلٌ فَحَفِظْتُ مِنْهُ هٰذَا

(اخرجه البخاری فی البیوع)

وضع الجزية على المجوس

مجوس سے بھی جزیہ لیا جاتا ہے

۱۲۷۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ بَجَالَةَ يَقُوْلُ لَمْ يَكُنْ عُمَرُ اَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوْسِ حَتّٰى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ «اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَهَا مِنْ مَجُوْسِ هَجَرَ» (اخرجه الموصلی فی مسنده)

۱۲۷۹ بجالہ کہتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجوس سے جزیہ نہ لیا تا آنکہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے گواہی دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ ہجر کے مجوس سے جزیہ وصول کیا تھا۔

شرح: یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی اجراء احکام میں شدید احتیاط تھی۔ وہ سمجھتے تھے کہ صرف اہلِ کتاب ہی سے جزیہ لیا جا سکتا ہے، مگر جب ان کو حدیث طیبہ کے ذریعے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ ہجر کے مجوس سے جزیہ لیا تھا تب آپ رضی اللہ عنہ نے ان پر جزیہ جاری فرمایا۔ مجوس اہلِ کتاب نہیں ہیں وہ ستارہ پرست مشرکین ہیں۔

حكم اخراج اليهود عن الحجاز

یہود کو حجاز سے نکالنے کا حکم

۱۲۸۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَيْمُوْنٍ مَوْلٰى آلِ سَمُرَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَمُرَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۲۸۰ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"حجاز کے یہود کو حجاز سے نکال دو"

وَسَلَّمَ قَالَ: «اَخْرِجُوْا الْيَهُوْدَ الْحِجَازِ مِنَ الْحِجَازِ» (مجمع الزوائد)

شرح: نبی اکرم ﷺ نے یہودِ مدینہ کو وہاں سے نکال دیا تھا اور وہ خیبر میں جا بسے تھے۔ مگر حجاز کے دیگر علاقوں میں وہ موجود تھے، پھر حضور سید عالم ﷺ نے اپنی وفات کے وقت بھی فرمایا کہ یہود و نصاریٰ کو جزیرہ عرب سے نکال دو۔ (بخاری) چنانچہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس وصیت کو پورا کیا اور سارے جزیرہ عرب کو ان کے وجود سے خالی کر دیا گیا۔

لاحلف فی الاسلام

اسلام میں کوئی حلف نہیں

١٢٨١ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ، قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُوْلُ: حَالَفَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ فِيْ دَارِنَا. فَقِيْلَ لَهُ: اَلَيْسَ قَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ» فَاَعَادَهَا اَنَسٌ فَقَالَ: حَالَفَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ دَارِنَا بَيْنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ قَالَ سُفْيَانُ: " فَسَّرَتْهُ الْعُلَمَاءُ: حَالَفَ: آخَى " (متفق علیه)

١٢٨١ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے مہاجرین وانصار کے مابین حلف قائم فرمایا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: کیا نبی اکرم ﷺ کا ارشاد نہیں کہ اسلام میں حلف کی کوئی اہمیت نہیں۔ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اپنی بات کو دہراتے ہوئے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مہاجرین و انصار میں ہمارے گھر میں حلف قائم فرمایا۔ سفیان کہتے ہیں علماء نے یہاں اس کا یہ معنی کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مہاجرین و انصار میں مواخات قائم فرمائی۔ (بھائی بندی بنائی)

١٢٨٢ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ الضَّبِّيُّ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ مِقْسَمٍ الضَّبِّيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ شُعْبَةَ بْنِ التَّوْاَمِ، قَالَ: سَاَلَ قَيْسُ بْنُ عَاصِمٍ، رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحِلْفِ، فَقَالَ:

١٢٨٢ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قیس بن عاصم نے رسول اللہ ﷺ سے حلف کے بارے میں سوال کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام میں کوئی حلف نہیں مگر جاہلیت کے حلف کو قائم رکھو۔

رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ، وَلٰكِنْ تَمَسَّكُوْا بِحِلْفِ الْجَاهِلِيَّةِ»

(اخرجه ابن حبان فی صحیحه)

شرح: حدیث مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ دورِ جاہلیت میں دو قبیلے باہم ایک دوسرے کے حلیف بن جاتے تھے کہ جب ایک قبیلہ کسی سے بھی جنگ کرے تو دوسرا قبیلہ ضرور اس کی مدد کرے گا۔ خواہ ان کا لڑنا حق پر ہو یا باطل پر۔ اسلام نے ایسے حلف کو ختم کر دیا البتہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر کسی قبیلہ میں دورِ جاہلیت کا حلف چلا آرہا ہے تو اسے پورا کرو یعنی جائز بات میں ان کی مدد کرو۔

حکم اموال الغیئی

اموال فئے کا حکم

١٢٨٣ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، وَمَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ سَمِعَ مَالِكَ بْنَ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ: «إِنَّ أَمْوَالَ بَنِي النَّضِيْرِ كَانَتْ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُوْلِهِ مِمَّا لَمْ يُوْجِفِ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ» فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِصَةً، فَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ مِنْهُ نَفَقَةَ سَنَةٍ وَمَا بَقِيَ جَعَلَهُ فِي الْكُرَاعِ وَالسِّلَاحِ عُدَّةً فِي سَبِيْلِ اللهِ " قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَكَانَ سُفْيَانُ إِنَّمَا قَالَ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ: يَحْبِسُ مِنْهُ نَفَقَةَ سَنَتِهِ

(اخرجه احمد)

١٢٨٣ مالک بن اوس کہتے ہیں میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ”بنونضیر کے اموال وہ تھے جو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو عطا فرمائے۔ ان پر مسلمانوں نے کوئی گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے تھے (کوئی لشکر کشی نہیں ہوئی تھی) وہ خالص طور پر رسول اللہ ﷺ کی نگرانی میں تھے (سرکاری اموال تھے) رسول اللہ ﷺ ان (کی آمدن) میں سے اپنے اہلِ خانہ کے لئے ایک سال کا خرچہ نکال لیتے تھے اور جو باقی بچتا اسے گھوڑوں اور اسلحہ کے لئے رکھ لیتے تھے تا کہ راہِ خدا میں کام آئیں۔“

شرح: یہ اموال فَیْ کہلاتے ہیں: ان کو بطور غنیمت مجاہدوں میں تقسیم نہیں کیا جاتا کیونکہ ان کے حصول میں مجاہدین نے کوئی لشکر کشی نہیں کی ہوتی، تو یہ مکمل طور پر سرکاری اموال ہوتے ہیں۔ ان میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کا حصہ رکھا اور آپ ﷺ کے قرابت داروں کا حصہ رکھا جیسے فرمایا:

مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ (سورہ حشر، آیت: ۷)

ترجمہ: ''وہ اموال جو اللہ نے بعض بستی والوں سے آپ کو خود عطا کر دیئے (کوئی لشکر کشی نہ ہوئی) وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لئے، رسول کے قریبی رشتہ داروں کے لئے اور یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کے لئے ہیں۔''

ایسے اموال مدینہ طیبہ میں بھی تھے جیسے بنو نضیر کے چھوڑے ہوئے علاقے اور خیبر میں بھی تھے جیسے باغ فدک میں اہل تشیع بہت شور ڈالتے ہیں کہ وہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت خاتون جنت رضی اللہ عنہا کو دے دیا تھا، حالانکہ ایسا کہنا قرآن حکیم کے خلاف ہے۔ قرآن مجید کے مطابق ایسے اموال میں یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کا بھی حصہ ہے تو کیا حضور ﷺ نے ان کا حق بھی چھین کر بیٹی کو دے دیا تھا؟

مكانة عبدالله ابن عباس فى العلم

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا علمی مرتبہ

۱۲۸۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أُمَيَّةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ: كَتَبَ نَجْدَةُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنِ الْمَرْأَةِ وَالْعَبْدِ يَحْضُرَانِ الْفَتْحَ يُسْهَمُ لَهُمَا، وَعَنْ قَتْلِ الْوِلْدَانِ، وَعَنِ الْيَتِيْمِ مَتٰى يَنْقَطِعُ عَنْهُ اِسْمُ الْيُتْمِ؟ وَعَنْ ذَوِي الْقُرْبٰى مَنْ هُمْ؟

۱۲۸۴ یزید بن ہرمز کہتے ہیں: نجدہ نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کو خط لکھا۔ وہ ان سے یہ سوالات کر رہے تھے کہ اگر عورت اور غلام جنگ میں حاضر ہوں تو کیا ان کو غنیمت میں سے حصہ دیا جائے گا؟ بچوں کے قتل کا کیا حکم ہے؟ انسان سے یتیم کا لفظ کب منقطع ہو جاتا ہے اور ذوی القربیٰ کون ہیں؟ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اے یزید! اسے جواب لکھوا گر یہ بات نہ ہو کہ وہ حماقت میں پڑ جائے

فَقَالَ: اُكْتُبْ يَا يَزِيْدُ فَلَوْلَا اَنْ يَّقَعَ فِيْ اُحْمُوْقَةٍ مَا كَتَبْتُ اِلَيْهِ، اُكْتُبْ كَتَبْتَ اِلَيَّ تَسْأَلُنِيْ عَنْ ذَوِي الْقُرْبٰى مَنْ هُمْ؟ وَاِنَّا كُنَّا نَزْعُمُ اَنَّا هُمْ وَاَبٰى ذٰلِكَ عَلَيْنَا قَوْمُنَا، وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِيْ عَنِ الْمَرْاَةِ وَالْعَبْدِ يَحْضُرَانِ الْفَتْحَ هَلْ يُسْهَمُ لَهُمَا بِشَيْءٍ وَاَنَّهُ لَا يُسْهَمُ لَهُمَا وَلٰكِنْ يُحْذَيَانِ وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِيْ عَنِ الْيَتِيْمِ مَتٰى يَنْقَطِعُ عَنْهُ اِسْمُ الْيُتْمِ، وَاَنَّهُ لَا يَنْقَطِعُ عَنْهُ اِسْمُ الْيُتْمِ حَتّٰى يَبْلُغَ وَيُوْنَسَ مِنْهُ رُشْدًا، وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِيْ عَنْ قَتْلِ الصِّبْيَانِ «وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْتُلْهُمْ وَاَنْتَ لَا تَقْتُلْهُمْ» اِلَّا اَنْ تَعْلَمَ مِنْهُمْ مَا عَلِمَ صَاحِبُ مُوْسٰى مِنَ الْغُلَامِ الَّذِيْ قَتَلَهُ

(اخرجه مسلم فی الجهاد)

گا (سمجھے گا کہ مجھے جواب نہیں آتا) تو میں نے اسے جواب نہ لکھا۔ اسے لکھو تم نے لکھا تھا کہ ذوی القربیٰ کون ہیں؟ بے شک ہم سمجھتے ہیں کہ وہ ہم ہیں مگر ہماری قوم نہیں مانتی اور تم نے لکھا کہ اگر عورت اور غلام کسی فتح میں حاضر ہوں تو کیا ان کو حصہ ملے گا؟ ان کو حصہ نہیں ملے گا، مگر انہیں کچھ نہ کچھ دیا جائے گا اور تم نے لکھا کہ لفظ یتیم کب ختم ہو جاتا ہے؟ تو لفظ یتیم تب ختم ہوتا ہے جب کوئی بالغ ہو جائے اور اس میں سمجھ داری آ جائے اور تم نے لکھا کہ (جنگ میں) بچوں کا مارنا کیسا ہے تو رسول اللہ ﷺ بچوں کو قتل نہیں کرتے تھے اور تم بھی انہیں مت قتل کرو۔ اگر یہ کہ تم وہ جانو جو موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی (خضر علیہ السلام) نے جانا اور اس لڑکے کو قتل کر دیا۔

١٢٨٥ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُطِيْعٍ، عَنْ اَبِيْهِ مُطِيْعِ بْنِ الْاَسْوَدِ وَكَانَ مِنْ عُصَاةِ قُرَيْشٍ مِمَّنْ يُسَمَّى الْعَاصِ «فَسَمَّاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُطِيْعًا» وَلَمْ يُدْرِكِ الْاِسْلَامَ مِنْ عُصَاةِ قُرَيْشٍ غَيْرُهُ، يَقُوْلُ: مِمَّنْ يُسَمَّى الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

١٢٨٥ حضرت مطیع بن اسود رضی اللہ عنہ قریش کے ان لوگوں میں سے تھے، جن کو "عاص" کہا جاتا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے ان کا نام "مطیع" رکھ دیا۔ ایسے عاص نامی لوگوں میں سے کسی نے ان کے سوا اسلام کا دور نہ پایا۔ وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فتح مکہ والے دن یہ فرماتے ہوئے سنا: آج کے دن کے بعد کسی قریشی کو پکڑ کر نہیں مارا جائے گا۔ سفیان کہتے ہیں یعنی کفر کی وجہ سے۔

يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ يَقُوْلُ: «لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمِ اَبَدًا» قَالَ سُفْيَانُ «يَعْنِي عَلَى الْكُفْرِ» (اخرجه مسلم فی الجهاد)

شرح: کیونکہ فتح مکہ والے دن تمام قریش اسلام لے آئے تھے اور جو چند ایک اسلام نہ لائے وہ شہر چھوڑ کر بھاگ گئے۔

۱۲۸۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ الْاَزْدِيُّ، عَنْ مَكْحُوْلٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ جَارِيَةَ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْفِهْرِيِّ، قَالَ: شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «يُنَفِّلُ الثُّلُثَ فِيْ بَدْاَتِهٖ» (اخرجه ابوداؤد فی الجهاد)

۱۲۸۶ حضرت حبیب بن مسلمہ فہری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ میں شریک تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتداء میں ایک تہائی حصہ مالِ انفال میں سے دیا۔

شرح: یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی ایسا کرتے تھے کہ مالِ غنیمت کا پانچواں حصہ الگ کر کے باقی مال کا ایک تہائی حصہ ان لوگوں کو دیتے جنہوں نے جنگ میں اہم کارنامہ سرانجام دیا ہوتا اور باقی مال سارے مجاہدین میں تقسیم فرماتے۔ مطلب یہ ہے کہ خمس نکالنے کے بعد حاکم کو اختیار ہے کہ غنیمت میں سے کچھ حصہ خاص مجاہدین کو دے۔

حرمة القتال فی الحرم

ارضِ حرم میں لڑائی کی ممانعت

۱۲۸۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ الْبَرْصَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ يَقُوْلُ: «لَا تُغْزٰى

۱۲۸۷ حضرت حارث بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح مکہ والے دن یہ فرماتے ہوئے سنا: آج کے دن کے بعد مکہ والوں سے کبھی لڑائی نہیں کی جائے گی، سفیان کے بقول اس کا معنیٰ یہ ہے کہ یہاں کفر کی وجہ سے لڑائی نہیں کی جائے گی۔

مَكَّةُ بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمِ اَبَدًا » قَالَ سُفْيَانُ «تَفْسِيْرُهُ عَلَى الْكُفْرِ» (اخرجه الترمذی فی السیر)

شرح: سرزمینِ حرم میں لڑائی کا آغاز کرنا حرام ہے، تاہم اگر خدانخواستہ کفار وہاں گھسنے کی کوشش کریں تو ان سے لڑائی ضروری ہے۔ کفار میں ملحدین بھی شامل ہیں جو غیر اسلامی نظریات کے حامل ہو کر جھوٹا دعویٰ اسلام کریں۔

حكم من قتل من اولاد الكفار ونسائهم في الحرب

جنگ میں کفار کے جو بچے اور عورتیں بلا ارادہ مارے جائیں ان کا حکم

۱۲۸۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُوْلُ: اَخْبَرَنِيْ الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: وَسُئِلَ عَنْ اَهْلِ الدَّارِ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ يَبِيْتُوْنَ، فَيُصَابُ مِنْ نِّسَائِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هُمْ مِنْهُمْ» قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ عَمْرٌو حَدَّثَنَاهُ اَوَّلًا عَنِ الزُّهْرِيِّ فَقَالَ فِيْهِ: «هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ» فَلَمَّا جَاءَنَا الزُّهْرِيُّ تَفَقَّدْتُهُ فَلَمْ يَقُلْ اِلَّا: «هُمْ مِنْهُمْ» (اخرجه مسلم فی الجهاد)

۱۲۸۸ حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا گیا کہ بعض مشرکین پر رات کے وقت حملہ کیا جاتا ہے، جس میں ان کے بچے اور عورتیں بھی ماری جاتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ انہی مشرکین میں سے ہیں۔ اس کے بعض الفاظ پر سفیان نے بحث کی ہے۔

شرح: اس کے مطلب یہ ہے کہ ہمارا مقصد مشرکین پر حملہ کرنے سے ان کے بچوں اور ان کی عورتوں کو مارنا نہیں ہوتا، لیکن اگر وہ اپنے بچوں کا خود دفاع نہ کریں یا ان کو ڈھال بنائیں یوں وہ بچے اور عورتیں ماری جائیں تو وہ بھی مشرکین ہی میں سے ہیں۔

۱۲۸۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ نَوْفَلِ بْنِ مُسَاحِقٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا مِنْ مُزَيْنَةَ يُقَالُ لَهُ ابْنُ عِصَامٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً، قَالَ: «إِذَا رَأَيْتُمْ مَسْجِدًا أَوْ سَمِعْتُمْ مُؤَذِّنًا فَلَا تَقْتُلُنَّ أَحَدًا» قَالَ: فَبَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ، فَأَمَرَنَا بِذٰلِكَ، فَخَرَجْنَا قِبَلَ تِهَامَةَ، فَأَدْرَكْنَا رَجُلًا يَسُوقُ بِظَعَائِنَ، فَقُلْنَا لَهُ: أَسْلِمْ، فَقَالَ: وَمَا الْإِسْلَامُ؟ فَأَخْبَرْنَاهُ بِهِ، فَإِذَا هُوَ لَا يَعْرِفُهُ، فَقَالَ: أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ أَنَا لَمْ أَفْعَلْ فَمَا أَنْتُمْ صَانِعُونَ؟ قَالَ: قُلْنَا: نَقْتُلُكَ، قَالَ: فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْظِرِيَّ حَتّٰى أُدْرِكَ الظَّعَائِنَ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، وَنَحْنُ مُدْرِكُوكَ، قَالَ: فَأَدْرَكَ الظَّعَائِنَ، فَقَالَ: أَسْلِمِي حُبَيْشُ قَبْلَ نَفَادِ الْعَيْشِ، فَقَالَتِ الْأُخْرٰى: أَسْلِمْ عَشْرًا وَ سَبْعٌ وِتْرًا أَوْثَمَانِيًا تَتْرٰى ثُمَّ قَالَ

أَتَذْكُرُ إِذْ طَالَبْتُكُمْ فَوَجَدْتُكُمْ
بِحَلْيَةَ وَ أَدْرَكْتُكُمْ بِالْخَوَانِقِ
أَلَمْ يَكُ حَقًّا أَنْ يُنَوَّلَ عَاشِقٌ
تَكَلَّفَ إِدْلَاجَ السُّرٰى وَالْوَدَائِقِ

۱۲۸۹ حضرت عصام مزنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ جب کسی جنگی مہم کو روانہ کرتے تو فرماتے: جب تم کسی مسجد کو دیکھو یا موذن کی اذان سنو تو پھر کسی سے لڑائی مت کرو۔ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک جنگی مہم میں بھیجا ہم ''تہامہ'' کی طرف گئے ہم نے ایک آدمی دیکھا جو کچھ عورتوں کو پالکی میں بٹھا کر لے جا رہا تھا۔ہم نے اسے کہا تم اسلام لے آؤ اس نے کہا اسلام کیا ہے؟ ہم نے اسے بتایا تو وہ اسلام کو کچھ نہیں جانتا تھا اس نے کہا تمہارا خیال ہے اگر میں اسلام قبول نہ کروں تو تم کیا کرو گے؟ انہوں نے کہا ہم تجھے قتل کر دیں گے،اس نے کہا: کیا تم مجھے مہلت دو گے کہ میں ان عورتوں کو پالوں (ان کی حفاظت کا بندوبست کر دوں) ہم نے کہا ٹھیک ہے۔ہم تجھے قابو کر لیں گے۔وہ عورتوں کے پاس گیا کہنے لگا: اے حبشی عورت اسلام لے آؤ اس سے قبل کہ زندگی ختم ہو جائے۔دوسری عورت نے کہا تم دس ایمان لاؤ یا سات جو وتر (طاق) ہے اور خواہ آٹھ جو مختلف ہوتے ہیں پھر اس آدمی نے چند اشعار پڑھے۔کہتے ہیں پھر وہ شخص ہمارے پاس آیا کہنے لگا: ٹھیک ہے تم اپنا کام کر گزرو تو ہم نے اسے قتل کر دیا اور پالکی سے دوسری عورت اتری جو گندمی رنگ کی تھی، وہ اس کی لاش پر گری اور مر گئی۔

فَلَا ذَنْبَ لِیْ إِذْ قُلْتُ إِذْ أَهْلُنَا مَعًا

أَثِیْبِیْ بِوَصْلٍ قَبْلَ إِحْدَی الصَّفَائِقِ

أَثِیْبِیْ بِوَصْلٍ قَبْلَ أَنْ یَّشْحَطَ النَّوٰی

وَیَنْأَی الْأَمِیْرُ بِالْحَبِیْبِ الْمُفَارِقِ

قَالَ: ثُمَّ رَجَعَ إِلَیْنَا، فَقَالَ: شَأْنَکُمْ، فَقَدَّمْنَاهُ فَضَرَبْنَا عُنُقَهُ، وَانْحَدَرَتِ الْأُخْرٰی مِنْ هَوْدَجِهَا إِمْرَأَةٌ أَدْمَاءُ تَخُصُّ، فَجَثَتْ عَلَیْهِ حَتّٰی مَاتَتْ (اخرجه ابو داؤد فی الجهاد)

شرح: اس حدیث کی سند میں جہالت ہے، عصام مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والا کون ہے اس کا نام مذکور نہیں تو ایسی جہالت کے ساتھ یہ حدیث قابلِ حجت نہیں۔

پھر یہ حدیث حضرت عصام مزنی رضی اللہ عنہ سے ابوداؤد ترمذی اور مسند احمد میں بھی مروی ہے۔ وہاں اس کے صرف ابتدائی الفاظ ہی مذکور ہیں، یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا:

إِذَا رَأَیْتُمْ مَسْجِداً أَوْ سَمِعْتُمْ مُؤَذِّناً فَلَا تَقْتُلُنَّ أَحَداً.

''جب تم مسجد دیکھو یا اذان دینے والے کو سنو تو کسی کو قتل نہ کرو۔'' اس سے آگے والا سارا واقعہ کہیں مذکور نہیں۔

دیکھیے ابوداؤد کتاب الجہاد حدیث ۲۶۳۵، ترمذی کتاب السیر حدیث ۱۵۴۹، مسند احمد جلد ۳، صفحہ ۴۴۸۔

لاینبغی للمهاجر الا قامة ببلد هاجر منه

مہاجر کو اپنے پرانے وطن میں واپس نہیں ٹھہرنا چاہیے

۱۲۹۰ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیْزِ، یَسْأَلُ السَّائِبَ بْنَ یَزِیْدَ، وَجُلَسَاءَهُ مَا

۱۲۹۰ حضرت عبدالرحمٰن بن حمید کہتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کو سنا وہ سائب بن یزید اور دوسرے جلساء (ان کے ساتھی جو ان کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے) سے پوچھ رہے تھے کہ تم نے مکہ میں قیام کے بارے میں کیا

سَمِعْتَ فِي الْمَقَامِ بِمَكَّةَ؟ قَالَ: السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ: أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ الْحَضْرَمِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِقَامَةُ الْمُهَاجِرِ بِمَكَّةَ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ ثَلَاثٌ»

(اخرجه البخاری فی مناقب الانصار)

سنا ہے۔ سائب بن یزید نے کہا: مجھے حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مہاجر مکہ میں اپنے ارکان حج ادا کرنے کے بعد تین دن تک ٹھہر سکتا ہے۔

۱۲۹۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْخٌ مِنْ بَنِي غِفَارٍ يُقَالُ لَهُ الْهَيْثَمُ بْنُ أَبِي الْأَسْعَدِ، عَنْ أَبِيهِ، «أَنَّ أَبَا ذَرٍّ كَانَ يَنْزِلُ عَلَيْهِمْ فِي الْعُمْرَةِ، فَيُقِيمُ ثَلَاثًا ثُمَّ يَخْرُجُ» (اخرجه البخاری فی الکبیر)

۱۲۹۱ ہیثم بن ابی اسعد جو ''بنو غفار'' کے ایک بزرگ تھے اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ عمرہ میں ان کے ہاں (ٹھہرتے) وہ وہاں تین دن قیام کرتے پھر واپس چلے جاتے۔

شرح: جو لوگ مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے گئے تھے، ان سے کہا گیا کہ وہ مکہ میں دوبارہ اقامت نہ کریں نہ زیادہ یہاں ٹھہریں تا کہ ان کے ثواب ہجرت میں کمی نہ آئے۔

كتاب التعبير

ما يفعل المرء اذا رأى الحُلُم

جب کسی کو برا خواب آئے تو وہ کیا کرے

۱۲۹۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: كُنْتُ اَرَى الرُّؤْيَا اُعْرٰى مِنْهَا غَيْرَ اَنِّيْ لَا اُزَمَّلُ فَاَتَيْتُ اَبَا قَتَادَةَ فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ اِلَيْهِ فَحَدَّثَنِيْ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «اَلرُّؤْيَا مِنَ اللهِ، وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا حَلَمَ اَحَدُكُمْ حُلْمًا يَكْرَهُهُ فَلْيَتْفُلْ عَنْ يَّسَارِهٖ ثَلَاثًا وَّيَسْتَعِذْ بِاللهِ مِنْ شَرِّ مَا رَاٰى فَاِنَّهُ لَنْ يَّضُرَّهُ» (اخرجه البخاری فی بدء الخلق)

۱۲۹۲ حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے خوفناک خواب آتے تھے، البتہ مجھے ان سے بخار وغیرہ نہیں ہوتا تھا میں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا ان سے یہ شکایت کی۔ انہوں نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے۔ جب تم میں سے کوئی برا خواب دیکھے جو اسے پسند نہ آئے تو اپنے بائیں طرف تین بار تھوک دے اور ساتھ میں اپنے برے خواب کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے تو وہ خواب اسے نقصان نہ دے گا۔

۱۲۹۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ وَحَدَّثَنَاهُ اَرْبَعَةٌ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى آلِ طَلْحَةَ، وَعَبْدُ رَبِّهٖ وَيَحْيَى ابْنَا سَعِيْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ اَنَّهُمْ سَمِعُوْهُ مِنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُحَدِّثُهُ عَنْ اَبِيْ

۱۲۹۳ یہی حدیث حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے دوسری سند کے ساتھ مروی ہے۔

قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اَلرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ مِنَ اللّٰہِ، وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّیْطَانِ فَاِذَا حَلَمَ اَحَدُکُمْ حُلْمًا یَکْرَھُہٗ فَلْیَنْفُثْ عَنْ یَّسَارِہٖ ثَلَاثًا وَّلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّ مَا رَاٰی فَاِنَّھَا لَنْ تَضُرَّہٗ» (متفق علیہ)

۱۲۹۴ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ وَلَمْ یَذْکُرْ اَوَّلَ الْحَدِیْثِ کَمَا ذَکَرَہُ الزُّھْرِیُّ وَالزُّھْرِیُّ اَحْفَظُ مِنْھُمْ کُلِّھِمْ

۱۲۹۴ اسی حدیث کو امام حمیدی نے سفیان سے اور سفیان نے زہری سے روایت کیا ہے اور زہری سب راویوں سے مضبوط حافظہ والے ہیں۔

۱۲۹۵ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: «اِذَا رَاٰی اَحَدُکُمْ رُؤْیَا یَکْرَھُھَا فَلْیُصَلِّ رَکْعَتَیْنِ وَلَا یُخْبِرْ بِھَا اَحَدًا فَاِنَّھَا لَنْ تَضُرَّہٗ» (متفق علیہ)

۱۲۹۵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص برا خواب دیکھے جو اسے اچھا نہ لگے تو دو رکعات پڑھے اور کسی کو نہ بتائے تو وہ اس کو کچھ نقصان نہ دے گا۔

شرح: یعنی دو رکعات پڑھ کر دعا کرے کہ اے اللہ! میں نے جو کچھ خواب میں دیکھا ہے اسے ظاہر میں واقع نہ کیا جائے تو وہ اس برے خواب کے اثرات سے محفوظ رہے گا۔ خواہ اس نے وہ برا خواب اپنے بارے میں دیکھا ہو یا اپنے اہل خانہ و اقارب واحباب کے بارے میں۔

۱۲۹۶ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ، عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، رَاَیْتُ فِی الْمَنَامِ کَاَنَّ عُنُقِیْ ضُرِبَتْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: «لِمَ یُحَدِّثُ اَحَدُکُمْ بِتَلَعُّبِ الشَّیْطَانِ بِہٖ؟» (اخرجہ مسلم فی الرؤیا)

۱۲۹۶ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے خواب میں دیکھا جیسے میری گردن اتار دی گئی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے بعض لوگ کیوں بتاتے ہیں کہ شیطان ان سے کھیلتا ہے۔

شرح: براخواب کسی کو بیان نہیں کرنا چاہیے، بلکہ لا حول و لا قوۃ الا باللہ پڑھ کر بائیں طرف تھوک دیا جائے۔

لم یبق من مبشرات النبوۃ الا الرؤیا الصالحۃ

نبوت کے مبشرات میں سے کچھ نہیں بچا سوا اچھے خوابوں کے

١٢٩٧ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سُحَيْمٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: "كَشَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّتَارَةَ وَالنَّاسُ صُفُوفٌ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ: إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةَ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرَى لَهُ، أَلَا إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا، فَأَمَّا الرُّكُوعُ فَعَظِّمُوا فِيهِ الرَّبَّ وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ (اخرجه البیہقی فی الصلوٰۃ)

١٢٩٧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے دروازہ کا پردہ اٹھایا تو اس وقت لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے صف بستہ نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: نبوت کے مبشرات میں سے کچھ باقی نہیں رہا، سوا اچھے خوابوں کے، جو ایک مسلمان دیکھتا ہے یا اسے (کسی دوسرے کے لیے) دکھائے جاتے ہیں۔ سن لو مجھے اس سے روکا گیا ہے کہ رکوع یا سجدے میں قرأت کروں۔ رکوع میں تو تم اپنے رب کی تعظیم کہو (سبحان ربی العظیم کہو) اور سجود میں دعا کی کوشش کرو۔ یہ اس لائق ہے کہ اسے قبول کیا جائے۔

١٢٩٨ قَالَ سُفْيَانُ أَخْبَرَنِيهِ زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ قَبْلَ أَنْ أَسْمَعَهُ فَقُلْتُ لَهُ: أَقْرِئْ سُلَيْمَانَ مِنْكَ السَّلَامَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ أَقْرَأْتُهُ مِنْهُ السَّلَامَ وَسَأَلْتُهُ عَنْهُ (ایضاً)

١٢٩٨ اسی حدیث کی ایک اور سند پیش کی گئی ہے۔

شرح: یعنی جن ذرائع سے انبیاء کرام علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغامات ملتے تھے، ان میں سے کوئی نہیں بچا سب ختم ہو گئے ہیں، جیسے فرشتہ کا نزول اور وحی کا اترنا، البتہ اچھے خواب باقی ہیں۔ انبیاء کرام علیہم السلام کو بھی اچھے خواب آتے تھے۔ یہ حدیث بھی ختمِ نبوت پر دلالت کرتی ہے یعنی اب وحی کا سلسلہ بند ہو گیا ہے۔

١٢٩٩ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ فَلَمَّا كَانَ فِيْ آخِرِ زَمَانِ سُفْيَانَ أَثْبَتَ فِيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مُنْصَرَفَهُ مِنْ أُحُدٍ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنِّيْ رَأَيْتُ ظُلَّةً تَنْطِفُ سَمْنًا وَعَسَلًا وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَتَكَفَّفُوْنَ مِنْهُ فَالْمُسْتَكْثِرُ مِنْهُ وَالْمُسْتَقِلُّ، وَرَأَيْتُ سَبَبًا وَاصِلًا إِلَى السَّمَاءِ أَخَذْتَ بِهِ فَأَعْلَاكَ اللهُ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ مِّنْ بَعْدِكَ فَعَلَا، ثُمَّ آخَرُ مِنْ بَعْدِهِ فَعَلَا، ثُمَّ آخَرُ مِنَ بَعْدِهِ فَقُطِعَ بِهِ، ثُمَّ وُصِلَ لَهُ فَعَلَا، فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللهِ دَعْنِيْ أَعْبُرْهَا، قَالَ «أَعْبُرْهَا» قَالَ أَمَّا الظُّلَّةُ فَالْإِسْلَامُ، وَأَمَّا يَنْطِفُ سَمْنًا وَعَسَلًا وَالنَّاسُ يَتَكَفَّفُوْنَ مِنْهُ فَهُوَ الْقُرْآنُ حَلَاوَتُهُ وَلِيْنُهُ فَالْمُسْتَكْثِرُ مِنْهُ وَالْمُسْتَقِلُّ، وَأَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ إِلَى السَّمَاءِ فَهُوَ مَا أَنْتَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ أَخَذْتَ بِهِ فَأَعْلَاكَ اللهُ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ مِّنْ بَعْدِكَ فَيَعْلُوْ بِهِ ثُمَّ آخَرُ مِنْ بَعْدِهِ فَيَعْلُوْ، ثُمَّ آخَرُ مِنْ بَعْدِهِ فَيُقْطَعُ بِهِ ثُمَّ يُوصَلُ لَهُ فَيَعْلُوْ يَا

١٢٩٩۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد سے واپس آئے تو ایک آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا: اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے (خواب میں) ایک بادل دیکھا جس سے گھی اور شہد ٹپکتا تھا، میں نے دیکھا کہ لوگ اس سے اپنے ہاتھوں میں حصہ لے رہے ہیں کوئی زیادہ لے رہا ہے کوئی کم اور میں نے دیکھا کہ آسمان سے ایک رسی لٹکی ہے آپ نے اس کو پکڑا اور اوپر چڑھ گئے، پھر آپ کے بعد ایک آدمی نے اسے پکڑا اور اوپر چڑھ گیا، پھر ایک آدمی نے پکڑا وہ بھی اوپر چلا گیا، پھر تیسرے آدمی نے پکڑا تو رسی ٹوٹ گئی پھر جوڑ دی گئی تو وہ بھی چڑھ گیا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہنے لگے: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کی تعبیر بتاؤں؟ آپ نے فرمایا: ہاں بتاؤ۔ وہ کہنے لگے: وہ بادل اسلام ہے اور اس سے جو گھی اور شہد ٹپکتا ہے جس کو لوگ ہاتھوں میں اٹھاتے ہیں تو وہ قرآن کی حلاوت اور اس کی تاثیر ہے جو کچھ کو زیادہ پہنچتا ہے اور کچھ کو کم اور جو رسی آسمان سے لٹکتی ہے وہ حق ہے جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم قائم ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نافذ کیا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس میں کامیابی دے دی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اسے ایک آدمی نافذ کرے گا تو کامیاب ہوگا پھر ایک آدمی نافذ کرے گا وہ بھی کامیاب ہوگا پھر تیسرا آدمی پکڑے گا وہ کامیاب ہوگا پھر اس کا راستہ رکے گا پھر وہ کامیاب ہو جائے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے کچھ درست کہا کچھ

رَسُولَ اللّٰهِ أَصَبْتُ؟ قَالَ: «أَصَبْتَ بَعْضًا وَأَخْطَأْتَ بَعْضًا»، قَالَ: أَقْسَمْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: «لَا تُقْسِمْ يَا أَبَا بَكْرٍ»

(اخرجه البخاري في التعبير)

نادرست۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں (آپ اس کی وضاحت فرمائیں) حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم نہ دو۔

شرح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمانا کہ تم نے کچھ صحیح کہا اور کچھ غلط۔ اس کی تفسیر میں شارحین کا اختلاف ہے۔ صحیح قول یہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جو یہ کہا تھا کہ جب تیسرے شخص نے رسی پکڑی تو وہ کٹ گئی پھر جڑ گئی لہٰذا تیسرا آدمی ایک بار ناکام ہو کر آخر میں کامیاب ہو جائے گا، یہ درست نہیں ہے، کیونکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خلاف جب حالات خراب ہوئے تو وہ درست نہ ہوئے بلکہ ان کی شہادت پر منتج ہوئے بلکہ وہ خلافت بعد میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ملی۔ خواب کا صحیح مفہوم یہ تھا کہ تیسرے آدمی کے لیے رسی کٹے گی، پھر جڑ جائے گی یعنی کسی اور کے لیے جڑے گی اس کے لیے نہیں۔

کتاب الجوامع

۱۳۰۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «ثَلَاثَةٌ فِيْ ضَمَانِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، رَجُلٌ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ إِلٰى مَسْجِدٍ مِّنْ مَسَاجِدِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَرَجُلٌ خَرَجَ غَازِيًا فِي سَبِيْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَرَجُلٌ خَرَجَ حَاجًّا» (متفق علیه)

۱۳۰۰ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تین آدمیوں کی کفالت اٹھاتا ہے۔ جو آدمی اپنے گھر سے مسجدوں میں سے کسی مسجد کی طرف (نماز کے لئے) گیا۔ جو آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کے لئے نکلا اور جو آدمی حج کے لئے نکلا۔ (کفالت یہ ہے کہ اگر اس راہ میں وہ کسی حادثہ میں فوت ہو گیا تو جنتی ہے اگر وہ واپس گیا تو اجر پائے گا۔)

۱۳۰۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِيَّاكُمْ وَالْفُحْشَ فَإِنَّ اللهَ يَبْغَضُ الْفَاحِشَ الْمُتَفَحِّشَ، وَإِيَّاكُمْ وَالظُّلْمَ فَإِنَّ الظُّلْمَ هُوَ الظُّلُمَاتُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَإِيَّاكُمْ وَالشُّحَّ فَإِنَّهُ دَعَا مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ إِلٰى أَنْ سَفَكُوْا دِمَاءَهُمْ، وَقَطَعُوْا أَرْحَامَهُمْ، وَاسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَهُمْ»

(اخرجه ابن حبان فی صحیحه)

۱۳۰۱ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فحاشی کی باتوں سے بچو کیونکہ اللہ تعالیٰ بے حیا اور فحش گو (لوگوں) کو پسند نہیں کرتا اور ظلم سے بچو کیونکہ ظلم روزِ قیامت تاریکیاں لائے گا اور بخل سے بچو کیونکہ اس نے تم سے پہلے لوگوں کو یہاں تک پہنچایا کہ انہوں نے خون بہائے، رشتہ داریاں کاٹیں اور حرام چیزوں کو حلال ٹھہرا لیا۔

١٣٠٢ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الزَّعْرَاءِ عَمْرُو بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَمِّهِ اَبِي الْاَحْوَصِ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْجُشَمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعَّدَ فِيَّ الْبَصَرَ وَصَوَّبَهُ ثُمَّ قَالَ: «اَرَبُّ اِبِلٍ اَنْتَ، اَوْ رَبُّ غَنَمٍ؟» وَكَانَ يُعْرَفُ رَبُّ الْاِبِلِ مِنْ رَبِّ الْغَنَمِ بِهَيْئَتِهِ، فَقُلْتُ: مِنْ كُلٍّ قَدْ آتَانِيَ اللهُ فَاَكْثَرَ وَ اَيْطَبَ فَقَالَ: «اَلَسْتَ تُنْتِجُهَا وَافِيَةً اَعْيُنُهَا وَآذَانُهَا فَتَجْدَعَ هٰذِهِ وَتَقُوْلُ صَرْمَاءُ وَتُهِنُ هٰذِهِ فَتَقُوْلُ بَحِيْرَةٌ، فَسَاعِدُ اللهِ اَشَدُّ، وَمُوْسَاهُ اَحَدُّ، لَوْ شَاءَ اَنْ يَّاْتِيَكَ بِهَا صَرْمَاءَ فَعَلَ» قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ اِلٰى مَا تَدْعُوْ؟ قَالَ: «لَا شَيْءَ اِلَّا اللهَ وَالرَّحِمَ» قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا بُعِثْتَ بِهٖ؟ قَالَ: " اَتَتْنِيْ رِسَالَةٌ مِّنْ رَبِّيْ فَضِقْتُ بِهَا ذَرْعًا وَخِفْتُ اَنْ يُّكَذِّبَنِيْ قَوْمِيْ، فَقِيْلَ لِيْ: لَتَفْعَلَنَّ اَوْ لَنَفْعَلَنَّ كَذَا، وَكَذَا "، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، يَاْتِيْنِيْ اِبْنُ عَمِّيْ، فَاَحْلِفُ اَنْ لَّا اُعْطِيَهُ وَلَا اَصِلَهُ، قَالَ: «كَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ» قَالَ: ثُمَّ قَالَ: «اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ عَبْدَانِ اَحَدُهُمَا لَا يَخُوْنُكَ، وَلَا يَكْتُمُكَ حَدِيْثًا، وَلَا يَكْذِبُكَ، وَالْآخَرُ يَكْذِبُكَ وَيَكْتُمُكَ، وَيَخُوْنُكَ، اَيُّهُمَا اَحَبُّ اِلَيْكَ» قُلْتُ: اَلَّذِيْ لَا يَكْذِبُنِيْ، وَلَا
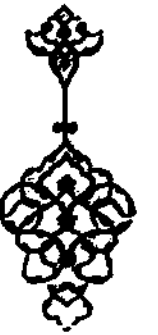
١٣٠٢ حضرت عوف بن مالک جشمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نظریں جما کر دیکھا اور میرا جائزہ لیا، پھر فرمایا: تم اونٹوں والے یا بکریوں والے ہو؟ اور اونٹوں والے اور بکریوں والے کی پہچان ہو جاتی تھی۔ میں نے عرض کیا: مجھے اللہ تعالیٰ نے ہر طرح کا مال دیا اور کثرت عطا فرمائی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا یہ بات درست نہیں کہ جانور جو بچہ جنتا ہے وہ کامل اعضاء والا ہوتا ہے اس کی آنکھیں اور کان درست ہوتے ہیں، پھر تم کسی بکری کا کان کاٹ دیتے ہو اور کہتے ہو کہ یہ ''صرماء'' ہے اور کوئی جانور بعد میں کمزور ہو جاتا ہے تو تم اسے ''بحیرہ'' کہنے لگتے ہو تو اللہ تعالیٰ کا حکم سخت تر ہے اور اس کا ہتھیار تیز کاٹنے والا ہے۔ اگر اللہ چاہتا تو جانور کو کان کٹا ہی پیدا کر دیتا یعنی جب اللہ تعالیٰ نے اسے کامل اعضاء سے پیدا کیا ہے تو تم اس کے کان کیوں کاٹتے ہو۔

میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کس چیز کی طرف دعوت دیتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں صرف اللہ کی طرف بلاتا ہوں اور یہ کہتا ہوں کہ رشتوں کا لحاظ رکھو، میں نے عرض کیا: آپ کو کس منصب کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: مجھے میرے رب کا رسول بنایا گیا ہے۔ اس وقت میں نے اپنے دل میں تنگی محسوس کی کیونکہ میں ڈرتا تھا کہ میری قوم مجھے جھٹلا دے گی۔ مجھے کہا گیا کہ تمہیں ایسا کرنا ہوگا ورنہ ایسے ہوگا۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس میرا چچا زاد آتا ہے۔ میں

يَخُوْنُنِيْ، وَلَا يَكْتُمُنِيْ، قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَكَذٰلِكَ أَنْتُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ» (اخرجه البیهقی فی شعب الایمان)

نے حلف اٹھالیا ہے کہ نہ اسے کچھ دوں گا نہ اس سے صلہ رحمی کروں گا۔ حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا تم اپنی قسم کا کفارہ دے دو، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے بتاؤ اگر تمہارے دو غلام ہوں ایک تم سے نہ خیانت کرے نہ تم سے کوئی بات چھپائے اور نہ تم سے جھوٹ کہے، اور دوسرا تم سے جھوٹ کہے تم سے باتیں چھپائے اور خیانت برتے تو ان میں سے کون سا غلام تمہیں محبوب تر ہوگا، میں نے کہا: وہی جو مجھ سے جھوٹ نہ کہے اور کچھ نہ چھپائے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم بھی اسی طرح اپنے رب کے بندے ہو۔

١٣٠٣ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ شَرِيْكٍ الْعَامِرِيَّ، قَالَ: شَهِدْتُ الْأَعَارِيْبَ يَسْأَلُوْنَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، هَلْ عَلَيْنَا جُنَاحٌ فِيْ كَذَا فِيْ كَذَا؟ فَقَالَ: «عِبَادَ اللهِ، وَضَعَ اللهُ الْحَرَجَ إِلَّا مَنِ اقْتَرَضَ مِنْ عِرْضِ أَخِيْهِ شَيْئًا فَذٰلِكَ الَّذِيْ حَرِجَ وَهَلَكَ» قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ نَتَدَاوٰى؟ قَالَ: «تَدَاوَوْا عِبَادَ اللهِ، فَإِنَّ اللهَ لَمْ يُنْزِلْ دَاءً إِلَّا وَقَدْ أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً، إِلَّا الْهَرَمَ» قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ فَمَا خَيْرُ مَا أُعْطِيَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ؟ قَالَ: «خُلُقٌ حَسَنٌ» (اخرجه ابن ابی شیبه)

١٣٠٣ حضرت اسامہ بن شریک عامری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں اس وقت موجود تھا جب دیہاتی لوگ رسول اللہ ﷺ سے سوالات کر رہے تھے کہ کیا اس بات میں اور اس بات میں ہم پر کوئی حرج ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حرج ختم کر دیا ہے سوا اس آدمی کے جس نے اپنے بھائی کی عزت کو پامال کیا۔ یہ چیز حرج لاتی اور ہلاک کرتی ہے۔ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ کیا ہم علاج معالجہ کر سکتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: علاج کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی بیماری نہیں اتاری جس کے لئے علاج نہیں اتارا۔ بڑھاپے کے سوا۔ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ ایک مسلمان بندے کو سب سے اچھی چیز کیا عطا کی جاتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا خلق۔

١٣٠٤ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

١٣٠٤ حضرت ابوشریح کعبی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ

قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُحْسِنْ إِلَى جَارِهِ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَسْكُتْ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ» (اخرجه الطبرانی فی مکارم الاخلاق)

ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہے: وہ اپنے پڑوسی سے حسن سلوک کرے اور جو اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر یقین رکھتا ہے بھلائی کی بات کہے یا خاموش رہے اور جو اللہ تعالیٰ اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی تکریم کرے۔

۱۳۰۵ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ عَمِّهِ أَوْ عَنْ أُمِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «تَعَلَّمْنَ يَا هٰؤُلَاءِ إِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْإِيمَانِ»

۱۳۰۵ حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عورتو! جان لو کہ سادگی ایمان کا حصہ ہے۔

شرح: عورتوں سے خصوصاً اس لئے کہا گیا کہ سادگی کی دھجیاں عموماً عورتیں ہی اڑاتی ہیں اور رسم و رواج کی تکمیل کے لئے شوہروں کے ناک میں دم کر دیتی ہیں۔

۱۳۰۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: «إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُعَذِّبُ الْعَامَّةَ بِعَمَلِ الْخَاصَّةِ فَإِذَا الْمَعَاصِي ظَهَرَتْ فَلَمْ تُغَيَّرْ أُخِذَتِ الْعَامَّةُ وَالْخَاصَّةُ» (اخرجه مالك فی الکلام)

۱۳۰۶ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ بعض خاص لوگوں کی وجہ سے عام لوگوں کو ہلاک نہیں کرتا، مگر جب گناہ عام ہو جائیں اور انہیں روکا نہ جائے تو عام اور خاص سارے لوگ عذاب میں پکڑے جاتے ہیں۔

شرح: یہ وہی بات ہے جو قرآن مجید میں یوں مذکور ہے۔

وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ؕ (سورۂ انفال: آیت:۲۵)

ترجمہ: اورتم اس فتنے سے ڈرو جوتم سے صرف ظالموں کونہیں پہنچے گا" (بلکہ سب کو گھیر لے گا کیونکہ سب برائی پر خاموش رہے)۔

۱۳۰۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ ذَرِيْحٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ اِلَى عَائِشَةَ اَنِ اكْتُبِيْ اِلَيَّ بِشَيْءٍ سَمِعْتِيْهِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَكَتَبَتْ اِلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «اِنَّهُ مَنْ يَّعْمَلُ بِغَيْرِ طَاعَةِ اللّٰهِ يَعُوْدُ حَامِدُهُ مِنَ النَّاسِ ذَامًّا». (اخرجه البیهقی فی الزهد الکبیر)

۱۳۰۸ شعبی کہتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو خط لکھا کہ آپ مجھے ایسی حدیث لکھ کر بھیجیں جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں لکھا: "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ کی اطاعت سے ہٹ کر چلتا ہے تو جو شخص اس کی تعریف کرے وہ دراصل اس کی مذمت کرتا ہے۔

شرح: یعنی وہ شخص اس کی تعریف کر کے اس کو اس کے گناہ پر مزید اکساتا ہے، تاکہ لوگ مزید اس پر لعن طعن کریں۔ گویا اس کی تعریف کرنا اس کے لئے مذمت میں اضافہ کرتا ہے۔

۱۳۰۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ اَبِيْ رَاشِدٍ، عَنْ مُنْذِرٍ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اِمْرَاَةٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِذَا ظَهَرَ السُّوْءُ فِي الْاَرْضِ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِاَهْلِ الْاَرْضِ بَاْسَهُ» قَالَتْ: فَقُلْتُ: اَنَهْلِكُ وَفِيْنَا اَهْلُ طَاعَةِ اللّٰهِ قَالَ: «نَعَمْ ثُمَّ تَصِيْرُوْنَ اِلٰى رَحْمَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ»

(اخرجه البیهقی فی شعب الایمان)

۱۳۰۹ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب زمین میں برائی پھیل جائے تو اللہ تعالیٰ اہل زمین پر اپنا عذاب اتارتا ہے۔ کہتی ہیں، میں نے عرض کیا: کیا ہم ایسے وقت ہلاک ہوں گے جب ہمارے درمیان اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے والے لوگ بھی موجود ہوں؟ حضور سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں، پھر تم اللہ رب العزت کی رحمت کی طرف لوٹو گے۔

شرح: یعنی جب اہلِ زمین کی اکثریت برائی میں مبتلا ہوتی ہے تو عذاب اترتا ہے، جس میں نیک لوگ بھی مارے جاتے ہیں جو شہادت کا درجہ پا کر جنت کے حق دار ٹھہرتے ہیں۔

١٣١٠ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ، عَنْ اَبِيْ مُرَاوِحٍ الْغِفَارِيِّ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ اَيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: «اِيمَانٌ بِاللهِ وَجِهَادٌ فِيْ سَبِيْلِهِ» قَالَ: قُلْتُ: فَاَيُّ الرِّقَابِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: «اَغْلَاهَا اَثْمَانًا وَاَنْفَسُهَا عِنْدَ اَهْلِهَا» قُلْتُ: فَاِنْ لَمْ اَقْدِرْ عَلٰى ذٰلِكَ؟ قَالَ: «فَتُعِيْنُ صَانِعًا اَوْ تَصْنَعُ لِاَخْرَقَ» قُلْتُ: فَاِنْ لَمْ اَسْتَطِعْ ذٰلِكَ؟ قَالَ «فَتَكُفُّ اَذَاكَ عَنِ النَّاسِ فَاِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلٰى نَفْسِكَ»

(اخرجه البخاری فی العتق)

١٣١٠ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا۔ کہتے ہیں میں نے عرض کیا: کون سا غلام آزاد کرنا افضل ہے؟ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کی قیمت زیادہ ہو اور وہ اپنے مالکوں کے ہاں نفیس تر ہو، میں نے عرض کیا: اگر میں ایسا غلام نہ پاؤں تو کیا حکم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم کسی کام کرنے والے کی مدد کر دو یا جو عمل نہیں کر سکتا اس کے لئے عمل کرو (اپاہج کے لئے کام کرو)

شرح: یعنی اگر تم مال سے کسی کی مدد نہیں کر سکتے، اور غلام آزاد کرنے کی صورت میں نیکی نہیں کر سکتے تو اپنے ہاتھ سے کسی کی مدد کر دو یہ بھی معلوم ہوا کہ اسلام نے غلامی کی حوصلہ افزائی نہیں کی بلکہ اس کے ختم کرنے پر زور دیا ہے، اور مسلمانوں نے غلام اس قدر آزاد کئے کہ دنیا سے ان کا وجود ہی ختم ہو گیا۔

١٣١١ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ الرَّصَاصِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ خُمَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ رَجُلًا مِّنْ حِمْيَرَ يُحَدِّثُ عَنْ اَوْسَطَ الْبَجَلِيِّ اَبِيْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَوْسَطَ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّهُ سَمِعَهُ حِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ

١٣١١ حضرت اوسط بن اسماعیل بجلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد والے زمانہ میں یہ کہتے ہوئے سنا: گزشتہ سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی جگہ کھڑے ہوئے (جہاں میں کھڑا ہوں) یہ کہہ کر وہ رو دیئے، پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگو! تم پر سچ بولنا لازم ہے، کیونکہ سچ نیکی کا ساتھی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: قَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْأَوَّلِ مَقَامِيْ هٰذَا ثُمَّ بَكٰى فَقَالَ: «عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّهٗ مَعَ الْبِرِّ وَهُمَا فِي الْجَنَّةِ، وَاِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَاِنَّهٗ مَعَ الْفُجُوْرِ وَاِنَّهُمَا فِي النَّارِ، وَ سَلُوا اللهَ الْعَافِيَةَ فَاِنَّهٗ لَمْ يُؤْتَ عَبْدٌ بَعْدَ الْيَقِيْنِ خَيْرًا مِّنَ الْعَافِيَةِ ثُمَّ قَالَ: «وَلَا تَقَاطَعُوْا، وَلَا تَدَابَرُوْا، وَلَا تَبَاغَضُوْا، وَلَا تَحَاسَدُوْا، وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللهِ اِخْوَانًا» (اخرجه الموصلی فی مسندہ)

ہے اور وہ دونوں جنت میں لے جاتے ہیں اور جھوٹ سے بچو کیونکہ وہ گناہ کا ساتھی ہے اور وہ دونوں جہنم میں لے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو کیونکہ کسی شخص کو یقین (اسلام) کے بعد عافیت سے بہتر کوئی چیز نہیں دی گئی، پھر فرمایا: قطع رحمی نہ کرو ایک دوسرے سے پیٹھ نہ پھیرو۔ ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، حسد نہ رکھو اور اللہ کے بندے اور (ایک دوسرے کے) بھائی بھائی بن جاؤ۔
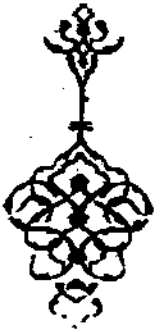
۱۳۱۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْعَصْرِ اِلٰى مُغَيْرِبَانِ الشَّمْسِ فَلَمْ يَبْقَ شَيْءٌ يَكُوْنُ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ اِلَّا اَخْبَرَنَا بِهٖ عَلِمَهٗ مَنْ عَلِمَهٗ، وَجَهِلَهٗ مَنْ جَهِلَهٗ، فَقَالَ: «اِنَّ الدُّنْيَا خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ وَّاِنَّ اللهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيْهَا فَنَاظِرٌ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ؟ اَلَا فَاتَّقُوا الدُّنْيَا، وَاتَّقُوا النِّسَاءَ، اَلَا وَاِنَّ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءً يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقَدْرِ غَدْرَتِهٖ، وَلِوَاؤُهٗ عِنْدَ اسْتِهٖ اَلَا وَاِنَّ اَفْضَلَ الْجِهَادِ كَلِمَةُ حَقٍّ» وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: «كَلِمَةُ عَدْلٍ عِنْدَ ذِيْ سُلْطَانٍ جَائِرٍ» قَالَ: ثُمَّ بَكٰى اَبُوْ سَعِيْدٍ، وَقَالَ: «فَكَمْ قَدْ رَاَيْنَا

۱۳۱۲ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا جو غروب شمس تک جاری رہا۔ حضور سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں قیامت تک ہونے والی ہر چیز کے بارے میں ہمیں خبر دے دی۔ جس نے جان لیا اس نے جان لیا جس نے نہ جانا اس نے نہ جانا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دنیا خوش نما اور میٹھی ہے اور اللہ تمہیں اس میں اپنی نیابت دیتا ہے تا کہ آزمائے کہ کیسے عمل کرتے ہو تو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور عورتوں کے فتنے سے ڈرو۔ سن لو کہ ہر دھوکے باز کے لئے روز قیامت اس کے دھوکہ کے برابر جھنڈا ہوگا اور وہ جھنڈا اس کی پیٹھ پر لگا ہوگا۔ سن لو کہ سب سے افضل جہاد کلمہ حق کہنا ہے۔ سفیان نے یوں بھی کہا کہ سب سے افضل جہاد ظالم حاکم کے سامنے کلمہ حق کہنا ہے۔ پھر حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ رو پڑے کہنے لگے: آج ہم کتنی برائیاں دیکھتے ہیں مگر ہم ان کا

مِنْ مُنْكَرٍ فَلَمْ تُنْكِرُوْهُ أَلَا وَإِنَّ بَنِي آدَمَ خُلِقُوْا عَلَى طَبَقَاتٍ، فَمِنْهُمْ مَنْ يُوْلَدُ مُؤْمِنًا، وَيَحْيَى مُؤْمِنًا، وَيَمُوْتُ مُؤْمِنًا، وَمِنْهُمْ مَنْ يُوْلَدُ كَافِرًا وَيَحْيَى كَافِرًا وَيَمُوْتُ كَافِرًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُوْلَدُ مُؤْمِنًا وَيَحْيَى مُؤْمِنًا وَيَمُوْتُ كَافِرًا، وَمِنْهُمْ مَنْ يُوْلَدُ كَافِرًا وَيَحْيَى كَافِرًا وَيَمُوْتُ مُؤْمِنًا، وَمِنْهُمْ سَرِيْعُ الْغَضَبِ، سَرِيْعُ الْفَيْءِ فَهٰذِهِ بِتِلْكَ، وَمِنْهُمْ بَطِيْءُ الْغَضَبِ بَطِيْءُ الْفَيْءِ فَهٰذِهِ بِتِلْكَ أَلَا وَإِنَّ الْغَضَبَ جَمْرَةٌ مِنَ النَّارِ، فَمَنْ وَجَدَهُ مِنْكُمْ وَكَانَ قَائِمًا فَلْيَجْلِسْ، وَإِنْ كَانَ جَالِسًا فَلْيَضْطَجِعْ»

(اخرجه الموصلی فی مسنده)

رد نہیں کرتے ہو۔ سن لو کہ بنی آدم کو کئی طبقات پر پیدا کیا گیا ہے۔ بعض لوگ مومن پیدا ہوئے وہ مومن جیتے اور مومن مرتے ہیں۔ کچھ لوگ کافر پیدا ہوتے (کفار کے گھر پیدا ہوتے) کافر کی طرح زندہ رہتے اور کافر مرتے ہیں۔ کچھ مومن پیدا ہوتے مومن کی طرح زندہ رہتے اور کافر مرتے ہیں۔ اور کچھ کافر پیدا ہوتے کافر کی طرح زندہ رہتے اور مومن مرتے ہیں۔ کچھ لوگ جلدی غصہ میں آجاتے ہیں اور جلدی ٹھنڈے پڑ جاتے ہیں۔ یہ برابر برابر ہے۔ کچھ لوگ دیر سے غصہ میں آتے اور دیر سے ٹھنڈے پڑتے ہیں۔ یہ بھی ایک جیسا ہو گیا۔ سن لو کہ غضب (غصہ) آگ کا انگارہ ہے جس کو غضب آئے اور وہ کھڑا ہے تو بیٹھ جائے اور اگر بیٹھا ہے تو لیٹ جائے۔ (لیٹا ہو تو اٹھے نہیں)

اختتامی کلمات

الحمد للہ رب العالمین۔ میں محمد طیب غفرلہ نے پیش نظر کتاب مسند حمیدی کا اکثر و بیشتر ترجمہ عمرہ شریف کے سفر میں لکھا، یعنی مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ میں، بلکہ زیادہ تر احادیث کا ترجمہ حرم کعبہ میں بیت اللہ شریف کے سامنے اور مسجد نبوی شریف میں لکھا گیا ہے۔ کیونکہ میں نمازِ فجر پر حرم کعبہ شریف یا مسجد نبوی شریف میں آجاتا تھا اور قریباً سات بجے تک لکھتا رہتا، پھر نماز ظہر کے وقت میں آجاتا اور نمازِ عشاء تک وہیں لکھتا رہتا۔ بیماری کا غلبہ بھی تھا میرے لئے زمین پر بیٹھنا مشکل ہے لہٰذا کرسی پر بیٹھ کر ہی لکھ سکتا ہوں تو ایسے ہی کیا۔

اور آج مدینہ طیبہ سے ہماری روانگی بھی ہے اور کتاب کا ترجمہ بھی اختتام پذیر ہوا۔ میں مسجد نبوی شریف کے مشرقی حصہ میں رسول اللہ ﷺ کے گنبد خضریٰ شریف کے قریب بیٹھ کر یہ آخری الفاظ سپرد قرطاس کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ میری اس محنت شاقہ کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور جب تک اس سے استفادہ کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ اسے میرے لئے باعث بخشش سیئات و بلندی درجات بنائے۔ اللہ رب العزت میرے والدین تمام اساتذہ، اقرباء احباء اور تلامذہ کے درجات بلند فرمائے تمام اہلِ اسلام کو اس سے استفادہ عطا فرمائے، چونکہ اس میں جبکہ پہلے یہ مسند تھی یعنی ہر صحابی رسول ﷺ سے مروی احادیث کا الگ الگ مسند تھا مگر میں نے پوری کتاب کو فقہی ترتیب پر مرتب کر دیا ہے۔ اب یہ سنن حمیدی بن گئی ہے۔

کتاب مسند حمیدی کو میں نے فقہی ترتیب پر مرتب کر دیا ہے۔ اس لئے یہ تمام عالم اسلام کے لئے پہلے سے مفید تر ہو گئی ہے۔ اللہ جل مجدہٗ الکریم نے مجھ گناہ گار انسان سے یہ کام لیا ہے۔ یہ اس کا خصوصی فضل و کرم ہے۔

ذلك فضل الله يوتيه من يشآء والله ذو الفضل العظيم.

وما توفيقي الا بالله عليه توكلت واليه انيب. وصلى الله على حبيبه خير خلقه سيد انبياء وسند اولياءه. خاتم النبين شفيع المذنبين رحمة للعالمين سيدنا ومولانا محمد وآله واصحابه اجمعين وبارك وسلم.

محمد طیب غفرلہ

۱۹ رجب المرجب ۱۴۳۵ھ بمطابق ۱۹ مئی ۲۰۱۴ء

بروز پیروار یوم میلاد النبی ﷺ

بعد نمازِ فجر مسجد نبوی شریف